السلام علیک
یا قائم آل محمدؐ
سِرّ الخفیات
فی اسرار امیر المومنین
天
رام
علی
ایلیاہ
ॐ
אל
تالیف؛ تعلین الماتمی

سر الخفیات

في اسرار امير المومنين في شرح كلام امير المومنين

اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُه، وَ کَمَالُ مَعْرِفَتِهِ التَّصْدِیْقُ بِه، وَ کَمَالُ التَّصْدِیْقِ بِه تَوْحِیْدُه، وَ کَمَالُ تَوْحِیْدِهِ الْاِخْلَاصُ لَه، وَ کَمَالُ الْاِخْلَاصِ لَه نَفْیُ الصِّفَاتِ عَنْهُ،

تالیف، نعلین المأتمي

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قال امير المومنين: انا هُو انا من لا هُو الا هُو، انا هُو، انا لا يعلم ما هُو الا هُو انا انا من ليس هُو الا هُو، انا من لا يخلق الا هُو، انا هو، انا من لا يرزق الا هُو، أنا أنا و أنا أنا .

انتساب

یہ کتاب اُسؑ کے نام جس کے نام سے زمین وآسمان قائم ہے ---

یہ کتاب اُم الکتاب یعنی قائم آل محمد عجل اللہ فرج شریف کے نام --- اور

اُن مومنین کے نام جو علیؑ کو بے حد اور بے شک مانتے ہیں ---

➢ نوٹ!

یہ کتاب جو آپ مومنین کے ہاتھوں میں ہے، امانت ہے، امانت میں خیانت کریں گے تو قائمؑ کی عدالت میں آپ جواب دہ ہوں گے ۔

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں "ہمارےؑ امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ صرف اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے، بلکہ چاہیے کہ نااہلوں سے ہمارےؑ معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے، ہماریؑ احادیث نااہلوں سے بیان نہ کی جائیں، اللہ کی قسم اس ناصبی سے جو ہمؑ سے شدید عداوت رکھتا ہے، ہمیںؑ اُس دوست کی دوستی سے نقصان پہنچتا ہے جو ہمارےؑ راز ہمارےؑ دشمن (منکر) سے بیان کرتا ہے ہماراؑ معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے، لیکن اہل مکر و فریب نے شیعیت کو لیا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کردیا، ہمارےؑ امر کا (نا اہل سے) ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارےؑ حق کا انکار کرنے والا ۔ جو ہمارےؑ اسرار کو ظاہر کرے گا، اللہ اُس پر گرم لوہا اور تنگ قید خانوں کو مسلط کرے گا ۔۔۔ (الکافی، کتاب الایمان و الکفر)

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہماریؑ حدیث صرف اسے پہنچاؤ جو اس کا اہل ہے ۔۔۔(مختصر البصائر)

اسرار آل محمدؐ صرف خاص مومنین کے لیے ہیں اور یہ اُن کے پاس اللہ کی امانت ہے انہیں چاہیے کہ اس امر کو نا اہل، (جو آل محمدؐ میں شک کرتا ہے) سے پوشیدہ رکھے اور راز فاش نہ کرئے ۔۔۔

قال جعفر الصادق يا معلى ان لنا حديثا من حفظ علينا حفظه الله وحفظ عليه دينه ودنياه يا معلى لا تكونوا اسراء فى ايدي الناس بحديثنا ان شاؤا امنوا عليكم وان شاؤا قتلوكم. (**دلائل الامامة صفحة 136** مطبوعة نجف اشرف)

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اے معلی ! ہماریؑ احادیث کی وجہ سے لوگوں کے ہاتھوں قیدی نہ بن جاو کیونکہ اگر لوگوں کا دل کرے گا تو وہ ہماریؑ احادیث پر ایمان لائیں گے ۔۔۔ اگر ان کا دل کرے گا تو وہ (ہماریؑ احادیث کی وجہ سے) تمہیں قتل کر دیں گے ۔۔۔

➢ عرضِ مولف

میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ جو کچھ میرے پاس ہے یہ میرے مالکؑ امامؑ زمانہ کی کربی سے اور انؑ کی عطا کردہ نعمت سے چنے ہوئے ٹکڑے ہیں جن سے میری روحانی بھوک کا علاج اور روحانی تشنگی کا مداوا ہوا ہے اور بس یہی میری دینا اور آخرت کا سرمایہ ہے اس کے علاوہ جو بھی میرا ہے وہ میرا نہیں ، میں اکثر سوچتا ہوں کہ جو صاحبانِ اسرار و معنی ہیں وہ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور مجھ جیسے حقیر اکثر محروم رہ جاتے ہیں، صاحبانِ اسرار کتب تحریر کرنے سے بھی بے اعتنائی کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ بازار میں گندم فروش لوگوں کی کتب کے انبار لگے رہتے ہیں ، میری صاحبان اسرار سے گزارش ہے کہ آل محمدؐ کے اسرار ان کے حق دار مومنین تک پہنچائیں ، یہ امانت ہے --- اس وقت یہ کتاب جو آپ مومنینؑ کے ہاتھ میں ہے، اس کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ آپ کو مولاؑ کی معرفت کروائی جائے ، اگر علیؑ کی معرفت ہو جائے تو وہ علیؑ کیسا ؟ جو بھی کتاب لکھتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے---

اس کتاب کا مقصد صرف ذکر آل محمدؐ ہے۔ یہ کتاب امیر المومنینؑ کے ان فضائل پر لکھی گی ہے جو عام طور پر چھپائے جاتے ہیں اور مولاؑ کے فضائل چھپانا جرم ہے۔ جس کے قلب کی جتنی وسعت ہے وہ اتنے ہی امیر المومنینؑ کے فضائل بیان کرتا ہے اور ایمان لاتا ہے، ہم نے بھی اپنی وسعت کے مطابق بیان کیا ہے، اور ابھی بہت کچھ بیان کرنا باقی تھا جسے ہم یہاں بیان نہیں کر پائے ابھی بہت کچھ اور لکھنا چاہتے تھے لیکن نہیں لکھ پائے، اس کتاب میں جو فضائل درج کئے گے ہیں اسے برداشت کرنا ہر مومن کے بس کی بات نہیں یہ صرف خاص الخاص مومنین کے لیے لکھی گی ہے --- بس دعا ہے کہ وہؑ خود ظاہر ہو اور ہمیں وہ بتائے جو کبھی نہیں بتایا گیا---

قارئین کرام سے گزارش کروں گا کہ اگر اس کتاب میں کوئی چیز اچھی لگے اور کسی حد تک پیاس بجھے تو اس کا کریڈٹ مجھے نہیں پہنچتا چونکہ یہ میرے مالکؑ امامؑ زمانہ عجل اللہ فرج کے خزانہِ عرفان سے عطا شدہ ہے۔ یہی حقیقت ہے کہ کوئی اچھا خیال بھی آئے تو وہ امامؑ زمانہ کی عطا سے ہی ہوتا ہے --- اور اگر کسی کو کچھ بُرا لگے تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہم نے صرف حق بیان کیا ہے ---

فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ" پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے وہ کفر اختیار کرے (انکار کرے) (**الکھف** 29) ----

کتاب کا تعارف؛

یہ کتاب سر الخفیات فی اسرار امیر المومنینؑ --- اللہ کی معرفت پر لکھی گئی ہے --- یہ کتاب امیر المومنینؑ کے کلام اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُهُ وَ کمالُ مَعرِفَتِهِ التَّصدیقُ بِهِ و کمالُ التَّصدیقِ بِهِ توحیدُه الاخلاصُ لَهُ، یعنی، دین کی ابتدا اللہ کی معرفت ہے، کمال معرفت اس کی تصدیق ہے، کمال تصدیق اس کی توحید ہے، کمال توحید اخلاص ہے اور کمال اخلاص --- کی شرح پر لکھی گی ہے، اس شرح کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، شرح کے پہلے باب میں بحث کی گئی ہے کہ" دین کی ابتدا معرفت ہے " حقیقتِ معرفت کیا ہے اور معرفت کیسے حاصل ہوتی ہے، یہ دین کیا ہے جس کی معرفت حاصل کرنی ہے، اسی طرح یہ سلسلہ آگے چلتا ہوا باب **عشق** پر اس شرح کا پہلا حصہ مکمل ہوتا ہے، اور اس شرح کا دوسرا حصہ باب "کیا محمدؐ وآل محمدؐ مخلوق ہیں یا غیرِ مخلوق" ہے ---- اس باب میں بحث کی گئی کہ کیاآل محمدؐ واقع ہی بشر اور مخلوق ہیں، نیزآل محمدؐ کو بشر کیوں کہا گیا ہے اور مخلوق کیوں کہا گیا ہے --- اس شرح کا تیسرا حصہ باب "اسماء الحسنیٰ" ہے ---- اس باب میں مختصر بحث کی گئی ہے کہ اسما الحسنیٰ کیا ہیں کس کے ہیں کیا معانی ہیں --- اس شرح کا چوتھا حصہ باب "اسرار بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے، اس میں مختصر بحث کی گئی ہے کہ بسم اللہ کیا ہے؟ کیا معنی ہیں؟--- اس شرح کا پانچواں حصہ باب "اسرار ولایت و ربوبیت ہے" اس باب میں ولایت اور ربوبیت پر بات کی گی ہے --- اس شرح کا چھٹا حصہ باب "حقیقت" ہے اس باب میں حقیقت پر مختصر بحث کی گئی ہے --- اس شرح کا ساتواں حصہ باب "ہر قوم میں میرا الگ نام ہے" ہے اس باب میں اسلام کے علاوہ دیگر زندہ مذاہب میں موجود امیر المومنینؑ کے اسماء پر مختصر بحث کی گئی ہے -- اس شرح کا آٹھواں حصہ باب "بس میںؑ ہی ہوں" ہے اس باب میں امیر المومنینؑ کے وہ چند کلمات جمع کیئے ہیں جو امیر المومنینؑ نے اپنی ذات کے متعلق فرمائے --- اس شرح کا نواں حصہ باب "اسرار اسم اللہ" ہے، اس باب میں اسم اللہ پر بحث کی گئی ہے --- اس شرح کا دسواں اور گیارہواں حصہ باب "اسرار معنی اللہ " اور باب " انیٰ انا اللہ" ہے --- اس شرح کا بارہواں حصہ باب "سر الشیعہ اور سر المومن" ہے اس باب میں حدیث" جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا" کے تحت بات کی گئی ہے، اورآخری حصہ قائمؑ آل محمدؐ ہے

- **حرفِ اول**

۱. مولا حسن عسکری فرماتے ہیں: **لا یکون مسلماً قال ان محمداً رسول الله فاعترف به ولم یعترف بان علیاً وصیه و خلفیه و خیر امة ان تمام الاسلام باعتقاد ولایة علی و لا ینفع الاقرار بالنبوة مع حجد، امامة علی کمالا ینفع الاقرار بالتوحید مع حجد النبوة**

ترجمہ: وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جو یہ اعتراف تو کرتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں مگر ساتھ یہ اعتراف نہیں کرتا علیؑ ولی اللہ، اللہ کے خلیفہ ہیں، اور افضل ہیں امت میں سے، تحقیق اسلام کی تکمیل اعتقاد ولایت علیؑ کے ساتھ ہوتی ہے، اور علیؑ کی امامت کے انکار کے ساتھ اقرار نبوت اس طرح بے سود ہے جس طرح عقیدہ توحید رسالت کے عقیدہ کے بغیر بے سود ہے [1]

۲. قال ابو عبد الله ؛ یا هیشم ان قوما آمنوا بالظاهر و کفروا بالباطن فلم ینفعهم ذلك شیئاً ، و جا قوم من بعدهم فامنوا بالباطن و کفروا بالظاهر فلم ینفعهم ذلك شیئاً و لا ایمان بظاهر الا بباطن و لا بباطن الا بظاهر[2]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ، ایک قوم ظاہر پر ایمان لائی اور باطن کا انکار کر دیا، انہیں ایسا کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا ، اور پھر ان کے بعد ایک اور قوم آئی وہ باطن پر تو ایمان لائے لیکن ظاہر کا انکار کر دیا، پس انہیں ایسا کرنا فائدہ نہ دے گا، پھر مولاؑ فرماتے ، یہ کوئی ایمان نہیں کہ ظاہر پر تو ایمان ہو لیکن باطن کا انکار ہو، اور باطن پر ایمان ہو اور ظاہر کا انکار کر ہو [3] (یعنی ظاہر اور باطن دونوں پر ایمان لانا لازم ہے)

۳. قال ربنا سبحانه وتعالى في الحديث القدسي:

(أُقْسِمُ بِعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنِّيَ أَدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَ عَلِيًا وَإِنْ عَصَانِي، وَأُقْسِمُ بِعِزَّتِي وجَلَالِي إِنِّيَ أَدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَى عَلِيًّا وَإِنَّ أَطَاعَنِي) [4]

حدیث قدسی ہے، اللہ کہتا ہے، مجھے میری عزت کی قسم مجھے میرے جلال کی قسم، میں (اللہ) اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کروں گا جو علیؑ کی اطاعت کرے گا خوا وہ میرا نا فرمان ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں اس شخص کو ضرور بالضرور آگ (جہنم) میں داخل کروں گا جو علیؑ کی نافرمانی کرے گا چاہے وہ میرا اطاعت گزار ہی کیوں نہ ہو---

---

(1) **اکمال الدین بولایت امیر المومنینؑ صفحہ 219**

(2) تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ 12 مطبوعہ قم

(3) **مشارق الامان ولباب حقائق الایمان صفحہ 111**

(4) مصابیح الدجی الشروح الأوحدیة للاحادیث النورانیة جلد 4 صفحہ 191

- **مقدمه اول** (احادیث آل محمدؐ کو رد نہ کیا جائے)

ہم نے اس کتاب "سر الخفیات فی اسرار امیر المومنینؑ" کے مقدمہ میں مختصر رسالہ "تاثیر علیؑ" تحریر کیا ہے اس میں بھی امیر المومنینؑ پر بہت دلچسپ گفتگو کی گی ہے ---

اس کتاب میں بہت کچھ ایسا ہے جو بلند عقیدہ لوگوں کے لیے بھی مشکل پیدا کر سکتا ہے ۔ اس لیے اس کتاب کے مقدمہ کے طور پر چند احادیث ان لوگوں کے لیے درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو احادیث آل محمدؐ کو رد کرتے ہیں، جو نہ سمجھ پائیں اس کا انکار کرتے ہیں ۔

١. عن أبي عبيدة الحذاء عن أبي جعفر ع قال سمعته يقول أما والله إن أحب أصحابي إلى أور عهم وأفقههم وأكتبهم بحديثنا وإن أسو أهم عندي حالا و أمقتهم إلى الذي إذا سمع الحديث ينسب إلينا ويروى عنا فلم يعقله ولم يقبله قلبه اشمأز منه و جحده و كفر بمن دان به و هو لا يدرى لعل الحديث من عندنا خرج وإلينا سند فيكون بذلك خارجا من ولايتنا. [1]

مولا ابو جعفرؑ الباقرؑ فرماتے ہیں کہ، اللہ کی قسم میراؑ سب سے پسندیدہ ساتھی سب سے زیادہ تقویٰ والا سمجھ والا اور ہماریؑ بات کو چھپانے والا ہے اور سب سے بُرے اور مبغوض وہ ہیں کہ جب وہ ہمؑ سے منسوب کوئی حدیث سنے تو اسے نہ سمجھے اور اس کا دل اسے قبول نہ کرے اور اس کا انکار کر دے اور ہماریؑ حدیث کو جو بیان کرے اسے وہ کافر قرار دے حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ شاید یہ حدیث ہماریؑ ہی طرف سے ہو اور ہماریؑ طرف ہی منسوب ہو اور وہ ہماریؑ حدیث کا انکار کر کے ہماریؑ ولایت سے خارج ہو جائے گا ---

٢. عن حمزة بن بزيع عن على السناني عن أبي الحسن ع أنه كتب إليه في رسالة ولا تقل لما بلغك عنا أو نسب إلينا هذا باطل وإن كنت تعرفه خلافه فإنك لا تدرى لم قلنا و على أى وجه وصفة . [1]

علی السنانی نے امام ابو الحسن الرضاؑ سے روایت کی ہے کہ انہوںؑ نے ایک خط لکھا کہ جو بات ہمؑ سے منسوب تمہاری طرف پہنچے اسے باطل نہ کہو اگر تم اس کے خلاف یعنی الٹ بات بھی جانتے ہو، بیشک تم نہیں جانتے ہو کہ ہمؑ نے یہ بات کیوں کہی اور کس وجہ سے اور کس صفت میں کہی ---

---

(1) بصائر الدرجات الکبری جلد 2 باب 22

٣. عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم : إِنَّ حَدِيثَ آلِ مُحَمَّدٍ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلإِيمَانِ ، فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلانَتْ لَهُ قُلُوبُكُمْ وَعَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ ، وَمَا اشْمَأَزَّتْ مِنْهُ قُلُوبُكُمْ وَأَنكَرْتُمُوهُ فَرُدُّوه إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى الْعَالِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وَ إِنَّمَا الْهَا لِكُ أَنْ يُحَدِّثَ أَحَدُكُمُ بِشَيْءٍ مِنْهُ لا يَحْتَمِلُهُ ، فَيَقُولُ : وَاللَّهِ مَا كَانَ هَذَا ، وَاللَّهِ مَا كَانَ هَذَا ، وَالْإِنكَارُ هُوَ الْكُفْرُ. [1]

جابر کہتے ہیں، رسول اللہؐ نے فرمایا، بے شک! آل محمدؐ کی حدیث بہت مشکل اور بہت ہی زیادہ سخت ہے، اس پر سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل یا صرف وہ بندہ مومن ایمان لائے گا جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لیے امتحان لے لیا ہو --- پس اگر تمہارے پاس کوئی حدیث وارد ہو اگر تم کوئی حدیثِ آل محمدؐ سنو یا تمہارے سامنے ہماریؑ کوئی حدیث بیان کی جائے اور اس حدیث کے لیے تمہارے دل نرم ہو جائیں یا تم اسے برداشت کر سکو تو اسے قبول کر لو --- اگر تمہارے دل ہماریؑ کسی حدیث کے بارے میں سخت ہو جائیں یا تم برداشت نہ کر پاؤ تو اسے محمدؐ و آل محمدؐ کی طرف لوٹا دو --- بے شک! وہ شخص ہلاک ہے جسے کوئی کسی بھی شے کے بارے میں ہماریؑ حدیث سنائے جس کو وہ شخص برداشت نہ کر پائے اس کا متحمل نہ ہو سکے اور کہہ دے ... اللہ کی قسم ایسا نہیں ، اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے --- اور انکار کر دے تو اس نے کفر کیا (حدیث آل محمدؐ کو رد کرنے والا اس کا انکار کرنے والا کافر ہے)

٤. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي رِسَالَةٍ وَ وَلَا تَقُلْ لِمَا بَلَغَكَ عَنَّا أَوْ نُسِبَ إِلَيْنَا هَذَا بَاطِلٌ وَإِنْ كُنْتَ تَعْرِفُ خِلَافَهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي لِمَ قُلْنَا وَ عَلَى أَيْ وَجْهٍ وَصَفْنَاهُ آمِنْ بِمَا أَخْبَرْتُكَ ..... [2]

امام موسی کاظمؑ کو زندان میں ایک شیعہ نے خط لکھا اور امامؑ نے فرمایا، جو کچھ تمہیں ہماری طرف سے بتایا گیا ہے یا جو کچھ ہماریؑ طرف منسوب ہے اسے مت جھٹلاؤ ---- چاہے تم اس کے خلاف ہی کیوں نہ جانتے ہو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اسے ہمؑ نے کیوں کہا اور کس انداز میں بیان کیا --- اس پر ایمان لاؤ جو تمہیں ہمارےؑ بارے میں حدیث پہنچے ---

---

(1) الکافی کتاب الحجت ؛ باب، فیما جَاءَ أَنَّ حَدِيثَهُمْ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ

(2) کافی ۸/۱۲۵

٥. سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يَأْتِينَا الرَّجُلُ مِنْ قِبَلِكُمْ يُعْرَفُ بِالْكَذِبِ فَيُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَنَسْتَبْشِعُهُ. فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : قُولُ لَكَ : إِنِّي قُلْتُ الليل اللَّيْلِ إِنَّهُ نَهَارُ ، وَ النهار اللنَّهَارِ إِنَّهُ لَيْلٌ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنْ قَالَ لَكَ هَذَا إِنِّي قُلْتُهُ فَلَا تُكَذِّبْ بِهِ ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا تُكَذِّبُنِي. [1]

سفیان بن سمط نے امام جعفر الصادقؑ سے کہا، مولاؑ میں آپ پر قربان ہو جاؤں ایک شخص ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ کذاب ہے جھوٹا ہے وہ آپؑ سے منسوب کر کہ حدیث سنائے جس سے ہمارے دل تنگ ہو جائیں (برداشت نہ کر پائیں) ہم اس کی تکذیب کر دیں اسے جھٹلا دیں امامؑ صادقؑ نے فرمایا، کیا وہ تم سے یہ کہتا ہے کہ میںؑ جعفر الصادقؑ رات کو دن اور دن کو رات کہتا ہوں ؟ میں (راوی) نے کہا مولاؑ نہیں ایسا تو نہیں کہتا ۔۔۔ امامؑ نے فرمایا، اگر وہ تم سے کوئی بات کہے جو میںؑ نے کہی ہو (یعنی میریؑ طرف منسوب کر کے کہے) تو اسے مت جھٹلاؤ ۔۔۔ اگر تم نے اسے جھٹلا تو گویا تم نے ہمیںؑ جھٹلایا ۔۔۔

٦. امامؑ فرماتے ہیں، **مَنْ رَدَّ حَدِيثًا بَلَغَهُ عَنِّي فَأَنَا مُخَاصِمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا بَلَغَكُمْ عَنِّي حَدِيثُ لَمْ تَعْرِفُوهُ فَقُولُوا اللَّهُ أَعْلَمُ.**[2] جس نے ہمؑ سے منسوب حدیث کا انکار کیا تو میںؑ قیامت کے دن اس کے مخالف ہوں گا ۔۔۔ اگر ہمؑ سے کوئی حدیث تم تک پہنچے اور تم اسے نہ جانتے ہو (کہ یہ واقع ہی ہمؑ سے ہے) تو کہو اللہ بہتر جاننے والا ہے (انکار مت کرو) ۔۔۔

٧. عن أبي بصير عن أبي جعفر ع أو عن أبي عبد الله ع قال لا تكذبوا بحديث أتاكم أحد فإنكم لا تدرون لعله من الحق فتكذبوا الله فوق عرشه.[3]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اگر تمہارے پاس کوئی حدیث آئے تو اسے جھٹلاؤ مت ۔۔۔ بیشک تم نہیں جانتے کہ وہ (حدیث) حق ہو اور تم (ہماریؑ حدیث جھٹلا کر) اللہ کو عرش پر جھٹلا دو ۔۔۔

٨. وقد روى أبو عبيدة الحذاء، عن أبي جعفر عليه السلام رحمهم الله عليه السلام (أنه قال: إن أحب أصحابي إلي أمهرهم وأفقههم في الحديث، وإن أسوأهم وأكثرهم عنتا ومقتا الذي إذا سمع الحديث يروى إلينا وينقل عنا لم يعقله عقله، ولم يقبله قلبه، واشمأز من سماعه وكفر به وجحده، وكفر من رواه ودان به، فصار بذلك كافرا بنا وخارجا عن ولايتنا [4]

---

(1) مختصر البصائر صفحہ ٧٦ (مطبوعہ نجف) بصائر الدرجات الکبری
(2) هو العلى العظيم ؛ منية المريد ٣٧٢
(3) بصائر الدرجات الکبریٰ
(4) بحار الأنوار ج ٢٥ - الصفحة ٣٦٥ ؛ مشارق الأنوار اليقين الصفحة ١٩٧

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، مجھے اپنے وہ ساتھی سب سے زیادہ اچھے لگتے ہیں جو حدیث کی گہری سوجھ بوجھ رکھتے ہیں --- اور سب سے بُرے وہ لوگ لگتے ہیں جو نفرت اور انکار میں بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں، اور جب ہماریؑ حدیث سنتے ہیں کسی بیان کرنے والے سے تو اُس کو بلا سوچے سمجھے رد کرنے لگتے ہیں انکی عقل منجمد ہو جاتی ہے اور دل سکڑنے لگتا ہے اور سنتے ہی حدیث اور راوی دونوں کو جھٹلاتے ہیں اس طرح وہ کفر کرتے ہیں اور ہماریؑ ولایت سے خارج ہو جاتے ہیں ----

ایسے لوگ جن کا ذکر حدیث میں ہے کثرت سے پائے جاتے ہیں جیسے ہی حدیث سنی جسے وہ برداشت نہیں کر سکے فوراً غلو اور کفر کا فتوی چپکاتے ہیں اور حقیقت میں خود ہی کافر ہو جاتے ہیں، محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت سے خارج ہو جاتے ہیں ، لہذا ایسے لوگوں کی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہیے جو ولایت محمدؐ وآل محمدؐ سے خارج ہو چکے ہیں ---

۹. عن سد یر قال قلت لأبي جعفر انی ترکت موالیك مختلفین یبرء بعضهم من بعض فقال ما أنت وذاك إنّما كلّف الناس معرفة الأئمة والتسليم لهم فيما ورد عليهم والرد إليهم فيما إختلفوا. [1]

سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں عرض کی کہ مولاً ، میں دیکھ کر آیا ہوں کہ آپؑ کے ماننے والے ایک دوسرے سے بیزار ہو رہے تھے اور آپس میں اختلاف کر رہے تھے --- امامؑ نے جواب دیا، تمہارا اس سے کیا واسطہ لوگوں کو صرف اسی کا مکف قرار دیا گیا ہے کہ آئمہؑ کی معرفت رکھیں اور جو اقوال آئمہؑ ان تک پہنچیں ان کو تسلیم کریں اور جہاں اختلاف ہو اس کو آئمہؑ کے سپرد کریں ---

۱۰. اسماعیل بن مہران امام جعفر صادق اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

ما على أحدكم إذا بلغه عنا حديث لم يعط معرفته أن يقول القول قولهم فيكون قد آمن بسرنا وعلانيتنا -تم میں سے کسی ایک کے پاس ہمارا ایسا فرمان پہنچے جس کو وہ سمجھ نہ سکتا ہو تو اس کو کیا چیز مانع ہے کہ کہہ دے کہ آل محمد علیہم السلام کا قول ہی در حقیقت (سچا) قول ہے اور انکار نہ کرے پس ایسا شخص ہی وہ مومن ہے جو ہمارے ظاہر و باطن پر ایمان لایا [1]

---

(1) جواهر الاسرار فی مناقب النبی و الأئمه الاطهر ص 43

۱۱. علی بن سوید سائی سے مروی ہے کہ امام رضاؑ نے ان کی طرف لکھا...

لا تقل لما يبلغك عنا أو ينسب إلينا هذا باطل فإنك لا تدرى لما قلنا وعلى أي وجه صفناه

اگر تمہارے پاس ہماریؑ یا ہمارے نام سے منسوب حدیث پہنچے تو یوں نہ کہا کرو کہ یہ باطل ہے تم کو نہیں معلوم کہ ہم نے ایسا کیوں کہا اور کس طرح بیان کیا ہے ---[1]

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، اے جابرؓ! جب بھی ہمارےؑ امر میں سے کوئی چیز سنو اور تمہارا دل اسے قبول کرلے تو اللہ کی حمد کر۔ اور اگر تمہارا دل انکار کر دے تو اسے ہماریؑ طرف پلٹا دیا کر(کہو کہ وہ بہتر جانتے ہیں) اور یہ نہ کہا کرو کہ حدیث کس طرح جاری ہوئی؟ کیسے تھی؟ اور کس طرح ہے؟ کیونکہ ایسا کرنا ہماراؑ کلام رد کرنا ہے اور اللہ کی قسم یہ اللہ کا عظیم شرک کرنا ہے ---[2]

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: تم میں بد بخت خبیث وہ شخص ہے جس نے آل محمدؐ کی حدیث کو چھوڑ دیا جس کے تم لوگ واقف تھے اور اس کو سن کر تمہارے دل نرم پڑ جاتے تھے ایسی حدیث پر عمل کرو کیونکہ یہ حقِ مبین ہے، جو حدیث تم کو گراں گزرے عجیب معلوم ہو اور اس کو برداشت نہ کر سکو، تو ایسی حدیث ہماریؑ طرف لوٹا دو ----[3]

۱۲. امام محمد باقرؑ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں۔ لا تردوا كل ما ورد عليكم منا فإنا أكبر وأعظم وأجل و أرفع من جميع ما يرد عليكم منا ما فهمتموه فاحمدوا الله عليه وما جهلتموه فوكلوا أمره إلينا وقولوا أئمتنا أعلم بما قالوا .

ہمارےؑ متعلق جو احادیث تم تک پہنچیں تم ان کی تکذیب نہ کرو کیونکہ تمہارے پاس پہنچنے والی احادیثِ فضائل سے ہمارےؑ فضائل و کمالات کہیں بالاتر عظیم الشان اور اعلیٰ و رافع ہیں جو تمہیں سمجھ آ جائے تو اس پر اللہ کی حمد بجا لاؤ، اور جو سمجھ میں نہ آئے اس کو ہماریؑ طرف لوٹا دو اور یہ کہو کہ آئمہؑ اطہار اپنے فرامین سے زیادہ واقف ہیں ---[4]

---

(1) جواهر الاسرار فی مناقب النبی و الائمه الاطهر ص 44 (2) بحار الانوار جلد 2

(3) تفسير فرات الكوفى (4) جواهر الاسرار فی مناقب النبی و الائمه الاطهر ص 46

- مقدمہ دوم (حدیثِ آل محمدؐ سخت ترین ہے)

١. عن جابر قال: قال ابو جعفر: قال رسول اللہ ان حدیث آل محمد صعب مستصعب لایومن بہ الا ملک مقرب او نبی مرسل او عبد امتحن اللہ قلبہ للایمان فماورد علیکم من حدیث آل محمد فلانت لہ قلوبکم وعرفتوہ فاقبلوہ وما اشمازت قلبوبکم و انکر تموہ فردو الی الرسول و الی العالم من آل محمد و انما الھالک ان یحدث احدکم بشئ منہ لا یتحملہ فیقول واللہ ما کان ھذا (شیئاً)(و الانکار ھوا الکفر)[1]

جابر کہتے ہیں مولا باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: آل محمدؐ کی حدیث عظیم صعب مستصحب ہے، اس پر ایمان نہیں لاتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ عبدِ مومن جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے لیا ہو...

(پھر فرمایا) تمہارے سامنے آل محمدؐ کی کوئی حدیث ذکر کی جائے اور تمہارا دل اس کی طرف مائل ہو اور تم اسے پہچان لو تو اسے ضرور قبول کرو اور جس سے تمہارے دل پریشان ہو جائیں، تم اسے نہ پہچانو تو اسے اللہ کی طرف رسول اللہ کی طرف اور آل محمدؐ کی طرف لوٹا دو یقینا وہ ہلاک ہونے والا ہے جس کے سامنے کوئی حدیث بیان کی گئی اور وہ اسے برداشت نہ کر پائے اور کہہ دے کہ اللہ کی قسم یہ درست نہیں اس کا یہ انکار ہی کفر ہے ----

حدثنا احمد بن ابراھیم عن اسماعیل بن عثمان بن جبلہ عن ابی الصامت قال ابو عبد اللہ حدیثنا صحب مستعصعب شریف کریم ذکوان ذکی وعر لا یتحملہ ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا مومن ممتحن قلت فمن یتحملہ (جعلت فداک) قال من شئنا یا ابا صامت فظننت ان اللہ عباداھم افضل من ھولاء الثلثہ

ابو صامت نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ نے فرمایا: ہماریؑ حدیث صعب (سخت) مستصعب (مشکل) شریف کریم ذکوان اور واضح ہے اس کو نہ ہی ملک مقرب برداشت کر سکتا ہے نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مومن کہ جس کے دل کا امتحان اللہ نے لے لیا ہو۔ ابو صامت کہتا ہے میں نے عرض کیا مولاؑ پھر کون اسے اپنا سکتا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: اے ابو صامت! جسے ہمؑ چاہیں۔ (صرف وہ برداشت کر سکتا ہے)

ابو صامت نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے کچھ بندے ان تینوں (یعنی ملکِ مقرب نبیِ مرسل اور مومنِ ممتحن) سے افضل ہیں[2،3]

(1) الکافی کتاب، الحجت جاءَ أنَّ حدیثہم صعب مستصعب (2) بصائر الدرجات الکبری (3) انیس المحبین در فضائل امیر المومنین صفحہ 49

حدیثِ آلِ محمدؐ مولاؑ کا امر اس قدر مشکل ہے کہ نا کوئی فرشتہ برداشت کرسکتا ہے نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی مومن ممتحن صرف وہ برداشت کر سکتا ہے جسے مولاؑ نے چاہا، اس سے اگلی حدیث میں مولاؑ مزید تفصیل سے فرماتے ہیں ---

حدثنا ابراہیم بن ہاشم من یحی بن عمران عن یونس بن (سلمان) بن صالح رفعه الی ابی جعفرؑ قال ان حدیثنا هذا تشمأز منه قلوب الرجال فمن اقربه فزیدوه و من انکره فذروه انه لا بد من ان تکون فتة یسقط کل بطانة وولیجة حتی یسقط (فیها) من کان یشق الشعر بشعر حتی لایبقی الا نحن و شیعتنا۔

و ذکر ابو جعفر محمد بن الحسن انه وجد فی بعض الکتب و لم یروه بخط آدم بن علی بن آدم قال عمیر الکوفی معنی حدیثنا صعب مستصعب لا یتحمله مللک مقرب ولا نبی مرسل فهو مارویتهم ان تبارک و تعالی لا یوصف و رسوله لا یوصف و المؤمن لا یوصف فمن احتمل حدیثهم فقد حدهم و من حدهم فقد وصفهم و من وصفهم بکما لهم فقد احاط بهم و هو (اعلم) منهم و قال (یقطع) الحدیث عمن دونه (فکُتفی) به لانه قال صعب فقد صعبب علی کل احد حدیث قال صعب فالصعب لایرکب ولایحمل علیه لانه اذا رکب و حمل علیه فلیس بصعب۔

و قال المفصل قال ابو جعفرؑ ان حدیثنا صعب مستصعب ذکوان اجرد لایتحمله مللک مقرب ولا نبی مرسل ولا عبد امتحن الله قلبه للایمان اما الصعب فهو الذی لم یر کب بعد واما المستصحب فهو الذی یهرب منه اذا رای واما الذکوان فهو ذکاء المومنین واما الاجرد فهو الذی لایتعلق به شئ من بین یدیه ولامن خلفه و هو قول الله: الله نزل احسن الحدیث: فاحسن الحدیث حدیثنا لا یتحمل احد من الخلائق امره بکماله حتی یحده(لان) من حدشیئنا فهو اکبر منه و الحمد الله علی التوفیق و الانکار هو الکفر[1]

سلمان بن صالح کہتا ہے ، مولا باقرؑ نے فرمایا: ہماریؑ حدیث سے لوگوں کے دل تنگی محسوس کرتے ہیں جو اس کا اقرار کرے اسے مزید دو اور جو انکار کر دے اسے چھوڑ دو یقینا کوئی نہ کوئی فتنہ بن سکتا ہے۔ اس میں ہر اہل خانہ و راز حتیٰ کہ بہت ذہین اور فہیم بھی غلطی کر سکتا ہے باقی صرف ہمؑ اور ہمارےؑ شیعہ ہی بچیں گے ---

ابو جعفر محمد بن حسن نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض کتب میں دیکھا لیکن روایت نہیں کیا۔ آدم بن علی بن آدم کے الفاظ ہیں کہ عمیر الکوفی نے کہا ۔ ہماریؑ حدیث صعب مستصعب ہے اس کا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہو سکتا ہے نہ ہی نبی و مرسل" کا مطلب ہے کوئی فرشتہ، رسول اور مومن ممتحن بھی نہیں اپنا سکتا ---[2]

---

(1) بصائر الدرجات الکُبری (2) بحر المعارف (عبد الصمد ہمدانی) صفحہ 204 خطی

جو اسے اپنا سکتا ہے ان کی آپؑ نے حد بندی کر دی ہے جن کی حد بندی کی ہے ان کے اوصاف بھی بیان کئے ہیں جن کے اوصاف بیان کیے ہیں آپؑ نے ان کا احاطہ کیا ہے۔ آپ بھی انہی میں سے ہیں ان کے علاوہ (دوسروں) سے حدیث کو دور ہی رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ آپؑ نے فرمایا حدیث صعب ہے تو آپ کے فرمان کے مطابق وہ ہر ایک کے لیے صعب ہے مولاؑ نے فرمایا **"صعب"** پس صعب اسے کہتے ہیں جس پر نہ سواری کی جاسکے نہ بوجھ لادا جاسکے اگر سواری ہو گئی اور بوجھ لاد دیا گیا تو وہ صعب کیسا؟

مفضل کہتے ہیں کہ مولا باقرؑ نے فرمایا: ہماریؑ حدیث صعب **مستصعب** ذکوان اجرد ہے ۔اس کا **متحمل** نہ ہی ملکِ مقرب ہو سکتا ہے نہ ہی نبی مرسل اور نہ مومن **ممتحن** ۔ **صعب** وہ ہے جس پر سواری نہ کی جاسکے۔ **مستصعب** وہ ہے جس کو دیکھنے والا ڈرتے ہوئے بھاگ جائے۔ **ذکوان** سے مراد مومنوں کی ذوفہمی ہے۔ اور **اجرد** سے مراد جس کے آگے یا پیچھے سے اضافہ نہ کیا جاسکے ---

اسی کے **متعلق** اللہ کا فرمان ہے **:اللہ نزل احسن الحدیث،** اللہ نے احسن الحدیث نازل کی ہے۔ (الزمر 23)

احسن الحدیث سے مراد ہمؑ (آل محمدؐ) کی حدیث ہے ---

مخلوقات میں کوئی اس کا **متحمل** نہیں ہو سکتا کہ جسے اس کا کمال اور حکم دیا ہو جب تک آپ اس کی حد بندی نہ کردیں کیونکہ جو کس چیز کی حد بندی کرتا ہے وہ اس سے بڑا ہوتا ہے۔

احادیث آل محمدؐ کو اپنانے کی توفیق ملنے پر اللہ کی حمد اور شکر ضروری ہے اور احادیث کا انکار کفر ہے، بے شک محمدؐ وآل محمدؐ سب سے بڑے سب سے زیادہ عزت و اکرام [1] والے ہیں -----

---

(1) قال امیر المومنینؑ ، یا سلمان و یا جندب ؛ محمد الا اللہ الأکبر ، و أنا الا اللہ الأکرام (زہر المعانی صفحہ 227 تالیف الداعی ادریس عماد الدین القرشی)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمانؑ اور جندبؑ، محمدؐ اللہ کے سوا سب سے بڑے (اکبر) ہیں، اور میںؑ سوائے اللہ کے سب سے زیادہ عزت و اکرام والا ہوں بلکہ اللہ کے سوا کیا؟ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، **نحن عزة اللہ وکبریاؤہ** ؛ ہمؑ ہی اللہ کی عزت اور کبریائی ہیں

دلائل الامامة صفحہ 126 مطبوعة نجف اشرف ؛ کتاب، **حسینؑ سید الشھداء حقیقة بلا انتھاء صفحہ 37)**

اور انؑ کا کلام ہر کلام سے بڑا ہے [1]، لہذا اسے اپنانے کے لیے جگر بھی بڑا چاہیے -

آل محمدؑ کی حدیث ایسی ہے کہ جس کو دیکھنے والا ڈرتے ہوئے بھاگ جائے۔ اس حدیث کو سمجھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آل محمدؑ کا امر کتنا عظیم اور کتنا سخت ہے! لہذا چاہیے کہ اعتراض کرنے کی بجائے اپنے ظرف کی وسعت کی دعا کریں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہماراؑ معاملہ یقینا بلا شک و شبہ سخت مشکل ہے جسے ملائکہ مقربین اور کامل الایمان مومنین کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اسے برداشت نہیں کر سکتا، اور ہمارےؑ اقوال کو امانت دار سینوں اور مضبوط عقلوں کے سوا دوسرا کوئی محفوظ نہیں کرسکتا [2]

- **اہمیت احادیث**

مولا علیؑ الرضا فرماتے ہیں، ہماریؑ احادیث میں شک کرنے والا کافر سے بھی بد تر ہے، جس نے ہماریؑ کسی بات پر بھی شک کیا اس نے آیت قرآنی کا انکار کیا، ہمارےؑ اقوال کو اپنی ناقص عقول کے دائرے میں نہ پرکھو، ہمارےؑ اقوال کا ہر لفظ اللہ کی وحی سے ہے، ہمؑ خود کچھ بھی نہیں کہتے جو بھی کلام ہمؑ زبان پر لاتے ہیں وہ اللہ کا کلام ہوتا ہے ---

ہمارےؑ احکامات پر عمل کرو اور اپنی ناقص عقول میں ہمارےؑ احکامات کو مت پرکھو ہماراؑ ہر قول حجت ہے اور ان میں تبدیلی ممکن نہیں ، ہمارےؑ حکم کو رد کرنے والا ابلیس ہے کیونکہ وہ بھی ہماراؑ ہی منکر تھا، جو ہماریؑ احادیث کی روشنی میں زندگی گزارتا ہے وہ ہمیشہ کامیاب رہتا ہے، اور جو ہماریؑ احادیث کا انکار کر کے اپنی عقل کو مذہب بنا لیتے ہیں، وہ ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتے ہیں ۔ اللہ نے قرآن اور ہمارےؑ احکامات کو تمام مخلوقات پر حجت قرار دیا ہے اور تا قیامت یہی حجت رہے گا ---

---

(1) قال الأمامؑ ؛ كلام الأمام امام الكلام ؛ مولاؑ فرماتے ہیں ، امامؑ کا کلام ہر کلام کا امام ہے (کتاب، الحق المبين فى معرفة المعصومينؑ صفحہ 133)

(2) غرر الحکم

- **مقدمہ سوم (فضائل اور اسرار میں فرق)**

یہ کتاب امیر المومنینؑ کے فضائل پر نہیں بلکہ امیر المومنینؑ کے اسرار پر لکھی گی ہے ۔ فضائل میں اور اسرار میں فرق ہے۔ میں آپ کو اپنی ناقص عقل کے مطابق سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ فضائل تو غیر بھی جانتے ہیں، لیکن اسرار (راز) صرف اپنے اور خاص اپنے ہی جانتے ہیں۔ جو اسرارِ آل محمدؐ جانتا ہے، وہ افضل ہے اُس سے جو فضلیت جانتا ہے ۔۔۔

جیسے فضائل کے درجے ہیں ظاہری طور پر کوئی فضلیت چھوٹے درجے کی ہے کوئی بلند درجے کی بلند سے بلند ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور ایسا صرف اس لیے ہوتا ہے کیونکہ مولاؑ فرماتے ہیں: ہمؑ لوگوں کی عقلوں کے مطابق لوگوں کی معرفت کے مطابق کلام کرتے ہیں۔ مولاؑ کا مومن جتنا بلند معرفت ہو گا اسے مولاؑ اتنے ہی بلند فضائل کا رزق دیں گے۔ اسی طرح اسرار (رازوں) کے درجے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں اسرارِ آل محمدؐ فضائلِ آل محمدؐ سے مشکل ہوتے ہیں۔ ہم چند احادیث بطور نمونہ پیش کرتے ہیں ۔۔۔

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: ہمارےؑ گھر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں ۔۔۔ گھر میں فرشتوں کا نازل ہونا فضلیت ہے۔۔۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ فرشتوں کو نازل کرنے والا ہوں، انہیں ان کا کام سپرد کرنے والا ہوں، کوئی بھی فرشتہ مجھ علیؑ کے امر کے بغیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا، اگر ہلا تو جل کر راکھ ہو جائے گا ۔۔۔

فرشتوں کا آل محمدؐ کے گھر میں نازل ہونا فضلیت ہے ، اور مولا علیؑ کا انہیں نازل کرنا انہیں حکم دینا حکمِ علیؑ کے بغیر نہ ہل سکنا۔

یہ اسرار ہے۔ جو کہ بہت مشکل ہے۔۔ مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں:

علیؑ میراؐ وصی ہے، میراؐ بھائی ہے، میریؐ اُمت کا امامؑ ہے، میریؐ بیٹیؑ کا شوہر ہے، میرے بیٹوںؑ (حسنؑ، حسینؑ) کا والد ہے۔

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: علیؑ محمدؐ کے لیے آیت ہیں۔۔۔۔

مولا علیؑ کا وصیِ رسولؐ ہونا، بیٹیؑ کا شوہر ہونا، بھائی ہونا فضلیت ہے ۔ مولا علیؑ کا مولا محمدؐ کے لیے آیت ہونا سر (راز) ہے۔

مولا محمدؐ فرماتے ہیں: اللہ نے مجھے اور علیؑ کو آدمؑ کی صلب میں رکھا، اور ہمؑ پاک ارحام و اصلاب میں سفر کرتے کرتے عبد اللہ اور ابو طالبؑ تک پہنچے۔ اور پھر امیر المومنینؑ کی کعبہ میں پیدا ہونا ۔ اور یہی طریقہ ہے کہ جو صلب میں رہا ہو وہ پیدا ہوتا ہے نازل نہیں ہوتا۔

اور اسی مقام پر لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ مولاؑ ہم جیسے ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہمؑ نہ تو پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں نہ پیدا کرتے ہیں۔ لوگوں میں کسی کو ہمؑ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا، ہمؑ بشری تقاضوں سے بلند اور بے نیاز ہیں ---

<u>مولا محمدؐ و علیؑ کا پاک اصلاب میں رہنا کعبہ میں پیدا ہونا یہ سب فضائل ہیں مخلوقات میں۔ اور انؑ کا عورتوں کے پیٹوں سے پیدا نہ ہونا اور بشری تقاضوں سے پاک و بے نیاز ہونا اسرار ہے مگر بہت چھوٹے درجے کا ---</u>

مولا محمدؐ فرماتے ہیں: میں محمدؐ علم کا شہر ہوں، اور علیؑ اس کا دروازہ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا خالق العلم، میں علیؑ علم کا خالق ہوں۔

<u>علم کا شہر ہونا اور شہر کا دروازہ ہونا تمام مخلوق میں فضلیت ہے، اور علم کا خالق ہونا اسرار (رازوں) میں سے ایک سر (راز) ہے۔</u>

مولا محمدؐ فرماتے ہیں: جو شخص چاہے کہ آدمؑ کو اس کی صفوت کے ساتھ، اور نوحؑ کو اس کی برکت کے ساتھ، سلیمانؑ کو اس کی مملکت کے ساتھ، ابراہیمؑ کو اس کی خُلت کے ساتھ، اور ایوبؑ کو اس کے صبر کے ساتھ ، یوسفؑ کو اس کے حُسن کے ساتھ ، اور داؤدؑ کو اس کی خلافت کے ساتھ ، اور موسیٰؑ کو اس کی مناجات کے ساتھ ، عیسیٰؑ کو اُس کے زہد کے ساتھ ، اور محمدؐ کو اس کی اطاعت کے ساتھ دیکھنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ ، میرےؐ بھائی علیؑ کو دیکھ لے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میں علیؑ ہی انبیاءؑ و مرسلینؑ کو مبعوث کرنے والا ہوں ---

<u>جو تمام انبیاءؑ اور مرسلینؑ کو دیکھنا چاہئے تو مولا علیؑ کو دیکھ لے، یہ فضلیت ہے، اور انبیاء کو خلق کرنا اور انہیںؑ مبعوث کرنا اسرار ہے۔</u>

مولا محمدؐ فرماتے ہیں: علیؑ مخلوق میں سب سے افضل ہے۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا خالق المخلوق: میں علیؑ مخلوق کا خالق ہوں۔

<u>مخلوق میں سب سے افضل ہونا فضلیت ہے ، اور مخلوق کا خالق ہونا سر (راز) ہے ---</u>

اسی طرح بشمار احادیث ہیں جو یہاں بیان نہیں کی جاسکتیں، یہ چند احدیث ہم نے بطور نمونہ پیش کی ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

فضائل کے بارے میں مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں:

ہمارےؑ متعلق جو احادیث تم تک پہنچیں تم ان کو جھٹلاو نہیں، کیونکہ تمہارے پاس پہنچنے والی احادیثِ فضائل سے ہمارےؑ فضائل و کمالات کہیں بالاتر عظیم الشان اور اعلیٰ ہیں، جو تم کو سمجھ میں آجائے تو اس پر اللہ کی حمد بجا لاو، اور جو سمجھ میں نہ آئے تو اس کو ہماریؑ طرف لوٹا دو

امیر المومنینؑ فضائل کے بارے میں فرماتے ہیں: میں علیؑ فضلیتوں کا بہانے والا ہوں ---

جو فضائل کو جاری کرے جو فضائل کو خلق کرے اُسؑ پر فضائل کا کیا ادراک؟

امیر المومنینؑ امت کے امامؑ ہیں، امامؑ ہونا فضلیت ہے ، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میراؑ ظاھر امامت اور باطن غیب ہے جس پر کسی اسم و صفت کا ادراک نہیں ہوتا --- امامؑ ہونا فضلیت ہے، اور باطن غیب لا یدرک ہونا اسرار ہے ۔

مولاؑ فضائل کے متعلق فرماتے ہیں۔ ہمارےؑ امر کو صرف نبیؑ مرسل برداشت کرسکتا ہے، یا ملکِ مقرب، یا مومن ممتحن کہ جس کے دل کا امتحان اللہ نے لے لیا ہو ---

مومنین غور فرمائیں! آل محمدؑ کا امر (فضائل) اس قدر مشکل ہے کہ صرف نبیؑ مرسل، اور صرف مقرب فرشتہ، ہر فرشتہ نہیں خاص فرشتہ، اور صرف مومن ممتحن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے ذریعے امتحان لے لیا ہو صرف وہ اسے برداشت کر سکتے ہیں، ہر مومن کے بس کی بات نہیں کہ وہ فضائلِ آل محمدؑ برداشت کر سکے سوائے مومن ممتحن کے۔

اور مولاؑ اسرار کے بارے میں فرماتے ہیں:

ہمارےؑ امر کو نہ نبی مرسل برداشت کر سکتا ہے نہ ملک مقرب، اور نہ ہی مومن ممتحن۔ پوچھا گیا مولاؑ پھر کون برداشت کر سکتا ہے؟

فرمایا: جسے ہمؑ چاہیں، صرف وہ ---

غور طلب حدیث ہے! یہ آل محمدؐ نے اسرار کے متعلق فرمائی ہے۔ اس حدیث میں مولاؑ نے ہمیں بتایا کہ ہمارے امر (اسرار) کو نہ نبیؑ مرسل برداشت کر سکتا ہے، نہ ملک مقرب، اور نہ مومن ممتحن، کوئی بھی نہیں برداشت کر سکتا۔ مگر صرف وہؑ برداشت کر سکتے ہیں جنہیں مولاؑ خود چاہیں ---۔

اس حدیث کا راوی کہتا ہے کوئی ہے جو مقرب فرشتوں سے، مومن ممتحن سے اور انبیاءؑ سے افضل ہے ---

لہذا! جسے ہماری ناقص عقل سمجھ نا پائے اس کا انکار کرنا جہالت اور کفر ہے، علیؑ ہماری عقلوں میں نہیں آ سکتا علیؑ عقلوں کا خالق ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اگر میںؑ دنیا پر اپنے فضائل ظاہر کر دوں تو آدھی دنیا مر جائے اور باقی آدھی میرےؑ فضائل سن کر پاگل ہو جائے گی، میںؑ نے اپنے فضائل سے صرف اتنا ہی پردہ اٹھایا جتنا مومن کا دل برداشت کر سکے ---

جہاں میرے مولاؑ کے فضائل دنیا برداشت نہ کر سکتی ہو تو اسرار کہاں برداشت ہوں گے؟ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اگر میراؑ شعیہ مجھے میرےؑ اسرار کے ساتھ پہچان لے--- مولاؑ نے یہ بات بھی راز میں فرمائی ہے، اگر مجھے اسرار کے ساتھ پہچان لو ---

جناب جابر جعفیؒ کہتے ہیں: مولا محمدؐ باقرؑ نے مجھے ستر ہزار احادیث بتلائیں جن کو میں نے آج تک کسی کے سامنے بیان نہیں کیا اور نہ کروں گا ایک مرتبہ مولاؑ نے مجھے احادیث بیان فرمائیں اور فرمایا اگر تم نے اس میں سے کوئی حدیث بھی ظاہر کی تو تم پر میریؑ اور میرےؑ اجداد کی لعنت ہو گی ---

ان ستر ہزار احادیث میں سے ایک بھی بیان نہیں کی گی ایک بھی ہم تک نہیں پہنچی جو یقیناً اسرار پر تھیں ---

مولا موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: اگر ہمیںؑ اجازت ہوتی تو ہمؑ اپنے فضائل بیان کرتے، راوی نے کہا مولاؑ علم؟

مولاؑ نے فرمایا: علم تو اس (فضائل) سے بہت آسان ہے---

یعنی مولاؑ کے فضائل علم سے بہت زیادہ مشکل ہیں، اور اسرار فضائل سے بھی زیادہ مشکل ہیں ---

مولا جعفر صادقؑ اسرارِ آل محمدؐ کے بارے میں فرماتے ہیں:

(ان امرنا) هو الحق و حق الحق و هو الظاهر (و باطن الظاهر) و باطن الباطن و هو السر و سر السر و سر المستسر و سر مقنع بالسر۔

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں: ہماراؑ اَمر حق ہے اور یہ حق کا حق ہے ظاہر بھی ہے اور ظاہر کا باطن بھی ہے اور باطن کا باطن بھی، یہ ایک (سر) راز ہے، (سر، السر) راز کا بھی راز ہے، (و سر المستر) اور چھپا کر رکھنے کے لائق راز ہے، اور یہ ایسا راز ہے جو راز میں ہی مستور (چھپا) ہے۔
آل محمدؐ کے اسرار کو سمجھ پانا کسی کے بس کی بات نہیں مگر صرف وہ جسے مولاؑ خود چاہیں ---

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: کچھ لوگ مولا حسینؑ کے پاس آئے اور عرض کیا مولاؑ ہمیں اپنے فضائل سے آگاہ فرمائیں ---

مولا حسینؑ نے فرمایا: تم اس قابل نہیں کہ برداشت کر سکو، ان کے اصرار کرنے پر مولاؑ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو اپنے ایک آدمی کو میرےؑ قریب بھیجو! اور دو آدمی دور ہٹ جاؤ، پھر مولاؑ نے ایک آدمی کو حدیث بیان فرمائی اور وہ دیوانہ ہو گیا، اور منہ کے بل زمین پر گر پڑا پھر اُٹھ کر چلا باقی دونوں نے اسے بلایا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا --- (یہ مولاؑ کے فضائل سن کر دیوانہ ہو گیا ابھی اسرار کا تو بتایا ہی نہیں)

رسول اللہ فرماتے ہیں ، یاعلیؑ آپؑ مجھؐ سے ھارونؑ اور موسیٰؑ کی منزلت پر ہیں، علیؑ کی مثال مجھؐ سے ایسے ہے جیسے میرےؐ جسم پر میراؐ سر--- یہ منزلت ہارونؑ اور میرےؐ جسم پر میراؐ سر فضلت ہے ، اور اسرار یہ ہے کہ ---

مولا علیؑ فرماتے ہیں، محمد منی و انا من المحمد انا محمد و محمد انا، محمدؐ مجھ علیؑ سے ہیں اور میںؑ علیؑ محمدؐ سے ہوں --- میںؑ علیؑ محمدؐ ہوں اور محمدؐ ہی میںؑ ہوں ---

امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں، اے ابو الطفیل! جو حقائق (یعنی، ہمارےؑ اسرار) میں جانتا ہوں اگر اس میں سے کچھ ایک مہینے تک ان لوگوں کو بتلاتا رہوں تو جو میرےؑ شیعہ ہونے کے دعوے دار اور مجھےؑ امیر المومنینؑ سمجھتے ہیں اور میرا حکم تسلیم کرکے میرے مخالفوں سے جہاد کرتے رہے وہ بھی مجھےؑ چھوڑ جائیں گے اور میںؑ ایک مختصر سی پہلے حق کی جماعت میں رہ جاؤں گا

مولا صادقؑ فرماتے ہیں --- ہمؑ اہل بیتؑ کا امر ایک پردے میں چھپا ہوا راز (سر) ہے ---

پس جس نے اسے ظاہر کیا اس نے اللہ کے راز کو پامال کیا---

مولا موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں، **ان اشقی اشقیائکم یکذبنا فی الباطن بما یغبر عنا یصدقنا فی الظاھر**

فرمایا، سب سے بڑا بدبخت اور شقی ازلی وہ ہے جو باطن میں ہماریؑ تکذیب کرتا ہے، اور ظاہر میں ہماریؑ تصدیق کرتا ہے ----

یعنی ظاہری فضائل کی تو تصدیق کرے لیکن باطن کی یعنی ہمارےؑ اسرار کو جھٹلائے تو وہ سب سے بڑا بد بخت اور سب سے بڑا شقی ہے ، خواہ وہ ظاہر کی تصدیق کر رہا ہو ---

مولا محمدؐ رسول اللہ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا، اے ابا الحسنؑ، اگر تمام سمندر روشنائی، تمام جنگل قلمیں، تمام انسان لکھنے والے، اور تمام جن حساب کرنے والے ہو جائیں، تو بھی آپؑ کے فضائل شمار نہیں کر سکتے ---

جسؑ کے فضائل اس قدر ہیں جو نہ شمار ہو سکتے ہیں اور نہ برداشت ہوسکتے ہیں تو اسؑ کے اسرار کا کیا حال ہو گا ؟

قال الامام الصادق علیه السلام من سمع فضیلة لعلی ابن ابی طالب فرشه الملائکه اجنحتهی تحت اقدامه....

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، جو علیؑ کی کوئی ایک فضلیت سناتا ہے تو فرشتے اس کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں ---

قال امیر المومنین : یا سلمان؛ الویل کل الویل لمن لا یعرفنا حق معرفتنا و أنکر فضلنا وخصوصیتنا

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اے سلمانؓ ! ویل ہی ویل (جہنم) ہے ان کے لیے جنہیں ہماریؑ حقیقی معرفت نہیں اور ویل (جہنم) ان کے لیے جو ہمارےؑ فضائل کا اور ہماریؑ خصوصیات کا انکار کرتے ہیں ---

قَالَ الْإِمَامُ الصَّادِقِ: فَمَا وَصَلَ إِلَيْكُم مِن فَضَائِلِنَا الْآبَابُ أو بَابَان ، بَابُ العُبُودِيَّةِ الظَّاهِرَةِ، وَ الرُّبُوبِيَّة المَشْهُورَة.

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، ہمارےؑ فضائل میں سے جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ کچھ بھی نہیں ہے سوائے ایک یا دو باب کے ، عبودیت کا باب ظاہر ہے اور ربوبیت (الوہیت) کا باب مشہور ہے ---

• نقطہ

خالقِ کائنات نے ہر شے کی ابتدا ایک نقطے سے کی ہے، تو ہم نے چاہا کہ اس کتاب کی ابتداء نقطے سے کی جائے، ہر ایک تخلیق ہر ایک کام ہر ایک شے ایک نقطے سے شروع ہوتی ہے، اور ایک نقطے پر ہی ختم ہوتی ہے --- اللہ عزوجل نے آدمؑ کو خلق کیا اور قیامت تک آنے والی اس کی نسل کو اس کے صلب میں رکھ دیا اسی طرح انسان صلب سے صلب چلتا آیا ایک ایک شخص اپنے آبا و اجداد کی صلب میں ایک نقطہ کی صورت میں رہا، پھر یہ نقطہ یعنی انسانی نطفہ مرد اور عورت کے ملنے سے عورت کے رحم میں ٹھہرا اور پہلے چالیس دن تک یہ نطفہ ایک نقطہ کی شکل میں رہا ہے، انسان شروع میں ماں کے پیٹ میں صرف ایک نقطہ ہوتا ہے، اور پھر وہ نقطہ مکمل بالغ انسان بن جاتا ہے، اور اگر اس بالغ انسان کو کچھ فاصلے سے یا بلندی سے دیکھا جائے تو پھر ایک نقطے کی طرح دکھائی دیتا ہے، اور جب انسان مر جاتا ہے زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے تو ایک عرصہ کے بعد ہڈیاں سرمہ بن جاتی ہیں صرف ایک نقطہ کی طرح طینت باقی رہ جاتی ہے جس سے وہ خلق ہوا تھا، پھر سے انسان ایک نقطہ بن جاتا ہے --- حیوان، پودے سب نقطے سے خلق ہوئے ہی، یہاں تک کہ بیج بھی جسے ہم ایٹم (atoms) (مادے کی بنیادی اکائی) کہتے ہیں، نقطوں سے پیدا ہوا ہے، گیسیں، معدنیات، روشنی سب کچھ (atomic dots) جوہری نقطے سے بنا ہے اگر ایٹم مزید بکھر جائے ہمارے پاس الیکٹران (electrons) پروٹون(protons) نیوٹران (neutrons) فوٹون (photons) ہیں، وہ سب نقطے ہیں --- اگر ہم سورج، چاند، زمین اور دوسرے سیاروں اور ستاروں کو دیکھیں تو سب نقطوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں، یہاں تک کے سیاروں کے مدار گول ہیں اور ایک نقطے کی نمائندگی کرتے ہیں--- جب بھی انسان کچھ بناتا ہے کوئی شے ایجاد کرتا ہے نقطے کے قانون کے پابند ہوتے ہیں، کہ ایک نقطے سے شروع ہونا چاہیے۔ ٹی وی اسکرین میں پکسلز (pixels) ملتے ہیں جو روشن نقطے ہیں جو ٹی وی اسکرین کو کام کا بناتے ہیں، اور تصویر ظاہر ہوتی ہے، کاغذ پر کچھ لکھنا چاہیں تو اس کی ابتداء اور انتہا نقطے سے ہوتی ہے، کوئی بھی لفظ نقطے کے بغیر نہیں بن سکتا، اور نہ ختم ہوسکتا ہے کسی لفظ کو لکھنے کے لیے قلم کی نوک کو کاغذ پر رکھا جاتا ہے،

اگر قلم کی نوک کاغذ پر رکھ کر اٹھا لی جائے تو نقطہ بنتا ہے، یہی نقطہ الفاظ کا خالق ہے، یہیں سے حروف بنتے ہیں، حروف مل جائیں تو کلمہ بنتا ہے اور کلمہ سے کلام ہوتا ہے، اگر نقطہ نہ ہو تو نہ حروف ہوں گے نہ کلمہ ہوگا اور نہ کلام ہوگا، نقطے کے سوا کلام بھی نہیں کیا جاسکتا، کلام کے لیے آواز چاہیے اور ہر آواز فریکوئنسی کے طور پر ایک نقطے سے شروع ہوتی ہے۔ یہ کائنات ایک نقطے والی شے ہے، چھوٹے بڑے نقطوں سے مل کر کائنات بنی ہے اگر اس کائنات کو بہت دور سے دیکھا جائے تو دوبارہ ایک نقطے کی طرح نظر آئے گی، درحقیقت پورا برہمانڈ نقطے پر قائم ہے، ہر شے ایک نقطے کی طرف رہنمائی کرتی ہے، مشہور حدیث ہے، **امیر المومنینؑ فرماتے ہیں** ، جو کچھ ہو چکا ہے اور ہوگا ہر شے کا علم **قرآن** میں ہے، اور پورے قرآن کا علم سورہ **فاتحہ** میں ہے اور فاتحہ کا علم **بسم اللہ** میں ہے، اور بسم اللہ کا علم "ب" میں ہے، اور جو کچھ ب میں ہے وہ **نقطہ** میں ہے، اور میںؑ علیؑ وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے ہے ۔ جیسے سورہ یس میں ذکر ہوا ہے، ہم نے ہر شے کو امامؑ مبین میں جمع کر رکھا ہے، رسولؐ اللہ فرماتے ہیں، امامؑ مبین علیؑ ہیں، یہ نقطہ ہے، ہر شے علیؑ میں ہے، نہج البلاغہ میں امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میراء مقام اس امت میں ایسے ہے جیسے چکی میں قطب کا ہوتا ہے، یہ نقطہ ہے، امیر المومنینؑ وہ قطب ہیں کہ تمام گردش کرنے والے آپؑ کا طواف کرتے ہیں ۔ مشارق الانوار میں ہے ، ب سے وجود کا ظہور ہوا ہے اور ب کے نقطے سے عابد اور معبود میں فرق قائم ہے --- امیر المومنینؑ طارق سے فرماتے ہیں ، کون ہے جو ہماریؑ معرفت کو پاسکے اور ہمارےؑ مرتبہ و منزلت کو پہنچ سکے، میرےؑ (علیؑ کے) بیان سے عقلیں حیران ہو گئیں اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دم توڑ گئ عظیم و برتر لوگ چھوٹے ہوگے، علماء معذور ہوگے، شاعر تھک گے، اہل بلاغت گونگے ہوگے خطیبوں کی زبان لکنت کرنے لگی، شاعروں سے شعر کی قدرت ختم ہوگی، زمین و آسمان جھک گے، کون ہے جو اولیاء کی شان بیان کرسکے، کوئی ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ جانتا ہے اور بتاسکتا ہے؟ یا جانتا اور سمجھتا ہے یا اس نے پالیا ہے اور اسکے قبضے میں ہے؟ پھرفرمایا، یہ اس ہستیؑ کا بیان ہے جو نقطۂ کائنات ہے قطب الدائرات ہے سر الممکنات ہے ---

امیر المومنینؑ کائنات کا نقطہ ہیں، ہر دائرے کا قطب ہیں، ہر شے اسی نقطے (علیؑ) سے شروع ہو کر اسی نقطے (علیؑ) پر ختم ہو جاتی ہے۔ ہر شے مولا علیؑ کے قبضہ قدرت میں ہے، جب بھی ایک تخلیق کا آغاز نقطے سے ہوتا ہے ---

جو مولا علیؑ کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے، مولا علیؑ کی وَلایت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ۔ ہر شے کی ابتدا اور انتہا نقطے سے ہے ۔ ہر شے ایک نقطے سے شروع ہوتی ہے اور ایک نقطے پر آ کر ختم ہو جاتی ہے ۔ ۔ بلھے نے کیا خوب کہا ہے، اِک نقطہ یار پڑھایا اے، ع غ دی ہِکا صورت اِک نقطے شور مچایا اے، اِک نقطے وچ گل مکدی اے، پھڑ نقطہ چھوڑ حساباں نوں، کر دور کفر دیاں باباں نوں، لاہ دوزخ گور عذاباں نوں، کر صاف دلے دیاں خواباں نوں، گَل ایسے گھر وِچ ڈھکدی اے، اِک نقطے وِچ گَل مکدی اے (بلھا) **علیؑ پر ہی بات ختم ہوتی ہے ---**

قال علی : إنّ قلب القرآن یس، وقلب یس الفاتحة، وقلب الفاتحة بسم الله الرحمن الرحیم، وقلب بسم الله الباء، وقلب الباء النقطة تحت الباء ؛(وأنا) النقطة الكبرى [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ، یقیناً قرآن کا دل یس ہے، اور یس کا دل فاتحہ ہے، اور فاتحہ کا دل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے، اور بسم اللہ کا دل ب (با) ہے اور ب کا دل وہ نقطہ ہے جو ب کے نیچے ہے، اور میںؑ ہی سب سے بڑا نقطہ ہوں ---

قال امیر المومنین، أنا النقطة و الخط [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ نقطہ ہوں، اور میںؑ خط ہوں ---

---

(1) طوالع الانوار ج 2 ص 124

(2) کتاب المبین ج1

القرآن

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ، تحقیق اللہ عزوجل نے قرآن کو نازل فرمایا کہ جس میں ہر چیز کا بیان ہے، اللہ کی قسم ! کوئی ایسی شے جس کی طرف بندے محتاج تھے اس کو نہیں چھوڑا سب کا ذکر قرآن میں کیا ہے، بندہ اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ کہتا ہے کہ ، اے کاش! اگر اللہ نے یہ قرآن میں نازل کرتا مگر یہ کہ اللہ نے وہ بھی قرآن میں نازل فرما دیا ہے --- [1]

امام علی الرضاؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے گا ---

وہ میرے عذاب سے امن میں نہیں رہے گا [1]---

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ، اے جابر! بے شک قرآن کے لیے ایک باطن ہے اور اس باطن کا ایک ظاہر ہے، پھر فرمایا: اے جابر ! لوگوں کی عقول سے قرآن سے زیادہ کوئی چیز دور نہیں ہے [1] (یعنی قرآن لوگوں کی عقلوں سے سب سے زیادہ دور ہے کہ اسے سمجھ سکیں)

عن جابر قال سئلت ابا جعفر التي من شيئي من تفسير القرآن فاجا بني لم سئلت ثانية قاجانی بجواب آخر فقلت جعلت فداك كنت اجبت في هذه المسئلة بجواب غير هذا قبل اليوم : فقال لي ياجابر ان للقرآن بطناً وللبطن بطناً وظهراً وللظهر ظهراً يا جابر وليس شيئى ابعد من عقول الرجال من تفسير القرآن ان الاية لتكون أولها في شيئى وآخرها في شيئي وهو كلام متصل ينصرف على وجوه [2]

جابر کہتے ہیں، میں نے امام جعفر الصادقؑ سے قرآن کی تفسیر میں سے ایک شے کے بارے سوال کیا ، پس آپؑ نے جواب دیا ، پھر میں نے اسی چیز کے بارے میں دوبارہ سوال کیا تو آپؑ نے دوسرا جواب دیا ، تو میں نے عرض کیا، میری جان آپؑ پر قربان، ایک دن پہلے میں نے آپؑ سے اسی چیز کے بارے میں سوال کیا تھا تو آپؑ نے اور جواب دیا تھا اور آج اس کے خلاف جواب دے رہے ہیں یہ کیا ہے ؟

آپؑ نے فرمایا، اے جابر! قرآن کے لیے ایک باطن ہے اور اس باطن کے لیے بھی ایک باطن اور ظاہر ہے اور ظاہر کے لیے ایک ظاہر ہے،

---

(1) تفسیر البرھان جلد 1 (2) تفسیر مرآۃ الانوار ص 4

اے جابر! کوئی چیز قرآن کی تفسیر سے زیادہ انسانی عقول سے دور نہیں ہے، تحقیق قرآن کی آیت بعض اوقات اس کا اول ایک چیز کے بارے میں ہوتا ہے اور وسط کسی اور چیز کے بارے میں ہوتا ہے ، یہ کلام متصل ہے جس میں چند وجود سے تصرف ہوتا ہے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اس قرآن سے سوال کرو ! لیکن یہ بھی جان لو کہ یہ تمہیں ہرگز جواب نہیں دے گا، لیکن میں تمہیں قرآن کی تفسیر و تاویل کے بارے میں بتا سکتا ہوں[1]، کیونکہ قرآن اللہ کی خاموش کتاب ہے اور میںؑ علیؑ اللہ کی بولتی ہوئی کتاب ہوں [2]

قال امیر المومنین ؛ أنا الكتاب المبين، أنا القرآن الناطق، أنا ألم ذلک الكتاب[3] (لا ريب فيه) [4]

امیر المومنینؑ علیؑ نے فرمایا، میںؑ واضح اور روشن خاص کتاب ہوں، میںؑ بولنے والا القرآن ہوں، میںؑ ا،ل،م (الم) ہوں میںؑ وہ کتاب (جس میں کسی قسم کا کوئی ریب نہیں) مولا علیؑ نے صفین کے میدان میں جب قرآن نیزوں پر سوار کیا گیا تو فرمایا، یہ خاموش قرآن ہے اور میں قرآن ناطق ہوں [5]

کلامِ حق تو صرف اللہ کا ہے اور امیر المومنینؑ کا کلام اس پر بھی حجت ہے کیوں کہ قرآن خاموش کتاب ہے اور علیؑ بولنے والی کتاب ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ خاموش کتاب سے افضل بولنے والی کتاب ہے ۔ اور جو قرآن کو علیؑ کے مقابلے میں لائے وہ گمراہ ہے ۔

جیسا میدان صفیں میں امیر المومنینؑ نے فرمایا ، نیزوں پر اٹھایا گیا قرآن خاموش قرآن ہے اور میںؑ بولتا ہوا قرآن ہوں، پھر کیا ہوا؟ لوگو نے ناطقِ قرآن کو چھوڑ کر صامت قرآن کی عزت کی اور خارجی کہلائے ، اللہ کا کلام قرآن مخلوق پر حجت ہے اور امامؑ کا کلام اس پر بھی حجت ہے کیونکہ امامؑ اللہ کا بولتا ہوا قرآن ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے، قال الأمام ؛ كلام الأمام امام الكلام [6]

---

(1) دفع الريب عن العلم الغيب ص 80 (مولف ؛ شیخ علی نمازی شاہرودی) (2) ایضاً ص 48

(3) اسرار العلوية ص 171 (تاليف، الشيخ محمد فاضل المسعودي)

(4) كتاب المبين ج1 ص 331

(5) فتاوی رضویہ جلد 15 ص 271

(6) الحق المبين فى معرفة المعصومين ص 133 ، تالیف، علی الکورانی العاملی

امامؑ فرماتے ہیں، امامؑ کا کلام ہر کلام کا امام ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، امامؑ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ درحقیقت ہر کلام کا امام ہے---،[1]

امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا؛ القرآن العظیم علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ---[2]

قال امیر المومنین، انا ام القرآن المبین، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اصل قرآن مبین ہوں--- [3]

قال امیر المومنین ، محمد یس و أنا القرآن الحکیم ، محمد طه و أنا القرآن [4]

امیر المومنینؑ علیؑ نے فرمایا، محمدؑ یس ہیں اور میںؑ القرآن الحکیم ہوں، محمدؑ طه ہیں اور میںؑ القرآن ہوں ---

قال امیر المومنین، أنا ام الکتاب [5،6] ؛ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اصل کتاب ہوں ---

قال امیر المومنین، **انا موصوف القرآن**[7] ؛ امیر المومنینؑ نے فرمایا، قرآن میریؑ صفت ہے --- (میںؑ قرآن کا موصوف ہوں)

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ ٱلْقُرْءَانُ لَا يَسْجُدُونَ ۩(انشقاق ٢١) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے (آیت سجدہ ہے سجدہ واجب ہے)

ان کے سامنے جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے، اور قرآن مولا علیؑ ہیں، یعنی جب ان کے سامنے علیؑ پڑھا جاتا ہے تو یہ سجدہ نہیں کرتے ۔ کیوں نہیں کرتے ؟ کیونکہ! بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ يُكَذِّبُونَ (٢٢) بلکہ وہ کافر ہیں جھٹلاتے ہیں ---

جب علیؑ پڑھا جائے تو سجدہ کرنا لازم ہے اور اس کو جھٹلانے والا کافر ہے --- بلکہ علیؑ کے ذکر کا حق تو یہ ہے کہ سجدے میں رہ کر ذکرِ علیؑ کیا جائے ---

---

(1) شرح خطبه البیان علامه محمد تقی مجلسی ص 10

(2) اسماء و القاب امیر المومنین

(3) کتاب، هو العلی العظیم

(4) زهر المعانی ص 224

(5) طوالع الانوار ؛ کتاب المبین ج1

(6) علم جفر للامام علی ص 26

(7) مناقب السادة الکرام ص 74

قال امیر المومنین؛ هَذَا كِتَابُ اللَّهِ الصَّامِتُ وَ أَنَا كِتَابُ اللَّهِ النَّاطِقُ [1]

امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں، یہ (قرآن) اللہ کی خاموش کتاب ہے اور میںؑ اللہ کی بولنے والی کتاب ہوں ---

روایت میں ملتا ہے کہ ،امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: قرآن کو ہمؑ (آل محمدؑ) سے سمجھو مگر کبھی قرآن سے ہمیںؑ سمجھنے کی کوشش نہ کرنا --- ہمیںؑ قرآن سے سمجھنا نہ ممکن ہے --- ہماریؑ عظمت اور بلندی اس سے کئی زیادہ بڑھ کر ہے کہ ہمیںؑ قرآن سے سمجھا جائے --- لیکن قرآن کو ہمؑ سے ضرور سمجھو ہمارےؑ علاوہ کسی کے پاس علم قرآن نہیں --- کوئی بشر قرآن کو نہیں سمجھ سکتا اور نہ کوئی سمجھا سکتا ہے، صرف ہمؑ محمدؑ و آل محمدؑ ہی سمجھانے والے ہیں --- قرآن کی تفسیر و تشریح کا حق صرف ہمیںؑ ہے --- ہمارےؑ علاوہ کوئی قرآن کی تفسیر نہیں کر سکتا --- قرآن کو ہمارےؑ مقابلے پر نہ لاؤ، اس صامت کتاب کی اتنی اہمیت نہیں کہ یہ ہمارےؑ مقابلے پر آئے ہمؑ قرآن ناطق ہیں --- ہماراؑ ہر حکم قرآن ہے اور مومنین پر حجت ہے --- ، جو بھی ہمارےؑ مقابلے میں قرآن کو ترجیح دیتا ہے وہ گمراہ اور خارجی ہے اور ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے ----

یہ بات روشن دن کی طرح واضح ہے کہ صامت قرآن سے ناطق قرآن کو نہیں سمجھا جا سکتا ، لیکن ناطق قرآن ہی صامت قرآن کو سمجھانے کا حق رکھتا ہے ، صامت قرآن کی تفسیر فقط ناطق قرآن کر سکتا ہے، حدیث قدسی ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے؛ جو میرے کلام قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے گا میں اسے منہ کے بل جہنم میں پھینکو گا---

قال امیر المومنین، انا صاحب القرآن [2]، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ قرآن کا مالک ہوں --

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْإِمَامِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ تَجَلَّى اللَّهُ لِعِبَادِهِ فِي كَلَامِهِ وَ لكن لا يُبْصِرُونَ..[3]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ نے اپنے کلام میں اپنی مخلوق پر تجلی کی ہے لیکن وہ (لوگ) بصیرت نہیں رکھتے اور اس تجلی کو نہیں دیکھتے

---

(1) کتاب نقطه ص 95 (2) مخطوطة کیل (3) وما ادرك ما علی ص 308

- **اسرارِ ألف ، ب ، نقطہ**

دنیا کی قدیم زبانوں میں الف کی آواز سب سے پہلی آئے گی اسی لئے کم و بیش ہر زبان کے حروف تہجی میں الف کو سب سے پہلا حرف قرار دیا گیا ہے معلوم ہونا چاہیے کہ کلام حروف سے بنتا ہے اور حروف نقطے سے تشکیل پاتے ہیں اور نقطہ وہ الف ہے جو نظر سے غائب ہو جائے جو اللہ کی ذات سے قائم ہے، حروف کے رازوں میں سے ایک یہ ہے کہ اسماء حرفوں سے تشکیل پاتے ہیں اور ہر لفظ کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن ہوتا ہے، لفظ کا ظاہر اہل تقلید کے لیے ہے، اور لفظ کا باطن اہل تحقیق و تحریر کے لئے ہے، کیونکہ ظاہر روح کی کھال یا جسم ہے اور باطن جسم کی روح ہے[1]---

اور جان لو کہ کلام کی انتہا کلمہ ہے اور کلمہ کی انتہا حروف ہیں اور حروف کی انتہا نقطہ پر ہے اور وہ نقطہ ہی الف مفقودہ (غائب) ہے ، اسی طرح الف سے ہی 28 حروف مکمل ہوتے ہیں --- [2]

جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ مولا محمدؑ باقر نے عبداللہ صباح سے فرمایا ---

ألف الله لا اله الا الله هو الحيى القيوم گفت يا عبدالله، ألف خداوند است و لام بالاى آن محمد است و معنى الف روح محمد است، و ألف سه حرف است و يک نقطه و ألف و لام و فا و نقطه الف محمد است و لام على است و فا فاطمه است و نون حسن و حسين است که آخر حسن و حسين نون است و در آخر الف نقطه است

ترجمہ ،مولاؑ فرماتے ہیں ، الف اللہ لا الہ الا اللہ الحي و القیوم، اے عبداللہ **"الف"** خدا ہے، اور (الف میں) جو **"لام"** ہے وہ محمدؐ ہیں، اور الف کا معنی محمدؐ کی روح ہے، اور **'الف'** کے تین حرف ہیں اور ایک نقطہ، الف اور لام اور فا اور نقطہ (ا، ل، ف اور ف والا نقطہ)، الف محمدؐ ہیں، اور لام علیؑ ہیں، اور فا فاطمہؑ ہیں اور نون حسنؑ اور حسینؑ ہیں، حسنؑ اور حسینؑ کے آخر میں نون ہے، اور آخر میں الف نقطہ ہے ۔

---

(1) مشارق الانوار الیقین (2) مشارق الامان و لباب حقائق الایمان

یہ سن کر عبداللہ حیران ہوا اور کہا، اے مومنین کی آنکھوں کی روشنی (باقرؑ) یہ کوئی تخلیق شدہ کتاب نہیں بلکہ ألف کا وصف اور صفت ہے، باقر گفت کہ کتاب ما اهل بیت چنین بوده است به همه دور و زمانی ، مولا باقرؑ نے فرمایا، ہمؑ اہلبیتؑ کی کتاب ہر دور اور ہر زمانے میں ہمیشہ سے ایسی ہی (حیران کن) رہی ہے، یا عبدالله ألف سریر و تخت گاه ایزد عزوجل است و نامش روح الحیوة ناطقة است ، و لام روح روشنی است و فا روح الجبروت است و نون روح الفکر است ، و روحی ست بالای الف به یک روی حجابِ علی است علینا منه سلام ، و الف روح علی است و لام دو لؤلؤِ لا لای علی است ، و فا فکرِ روح الوحی علی است و نقطه نطقِ علی است ؛ اے عبداللہ **'الف'** اللہ عزوجل کا تخت اور بستر ہے، اور اس کا نام روح الحیاتِ ناطقہ ہے --- اور **لام** روشنی کی روح ہے، اور **فا** جبروت کی روح ہے، اور **نون** فکر کی روح ہے، اور روح الف کے اوپر ایک طرف علیؑ کا حجاب ہے - اور **الف** علیؑ کی روح ہے اور **لام** علیؑ کے دو موتی (حسنؑ، حسینؑ) ہیں ، اور **فا** روح الوحی فکر علیؑ ہے، اور **نقطہ** علیؑ کا نطق (لفظ، گفتگو کلام) ہے (نقطہ علیؑ کا کلام ہے) تو عبداللہ نے کہا، یا ابن رسول اللہ، اللہ العلی العظیم کی قسم کہ یہ اللہ کی ہدایت ہے، من هرگز چنین علمی از هیچ خداوندی نشنیده ام، میرے خدا (مولاؑ) میں نے کسی سے ہرگز ایسا علم نہیں سنا، عبداللہ کہتا ہے اے میوۂ دل مومنان ، اس کا مطلب کیسے کوئی کسی کو علم سکھائے اور خود اس سے آگاہ نہ ہو ، میں چاہتا ہوں کہ آپؑ مجھے سکھائیں ---

باقر گفت، یاعبدالله ب با بِ ألف است که ألف محمد است و ب علی و نقطه ب نطقِ علی است و ألف روح روشنی است و ب روح الحیواةِ مغز است و نقطه نطق است، یا ادیب (عبدالله) من بگو تا اول این حروف ها کدام حروف است، عبدالله گفت ألف است، باقر گفت؛ یا عبد الله به کدام دلیل ؟ عبد الله گفت، نمی دانم -

مولا محمدؑ باقرؑ نے فرمایا، اے عبداللہ، ب الف ہے کہ الف محمدؐ ہیں، اور ب علیؑ ہیں اور ب کا نقطہ علیؑ کا نطق ہے،اور الف روشنی کی روح ہے اور ب روح الحیواۃ ہے، اور نقطہ نطق (کلام) ہے، اے عبداللہ، بتاؤ حروف میں سے پہلا حرف کون سا ہے ؟ عبداللہ نے کہا پہلا حرف پہلا حرف **ألف** ہے، مولاؑ نے فرمایا، کیا دلیل ہے (کہ پہلا حرف الف ہے)؟ عبداللہ نے کہا مولاؑ میں نہیں جانتا ---

باقر گفت یا عبدالله، این همه ادبیان به نادانی کتاب می دارند و نمی دانند که اول ألف است یا ب ، و اول این حروف ب است و آن وقت الف که ب علی است و الف محمد است و به ظاهر محمد پیشرو است و علی بابِ محمد است و از در سرای می توان رفتن و از علی در محمد می توان رسیدن، و محمد و علی هر دو یکی اند و ألف و ب یکی اند و نقطه الف که پوشیده است نطقِ محمد است که پوشیده است و نقطه ب که آشکار است نطقِ بطقِ علی ست -

مولا باقرؑ نے فرمایا ، ان تمام ادیبوں کے پاس جہالت و نادانی کی کتابیں ہیں، اور وہ نہیں جانتے کہ **ألف** پہلے ہے یا **ب** پہلے ہے، ان حروف میں سے پہلا حرف **ب** ہے اور پھر **الف** ہے، کیونکہ **ب** علیؑ ہیں، اور **الف** محمدؐ ہیں، اور بظاہر محمدؐ پیشوا ہیں اور علیؑ محمدؐ کے باب (دروازہ) ہیں، اور تم محل میں اس کے دروازے سے ہی جا سکتے ہو اور علیؑ سے محمدؐ تک جا سکتے ہو --- محمدؐ اور علیؑ ایک ہی ہیں، ألف اور ب ایک ہیں، اور **الف** کا نقطہ جو پوشیدہ ہے وہ نطقِ محمدؐ ہے، اور جو **ب** کا نقطہ آشکار ہے وہ علیؑ کا نطق ہے، یہ نورانی علم سے آشکار ہے، اور یہ کافر جو شیطان کے پیچھے سے ہیں شریعت محمدیؐ کو تو جانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں لیکن علیؑ کی شریعت کی خبر نہیں رکھتے، پھر امامؑ فرماتے ہیں **محمد دنیا است و علی آخرت است تصدیقاً لقوله تعالی، يَعْلَمُونَ ظَٰهِرًا مِّنَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ ٱلْءَاخِرَةِ هُمْ غَٰفِلُونَ** (الروم ۷)

پھر مولاؑ فرماتے ہیں ، محمدؐ دنیا ہیں اور علیؑ آخرت ہیں، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، "یہ دنیا کی ظاہری زندگی کو جانتے ہیں، اور آخرت سے غافل ہیں" پھر مولاؑ فرماتے ہیں ،اے عبداللہ اول حرف کون سا ہے **نقطہ** پہلا حرف ہے یا **ب** ؟ عبداللہ کہتا ہے، مولاؑ میں نہیں جانتا جب تک آپؑ سے نہ سن لوں، مولاؑ نے فرمایا ، ان حروف میں سے پہلا **نقطہ** ہے یہ نقطہ مومنین کا نطق ہے، اور ب ابرو کے درمیان روح ہے، اول نقطہ ہے پھر **ب** پھر **ألف** ہے، پھر فرمایا ، اے عبداللہ ألف بزرگ تر ہے یا اشتُر؟ عبداللہ نے کہا، مولاؑ میں نہ ألف کو جانتا ہوں اور نہ ہی اشتُر کو یہاں تک کہ آپؑ سے نہ سن لوں، مولاؑ نے فرمایا ، **ألف** روشن روح ہے جس سے مومنین کا آپس میں الفت اور بھائی چارہ ہے، اشتُر ایک روح ہے جس کا نام نفسِ ناطقہ ہے، عبداللہ نے کہا ، ألف اتنی بزرگ تر ہے کہ جس قدر کھینچو کھنچا جا سکتا ہے، مولاؑ نے فرمایا ، ألف مغز پر روح ہے اسے ایمان کی روح کہتے ہیں اور روح الحیواۃ ناطقہ ہے، جو دیگر آٹھ روحوں کا امتحان لینے والی ہیں ---

کوئی اور ہے جو اس (الف) سے اوپر ہو ؟ ---------- الخ

یا عبد اللہ نقطہ بزرگ تر است یا ألف، عبد اللہ گفت ای نورِ دو دیدۂ محمد و علی چنان خواھی گفتن کہ نقطہ بزرگتر است ، باقر گفت بلی کہ ہفت آسمان و زمین در آن نقطہ می گنجد، عبداللہ گفت، یا میوہ دلِ مومنان این معنی بگستر ، باقر گفت یا عبداللہ بہ حقائقِ حق نقطہ ب آن دیوانِ غایۃ الازلی است تا بگوئی نقطہ پنج نقطہ (می شود) نقطہ سہ حروف باشد و پنج نقطہ پنج خاص الخاص ملک تعالی اند کہ محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین ، و سہ حرف سہ دیوان سلمان و مقداد و باذر و نون با نقطہ سہ حروف است و قاف سہ حروف است و طا دو حرف است بہ حساب جملہ ہشت اند، و ہفت این ملائکتان اند بہ ہفت رنگ و ہشتم ملکِ تعالی است جلت عظمۃ کہ این پنج نقطہ سمع و بصیر ملکِ تعالیٰ اند و معاینہ جل و جلالہ ، یا عبداللہ اگر شرحِ این نقطہ بہ تمامی باز گویم کار از حد و اندازہ در گذرد و این یک نقطہ ہفت و دوازدہ دیوان در حجاب دارد

پھر مولا باقرؑ نے عبداللہ سے پوچھا، اے عبداللہ نقطہ بزرگ تر ہے یا الف؟ عبداللہ نے کہا، اے محمدؐ و علیؑ کی آنکھوں کے نور (باقرؑ) آپؑ کہیں گے کہ نقطہ بزرگ تر ہے الف سے، مولا باقرؑ نے فرمایا، ہاں ایسا ہی ہے، سات آسمان اور سات زمینیں اس نقطہ پر قائم ہیں، عبداللہ نے کہا اے میوہ دلِ مومنان، اس کے معنی کی میرے لیے وضاحت فرمائیں، مولاؑ نے فرمایا ؛ اے عبداللہ نقطہ حق کی حقیقت ہے، اور ب دیوان غایت الازلی ہے، نقطہ کے پانچ نقطے اور تین حروف ہیں (نقطہ کے پانچ نقطے یعنی نون کے ن اور ن دو نقطے، قاف ق کے دو اور ف کا تیسرا نقطہ کل پانچ نقطے ہوئے، اور تین حروف یعنی، نون، قاف، طہ ، نقطہ) اور پانچ نقطے خاص الخاص اللہ کے لیے ہیں، (اور وہ نقطے) محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں، اور تین حروف تین دیوان سلمانؓ، ابوذرؓ ، اور مقدادؓ ہیں، اور نون پر جو نقطہ ہے اس کے تین حروف (ن و ن) ہیں، اور قاف کے تین حروف (ق ا ف) ہیں، طا کے (ط ا) دو ہیں، یہ کُل ملا کر آٹھ ہیں اور سات وہ ملائکہ ہیں سات رنگ ہیں، اور آٹھواں اللہ ہے ، عظمت یہ ہے کہ یہ پانچ نقطے اللہ سمیع و بصیر جل و جلالہ کا معاینہ (مشاہدہ) ہیں، اے عبداللہ اگر میں محمدؐ باقرؑ اس نقطے کی شرح کر دوں جو میںؑ نے کہا ہے تو یہ وہم و گمان و تصور سے باہر ہو جائے گا ، اور اس ایک نقطہ میں سات دیوان اور بارہ دیوان حجاب میں ہیں ۔

عبد اللہ گفت ای خداوند ؛ عبداللہ نے کہا اے میرے خداؑ میں اور تمام مومنین اور سات اور یہ بارہ ایک نقطے میں ہیں، مولا باقرؑ نے فرمایا ،

نقطه سه حروف است نون پنجاه و پنج باشد و قاف صد و ده باشد و ط چهار صد و چهار باشد به جمله نوزده باشد که بر هم زنی هفت و دوازده باشد، این هفت و دوازده که دو عالم را منور و روشن می دارند، و دوازده مائیم از پشتِ روحانی أمیر المومنین علی و از رحم فاطمه و هفت این ملائکتان اند که از ما خالی نباشد نه در الهیت و نه در بشریت، ما دامات السموات و الارض

مولا باقرؑ نے فرمایا ، اے عبداللہ، نقطہ کے تین حروف ہیں، (ن ، ق ، ط) نون کے 55 حروف ہیں، قاف کے 110 ہیں، اور ط کے 404 حروف ہیں اور کل ملا کر 19 ہوئے، یہ سات اور بارہ (یعنی 19) دو جہانوں کو منور اور روشن کرتے ہیں، یہ بارہ امیر المومنینؑ علیؑ اور سیدہؑ سے ہونگے ، اور یہ سات فرشتے ہیں جو نہ ہمؑ سے خالی ہیں، نہ الوہیت میں اور نہ بشریت میں[1]، ---ہمؑ زمین و آسمان کے دامات ہیں ،پس عبداللہ نے کہا یا خداوند ، اے میرے خدا (باقرؑ) میں آپؑ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ روح کا مرہم ہے (جو آپؑ نے مجھے علم دیا) اے میوۂ دلِ

مومنان این دو عالم کدام اند که گفتی دو عالم أز ایشان روشن است ، **باقر** گفت یکی این عالمِ بزرگ که گفتند آمد و یکی این عالم کوچک که تخت و سریر **گاه** ملك تعالیٰ است شخص و هیکل امامانِ زمان و عالمانِ ربانی،..... الخ ، و این هنج نقطه **هم**ان هنج خاص اند و روحِ شنوائی حسن است و روحِ بینائی حسین است و روحِ بویائی فاطمه است و روح گویائی علی است و روحِ چاشنی محمد است ؛ [2]

عبداللہ نے کہا مولاؑ ، یہ دو عالم کون سے ہیں جس کے بارے میں آپؑ نے فرمایا ، کہ اُن سے روشن ہیں؟ مولا باقرؑ نے فرمایا ایک یہ بڑا عالم اور ایک وہ مختصر عالم جس میں اللہ تعالیٰ کا تخت ہے اور زمانوں کے امامؑ اور علماء ربانی ہیں، اور یہ پانچ نقطے (نقطے کے نقطے، یعنی، **نون** کے دو نقطے ن اور ن، **قاف** کے تین نقطے، ق کے دو اور ف کا ایک) بہت خاص ہیں، (یہ نقطے روح ہیں) سننے کی روح حسنؑ ہیں ، بینائی کی دیکھنے کی روح حسینؑ ہیں، سونگھنے کی روح سیدہؑ ہیں، گویائی کی کلام کرنے کی گفتگو کی روح علیؑ ہیں، چکھنے کی ذائقہ کی روح محمدؐ ہیں

---

(1) یہ سات کون ہیں جنہیں ملائکہ کہا گیا ہے اور جن سے دو جہان روشن ہیں، جو نہ آل محمدؐ سے خالی ہیں، نہ الوہیت سے نہ بشریت سے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، سات آدمیوں کے لیے زمین خلق کی گئی اور انہی سات کی وجہ سے سب کو رزق ملتا ہے، انہیں سات کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، ان سات ہی کی وجہ سے دنیا میں بصیرت باقی ہے اور وہ یہ ہیں " ابوذر، سلمان، مقداد، عمار، حذیفہ ، عبداللہ ابن مسعود، اور میںؑ ان کا امام ہوں(بحار ج 3 ص 219)

(2) ام الکتاب ص **41** تا **45** (انتشارات، پویا کلن)

➢ العقل

١. عَنِ الأَصْبَغِ بُنِ نُبَاتَةٌ ، عَنْ علي عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ: هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلام عَلَى آدَمُ عَلَيْهِ السَّلام فَقَالَ : يَا آدَمُ اِنِیّ مِرْتُ أَنْ أَخَيْرُكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلاث فَاخْتَرُهَا وَدَعِ اثْنَتَيْنَ فَقَالَ لَهُ آدَمُ : يا جَبْرَئِيلَ وَمَا الثلاث ؟ فَقَالَ : العَقْلُ والحَيَاء وَالدِّين فَقَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلام ، إِنِّي قَدا خُتَرتُ العَقْلَ فَقَالَ جَبْرَئِيلَ لِلْحَيَاءِ وَالدِّينِ : انصَرِ فَاوَدَعَاهُ فقالا : يا جَبْرَئِيلُ اِنَّا اَمْرِ ناأن نكُونَ مَعَ العَقْلِ حَيْثُ كَانَ قَالَ: فَشَأْ نكَمَا وَ عَرِجَ. [1]

امیر المومنینؑ مولا علیؑ فرماتے ہیں ، جب جبرئیلؑ زمین پر آئے تو آدمؑ سے کہا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں آپؑ کو تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کے چھوڑنے کا اختیار دوں آدمؑ نے پوچھا وہ تین کیا ہیں جبرئیلؑ نے کہا، **عقل حیاء و دین** ہیں۔ آدمؑ نے کہا میں نے عقل کو لے لیا۔ جبرئیل نے حیاء اور دین سے کہا تم واپس جاؤ، اور عقل کو چھوڑ دو انھوں نے کہا، اے جبرئیلؑ ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ ہیں جہاں کہیں بھی وہ رہے۔ جبرئیلؑ نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے ---

٢. عَنْ إِسْحَاقَ بُنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أبو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَلَام مَنْ كَانَ عَاقِلاً كَانَ لَهُ دِينُ وَمَنْ كَانَ لَهُ دِينِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، جو صاحب عقل ہے جو عقل مند ہے اسی کا دین ہے اور جس کے لیے دین ہے وہ داخل جنت ہوگا۔

٣.عَنْ مُحَمَّد بن عَبْد الْجَبَّارِ ، عَنْ بَعْض أَصْحَا بِمَا رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْد الله عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ : قُلْتُ لَهُ: مَا الْعَقْلُ؟ قَالَ: وَمَاعُبِدَ بِهِ الرَّحْمَنُ وَاكْتَسِبَ بِهِ الْجِنَانُ[1]

امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا، عقل کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا، جس سے رحمن کی عبادت کی جائے اور جنت کو حاصل کیا جائے ---

٤. قال الامام الصادق، یا هِشَامُ إِنَّ العَاقِلَ لَا يَكْذِبُ يا هِشَامُ لا دِينَ لِمَنْ لا مُرُوةَ لَهُ وَلَا مُرُوةَ لِمَنْ لا عَقْلَ لَهُ [1]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، اے ہشام! بے شک عقل مند جھوٹ نہیں بولتا، اے ہشام، دین اس کے لیے نہیں جس کے لیے مروت نہیں اور مروت اس کے لیے نہیں جس کے لیے عقل نہیں ---

٥. عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللهِ الْعِبادَ بِكُنْهِ عَقْلِهِ قَطُّ، وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّا مَعَاشِرَ الأنبياء أمِرْنَا أن نُكَلِمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِم. [1]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، رسول اللہؐ نے بندوں سے کلام نہیں کیا مگر ان کی عقول کے مطابق اور رسول اللہؐ نے فرمایا، ہمؑ گروہ انبیاءؑ کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقول کے مطابق کلام کریں ---

---

(1) الکافی کتاب العقل و الجہل

٦. عَنْ إِسْحَاق بنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَلامَ قَالَ قُلْتُ لَه جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ لِي جَاراً كَثِيرَ الصَلاةِ كَثِيرَ الْصَدَقَةِ كَثِيرَ الحَجَ لأَبَأسَ به قالَ فَقالَ، يا إِسْحَاق كَيْفَ عَقْلُهُ قَالَ قُلْتُ لَه : جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ لَهُ عَقْلُ، قَالَ، فَقَالَ لَأَيُرْتَفَعُ بِذَلِكَ مِنْهُ [1]

اسحاق بن عمار کہتے ہیں، میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی کہ میرا ایک پڑوسی ہے .جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ دیتا ہے اور بہت حج کرتا ہے، فرمایا اے اسحاق اس کی عقل کیسی ہے؟ میں نے کہا اسے عقل نہیں فرمایا، تو وہ ان عبادات سے فائدہ نہیں پائے گا۔

٧. عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: قَالَ رَسُول الله : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ كَثِيرَ الصَّلَاةِ وَكَثِير الصِيَامِ فَلا تُما هُوا بِه حَتَّى تَنظُرُوا كَيْفَ عَقْلَهُ ؟. [1]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، جب تم کسی کو بہت زیادہ نماز روزہ کرنے والا پاؤ تو اس پر فخر نہ کرو جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی عقل کیسی ہے ---

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَلامَ قَالَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ النَّبِيُّ وَالْحُجَّةُ فَيُمَابَيْنَ الْعِبَادِ وَبَيْنَ اللَّهِ الْعَقْلُ. و قال العقل دليل المومن. [1]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ نبی ' اللہ کے بندوں پر اس کی حجت ہے اور اللہ اور بندوں کے درمیان عقل حجت ہے۔ اور فرمایا، عقل مومن کی دلیل ہے --- امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، حجتیں دو طرح کی ہیں، ایک ظاہری حجت اور ایک باطنی حجت ، ظاہری حجت انبیاءؑ و رسل اور آئمہؑ ہیں، اور باطنی حجت عقل ہے ---[2]

٩. عن محمد بن سنان أنه قال: سألت مولاي الصادق منه السلام عن صفات الأزل فقال: العقل، فقلت له: وما العقل؟ قال: أنا العقل وبي يعقل العقل وبي ينظر الناظر، وبي يتحرك الساكن، وبي يداوي الطبيب وبي تحس الحواس، وبي يتغافل الناس. [3]

محمد بن سنان کہتے ہیں میں نے مولا صادقؑ سے ازلی صفات کے بارے میں سوال کیا، امامؑ نے فرمایا، وہ عقل ہے، میں نے کہا مولاؑ عقل کیا ہے ؟ مولاؑ نے فرمایا ، العقل میںؑ ہوں اور میرےؑ سبب ہی عقل کو عقل ہے، میرےؑ سبب ہی دیکھنے والا دیکھتا ہے، میرےؑ ذریعے ہی ساکن حرکت کرتا ہے، میرےؑ ذریعے ہی طبیب دوا دیتا ہے، میرےؑ سبب ہی تم حواس محسوس کرتے ہو، اور لوگ مجھؑ سے ہی غافل ہیں --

---

(1) الکافی کتاب العقل و الجهل (3) الرسالة البغدادية ص 408

(2) تفسیر نور الثقلین جلد 3 ص 299

وضاحت العقل

اوپر ہم نے عقل کے بارے میں چند احادیث جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جن سے یہ امر واضع ہوا ہے کہ عقل ہے تو دین اور حیاء ہے اگر عقل نہیں تو بندہ بے دین اور بے حیاء ہے ، اور دین صرف عقل مند کا ہے، عقل سے اللہ کی عبادت کی جاتی ہے ، اگر عقل نہیں تو اللہ کی عبادت نہیں ہوسکتی، عقل مند جھوٹا نہیں ہوتا اور جس کے پاس عقل ہے وہ مرد ہے، اگر عقل نہیں تو نامرد ہے اگر عقل نہیں تو نہ روزہ ہے نہ حج ہے نہ نمازیں ہیں اور عقل حجت ہے ---

امام صادقؑ فرماتے ہیں میںؑ عقل ہوں اور عقل بھی میرےؑ سبب سے عقل ہے، تو ثابت ہوا ، عقل حجت ہے اور حجت میرے مولاؑ کے سبب ہی حجت ہے عقل میرا مولا علیؑ ہے عقل آل محمدؑ ہیں، عقل امام زمانہؑ ہیں، اگر عقل نہیں یعنی اگر علیؑ نہیں تو دین دار بندہ بھی بے دین ہے اگر علیؑ نہیں حیاء والا اور غیرت مند بھی بے حیاء اور بے غیرت ہے، اور دین صرف علیؑ والے کا ہے، عقل سے یعنی علیؑ سے ہی اللہ کی عبادت کی جاتی ہے اگر علیؑ نہیں تو اللہ کی عبادت کرنے والا بھی بت پرست ہے، عقل مند یعنی علیؑ والا کبھی جھوٹا نہیں ہوتا جو علیؑ والا ہے وہی مرد ہے جس کے پاس علیؑ نہیں وہی نامرد ہے اگر علیؑ نہیں تو نہ حج ہے نہ روزہ ہے نہ نمازیں ہیں نہ حجت ہے ---

علیؑ کا منکر بے دین بے حیاء بے غیرت بت پرست جھوٹا بے مروت نامرد تارک الصلاۃ تارک الصوم تارک الحج ہے ---

قال رسول اللہ ، اول ما خلق اللہ العقل و انا العقل [1]

رسول اللہؐ نے فرمایا، اللہ نے سب سے پہلے عقل کو خلق کیا ---- اور میںؐ ہی العقل ہوں ----

قال امیر المومنین، لا ادب لمن لا عقل له [2] . امیر المومنینؑ نے فرمایا، جس کے پاس ادب نہیں اس کے پاس عقل بھی نہیں ---

---

(**1**) **کتاب ، نقطه ص 14** (مولف، علی بهرامی نیکو)

(**2**) **میزان الحکمت** (محمد محمدی ری شهری)

❖ سب سے بڑا فرض

وقد جاء في الأخبار عن السيد الرسول عليه السلام أنه قال يوماً لأصحابه ما أكبر شيء افترضه الله عليكم؟ فقالوا الصلاة، قال أنها لكبيرة وليست هي فقالوا الصوم، فقال انه لكبير وليس هو. فقالوا ما هو يا رسول الله؟ فقال: الحب في الله والبغض في الله [2]،[1]

رسول اللہؐ نے اپنے اصحابؓ سے پوچھا ! اللہ کا تمؐ پر سب سے بڑا فرض کون سا ہے ؟ اصحابؓ نے کہا، ہمؐ پر اللہ کا سب سے بڑا فرض نماز ہے، رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک وہ بڑا ہے لیکن یہ وہ نہیں ہے، پھر اصحابؓ نے کہا، ہم پر اللہ کا سب سے بڑا فرض روزہ ہے ، رسول اللہؐ نے فرمایا ، بے شک وہ بھی بڑا ہے لیکن یہ بھی وہ نہیں ہے، پس اصحابؓ نے یک زبان ہو کر پوچھا، پھر اللہ کا ہم پر وہ سب سے بڑا فرض کیا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا ؛ تم سب پر اللہ کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ تم اللہ کے لیے محبت کرو--- اور اللہ کے لیے بغض رکھو ---

امام حسنؑ عسکری نے فرمایا، رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے ایک صحابی سے فرمایا:

اے عبداللہ ! أَحْبِبُ فِي اللَّهِ وَأَبْغِضُ فِي اللهِ وَوَال فِي اللهِ وَعَادِ فِي اللَّهِ

اللہ کے لیے دوستی کرو اللہ کے لیے محبت کرو اور اللہ کے لیے بغض رکھو اللہ کے لیے دشمنی کرو ، محبت اور عداوت اللہ کے لیے کرو اور صلاحیت اللہ کو نہیں پا سکو گے مگر اس کے ذریعے اور کوئی شخص ایمان کا مزا حاصل نہیں کر سکے گا اگر چہ اس کی نماز اور روزے کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں کہ وہ اس طرح کا ہو جائے حالانکہ آج اس دنیا میں لوگوں کی دوستی اس دنیا کی خاطر ہے اور دشمنی بھی اس دنیا کی خاطر ہے، اور یہ دوستی اور دشمنی ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکے گی، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ مجھے کیسے علم ہوگا کہ میں خدا کے لیے اور اس کی راہ میں دوستی کرتا ہوں اور اس کی راہ میں دشمنی کرتا ہوں ؟ وہ اللہ کا دوست کون ہے کہ جس سے میں دوستی کروں، اور وہ اللہ کا دشمن کون ہے کہ اس کو میں اپنا دشمن قرار دوں؟

---

(1) رسالة مهدية الرشاد لأبي الخير سلامة بن أحمد الحدا ص 425 (2) حقائق اسرار الدين ص 165

رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا تو اس شخص (یعنی علیؑ) کو دیکھ رہا ہے ؟ اس شخص نے عرض کی کیوں نہیں ! آپؐ نے فرمایا: اسؑ (علیؑ) کا دوست اللہ کا دوست ہے پس تو علیؑ سے دوستی کر اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن ہے پس تو بھی اسؑ کے دشمن سے دشمنی رکھ اور اس (یعنی علیؑ) کے دوست کو دوست رکھ اگر چہ وہ تیرے باپ اور تیرے بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور اسؑ (علیؑ) کے دشمن سے دشمنی رکھ اگر چہ وہ تیرا بیٹا اور تیرا باپ ہی کیوں نہ ہو[1]---

➢ **وضاحت**

رسول اللہؐ نے فرمایا نماز روزے سے بڑا اور سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ تم اللہ کے لیے دوست رکھو اللہ کے لیے محبت کرو، اور اللہ کے لیے بغض رکھو اللہ کے لیے دشمنی کرو، پھر رسول اللہؐ سے پوچھا گیا، ہمیں کیسے معلوم کہ کون اللہ کا دشمن اور کون اللہ کا دوست ہے ؟

فرمایا ، علیؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے یعنی سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ جو علیؑ کے دوست کو جو علیؑ کا چاہنے والا ہے اس سے محبت کرنا نماز روزے اور سب سے بڑا ہم پر اللہ کا فرض ہے، اور جو علیؑ میں شک کرے جو علیؑ کے لیے بغض رکھے اس سے دشمنی کرنا نماز روزے سے زیادہ افضل ہے اور ہم پر اللہ کا سب سے بڑا فرض ہے ---

قال امیر المومنین ، وَفِي الْقُرْآنِ الْزَمَهُمْ ولائي وَأَوْجَبَ طَاعَتِي فَرْضاً بِعَزْمٍ فَوَيْلٌ ثُمَّ وَيْلٌ ثُمَّ وَيْلٌ لِمَنْ يَلْقَى الإِلَهَ غَداً بِظُلْمي وَوَيْلٌ ثُمَّ وَيْلٌ الجاحِدِ طَاعَتِي وَمَزِيدٍ هَضْمي وَوَيْلٌ لِلَّذِي يَشْقَى سَفاهاً يُرِيدُ عَدَاوَتِي مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، قرآن میں میریؑ ولایت کو لازم قرار دیا ہے اور میریؑ اطاعت کو عزم کے ساتھ واجب قرار دیا ہے ویل (جہنم کی بد ترین وادی) اس شخص کے لیے جو اللہ سے ملاقات کرے گا اور مجھؑ پر اس نے ظلم کیا ہو ویل ہے اس شخص کے لیے جو میریؑ اطاعت سے انکار کرے اور میرےؑ حق کو گھٹائے ویل ہے اس شخص کے لیے جو احمقانہ طور پر شقی ہو جائے بغیر کسی جرم کے مجھؑ سے دشمنی کرے ---

---

(1) امالی شیخ صدوق مجلس 3

(2) انوار العقول ص 893

❖ شرح کلامِ امیر المومنینؑ

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ:

امیر المومنینؑ کے اس کلام کی مختصر شرح کرنے کی سعادت مجھ حقیر کو نصیب ہوئی ہے، مومنین کے پیشِ خدمت ہے ---

خالقِ کائنات نے ہر شے کو کسی نہ کسی وجہ سے خلق کیا ہے ہر خلق شدہ شے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے اور انسان کی خلقت کا بھی کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوگا یہ سوال ہم قرآن سے پوچھتے ہیں کہ ہماری خلقت کی وجہ کیا ہے؟

تو قرآن نے کہا --- **وَ مَا خَلَقت الجِنّ وَ الانس الاَّ لِیَعبُدونِ** (الزاریات 56)

اور میں اللہ عزوجل نے نہیں خلق کیا جن اور انسان کو سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کریں ---

اس آیت مبارکہ سے ہمیں علم ہوا کہ انسان کی وجہ تخلیق صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہے --

تو چاہیے کہ ہر لمحہ عبادت میں گزرے اور اگر ایک لمحہ بھی عبادت کے بغیر گزارا تو ہم اپنی وجہِ خلقت کے مقصد سے دور ہو جائیں گے۔

۱. مولا حسینؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، اے لوگو! اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا ہے : اس نے اپنے بندوں کو اسی لیے خلق کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت حاصل کریں، پس جب تم اس کی معرفت حاصل کر لو تو اس کی عبادت کرو --- جب صرف اس کی عبادت کرنے لگو تو اس کے غیر کی عبادت سے بے نیاز ہو جاؤ --- اس وقت ایک آدمی نے مولاؑ سے پوچھا: اے میرے مالکؑ اللہ کی معرفت کیا ہے؟ تو مولا نے فرمایا: امامؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے[1]،[2] ---

امام کی اطاعت واجب ہے اس آیت میں لیعبدون سے مراد اللہ کی معرفت ہے ۔ یعنی ہماری وجہ خلقت اللہ کی معرفت حاصل کرنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔ میں چھپایا ہوا خزانہ تھا میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں (میری معرفت ہو)

---

(1) تفسیر نور الثقلین **(2)** علل الشرائع

یہی اُس کی عبادت ہے اور امامؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے۔ یہی معرفت ہی عبادت ہے جسے معرفت ہوگی وہی وجہ تخلیق پر پورا اُترے گا۔

۲. سئل الحسين بن علي عليهما السلام ما معرفة الله ؟ قال : معرفة اهل كل زمان امامهم. الذي يجب عليهم طاعته [1]

امام حسینؑ سے پوچھا گیا، کہ مولاؑ اللہ ﷻ کی معرفت کیا ہے؟ فرمایا، ہر زمانے کے لوگوں کی اپنے وقت کے امامؑ کی معرفت ہی اللہ ﷻ کی معرفت ہے جس کی اطاعت ان پر واجب ہوتی ہے ----

۳. قال امير المؤمنين مَعرِفَتني بالنُّورَانِة مَعرِفة الله عَزَّوَجلَّ وَ مَعرِفَةُ الله عَزَّوَجَلَّ مَعرِفَتي بالنّورَانِة [3]،[2]

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا نورانیت کے ساتھ میریؑ معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت ہی میریؑ معرفت ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: سب سے پہلی عبادت اللہ کی معرفت ہے ---[4]

٤. قال ابا جعفر، نحن وجه الله فی الارض من يعرفنا يعرف الله [5]

امام باقرؑ فرماتے ہیں: ہمؑ زمین پر اللہ کا چہرہ ہیں جس نے ہماریؑ معرفت حاصل کر لی اس نے اللہ کی معرفت حاصل کر لی ---

۵. امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: لوگوں میں کوئی اللہ کی معرفت ہماریؑ معرفت کے بغیر نہیں پاسکتا [6]

٦. عن امير المومنين ، أنا بابُ حطةٍ من عرفني و عرف حقي فقد عرف ربه [7]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ باب حطہ ہوں، جس نے میریؑ حقیقی معرفت حاصل کی تو اسے اپنے رب کی معرفت ہوگی --

٧. قال امام باقر ، انما يعرف الله عز وجل ويعبده من عرف الله وعرف أمامه منا أهل البيت [8]

امام محمدؑ باقر نے فرمایا، اللہ ﷻ کی معرفت صرف وہی رکھتا ہے اور صرف وہی اللہ ﷻ کی عبادت کرتا ہے جو ہمؑ اہلبیت میں سے امامؑ کی معرفت رکھتا ہے

---

(1) **میزان الحکمت ج 1 ص 271**
(2) **مشارق الانوار ؛ بحار الانوار ج 26**
(3) **طوالع الأنوار ج 1 ص 90**
(4) **خطب النادرہ امیر المومنین**
(5) **بصائر الدرجات الکبریٰ**
(6) **بصائر الدرجات**
(7) **عرفان آل محمد ص 75** (مولف ، الشیخ محمد مصطفی مصری العاملی)
(8) **میزان الحکمت ج1 ص 272**

۸. مولا صادقؑ فرماتے ہیں: ہماریؑ ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اگر وہ ہماریؑ ولایت کا اقرار کرتا تھا اور اس پر اس کی موت ہوئی ہے تو پھر اس کی نماز روزہ اور دیگر تمام اعمال قبول ہو جائیں گے اور اگر وہ ہماریؑ ولایت کا اقرار نہیں کرتا ہوگا اور وہ مر گیا تو اس کے اعمال میں سے کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا[1]---

کیونکہ اللہ کہتا ہے کہ میں نے انسان اور جن کو اپنی عبادت کے لئے خلق کیا ہے اور اس کی عبادت معرفت ہے اور امامؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے اسی لئے اللہ کی معرفت یعنی امامؑ کی ولایت کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں...

۹. ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے، مولا سجّادؑ نے انہیں فرمایا :

زمین کا کون سا ٹکڑا افضل ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اور آل رسولؐ اللہ بہتر جانتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا زمین کا بہترین ٹکرا وہ ہے جو رکن اور مقام کے درمیان ہے اگر کوئی شخص اتنی عمر پائے جتنی حضرت نوحؑ نے اپنی قوم میں گزاری جو ساڑے نو سو سال ہے اور اس عمر میں دن کو روزے رکھے اور رات کو اسی مقام پر نماز پڑھے اور اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ ہماریؑ ولایت سے خالی ہو تو یہ عبادت اس کو کوئی فائدہ نہ دے گی... [2]

۱۰. حدثنا علی بن محمد عن محمد بن عیسیٰ عن عبدی یرفعه الی أبی عبدالله قال أبی الله أن یجری الأشیاء الا بالأسباب فجعل لکل شیء سببا و جعل لکل سبب شرحا و جعل لکل شرح مفتاحا و جعل لکل مفتاح علما و جعل لکل علم بابا ناطقا من عرفه عرف الله و من أنکره أنکره الله ذلک رسول الله و نحن [3]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ نے اشیاء کو بغیر اسباب کے ناپسند فرمایا ہے اور ہر چیز کا سبب بنایا ہے، ہر سبب کی شرح بنائی ہے اور ہر شرح کی ایک چابی بنائی ہے، ہر چابی کے لیے علم بنایا ہے اور ہر علم کے لیے باب رکھا ہے جس نے اسے پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا اور جس نے اس کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا وہ باب رسول اللہؐ اور ہمؑ ہیں - (آل محمدؐ کی پہچان ہی اللہ کی پہچان ہے)

---

(1) امالی شیخ صدوق

(2) بشارة المصطفی **(3) بصائر الدرجات ج 2 ص 547**

۱۱. قال رسول اللہ یاعلی لا یعرف اللہ الا بسبیل معرفتکم [1]

ترجمہ: مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: یاعلیؑ کوئی بھی اللہ کو آپؑ کی معرفت کے بغیر نہیں پہچان سکے گا..

۱۲. عن المفصل انہ کتب الی ابی عبد اللہ :أن الدین و أصل الدین ھو رجل و ذلك الرجل ھو الیقین و ھو الایمان و ھو امام امتہ و اھل زمانہ فمن عرف عرف اللہ و من انکرہ انکر اللہ و دینہ و من جھلہ جھل اللہ و دینہ و حدودہ و شرائعہ بغیر ذلك الامام کذلك جری بان معرفة الرجال دین اللہ [2]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں یقیناً! دین اور اصل دین وہ مرد (امام) ہے اور وہ مرد یقین ہے اور ایمان ہے اور وہ امامؑ ہے، وہیؑ اس امت کا پیشوا ہے۔ جس نے اس (امامؑ) کی معرفت حاصل کر لی تو اُس نے اللہ کو پہچان لیا اور جس نے امامؑ کو نہ پہچانا تو اُس نے اپنے دین کو نہیں پہچانا جو شخص اپنے امامؑ سے جاہل ہے وہ اپنے اللہ اور دین سے جاہل ہے، اور اللہ اور اس کے دین ، اس کی حدود شرائع کو بغیر امامؑ کے کوئی نہیں پہچانتا اور اسی لیے یہ جاری ہوا کہ الرجالؑ (آئمہؑ) کی معرفت ہی اللہ کا دین ہے...

۱۳. عن الحذیفہ ، قال امیر المومنین، ایھا الناس من عرفنی بحقیقة اللہ ، فقد عرف اللہ بحقیقتی و لم یعرف اللہ بحقیقتی عذبہ اللہ بعذاب عقوبتی فلا یموت فیھا و لا یحي الا بمشیتی [3]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے لوگو ! جس نے اللہ کی حقیقت کے ساتھ میریؑ معرفت حاصل کی، تو اس نے اللہ کو میریؑ حقیقت سے پہچانا، اور جس نے اللہ کو میریؑ حقیقت کے ساتھ نہ پہچانا، تو اللہ اسے میریؑ سزا کا عذاب دے گا، پس اس (عذاب) میں وہ نہ تو جیئے گا نہ مرے گا سوائے اس کے کہ جسے میں چاہوں ...

۱٤. قال الامام ؛ من عرفنا فقد عرف اللہ [4]

ترجمہ ، مولاؑ فرماتے ہیں ، جسے ہماریؑ معرفت ہوئی اسے اللہ کی معرفت ہو گئی ...

---

(1) بصائر الدرجات الکُبری جلد 2 ص 534

(2) بصائر الدرجات الکبری جلد 2 ص 606 ، مختصر البصائر الدرجات ص 82 مطبوعہ نجف

(3) مناقب الحق ص 40

(4) الأسرار العلویة ص 518 (تالیف الشیخ محمد فاضل المسعودي

۱۵. قال الامام ، معرفتنا معرفة الله [1]

امامؑ فرماتے ہیں، ہماریؑ معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے ...

۱۶. روی محمد بن سنان عن المفضّل ، قال : أتيت الصادق لا فقلت له : **يابن رسول الله ، أخبرني عن نورانية أمير المؤمنين صلوات الله عليه . قال:**

نعم يا مفضّل ، معرفته معرفة الله عزّ وجلّ ومعرفة الله عزّ وجلّ معرفة [2]

ترجمہ ، مفضلؑ نے مولا صادقؑ سے امیر المومنینؑ کی معرفت نورانیہ کے متعلق سوال کیا تو مولا صادقؑ نے فرمایا ،

امیر المومنینؑ علیؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت ہی علیؑ کی معرفت ہے ...

۱۷. قال رسول الله (ص) : ظاهر الله في الأرض إمام ، وباطنه غيب [3]

ترجمہ ، رسول اللہؐ نے فرمایا ، زمین پر اللہ کا ظاہر امامؑ ہے، اور اس کا باطن غیب ہے...

۱۸. مولاؑ فرماتے ہیں ، بنا عرف الله و بنا وحد الله ، ہمؑ سے ہی اللہ کی معرفت ہے ، ہمؑ سے ہی اللہ کی واحدانیت ہے... [4]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میریؑ نورانی معرفت کا حاصل کرنا ہر مومن اور ہر مومنہ پر واجب ہے... [5]

۱۹. عن سلمان قال رسول الله، ان علياً باريكم فأعرفوه [6] ، مولا محمدؐ نے فرمایا، یقیناً علیؑ تم سب کا باری ہے تو اسؑ کی معرفت حاصل کرو

۲۰ . قال امير المومنين، أعلم يا سلمان أن صالح اسمی و الناقة معرفتی [7]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمانؑ جان لو کہ میراؑ نام صالحؑ ہے اور اونٹنی میریؑ معرفت ہے ---

---

(1) مصابيح الدجى الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية جلد 1 ص 199

(2) المناقب ؛كتاب عتيق ص 67

(3) اللؤلؤ المنثور فی شرح غامض الدستور ص 530 (تاليف الشيخ نصر الدين زيفه)

(4) تفسير مرآة الانوار ص 183 ؛ الكافی كتاب الحجت

(5) كتاب، معرفت امير المومنين ص 36 تالیف علامه سید عباس قمر بن هاشمی

(6) كتاب، منهج العلم و البيان و نزهة اسمع و الصيان ص 84 (7) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة ص 414ق

۲۱.قال الصادق ، الْحِكْمَةُ ضِيَاءُ الْمَعْرِفَة [1] ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، حکمت معرفت کی روشنی ہے (حکمت امیر المومنینؑ کی معرفت کی روشنی ہے)

۲۲. قال جعفر الصادق ؛ أنا الصلاة وأنا الصوم وأنا الزكاة وأنا الغسل من الجنابة وأنا الحج وأنا العمرة وأنا نوح وأنا إبراهيم وأنا موسى وأنا عيسى وأنا محمد، وظهرت فيما بطنت وبطنت فيما ظهرت فمن عرفني عرف الله [2]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، میںؑ صلاۃ (نماز) ہوں، میںؑ صوم (روزہ) ہوں میںؑ زکاۃ ہوں، میںؑ نجاست سے پاک کرنے والا غسل ہوں، میںؑ حج ہوں میںؑ عمرہ ہوں، میںؑ نوحؑ ہوں میںؑ ابراہیمؑ ہوں میںؑ موسیٰؑ ہوں میںؑ عیسیٰؑ ہوں میںؑ ہی محمدؐ ہوں ، جو میںؑ نے ظاہر کیا ہے اس میں باطن ہوں اور جو میں نے باطن رکھا ہے اس میں ظاہر ہوں، پس جس نے مجھےؑ پہچانا اس نے اللہ کو پہچانا ---

امامؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے یعنی جس نے علیؑ کو پہچانا اُس نے اللہ کو پہچانا اور جس نے اللہ کو پہچانا اس نے اس کی عبادت کی اور اپنی وجہ تخلیق پر پورا اترا کیوں کہ اللہ کی معرفت ہے تو عبادت قبول ہوگی ۔ ہم جسؑ کی معرفت پر گفتگو کر رہے ہیں وہ اس کائنات کا مشکل ترین معروف ہے کہ اسؑ کی معرفت اس قدر مشکل ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ، یاعلی ما عرفك الا الله و انا [3] ، مولا فرماتے ہیں ، یاعلیؑ آپؑ کو سوا میرےؐ اور اللہ کے کوئی نہیں جانتا ، وہ ہر شے میں موجود ہیں پھر بھی ہر شے سے جدا ہے۔ ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے۔ وہ قریب بھی ہے اور بعید بھی ہے۔ وہ عینِ عقل بھی ہے اور ماوراءِ عقل بھی۔ کبھی نظر کو دھوکا ہوتا ہے کہ شاید ہم نے اسے پا لیا لیکن اگلے ہی لمحے احساس ہوتا ہے کہ ہم تو اسؑ کا نام بھی نہیں جانتے۔ پھر مجبور ہو کر اسی سے پوچھتے ہیں کہ یا علیؑ تیرا نام کیا ہے؟ اور وہ جواب دیتا ہے کہ " میںؑ وہ ہوں جس پر اسم کا اطلاق ہوتا ہی نہیں" وہ ایسا محبوب ہے جو بیک وقت وصل اور ہجر دونوں کا مزہ ہمیں چکھاتا ہے۔ اس حسین امتزاج میں وہ نشہ ہے کہ کوئی نا واقف شخص اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ مولا علیؑ کی دو تاثیریں ہیں، ہم اس کتاب **سرالخفیات** کے مقدمہ رسالہ **تاثیر علیؑ** -- میں مولاؑ کی دو تاثیروں پر بات کر چکے ہیں،-- **تاثیر علیؑ** ملاحظہ فرمائیں ---

---

(1) کتاب، العقل و العلم النوری ، الشرح اصول الکافی جلد 1 ص 387

(2) کتاب الجواهر الأبی سعید میمون الطبرانی ص 236

(3) مختصر البصائر الدرجات ص 125 مطبوعه نجف

➢ معرفت کیا ہے؟

ثابت ہوا کہ علیؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے تو اب جو بھی معرفت کی بات ہو گی وہ مولاؑ ہی کی ہو گی ---

معرفت کے لغوی معنی ہیں پہچاننا، انسان جس شے کا بھی طالب ہوتا ہے تو اس کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس شے کو پہچانتا بھی ہو مثال کے طور پر اگر کوئی شخص بازار سے آم خریدنے جائے تو کیا اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ یہ جانتا ہو کہ جو وہ خریدے جا رہا ہے اس کی شکل کیسی ہوتی ہے ، اس کا رنگ کیا ہوتا ہے اس کی خوشبو کیسی ہوتی ہے؟ بصورت دیگر اگر پھل والا اسے خربوزہ پکڑا دے تو وہ اسے ہی آم سمجھے گا، لیکن اگر وہ اس کی شکل رنگ اور خوشبو کو جانتا بھی ہو تب بھی اس کی معرفت ناقص کہلائے گی، کامل معرفت اسے تب حاصل ہوگی جب وہ اس کے ذائقے (اثر) سے آشنا ہوگا کیونکہ اصل مقصد اس کا ذائقہ (اثر) ہے نہ کہ شکل اور رنگ، اسی طرح انسان بھی ابتداء معرفت ناقصہ سے کرتا ہے - یہ معرفت ناقصہ اس کے دل میں محبت کو جنم دیتی ہے، جیسا کہ امیرؑ المومنین نے فرمایا ہے کہ؛

انسان اس چیز سے محبت کرتا ہے جسے وہ پہچان لیتا ہے --- پس جسے انسان پہچانتا ہیں نہیں اس سے محبت کیسے کر سکتا ہے؟

معرفت شبنم کی طرح ہوتی ہے کہ بہت دیر تک انسان کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا، رات جب کافی گزر جاتی ہے تو وہ اپنے جسم اور اپنے کپڑوں پر ہلکی سی نمی محسوس کرتا ہے، معرفت بھی اچانک نہیں آتی بلکہ غیر محسوس طریقے سے دل میں گھر کرتی رہتی ہے، ایک مدت گزر جانے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ پانچ برس قبل میں جس مقام پر تھا وہ تو مقامِ جہل تھا، معرفت اسی طرح سفر کرتی ہے مسلسل بڑھتی جاتی ہے اور انسان کو اپنے حال پر قناعت بھی نہیں کرنے دیتی اور عمر کے ہر حصے میں وہ بہت کچھ جاننے کے باوجود بھی یہی سمجھتا رہتا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتا، جس دن اُس کے ذہن میں یہ خیال آگیا کہ وہ کچھ جانتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا سفرِ معرفت رک گیا ہے ---

آل محمدؑ کی معرفت کے مختلف درجات اور مراتب ہیں اور ہر مرتبہ کا علیحدہ درجہ ہے اور اس سے مخصوص شدہ حدود ہیں یہ اس شخص کے لیے ہیں جو کہ اس مخصوص درجے میں رہتا ہے، اور مافوق والے درجے تک نہیں پہنچتا جب اس کو معرفت کا کافی حصہ حاصل ہوجاتا ہے تو

اس کے احکام و تکالیف بدل جاتے ہیں، جس طرح پہلے اس کا سینا تنگ تھا مگر نور معرفت کے بعد کشادہ ہو گیا بس اس کو سابقہ درجہ گمراہی نظر آتا ہے کیوں کہ اس کو اس موجودہ باکمال و با مرتبہ درجہ کے مقابلے میں سابقہ درجہ کی کوتاہی اور کمی کا علم ہوگیا، جس طرح اس کو اپنی موجودہ درجہ سے بلند درجہ کے حقائق کا علم ہوجائے تو اس کو کفر نظر آئے گا، کیوں کہ وہ اس موجودہ درجہ کہ جس پر وہ ہے کے مخالف ہے معرفت کے مختلف درجات ہیں اور احادیث میں آیا ہے کہ افضل وہی ہے جو معرفت میں زیادہ ہے معرفت کے بارے میں چند فرامینِ معصومینؑ پیش خدمت ہیں ---

۱. امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، علم اول دلیل ہے اور معرفت انتہا ہے، معرفت ایک حیران کن امر ہے جس سے عاری ہونا پیاس ہے، معرفت دل کا نور ہے، معرفت مقدس کامیابی ہے، ایمان دل سے معرفت کا نام ہے --- (میزان الحکمت ج6 صفحہ 181)

۲. مولا سجادؑ فرماتے ہیں: سمجھ بوجھ کے بغیر کوئی عبادت ، عبادت نہیں[1]...

۳. مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: بغیر عقل اور فہم کے عمل کرنے والا غلط رستے پر چلنے والے کی طرح ہے کہ جتنا چلے گا اتنا ہی منزل سے دور رہے گا [2]---- مولاؑ فرماتے ہیں! تمام اعمال کی ابتدا اور انتہا ہماریؑ معرفت ہے[3]...

٤ . قال الامام ؛ بعضکم اکثر صلاۃً من بعضٍ و بعضکم اکثر حجا من بعضٍ و بعضکم اکثر صدقةً من بعضٍ، و بعضکم اکثر صیامًا من بعضٍ و افضلکم افضلکم معرفةً [4]

مولاؑ فرماتے ہیں تم میں سے کچھ(شیعہ) دوسرے سے زیادہ نماز گزار ہوتے ہیں اور کچھ دوسرے سے زیادہ حج بجالانے والے ہوتے ہیں اور کچھ کسی سے زیادہ صدقہ دینے والے ہوتے ہیں اور کچھ دوسروں سے زیادہ روزہ دار ہوتے ہیں ----

---

(1) تفسیر نور الثقلین ج1 (2) اصول کافی ج1

(3) القطرہ من بحار ج1 (4) میزان الحکمت، حدیث ۱۲۱۷۳ ؛ بحار الانوار

لیکن تم میں سے افضل ترین وہ ہے جو معرفت میں افضل ہو ---

٥. قال رسول اللهﷺ؛ افضلكم ايمانا، افضلكو معرفة. [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص معرفت کے لحاظ سے افضل ہو وہی ایمان کے لحاظ سے افضل ہوتا ہے ---

اللہ کی معرفت امیر المومنینؑ کی معرفت ہے، پس افضل وہی ہے جو معرفت میں زیادہ ہے ---

٦. عن أمير المؤمنين أنه قال لسلمان : ياسلمان إنه لا يعرفني أحد حق معرفتي إلا كان معي في الملأ الأعلى [3]، [2]

امیر المومنینؑ نے سلمانؓ سے فرمایا، اے سلمان! بے شک کوئی ایک بھی میریؑ حقیقی معرفت نہیں رکھتا سوائے اس کے جو میرےؑ ساتھ ملا اعلی میں تھا ---

٧. عن أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ: قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ لا يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّمَا يَعْبُدُ اللَّهَ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ كَأَنَّمَا يَعْبُدُ غَيْرَهُ هَكَذَا ضَالًّا قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ وَ مَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: يُصَدِّقُ اللَّهَ وَ يُصَدِّقُ مُحَمَّداً رَسُولَ اللهِ فِي مُوَالَاةِ عَلِيٍّ و الايتِمَامِ بِهِ وَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى مِنْ بَعْدِهِ وَ ابْرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَ كَذَلِكَ عِرْفَانُ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَيُّ شَيْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَنَا اسْتَكْمَلْتُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ تُوَالِي اوْلِيَاءَ اللَّهِ وَ تُعَادِي أَعْدَاءَ اللَّهِ وَ تَكُونُ مَعَ الصَّادِقِينَ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ وَ مَنْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ فَقَالَ اوْلِيَاءُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا ثُمَّ ابْنِي جَعْفَرٌ وَ أَوْمَا إِلَى جَعْفَرٍ وَ هُوَ جَالِسٌ فَمَنْ وَالَي هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَإِلَى اوْلِيَاءَ اللَّهِ وَ كَانَ مَعَ الصَّادِقِينَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ قُلْتُ: وَ مَنْ أَعْدَاءُ اللَّهِ أَصْلَحَكَ اللَّهُ قَالَ الْأَوْثَانُ الْأَرْبَعَةُ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ ؟ قَالَ: أَبُو الْفَصِيلِ وَ رُمَعُ وَ نَعْثَلُ وَ مُعَاوِيَةُ وَ مَنْ دَانَ دِينَهُمْ فَمَنْ عَادَى هَؤُلَاءِ فَقَدْ عَادَى أَعْدَاءَ اللَّهِ [4]

---

(1) ميزان الحكمت ح ١٢١٧٤

(2) طوالع الأنوار ج 1 صفحہ 161 : جلد 2 صفحہ 102

(3) مناقب السادة الكرام

(4) كتاب، العقل و العلم النورى، الشرح اصول الكافى جلد 1 ص 241، 42

ابی حمزہ ثمالی کہتے ہیں، امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا ، اے ابو حمزہ ؛ بے شک صرف اور صرف اللہ کی وہ شخص عبادت کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور اسے پہچانتا ہے ، اور جو شخص اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور اللہ کو نہیں پہچانتا تو وہ ایسا ہے کہ وہ غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے ۔ وہ گمراہ ہے ! راوی نے کہا، مولاؑ پھر اللہ کی معرفت اور پہچان کیا ہے ؟

مولاؑ نے فرمایا ؛ اللہ کی معرفت اس کی تصدیق کرنا ہے اور وہ خود تصدیق کرتا ہے اور وہ محمدؐ کی تصدیق کرتا ہے اور اس کی تصدیق کرنا ہے ، رسول اللہ خود امیر المومنینؑ کی دوستی اور محبت اور علیؑ کی اقتدا و امامت قرار دیا ہے اور مولا علیؑ کے بعد دیگر آئمہؑ کی دوستی اور محبت اور اقتدا کرنا ، اور اسی طرح آئمہؑ کے دشمن سے بیزاری اختیار کرنا اور اسی طرح اللہ کی معرفت و عرفان ہے...

راوی کا بیان ہے میں نے مولاؑ سے پوچھا کون سی شے ہے جس پر اگر میں نے عمل کیا تو ایمان کی حقیقت کامل و مکمل ہو جائے گی؟

مولاؑ نے فرمایا ؛ حقیقی ایمان یہ ہے کہ اللہ کے ولیؑ اور اولیا سے محبت کرے اولیاء اللہ کے دشمن سے دشمنی کرے اور سچوں کے ساتھ اس طرح ہوجائے جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے، ابو حمزہ ثمالی نے پوچھا مولاؑ وہ کون سی ہستیاں ہیں ؟

فرمایا ؛ اللہ کے ولی اور اولیاء محمدؐ رسول اللہ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ ابن الحسینؑ ہیں اور اس کے بعد ہمؑ ہیں ہمارےؑ بعد میراؑ بیٹا جعفر الصادقؑ ہے ، امام باقرؑ نے خود مولا جعفر الصادقؑ کی طرف اشارہ کیا وہؑ وہی تشریف فرما تھے------ الخ

(اللہ کی عبادت صرف وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے، اگر معرفت نہیں تو وہ غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے)

امیر المومنینؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے ---

➢ معرفت کیسے حاصل کی جائے؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: " انسان اس چیز سے محبت کرتا ہے جسے وہ پہچان لیتا ہے " ---

اور جب وہ محبت کرتا ہے تو اپنے محبوب کو طلب کرتا ہے اور طلب کرنے کا مقصد حقیقت کو پانا ہوتا ہے نہ کہ ظاہر کو جاننا لہذا محبت

اُسی سے ہوتی ہے جسے پہچانا جائے اور جسے پہچان ہی نہیں وہ ہمیشہ شک میں مبتلا رہتا ہے ---

قال جعفر الصادق ليس العلم بالتعلم ، انما هو نور يقع فى قلب من يريد الله تعالى [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، علم تعلیم سے حاصل نہیں ہوتا، وہ تو نور ہے اللہ جسے چاہے اس کے دل میں اسے ڈال دیتا ہے ---

امام باقرؑ نے فرمایا! " جس نے ہماریؑ معرفت حاصل نہیں کی اس کا علم اُسے کوئی فائدہ نہ دے گا [2]---

علم نور ہے جو اللہ اپنی مرضی سے عطا کرتا ہے اور علم سے معرفت ہوتی ہے جسے معرفت نہیں اسے علم فائدہ نہیں دے گا علم سے معرفت

ہے اور علم من جانب اللہ ہے، روایت میں آیا ہے" کسی نے امامؑ سے پوچھا: کہ مولاؑ کیا معرفت میں ہمارا ہاتھ ہے؟

فرمایا! نہیں معرفت اللہ کی جانب سے ہے --- مولاؑ صادق سے معرفت کے متعلق دریافت کیا کہ وہ کیا ہے؟

" فرمایا! اللہ تم پر رحم فرمائے سمجھ لو کہ معرفت اللہ کا عمل ہے جو قلب میں پیدا کی گی ہے -----الخ [3]

امام صادقؑ سے پوچھا گیا کیا کہ معرفت کا تعلق کس کی تدبیر سے ہے؟

مولاؑ نے فرمایا! معرفت کا تعلق تدبیر الٰہی سے ہے، بندوں سے اس کا تعلق نہیں ---[4]

عبد الاعلی کہتا کہ میں نے امام صادقؑ سے کہا: کیا اللہ نے آدمیوں میں آلات و اسباب پیدا کیے ہیں کہ وہ اس سے معرفت حاصل کریں ؟

---

(1) بحار الانوار ج 1

(2) القطرہ من بحار ج 3

(3) التوحید ،شیخ صدوق

(4) اصول کافی کتاب التوحید باب البیان و التعریف و لزومِ الحجۃ

فرمایا نہیں۔ راوی نے کہا پھر تکلیفِ معرفت کیوں دی گی ، فرمایا، اللہ پر امور معرفت کا بیان لازم ہے، وہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا بلکہ اتنی دیتا ہے جس کو برداشت کر سکے ---

راوی کہتا ہے میں نے مولاؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا" وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اذهَدَاهُم حَتَّى يُبَيِّنَ لهم مَّا يَتَّقُونَ (التوبہ 115)

اللہ ہدایت کے بعد کسی قوم پر ظلم نہیں کرتا ---

فرمایا! وہ ان کو معرفت کرا دیتا ہے اس بات کی کہ یہ امر اس کی رضا کا باعث ہے --- [1]

قال امیر المومنین: فَعَرَفَنِى اللهُ مَا يَشآءُ [2]، امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ جسے چاہتا ہے میریؑ معرفت عطا کرتا ہے ---

ثابت ہوا انسان کے ہاتھ میں معرفت نہیں کہ جب چاہے حاصل کر لے یا بڑھا لے ---

قال امیر المومنین ، یا سلمان ؛ لا یعرفنی الا عبادی الصالحین الذین أنعمت علیهم بنعمتی و أنزلت علیهم رحمتی [3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمانؑ! کوئی میریؑ معرفت حاصل نہیں کرسکتا سوائے میرےؑ صالح بندوں کے جنھیں میںؑ نے اپنی نعمت سے نوازا ہے اور جن پر میںؑ نے اپنی رحمت نازل کی ہے---

ہمارا کام صرف کوشش کرنا ہے، اور ہمارا کوشش کرنا ہی معرفت کہلاتا ہے ورنہ علیؑ کی معرفت حاصل کر لینا امرِ محال ہے اور کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ عارف ہونے کا دعوی کر سکے...

عن ابی عبد الله قال: لیس لله خلقه ان یعرِفوُا و للخلق علی الله ان یعرفهم و لله عَلَیَ الخلق اذا عرفهم ان یقبلوُا [4]

امام صادقؑ نے فرمایا: مخلوق کے لیے یہ نہیں کہ اللہ کی معرفت حاصل کریں بلکہ اللہ پر لازم ہے کہ وہ معرفت کروائے ---

---

(1) اصول کافی ج 1 باب البیان و التغریف و لزوم الحجة

(2) شرح خطبه البیان محمد بن محمود

(3) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة ص 406

(4) الکافی کتاب التوحید۔ باب ، حجج الله عَلَیَ خَلقِه

اور مخلوق پر لازم ہے کہ جب اللہ معرفت کرا دے تو اس کو قبول کرے ---

يُؤْتِى ٱلْحِكْمَةَ مَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ ٱلْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِىَ خَيْرًا كَثِيرًا (البقرہ **269**)

وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت عطا کر دی جائے تو اسے خیر کثیر عطا کیا گیا ہے ---

خَيْرًا كَثِيرًا سے مراد امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آپؑ کے بعد گیارہ آئمہؑ کی معرفت ہے [1]---

مولاؑ امیرالمومنین فرماتے ہیں : کون ہے جو ہماریؑ معرفت کو پا سکے ہمارےؑ مرتبے منزل کو پہنچ سکے میرےؑ بیان سے عقلیں حیران ہیں سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں دم توڑ گئیں اور عظیم و برتر لوگ چھوٹے ہو گئے ----

علماء معذور ہو گئے شاعر تھک گئے اہل بلاغت گونگے ہو گئے خطیبوں کی زبان لکنت کرنے لگی شاعروں سے شعر کی قدرت ختم ہو گئی زمین و آسمان جھک گئے کون ہے جو ہماریؑ شان بیان کر سکے کون ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ (ہمیںؑ) جانتا ہے؟

وارد فی الحدیث القدسی ؛ **من طلبنی وجدنی، و من وجدنی عرفنی** [2]

ترجمہ ، اللہ فرماتا ہے، جس نے مجھے طلب کیا پا لیا، اور جس نے مجھے پا لیا اس نے میری معرفت حاصل کر لی ---

اللہ کی معرفت کے لیے اللہ کو طلب کرو تو اللہ کی معرفت ہو جائے گی ، اور امامؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے ---

---

(1) تفسیر القمی

(2) الكلمات المكنونة ص 109 مطبوعه تهران ایران

➢ بغیر عمل معرفت

جہاں معرفت کی بات ہو رہی ہے وہاں عمل کی بات بھی ضروری ہے، بغیر عمل کے معرفت بے کار ہے اور بغیر معرفت کے عمل بے کار ہے، یہ بات اس حدیث سے ثابت ہے ---

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الصَّيْقَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لا يَقُولُ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَمَلًا إِلَّا مَعْرِفَةٍ وَ لَا مَعْرِفَةَ إِلَّا بِعَمَلٍ فَمَنْ عَرَفَ دَلَّتْهُ الْمَعْرِفَةُ عَلَى الْعَمَلِ وَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ فَلَا مَعْرِفَةَ لَهُ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ بَعْضُهُ مِنْ بعض [1]

مولا صادقؑ نے فرمایا، اللہ عزوجل کسی ایک عمل کو بھی معرفت کے بغیر قبول ہی نہیں کرتا ! در حالانکہ عمل کے بغیر خود معرفت ہی نہیں ہے، کیونکہ جسے معرفت حاصل ہوئی تو پھر اس عارف شخص کو خود اس کی معرفت ہی عمل پر مجبور کرے گی ، جس نے عمل نہ کیا اسے درست اور مکمل معرفت ہی نہیں ، خبردار سنو! بعض ایمان خود بعض ایمان سے نمایاں اور عملی ہوتا ہے ---

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، اللہ کی معرفت کے بعد کوئی عمل بھی (صلاۃ) نماز کے ہم پلہ نہیں ہے اول ذکر کے بعد کوئی بھی عمل زکوۃ کے ہم پلہ نہیں ، ان اعمال کے بعد کوئی عمل بھی روزہ کے برابر نہیں ہے، اس کے بعد تمام اعمال سے حج افضل عمل ہے ---

و فاتحة ذلك كلمه معرفتنا و خاتمته معرفتنا ؛ اور ان سبھی اعمال کی ابتداء اور انتہا ہماریؑ ہی معرفت ہے [2]

یعنی عمل معرفت کے ساتھ ہے اور معرفت عمل کے ساتھ ہے جبکہ ہر عمل کی ابتدا اور انتہا محمدؐ وآل محمدؐ کی معرفت ہے.

نحنُ الصلاة في كتاب الله ونحن الزكاة ونحن الصيام ونحن الحج ونحن الشهر الحرام ونحن البلد الحرام ونحن كعبة الله ونحن قبلة الله ونحن وجه الله[3]

امام صادقؑ فرماتے ہیں ،اللہ کی کتاب میں (صلاۃ) نماز ہمؑ ہیں، زکاۃ ہمؑ ہیں، حج ہمؑ ہیں، روزے ہمؑ ہیں، شہر الحرم ہمؑ ہیں، بلد الحرم ہمؑ ہیں، ہمؑ اللہ کا کعبہ ہیں، ہمؑ اللہ کا قبلہ ہیں، ہمؑ اللہ کا چہرہ ہیں ...

---

(1) کتاب، العقل و العلم النوری الشرح اصول الکافی جلد 1 ص 381

(2) القطرہ من بحار جلد 1 ص 8

(3) مصابیح الدجی الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية جلد 2 ص 83

قال مولانا الصادق منه السلام من سمع ولم يفهم فهو الأصم ومن أبصر ولم يدرك حد النظر فهو الأعمى، ومن تكلم ولم يفهم فهو الأخرس، ومن علم ولم يعمل فهو ميت الأحياء. [1]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، جو سنتا ہے لیکن سمجھتا نہیں وہ بہرہ ہے، اور جو دیکھتا ہے لیکن حد نظر کا ادراک نہیں کرتا وہ اندھا ہے، جو بولتا ہے لیکن سمجھتا نہیں وہ گونگا ہے، اور جسے علم ہے جسے معرفت ہے لیکن اس پر عمل نہیں تو وہ زندوں کا میت ہے، وہ زندہ میت ہے۔

قال امام جعفر الصادق صلوات الله عليه ، نحن والله الاسماء الحسنى التى لا يقبل الله من العباد عملا الا بمعرفتنا نحن حجة الله و نحن باب الله نحن لسان الله نحن وجه الله و نحن عين الله فى خلقه و نحن ولاة امر الله فى عباده و بنا عرف الله بنا عبد الله و بنا وحد الله [2]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ کی قسم ہمؑ اللہ کے اسماء الحسنی ہیں --- ہماریؑ معرفت کے بغیر بندوں کا کوئی بھی عمل قبول نہیں ہو گا --- ہمؑ اللہ کی حجت ہیں --- ہمؑ اللہ کا باب ہیں --- ہمؑ ہی اللہ کی زبان ہیں --- ہمؑ ہی اللہ کا چہرہ ہیں --- ہمؑ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی دیکھنے والی آنکھ ہیں ---ہمؑ اس کے بندوں میں اولی الامر ہیں --- اور ہماریؑ وجہ سے ہی اللہ کو پہچانا گیا --- ہماریؑ وجہ سے ہی اللہ کی عبادت کی گی --- اور ہماریؑ وجہ سے ہی اللہ واحد ہے ----

قال امير المومنين، أنا الذي لا تقبل الاعمال الا بولايتي ولا تنفع الحسنات الا بولايتي [3]

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا، میںؑ وہ ہوں کہ جس کی وَلایت کے بغیر اعمال قبول نہیں ہوں گے اور میریؑ ولایت کے بغیر کوئی بھی نیکی فائدہ نہیں دے گی ----

قال امير المومنين: من لم يقر بولايتي لم ينفعه الإقرار بنبوة محمد [4]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، جو میریؑ ولایت کا اقرار نہ کرے تو اسے محمدؐ کی نبوت کا اقرار کرنا کوئی فائدہ نہ دے گا ---

---

(1) رسالة ناصح الدولة الأمير جوش بن محمد بن جعفر بن محرز ص 441

(2) الرسالة العلميه فى الاخبار المعصومين ص 28،127

(3) كتاب؛ نقطه ص 165

(4) طوالع الأنوار جلد 1 ص 91 مطبوعه بيروت لبنان

➢ ابتدائے دین

قال امیر المومنین! اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ وَکَمَالَ الاخلاَصُ لَہُ نَفیُ الصِفَاتِ عَنہُ [2]،[1]

دین کی پہلی بات، دین کی ابتداء یہ ہے کہ اُس کی معرفت حاصل کی جائے۔ اور معرفت کا انتہائی درجہ یہ ہے کہ اُس کی تصدیق کی جائے، اور کمال تصدیق توحید ہے اور کمال توحید اُس کے لئے اخلاص ہے اور کمال اخلاص یہ ہے کہ اس کے لیے صفات کی نفی کی جائے ---

امیر المومنینؑ کے اس فرمان ذیشان میں مختلف درجات بیان کیے گئے ہیں --

اول الدین معرفتہ "دین کی ابتدا اُس (اللہ) کی معرفت ہے ---

کمال معرفۃ التصدیق بِہِ" (معرفت حاصل کرنے کے بعد جب معرفت کے کمال پر معرفت کے آخری درجہ پر پہنچ جاو تو)

کمال معرفت کے ساتھ اُس (اللہ) کی تصدیق ہے ---

کمال التصدیق بِہِ توحید "(کمال تصدیق پر جب پہنچ جاو) تو کمال تصدیق توحید ہے ---

کمال التوحید الاخلاص" توحید کے کمال پر پہنچ جانے کے بعد اخلاص ہے ---

کمال الخلاص لہُ نفی الصِفات عنہٗ "کمال اخلاص اُس (اللہ) کے لیے صفات کی نفی ہے ---

---

(1) نہج البلاغہ خطبہ نمبر1

(2) الکافی کتاب التوحید بابُ جوامع التوحید

دین کی ابتداء اللہ کی معرفت ہے اور جب اللہ کی معرفت کے کمال پر پہنچ جاؤ گے تو کمال کے ساتھ اس کی تصدیق ہے جب کمال تصدیق پر پہنچ جایا جائے تو توحید کی ابتدا ہوتی ہے اور جب توحید کے کمال پر توحید کے آخری درجے پر پہنچا جائے تو اخلاص کی ابتداء ہوتی ہے اخلاص کی ابتدا کو توحید کہتے ہیں اور جب کمال اخلاص پر پہنچ جاؤ تو نفی ہے-- مقام لا ہے ---

مولاؑ نے درجات بتا دیئے کہ پہلے معرفت ہے پھر تصدیق ہے پھر توحید ہے پھر اخلاص ہے پھر نفی ہے ---

معرفت کے اُوپر درجات ہیں معرفت کے آخری درجے کے بعد تصدیق کا سفر شروع ہوتا ہے تصدیق کے آخری درجہ کے بعد توحید آتی ہے سفرِ توحید شروع ہوتا ہے جب توحید کا سفر ختم ہوتا ہے تو اخلاص کا سفر شروع ہوتا ہے "اس کا مطلب اخلاص توحید سے بلند و بالا ہے " جب اخلاص کی انتہا پر پہنچا جائے تو اُس سے نفی شروع ہوتی ہے اور یہ سفر کبھی ختم نہیں ہوتا --

مفضلؑ نے مولا صادقؑ سے پوچھا ، مولاؑ انسان کون ہے ؟

مولاؑ نے فرمایا ، **الانس الذین قاموا بمعرفة الله و أقروا بوحدانیة و عرفوا اولیاءہ و أبوابه** [1]

فرمایا، انسان وہ ہیں جو اللہ کی معرفت کے ساتھ قائم ہیں اور واحدانیت کے ساتھ اس کا اقرار کرتے ہیں اور اس کے اولیاء اور اس کے دروازوں کی معرفت رکھتے ہیں ---

آگے اللہ کی معرفت اللہ کی واحدانیت اللہ کے اولیاء کی معرفت اللہ کے دروازوں (ابواب) معرفت پر بات کی جائے گی تاکہ ہمیں علم تو ہو کہ اصل میں انسان کون ہے؟ اور انسانی شکل میں انسان کا غیر کون ہے؟ پس جسے معرفت ہو گی وہی عبادت کرے گا اور وہی اللہ کی توحید پر قائم ہو گا، جیسا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا،

قال امیر المومنین ، إِنَّ أَوَّلَ عِبادَةِ اللهِ مَعرِفَتُهُ وَ أَصل مَعرِفَتُهُ توحِیدُهُ [2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، بے شک اللہ کی پہلی عبادت یہ ہے کہ اللہ کی معرفت ہو اور اللہ کی اصل معرفت ہی اس کی توحید ہے ---

---

(1) الهفت الشریف ص **59**

(2) شراب طهور ص **19**

اول الدین معرفة

دین کی ابتداء اللہ کی معرفت ہے

معرفت پر بات کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس بات کا علم ہو کہ جس دین کی ابتدا معرفت ہے وہ دین کیا ہے دین کی حقیقت کیا ہے؟ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ یہ کتاب حقیقت پر لکھی گی ہے تو حقیقت کی ہی بات ہو گی لیکن لطف یہ ہے کہ کوئی حقیقت کو نہیں پا سکتا ---

۱.عن ابو عبد الله قال: من دخل هذا الدين بالرجال اخرجه منه الرجال كما ادخلوه فيه و من دخل فيه بالكتاب و السنه زالت الجبال قبل ان يزول

۲. امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جو شخص اس دین میں لوگوں کے واسطے سے داخل ہوا وہ اسے اس (دین) سے نکال باہر کریں گے۔ جیسے اس (دین) میں داخل کیا تھا۔ لیکن جو شخص کتاب اور سنت کے ذریعے دین کو اپنائے تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا---[1،2]

۳. امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرو۔ جسے دین میں سمجھ بوجھ نہ وہ "اعرابی" (بدو) ہے --- [3]

٤. امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: دین کی پابندی حرام کاموں سے روکتی ہے ---[4]

۵. عن عاصِم بن حُمَيدٍ عن مالک بن اعين البجهنی قال: سَمِيت ابا جعفر يقولُ: **يا مالک ان الله يُعطِي الدُنيا من يُحِبُّ و يُبغِضُ ، ولا يُعطى دنيه الا من يُحِبُ 4،5**

امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا: اے مالک! اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اسی کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

---

(1) بحار الانوار ج 2 (2) الغيبه - الشيخ ابوعبد الله محمد بن ابراهيم النعمانی

(3) تفسيرنور الثقلين ج 4 (4) غرر الحكم

(4) غرر الحكم

(5) الكافی كتاب الايمان و الكفر باب ان الله انما يعطى الدين من حبهٗ

اس کا مطلب دین میں اپنی مرضی سے داخل نہیں ہوا جاسکتا بلکہ اللہ کی مرضی ہے جسے دین میں داخل کرے

٦. عن ابی جعفر قال: سلامة الدين و صحة البدن خيرُ من المال ، و المال زنةُ الدنيا حسنَةٌ [1]

امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا: دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔

٧. قال ابو جعفر: التقةُ مِن دينى وَ دينِ آبائي و لاايمانَ لِمَن لا تقةُ لَهُ [2]

امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا: تقیہ میراؑ دین ہے میرےؑ آباؤ اجدادؑ کا دین ہے جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے دین نہیں ---

٨. امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: دین سراپا نور ہے ---[3]

٩. امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: دین اسلام کی ایک حد ہے تمہیں چاہیے کہ اس حد پر پہنچ جاو ---[3]

١٠. اذا فقد الخَامس من وُلدِ اسابع من الأئمة فالله الله فيِ اديانكم لايزيلنكم 4

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جب تک آئمہؑ میں سے ساتوں امامؑ کا پانچوں فرزند غیبت اختیار نہ کر لے تو اللہ کے واسطے تم لوگ **اپنے دین کی حفاظت کرتے رہنا** کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ (دین) تم سے زائل ہو جائے ---

١١. امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: یاد رہے کہ جو شخص اُس زمانہِ غیبت میں اپنے دین پر قائم رہا اور اپنے امامؑ کی غیبت طولانی پر مایوس نہ ہوا وہی روزِ قیامت میرے ساتھ میرےؑ درجے پر ہو گا۔ 5

---

(1) الکافی کتاب الایمان و الکفر

(2) الکافی باب التقة

(3) غرر الحکم

(4) بحار الانوار ج 11 ص 630

(5) بحار الانوار جلد 11 ص 204

۱۲. شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا و الذی اوحینا الیک وما عینا بہ ابراھیم و موسیٰ و عیسیٰ ان اقیموا الدین و لا تفرقوا [1]

تم سب کے لئے دین جاری کیا ہے، جس (دین) کی نوحؑ کو وصیت کی اور آپؐ (محمدؐ) کو وحی کی، اور ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کی کہ دین کو قائم رکھنا، اس میں اختلاف نہ کرنا ---

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ (القصص 50)

اور اُس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جس نے اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی...

۱۳. امام باقرؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جس نے اپنی رائے سے آئمہؑ کی ہدایت میں سے کسی امامؑ کی ہدایت کے بغیر دین اپنا لیا۔ [2]

۱۴. عن مالک بن أعین الجهنی قال، سَمَعت أباجعفر یقول، یامالک أن الله یعطی الدنیا من یُحبُّ و یُغضُ، و لا یُعطی دنهُ الا من یُحبُّ[3]

مولا محمدؐ باقرؑ نے فرمایا ، اے مالک ---! اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے --- لیکن اپنا **دین** صرف اسی کو دیتا ہے، جس سے محبت کرتا ہے ---

۱۵. قال الامام الصادق ، لکل شيء زکوة ، و زکوة المؤمن کتمانه دینه [4]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہر شے کے لیے زکوۃ ہے، اور مومن کی زکوٰۃ اپنے دین کو چھپانا ہے ---

۱۶. قال الامام الصادق ، یا مفصل لو علم الناس مبتدأ اصل الخلق ما اختلف رجلان في الدین [5]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، اے مفصل! اگر لوگوں کو خلقت کی ابتداء کا اصل علم ہوتا تو دو آدمی بھی دین میں اختلاف نہ کرتے ---

۱۷. قال امیر المؤمنین صلوات الله علیه قال لکمیل بن زیاد فیما قال: یاکمیل اخوك دینك فاحتط لدینك بما شئت. [6]

امیر المومنینؑ نے کمیل سے فرمایا، اے کمیل ، تیرا بھائی ہی تیرا دین ہے پس تم اپنے دین کے بارے میں جتنی چاہو احتیاط کرو ---

---

(1) تفسیر فرات
(2) بصائر الدرجات الکبری جلد 1 ص 58
(3) الکافی، کتاب الایمان و الکفر
(4) رسالة المصریة، مولف ابو عبدالله محمد البغدادی ص 42
(5) الهفت الشریف ص 15
(6) امالی شیخ طوسی ج1 ص 288

➢ حقیقتِ دین

ہمارے معاشرے میں دین کے معنی دین کا مفہوم ہی بدل دیا گیا ہے لوگوں نے دین کو صرف اعمال سمجھ رکھا صرف نماز پڑھو روزے رکھو جسمانی مشقت کرو تو آپ دین دار ہیں اور نام نہاد ملاوں نے دین کو ایسا ظاہر کیا ہے کہ جیسا نہیں ہے ہر شے کی ایک اصل ایک حقیقت ہوتی ہے انشااللہ یہاں اصل دین کے بارے میں بات کی جائے گی جو دین اللہ نے چاہا ہے۔ ہم نے دین کے بارے میں کچھ احادیث نقل کی ہیں جو پہلے آپ مومنین نے ملاحظہ فرمائی ہیں، ہم دین کو نہیں سمجھ سکتے، جب تک ہمیں علم نہ ہو جائے کہ جس دین کی بات کی ہے وہ اصل میں ہے کیا؟ کیسا دین دار ہے دین کا دعوا کرتا ہے لیکن دین سے غافل ہے، یہ تو ہر بندہ جانتا ہے کہ دین کے بغیر کچھ بھی نہیں جو بے دین ہے اُس کے مقدر میں جہنم ہے جو دین دار ہے وہی کامیاب ہے ---

ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (المائدہ 3)

آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور تمہارے لیے اپنی نعمت کو تمام کر دیا ہے---

۱. دین کی تکمیل وَلایت علیؑ سے ہوئی[3]،[2]،[1] (دین وَلایتِ علیؑ سے کامل ہوا اور وَلایت سے ہی اتمامِ نعمت ہے)

۲. زیارت امیر المومنینؑ کے جملے ہیں: اسَلامُ علكَ يا اميرالمومنين، اسَلامُ علكَ يَاوَلِيِ الله ، اسَلامُ علكَ يَا عَمودَ الدينِ [4]

اے امیر المومنینؑ میرا سلام، اے اللہ کے ولیؑ میرا سلام --- اے دین کے ستون دین کے سہارے میرا سلام--

امیر المومنینؑ دین کے وہ ستون وہ سہارا ہیں جس پر دین قائم ہے ---

۳. امام سے پوچھا گیا: ما الدین: مولاؑ دین کیا ہے؟ مولاؑ نے فرمایا: الدين تعظيم الامر الله: اللہ کے امر کی تعظیم کا نام دین ہے [5]

کون ہے اللہ کا امر؟ اللہ کے امر کی تلاش کرو دین مل جائے گا---

---

(1)تفسير نور الثقلين (2) تفسير القمى

(3) بشارة المصطفىٰ ص 345 (4) مصباح الزائر ص 161 (5) اختيار يدالله

٤. امامؑ فرماتے ہیں: نحن امر اللہ: ہمؑ اللہ کا امر ہیں۔[1،2]

اللہ کے امر کی تعظیم دین ہے اور اللہ کا امر آل محمدؐ ہیں، آل محمدؐ کی تعظیم ہی حقیقی دین ہے ---

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِٱلدِّينِ [3] پھر تمہیں دین کے بارے میں کیا چیز جھٹلائے گی ---

٥. اس آیت کی تفسیر میں امامؑ نے فرمایا: دین سے مراد امیر المومنینؑ علیؑ ہیں --- [4،5]

٦. ابن شهر آشوب: عن ابی معاوية الضرير، عن الأ عمش، عن سُمَىَ، عن ابی صالح ، عن ابی هريرة ، و ابن عباس فی قوله تعالیٰ (فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِٱلدِّينِ) يقول: يا محمد لا يكذيب على بن ابی طالب بعد آمن بالحساب [6]

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِٱلدِّينِ: لا يكذيب على ابن ابی طالب، مت جھٹلاو علیؑ کو ---

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِٱلدِّينِ: پھر تمہیں دین کے بارے میں کیا چیز جھٹلائے گی --- یعنی علیؑ کے بارے میں ---

٧. دین سے مراد ولایت علیؑ ہے [7]

٨. قال رسول الله ؐ تمام نبوتی و تمام دين الله حب علی بن ابيطالب [8]

رسول اللہؐ ، نے فرمایا ، میریؐ ساری نبوت اور اللہ کا سارا دین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت ہے ---

٩. دین سے مراد امیر المومنینؑ علیؑ ہیں [9]

---

(1) اختيار يد الله ص 60

(2) مشارق الانوار

(3) التين 7

(4) تفسير فرات

(5) اسماء القاب امير المومنين

(6) تفسير البرهان ج 5

(7) تاويل الآيات ج 2

(8) مناقب الحق ص 50

(9) تفسير القمی ج 4

۱۰. زیارت امیر المومنینؑ کے جملے ہیں: السَلامُ علكَ يَا دِينَ اللهِ القَوِيمَ[1]، سلام ہو آپؑ (علیؑ) پر اے اللہ کے قائم دین۔

۱۱. قال امیر المومنین: انا حقیقه الادیان؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ادیان (دین کی جمع) کی حقیقت ہوں [2]

۱۲. قال امیر المومنین: انا کامل الدین امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ علیؑ دینِ کامل ہوں[3]

۱۳. قال امیر المومنین انا حقیقه الدین۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میں دین کی حقیقت ہوں ---[4]

۱٤. السَلامُ علكَ یا امیر المومنینَ وَ يَعسُوبَ الدِّينِ [5] ،امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہیں، سلام ہو آپؑ پر اے مومنین کے امیرؑ اور دین کے سردار

۱۵. قال رسول اللهﷺ، اَلتَّوحيدُ نِصفُ الدّين [6]

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ، توحید نصف دین ہے ۔ (توحید نصف دین ہے اور علیؑ کامل دین ہے ۔ توحید علیؑ کا نصف ہے)

۱٦. قال أمير المؤمنين: معرفتي بالنورانية معرفة الله عز وجل ومعرفة الله عز وجل معرفتي بالنورانية وهو الدين الخالص [7]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، نورانیۃ کے ساتھ میریؑ معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میریؑ نورانی معرفت ہے اور یہی خالص دین ہے

۱۷. قال أمير المؤمنين علي بن أبي طالب، أنا دين الله حقاً أنا نفس الله حقاً لا يقولها غيري ولا يدعيها مدع إلا كذاباً [8]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اللہ کا حقیقی دین ہوں، میںؑ اللہ کا حقیقی نفس ہوں، یہ بات میرےؑ سوا کوئی نہیں کہہ سکتا، اور میرےؑ سوا کوئی

---

(1) مفاتيح الجنان ص 706

(2) نهج الاسرار بحواله توضيع الدلائل

(3) خطب النادره امیر المومنين ص 140

(4) خطب النادره امیر المومنين ص 143

(5) مفاتيح الجنان ص 690

(6) شرح توحید صدوق جلد 1 ص 358 ؛ میزان الحکمت ح ٦٢٢٢

(7) طوالع الأنوار جلد 1 ص 90

(8) سرائر و أسرار النطقاء ص 117

اس کا دعوا نہیں کر سکتا سوائے جھوٹے کے ---

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ، وَإِنَّ ٱلدِّينَ لَوَٰقِعٌ (سورہ زاریات 5- 6) کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے، اور دین ضرور واقع ہوگا ---

۱۸. حدثنی جعفر بن محمد الفزاری معنعناً : عن أبی جعفر فی قولہ تعالیٰ" وَإِنَّ ٱلدِّينَ لَوَٰقِعٌ" قال الدین امیر المومنین علی [1]

امام باقرؑ سے اس آیت " اور دین ضرور قائم ہوگا" کی تفسیر پوچھی گی۔ فرمایا! **الدین** سے مراد امیر **المومنین** علیؑ ہیں ۔

۱۹. قال رسول اللہ: یاعلی أنت أصل الدین و منار الایمان [2]

مولا محمدؐ فرماتے ہیں: یاعلیؑ آپؑ اصل دینؐ ہیں اور ایمان کے منار ہیں ---

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ (التوبہ 33)

وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین برحق کے لیے بھیجا ---

۲۰. اس آیت کی تفسیر میں امامؑ فرماتے ہیں: **دِینِ ألحق**۔ وَلایت ہی دین حق ہے --- [3]

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ، اپنے چہرے کو دینِ حنیف کی طرف رکھو ---(الروم 30)

۲۱. ابو بصیر نے امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ۔ فرمایا! دینِ حنیف سے مراد ہماریؑ وَلایت ہے --- [4]

اپنا چہرہ دینِ حنیف کی طرف رکھو یعنی، اپنا چہرہ وَلایت علیؑ کی طرف رکھو ----

۲۲. عن ابوذر الغفاری قال سمئعۃ مولای امیر المومنین یقول، انا دین اللہ حقٍ، فی کتابہ و ھو قولہ "وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَه " فاانا نفس اللہ حقاً لا یقولھا غیری، أنا العلی الکبیر انا یداللہ الباسط انا لسان اللہ الناطق انا عین اللہ الحافظہ الناظرہ، و انا فی القران جمعًا و فی التوراۃ مبشرا و انا فی الصحف اولاً و اخرًا و انا انجیل حتّما، انا فی المغرب و المشرق حاضرٍ [5]

---

(1) تفسیر فرات الکوفی عربی ص 442 (2) ایضاً ص 206

(3) الکافی، کتاب الحجت باب 107 (4) تفسیر القمی ج 3

(5) منهج العلم و البیان و نزھۃ اسمع و الصیان ص 400

ترجمہ ، ابوذرؒ کہتے ہیں میں نے امیر المومنینؑ سے سنا وہؑ فرما رہے تھے ، میںؑ اللہ کا دینِ حق ہوں، اللہ کی کتاب میں اس کا قول ہے ؛ اور اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے (العمران 30) پس میںؑ علیؑ ہی اللہ کا حقیقی نفس ہوں (جس سے وہ تمہیں ڈراتا ہے) یہ اس نے سوائے میرےؑ کسی کے لیے نہیں کہا --- میںؑ العلی الکبیر ہوں، میںؑ اللہ کا خوشحالی و نعمات عطا کرنے والا ہاتھ ہوں، میںؑ اللہ کی بولنے والی زبان ہوں، میںؑ اللہ کی دیکھنے والی اور حفاظت کرنے والی آنکھ ہوں، میںؑ مکمل قرآن ہوں اور تورات میں بشارت ہوں، مصحف میں میںؑ اول اور آخر ہوں، انجیل میں حتماً ہوں، میں مشرق اور مغرب میں حاضر ہوں ----

حقیقی دین مولاؑ ہیں --- دین امیر المومنینؑ کا ایک اسم ہے اور مولاؑ حقیقت دین ہیں --- جو بھی دین کی بات کرے تو اس سے مراد ولایت علیؑ ہے--- ہمیں اسی دین یعنی علیؑ کی معرفت کا حکم ہے ---

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ

دین کی ابتدا معرفت ہے، کمال معرفت تصدیق ہے، کمال تصدیق توحید ہے ، یہ سب دین یعنی مولا علیؑ کی معرفت کے درجے ہیں ہر شخص اپنی عقل کے مطابق اپنے درجے پر ہے --- کیونکہ علیؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے ؛ اور مولا علیؑ فرما رہے ہیں، دین کی ابتدا اللہ کی معرفت ہے ، اور اللہ کی معرفت علیؑ کی معرفت ہے، پس دین کی ابتدا علیؑ کی معرفت ہے اور علیؑ کی کمال معرفت علیؑ کی تصدیق ہے --

٢٣. قال الصادق ؛ المؤمن له قوة فی دین [1] مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، مومن کے لیے دین میں قوت ہے ---

٢٤. قال الامام الباقر: ان الدین عند الله الاسلام

امام باقرؑ فرماتے ہیں: اللہ کے نزدیک دین اسلامؑ ہے --- [1]

---

(1) اخلاص آل محمد ص 34

(2) تفسیر عیاشی جلد 1 ص 149

➢ اسلام کیا ہے؟

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱدْخُلُواْ فِي ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً (البقرہ 208) **اے ایمان والوں اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاو ---**

فرات قال حدثنی جعفر بن أحمد و الحسين بن سعيد قال: حدثنا محمد بن مروان قال: حدثنا عامر عن رياح عن أبی رياح بن أبی رياح عن شريک فی قوله " ٱدْخُلُواْ فِي ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً " قال فی ولاية علی ابن ابی طالب [1]

اس آیت کی تفسیر میں مولاؑ فرماتے ہیں: اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ سے مراد علیؑ کی وَلایت ہے ---

(اسلام میں داخل ہو جاو یعنی وَلایت علیؑ میں داخل ہو جاو)

عن جعفر بن محمد فی قولہ تعالیٰ " **ٱدْخُلُواْ فِي ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً** " **قال: فی ولايتنا** [1]

امام صادقؑ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں " اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاو " سے مراد ہماریؑ وَلایت ہے ---

امیر المومنینؑ کا اسم مبارک ہے: السلم [2,3] (سلام - سلامتی - اسلام) (اللہ کے نزدیک دین (علیؑ) فقط اسلام (علیؑ) ہے)

قال رسول الله ؛ ياعلی انت اصل الدين ؛ یاعلیؑ آپؑ ہی اصل دین ہے [4]**---**

قال امام جعفر الصادق ؛ دين الله ، اسمه الاسلام و هو دين الله قبل ان تكونوا حيث كنتم ، وبعد ان تكونوا فمن اقربدين الله فهو مسلم، ومن عمل بما أمر الله عز و جل به فهو مؤمن [5]

امام جعفر الصادق نے فرمایا، اللہ کے دین کا نام اسلام ہے ، اسلام اللہ کا اس وقت سے دین ہے جب تم نہیں تھے اور اُس وقت تک رہے گا جب تم نہیں ہو گے، پس جو اللہ کے دین کا اقرار کر لے وہ مسلمان ہے اور جو اس کے امر پر عمل کرے وہ مومن ہے ---

---

(1) تفسیر فرات — **(2) مناقب ابن شهر آشوب ج 2**

(3) اسماء و القاب امیر المومنین — **(4) بصائر الدرجات ج 1**

(5) میزان الحکمت ج 1 ص 452

دین اسلام اللہ کا دین ہے اور اسلام امیر المومنینؑ ہیں، اصلی دین، حقیقی دین، بنیادِ دین مولا علیؑ ہیں یعنی جہاں علیؑ نہیں وہاں دین نہیں جہاں دین نہیں وہ بے دین ہے جو بے دین ہے اس کا کوئی عمل قبول نہیں اور اُس کے لیے جہنم ہے، اوپر جو احادیث دین پر ہیں ہم اسے یہاں کچھ وضاحت سے لکھ رہے ہیں ---

1۔ مولاؑ فرماتے ہیں جو شخص اس دینؑ میں لوگوں کے واسطے سے داخل ہو گا اسے دینؑ سے ایسے ہی نکال دیا جائے گا جیسے داخل کیا گیا تھا لیکن جو شخص کتاب و سنت سے اس دینؑ کو اپنائے گا تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے ،مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا---

وضاحت؛ دینؑ علیؑ ہے۔ یعنی جو شخص وَلایت علیؑ کے عقیدہ میں لوگوں کے کہنے سے داخل ہوگا اسے نکال دیا جائے گا جیسے داخل ہوا تھا جیسے آج لوگوں کو مولاؑ سے گمراہ کیا جا رہا ہے۔ مولوی کہتا ہے کہ علیؑ کو ایسے مانو اس حد تک مانو ایسے نا مانو ذکرِ علیؑ سے نماز باطل کہتے ہیں جبکہ الصلاۃِ کامل ہیں ہی مولاؑ، ایسا کر کے وہ مولاؑ کی تقصیر کرتے ہیں اور اللہ لعنت کرتا ہے ایسے شخص پر جو آل محمدؐ کی تقصیر کرے ۔ اور جو کتاب و سنت یعنی حکم آل محمدؐ سے اللہ کے فضل سے وَلایت علیؑ کو اپنائے گا زمانہ چاہیے اُلٹا ہو جائے وہ پہاڑ سے زیادہ مضبوط اور ثابت قدم رہے گا مولاؑ کی وَلایت پر کوئی فتویٰ اُسے عقیدہ سے نہیں پھیر سکتا، نہ کوئی شک در پیش ہو گا---

2۔ مولاؑ فرماتے ہیں دینؑ میں سمجھ بوجھ حاصل کرو جسے دینؑ میں سمجھ بوجھ حاصل نہیں وہ بدو ہے ---

بے شک دینؑ مولاؑ ہیں اور وَلایت میں سمجھ بوجھ حاصل کرو ورنہ بدو ہو اور بدو کا دین نہیں۔ دین کی حقیقت اور اصل کامل دین میرے مولاؑ امیر المومنینؑ ہیں ، علیؑ کے بارے میں سمجھ بوجھ پیدا کرو ---

3۔ مولاؑ فرماتے ہیں: اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دینؑ صرف اسی کو دیتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ فرماتے ہیں یا محمدؐ جب میں اللہ کسی کو دوست رکھتا ہوں کسی کو پسند کرتا ہوں تو اُسے وَلایت علیؑ محبتِ علیؑ الہام کرتا ہوں اور جسے دشمن رکھتا ہوں جسے ناپسند کرتا ہوں اُسے بغضِ علیؑ الہام کرتا ہوں۔ اللہ صرف اپنے دوست کو دینؑ عطا کرتا ہے۔ عقیدِہ علیؑ صرف اُسی کو عطا ہوتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہو دنیاوی نعمتیں تو سب کے پاس ہوتی ہیں لیکن علیؑ سب کے پاس نہیں ---

جس کے پاس علیؑ ہے وہی اللہ کا پیارا ہے، جس کے پاس علیؑ نہیں اس کے پاس کچھ نہیں ---

4۔ مولاؑ فرماتے ہیں: تقیہ میرا دینؑ ہے میرے آباواجداد کا دینؑ ہے --- اس میں کوئی شک نہیں تقیہ واجب ہے دینؑ میں یعنی علیؑ میں عقیدہِ علیؑ میں آل محمدؑ نے تقیہ ہی کیا ہے ہم تک تو مولاؑ کے فضائل اتنے پہنچے ہیں جیسے سمندر سے ایک قطرہ بلکہ قطرہ کہنا بھی ناانصافی ہے، بس قائمؑ کا انتظار ہے جب مولاؑ ظاہر ہوں گے تو علیؑ میں تقیہ ختم ہو گا پھر مولاؑ فضائل علیؑ سنائے گے پھر کوئی شکی نہیں بچے گا، بس تب تک دین میں یعنی علیؑ میں تقیہ کرنا ہے۔ جیسے مولا حسینؑ نے کربلا میں تقیہ کیا ---

آل محمدؑ کو کوئی ملا ہی نہیں کہ جو فضائل علیؑ سن کر برداشت کرے اگر کوئی ایسا شخص ملا بھی تو اُس پر بھی پابندی لگائی آل محمدؑ نے کہ راز فاش نہیں کرنا۔ جابر جعفیؓ کہتے ہیں امامؑ باقرؑ نے مجھے ستر ہزار احادیث بتلائیں جن کو میں نے آج تک کسی کے سامنے بیان نہیں کیا اور نہ کروں گا۔ مولاؑ فرماتے ہیں کہ کاش کوئی ہمیں سننے والا میسر آتا اور ہم انہیں سناتے۔ کچھ سنائے بغیر کافر کافر نصیری کا شور ہے اللہ جانے اگر امامؑ سنا دیتے تو یہ کم بخت خودکشی ہی کر لیتے۔ علیؑ میں تقیہ کی ایک مثال ابوذرؓ اور سلمانؓ کی وہ حدیث کہ اگر سلمانؓ ظاہر کر دے جو اُس کے دل میں ہے تو ابوذرؓ سلمانؓ کو قتل کردے یا قاتل کے لیے دعا مغفرت کرے ۔ بس غیبت میں تقیہ کا حکم ہے، قائمؑ کے ظہور کے بعد تقیہ ترک کر دیا جائے گا ---

5۔ مولاؑ فرماتے ہیں: دینؑ کی پابندی حرام کاموں سے روکتی ہے --- علیؑ کی پابندی حرام سے یعنی آل محمدؑ کے غیر سے غیر کی محبت سے روکتی ہے بے شک محمدؑآل محمدؑ کے غیر کی محبت، حرام ہے، کفر ہے شرک ہے --- امامؑ فرماتے ہیں ، ہمارےؑ غیر کی محبت اپنے دل میں رکھنے والا ہماراؑ قاتل ہے ---

6۔ دینؑ سراپا نور ہے مولا علیؑ فرماتے ہیں ، میں نور ہوں، علیؑ سراپا نور ہے ---

7۔ مولاؑ فرماتے ہیں ؛ جو شخص غیبت کے زمانہ میں اپنے دینؑ پر قائم رہے گا اور امامؑ کی غیبت کی طولانی پر مایوس نہیں ہو گا وہ روز قیامت میرےؑ درجے پر میرے ساتھ ہو ---- جو شخص غیبت امامؑ میں وَلایت علیؑ پر قائم رہے گا غیبت میں مایوس نہیں ہوگا روز محشر

میریؑ وَلایت پر قائم رہنے والا میرےؑ ساتھ میرےؑ درجے پر ہوگا۔ کیا ہے مولاؑ کا درجہ کسی میں طاقت نہیں یہ بیان کرسکے --- امامؑ فرماتے ہیں ، ہماراؑ درجہ اللہ کا درجہ ہے--- اور غیبتِ امامؑ میں دین یعنی علیؑ پر قائم رہنے والا مولاؑ کے درجے پر ہو گا اور مولاؑ کا درجہ اللہ کا درجہ ہے مومنین اپنی معرفت کے مطابق ادراک کریں ----

8۔ اللہ کہتا ہے : (محمدؐ) آپؐ کے لیے دینؑ جاری کیا جس کی وصیت نوحؑ کو کی اور آپؐ کو وحی کی اور ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کی کہ دینؑ کو قائم رکھنا اسؑ میں اختلاف نہ کرنا ۔ محمدؐ کے لیے دینؑ یعنی علیؑ جاری کیا جس کی وصیت نوحؑ کو ہوئی اور , مولا محمدؐ کو وحی ہوئی علیؑ کے بارے میں کیا وحی کی؟

" مولا محمدؐ نے فرمایا! اللہ نے مجھے وحی کی يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُۥ[1] اے رسولؐ جو آپؐ پر آپؐ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اُسے پہنچا دیں اگر یہ کام نہ کیا تو میری رسالت پہنچائی ہی نہیں، علیؑ کی وَلایت کے بارے میں ہے اگر وَلایت نہ پہنچائی تو رسالت نہیں پہنچائی میریؑ رسالت کا کوئی کام کیا ہی نہیں " یاعلیؑ اگر میں محمدؐ تیریؑ وَلایت کے حکم کو انجام نہ دیتا تو میرےؑ سارے اعمال غارت ہو جاتے [2]--- یہ وہی دینؑ ہے جو محمدؐ کے لیے جاری ہوا اور وحی ہے جو محمدؐ کو کی گی اس وحی سے ایک بات تو ظاہر ہو گی کہ رسالت علیؑ کی وَلایت ہے، اور ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا گیا کہ دینؑ پر یعنی علیؑ پر قائم رہنا خبردار! علیؑ میں اختلاف نہ کرنا، ہر نبیؑ صرف وَلایت علیؑ کی تبلیغ کے لیے مبعوث ہوا ہے علیؑ ہی ہر نبیؑ کا دین ہے علیؑ محمدؐ کے دین کا نام ہے

قال رسول اللہ ، تمام نبوتی و تمام دین اللہ حب علی بن ابیطالب [3]

ترجمہ ، رسولؐ اللہ نے فرمایا، میریؑ تمام نبوت اور اللہ کا تمام دین علیؑ کی محبت ہے ---

---

(1) المائدہ 67

(2) بشارۃ المصطفی ص 290

(3) مناقب الحق ص 50

➢ معرفت

دین میں داخل ہونے کے لیے معرفت ہونا ضروری ہے، جس دینؑ کی ابتدا معرفت ہے وہ دین علیؑ ہے ۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: لوگوں کو ہماریؑ معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماریؑ طرف رجوع کرنے اور ہماریؑ بات کو ماننے کا بھی، پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں، اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہمؑ سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے ---[1]

آل محمدؑ کی معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور اگر معرفت کے بغیر انؑ کی طرف رجوع کئے بغیر اگر کوئی روزے رکھے نمازیں پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اور دلوں میں ہو کہ آل محمدؑ کے حکم نہیں لیں گے ان کے حکم پر نہیں چلیں گے تو وہ مشرک ہے چاہے وہ لا الہ پڑھنے والا ہی کیوں نہ ہو ---اب معرفت پر بات کرتے ہیں --- امامؑ سے پوچھتے ہیں کہ معرفت کیا ہے ---؟

جابرؓ نے امام باقرؑ سے عرض کیا: حمد ہے اللہ کی جس نے مجھ پر احسان کیا اور آپؑ کی معرفت عطا کی اور آپؑ کی فضیلت کا میری طرف الہام کیا اور آپؑ کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا کی اور جس نے آپؑ کے دوستوں سے دوستی اور آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی مجھے نصیب فرمائی ---

قال الامام الباقر يَا جَابِرُ أَتَدرِى مَا المَعرِفَةٌ؟

المَعرِفَةٌ اَثبَاتُ التوحيد اَوَّلاً ثُم مَعرِفهُ المَعَانى ثَانياً ثَم مَعرفهُ الَابوابِ ثَالِثًا المَعرِفَةٌ الاِنَامِ رَابعًا ثِم المَعرِفَةُ الاركَانِ خَامِسًا ثُم المَعرِفَةُ النَّقَبَاءِ سَادِسًا ثُم المَعرِفَةُ النُجبَاءِ سَابِعا [3]،[2]

---

(1) الکافی کتاب الایمان و الکفر باب الشرک

(2) القطره من بحار ج 2 ؛ بحار الأنوار ج 26

(3) طوالع الأنوار ج 1 ؛ المناقب (کتاب عتیق)

امامؑ نے فرمایا، اے جابرؓ! کیا تم جانتے ہو معرفت کیا ہے؟ پھر فرمایا، معرفت کے سات مراحل ہیں ----

(1) اثبات توحید (2) معرفة المعانی (معنی کی معرفت) (3) معرفة الابواب (ابواب کی معرفت)

(4) معرفة الانام (لوگوں کی معرفت) (5) معرفة الارکان (ارکان کی معرفت) (6) معرفة النقباء (نقباء کی معرفت)

(7) معرفة النجباء ؛ نجباء کی معرفت جو پاک طینت اور اصل و نسب کے لحاظ سے پاکیزہ ہیں ---

ان سات درجات کی تشریح پیش خدمت ہے ---

۱. **اثباتِ توحید** (معرفت کا پہلا مرحلہ)

اے جابر! اثبات توحید سے مراد یہ ہے کہ اُس اللہ کو پہچاننا ہے جو پوشیدہ ہے جسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتی جب کہ وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ وہ اشیا کا خالق اور ہر چیز سے واقف ہے وہ ازل سے پوشیدہ ہے جیسے کہ خود اس نے اپنی توصیف کی ہے --- [1]

امامؑ فرماتے ہیں! اللہ کی پہلی عبادت اس کی معرفت ہے اور اصل معرفت اس کو واحد و یکتا جاننا ہے جس نے اللہ کی ذات کو تشبیہ سے پہچانا اس نے اللہ کو واحد نہیں جانا جس نے اللہ کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اللہ کو صمد نہیں سمجھا ہر وہ شے جو بذات خود پہچان لی جائے وہ مصنوع (بنائی گی) ہے اللہ نے مخلوق کو اس طرح خلق کیاہے کہ اس کے درمیان اور مخلوق کے درمیان پردہ رہا۔ اللہ تعالی کے اسماء تعبیریں ہیں اور اس کے افعال و تفہیم سمجھانے کے لیے ہیں اس کی ذات حقیقت ہے، جس نے اللہ کا وصف دریافت کیا وہ در حقیقت اللہ سے ناواقف اور جاہل ہے اور جس شخص نے اللہ کا احاطہ کرنے کی کوشش کی اس نے اللہ کے محدود ہونے کا گمان کیا، جس نے اللہ کی حقیقت جاننے کی کوشش کی تو اس نے واقعتاً غلطی کی، جس نے کہا کہ اللہ فلاں چیز جیسا ہے تو اس نے اللہ کو اس شے کے مشابہ قرار دیا، جس نے کہا وہ کب سے ہے تو اس نے اللہ کو وقت میں محدود کر دیا ---

---

(1) بحار الانوار ج 26 ، القطرہ من بحار ج 2 ، المناقب کتاب عتیق ص 126

اور جس نے کہا وہ کہاں ہے تو اس نے اللہ کو جگہ میں محدود کر دیا، اور جس نے کہا کہ وہ کہاں تک رہے گا تو اس نے اللہ کی انتہا معین کردی جس نے کہا کہ وہ کس وقت تک ہے تو اس نے اللہ نہایتوں والا بنا دیا، وہ بغیر حجاب کے پوشیدہ ہے وہ بغیر دوری اور فاصلے کے جدا ہے، وہ بغیر باہمی قوت کے قریب ہے وہ جسم اور جسمانیات کے بغیر لطیف ہے، اسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ ، اس کی ذات تمام عیوب اور نقائص سے پاکیزہ ہے جس سے اول کوئی پہلا نہیں، وہ ایسا ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کی ذات میں حالت کی تبدیلی کا عمل دخل نہیں ہے، زمانہ شب و روز اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے اللہ کی ذات وہ ہے کہ جس نے مخلوق کو بغیر کسی مثال کے پیدا کیا، وہ اپنی مخلوق کے سامنے معروف ہے وہ تمام اشیاء پر اپنی بلندی کی وجہ سے وادی وہم میں سرگرداں لوگوں کی سنگ باری کے موقع سے آگے بڑھا ہوا ہے، اللہ کی ذات بلند و بالا ہے اس سے کہ کوئی اس کا کفو (ہمسر) اس کے مشابہ قرار دیا جائے، گردنیں اس کے سامنے جھکی ہوئی ہیں خوف الہی سے چہرے متغیر ہیں، اس کے حیران کن ایجادات و تخلیقات میں اس کے آثار حکمت ظاہر اور نمایاں ہیں اور وہ تمام اشیاء جو اس نے خلق کی ہیں اس کی ذات پر حجت اور اس کی طرف منسوب ہیں، حمد ہے اس اللہ کی جو محسوس نہیں کیا جاسکتا اور نہ چھوا جا سکتا ہے نہ اس کو مس کیا جاسکتا ہے اور نہ حواس خمسہ سے اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے، حواس خمسہ جس کا ادراک کرلیں وہ مخلوق ہے جسے ہاتھ چھو لیں وہ مخلوق ہیں، اللہ کی ذات بلند ہے جہاں طلب کیا جائے وہاں پایا جائے گا، اسے کسی خالق نے تخلیق نہیں کیا اس کی تعریف عظیم و جلیل ہے، بے شک اللہ کی ذات اس امر سے جلیل تر اور عظیم تر ہے کہ ہاتھ کی حرکت اور سکون کے ساتھ اس کی حد بیان کی جائے، یا عقول کی خوبی اور علامت سے اس کا احاطہ کیا جائے، وہ ایسا عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا، وہ ایسا دائم ہے جس کو موت نہیں وہ ایسا باقی ہے جس کو فنا نہیں، وہ ایسا ثابت ہے جسے زوال نہیں وہ ایسا غنی ہے جو محتاج نہیں وہ ایسا عزیز ہے جو ذلیل نہیں وہ ایسا عالم ہے جو کبھی نہ واقف نہیں ہوتا، وہ جسم صورت عرض اور جوہر نہیں بلکہ وہ جسموں کو مجسم کرنے والا ہے، وہ ہر شے کا رب ہے اس کا مالک ہے بنانے والا اور اس کا ایجاد کرنے والا ہے ---[1]

---

(1) التوحید شیخ صدوق

۲. معرفة المعانی (معرفت کا دوسرا مرحلہ)

جابر بن عبد اللہ انصاری نے امام محمد باقرؑ اور امام صادقؑ سے روایت کی ہے... یا جابر عَلَك بالبیان و المعانی- قال قلت و ما البیان و المعانی؟ قال قالَ علی- اَمَّا البیاَنَ فَھُوَ اَن نَعرِف اللہ سُبحَانہُ لَیسَ کمِثلِہِ شَیٌٔ فَنعبدَہُ وَ لَا نُشرِکَ بَہِ شئاً وَ اَمَّا المعانی فنحنُ مَعانِیہُ وَ نَحْنُ جَنبُہُ وَ یَدہُ وَ لِسانہُ وَ اَمرہُ و حُکمہُ و عِلمُہُ و حقَّہُ اِذا شِئناَ شآءَاللہ و یُرِیدُ اللہ ما نُرِیدہ فَنَحنُ المثانیِ الذی اعطانَا الہُ نَبِینَا صلی اللہ علیہ و الہِ و نحن وجہُ اللہ الذی یَنقَلِبُ فی الارض بین اظھرکُم فَمن عَرِفَنَا فامامہُ القین و من جَھِلنا فامامَلہُ السجن و لوشینَا خَرِقنَا الارض و صَعدَنَا السّمَآءِ و ان الینا ایاب ھذا الخلقِ ثم ان علیا حسَابُھُم 1 تا 5

اے جابر تمہیں چاہیے کہ سمجھو بیان کیا ہے اور معنی کیا ہے! جابر نے عرض کیا کہ یا ابن رسولؐ اللہ فرمائیں کہ معنی اور بیان کیا ہیں؟ فرمایا کہ ہمارے جد علیؑ نے فرمایا، بیان یہ ہے کہ تم اللہ کو پہچانو اس کی مثل کوئی شے نہیں، اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناو، **معانی** یہ ہے کہ **ہمؑ ہی اللہ کے معنی ہیں**، اللہ کے جنب ہیں، اللہ کا امر ہے، اللہ کا حکم ہے، اللہ کا کلمہ ہیں، اللہ کا علم ہیں اللہ کا حق ہیں ہمؑ جو جب چاہتے ہیں وہی اللہ چاہتا ہے، جو ہمارؑا ارادہ ہے وہی اللہ کا ارادہ ہے، ہمؑ وہ مثانی ہیں جو اللہ نے اپنے نبی کو عطا فرمائی ہے، ہمؑ وجہ اللہ ہیں جو زمین پر تمہارے امور کی جانچ کرتا ہے، جو ہمیںؑ جان گیا اس کے سامنے یقین ہے، وہ جو ہمیںؑ نہیں جانتا اس کے سامنے سجین (جہنم کی سب سے بدترین وادی) ہے، اور اگر ہمؑ چاہیں تو زمین کی فضاؤں کو چیر کر آسمان پر صعود کر جاہیں، تمام مخلوق کو ہماریؑ طرف پلٹنا ہے، پھر ہمؑ ہی ان کا حساب لیں گے --- مولاؑ فرماتے ہیں: نحن مَعانِیہُ و مظاھر فیکم [4]، ہمؑ اس (اللہ) کے معانی ہیں اور تم میں اس کے مظاہر ہیں --- (مظہر کہتے ہیں ظاہر ہونے کی جگہ! مظاہر مظہر کی جمع ہے) ہمؑ تم میں اللہ کے ظہور کی جگہ ہیں، ہمؑ اللہ کا ظہور ہیں، غور کیجئے مولاؑ فرما رہے ہیں اللہ کے معنی ہمؑ ہیں اللہ کی حقیقت ہمؑ ہیں اللہ کا مطلب ہمؑ ہیں اللہ کا ظاہر ہمؑ ہیں ---

---

(1)مشارق الأنوار الیقین ؛ طوالع الانوار ج 1 ص 318 (بیروت لبنان) (2) القطرہ من بحار ج 2

(3) المناقب، کتاب عتیق (4) مشارق الامان و لباب حقائق الایمان ،طوالع الأنوار ج 1 ص 101

(5) بحار الانوار ج 26، کتاب الامامة باب معرفتھم بالنورانیة ص 14 (بیروت لبنان)

۳. ابواب کی معرفت (معرفت کا تیسرا مرحلہ)

باب کی معرفت، (معرفت) کا ایک اہم درجہ ہے، مولا محمدؐ فرماتے ہیں یاعلیؑ آپ زمین پر اللہ کا دروازہ ہیں، آل محمدؐ فرماتے ہیں نحن باب اللہ: ہمؑ اللہ کا وہ دروازہ ہیں جہاں سے اللہ تک پہنچا جاتا ہے، امیر المومنینؑ کا لقب مبارک ہے، باب الجنۃ: مولا محمدؐ فرماتے ہیں علیؑ جنت کا دروازہ ہیں ہدایت لینے والا جنت میں نہیں جائے گا مگر اس دروازے سے علیؑ خیر البشر ہے جس نے علیؑ کا انکار کیا اس نے کفر کیا [1]

بے شک آل محمدؐ کا امر بہت سخت ترین ہے سب اسے برداشت نہیں کر سکتے اس لیے مولاؑ سامنے والے سائل کی عقل کے مطابق اس کے عقیدہ کے مطابق کلام فرماتے ہیں۔ مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: مولا محمدؐ رسول اللہ ہمیشہ لوگوں کی عقل کے مطابق کلام کرتے تھے مولاؑ فرماتے ہیں: لوگوں کی عقل کے مطابق کلام کرو [2]

یہ مولاؑ کی معرفت کی بات ہو رہی ہے مولاؑ تک پہنچنے کے لیے ان ابواب کی معرفت ضروری ہے اگر مولاؑ تک پہنچنا ہے تو اُس دروازے سے گزرنا ہوگا اسی لیے مالکؑ نے معرفت میں ایک درجہ باب کی معرفت کا رکھا ہے جسے مولاؑ نے نصب کیا ہے اگر اس باب کو نہ پہچانا تو علیؑ تک کبھی نہیں پہنچ پاو گے وہ باب کیا ہے کون ہے؟

قال امیر المومنین: انّ سلمان باب الله فِي الأرض [3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: بے شک سلمانؑ زمین میں اللہ کے باب (دروازہ) ہیں ---

پچھلے صفحات میں ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ کی معرفت مولاؑ کی معرفت ہے مولاؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت اور اللہ کی یعنی علیؑ کی معرفت کے مراحل میں ایک مرحلہ ابواب کی معرفت ہے تو یہاں باب اللہ سے مراد باب علیؑ ہے سلمان بابِ علیؑ ہیں اس کی دلیل سلمانؑ کی یہ زیارت ہے ---

---

(1) مائة منقبت

(2) بصائر الدرجات

(3) رجال کشی حدیث 22 ص 26

اَشهد اَنَّکَ بَابُ وَصِیِّ المُطَفیٰ وَ طَرِیقُ حُجَّۃِ اللهِ المرتضیٰ [1]

میں گواہ ہوں کہ آپؑ (سلمان) وصیؑ مصطفیؐ کے باب (دروازہ) ہیں اور اللہ کی حجت تک پہنچنے کا راستہ ہیں ---

سلمان باب اللہ ہیں بابِ وصیِؑ مصطفیؐ ہیں بابِ امیر المومنینؑ ہیں اسی لیئے سلمانؑ یعنی باب اللہ کی معرفت واجب ہے اسی لیے زائر کہتا ہے ۔

لَعَنَ اللہ مَن جَحَدَکَ حَقَّکَ وَ حَطَّ مِن قَدرِکَ [1]

اللہ کی لعنت اُس پر جس نے آپؑ (سلمان) کے حق کا انکار کیا اور آپ کی شان کو کم تصور کیا(سلمان کو گھٹانے والا لعنتی ہے علیؑ تو علیؑ ہے)

لَعَنَ اللہ من اذَاکَ فِي مَوَالكِ لَعَنَ اللہ من اَعنَتَکَ فِي اَهلِ بَتِكَ [1]

اُس پر اللہ کی لعنت جس نے آپ کے دوست آپ کے موالی کے بارے میں آپ (سلمان) کو تکلیف دی اور آپ کے خاندان کے متعلق آپ کو رنجیدہ کیا --- (جس باب کی معرفت کا حکم دیا ہے جس کی معرفت واجب ہے اس (سلمان) کا معصوم اور بے عیب ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ کسی ناقص کی معرفت حاصل کرنے کے لیے آل محمدؐ حکم نہیں دے سکتے اور معصومیت کی سند یہ ہے کہ مولا محمدؐ کا فرمانا کہ سلمانؑ میری اہلبیت سے ہے اسی لیے زائرِ سلمانؑ کہتا ہے)

صلی اللہ عَلیٰ رُوحِکَ الطَّبَۃِ وَ جَسَدِکَ الطَّاهِرِ [1]

درود ہو آپ (سلمان) کی طیب روح اور طاہر جسم پر ---

سلمانؑ طیب و طاہر معصوم ہیں علیؑ معصوم نہیں علیؑ کا باب(دروازہ) معصوم ہے مولاؑ تو کچھ اور ہی ہیں ---

اَقَمتَ الصلوٰۃَ وَ اتَیتَ الزّکوٰۃ و اَمَرتَ بِالمَعرُوفِ و نَهَتَ عَنِ المُنکَر [1]

آپؑ نے صلاۃ قائم کی زکوٰۃ دیتے رہے آپ نے المعرؤف کا حکم دیا اور منکر سے منع کیا ---

(صلاۃ قائم کی، یعنی وَلایت علیؑ قائم کی، امر بالمعروف یعنی علیؑ ، نہی عن المنکر یعنی منکرِ علیؑ)

---

(1) مفاتیع الجنان ، زیارتِ سلمان

اسَّلامُ عَلَكَ يا اَبَا عَبدِ الله اَنتَ بَابُ الله المُؤتِیٰ مِنهُ وَ الَمَاخُوذُ عَنهُ (مفاتیح الجنان زیارت سلمان)

سلام ہو آپؑ (سلمان) پر اے ابو عبداللہ آپؑ اللہ کا وہ دروازہ ہیں جس سے اللہ موت دیتا ہے اور وہاں سے لیا جاتا ہے۔

سلمانؑ اللہ کا وہ باب ہیں جس سے موت ملتی ہے اور یہاں سے لیا جاتا ہے۔ باب اللہ سے کیا لیا جاتا ہے؟

دعا راجین کے جملے ہیں: وَ من الذِی اَنَاخَ بَبابِكَ مُرتَجِیاً نداك فما او لتهُ ایحسنُ ان اَرجِعَ عن بابك بالخبةِ مصروفًا (مفاتیح الجنان صفحہ 247)

جو بخشش کی آس لے کر تیرے (اللہ کے) دروازے پر آئے تُو اس پر احسان نہیں کرتا کیا یہ مناسب ہے کہ میں تیرے دروازے سے مایوسی کے ساتھ پلٹ جاوں --- ؟

اللہ جو بھی عطا کرتا ہے اپنے دروازے سے ہی عطا کرتا ہے، اپنے دروازے کے سوا نہیں دیتا جو اللہ کے در پر آئے گا وہ پائے گا اور وہی کامیاب ہے، اس دعا سے ثابت ہوا کہ اللہ کا باب بخشش کرتا ہے باب اللہ پر مایوسی ختم ہو جاتی ہے اور احسان اسی پر ہوتا ہے جو اللہ کے دروازے پر آئے، باب اللہ سلمانؑ محمدی ہیں یعنی بخشش پانے والے سلمانؑ سے بخشش پاتے ہیں سلمانؑ مخلوق کی مایوسی دور کرتا ہے --

طارقاً بابك مستكينا لعظمتك و جلالك (مفاتیح الجنان ص 249)

تیرا(اللہ کا) دروازہ کٹکٹھاتا ہوں تیری (اللہ کی) عظمت اور جلال کے سامنے عاجز ہوں ---

باب (یعنی، سلمان)کے کٹکٹھانے(معرفت) سے جب باب(یعنی، سلمان) کھلتا ہے تو عظمت اور جلال ظاہر ہوتا ہے جس کے سامنے عاجز ہوں۔

جب سلمانؑ کُھلتا ہے تو وہ دکھائی دیتا ہے جسے دیکھا نہیں جاسکتا! اللہ اکبر مولا علیؑ کے فضائل پر شرک و کفر و غلو کے فتوے ؟ یہ تو سلمانؑ ہیں جس علیؑ کا سلمانؑ اتنا بڑا ہے وہ علیؑ کیا ہو گا؟ اس کائنات کا ماخذ سلمانؑ ہے ---

مولا صادقؑ نے فرمایا ، انسان وہ ہیں جو اللہ کی معرفت کے ساتھ قائم ہیں اور واحدانیت کے ساتھ اس کا اقرار کرتے ہیں اور اس کے اولیاء اور اس کے دروازوں (ابواب) کی معرفت رکھتے ہیں ۔ (الهفت الشریف صفحہ 59)

انسان ہونے کے لیے اللہ کے ابواب (دروازے) کی معرفت ضروری ہے اور اللہ کا باب سلمانؑ ہے، یعنی مولا صادقؑ فرما رہے ہیں، وہ انسان ہی نہیں جسے سلمانؑ کی معرفت نہیں ---

٤. لوگوں کی معرفت (معرفت کا چوتھا مرحلہ)

جابر جعفیؒ نے امام باقرؑ سے عرض کیا: مولاؑ میرے ساتھی اور وہ لوگ جو میرے ہم فکر ہیں کتنے کم ہیں ---

مولاؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس وسیع زمین پر تمہارے کتنے دوست ہیں؟

نوٹ: جابرؓ کا کہنا کہ میرے ہم فکر میرے ساتھی کتنے کم ہیں! جابر کون ہیں کیا فکر ہے کس درجہ کی فکر ہے؟

امام جعفر صادقؑ: سے پوچھا گیا: **ما منزلة جابر بن يزيد عند كم قال منزلة سلمان من رسول الله** [3]،[2]،[1]

مولاؑ آپؑ کے نزدیک جابر کی کیا منزلت ہے؟ مولاؑ نے فرمایا: وہی منزلت ہے جو رسول اللہؐ کے نزدیک سلمانؓ کی تھی ---

جابر امامؑ کے نزدیک سلمان کی منزلت پر ہیں، اور جابر کہہ رہے ہیں میری فکر والے میری درجے کی معرفت والے ساتھی کتنے ہیں)

جابرؓ کی حدیث شروع ہے: مولاؑ نے پوچھا اس زمین پر تمہارے ہم فکر (ہم معرفت) کتنے لوگ ہیں؟ جابرؓ نے کہا : مولاؑ! میرے خیال میں ہر شہر میں ایک سو(100) سے دو سو(200) تک، ایک علاقے میں ایک ہزار(1000) سے دو ہزار(2000) تک ہوں گے ---

اور تمام علاقوں میں ایک لاکھ(100000) آدمی ہوں گے، امامؑ نے فرمایا: جابر! تیرا خیال غلط ہے ---

جیسے تو نے گمان کیا ہے ایسے نہیں ہے۔ بلکہ وہ لوگ جن کو تو خیال کرتا ہے وہ ازلحاظ فکر اور عقیدہ کمال تک نہیں پہنچے بلکہ ناقص ہیں اور مقصر ہیں ۔ (یہاں غور کرنے کی بات ہے! جن کا عقیدہ سلمان جیسا نہیں مولاؑ نے انھیں مقصر فرمایا ہے)

جابرؓ نے پوچھا! مولاؑ مقصر کون ہوتا ہے؟ فرمایا: **الذين قصرو فى معرفة الائمة و عن معرفة ما فرض الله عليهم من امره و روحه**

فرمایا، مقصر وہ ہیں جنھوں نے آئمہؑ کی معرفت، امر کی معرفت، اور روح کی معرفت میں جو ان پر واجب کی گئ ہے کوتائی کی ہے ۔

---

(1) مراة الانوار

(2) جواهر الاسرار

(3) منتهى المقال

جابرؓ نے عرض کیا مولاؑ ما معرفت الروح: روح کی کیا معرفت ہے؟

امامؑ نے فرمایا: وہ درک (جانتا) کرتا ہو کہ اللہ نے روح کو جس کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے اپنا امر اُس کے سپرد کر دیا ہے، وہ اس کے اذن سے خلق کرتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور وہ جو نیتوں میں اور فکروں میں ہے اسے جانتا ہے، جو واقع ہو چکا ہے اور جو قیامت تک انجام پائے گا وہ سب جانتا ہے اور یہ اس لئے کیونکہ روح اللہ کا امر ہے ، پس جس کو بھی اللہ اس روح کے ساتھ مخصوص کر دے وہ کامل ہے اور کسی قسم کا نقص اور عیب اس میں نہیں، وہ جو چاہتا ہے اذن اللہ سے انجام دیتا ہے، مغرب سے مشرق تک ایک لحظہ میں طے کر سکتا ہے، آسمان کی طرف اوپر جا سکتا ہے اور آسمان سے نیچے آ سکتا ہے اور جو چاہئے اور ارادہ کرے انجام دے سکتا ہے، جابرؓ نے عرض کیا! میرے مولاؑ میں چاہتا ہوں اس روح کو اللہ کی کتاب سے معلوم کروں اور یہ معلوم کروں کہ یہ ان امور سے ہے جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر محمدؐ کے ساتھ مخصوص کیا ہے؟ مولاؑ نے فرمایا: اس آیت کو پڑھو۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا (شوری 52)

اور اسی طرح ہم نے روح کو جو ہمارے امر سے ہے تمہاری طرف وحی کیا، اس سے پہلے تم کتاب اور ایمان کو نہ جانتے تھے لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا اس کے سبب سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں ---

اللہ نے فرمایا ہے۔ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ (مجادلہ 22)

"ان کے دلوں میں ایمان کو ثابت کیا ہے اور ان کو اپنی طرف روح کے ذریعے سے تاکید کی ہے ---

پھر جابر نے عرض کیا! میرے مولاؑ: اس بنا پر تو اکثر شیعہ مقصر ہیں ---

میں اپنے دوستوں میں سے کسی کو بھی اس صفت کے ساتھ نہیں جانتا جو آپؑ نے بیان فرمائی ہے ----

آپؑ نے فرمایا: اے جابر! اگرچہ تو ان میں سے کسی کو اس طرح نہیں پہچانتا لیکن میںؑ چند لوگوں کو جانتا ہوں جو میرےؑ پاس آتے ہیں، سلام کرتے ہیں اور مجھؑ سے ایسے پوشیدہ علوم اور راز پوچھتے ہیں جن سے لوگ آگاہ نہیں ہیں، جابر نے کہا، فلاں اور اس کے دوست انشااللہ

اس صفت کے مالک ہیں --- یعنی آپؑ کے رازوں سے آشنا ہیں،کونکہ میں نے ان سے آپ کے راز اور پوشیدہ علوم سنے ہیں اور میرے خیال میں وہ کامل ہیں---

مولاؑ نے فرمایا: کل ان کی دعوت کرو اور اپنے ہمراہ لے آو، جابرؓ کہتا ہے، دوسرے دن میں ان کو مولاؑ کی خدمت میں لے آیا، جب وہ مولاؑ کی خدمت میں پہنچے تو آپؑ پر سلام کیا آپؑ کا احترام کیا اور مالکؓ کی عزت کی ---

امامؑ نے فرمایا: اے جابر! یہ تیرے بھائی ہیں لیکن ابھی کامل ہونے میں کچھ کمی باقی ہے، اس کے بعد مولاؑ نے ان کی طرف چہرہ (ذ) کیا اور فرمایا: کیا تم اعتراف کرتے ہو کہ اللہ جو چاہے انجام دے سکتا ہے اور جو چاہے حکم دے سکتا ہے اور کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا کہ اللہ کے حکم کو توڑے اور اللہ کی رائے کو رد کرے، وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے بارے میں اللہ سے سوال نہیں کیا جائے گا اور وہ لوگ ہیں جن سے ان کے افعال کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اور جس کا ارادہ کرتا ہے حکم دیتا ہے ---

انہوں نے عرض کیا: ہاں! ایسا ہی ہے جیسے آپؑ نے فرمایا اللہ جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے ، جابرؓ نے کہا الحمدللہ یہ سب لوگ آگاہ ہیں اور ان کی معرفت کامل ہے ---

امامؑ نے فرمایا: اے جابرؓ جس چیز کا تمہیں علم نہیں اتنی جلدی اس کا فیصلہ مت کرو، جابر کہتا ہے میں حیران و پریشان ہوگیا، مولاؑ نے فرمایا ان سے پوچھو: کیا علیؑ بن الحسینؑ اپنے بیٹے محمدؑ (باقرؑ) کی صورت میں تبدیل ہو سکتے ہیں؟

جابر کہتا ہے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب نہ دیا اور خاموش رہے, اس وقت امامؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ہے وہ چیز جس کے متعلق میںؑ نے تجھے بتایا تھا کہ وہ ابھی کامل نہیں ہوئے ---

میں نے ان سے کہا: آپ کو کیا ہوا ہے اپنے امامؑ کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ وہ پھر بھی چپ رہے اور شک میں پڑے رہے---

امامؑ نے دوبارہ جابر سے فرمایا: یہ وہی ہے جو میںؑ نے کہا ہے کہ ان کو بھی اور مراحل سے گزرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ کامل ہوں ---

اس وقت امامؑ نے فرمایا: آپ لوگوں کو کیا ہوا ہے بات کیوں نہیں کرتے ہیں؟

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگے: مولاؑ ہم نہیں جانتے آپ ہمیں سکھائیے!

امامؑ زین العابدین علیؑ ابن الحسینؑ اپنے بیٹے امام باقرؑ کی طرف دیکھا اور ان لوگوں سے فرمایا یہؑ کون ہیں؟

انہوں نے عرض کیا مولاؑ: کہ آپؑ علیؑ ابن الحسینؑ انؑ (محمدؑ باقرؑ) کے باباؑ ہیں ---

جابر کہتا ہے ان سوالات اور جوابات کے بعد امامؑ نے چند کلمات کہے جو ہم نہ سمجھ سکے ---

اچانک ہم نے دیکھا کہ محمدؑ باقر اپنے بابا علیؑ بن الحسینؑ کی صورت میں اور امام علیؑ ابن الحسینؑ اپنے بیٹے محمدؑ باقرؑ کی شکل میں تبدیل ہو چکے ہیں ان لوگوں نے جب یہ دیکھا تو تعجب سے کہنے لگے " لا الہ الا اللہ

امامؑ نے فرمایا: لا تعجبوا من قدرۃ اللہ انا محمد و محمد انا و قال محمد یا قوم لا تعجبوا من امر اللہ انا علی و علی انا و کلنا واحد من نور واحد وروحنا من امر اللہ اولنا محمد اوسطنا محمد و اخرنا محمد و کلنا محمد اللہ کی قدرت میں تعجب نہ کرو میںؑ محمدؑ ہوں اور محمدؑ میںؑ ہوں، پھر فرمایا اے قوم اللہ کے امر میں تعجب نہ کرو میںؑ علیؑ ہوں اور علیؑ میںؑ ہوں ہمؑ سب ایک ہی نور سے ہے اور ہماریؑ روح اللہ کے امر سے ہے ہماراؑ اول محمدؑ ہے اوسط محمدؑ ہے آخر محمدؑ ہے اور ہمؑ سب محمدؑ ہیں ---

جابر کہتا ہے: جب انہوں نے مولاؑ کی زبان مبارک سے یہ کلمات سنے تو سب سجدے میں گر گئے اور کہنے لگے ہم آپؑ کی ولایت اور آپؑ کے پوشیدہ فضائل پر ایمان لائے اور آپؑ کی خصوصیت کا اقرار کرتے ہیں ---

مولا سجادؑ نے فرمایا: یا قوم ارفعوا رووسکم فانتم الان العارفون الفائزون المستبصرون و انتم الکاملون البالغون الہ الہ لا تطلعوا احدًا من المقصرین المستضعفین- علی مارایتم منی و من محمد فیشنعوا علیکم ویکذبوکم

اے قوم! سجدے سے سر اٹھاؤ، اب تم صاحب معرفت کامیاب اور آگاہ اور با بصیرت ہوئے ہو ---

اور حد کمال کو پہنچے ہو، تمہیں اللہ کی قسم جو کچھ تم نے مجھؑ سے میرے بیٹے محمدؑ سے دیکھا ہے اپنے جاننے والوں میں سے جو اس معرفت تک پہنچے بلکہ کوتاہی کی ہے کسی کو اس بارے میں اطلاع نہ دینا: کیونکہ وہ تمہیں برا بھلا اور جھوٹا کہیں گے ---!!!!!

انہوں نے عرض کیا: ہم نے آپؑ کی بات سنی اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ---!

مولاؑ نے فرمایا: تم حد رشد و کمال تک پہنچ گے ہو، اب واپس چلے جاو ، تو وہ واپس پلٹ گئے ---

جابر کہتا ہے: میں نے عرض کیا مولاؑ! جو کوئی اس امر کو جس طرح آپؑ نے بیان فرمایا ہے نہ جانتا ہو لیکن آپؑ کو دوست رکھتا ہو اور آپؑ کے دشمنوں سے بیزار ہو اور آپؑ کی برتری کا قائل ہو اس کے متعلق آپؑ کیا کہتے ہیں؟

مولاؑ نے فرمایا: وہ نیکی اور خیر خواہی کے راستے پر ہے یہاں تک کہ وہ معرفت اس مرتبے تک پہنچ جائے ---[1،2]

امام جعفرؑ صادقؑ سے روایت ہے کہ مولا محمدؑ باقرؑ نے فرمایا:

اے بیٹے! تمؑ شعیوں کی منازل اور مقام کو ہماریؑ روایتوں اور ہماریؑ معرفت کے ذریعے پہچانو، بے شک معرفت روایت کو سمجھنا ہے اور روایتوں کو سمجھنے کی وجہ سے مومن ایمان کے انتہائی درجے تک بلند ہوتا ہے، یقیناً میں نے علیؑ کی کتاب میں نگاہ کی تو اس میں پایا کہ: ہر آدمی کی قیمت اور قدر اس کی معرفت ہے، بے شک اللہ لوگوں سے دنیا میں عطا کردہ عقلوں کی مقدار کے مطابق حساب لے گا[3]

قال المولی علی ابن موسی الرضا منه السلام.. {انا علی وأنا محب علی}[4]

امام علی الرضاؑ نے فرمایا، میںؑ علیؑ ہوں اور محبِ علیؑ بھی ہوں ---

قال رسول اَللّٰهُﷺ ، وإنه ولي كل مؤمن بعدي ، من والاه والاه الله ومن عاداه عاداه الله ومن أحبه أحبه الله ومن أبغضه أبغضه الله . لا يحبه إلا مؤمن ولا يبغضه إلا كافر. رب الأرض بعدي[5]

رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کے لیے فرمایا، بے شک علیؑ میرےؑ بعد ہر مومن کے ولی ہیں، جو علیؑ کی مدد کرے گا اللہ اس کی مدد کرے گا، جو علیؑ سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا، جو علیؑ سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا، سوائے مومن کے علیؑ سے کوئی محبت نہیں کرے گا، اور سوا کافر کے کوئی علیؑ سے بغض نہیں رکھے گا، علیؑ میرےؑ بعد زمین کا رب ہے ---

---

(1)بحار الانوار جلد 26 (2) القطرہ من بحار جلد 2 ؛ طوالع الأنوار جلد 1 (3) معانی الاخبار

(4) علی اعلی عالی ص 74 (5) کتاب سليم بن قيس الهلالي ٢/٦٨٦

- **في معرفة عليًّا**

في كتاب الواحدة : بإسناده عن الأعمش، عن أبي ذر الغفاري، قال : **كنت جالساً عند النبي ذات يوم في منزل أم سلمة عند رسول الله يحدثني وأنا اسمع إذ دخل علي بن أبي طالب فأشرق وجهه نوراً فرحاً بأخيه وابن عمه ثم ضمه إليه وقبل بين عينيه ، ثم التفت إليَّ ، فقال : يا أبا ذر أتعرف هذا الداخل حق معرفته ؟**

فقلت : يا رسول الله هذا أخوك ، وابن عمّك، وزوج فاطمة البتول، وأبو الحسن والحسين سيدي شباب أهل الجنة

فقال: يا أبا ذر، هذا الإمام الأطهر ورمح الله الأطول، وباب الله الأكبر، فمن أراد الله فليدخل الباب .

يا أبا ذر، هذا القائم بقسط الله ، [و] الذاب عن حرم الله، والناصر لدين الله ، وحجة الله على خلقه، إن الله عزّ وجلّ لم يزل يحتج به على خلقه في الأمم كل أمة يبعث فيها نبيا . يا أبا ذر ، لولا علي ما بان حق من الباطل، ولا مؤمن من الكافر، ولا عبد الله لأنه ضرب رؤوس المشركين حتى أسلموا وعبدوا الله ولولا ذلك لم يكن ثواب ولا عقاب ، ولا يستره من الله ستر ، ولا يحجبه من الله حجاب وهو الحجاب والستر .

ثم قرأ : {شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ}

يا أبا ذر، إن الله تفرد بالملك ووحدانيته وفردانيته فعرّف عباده المخلصين لنفسه وأباح لهم جنّته، فمن أراد أن يهديه عرفه ولايته، ومن أراد أن يطمس على قلبه أمسك عنه معرفته . يا أبا ذر هذا راية الهدى، وكلمة التقوى والعروة الوثقى، وإمام أوليائي ونور لمن أطاعني وهو كلمتي التي ألزمها المتقين، فمن أحبه كان مؤمناً، ومن أبغضه كان كافراً، ومن ترك ولايته كان ضالاً مضلاً، ومن جحد ولايته كان مشركاً . يا أبا ذر، يؤتى الجاحد ولاية علي يوم القيامة أصم وأعمى وأبكم وفي عنقه طوق من نار ولذلك الطوق ثلاثمائة شعبة على كل منها شيطان يتفل في وجهه ويكلح في جوف قبره إلى النار [1]

ابوذرؓ کہتے ہیں، میں ایک دن ام سلمہؓ کے گھر رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، رسول اللہﷺ مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور میں آپؐ کا کلام سن رہا تھا، اسی دوران امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ داخل ہوئے، پس انہیںؑ دیکھ کر رسول اللہﷺ کا چہرہ مبارک نور سے خوشی سے

---

(1) **طوالع الأنوار جلد ٢ ص ٢٠٣** (السيد محمد مهدى التنكابنى ؛ مطبوعه بيروت لبنان)

چمک اٹھا پھر رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنینؑ کو گلے لگایا اور انؑ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا ، پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ، ابوذرؓ جوؑ ابھی داخل ہوا ہے کیا تُو اسؑ کا حق معرفت جانتا ہے ؟

پس میں (ابوذر) نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ یہؑ آپؐ کے بھائی اور چچا زاد ہیں --- اور سیدہؑ کے شوہر ہیں --- اور جنت کے جوانوں کے سید حسنؑ و حسینؑ کے بابا ہیں ---

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوذرؓ! علیؑ (پاک کرنے والا) بڑا پاک امام ہے --- علیؑ اللہ ﷺ کا لمبا نیزہ ہے --- علیؑ اللہ ﷺ کا سب سے بڑا باب (دروازہ) ہے تو جو اللہ ﷺ (تک پہنچنے) کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس باب میں داخل ہو جائے ---

اے ابوذرؓ ، علیؑ اللہ ﷺ کے عدل و انصاف کو قائم رکھنے والا ہے اور حرم اللہ کا دفاع کرنے والا ہے --- علیؑ اللہ ﷺ کے دین کا مددگار ہے --- علیؑ اللہ ﷺ کی مخلوق پر اللہ ﷺ کی حجت ہے --- یقیناً ! اللہ ﷺ کی یہ روش رہی ہے کہ وہ اسے (علیؑ کو) مخلوق پر ہر قوم ہر امت میں حجت کے طور پر پیش کرتا رہا ہے (اور) (امتوں میں) نبی مبعوث کرتا رہا ہے ---

اے ابوذرؓ ! اگر علیؑ نہ ہوتے تو حق اور باطل میں کوئی فرق نہ ہوتا --- اگر علیؑ نہ ہوتے تو مومن اور کافر میں کوئی فرق نہ ہوتا --- اور نہ اللہ ﷺ کے بندوں میں فرق ہوتا کیونکہ علیؑ مشرکین کے سروں پر مارتا تھا یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کر لیتے --- اور اگر ایسا نہ ہوتا تو نہ ثواب ہوتا نہ عذاب ہوتا نہ سزا ہوتی نہ جزا ہوتی --- نہ اللہ ﷺ کی پوشیدگی ہوتی نہ اللہ ﷺ کا کوئی حجاب ہوتا --- اور وہی (علیؑ) اللہ ﷺ کا حجاب اور اللہ ﷺ کی پوشیدگی ہے --- پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت تلاوت فرمائی { تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا جس کا نوح کو حکم دیا تھا اور اسی راستہ کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اور اسی کا ہم نے ابراھیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا، کہ اسی دین پر قائم رہو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، جس چیز کی طرف آپ مشرکوں کو بلاتے ہیں وہ ان پر گراں گزرتی ہے، اللہ جسے چاہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے راہ دکھاتا ہے (الشوریٰ 13)}

رسول اللہ نے فرمایا، اے ابوذرؓ ، یقیناً اللہ حاکمیت میں اور واحدانیت میں اور فردانیت منفرد ہے --- پس اللہ اپنے مخلص بندوں کو جانتا ہے

اور انہیں جنت کی اجازت دیتا ہے --- پس اللہﷻ جسے ہدایت دینا چاہتا ہے تو اسے ولایت علیؑ کی معرفت عطا کرتا ہے اور جسے مٹانا چاہتا ہے تو اس کے دل سے ولایت کو دور کر دیتا ہے --- اے ابوذرؓ، علیؑ ہدایت کا عَلَم ہے --- علیؑ کلمہ تقوی (لا الہ الا اللہ) ہے العروۃ الوثقی ہے، میرےؐ اولیاء کا امام ہے ---اور جو میریؐ اطاعت کرتا ہے اس کے لیے نور ہے ، اور یہ میراؐ کلام ہے جس کا میںؐ متقین کو پابند کرتا ہوں --- پس جس نے علیؑ سے محبت کی وہی مومن ہے اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا وہی کافر ہے -- اور جس نے ولایت علیؑ کو ترک کیا وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے --- اور جس نے ولایت علیؑ کا انکار کیا وہ مشرک ہے ---

اے ابوذرؓ ! روز قیامت علیؑ کے منکر کو ولایت دی جائے گی (لیکن وہ تو) بہرے گونگے اور اندھے ہیں اور ان کے گلے میں آگ کا طوق ہوگا اس طوق کی تین سو شاخیں ہوں گئیں اور ہر شاخ پر شیطان ہوگا جو اس کے منہ پر تھوکتا ہو گا اور اس کی قبر جہنم کی گہرائیوں میں ہو گی

پیامبراکرم حضرت محمد امین فرمودند هیچ پرده ای میان حضرت علی و خدا وجود ندارد و هیچ حجابی میان آنها نخواهد بود بلکه علی میان خدا و خلقتش پرده و حجاب است. [1]،[2]

رسول اللہﷺ نے فرمایا، خدا اور علیؑ کے درمیان کوئی پردہ (حجاب) نہیں --- ان کے درمیان کوئی پردہ نہیں بلکہ علیؑ اللہﷻ اور مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہیں ---

امام صادق فرمود چون خداوند می دانست منافقان و معاندان، نام اهل بیت را از قرآن حذف می کنند لهذا برای ما اسم هایی برگزید که هر کسی عارف نباشد، مثل صلاة و صیام و امام مبین [3]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، کیونکہ خدا جانتا تھا کہ منافقین اور ہمارےؑ دشمن ہمؑ اہل بیتؑ کا نام قرآن سے حذف کر دیں گے (ہٹا دیں گے، مٹا دیں گے) لہذا اس لیے خدا نے قرآن میں ہمارےؑ لیے ایسے نام منتخب کیے جسے ہر کوئی نہیں جانتا ، وہ نام، صلاۃ و صیام و امام مین جیسے ہیں۔

---

(1) کتاب فضیلت ۱۴۰ (2) احقاق الحق ۱۵/۳۸۳

(3) ملکوت المعرفه فی اسرار الولایه ص ۱۰۳

۵. ارکان کی معرفت (معرفت کا پانچواں مرحلہ)

ارکان رکن کی جمع ہے جس کا معنیٰ ہے ستون، کسی بھی عمارت کا دارومدار اس کے ستون اس کی بنیاد پر ہوتا ہے ---

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: یاعلیؑ میںؐ اور آپؑ اور آپؑ کے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد سے نو (9) فرزندؑ دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں، جس نے ہماریؑ اتباع کی نجات پائی اور جس نے منہ موڑا جہنم میں گرا --- [1]

قال امیر المومنین: الایمان اربعةُ أَرکانٍ: الرّضا بِقَضاءِ اللہ و التوکل علی اللہ و تفویضُ الامرِ الی اللہ و التسلیمُ لامر اللہ [2]

مولاؑ فرماتے ہیں: ارکان ایمان چار ہیں: قضائے الہی پر راضی ہونا، اللہ پر توکل کرنا ،اپنے معاملہ کو اللہ کے امر کے سپرد کرنا، اور اللہ کے امر کو تسلیم کرنا۔ -- امام رضاؑ سے توکل اللہ کے معنیٰ پوچھے گے: آپؑ نے فرمایا توکل کے معنی یہ ہیں کہ جب یقین ہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے تو کسی سے نہ ڈریں، ہر حال میں آرام ہو یا تکلیف اس کی رضا پر راضی اور خوشنود رہیں اور کسی کو اُس سے زیادہ اپنا معاون و مددگار نہ سمجھیں، اس لیے کہ دوسروں کی مدد پر یقین کرنا بھی شرکِ خفی ہے --- [3]

الرّضا بِقَضاءِ:(قضاء پر راضی ہونا) ؛ قال ابی عبد اللہ: عجبت للمرء المسلم لا یقضی اللہ عزوجل لہ قضاء الا کان خیر الہ و ان قُرضَ بالمقاریضِ کان خیر الہُ و ان ملِکَ مشارق الارض و مغارِبَھا کان خیر الَہُ [4]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: مجھےؑ تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مومن مخلص کی قضا و قدر الہی میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی بہتری کے لیے ہوتا ہے اور اگر اس کا بدن قینچیوں سے کاٹا جائے تو بھی اس (مومن) کی بہتری کے لیے ہی ہو گا وہ اگر دنیا کے مشرق اور مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس (مومن) کی بہتری کے لیے ہوگا ---

امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ قضاء و قدر الہٰی کو تسلیم کریں ----

---

(1) بشارۃ المصطفیٰ ص 102 (2) الکافی جلد 3 باب المکارم

(3) عین الحیٰوۃ ؛ باقر مجلسی (4) الکافی ج 3

جس نے اللہ کی معرفت حاصل کی اور جو قضائے الہی پر راضی ہوا اور حکم قضاء و قدر اُس پر جاری ہوگیا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضائے الہی سے نہ خوش ہوا اس پر بھی حکم قضا جاری ہو گا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا ---- (الکافی جلد 3)

رسولؐ اللہ نے فرمایا، یاعلیؑ میںؐ آپؑ حسنؑ حسینؑ اور حسینؑ کے نو بیٹے یعنی آئمہ دین کے ارکان ہیں، امامؑ نے فرمایا، ایمان کا رکن یہ ہے کہ اللہ کی قضاء و قدر پر سر تسلیم خم کرنا قضائے الہی پر راضی ہونا --- (**قضاء کیا ہے؟**)

ایک سائل نے مولا علیؑ سے عرض کیا یا امیر المومنینؑ قضا و قدر کیا ہے؟ فرمایا: اَلاَمرُ بالطاعةِ و النهی عن المعصَية التمكين من فِعِلِ الحسنة و ترک المعصية... الخ ؛ اللہ کی اطاعت کا حکم دینا اورمعصیت (نافرمانی) سے منع کرنا افعال حسنہ سے متمکن رہنا اور معصیت (گناہ نافرمانی) کا ترک کرنا، قربت داروں کی امداد، اہل عیصان سے دوری، نیکو کاروں کو خوشخبری کا وعدہ اور بدکاروں کو خوف دلانا، نیک کاری کی ترغیب اور بدکاری کے انجام سے ڈرانا یہ سب ہمارے افعال میں قضائے خداوندی ہے، اور اگر اس کے علاوہ تو کوئی اور خیال کرتا ہے تو ایسا گمان نہ کر کیونکہ اس کے ساتھ گمان کرنا اعمال کو گھیر لیتا ہے---- (نہج الاسرار)

قضاء کی شرح: امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ کی اطاعت کا حکم دینا قضا و قدر ہے ، اللہ کی اطاعت کے حکم سے کیا مراد ہے؟

عن سلمان فارسی قال: قال رسول الله: یاعلی من برء عن ولاتك فقد برء من ولاتي و من برء ولایتی فقد برء من ولاية الله ؛ یاعلی طاعتك طاعتي و طاعتي طاعة الله (تفسیر فرات الکوفی عربی ص **109**)

سلمانؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا! جس نے علیؑ کی وَلایت کا انکار کیا اس نے میریؐ وَلایت کا انکار کیا اور جس نے میریؐ وَلایت کا انکار کیا اس نے اللہ کی وَلایت کا انکار کیا، یاعلیؑ آپؑ کی اطاعت میریؐ اطاعت ہے اور میریؐ اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ---

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علیؑ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے تو ایمان کے رکن میں قضاء الہیٰ (جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) ہے اُس قضا میں سے ایک اللہ کی اطاعت ہے اور اللہ کی اطاعت سے مراد علیؑ کی اطاعت ہے، اللہ کی اطاعت کا حکم دینا یعنی علیؑ کی اطاعت کا حکم دینا ، اللہ کی اطاعت کا حکم دینے کے بعد ایمان کا رکن فِعِلِ الحسنة و ترک المعصة ،نیکی کرنا اور نافرمانی یعنی گناہ سے بچنا ہے ---

اللہ کی اطاعت یعنی علیؑ کی اطاعت کا حکم دینا اس کے بعد قضاء و قدر کا مرحلہ ہے نیکی کرنا اور نا فرمانی یعنی برائی سے بچنا، یہ نیکی اور برائی کیا ہے؟ قرآن میں نیکی کا ذکر کچھ اس طرح ہے ؛ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ : جو نیکی کے ساتھ آیا (الانعام 160)

امام صادقؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حسنہ (نیکی) سے مراد ہماریؑ وَلایت ہے ---

اور اسی آیت کے اگلے حصے میں برائی کا ذکر کچھ اس طرح ہے ؛ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو برائی کے ساتھ آیا (الانعام 160)

امامؑ فرماتے ہیں ؛ برائی سے مراد ہماراؑ بغض ہے --- (تفسیر فرات الکوفی)

قضا میں جو نیکی اور برائی کا حکم ہے، یعنی نیکی کرنا اور برائی سے بچنا اس نیکی سے مراد وَلایت علیؑ ہے اور برائی سے مراد بغضِ علیؑ ہے -- قضاء کا اگلا مرحلہ گناہوں کو ترک کرنا ہے: مولاؑ نے ہمیں بتایا کہ برائی سے مراد بغض علیؑ ہے، تو اس کا مطلب ہر گناہ ہر جرم علیؑ کا بغض ہے مولاؑ فرماتے ہیں گناہوں کو ترک کرو یعنی علیؑ کا بغض مت رکھو، اس کے بعد قربت داروں کی امداد کا حکم ہے کس کے قرب والے؟ ہماری قربت والے یا اللہ کے؟ اگر یہاں قربت داروں سے مراد دنیاوی قربت دار ہیں ہمسائے وغیرہ تو ان کی امداد کیجئے جیسا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اگر یہاں اللہ کے قربت داروں کی بات ہے تو روایات میں آیا ہے -- کہ مولا علیؑ کی ولایت سے اللہ کا قرب حاصل کرو۔ امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ بندہ کے لیے تقرب الیٰ اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی اطاعت، رسولؐ کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت ، امام باقرؑ نے فرمایا ؛ ہماریؑ محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر، امام باقرؑ: فرماتے ہیں! اللہ کی قسم آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر شمار کریں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماریؑ ولایت سے [1]---

اگر اعمال سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا تو ابلیس کب کا کر چکا ہوتا اعمال تب ہی قبول ہوں گے جب مولاؑ کی وَلایت کا عقیدہ ہو گا ---

ہر شے کا محور نقطہ امیر المومنینؑ ہیں، اللہ کے قربت والے صرف وہ ہیں جو وَلایت علیؑ پر ہیں تو اُن کی امداد کیجئے ہر طرح سے ---

---

(1) الکافی کتاب الحجت

اسی لیے آل محمدؐ نے مومنین کے حقوق پر بہت زور دیا ہے ، کسی نے مولاؑ سے پوچھا کہ مومن کا مومن پر کیا حق ہے؟

فرمایا: ایک مومن کے دوسرے مومن پر ستر 70 حقوق ہیں میںؑ تمہیں صرف وہ حقوق بتاؤں گا جسے تم برداشت کر سکو مومن کا مومن پر پہلا حق یہ ہے کہ جب تمہارا مومن بھائی بھوکا ہو تم کھانا مت کھاو جب تک کہ وہ نہ کھا لے، اگر تمہارا مومن بھائی پیاسا ہے تو تم پانی اس وقت تک نہ پیو جب تک تمہارا بھائی نہ پی لے، اگر تمہارا مومن بھائی برہنا ہے تو تم لباس نا پہنو جب تک وہ نہ پہن لے جب تمہارا مومن بھائی بیماری سے جاگ رہا ہوں کہ تم اس وقت تک نہ آرام کرو جب تک اسے سکون نہ آئے ---- (الکافی جلد 4)

عن ابی حمزۃ عن ابی جعفر قال: بُنِیِ الاسلام علی خمسٍ: عَلیَ الصَّلاۃ و الزَّکاۃ و الصوم و الحج و الوَلایۃِ، و لم یُناد بشیء کما نوِدی بالوَلایۃِ

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ 5 چیزوں پر رکھی گی ہے، الصلاۃ ، زکوٰۃ، صوم، حج، اور ولایت، اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا وَلایت کے ساتھ --- (الکافی کتاب ایمان و الکفر)

اسلام کے رکن (بنیاد) پانچ ہیں الصلاۃ، زکوۃ، روزہ، حج ، وَلایت، اگر ظاہرً بھی دیکھا جائے تو ولایت ان تمام سے افضل ہے مولاؑ فرما رہے ہیں کہ اسلام کو اس شان سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پکارتا جتنی شان سے ولایت کو --- ہمیں دیکھنا چاہیے کہ نماز روزہ زکوۃ حج کیا ہیں؟

قال الامام الصادق: نحن الصلوۃ فی کتاب اللہ ، و نحن الزکاۃ و نحن الصیام، و نحن الحج، و نحن البلد الحرام، و نحن کعبۃ اللہ ، نحن قبلۃ اللہ و نحن وجہ اللہ ، قال اللہ تعالیٰ (فَاَنَیما تُوَلُّ فَثَمَّ وَجہُ اللہ ، البقرہ115) و نحن الایات و نحن البینات (القطرہ من بحار مناقب النبی و العترۃ جلد 2 ص 89)

اللہ کی کتاب میں الصلوۃ(نماز) سے مراد ہمؑ ہیں ، زکوۃ ہمؑ ہیں، الصوم (روزہ) ہمؑ ہیں ،حج ہمؑ ہیں ، شہر حرام ہمؑ ہیں، اللہ کا کعبہ ہمؑ ہیں، اللہ کا قبلہ ہمؑ ہیں جس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے (تم جہاں بھی منہ کرو ادھر اللہ کا چہرہ ہے) اس آیت میں اللہ کے چہرے سے مراد ہمؑ ہیں اور ہمؑ آیات ہیں، اور دلائل ہمؑ ہیں ----

اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں نماز روزہ حج زکوۃ ولایت۔ **الصلوۃ**،نماز بھی علیؑ ہیں، **الصوم** روزہ بھی علیؑ ہیں، **الحج** بھی علیؑ، **الزکوۃ** بھی علیؑ۔

سب کچھ میرا مولا علیؑ ہے علیؑ نہیں تو کچھ نہیں ---

مولا محمد باقرؑ نے فرمایا رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا --- یاعلیؑ میںؐ اور آپؑ اور آپؑ کے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد سے نو(9) فرزندؑ، دین کے ارکان ہیں اور اسلام کے ستون ہیں جس نے ہماریؑ اتباع کی نجات پائی اور جس نے ہمؑ سے منہ موڑا جہنم میں گرا[1]

ہمیں ارکان کی پہچان ہو گی کہ جو معرفت کی سیڑھی میں سے معرفت کے مراحل میں سے ایک مرحلہ ہے، ارکان محمدؐ و آل محمدؑ ہیں ---

قال الامام الصادق ، وهو المُكوّن ونحن المكان وهو المشيء ونحن الشيء وهو الخالق ونحن المخلوقون وهو الرّبّ ونحن المربوبون وهو المعنى ونحن أسماؤه وهو المحتجب ونحن حجبه [2]

وہ (اللہ) مکین ہے اور ہمؑ مکان ہیں، وہ المشی ہے اور ہمؑ الشیء ہیں، وہ خالق ہے اور ہمؑ مخلوق ہیں، وہ رب ہے اور ہمؑ مربوب ہیں، وہ معنی ہے اور ہمؑ اس کے اسماء ہیں ، وہ حجاب میں ہے اور ہمؑ اس کا حجاب ہیں ---

قال رسول اللہ ؛ عنوان صحيفة المؤمن حب علی ابن ابی طالب [3]

رسول اللہؐ نے فرمایا ، مومن کے صحیفے کا عنوان علیؑ کی محبت ہے ---

ارکان کی معرفت جس میں قضاء و قدر بھی ہے معرفت کا پانچواں مرحلہ ہے --- یہ یاد رہے کہ یہ سب علیؑ کی معرفت کے مراحل ہیں، علیؑ کی معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت علیؑ کی معرفت ہے ، یہ بات روشن دن سے زیادہ واضح ہے ---

---

(1)بشارة المصطفیٰ

(2) (مصابیح الدجی الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية جلد 1 ص 205)

(3) الانوار العلوية فی احوال امير المومنين ص 31

٦. نجباء و نقباء کی معرفت (معرفت کا چھٹا اور ساتواں مرحلہ)

نجباء : کے عام لغوی معنی ہیں، بزرگ ، برگزیدہ ، بزرگوار، چنیدہ ---

راوی کہتا ہے میں نے مولا علیؑ کو یہ کہتے سنا، وہ ہمؑ ہی چنُے ہوئے ہیں اور ہماریؑ اولاد اولادِ انبیاءؑ ہے اور ہماراؑ حزب اللہ کا حزب ہے، اور باغی گروہ حزب شیطان ہے جس نے ہمارےؑ دین اور اُن کے درمیان مساوات کی وہ ہم میں سے نہیں -- (بشارة المصطفیٰؐ)

قال امیر المومنین : نحن نجباء : امیر المومنینؑ نے فرمایا، نجباء ہمؑ ہیں --- (تفسیر فرات صفحہ 200)

حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن عاصم عن كامل التمار قال قال أبو جعفر يا كامل قد آفلح المؤمنون المسلمون يا كامل ان المسلمين هم النجباء يا كامل ان الناس أشباه الغنم الاقليلا من المومنين و المومن قليل [1]

کامل التمار سے روایت ہے کہ مولا باقرؑ نے فرمایا: اے کامل! مسلمان اور مومن فلاح پا گے، اے کامل! بے شک مسلمان سے مراد اللہ کے نجباء (چنیدہ) ہیں اے کامل! لوگ بکریوں کی طرح ہیں مگر مومن بہت ہی کم ہیں ---

عن ضريس عن ابی جعفر قال قد آفلح المسلمون ان المسلمين هم النجباء [2]

امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: مسلمان فلاح پاگئے بیشک مسلمان نجباء (چنیدہ) ہیں ---

مولاؑ فرماتے ہیں: ہماریؑ محبت کا عہد لوگوں کی ارواح سے اللہ نے عالم میثاق میں لیا جو لوحِ محفوظ میں درج ہے، قیامت تک ان لوگوں کی تعداد وہی رہے گی ان (چنیدہ) میں ایک آدمی کی بھی کمی بیشی نہیں ہوگی --- [3]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، بے شک مکمل تسلیم ہونے والے مومنین ہی وہ خود نجیب اور پاکیزہ اور شریف النسل ہیں، اور عام لوگ خود بھیڑ بکریوں کی مانند ہیں --- [4]

---

(1) بصائر الدرجات ج 2 ص 581

(2) بصائر الدرجات ج 2 ص 583

(3) تفسیر فرات

(4) کتاب الحجة و الولاية النورية شرح اصول الكافی ج 2 ص 8

مسلمان اور مومن، نجباء ہیں! اب یہ تو بتانے کی ضرورت نہیں کہ مومن اور مسلمان وہی ہے جو وَلایت علیؑ کا اقرار کرے اور اسے قبول کرے

حدثنا عن صفوان الصیقل قال دخلت انا والحرث بن المغیرہ و غیرہ علی ابی عبداللہ فقال لہ الحرث ان ھذا یعنی منصور الصیقل لا یرید الا ان یسمع حدثنا فواللہ ما یدری ما یقبل مما یرد فقال اب عبداللہ ھذا الرجل من المسلمین ان المسلمین من النجباء [1]

حارث بن مغیرہ اور کچھ لوگ امام صادقؑ کے پاس گے، تو حارث نے مولاؑ سے کہا، بیشک یہ یعنی منصور الصیقل ہماریؑ حدیث نہیں سننا چاہتا اللہ کی قسم اس کو معلوم نہیں کہ ہماریؑ حدیث سے کیسے تسلیم اور قبول کرے یہ صرف آپؑ کی حدیث قبول کرتا ہے، تو امام صادقؑ نے فرمایا: یہ آدمی مسلمین میں سے ہے اور یہ تسلیم کرنے والے نجباء ہیں --- (نجباء سے مراد مولاؑ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں)

امیر المومنینؑ کا ایک لقب ہے امام النقباء: نقباء کے امامؑ --- [2]

دین کی ابتدا اُس (علیؑ) کی معرفت ہے اور کمال معرفت کے ساتھ اُس (علیؑ) کی تصدیق ہے ---

اول الدین معرفت ہم معرفت کے بارے میں بات کر چکے ہیں کہ دین کی ابتداء معرفت ہے یہ معرفت اللہ کی معرفت ہے اور ہم ثابت کر چکے کہ امیر المومنینؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے اور اس کے سات 7 مراحل مولاؑ نے بیان فرمائے، اثبات توحید، قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں، معانی کی معرفت بھی ملاحظہ فرما چکے، ابواب کی معرفت، بھی ملاحظہ فرما چکے، لوگوں کی معرفت (مومن ، مقصر) ارکان کی معرفت، نقبا و نجباء کی معرفت بھی آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں ان سات مرحلوں کی انتہا کہ یہ ہے کہ اس معرفت میں جب کمال حاصل ہو جائے تو اس کمال کے ساتھ اللہ کی یعنی علیؑ کی تصدیق کرنا ہے، کیونکہ امامؑ فرما رہے ہیں نقباء و نجباء وہ ہیں جو ہمارےؑ سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں ہمارےؑ امر کو تسلیم کرتے ہیں --- نقباء و نجباء کی معرفت کے بعد اب تصدیق کا مرحلہ ہے، کیونکہ تسلیم کرنا ہی تصدیق ہے؟ تصدیق کا حکم کس لیے دیا گیا ہے؟ --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: تسلیم کرنا تصدیق کرنے کا نام ہے ---[3]

---

(1) بصائر الدرجات جلد 2 ص 586

(2) مناقب ابن شهر آشوب ج 2 ص 517

(3) معانی الاخبار ج 1 باب 171

تسلیم ہی تصدیق ہے، اور تسلیم کرنے والے نقباء و نجباء ہیں اور نجباء و نقباء کی معرفت، معرفت کا چھٹا اور ساتواں مرحلہ تھا اب ہمیں دیکھنا ہے کہ تسلیم کیا ہے کس کو تسلیم کرنا ہے؟ --- إِنَّ اللَّهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا[1]

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو سلام کرو اور تسلیم کرو۔

تسلیم کا تعلق آل محمدؐ سے ہے آل محمدؐ کو ہی تسلیم کرنا ہے (اس وقت ہمارا مقصد صرف تسلیم پر بات کرنا ہے، ورنہ صل صلی گہرے اسرار رکھتا ہے)

اس آیت کا ایک ظاہر ہے ایک باطن ہے، اس کا ظاہر صَلُّوا عَلَيه ہے اور اس کا باطن وَسَلِّموا تَسلِيماً ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ رسولؐ جس کو اپنا وصی اور جانشین مقرر کرے تو اسؑ کی وصیت و خلافت کے سامنے سراپا تسلیم ہو جاو---

اور اس کی تاویل کو صرف وہی جانتا ہے جس کی حس لطیف ہو اور ذہن صاف ہو اور پہچان مکمل ہو[2]---

سَلِّمُوا سے مراد آل محمدؐ کی ولایت میں وہ (یعنی مخلوق) آپؐ کی اطاعت کریں اور انؑ کے سامنے سر تسلیم خم کریں ---[3]

عن زَيدً الشَّحّام ،عن ابَى عَبد الله قالَ: قُلتُ لَهُ : انَ عندنا رَجُلاً يقالُ لَهُ:كُليب ، فلايحىء عنكم شَى الَّا قال: انَا اُسَلِّمُ ، فسمينا كليب تسليمٍ ، قال فترحم عليه ،ثم قال: اتدرونَ ماالتسيليم؟ فسكتنا، فقال: هو والله الاخباتُ قول الله عزوجل: إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَخۡبَتُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمۡ [4]

راوی کہتا ہے، میں نے امامؑ سے کہا: ہمارے قریب ایک شخص ہے جس کا نام کلیب ہے آپؑ کی جو بات اس سے بیان کی جاتی ہے تو وہ کہتا ہے میں نے تسلیم کیا، اس لیے ہم نے اُس کا نام کلیب تسلیم رکھ دیا ہے، مولاؑ نے فرمایا: اس پر رحم کرو، تم جانتے ہو تسلیم کیا ہے؟ ہم خاموش ہو گئے، فرمایا--- وہ اللہ کے قول سامنے فروتنی اور عاجزی کرنا، اللہ کہتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کی --- [5]

---

(1) الاحزاب 56 (2) تفسیر نور الثقلین ج 7 ص 43

(3) تفسیر القمی ج 3 (4) هود 23

(5) الکافی کتاب الحجت باب التسلیم و فضل المسلمین

عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر: فی قول اللہ تعالی: وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَه فِيْهَا حُسْنًا قال: الاقتراف التسلیم لنا و الصِدقُ علینا و ألا یکذب علینا [1]، جو کوئی نیک کرے گا ہم اس کی نیکی کو دگنا کریں گے ----[2]

امام محمدؑ باقرؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا؛

اس میں اقتراف سے مراد ہے کہ ہماریؑ بات تسلیم کرنا اور ہمارےؑ قول کی تصدیق کرنا، اور ہمؑ پر جھوٹ نہ بولنا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اگر انسان کا قلب حقیقت کو چاہے اور حقیقت کی طلب میں آگے بڑھے تو یقیناً ہماریؑ تصدیق کرے گا[3]---

حدثنا محمد بن عیسی عن أبی أحمد و جمال عن سعید بن غزوان قال سمعت أبا عبداللہ یقول واللہ لو آمنوا باللہ وحدہ و أقاموا الصلاۃ و آتوا الزکاۃ ثم لم یسلموا الکانوا بذلک مشرکین [4]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم اگر وہ (امت) ایمان لے آئیں نماز (صلاۃ) قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، پھر وہ ہمیںؑ تسلیم نہ کریں تو وہ مشرکین میں سے ہیں --- (تسلیم آل محمدؑ کی ہے)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اسلام سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے، تسلیم کرنا تصدیق کرنے کا نام ہے، اور تصدیق یقین کا دوسرا نام ہے جبکہ یقین ہی ادائیگی کا نام ہے --- 5

تسلیم آل محمدؑ کی ہے، تسلیم یعنی یہی تصدیق ہے جس کے بارے میں امیر المومنینؑ نے فرمایا کمالِ معرفت اُس کی" یعنی (میریؑ) تصدیق ہے مولاؑ اپنے ظاہری وجود سے اپنے غیب کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں، اور مولاؑ فرماتے ہیں تصدیق یقین کا دوسرا نام ہے -- یقین کیا ہے ؟

---

(1) الکافی کتاب الحجت

(2) شوری 23

(3) شرح حدیث نورانیہ ص 314

(4) بصائر الدرجات الکبری جلد 2 ص 580

(5) الکافی کتاب الایمان و الکفر

➢ یقین کیا ہے؟

قال ابو عبداللہ: یا اخا جعفر ان الایمان افضل من الاسلام و ان الیقین افضل من الایمان و ما من شیٍٔ أعز من الیقین [1]

جابر کہتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، اے بھائی --- ایمان افضل ہے اسلام سے اور بے شک یقین افضل ہے ایمان سے ---

اور دنیا میں کوئی چیز یقین سے افضل نہیں ---

یقین کرنے والا اللہ کے لیے اس طرح عمل بجالاتا ہے جیسے کہ اللہ کو دیکھ رہا ہو[2]---

و اللہ لنوم علی یقین افضل من عبادہ اھل الارض[3]، ----امامؑ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم!----

یقین کی نیند اہلِ زمین کی عبادت سے افضل ہے (علیؑ کو تسلیم کر کے چند لمحے صرف سو جانا تمام زمین والوں کی عبادت سے افضل ہے)

قال امیر المومنین، انا باب الیقین ، انا الیقین ، أنا صاحب الیقین [4،5]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں؛ میںؑ یقین کا باب ہوں، میںؑ الیقین ہوں --- میںؑ یقین کا مالک ہوں ---

عن ابی الحسن قال: سمعۃُ یقول: الایمان فوق الاسلام بدرجة، و التقوی فوق الایمان بلدجةٍ، و الیقین فوق التقوی بدرجةٍ، وما قسم فی الناس شئ اقل من الیقین [6]

ترجمہ: امام رضاؑ نے فرمایا: ایمان اسلام پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ، اور تقوی ایمان سے ایک درجہ بلند ہے، اور یقین تقوی سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم تقسیم نہیں ہوئی ---

وَكَذَٰلِكَ نُرِىٓ إِبْرَٰهِيمَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ ٱلْمُوقِنِينَ (النعام 75)

اور اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھلاتے رہے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں ---

---

(1) معانی الاخبار ج 1 باب 171 (2) معانی الاجبار ج 2

(3) نفس الرحمان (4) مشارق الأنوار الیقین ؛ طوالع الأنوار ج 3 237

(5) مناقب السادۃ الکرام فی جواھر الخطب و الکلام

(6) الکافی کتاب الایمان و الکفر

یہ (یقین) درجہ انبیاء ہے.... ! مولا محمدؐ رسول اللہ سے پوچھا گیا، کیا عیسیٰؑ پانی پر چلتے تھے ؟

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: لَوْزَا دَیَقِینُهُ لَمَشَی عَلیٰ الھواء [2]،[1] اگر عیسیٰؑ کا یقین اور مضبوط ہوتا تو وہ ہوا پر بھی چلتے--

(امامؑ فرماتے ہیں، موت یقین سے انکار کے ساتھ ہے، میزان الحکمت)

قال الصادق ، الیقین یوصل العبد الیٰ کلِ خالٍ سَنیٍ وَ مَقامٍ عجیبٍ [2]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، یقین عبد کو ہر خوبصورتی ہر بلندی اور عجیب مقام سے جوڑتا ہے ---

وضاحت: تسلیم تصدیق ہے اور تصدیق یقین ہے اور یقین سب سے افضل ہے اور یقین سے کم کوئی چیز تقسیم نہیں کی گی، عیسیٰؑ بھی یقین کی آخری منزل پر نہیں پہنچے، اگر عیسیٰؑ کا یقین زیادہ ہوتا تو ہوا پر چلتے، اور یقین عبد کو ہر بلندی ہر جوبصورتی اور عجیب مقام سے جوڑتا ہے غور فرمائیں: دین کی ابتداء اس کی معرفت ہے اور کمال معرفت اس کی تصدیق یعنی یقین ہے کمال معرفت، اور یقین سے کم کوئی چیز تقسیم نہیں کی گی یعنی بہت ہی کم ہیں وہ جو علیؑ کی کمالِ معرفت یعنی یقین پر ہیں اسی لیے مولا محمدؐ نے سلمانؑ محمدی کے بارے میں فرمایا: اعرفکم باللہ سلمان: سلمانؑ تم میں سب سے زیادہ اللہ کی معرفت رکھتا ہے... [3]

قال امیر المومنین، انا عین الیقین [4،5] امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ عین الیقین ہوں ----

ایمان کی انتہا کا درجہ تقویٰ ہے اور یقین تقوی سے بلند ہے اسی لیے!.... امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

جو بھی میریؑ وَلایت کا اقرار پورے یقین کے ساتھ کرتا ہے۔ تو ہمؑ اسے کائنات کی ہر شے کا اختیار دے دیتے ہیں [6]

---

(1) شرح حدیثِ نورانیه ص 72 (2) بیان الاسرار ، از شیخ حسین ابدال زاهدی ص 169

(3) مشارق الالنوار الیقین ص 341

(4) الکلمات المکنونة ص 225 ؛ کتاب المبین ج1 ص328

(5) ملکوت المعرفة فی اسرار الولایة ص 17 ؛ شرح خطبه البیان، مولف ابو القاسم الحسینی

(6) کتاب علی العظیم ص 87

علیؑ کے اختیارات کی بات کرنے والوں اللہ کی قدرت میں شک کرنے والوں علیؑ اختیارات کا محتاج نہیں علیؑ اختیارات عطا کرتا ہے ---

جن کو مولا علیؑ نے اختیارات دیے ان میں سے ایک شہباز قلندر بھی ہیں ان کے اختیار کا ایک مختصر واقعہ پیش کرنا چاہتا ہوں ---

قلندر لعل شہباز کا ایک فقیر تھا جس کا نام بودلہ بہادر تھا۔ وقت کے بادشاہ نے اس فقیر کو قتل کروا دیا ۔

اور اس کا گوشت قصاب کے ہاتھوں فروخت کروایا۔ جب لوگوں نے اس گوشت کو کھانا چاہا تو اس کی ہر بوٹی سے آواز آئی مجھے مت کھاو۔

شہباز نے بادشاہ کو کہلوا بھیجا کہ بودلہ فقیر کی بوٹیوں کی دیگ کے ساتھ ہمارے پاس لے آئے۔ جب بادشاہ قلندر کے پاس دیگ لے کر آیا

تو شہباز نے تین مرتبہ بودلے کو آواز دی۔ وہ مرشد مرشد کہتا ہوا صحیح سلامت دیگ سے باہر آیا ---- (الشہباز)

قلندر کی رحلت کے بعد ملا نے غسل دینے کے لیے قلندر کے جسم سے لباس الگ کیا تو اسے لنگوٹ بندھا ہوا نظر آیا۔ ملا نے ازروئے شعریت

تمام جسم کو نہلانے کی غرض سے لنگوٹ ہٹانے کا ارادہ کیا۔ کہتے ہیں جب ملا نے انہتر (69) لنگوٹ الگ کئے تو اسے لوہے کا لنگوٹ

نظر آیا اس لنگوٹ کو جسم سے الگ کرنے کے لیے لوہار کو طلب کرنا چاہا تو اس وقت شہباز اٹھ کر بیٹھ گئے اور یہ شعر کہے ---

من آں درم کہ در بحر جلال اللہ بود استم ؛ بکوہ طور موسیٰؑ کلیم اللہ بود استم --- ترجمہ ؛ میں اللہ کے جلال کے سمندر کا دروازہ ہوں ؛

میں وہاں ہوں جہاں موسیٰ کوہ طور پر تھے --- بہ آب زندہ ہم بووم ، خفر زندہ بود استم ؛ بہ سکندر در آں لشکر ، بہ لشکر گاہ بود استم ---

ترجمہ : میں زندہ تھا اور زندہ رہوں گا، میں سکندر کی لشکر گاہ میں موجود ہوں --- (الشہباز ص 88)

شہباز قلندر کہتے ہیں، جام مہر علی ز در دستم ، بعد از جام خوردن آں هستم، کمر اندر قلندری بستم، از دل پاک حیدری هستم،

حیدری ی ام قلندرم مستم هستم بندہ مرتضی علی ہستم ، ترجمہ، علی کی محبت کا جام ہاتھوں میں ہے۔ یہ جام پی کر نشے میں مست ہوا

ہوں۔ میں نے قلندر ہونے پر کمر کس لی ہے۔ میں تو اب دل و جان سے حیدری ہوں۔ میں حیدری ہوں، قلندر ہوں ، مست ہوں ، علی

مرتضی کا بندہ ہوں --- از مے عشق شاہ سر مستم ؛ بندہ مرتضی علی هستم ؛ من بغیر علی نہ دانستم ؛ علی اللہ از ازل گفتم ؛ حیدری ام قلندرم

مستم ؛ بندہ مرتضی علی هستم

ترجمہ، علی کے عشق کی مے سے سرشار ہوں ، علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں، میں علی کے سوا (کسی دوسرے کو) نہیں جانتا ، میں نے ازل سے علی اللہ کہا ہے --- میں حیدری ہوں، قلندر ہوں، مست ہوں، علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں ---

اسد اللہ است ید اللہ است ؛ ولی اللہ است مظہر اللہ است ؛ حجت اللہ قدرت اللہ است ؛ بے نظیر ذات اللہ است ؛ حیدری ام قلندرم مستم بندہ مرتضیٰ علی ھستم ، *ترجمہ ؛ ترجمہ:* وہ (علیؑ) اسد اللہ ہیں، علیؑ ید اللہ ہیں ، علیؑ ولی اللہ ہیں، علیؑ مظہر اللہ ہیں، علیؑ اللہ کی حجت ہیں، علیؑ اللہ کی قدرت ہیں علیؑ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بے مثال ہیں ، میں حیدری ہوں، قلندر ہوں، مست ہوں، علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں (دیوان قلندر ص 37)

آن چہ در وصف مرتضیٰ گفتم ؛ سراسر حق و بر سلا گفتم ؛ حرف حق استان بر شما گفتم ؛ بہ از قول مصطفیٰ گفتم ؛ حیدری ام قلندرم مستم بندہ مرتضیٰ علی ھستم ؛ *ترجمہ*، یہ جو میں (شہباز قلندر) علیؑ کی شان میں کہتا ہوں، یہ خود اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ نے بھی یہی کہا ہے --- میں نے جو کہا ہے وہ سراسر حق ہے، میں حیدری ہوں، قلندر ہوں مست ہوں، علیؑ کا بندہ ہوں ، (دیوان قلندر ص 38)

ابتدائے دین معرفت ہے، کمالِ معرفت تصدیق یعنی یقین ہے، اور کمالِ تصدیق یعنی کمال یقین توحید ہے ---

جب کمالِ یقین ہو جائے تو یہ مولاؑ کی معرفت کا وہ درجہ ہے جہاں خدائی ملتی ہے --- خدائی اختیارات ملتے ہیں --- ہم پہلے باب اللہ کا ذکر کر چکے ہیں وہ سلمانؑ کے اختیارات ہیں ہر شے باب اللہ سے شروع ہوتی ہے اور باب اللہ پر ہی ختم ہوتی ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، عالمین کی ابتدا سلمان نے کی -- (جو یقین سے مجھ علیؑ کی ولایت کا اقرار کرتا ہے میں اسے کائنات کے اختیار عطا کرتا ہوں)

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، مومن کے ایمان میں یقین ہوتا ہے -- [1]

---

(1) اخلاص آل محمد ص 34

➢ توحید

کمال تصدیق توحید ہے جب تصدیق یعنی یقین کی آخری منزل پر پہنچ جاو تو توحید تک پہنچ جاو گے اور یاد رہے کہ یقین لوگوں میں سب سے کم تقسیم کیا گیا ہے، اگر یقین بہت کم ہے تو بہت ہی کم لوگ کمال یقین کے بعد توحید پر پہنچے گے. اس مقام پر صرف گنتی کے لوگ رہ جاتے ہیں کہنے کو تو ہر مسلمان توحید پر ہے لیکن حقیقتِ توحید پر بہت کم لوگ ہیں ۔ توحید اللہ نہیں اللہ کی صفت ہے توحید اللہ کی مخلوق ہے امیر المومنینؑ فرماتے ہیں وہ (اللہ) کیسے حلول کرے گا اس میں جسے اُس نے خلق کیا ہے! وہ اس توحید میں حلول نہیں کرتا جسے تیری سمجھ دیکھتی ہے ---[1] کسی چیز کی کسی خصوصیت کے ساتھ حد بندی کرنے کو اس چیز کی صفت کہا جاتا ہے۔ مثلاً رحیم وہ شخص ہے جس کی حد بندی رحم کے ساتھ کر دی جائے، جو رحم کے دائرہ میں موجود ہو اس میں قہر نہیں ہوتا، اسی طرح عالم ہے جو علم کے دائرہ میں محدود ہوتا ہے اور اس میں جہالت نہیں ہوتی، اور اللہ محدود نہیں! اللہ تمام صفات کا خالق ہے صفات اللہ کی مخلوق ہے اور اللہ اپنی مخلوق کو شریک نہیں کرتا لہذا اللہ کی ذات میں کوئی صفت شریک نہیں --- امیر المومنینؑ نے خطبہ میں صفات کی نفی کی ہے ---

کمالِ اخلاص یہ ہے کہ اللہ سے صفات کی نفی کی جائے ---[2]

یہ نفی اس قاعدہ کے مطابق ہے رحیم اُس وقت تک رحیم ہے جب تک وہ قہر نہ کرے، جب وہ قہر کرتا ہے تو اسے قہار کہا جاتا ہے، اب وہ رحیم نہیں ہے، یعنی اس کی حالت میں تغیر اور تبدیلی پیدا ہو گئی ہے، پہلے رحیم تھا اب وہ قہار رہے گا جب تک کہ قہر کرتا رہے گا، یہاں تک کہ پھر اُس میں تبدیلی نہ آجائے یوں تو اللہ کے لیے کیفیت ہو گی کہ اللہ ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جاتا ہے ----

مولاؑ فرماتے ہیں ، کیفیت تو صفت کی ایک صورت ہے ---[3]

---

(1)خطبه الدرة اليتميه (خطب النادره امير المومنين)

(2) نهج البلاغه خطبه نمبر 1

(3) الکافی ، کتاب التوحید باب 2

صفت کیفیت کی صورت ہے اور مولاؑ فرماتے ہیں ، اللہ کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے کسی کیفیت سے اس کا کیا تعلق؟ [1] ---

صفت کیفیت ہے اور وہ کیفیت کا خالق ہے اسی لیے اس سے صفات کی نفی کرنی ہے --- وہ خود اپنے بارے میں فرماتا ہے "کُنتُ کَنزاً مَخفِیّاً اَحبَتُ اَن یظُھر فَخلقتُکَ یامحمد" [2] میں مخفی خزانہ تھا مجھے پسند آیا کہ میں پہچانا جاوں تو میں نے آپؐ کو خلق کیا اے محمدؐ"

جس مقام کو وہ خود مخفی کہے کسی کی مجال ہے کہ اس مقام کا تصور بھی کر سکے، اور اگر کرے گا تو سوائے خود اپنی ذہنی مخلوق کے کچھ نہ پائے گا اور یہیں سے سفرِ شرک شروع ہوتا ہے، مقام معرفت وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں وہ فرماتا ہے " میں پوشیدہ خزانہ تھا" مقام خفی تھا، اور یہ مقام جہاں فرماتا ہے" مجھے پسند آیا کہ پہچانا جاوں تو محمدؐ میں نے آپؐ کو خلق کیا" مقامِ ظہور ہے" ---

اگر توحید کا اقرار ضروری ہے تو اُس (توحید) کا معلوم اور ظاہر ہونا بھی انتہائی ضروری ہے، کیوں کہ وہ ذات لم یزل مشاہدات سے بالاتر ہے۔ اللہ کی ذات مشاہدات سے بلاتر ہے، اور اللہ نے ہمیں ایسی شے کے اقرار کی تکلیف دی جو ہمارے مشاہدے سے باہر ہے تو یہ اللہ کے عدل کے خلاف ہے اور وہ عادل ہے ظالم نہیں، اللہ اس چیز کی زحمت نہیں دیتا جو مخلوق کی قدرت سے باہر ہو ---

جس شے کا مشاہدہ نہ کیا جاسکے اُس کا تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟ جس کا تصور نہیں کیا جاسکتا اُسے ثابت کیسے کیا جاسکتا ہے؟ لہذا! ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا جس توحید پر ایمان لانے کی ہمیں تکلیف دی گئی ہے وہ مقام مخفی نہیں بلکہ وہ مقامِ ظہور ہے، اور ہم اس کے مظاہر کا مشاہدہ کر سکتے ہیں یہی مظہر ہماری آخری حد ہیں اور یہ مقامِ ظہور محمدؐ و آل محمدؐ کا مقام ہے ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اللہ کی تدبیر کی علامتیں جو مخلوق میں ہیں عقول انسانی انہی کی معرفت حاصل کرتی ہیں ---[3]

ان آیات و علامات کی معرفت حاصل کرنی ہے اور یہ وہی مقام نورِ محمدیؐ ہے ---

---

(1) الکافی کتاب التوحید باب جوامِع التوحید۔

(2) بیان الامامت ج 1 ص 61

(3) الکافی کتاب التوحید باب جوامع التوحید

ہر صفت ایک مظہر چاہتی ہے اور توحید بھی ایک صفت ہے اسی لئے توحید کے مظاہر کی معرفت ہی ہماری اصل توحید ہے اور یہ سمجھنا باطل ہے کہ ہر شخص کی تکلیفِ توحید ایک جیسی ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کی توحید اُس کی عقل کے مطابق ہے، صرف یہی صورت ہے جس میں اقرارِ توحید کیا جاسکتا ہے ورنہ توحید کے نام پر شرک ہی رواج پائے گا، توحید اللہ کو ایک ماننا اسلام کی بنیاد ہے۔ جس کا عقیدہ توحید ہی غلط ہو وہ بے دین ہے و گمراہ ہے،اللہ کو یکتا نا ماننا اسلام کا انکار ہے اور توحید یا کسی اسلامی حقیقت کو چھپانا کفر ہے، عقیدہِ توحید اصل ایمان ہے ، جب سے دنیا خلق ہوئی ہے اللہ بندوں کو حقیقتِ توحید روشناس کرانے کے لیے اپنے نمائندے بھیجتا رہا ہے، اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نازل کیئے تاکہ وہ انسان کو حقیقتِ توحید سے روشناس کرائے، مگر انسان کی یہ فطرت ہے کہ انسان درِ معصومینؑ سے ہٹ کر اپنے پروردگار کو تلاش کرتا ہے، اس تلاش میں ہمیشہ انسان کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر پھر بھی انسان نہ ماننے کی ضد میں مبتلا رہتا ہے، تمام انبیاءؑ نے مخلوق کو توحید سے روشناس کرانے کی کوشش کی مگر انسان کی اکثریت نے انکار کیا، اور اپنی عقلِ ناقصہ کی روشنی میں اپنے پروردگار کی تلاش میں مصروف رہا، انسان جس جس شے سے متاثر ہوتا رہا اسے اپنا خدا تسلیم کرتا رہا، کبھی پہاڑوں کی ہیبت دیکھ کر پہاڑوں کو اپنا رب مانا، کبھی درختوں کی بلندی دیکھ کر یہ سمجھا کہ یہ اس کے خدا ہیں، کبھی آتش سے متاثر ہوکر آتش کو اپنا پروردگار سمجھتا رہا، مگر انسان کی ناقص سمجھ ہمیشہ غلط ثابت ہوتی رہی، اللہ کے انبیاءؑ آتے رہے حقیقتِ توحید سے روشناس کرواتے رہے، اور انسان کی اکثریت انبیاءؑ کا انکار کرتی رہی۔ پھر اللہ نے چاہا کہ پہچانا جاؤں، اور مخلوقات اللہ کے وجود سے آشنا ہوں اس لئے اللہ محمدؐ وآل محمدؐ کے بے مثل و بے نظیر پیکر میںؑ دنیا میں ظاہر ہوا [1] (اس ظاہر ہونے کا مطلب حلول کرنا نہیں بلکہ صفات کا ظاہر ہونا ہے) محمدؐ وآل محمدؐ نے انسانیت کو اعلیٰ دین السلام عطا کیا، دین کی بنیاد اللہ کی معرفت قرار پائی، اور انسان کو حکم دیا گیا کہ اللہ کی معرفت حاصل کریں، اور اپنے حقیقی رب کو پہچانیں، آل محمدؐ نے انسان کو توحید شناسی کا بہترین موقع فراہم کیا۔۔۔

---

(1) مولا محمدؐ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا! یاعلیؑ آپ اللہ کا لباس ہیں جس کی ذریعے وہ بدلہ لے گا(تفسیر فرات)

مگر انسان کی اکثریت نے ہمیشہ محمدؐ و آل محمدؐ کو اللہ سے الگ تصور کیا اور معصومینؑ کے پاک در سے ہٹ کر اللہ کو ڈھونڈتے رہے۔ انسان نے کبھی اپنی ناقص عقل کی روشنی میں اللہ کو سمجھنے کی کوشش کی کبھی دنیاوی علم کے ذریعے! کبھی مسجدوں میں سجدے رگڑ کر اللہ کو پانا چاہا مگر انسان ہمیشہ ناکام رہا، انہیں کبھی اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی، کیونکہ محمدؐ و آل محمدؐ کے در سے ہٹ کر اللہ کی معرفت حاصل کرنا ناممکن ہے، انسان ہمیشہ اللہ کو محمدؐ و آل محمدؐ سے جدا مانتے رہے ہیں، جبکہ آل محمدؐ کی وحدت ہی اصل توحید ہے، مولا محمدؐ کے آنے کی وجہ ہی اللہ کی پہچان ہے " مجھے پسند آیا کہ میں پہچانا جاوں تو محمدؐ کو خلق کیا" وہ تمام عمدہ اور اچھی صفات قرآن میں اختیار کی گئی ہیں جو انسان کی صفات ہیں، تاکہ اللہ کے کام اور احکام بیان کیے جاسکیں، تمام اسماء الحسنیٰ اور تمام اعلیٰ درجے کی مثالیں نورِ محمدیؐ سے وابستہ ہیں اور انؑ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اللہ ان صفات اور اسماء کو اپنے ساتھ منسوب کرے گا---

امام صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ کے اسماء الحسنیٰ ہیں، ہم اللہ کی معرفت ان (اسماء الحسنیٰ) کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہیں [1]

قال الامام ؛ نحن واللہ الاسماءُ الحُسنیٰ [2] ترجمہ: اللہ کی قسم ہمؑ ہی اسماء الحسنیٰ ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: توحید یہ ہے کہ تم اُسے خیالوں اور واہموں میں بھی نہ لاو---[3]

من عرف اللہ توحد : جو بھی اللہ کو پہچان گیا وہ اسے واحد مانے گا [3] (اللہ کو پہچان کر واحد ماننا ہے اور پہچان کا تعلق مقام ظہور سے ہے)

قال الامام؛ بنا وحد اللہ [4]، امامؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ سے ہی اللہ کی واحدانیت ہے ---

من وحد اللہ سبحانہ لم یُشبہ بالخلق: جو بھی اللہ کا مقر ہوگا وہ اللہ کو مخلوقات سے تشبیہ نہیں دے گا [3] ---

---

(1) الکافی کتاب التوحید باب حدوث الأسماء

(2) الکافی کتاب التوحید باب النوادر

(3) تجلیات حکمت

(4) شراب طهور ص 13 ؛ الکافی

جس نے اللہ کو مختلف کیفیتوں سے متصرف کر دیا تو اس نے اللہ کو واحد نہیں سمجھا اور وہ حقیقت تک نہیں پہنچ سکا جس نے اس کا مثل ٹھرایا اس نے اُس کا قصد نہیں کیا جس نے اس کی شبیہ قرار دیا اس نے اُسے بے نیاز نہیں سمجھا ---

فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا (اللہ نے لوگوں کو فطرت پر خلق کیا ہے) الروم ۳۰

امام صادقؑ فرماتے ہیں: فطرت اللہ سے مراد عقیدہِ توحید ہے ---[1,2]

امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: عقیدہ توحید وہ فطرت الہٰی ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے[3] ---

مولاؑ فرماتے ہیں: فطرت اللہ پر خلق کرنے کا مطلب ہے توحید پر خلق کیا---[4]

مولاؑ فرماتے ہیں: لِلدِّينِ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا(الروم 30) --- حنیفیت کا تعلق اس فطرت سے ہے جس پر اللہ نے مخلوق کو خلق کیا ہے اللہ نے لوگوں کو اپنی معرفت پر پیدا کیا۔[5] قال امیر المومنین، انا فطرة العالمین، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ عالمین کی فطرت ہوں (کتاب المبین 331)

لوگوں کو فطرت پر خلق کیا گیا ہے سے مراد لا اله الاالله محمد رسول الله علی امیر المومنین ولی الله ہے جس پر مخلوق کو پیدا کیا گیا ہے یہ ہی فطرتِ توحید ہے --- لہذا جو اس کا انکار کرے گا اس نے فطرت کا انکار کیا---[6,7]

امام باقرؑ فرماتے ہیں: اللہ نے توحید پر محمدؑ کی رسالت پر اور علیؑ کی وَلایت پر مخلوق کو پیدا کیا ---[8,9]

اللہ نے توحید پر محمدؑ کی رسالت اور علیؑ کی وَلایت پر مخلوق کو خلق کیا ہے یعنی لا اله الاالله محمد رسول الله علی امیر المومنین ولی الله توحید ہے اور یہی فطرت ہے۔ اس فطرت کی بنیاد کیا ہے؟

---

(1) عرفان آل محمد ص 124

(2) الکافی، کتاب التوحید

(3) تفسیر نور الثقلین ج 4

(4) التوحید، شیخ صدوق

(5) تفسیر نور الثقلین جلد 6

(6) مناقب ابن شهر آشوب ج 2 ص 426

(7) تفسیر القمی جلد 3

(8) تاول الأیات

(9) بحر المعارف ص 244

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، آج کے بعد اللہ کی توحید، رسول اللہؐ کی نبوت قبول نہیں کی جائے گی --- جب تک میری وَلایت کی گواہی نہیں دی جائے گی ---[1] (فطرت توحید ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ فطرت ہوں)

یعنی اگر علیؑ ولی اللہ کی گواہی نہیں تو نہ لا الہ الااللہ قبول ہے نہ محمدؐ رسول اللہ اس کا مطلب یہ ہے کہ توحید کی بنیاد وَلایت علیؑ ہے اگر وَلایت نہیں تو کچھ نہیں نہ توحید ہے نہ نبوت اسی لیے مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی نعمت ٹھکرانا کفر ہے ۔ اور اسی طرح میریؐ نبوت اور علیؑ کی وَلایت کا انکار کفر ہے۔ کیونکہ اللہ کی توحید وَلایت علیؑ پر اُٹھائی گی ہے ---[2]

اللہ کی توحید کی بنیاد وَلایت علیؑ ہے یعنی حقیقت میں علیؑ کی وَلایت ہی توحید ہے وَلایت کے بغیر کوئی توحید نہیں عقیدہ وَلایت ہی اصل توحید ہے ---

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: جس نے علیؑ کی امامت کا اقرار کیا تو یقینا اس نے میریؐ نبوت کا اقرار کیا جس نے میریؐ نبوت کا اقرار کیا اس نے اللہ کی واحدانیت کا اقرار کیا[3] ---

قال الامام السجاد ؛ نخن ارکان توحیده [4] مولا سجادؑ فرماتے ہیں: ہمؑ توحید کی بنیاد ہیں ---

محمدؐ کی واحدانیت ہر واحدانیت پر اس طرح عزت یافتہ ہے جس طرح واحد کو تمام اعداد پر عزت حاصل ہے [5]

قال الامام السجاد؛ لیس بین الله وحجته ستر، ونحن الصراط المستقیم، وأركان توحیده [6]

امام سجادؑ فرماتے ہیں، اللہ کی حجت اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا، ہمؑ صراط مستقیم ہیں، اس کی توحید کے ارکان ہیں ۔

عَن بُرَیدِ العجلی قال سَمِعتُ أبا جعفر یَقول: بِنا عُبِدَ الله وَ بِنا عُرِفَ الله وَبنا وحِد الله تبارکَ و تعالی و محمد حِجاب الله [7]

امام محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں: ہمؑ سے اللہ کی عبادت کی گی ہمؑ سے اللہ کی معرفت ہوئی ہمؑ سے اللہ کی واحدانیت قائم ہوئی اور محمدؐ اللہ کے حجاب ہیں

---

(1) خطبه الغدیر (کتاب، خطب النادره امیر المومنین)
(2) مشارق الانوار الیقین ص 93
(3) معانی الاخبار ص 422
(4) معانی الاخبار باب معانی الصراط حدیث 5
(5) مشارق الانوار الیقین ص 93
(6) الاسرار العلویة ص 19
(7) الکافی کتاب التوحید باب النوادر

باء (ب) توحید کا ظہور ہے اور باء کے نیچے نقطہ اس کا راز ہے اس لیے پوری کتاب ظاہری اور باطنی طور پر اس باء میں موجود ہے اور علیؑ کا وجود وہی نقطہ ہے جو توحید کا راز ہے ---[2] علیؑ کا مبارک وجود توحید کا باطنی نقطہ ہے ---[3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا نقطة تحت الباء انا الخط"[4] باء " کے نیچے جو نقطہ ہے وہ میں علیؑ ہوں، اور خط بھی میںؑ ہی ہوں ---

اسرارِ حروف پر کیا کہا جائے وہ الگ سے ایک بحث ہے ،ہمیں صرف نقطہ سے غرض ہے اور وہ نقطہ علیؑ ہیں، اہل علم جانتے ہیں کہ نقطہ مرکز ہے ہر شے کا اسی نقطہ سے وجود ہے ہر حرف اسی نقطہ سے بنا ہے اور یہی حروف وجود میں ڈھلے تو کائنات بنی اگر نقطہ نہ ہوتا تو کوئی حرف نہ ہوتا اگر حرف نہ ہوتے تو کلام نہ ہوتا، کلام نہ ہوتا تو کسی کا نام نہ ہوتا نام نہ ہوتا تو پہچان نہ ہوتی ---

اسی لیے کہا گیا ہے کہ علیؑ کا وجود توحید کا باطنی نقطہ ہے علیؑ باطن میں حقیقت میں توحید کا مرکز ہے ہر شے اپنے مرکز اپنی بنیاد کی وجہ سے قائم ہے علیؑ توحید کی بنیاد ہے جس پر توحید قائم ہے ، اسی لیے مولاؑ نے فرمایا ہمؑ سے اللہ کی واحدانیت (توحید) قائم ہے ---

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ (الفتح 26) اور ہم نے ان پر کلمہ تقویٰ کو لازم قرار دیا ہے ----

کلمہ تقویٰ سے مراد توحید ہے --- ۔ [5]

کلمہ تقوی کو لازم قرار دیا ہے، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا! کلمہ تقوی سے مراد **لاالہ الااللہ** ہے [6] " توحید " ہے ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا: کلمہ تقوی سے مراد لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر ہے--- [6]

---

(1) الکافی کتاب التوحید باب النوادر

(2) امامت اور انسانِ کامل (خمینی) ص 58

(3) امامت اور انسانِ کامل ص 249

(4) المناقب ؛ اسماء القاب امیر المومنین

(5) تفسیر ابی حمزہ ثمالی ص 449

(6) تفسیر درِ منشور ج 6 ص 140

کلمہ تقوی سے مراد لا الہ الا اللہ ہے ---[1]

کَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى سے مراد کلمہ توحید **لا الہ الا اللہ** ہے ---[2]

قال رسول اللہ: قولن لا الہ إلااللہ: یعنی واحدانیةُ لا یقبل الاعمال الاَّ بها و **ھی** کَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى ، یثقل اللہ بها الموازین یوم لقامہ[3]

مولا محمدؐ نے: سبحان اللہ و الحمدللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کی تفسیر میں فرمایا: کہ لا الہ الا اللہ کلمہِ واحدانیت ہے اللہ کی واحدانیت کا اقرار ہے یہی **کلمہ تقوی** ہے اس کے ذریعے قیامت کے دن اعمال کے وزن کو بھاری کیا جائے گا ---

کَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى سے مراد توحید الہٰی ہے، کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ ہے، کلمہ تقوی "اللہ اکبر ہے" اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ **کلمہ تقوی** اگر وجود میں ہو تو وہ کیا ہے کیونکہ توحید مقامِ خفی نہیں بلکہ مقامِ ظہور ہے ---

وَ اشهد اَنَّ الاَئمَّة مِن ولدِكَ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى[4]

مولاؑ کی زیارت کے جملے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں جو امامؑ آپؑ کی اولاد سے ہیں وہؑ کلمہ تقوی ہیں ---

عن الرضا اللہ في قوله تعالى : والزمهم كلمة التقوى قال هي ولاية على[5,6]

امام علی الرضاؑ، اللہ تعالیٰ کے اس قول" کلمہ تقوی ان پر لازم قرار دیا ہے" کے بارے میں فرماتے ہیں ، کلمہ تقوی وَلایت علیؑ ہے ---

قال الامام ، نحن كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى، امامؑ فرماتے ہیں ، کلمہ تقوی ہمؑ ہیں ---[7]

---

(1) مجمع البیان فی تفسیر القرآن جلد 9 صحفة 160 بیروت لبنان

(2) تفسیر انوار النجف جلد 13 صحفة 88

(3) علل الشرائع ، باب علل الشرائع و اصول الاسلام حدیث 8

(4) مفاتیح الجنان صحفة 831 (5) تاویل الآیات ج 2

(6) تفسیر مرآة الانوار صحفة 292 مطبوعہ قم

(7) تفسیر نور الثقلین ج 8 صحفة 58

قال الامام الرضا، نحن كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى [1] : امام رضاؑ فرماتے ہیں: ہمؑ کلمہ تقوی ہیں---

كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى ہمؑ ہیں [2] --- قال امیر المومنین ، انا كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَى [3]، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں علیؑ کلمہ تقوی ہوں ---

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ ٱلتَّقْوَىٰ: قال هي وَلاية امير المومنين [4] : کلمہ تقوی سے مراد امیر المومنینؑ کی وَلایت ہے ----

کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ ہے کلمہ تقوی واحدانیت ہے کلمہ توحید ہے ، مولاؑ فرماتے ہیں کلمہ تقوی سے مراد ہماریؑ ولایت ہے کلمہ تقوی سے مراد ہمؑ ہیں، یعنی محمدؐ وآل محمدؐ ہی اللہ کی توحید ہے اللہ کی توحید علیؑ ہے لا إلہ إلااللہ علیؑ ہیں کہ جب کوئی کہتا ہے کوئی اللہ نہیں سوائے الہ کے اس سے مراد علیؑ ہیں اللہ کی توحید امامؑ ہے , امیر المومنینؑ فرماتے ہیں "یا طارق! الامام واحدانية الكبرياء (حدیث طارق)" اے طارق! امامؑ کبریا کی واحدانیت ہوتا ہے ---

قال ابو عبدالله: يا ابن ابى يغفورٍ! ان الله واحدٌ متوحدٌ بالوحدانيةِ ، متفردٌ بامرهِ [5]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: یقیناً اللہ واحد ہے اپنی واحدانیت میں اور اپنے امر میں منفرد ہے ---

امیر المومنینؑ طارق سے فرماتے ہیں ؛ امام کبریا کی واحدانیت ہوتا ہے -- اور امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ اپنی وحدانیت میں واحد ہے - یعنی اللہ کی واحدانیت ہے علیؑ یعنی اللہ علیؑ میں واحد ہے اور اپنے امر میں یعنی علیؑ میں منفرد ہے ،اللہ کی توحید امامؑ ہے، امامؑ توحید اللہ ہے

امام رضاؑ : سے توحید کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا جس نے قل ھو اللہ احد پڑھا اور اس پر ایمان لایا تو اُس نے توحید کی معرفت حاصل کرلی [6]

قال النبی مَثَلُ عَلِيٍّ فِي النَّاس كَمَثَلِ قُل هو الله اَحَدٌ فِي القُرانِ [7،8]

ترجمہ: مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: علیؑ ہوبہو (بلکل) لوگوں میں ایسے ہے جیسے قل ھو اللہ احد قرآن میں ---

---

(1) تفسیر نمونہ جلد 12 صفحۃ 395 (2) تفسیر فرات

(3) انیس المحبین در فضائل امیر المومنین صفحۃ 365

(4) تفسیر البرھان جلد 5 صفحۃ 92 (5) الکافی، کتاب الحجت باب 11

(6) التوحید شیخ صدوق، باب 40 (7) مشارق الأنوار اليقين ص 83

(8) القطرہ من بحار جلد 1 ص 220

جس نے قل ھو اللہ احد پڑھا اور اس پر ایمان لایا تو اُس نے توحید کی معرفت حاصل کر لی اور علیؑ لوگوں میں قل ھو اللہ احد ہیں جو علیؑ پر ایمان لایا تو وہ توحید پر ہے --- اور علیؑ ہی حقیقی توحید ہے جو مخلوقات پر لازم کی گی ہے اور علیؑ ہی وہ فطرت ہے جس پر خلائق کو خلق کیا گیا ہے توحید علیؑ کے ظاہری مقاموں میں سے ایک مقام ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: توحید الہیٰ نفس کی زندگی ہے--- [1]

امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: وَلایت علیؑ کے اقرار میں زندگی ہے --- [2]

اللہ کی توحید زندگی ہے --- مولا باقرؑ فرماتے ہیں علیؑ کی وَلایت زندگی ہے --- علیؑ کی ولایت ہی توحید ہے ---

عن أبي عبد الله الصادق جعفر بن محمد، عن أبيه محمد بن علي الباقر عليهم السلام في قول الله تبارك وتعالى: (قل هو الله أحد)

قال: (قل) أي أظهر ما أوحينا إليك ونبأناك به بتأليف الحروف التي قرأناها لك ليهتدي بها من ألقى السمع وهو شهيد، وهو اسم مكنى مشار إلى غائب، فالهاء تنبيه على معنى ثابت، والواو إشارة إلى الغائب عن الحواس، كما أن قولك(هذا إشارة إلى الشاهد عند الحواس وذلك أن الكفار نبهوا عن آلهتهم بحرف إشارة الشاهد المدرك فقالوا:

هذه آلهتنا المحسوسة المدركة بالأبصار، فأشر أنت يا محمد إلى إلهك الذي تدعو إليه حتى نراه وندركه ولا نأله فيه، فأنزل الله تبارك وتعالى قل هو الله أحد، فالهاء تثبيت للثابت والواو إشارة إلى الغائب عن درك الأبصار ولمس الحواس وأنه تعالى عن ذلك، بل هو مدرك الأبصار ومبدع الحواس [3]

ترجمہ: مولا صادقؑ نے قول قل ھو اللہ أحد کے بارے میں فرمایا: "قل" یعنی تم ظاہر کر دو اس کو جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور ہم نے تم کو جس کے ذریعے ان حروف کو جمع کرنے کی خبر دی جو ہم نے تم کو پڑھائے تاکہ ان کے ذریعے جو شخص غور سے سنے وہ ہدایت پائے اور وہ گواہ ہے اور " ھو " (وہ) اسم مکنی ہے جو غائب کی طرف اشارہ کر رہا ہے ---

---

(1) غرر الحكم (2) بحار الأنوار ج 36

(3)التوحيد ، شيخ صدوق باب 4 ح1

وہ ثابت اور مقرر معنی پر خبردار کرنے کے لئے ہے، اور " ھو " حواس خمسہ سے غائب کی طرف اشارہ ہے --- اس کی وجہ سے کفار نے اپنے خداؤں کی واقفیت حرف اشارہ سے جو شاہد بھی ہے اور ادراک کیا ہوا بھی کرائی ہے --- کفار نے کہا یہ (خدا) ہمارے محسوس کیے ہوئے اور آنکھوں سے ادراک کیے ہوئے خدا ہیں --- تو اے محمدؐ! اس کی طرف اشارہ کریں جس کی طرف آپؐ بلاتے ہیں تاکہ ہم اُسے دیکھیں اور اس کا ادراک کرسکیں، " تو اللہ نے قل ھو اللہ احد " کو نازل فرمایا ، پس" ھو " ثابت کرتا ہے اور " ھو " نگاہوں کے ادراک اور لمس حواس سے غائب کی طرف اشارہ ہے اور اللہ اس سے بلند و بالا ہے بلکہ وہ نگاہوں کا ادراک کرنے والا اور حواس کا موجد ہے ---

وَأَنَّهُۥ لَمَّا قَامَ عَبْدُ ٱللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُواْ يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا، ترجمہ اور جب اللہ کا عبد کھڑا ہوتا ہے وہ ان کو دعوت دیتا ہے ---

مولاؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: محمدؐ ان کو علیؑ کی وَلایت کی طرف بلاتے ہیں --- [1]

جس کی طرف مولا محمدؐ رسول اللہ بلاتے ہیں **وہ علیؑ** کی وَلایت ہے--- [2]

وضاحت: کفار مولا محمدؐ سے کہتے ہیں جس کی طرف آپؐ بلاتے ہیں اُس کی طرف اشارہ فرمائیں تو سورہِ "قل ھو اللہ احد " نازل ہوا یعنی محمدؐ قل ھو اللہ احد کی طرف بلاتے ہیں مولاؑ فرماتے ہیں محمدؐ علیؑ کی ولایت کی طرف بلاتے ہیں یعنی وہ قل ھو اللہ احد علیؑ کی ولایت ہے جس کی طرف محمدؐ بلاتے ہیں، جو قل ھو اللہ احد پر ایمان لایا تو اُس نے توحید کی معرفت حاصل کرلی وہی قل ھو اللہ احد علیؑ ہیں جس کی طرف مولا محمدؐ بلاتے ہیں ، یہی توحید ہے ، امیر المومنینؑ کی ولایت ہی توحید ہے --- روایت میں آیا ہے ----

توحید بِالرُّبُوبِیة وَ خَصَّ نَفسَهُ بالوحدانیةِ [3]، وہ اکیلا رب ہے اُس نے اپنے نفس کو وحدانیت سے خالص کیا ہے ----

اللہ نے اپنے نفس کو واحدانیت سے خالص کیا ہے یعنی توحید خالص اللہ کے نفس کے لیے ہے ----

یَامَن تَوحد بنفسِہ عن خلقه [4]، دعا کے جملے ہیں، اے وہ جو اپنی مخلوق میں اپنے نفس کے ذریعے واحد ہے ----

---

(1) بحار الأنوار ج 36 ؛ تفسیر فرات
(2) تفسیر القمی
(3) کتاب، التوحید باب جوامع التوحید ح1
(4) مفاتیح الجنان ص 1261

اللہ اپنی مخلوق میں اپنے نفس کے ذریعے واحد ہے، اللہ نے اپنے نفس کو واحدانیت (توحید) سے خالص کیا ہے یعنی اللہ کی توحید اللہ کے نفس کے لیے ہے، نفس اللہ سے ہی اللہ کو واحد جانا جاتا ہے، کیا ہے اللہ کا نفس؟

آلِ محمدؑ نفس اللہ ہیں --- [1]

قال امیر المومنین ، انا نفس الرحمٰان [2]، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میںؑ رحمان کا نفس ہوں ---

زیارت امیر المومنینؑ کے جملے ہیں: اسلام علیٰ نفس اللہ القائمة بالسنن [3] ، السَّلَامُ عَلَى نَفسِ اللہ تَعَالَی [4]

سلام ہو اللہ کے نفس (علیؑ) پر جو سنن کے ساتھ قائم ہے ---- سلام اللہ تعالی کے نفس پر ---

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوٓاْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (البقرہ 57)؛ وہ ہم پر ظلم نہیں کرتے لیکن وہ خود پر ظلم کرتے ہیں --

اس آیت کی تفسیر میں مالک محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں۔ وَمَا ظَلَمُونَا انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا: ذات باری تعالیٰ زیادہ بزرگ و برتر ہے اور اجل وارفع ہے اس سے کہ اُس (اللہ) پر ظلم کیا جائے بلکہ اس (اللہ) نے اپنے نفس سے مراد ہمارے نفوس لیے ہیں --- [5]

وضاحت؛ اللہ نے توحید کو اپنے نفس کے لیے خالص کیا ہے، اللہ مخلوق میں اپنے نفس کے ذریعے واحد ہے --- پس توحید خاص اللہ کے نفس کے لیے ہے، اور امیر المومنینؑ علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کا نفس ہوں ، امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں اللہ کا نفس ہمؑ ہیں ، رسول اللہؐ فرماتے ہیں، یاعلیؑ آپؑ اللہ کا نفس ہیں --- توحید اللہ کے نفس کے لیے ہے، اور نفس اللہ ہے علیؑ --- پس توحید صرف علیؑ کی ہے --- علیؑ کی علاوہ کوئی توحید نہیں ، علیؑ کی واحدانیت ہی اللہ کی واحدانیت ہے ، اور کلمہ تقوی سے مراد توحید ہے، کلمہ تقوی سے مراد لا الہ الا اللہ ہے، اور امامؑ فرماتے ہیں ، کلمہ تقوی ہمؑ ہیں، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ کلمہ تقوی ہوں ---

---

(1) جلاء العیون ج2 ص 35
(2) شرح خطبه البیان محمد بن محمود دهدار ص 169
(3) نهج الاسرار
(4) بحار الأنوار
(5) الكافی، كتاب التوحید باب النوادر

کلمہ تقوی توحید ہے اور کلمہ تقوی امیر المومنینؑ ہیں، بات روشن دن کے مانند روشن ہے توحید علیؑ ہیں ---

قال جعفر الصادق؛ یا جابر اثبات التوحید و معرفة المعانی و اما المعانی فنحن معانیه و مظاهر فیکم [1]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ،اے جابرؓ جان لو ہمؑ توحید کے معانی ہیں اور تمہارے درمیان اس کے مظاہر ہیں ---

وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي ٱلْقُرْءَانِ وَحْدَهُۥ وَلَّوْاْ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِمْ نُفُورًا (بنی اسرائیل 46)

اور جب آپؐ اپنے رب کی واحدانیت کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اُلٹے پاوں نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں ---

اس آیت کی تفسیر میں مولا صادقؑ فرماتے ہیں: جب محمدؐ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرتے تو قریش یہ آیت سن کر بھاگ جاتے ---[2]

اس آیت میں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ جب رسول اللہ ، اللہ کی وحدانیت کا ذکر کرتے تو کفار نفرت سے منہ موڑ لیتے --- اور اس آیت کی تفسیر میں امامؑ فرما رہے ہیں، یعنی جب مولا محمدؐ رسول اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو کفار نفرت سے منہ موڑ لیتے تھے، یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ عزوجل کی واحدانیت ہے , قرآن میں اللہ کی توحید کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا گیا ہے ، اب یہ دیکھنا ہے کہ بسم اللہ کیا ہے

قال امیر المومنین ؛ انا بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ [3] ؛ترجمہ ؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میں علیؑ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوں ---

محمدؐ جب اللہ کی واحدانیت کا ذکر کرتے تو کفار بھاگ جاتے یہاں واحدانیت سے مراد **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

میں علیؑ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوں، بات واضح ہے، اللہ کی واحدانیت کو ، اللہ کی توحید کو علیؑ کہتے ہیں ---

قال جعفر الصادق، لأنه واحد واحدي الذات واحدي المعنی [4]

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: وہ (اللہ) واحد ہے ذات کے لحاظ سے یکتا ہے اور معنی کے لحاظ سے واحد ہے ---

---

(1) امامت اور انسان کامل ص 67، خمینی

(2) الکافی ؛ تفسیر نور الثقلین ؛ تفسیر القمی

(3) علی اعلی عالی ص 6 ؛ انیس المحبین ص 119

(4) کتاب التوحید باب الارادة انها من صفات الفعل حدیث 6

وضاحت: اللہ معنی کے لحاظ سے واحد ہے، اور مولاؑ فرماتے ہیں: ہمؑ اللہ کے معنی ہیں ، اگر اب بھی کوئی شک کرتا ہے کہ توحید کا مطلب، اور توحید علیؑ نہیں تو اس کی اپنی قسمت --- حقیقتِ توحید معصومینؑ کی وحدت میں پوشیدہ ہے۔ معصومینؑ کی وحدت کو توحید کہتے ہیں --- آل محمدؑ سے ہٹ کر کوئی توحید نہیں، جو لوگ علیؑ کے علاوہ توحید کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ ان کے ذہن کی بنائی ہوئی مخلوق ہے --- اللہ کی توحید سے مراد اللہ کی حجتؑ ہے آل محمدؑ اللہ کی واحدانیت کا نام ہے اللہ کی توحید علیؑ ہے تو جو بھی اثبات توحید بیان ہوئے ہیں، وہ مقامِ علیؑ ہے! آل محمدؑ نے جو اثبات توحید بیان فرمائے ہیں حقیقت میں وہ اثباتِ علیؑ ہیں۔ اثباتِ توحید اسرارِ علیؑ میں سے ادنا ترین درجہ ہے، یہ ہرگز شرک نہیں یہ عین الحق ہے لیکن ہر شخص اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا، لیکن حقیقت یہی ہے ---

قال امیر المومنین، عندی علم الساعة ، علیَ دلت الرسل و بتوحیدی نطقت الکتب [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میرےؑ پاس الساعۃ کا علم ہے --- تمام رسول میریؑ ہی طرف رہنمائی کرتے رہے ہیں --- اور(آسمانی) کتابوں میں میریؑ ہی توحید بیان ہوئی ہے [1] ...

رسول اللہ نے فرمایا: توحید نصف دین ہے --- [2]

عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ؛ التَّوْحِيدُ نِصْفُ الدِّينِ [3]

امام رضاؑ فرماتے ہیں ، رسول اللہؐ نے فرمایا ، خالص توحید ہی آدھا دین ہے --- [3]

قال امیر المومنین : انا کامل الدین [4] امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ کامل دین ہوں --- (توحید آدھا دین ہے اور علیؑ مکمل دین ہے)

قال الامام الرضا : نظام التوحید اللہ نفي الصفات عنه [5]

ترجمہ: مولا رضاؑ فرماتے ہیں: اللہ کی توحید کا نظام یہ ہے کہ اس سے صفات کی نفی کردی جائے ---

---

(1) رسائل الحکمة العلوية ص 160 ، مخطوطة کیل (2) تحفة الابرار ص 13 ؛ میزان الحکمت

(3) التوحید صدوق، باب 2 ح 24 ؛ کتاب الحجة و الولاية النورية شرح اصول الکافی جلد 2 ص 73

(4) خطب النادرہ امیر المومنین (5) التوحید شیخ صدوق؛ باب التوحید ونفي التشبیه ح 2

امام رضاؑ بادشاہ فرماتے ہیں، اللہ کی توحید کا نظام ہی یہ ہے کہ اس سے صفات کی نفی کر دی جائے، جیسا کہ ہم جان چکے ہیں کہ توحید سے مراد اللہ نہیں بلکہ اللہ کی حجت ہے --- توحید امیر المومنینؑ ہیں، تو توحید کا نظام تو یہ ہے کہ اس سے صفات کی نفی کر دی جائے --- اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا امیر المومنینؑ نے ایسا کچھ فرمایا ہے ----؟

قال امیر المومنین : انا الذی لایقع علیه اسم و لا صفة ظاهر امامة و باطني غیب لایدرک [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ وہ (علیؑ) ہوں کہ جس پر نہ کسی اسم کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ صفت کا میراؑ ظاہر امامت ہے اور میراؑ باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن ہی نہیں ----

امام رضاؑ فرماتے ہیں، توحید کا نظام یہ ہے کہ اس سے صفات کی نفی کی جائے، یعنی جس کی توحید ہے وہ ہستی صفات سے بلند و بالا و منزہ ہے کسی صفت کی پہنچ اس تک نہیں --- اور امیر المومنینؑ نے خود سے صفات کی نفی کر دی کہ مجھؑ پر کسی صفت کا ادراک نہیں مولا علیؑ نے صفت سے نفی کر کے بتا دیا کہ توحید علیؑ کی ہے ---

قال امیر المومنین ، انا فی کل وقت جدید ، انا مبنی النبین و مرسل المرسلین، و بتوحیدی نطقت الکتب [2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ ہر وقت نیا ہوں ، میں انبیاءؑ کی بنیاد ہوں اور رسولوں کا رسول ہوں، --- اور ہر (آسمانی) کتاب (اور صحیفوں) نے میریؑ توحید کے ساتھ کلام کیا ہے ---- (میریؑ ہی توحید بیان کی ہے)

(تمام کتابیں جن میں توحید بیان کی گی ہے مولا علیؑ فرماتے ہیں، وہ توحید میریؑ ہے، تمام کتابوں میں مجھ علیؑ ہی کی واحدانیت ہے)

قال امیر المومنین ؛ أنا امام التقوی [3] امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ تقویٰ کا امام ہوں ---

کلمہ تقویٰ توحید ہے، کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ تقوی کا امام ہوں (اپنی معرفت کے مطابق ادراک)

(1) شرح زیارت جامع جلد 3

(2) منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیبان ص 68 (خطی)، مولف ابن کبولخ محمد بن علی بن عیسی

(3) الدر المنتظم فی السر الأعظم ص 39 (مولف الشیخ کمال الدین محمد بن طلحة الشافعی)

✓ **اثباتِ توحید، یعنی فضائل علیؑ**

یہ بات روشن دن کے مانند واضح ہو چکی ہے کہ توحید امیر المومنینؑ کی ہے پس اثبات توحید جو بیان کئے جائیں گے وہ امیر المومنینؑ کی ہی شان میں ہیں ، اور ثابت ہے کہ توحید مولاؑ کی ہے، تو جو بھی توحید کی بات ہے در حقیقت وہ علیؑ کی بات ہے، اب ہم یہاں چند اثبات توحید پیش کریں گے --- وہ (علیؑ) ایسا اول ہے کہ جس کے پہلے کوئی اول نہیں-- اُس (علیؑ) کو پہچاننا ہے جو پوشیدہ ہے جسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتی ، جب کہ علیؑ آنکھوں کو دیکھتا ہے-- وہ (علیؑ) اشیا کا خالق اور ہر چیز سے واقف ہے-- علیؑ ازل سے پوشیدہ ہے-- علیؑ کی پہلی عبادت اس کی معرفت ہے-- اور اصل معرفت علیؑ کو واحد و یکتا جاننا ہے-- جس نے علیؑ کی ذات کو تشبیہ سے پہچانا اس نے علیؑ کو واحد نہیں جانا -- جس نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا تو اس نے اسے صمد نہیں سمجھا ہر وہ شے جو بذات خود پہچان لی جائے وہ مصنوع (بنائی گی) ہے اور علیؑ بذات خود نہیں جانا جاسکتا-- علیؑ نے مخلوق کو اس طرح خلق کیا ہے کہ اس کے درمیان اور مخلوق کے درمیان پردہ رہا-- علیؑ کے اسماء تعبیریں ہیں اور افعال و تفہیم سمجھانے کے لیے ہیں-- علیؑ کی ذات حقیقت ہے۔ جس نے (علیؑ) کا وصف دریافت کیا وہ در حقیقت علیؑ سے ناواقف اور جاھل ہے --- وہ علیؑ ہے کہ جسے دیکھنے سے آنکھیں عاجز ہیں ---(امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، آنکھیں امامؑ کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں ؛ اور اللہ کا نفس مولا علیؑ ہیں (الکافی کتاب الحجت، باب: نادر الامام و صفات)

علیؑ کی توصیف و ثنا سے وصف بیان کرنے والوں کی عقلیں قاصر ہیں، اور جس شخص نے علیؑ کا احاطہ کرنے کی کوشش کی اس نے علیؑ کے محدود ہونے کا گمان کیا، جس نے علیؑ کی حقیقت جاننے کی کوشش کی تو اس نے واقعتاً غلطی کی، جس نے کہا کہ علیؑ فلاں چیز جیسا ہے تو اس نے علیؑ کو اس شے کے مشابہ قرار دیا، جس نے کہا علیؑ کب سے ہے تو اس نے علیؑ کو وقت میں محدود کر دیا، اور جس نے کہا وہ کہاں ہے تو اس نے علیؑ کو جگہ میں محدود کر دیا، اور جس نے کہا کہ علیؑ کہاں تک رہے گا تو اس نے علیؑ کی انتہا معین کردی جس نے کہا کہ علیؑ کس وقت تک ہے تو اس نے علیؑ کو نہایتوں والا بنا دیا-- علیؑ بغیر حجاب کے پوشیدہ ہے وہ بغیر دوری اور فاصلے کے جدا ہے-- علیؑ بغیر باہمی قوت کے قریب ہے--

وہ جسم اور جسمانیات کے بغیر ہی لطیف ہے (قال امیر المومنین، عرفهم نفسه بلاشبه و لا كيف: اللہ نے اپنے نفس کی معرفت بغیر کسی شبہ کے اور کسی کیفیت کے بغیر کرائی ہے (التوحید صدوق باب 41)

اسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ ، (امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہے۔ اَعیُنُ الحَیِ الّذِی لاَ یَنَامُ :آپؑ وہ زندہ آنکھ ہیں جو سوتی نہیں (مفاتیح الجنان)

علیؑ کی ذات تمام عیوب اور نقائص سے پاکیزہ ہے ۔۔جس سے اول کوئی پہلا نہیں۔ علیؑ ایسا ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔۔۔ علیؑ کی ذات میں حالت کی تبدیلی کا عمل دخل نہیں ہے ۔۔ زمانہ کے شب و روز علیؑ پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔۔ علیؑ کی ذات وہ ہے کہ جس نے مخلوق کو بغیر کسی مثال کے پیدا کیا ۔۔۔ علیؑ اپنی مخلوق کے سامنے معروف ہے۔ علیؑ تمام اشیاء پر اپنی بلندی کی وجہ سے وادی وہم میں سرگرداں لوگوں کی سنگ باری کے موقع سے آگے بڑھا ہوا ہے۔۔ علیؑ کی ذات بلند و بالا ہے اس سے کہ کوئی علیؑ کا کفو [2] (ہمسر) علیؑ کے مشابہ قرار دیا جائے۔۔۔ گردنیں علیؑ کے سامنے جھکی ہوئی ہیں [3]۔۔۔ خوفِ علیؑ سے چہرے متغیر ہیں۔۔۔

علیؑ کے حیران کن ایجادات و تخلیقات میں علیؑ کے آثار حکمت ظاہر اور نمایاں ہیں اور وہ تمام اشیاء جو اس نے خلق کی ہیں اس کی ذات پر حجت اور اس کی طرف منسوب ہیں۔ حمد ہے اس علیؑ کی جو محسوس نہیں کیا جاسکتا اور نہ چھوا جا سکتا ہے نہ اس کو مس کیا جاسکتا ہے اور نہ حواس خمسہ سے علیؑ کا ادراک کیا جا سکتا ہے حواس خمسہ جس کا ادراک کرلیں وہ مخلوق ہے جسے ہاتھ چھو لیں وہ مخلوق ہیں۔۔ علیؑ بلند ہے جہاں طلب کیا جائے وہاں پایا جائے گا۔۔ اسے کسی خالق نے تخلیق نہیں کیا ۔۔۔ (امیر المومنینؑ مخلوق نہیں یہ بات آگے چل کر ثابت کی جائے گی) اس کی تعریف عظیم و جلیل ہے۔ بے شک علیؑ اس امر سے جلیل تر اور عظیم تر ہے کہ ہاتھ کی حرکت اور سکون کے ساتھ اس کی حد بیان کی جائے، یا عقول کی خوبی اور علامت سے اس کا احاطہ کیا جائے۔۔ علیؑ ایسا عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا۔۔ علیؑ ایسا دائم ہے جس کو موت نہیں۔۔ علیؑ ایسا باقی ہے جس کو فنا نہیں، علیؑ ایسا ثابت ہے جسے زوال نہیں۔۔ علیؑ ایسا غنی ہے جو محتاج نہیں علیؑ ایسا عزیز ہے جو ذلیل نہیں۔۔ علیؑ ایسا عالم ہے جو کبھی نہ واقف نہیں ہوتا۔۔ علیؑ جسم صورت عرض اور جوہر نہیں بلکہ وہ جسموں کو مجسم کرنے والا ہے۔ علیؑ ہر شے کا رب ہے اس کا مالک ہے بنانے والا اور اس کا ایجاد کرنے والا ہے۔۔ تحقیق

کہ علیؑ صانع ہے مصنوع نہیں۔۔ علیؑ کی صنعتوں سے اس پر دلیل لائی جاتی ہے، اور عقول سے علیؑ کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے۔ علیؑ تنہا و واحد ہے ہیبت میں علیؑ کا کوئی شریک نہیں۔۔ علیؑ کی معرفت علیؑ کی توحید ہے۔۔ اور علیؑ کی توحید یہ ہے کہ علیؑ کو مخلوق سے علیحدہ رکھیں جو کچھ بھی علیؑ کے متعلق تصور کرو گے علیؑ کو اس کے خلاف ہی پاو گے ربوبیت میں علیؑ کا کوئی مثل نہیں ۔۔۔

(امیر المومنینؑ کی ربوبیت پر آگے چل کر بات کی جائے گی) علیؑ ایسا ہے کہ کوئی اسے پہچان نہیں سکتا ۔۔

علیؑ اُس وقت بھی دیکھنے والا تھا جب کہ مخلوقات میں کوئی چیز دکھائی دینے والی نہ تھی، علیؑ واحد ہے ، اس لیے کوئی اس کا ساتھی نہیں۔ علیؑ کے سوا جسے بھی ایک کہا جائے گا وہ قلت و کمی میں ہوگا، علیؑ کے سوا ہر عزت ذلیل ہے علیؑ کے سامنے ہر طاقت ور کمزور ہے، علیؑ آخر ہونے سے پہلے اول اور ظاہر ہونے سے پہلے باطن ہے، علیؑ کے سوا ہر جاننے والا سیکھنے والے کی منزل پر ہے۔۔۔

علیؑ کے علاوہ ہر قدرت و تسلط والا کبھی قادر نہیں ہوسکتا، کوئی ظاہر علیؑ کے سوا باطن نہیں اور کوئی باطن علیؑ کے سوا ظاہر نہیں ہو سکتا، علیؑ دوسری چیزوں میں سمایا ہوا نہیں ہے کہ کہا جائے کہ وہ ان کے اندر ہے اور نہ اُن چیزوں سے دور ہے کہ یہ کہا جائے کہ علیؑ ان چیزوں سے الگ ہے، دین کی ابتدا علیؑ کی معرفت ہے کمال معرفت علیؑ کی تصدیق ہے، کمال تصدیق توحید ہے، کمال توحید اخلاص ہے۔۔۔

یہ اثبات توحید یعنی توحید کے بارے میں وہ احادیث ہیں اور توحید امیر المومنینؑ ہیں پس وہ تمام اثبات توحید حقیقت میں امیر المومنینؑ کے فضائل ہیں توحید اللہ کی معرفت کا ایک مرحلہ ایک منزل ہے اور اللہ کی معرفت مولا علیؑ کی معرفت ہے ۔۔۔

رسول اللہ سے پوچھا گیا، وفا کیا ہے؟ فرمایا! لا الہ الا اللہ کی گواہی ۔۔۔ [1]

مولا محمدؐ رسول اللہ سے پوچھا گیا، ما الوفاء ؟ مولاؐ وفا کیا ہے ؟

قال : التوحید ، شهادة أن لا اله الا الله [2] مولاؐ نے فرمایا ، وفا توحید ہے ، وفا لا الہ الا اللہ کی گواہی ہے ۔۔۔ (وفا توحید ہے)

---

(1) اکمال الدین بولایت امیر المومنین ص 367

(2) مستدرک سفینة البحار جلد 7 ص 232

قال امیر المومنین - انا الوفاء مولا علیؑ فرماتے ہیں ، میںؑ وفاء ہوں ۔ (مناقب الحق ص 35)

رسول اللہ نے فرمایا ، وفا توحید ہے ، وفا لا الہ الا اللہ ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، وفا میں علیؑ ہوں --- علیؑ ہی توحید ہے --

قال امام صادق، یا یونس، نحن نجلی النور في الظلمات، ونحن البیت المعمور الذي من دخله کان آمناً، نحن عزة الله وکبریاؤه [1]

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، اے یونس ، ہمؑ تاریکی میں نور ظاہر کرتے ہیں، اور ہمؑ بیت المعمور ہیں جو اس میں داخل ہو گیا وہ محفوظ رہا، ہمؑ اللہ کی عزت ہیں، ہمؑ اللہ کی کبریائی ہیں ---

قال امیر المومنین ، أنا دین الله حقاً ، أنا مرضات الله حقاً ، أنا توحید الله حقاً [2]

ترجمہ کرنے سے پہلے ہم یہاں حق حقاً کے لغوی معنی لکھ دیتے ہیں، حَقَّ حقاً و حقَّةً یعنی ثابت و واجب ہونا [3]

حقاً، یعنی ، حق میں غالب ہونا[4] ، حَقاً، یعنی ، درست ، سچ (اب جیسے چاہیے ترجمہ کریں)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، أنا دین الله حقاً ، میںؑ اللہ کا ثابت واجب سچا حق میں غالب دین ہوں ---

أنا مرضات الله حقاً ، میںؑ اللہ کی سچی ثابت مرضات (مرضی کی جمع) ہوں ---

أنا توحید الله حقاً ، میں علیؑ اللہ کی ثابت واجب حق میں غالب سچی حقیقی توحید ہوں ---

قال امیر المومنین، بتوحیدی نطقت الکتب، ہر کتاب نے میریؑ توحید کے ساتھ کلام کیا ہے ۔(یعنی ہر کتاب میں میریؑ توحید بیان کی گی ہے) [5،6]

علی ہی حقیقی توحید ہیں اور علیؑ کی ہی توحید ہے، تو ثابت ہو چکا ہے کہ اثبات توحید حقیقت میں علیؑ کے فضائل و اسرار ہیں ---

---

(1) حسین سید الشهداء حقیقة بلا انتهاء ص 37

(2) کتاب، زهر المعانی ص 165 (الداعی ادریس عماد الدین القرشی) (3) المنجد (4) فیروز الغات (4) لغات کشوری

(5) منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان ص 68

(6) کتاب، علی اعلی عالی ص 20

➢ توحید کی حقیقی معرفت

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ قَالَ مَا رَأْسُ الْعِلْمِ؟ قَالَ مَعْرِفَةُ اللهِ حَقَّ معرفته قَالَ وَ مَا حَقُّ مَعْرِفَتِهِ قَالَ أَنْ تَعْرِفَهُ بِلَا مِثَالٍ وَ لَا شَبَهٍ وَ تَعْرِفَهُ إِلَهاً وَاحِداً خَالِقاً قَادِراً اولا و آخِراً وَ ظَاهِراً وَ بَاطِناً لَا كُفْوَ لَهُ وَ لَا مِثْلَ لَهُ فَذَاكَ مَعْرِفَةُ اللَّهِ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ! قَالَ: النَّبِيُّ أَفْضَلُكُمْ إِيمَاناً أَفْضَلُكُمْ مَعْرِفَةً . [1]

ایک شخص رسول اللہؐ کے حضور حاضر ہوا اور اس نے کہا، علم کا راس و سر چشمہ کیا ہے؟ مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، علم کا راس و سر چشمہ اللہ عزوجل کی معرفت حقیقی اور حق معرفت ہے --- اس شخص نے کہا اللہ کی حقیقی اور حقِ معرفت کیا ہے ؟

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، اللہ کی حقیقی اور حقِ معرفت یہ ہے تو اللہ کو مثال اور شباہت کے بغیر خود ایسی معرفت و عرفان کے مرتبے پر پہچانے اور خود اللہ کی یوں معرفت رکھے کہ وہ واحد الہ اور خالق و قادر اور وہ اول و آخر اور وہی ظاہر اور باطن ہے نہ کوئی اس کے مثل ہے اور یہی اللہ عزوجل کی حقیقی معرفت ہے ---- مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، تم لوگوں میں سے ایمان میں افضل و فاضل تر وہی شخص ہے ، جو اللہ کی حقیقی معرفت میں افضل ہے ---

(اللہ کی حقیقی معرفت یہ ہے کہ نہ اللہ کی کوئی مثل ہے نہ اس پر کوئی شک و شبہ ہے اسے واحد و احد جانے اسے الہ مانے خالق و قادر مانے اور آخر مانے ظاہر و باطن مانے اور دوسری احادیث میں ہے کہ اللہ کو صفات سے مبرا جانے حرکات سے پاک جانے کھانے پینے سے کسی بھی جگہ میں سما جانے سے مبرا جانے اور اللہ کو ہر جگہ موجود مانے آنکھوں کے ادراک سے پاک جانے یہ ہے توحید کی حقیقی معرفت)

قائمؑ آل محمدؐ کے کرم سے ثابت ہو چکا ہے ، کہ امیر المومنینؑ علیؑ ہی اللہ کی وجودی حقیقی توحید ہیں، اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ علیؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت ہی علیؑ کی معرفت ہے، جیسا کہ مولا باقرؑ کا فرمان پاک ہے، بنا عبد اللہ بنا عرف اللہ بنا وحد اللہ ، ہمؑ سے ہی اللہ کی عبادت ہے، ہمؑ سے ہی اللہ کی معرفت ہے ، ہمؑ سے ہی اللہ کی توحید ہے (الکافی، کتاب التوحید)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میں اللہ کی حقیقی توحید ہوں --- (زھر المعانی ص 165)

---

(1) کتاب العقل و العلم النوری ، الشرح اصول الکافی ج 1 ص 388

توحید کی جو حقیقی معرفت جو صفات رسول اللہؐ نے بتائی ہیں وہی صفات امیر المومنینؑ نے اپنی ذات کے بارے میں بیان فرمائی ہیں ---

قال امیر المومنین اعرفنی حق معرفتی أنا الذی لا یخلو منی مکان ، أنا الحاضر الذی لا أغیب و لا أتغیر عن کیانی ، أنا اللطیف الخبیر أنا علی کل شئ قدیر أنا مبدی الخلق، لیس الابصار تدرکنی ، أنا لا أغیب و لا انتقل من مکان الی مکان، أنا اول أنا آخر أنا ظاهر أنا باطن لیس کمثلی شئ، من قال أنی فی شئ أو من شئ فقد عمی عن معرفتی و جحد قدرتی و أنکر ذاتی، سمیت اسمی الأحد أنا غیب لا أدرک و لا احاط و لا احصر و أنا الظاهر بلا مثال و االحاظر بلا زوال و أنا المنزه عن الصورة الجسمانیة و عن التشبیه فمن یقول أنی أکلت و شربت أو دخلت فی الأجزاء فقط کفر و جحد عن حق، أنا منزہ عن سائر الصفات [1]

امیر المومنینؑ علیؑ فرماتے ہیں ، میریؑ حقیقی معرفت حاصل کرو ، میںؑ وہ ہوں جس سے کوئی مکان خالی نہیں، میںؑ ایسا حاضر ہوں جو غیر حاضر نہیں، اور نہ ہی میریؑ ہستی میں کوئی تغیر و تبدیلی ہے، میںؑ بہت ہی لطیف اور بہت زیادہ خبر رکھنے والا ہوں، میںؑ ہر شے پر قادر ہوں، میںؑ مخلوق کی ابتدا کرنے والا ہوں، آنکھیں میراً ادراک نہیں سکتیں، میںؑ غیر حاضر نہیں اور نہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہوں، میںؑ اول ہوں میںؑ آخر ہوں میںؑ ظاہر ہوں میں باطن ہوں جیسا میںؑ ہوں اس جیسی کوئی شے نہیں، جس نے کہا کہ میںؑ کسی شے میں ہوں یا کسی شے سے ہوں تو وہ میریؑ معرفت سے اندھا ہے میریؑ قدرت کا منکر ہے اور میریؑ ذات کا انکار کرتا ہے، میںؑ نے اپنا نام احد رکھا ہے میںؑ ادراک سے اوجھل ہوں میراً احاطہ نہیں کیا جاسکتا مجھےؑ گھیرا نہیں جاسکتا میںؑ بغیر مثال کے ظاہر ہوں اور بغیر کسی زوال کے حاضر ہوں، میںؑ جسم سے صورت سے کسی قسم کی تشبیہ سے پاک و منزہ ہوں، پس جس نے کہا کہ میںؑ علیؑ کھاتا ہوں پیتا ہوں یا ٹکڑوں میں بٹتا ہوں تو اس نے کفر کیا اور حق کا منکر ہوا ، میں تمام صفات سے پاک و منزہ ہوں ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، قائمؑ کے اصحاب جو کہ تین سو تیرہ (313) ہونگے الذین وحدوا اللہ تعالیٰ حق توحیدہ ، وہ اللہ کی توحید کی حقیقی معرفت رکھتے ہونگے وہی توحید سے کماحقہ آشنا ہوں گے [2] ----

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة

(2) الخطبُ النادرة لأمیر المومنین عربی ص 117 اردو 122

امیر المومنینؑ سے سلمانؓ نے اصحاب قائمؑ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں پوچھا، مولاؑ نے فرمایا، ان کا مقام عالم کبیر میں بہت بلند ہے و ھم قائمون علی عبادتی ، وہ 313 میریؑ عبادت پر قائم ہیں وہ لمحہ بھر کے لیے بھی میریؑ عبادت سے غافل نہیں ہوتے [1] ---

اصحاب قائمؑ توحید کے حقیقی عارف ہیں، اور وہ امیر المومنینؑ کی عبادت پر قائم ہیں ، امیر المومنینؑ کی عبادت سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہوتے، یہ ہے حقیقی توحید --- یہ بات روشن دن سے زیادہ واضح ہو چکی ہے کہ توحید امیر المومنین علیؑ ہیں، اور امیر المومنینؑ کی ہی توحید ہے اور جو کچھ اللہ کے بارے میں کہا گیا ہے وہ درحقیقت میرے مولا علیؑ کے بارے میں ہے ۔ جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے ۔

قال جعفر الصادق ؛ ما قیل فی اللہ ظاھراً فھو لنا و فینا باطنا ، ما قیل فی اللہ فھو فینا [2]

مولا صادقؑ نے فرمایا، جو اللہ عزوجل کے بارے میں کہا گیا ہے وہ ظاہراً تو اسی عزوجل کے لیے ہے--- لیکن باطن میں وہ ہمارےؑ لیے ہے،-- جو اللہ عزوجل کے بارے میں کہا گیا ہے، وہ ہمارےؑ بارے میں ہے ---

قرآن میں اور دیگر آسمانی کتابوں میں اور تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں اور احادیث میں جہاں بھی اللہ کے بارے میں جو کہا گیا ہے وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے بارے میں ہے ، اثبات توحید اللہ کے بارے میں بیان ہوئی ہیں ظاہراً تو اللہ کے لیے ہیں لیکن باطن میں امیر المومنین علیؑ کے لیے ہیں -- ظاہراً تو توحید اللہ کے لیے ہے لیکن باطن میں مولا علیؑ کے لیے ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے ---

قال امیر المومنین ، انا فی کل وقت جدید ، انا مبنی النبین و مرسل المرسلین، و بتوحیدی نطقت الکتب [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ ہر وقت جدید ہوں، میں انبیاءؑ کی بنیاد ہوں اور رسولوں کا رسول ہوں --- اور ہر کتاب نے میریؑ توحید کے ساتھ کلام کیا ہے (ہر کتاب میں جو توحید بیان کی گئی ہے وہ مجھ علیؑ کی ہے، جو کچھ اللہ کے بارے میں کہا گیا ہے حقیقت میں وہ میرےؑ بارے میں ہے)

((1))، الطاعة متی تقوم الساعة ص 368)

(2) الفصل الثامن من رسالته: قول أبي ذهيبه أن الصورة المرئية هي روح السيد محمد ؛ المناظرات و الردود الجز الاول ص (123)

(3) فهومنهج العلم و البيان و نزهة اسمع و الصيان ص 68 خطی

خطبہ الدرۃ الیتیمہ میں امیر المومنینؑ توحید کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ---

الذي خَلَقَ المَوْتَ والحَياةَ والخَيْرَ وَالشَّرَ، وَالنَفعَ وَالضُّرَ وَالكُونَ وَالحَرْكَةَ والأَرْوَاحَ وَالأجْسَامَ، والذّكْرَ والنسيانَ، وَالزَمَ ذَلِكَ كُلَّهُ حَالَ الحدث، إذ القَدِمُ لَهُ، لِانَّ الذي بِالحَياةِ قَوامُهُ فَالمَوْتُ يَعْدِمُهُ والذي بالجسم ظُهُورُهُ فَالعَرَضُ يَلْزِمُهُ وَالذّي بِالأَداةِ اجْتَمَاعُهُفَقَوامُها بِمَسَاكِهِ، وَالذَّي يَجْمِ وقت يفرقه وقت، والذي سَبَقَ العدم وجودَهُ فَالخَالِقُ اسْمُهُ جَلَّ جَلالُهُ

وہ جس نے موت اور حیات کو خیر اور شر کو نفع اور ضرر کو سکون اور حرکت کو روحوں کو اور اجسام کو یاداشت کو اور نسیان کو پیدا کیا ہے اور ان تمام کے ساتھ حادث ہونے والی حالت کو لازم کر دیا ہے، کیونکہ قدیم ہونا صرف اسی کے لیے ہے کیونکہ جس کا قوام حیات سے ہو موت اسے معدوم کر دیتی ہے، اور جسم سے جس کا ظہور ہو تو عارضی ہونا اس کے لیے لازم ہے اور آلات سے جس کا اجتماع ہو اس کا قوام اس کے تھامنے اور روکنے میں ہے، اور جسے وقت جمع کرے وقت ہی اسے جدا کرتا ہے اور وہ کہ عدم اس کے وجود سے سابق ہے پس خالق کا نام جل جلالہ ہے ---

وضاحت ! یہ اثبات توحید ہیں جو امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں ، اور امام صادقؑ فرماتے ہیں جو کچھ اللہ کے بارے میں کہا گیا ہے ظاہری طور پر تو وہ اللہ عزوجل کے لیے ہے لیکن باطن میں ہمارےؑ لیے ہے، یہ اثبات توحید جو درج کیے گے ہیں ظاہری طور پر اللہ کے لیے ہیں لیکن باطن میں امیر المومنینؑ کے اسرار میں سے ہیں اور اس قسم کے اسرار امیر المومنینؑ نے خود اپنے لیے بیان فرمائے ہیں، جن میں سے چند اوپر بیان کیے جا چکے ہیں ، خطبہ الدرۃ الیتیمہ میں اللہ عزوجل کی توحید کا ذکر ہے اللہ عزوجل کی توحید کے ثبوت ہیں اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میںؑ علیؑ ہی اللہ کی حقیقی توحید ہوں اور حدیث طارق میں امیر المومنینؑ طارقؓ سے فرماتے ہیں، اے طارقؓ امامؑ اللہ کی واحدانیت ہوتا ہے، تو یہ توحید کے ثبوت درحقیقت علیؑ کے ثبوت ہیں، یعنی --- وہ علیؑ ہے جس نے موت اور حیات کو خیر اور شر کو نفع اور نقصان کو سکون اور حرکت کو روحوں کو اور اجسام کو یاداشت کو اور نسیان کو پیدا کیا ہے ، قدیم ہونا صرف علیؑ کے لیے ہے کیونکہ جس کا قائم رہنا حیات سے ہو موت اسے مٹا دیتی ہے ---

(جبکہ اللہ کی توحید یعنی علیؑ موت اور حیات کا محتاج نہیں ہے کیونکہ مولاؑ فرماتے ہیں نحن عین الحیاۃ [2],[1] ہمؑ عین الحیات ہیں، ہمؑ ہی عین زندگی ہیں ہمؑ ہی حقیقی حیات ہے جس سے دور ہونا موت ہے--- تو قائم رہنے کے لیے علیؑ کو حیات کی ضرورت نہیں علیؑ کائنات کو حیات عطا کرتے ہیں) جو حیات کا محتاج ہے موت اسے مٹا دیتی ہے، امیر المومنینؑ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں ، میںؑ موت کو موت دوں گا، علیؑ موت کو مٹانے والے ہیں، اور مولاؑ فرماتے ہیں ؛ جسم سے جس کا ظہور ہو اس کا عارضی ہونا یعنی ہمیشہ نہ رہنے والا ہونا لازم ہے، جو جسم کا محتاج ہو گا وہ عارضی ہے ختم ہو جانے والا ہے وہ ازلی نہیں ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، أنا المنزہ عن الصورۃ الجسمانیۃ و عن التشبیہ ،انا المنفرد بالوحدانیۃ فی الذات العالیۃ [3] ؛ میںؑ جسمانی صورت سے اور ہر تشبیہ سے پاک و منزہ ہوں ، میںؑ بلند ذات میں واحدانیت کے ساتھ منفرد ہوں ---- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، أنا الأزل ؛ میںؑ ازل ہوں [4] ---

امیر المومنینؑ توحید کے بارے میں فرماتے ہیں ، جسے وقت جمع کرے وقت ہی اسے جدا کرتا ہے ، (وقت کا وارث امامؑ ہے) اور **خالق کا نام جل جلالہ ہے** اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انا الخالق ؛ میںؑ خالق ہوں ، یعنی علیؑ کا نام جل جلالہ ہے۔ امیر المومنینؑ توحید کے ثبوت میں فرماتے ہیں توحید کے اعضاء نہیں توحید اعضاء میں تقسیم نہیں ہوتی -- امیر المومنینؑ اپنی ذات کے بارے میں فرماتے ہیں ، من یقول أنی أکلت و شربت أو دخلت فی الأجزاء فقط کفر و جحد عن حق [3] ، جس نے کہا کہ میںؑ علیؑ کھاتا ہوں پیتا ہوں یا ٹکڑوں میں بٹتا ہوں تو اس نے کفر کیا اور حق کا منکر ہوا (علیؑ اعضاء اور اجزا میں تقسیم نہیں ہوتا اعضاء اس کے ہوتے ہیں جس کا جسم ہو اور مولاؑ فرماتے ہیں میںؑ جسم سے پاک ہوں

---

(1) الاسرار العلویۃ ص 155 تالیف ؛ الشیخ محمد فاضل المسعودی

(2) الرسالۃ المصریۃ ص 76 تالیف ابو عبداللہ محمد بن محمد البغدادی

(3)کتاب الطاعۃ متی تقوم الساعۃ

(4) الرسالۃ ناصح الدولۃ الأمیر جیش بن محمد جعفر محرز ص 438

امیر المومنینؑ خطبہ الدرۃ الیتیمۃ میں آگے توحید کے بارے میں فرماتے ہیں ؛ وَالذَّي لَهُ حَجم له وَزْن، وَالذِي يَسْكُنُ يَتَحَرَكَ، وَالذي يَتَحَرَكَ يَسكُنُ، وَالذَّي يَذْكُرُ بذِكْرِ فَلَهُ النِسْيانُ، وَالنَّي بِالحُروفِ يَقُولُ فَمُضْطَرٌّ، وَالنَّي بِالفِكْرِ يَبْدو ،فَمَشْغُولُ ، وَالذي بالمُسَاوَرَةِ يُحَدِّثُ فَنَاقِصِ، تَعَالَى اللهُ عَنْ كُلِّ مَا ذَكَرْنَاهُ تَبَارَكَ، لا يُعدُّ خَلْقَهُ. : جس کا حجم ہوتا ہے اس کا وزن بھی ہوتا ہے، اور جو سکون اختیار کرتا ہے وہ حرکت بھی کرتا ہے اور جو حرکت کرتا ہے وہ سکون بھی کرتا ہے اور جو یاد کرنے سے یاد آجائے تو اسے بھولنا بھی ہوتا ہے اور جو حروف سے بات کرتا ہے پس وہ مجبور ہوتا ہےاور جو غور و فکر سے ظاہر ہوتا ہے وہ گھرا ہوا ہوتا ہے اور جو مشورہ کرتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے ، یہ جو تمام علامات ہمؑ نے ذکر کی ہیں اللہ ان سے بلند ہے ----

وضاحت ! یہ علامات جو امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی ہیں مخلوق کی صفات ہیں اور اللہ ان سے بے نیاز ہے یہ اللہ کی واحدانیت ہے توحید ہے، جس کا حجم ہوتا ہے اس کا وزن ہوتا ہے جو سکون اختیار کرتا ہے وہ حرکت بھی کرتا ہے اور جو حرکت کرتا ہے سکون بھی کرتا ہے یعنی مخلوق میں کیفیت و تبدیلی ہوتی ہے لیکن اللہ کی توحید یعنی علیؑ تبدیل نہیں ہوتا وہ کیفیات سے پاک ہے جیسا کہ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، عرفهم نفسه بلا شبه ولا كيف [1]، اللہ نے اپنے نفس کی معرفت کسی بھی شبہ (گمان) اور کسی بھی کیفیت کے بغیر کرائی ہے---

امام صادقؑ امیر المومنینؑ علیؑ کی زیارت کرتے ہوئے فرماتے ؛ سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے نفس [2]--- اللہ نے اپنے نفس کی معرفت بغیر کیسی کیفیت کے کرائی ہے اور نفس اللہ علیؑ ہیں اور اللہ کی توحید یعنی علیؑ کیفیت سے پاک ہیں اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ لا بيننا فرق ولا فاصلة وليس زوال ولا انفصال ولا انتقال ادراك الأبصار وليس الأبصار تدركني [3]

فرمایا؛ ہمؑ (اللہ اور علیؑ) میں کوئی فرق نہیں اور نہ کوئی فاصلہ ہے اور ہمؑ میں ہرگز کوئی علیحدگی نہیں آنکھیں میراؑ ادراک نہیں کر سکتیں ---

---

(1)- التوحيد صدوق، باب أنه عز وجل لا يعرف إلا به حديث 4

(2) تفسیر مرآة الانوار ص 317 مطبوعہ قم

(3) الطاعة متى تقوم الساعة ص 362

امیر المومنینؑ نے توحید کے بارے میں فرمایا، جو غور و فکر سے ظاہر ہوتا ہے وہ گھڑا ہوا ہوتا ہے، اور مولا علیؑ اس سے پاک و منزہ ہیں کہ غور و فکر کر کہ علیؑ کو جانا جا سکے، مولاؑ توحید کے اثبات میں فرماتے ہیں، جو حرکت کرتا ہے وہ سکون بھی کرتا ہے اور جو سکون کرتا ہے وہ حرکت بھی کرتا ہے، یعنی اللہ کی توحید علیؑ اس سے پاک ہے کہ وہ حرکت کرے ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، أنا محرک الحرکات [1] میںؑ علیؑ تمام حرکتوں کو حرکت دیتا ہوں ۔۔۔ امیر المومنینؑ توحید کا آگے ذکر بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں، لَا الذَّواتُ ذَوَّتْتهُ، وَالْمُلْكُ مَلَكَهُ، وَلَا الصَّفَاتُ أَوْجَدَتْهُ، بلْ هُوَ مُوج كُلَّ مَوجود، وَخَالِقَ كُلَّ صِفَةٍ وَمَوْصوفٍ؛ فرمایا، نہ ذاتوں نے اسے ذات بنایا ہے اور نہ ہی ملک نے اسے مالک بنایا ہے اور نہ ہی صفات نے اسے وجود دیا ہے بلکہ وہ ہر موجود کو وجود دینے والا ہے اور ہر صفت اور موصوف کا خالق ہے ۔۔۔

وضاحت! صفت نے اسے وجود نہیں دیا بلکہ وہ ہر صفت کا خالق ہے، امیر المومنینؑ علیؑ اثبات توحید کی بات کر رہے ہیں عقیدہ توحید بیان فرما رہے ہیں اور ہم جان چکے ہیں کہ اللہ کی توحید علیؑ ہے اور جو اثبات توحید ہیں درحقیقت امیر المومنینؑ کے اسرار ہیں ، محترم قارئین کرام آپ پہلے مولا صادقؑ کی حدیث ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ جو اللہ کے بارے میں کہا گیا ہے وہ ظاہری طور پر تو اللہ کے لیے ہے لیکن باطن میں وہ ہمارےؑ لیے ہے، جو کچھ اللہ کے لیے کہا گیا ہے وہ ہمارےؑ لیے ہے، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، کہ وہ ہر صفت کا خالق ہے ۔۔۔ امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا ۔ إِنَّ الْأَسْمَاءَ صِفاتٌ وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ [1]؛ فرمایا، یہ اسماء تو صفات ہیں جس سے اس (اللہ) نے اپنے نفس کا وصف بیان کیا ہے ۔ ۔۔ اسماء اس کی صفات ہیں جسے اس نے خلق کیا ہے اور یہ تمام صفات یعنی تمام اسماء اس کے نفس کے وصف کے لیے ہیں ۔ ۔۔ اللہ کا نفس مولا علیؑ ہیں یعنی اللہ کی تمام صفات علیؑ کے وصف میں ہیں ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، أنا مسمی الأسماء و مبدیها [3] امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اسماء کا مسمی ہوں، اور میںؑ ہی اسماء کی ابتداء کرنے والا ہوں ۔۔۔۔

---

(1) کتاب، مناقب الحق ص 40 حدیث 18

(2) الکافی؛ کتاب التوحید باب المعبود

(3) رسالة المصرية ص57

وہ ہر صفت کا خالق ہے، اسماء صفات ہیں اور علیؑ تمام صفات کا اور ہر موصوف کا خالق ہے۔ اس کی انتہا اس کی معرفت ہے تو پھر اس کی انتہا کیسے ہو سکتی ہے جبکہ انتہا اس کی بنائی ہوئی ہے۔

مولاؑ فرماتے ہیں، جسے اللہ کی (حقیقی) معرفت ہو گی وہ پلک جھپکنے کی دیر کے لیے بھی اللہ سے بے خوف نہ ہوگا، جسے جتنی زیادہ معرفت ہو گی وہ اتنا زیادہ اللہ سے ڈرے گا [1]--- اللہ سے وہی ڈرتا ہے جسے اللہ کی معرفت ہو اور علیؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے اللہ میں اور علیؑ میں کوئی فرق نہیں اوپر حدیث گزر چکی ہے جو کچھ اللہ کے لیے کہا گیا ہے وہ علیؑ کے لیے ہے ---

رسول اللہ نے امیر المومنینؑ کے لیے فرمایا، وهو جنب الله و نفس الله و يمين الله عز و جل قوله (ويحذركم الله نفسه) [2]

رسول اللہؐ نے فرمایا ؛ علیؑ اللہ کا پہلو ہے، علیؑ اللہ کا داہنا ہاتھ ہے، علیؑ اللہ کا نفس ہے اور اللہ کا قول ہے ؛ اللہ تم سب کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے (العمران 30)--- علیؑ اللہ کا نفس ہے اور اللہ اپنے نفس علیؑ سے ڈراتا ہے، پس جس قدر زیادہ معرفت ہو گی مومن اتنا علیؑ سے ڈرے گا علیؑ کا تقوی اختیار کرے گا ---

قال الامام المهدي ؛ يا حسين بن روح انا من نفس الله فاحذرونی [3]

امام مہدیؑ قائمؑ آل محمدؐ اپنے وکیل حسین بن روحؒ سے فرماتے ہیں، اے حسین بن روح میںؑ اللہ کے نفس سے ہوں پس مجھؑ سے ڈرو۔

روى محمد بن سنان عن المفضّل ، قال : أتيت الصادق لا فقلت له : يابن رسول الله ، أخبرني عن نورانية أمير المؤمنين صلوات الله عليه . قال نعم يا مفضّل ، معرفته معرفة الله عزّ وجلّ ومعرفة الله عزّ وجلّ معرفة [3]

ترجمہ ، مفضلؒ نے مولا صادقؑ سے امیر المومنینؑ کی معرفت نورانیہ کے متعلق سوال کیا تو مولا صادقؑ نے فرمایا---

---

(1) میزان الحکمت ، ج 1 ص 53

(2) فضائل ابن شاذن چ 175 مطبوعہ نجف

(3) مناقب الحق ص 36 حدیث 9

(4) المناقب ، کتاب عتیق ص 67

امیر المومنینؑ علیؑ کی معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت امیر المومنینؑ علیؑ کی معرفت ہے --- مولاؑ علیؑ کی معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت علیؑ کی معرفت ہے ، کیا ہے اللہ کی معرفت ؟

رسول اللہؐ سے سوال کیا گیا ، کہ مولاؑ اللہ کی معرفت کا حق کیا ہے ؟

رسول اللہؐ نے فرمایا ، اس بات کو سمجھ کر دل سے یقین کر لینا کہ اللہ بے مثال ہے، قادر مطلق ہے ہر شے پر قادر ہے، اول ہے آخر ہے ظاہر ہے باطن ہے، اللہ کے کلام جیسا کوئی کلام نہیں ، اس کا کوئی ہمسر یا برابر نہیں وہ لاشریک ہے ، یہ جاننا اور دل سے ماننا اللہ کی حقیقی معرفت ہے ----[1]

وضاحت! قارئین کرام آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ کی معرفت کیا ہے ؟ اور علیؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے یعنی، علیؑ کی معرفت یہ ہے کہ دل سے یقین ہو کہ علیؑ بے مثال ہے ، علیؑ قادر مطلق ہے ہر شے پر قادر ہے، علیؑ اول ہے آخر ہے ظاہر ہے باطن ہے، علیؑ کے کلام جیسا کوئی کلام نہیں، علیؑ کا کوئی ہمسر یا برابر نہیں وہ لاشریک ہے یہ جاننا علیؑ کی معرفت ہے -

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، توحید کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے پالنے والے مالک کے لیے ایسی کسی بات کو جائز نہ جانو جو اپنے لیے جائز سمجھتے ہو کیونکہ وہ بے حد بلند و برتر اور بے مثل ہے وہ ہر جگہ پایا جاتا ہے کوئی جگہ بھی اس سے خالی نہیں ہے وہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے وہ نظروں سے اوجھل ہے مگر کبھی غیر موجود نہیں ہوتا [1] - (یہ معرفت امیر المومنینؑ ہے)

عن جابر بن يزيد الجعفي عن المفضل بن عمر قال: قال الصادق منه الرحمة ان من صفة الحكيم أن لا يعبد الا موجوداً ظاهراً لأن من غاب فلم يُر يوشك أن لا يكون شيئاً وأن العزيز لما خلق الخلق ودعاهم الى الوحدانية ثم ظهر بينهم فمن عرفه هناك عرفه ها هنا ومن أنكره هناك أنكره هنا وكفى بجهنم سعيراً. [2]

---

(1) ميزان الحكمت

(2) رسالة ناصح الدولة الأمير جيش بن محمد بن جعفر بن محرز

مفضل کہتے ہیں، امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، الحکیم کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ کسی کی عبادت نہیں کرتا سوائے اس کے جو ظاہراً موجود ہو --- کیونکہ جو غائب ہے اور نظر نہیں آتا وہ کچھ بھی نہیں، جب عزیز (اللہ) نے مخلوق کو خلق کیا اور اپنی واحدانیت اپنی توحید کی دعوت دی پھر وہ (اللہ) مخلوق کے درمیان ظاہر ہوا، پس جس نے اسے وہاں (عالم ارواح میں) پہچانا وہ اسے یہاں بھی پہچانتا ہے---

اور جس نے اس کا وہاں انکار کیا وہ یہاں بھی اس کا منکر ہے، ان منکروں کے لیے بھڑکتی ہوئی جہنم سعیر کافی ہے ----

وضاحت؛ حکیم کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اس کے سوائے کسی کی عبادت نہیں کرتا جو ظاہری طور پر موجود ہو --- اور اللہ مخلوق کے سامنے ظاہر ہوا جب اللہ نے اپنی توحید کی دعوت دی --- یہ دعوت دینے والا کون ہے ؟

وہ اپنی توحید کی دعوت دینے والا میرا مولا علیؑ ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، یوم الست میں ہی ندا دینے والا تھا، کیا میںؑ علیؑ تم سب کا رب نہیں ہوں؟ --- سب نے کہا ہاں بے شک تو ہماراً رب ہے --- پھر علیؑ ظاہر ہوئے --- یہی ظہور اللہ کا ظہور ہے --- مولا صادقؑ فرماتے ہیں، جب اللہ عزوجل ظاہر ہوا --- پس اس روز یعنی جب مخلوق سے عہد لیا گیا تب سے جس نے وہاں اللہ کو پہچانا تو وہ اسے یہاں اس دنیا میں بھی پہچانتا ہے --- اور جس نے وہاں انکار کر دیا تھا تو وہ یہاں اس دنیا میں بھی اس کا منکر ہے --- وہ ظہور وہ پہچان امیر المومنینؑ کی تھی تو امیر المومنینؑ نے فرمایا، ---

قال امیر المومنین ، من عرفني هنا عرفني هناك، ومن أنكرني هنا أنكرني هناك، [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، جو یہاں مجھؑے پہچانتا ہے وہ وہاں بھی مجھؑے جانتا تھا --- اور جو یہاں میراً انکار کرتا ہے وہ وہاں بھی میراً منکر تھا --

یہی وجہ ہے جب یہاں کئی دفعہ امیر المومنینؑ کے سامنے لوگ آتے اور کہتے یاعلیؑ ہم آپؑ سے محبت کرتے ہیں، تو امیر المومنینؑ فرماتے ، تم جھوٹے ہو اگر تم مجھؑ سے محبت کرتے تو وہاں میرےؑ سامنے پیش ہوتے میراً انکار نہ کرتے ---

---

(1) الطاعة متى تقوم الساعة ص **364**

➢ اخلاص

دین کی ابتدا علیؑ کی معرفت ہے کمال معرفت علیؑ کی تصدیق ہے، کمال تصدیق توحید ہے، کمال توحید اخلاص ہے ---

مولا امیر المومنینؑ کی توحید کے کمال پر پہنچ جانے کے بعد اخلاص کا درجہ شروع ہوتا ہے، پچھلے صفحات پر بات ہو چکی ہے کہ تصدیق یقین کا نام ہے اور یقین لوگوں میں سب سے کم تقسیم کیا گیا ہے، اس حساب سے ان لوگوں کی تعداد جو حقیقی توحید پر قائم ہیں انتائی قلیل ہے پھر توحید میں کمال حاصل کرنا اور کمالِ توحید کے بعد اب جو درجہ آتا ہے اخلاص کا-----

اخلاص کے لغوی معنی ہیں: خلوص , خالص کرنا، سورہ" قل ھو اللہ احد " کو سورہ اخلاص کہتے ہیں کیونکہ اس میں خالص عقیدہِ توحید ہے -

حکمِ آل محمدؐ میں اخلاص کیا ہے؟ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں - --

اخلاص عظیم کامیابی ہے - اخلاص ایمان کا اعلیٰ مرتبہ ہے، اخلاص اللہ کے مقربین کی عبادت ہے، اخلاص یقین کا پھل ہے (یقین سب سے کم تقسیم کیا گیا ہے) اخلاص سے اعمال بلند ہوتے ہیں، اخلاص نیک اعمال کی جان ہے جب عمل کرو تو اخلاص سے کرو ، اخلاص ایمان کا بلند ترین مقام ہے، اخلاص مقصود (مقصد) دین ہے ، جس نے اللہ کے لیے اخلاص اختیار کیا تو اللہ نے بھی اسے اپنے لیے خالص کر لیا، اخلاص سب سے بزرگ مرتبہ ہے، کمال یقین اخلاص، اور ایثار والے لوگ مقام اعراف پر ہوں گے ، زمین سے بلند ہونے والی سب سے جلیل القدر شے اخلاص ہے --- (تجلیات حکمت، غرر الحکم)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ الاخلاص اشرف نھایة. اخلاص اشرف ترین انتہا ہے --- الاخلاص غایة، اخلاص اصل مقصد ہے---

الاخلاص عبادة المقربین، اخلاص مقربین کی عبادت ہے --- بالاخلاص تتفاضل مراتب المؤمنین، اخلاص ہی کے ذریعہ مومنین کے مراتب کی فضیلت ہوتی ہے --- قال اللہ تعالی : الاخلاص ستر من اسراری استودعته قلب من احببت من عبادي وفیه

الاخلاص سر من سری اودعه في قلب من احببته ! اللہ نے فرمایا، اخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے اسے میں نے اپنے

بندوں میں سے اس شخص کے دل میں رکھ دیا ہے جسے میں نے اپنا محبوب بنا لیا ہے ---اعمل لوجه واحد يكفيك الوجوه كلها؛ ایک ہی ذات کے لیے عمل کرو کہ یہ تمہیں دوسری ذاتوں سے کافی ہو گا--- اخلص قلبك يكنك القليل من العمل، اپنے دل کو خالص کر لے تیرا قلیل عمل بھی کافی ہو گا--- ليست الصلاة قيامك و قعودك ، انما الصلوة اخلاصك و ان تريد بها وجه الله

نماز (الصلاۃ) قیام و قعود کا نام نہیں ، نماز تمہارے صرف اخلاص کا نام ہے اور اس (اخلاص) کے سبب تم اللہ کے چہرے کو (دیکھ سکتے ہو ، تلاش کر سکتے ہو) --- سبب الاخلاص اليقين، اخلاص کا سبب یقین ہے --- (میزان الحکمت ؛ غرر الحکم)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ نے آدمی کے اندر دو دل خلق نہیں کئے --- کہ ایک دل سے محبت کرے اور دوسرے سے بغض رکھے جس کے دل میں ہمارےؑ غیر کی محبت ہے وہ ہماراؑ قاتل ہے --- اور ہمؑ پر زیادتی کرنے والا ہے --- اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا شخص (جو ہمارےؑ غیر کی محبت رکھتا ہے) اللہ اس کا دشمن ہے اللہ تعالی کافروں کا دشمن ہے --- (تفسیر فرات الکوفی) ---- یہ ہے اخلاص ---

قال امير المومنين يا سلمان و يا جندب ان معرفتى بالنورانية معرفة الله و معرفة الله معرفتى و هو الدين الخالص بقول الله سبحانه " وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعْبُدُواْ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ " و هو الاخلاص (حدیث معرفت النورانیہ)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ۔ اے سلمان و جندب (ابوذر) نورانیت کے ساتھ مجھ علیؑ کی معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میریؑ معرفت ہے یہ خالص دین ہے جس بارے میں اللہ کہتا ہے " حالانکہ انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں " اے سلمان اسی کا نام اخلاص ہے ---

قال امير المومنين ، انا خلاصة الاخلاص [2],[1] ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ علیؑ اخلاص کا خلاصہ ہوں، (الخلاصة کا معنی ہے، جوہر، اصل)[3]

قال امير المومنين، انا جوهر الاخلاص [4] ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اخلاص کا جوہر ہوں ---

---

(1) خطب النادره امير المومنين ص **163** (2) الدر المنتظم فى السر الأعظم ص **40** (محمد بن طلحة الشافعى)

(3) القاموس (4) كتاب المبين ج1 ص **333**

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں : میں اخلاص کی اصل ہوں میں اخلاص کی حقیقت ہوں ----

کوئی اگر سورہ اخلاص قل ھو اللہ احد پڑھے تو اس کی اصل میرے مولا علیؑ ہیں --- دین یعنی علیؑ کی ظاہری ابتدا علیؑ کی معرفت ہے کمال معرفت علیؑ کی تصدیق ہے علیؑ کی کمالِ تصدیق علیؑ کی توحید ہے اور کمال توحید اخلاص ہے اور کمال اخلاص یہ ہے کہ علیؑ سے صفات کی نفی کی جائے --- کمالِ اخلاص جہاں مولاؑ سے صفات کی نفی کرنی ہے --

امام رضاؑ فرماتے ہیں: اللہ کی توحید کا نظام یہ ہے کہ اُس سے صفات کی نفی کی جائے --- [1]

نظامِ توحید ہے کہ صاحبِ توحید ایسا ہو کہ اس پر کسی صفت کا ادراک ہی نہ ہو، اب دیکھتے ہیں کہ وہ کون ہے ---

اس مقام کے بارے میں مولاعلیؑ فرماتے ہیں: انا الذی لایقع علیه اسم و لا صفة ظاهر امامة و باطني غيب لایدرک [2]

فرمایا، میں وہ علیؑ ہوں کہ جس پر نہ کسی اسم کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ ہی صفت کا میراؑ ظاہر امامت اور میراؑ باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن ہی نہیں ---

قال امير المومنين : انا المعنى الذى لا يقع عليه اسم و لا شبه [4،3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ وہ خاص معنی ہوں جس پر نہ تو اسم کا ادراک ہے اور نہ ہی وہم و گمان کا، مجھؑ پر کوئی اسم واقع نہیں ہوتا

قال امير المومنين : انا المعنى الذى لا يقعُ عليه اسمٌ و لا شُبهة انا اظهر كيف اشاء [5]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، وہ معنی ہوں جس پر نہ تو اسم کا اطلاق ہے نہ ہی وہم و گمان کا، میںؑ جیسے چاہوں ظاہر ہوتا ہوں ---

---

(1) التوحید صدوق، باب2 (2) شرح زیارت جامعه

(3) مشارق الأنوار اليقين عربی ص 279 اردو 299

(4) کتاب نقطه ص 170

(5) کلمات قصار امیر المومنین

اسم اللہ ذات است حسین

قال امیر المومنین: انا المعنی الذی لا یقعُ علیه اسمٌ و لا شُبهة [1،2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ وہ معنی ہوں جس پر نہ تو اسم کا اطلاق ہے نہ ہی وہم و گمان کا...

قال امیر المومنین ، انا الذی لا یقع علی اسم و لا رسم [3،4]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ وہ ہوں جس پر نہ کسی اسم کا اطلاق ہوتا ہے نہ ہی کسی رسم کا ---

قال امیر المومنین ؛ ظاهري ،ولاية، وباطني غيب لا يدرك [5]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میراً ظاہر ولایت ہے ، اور میراً باطن غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتے --

قال الصادق صلوات اللہ علیه نحن ظاهر اللہ و لسنا غیر باطنه و لاوراءنا غایه [6]

امام صادقؑ نے فرمایا ، ہمؑ اللہ کا ظاہر ہیں، اور ہمارےؑ علاوہ کوئی اللہ کا باطن نہیں اور نہ ہمارےؑ علاوہ کوئی اللہ کی انتہا ہے - --

توحید کا نظام یہ ہے کہ اس سے صفات کی نفی کی جائے، اور امیر المومنینؑ نے اپنی ذات سے صفات کی نفی کر دی پس نظام توحید یہاں مکمل ہو رہا ہے --- یہ امیر المومنینؑ کی معرفت کے درجے ہیں جب بندہ اس مقام مولا امیر المومنینؑ علیؑ سے صفات کی نفی تک پہنچتا ہے تو اس کے بعد وہ مقام شروع ہوتا ہے جہاں وہم و گمان کی بھی پہنچ نہیں اس کے بعد **ہویت** ہے جہاں اسم اور صفت کا ادراک نہیں وہاں پر زبانیں خاموش اور عقلیں حیران ہو جاتی ہیں--- مولاً فرماتے ہیں! میراً ظاہر امامت ہے اور باطن غیب ہے جس کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے مولاً کا فرمان گزر چکا ہے کہ یا طارق: الامام' واحدانیتِ کبریاء اے طارق امامؑ کبریاء کی توحید ہوتا ہے، اور مولا فرماتے ہیں میراً ظاہر امامت ہے اور باطن غیب- --

---

(1) شرح خطبة البیان علامه محمد تقی مجلسی
(2) بحر المعارف ص 282 (خطی)
(3) هو العلی العظیم ص 16
(4) خلیفة اللہ فی العالمین ص 360
(5) مصابیح الدجی الشروح الأوحدیة للاحادیث النورانیة ج 4 ص 154
(6) النقاش بین الجسری و الخصیبی ؛ المناظرات و الردود ص 84

امامت توحید ہے یعنی امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں: میراً ظاہر توحید ہے اور میراً باطن غیب ہے جسے ادراک نہیں کیا جا سکتا توحید میرے مولاؑ کا ظاہری مقام ہے --- چونکہ! ان درجات کو کمال کے ساتھ عبور کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں معرفت کسی کے بس کی بات نہیں اس پر کسی کا اختیار نہیں معرفت اللہ کا عمل ہے یہی اللہ کا فضل جسے چاہے عطا کرے جس سے چاہے روک لے ---

نحن اصل کل خیر و من فروعنا کل بر و من البر التوحید و الصلوۃ و الصیام کظم الغیظ

مولاؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ ہر خیر کی اصل ہیں، اور ہماریؑ فرع (شاخ) ہر نیکی ہے، جس میں توحید ، نماز، روزہ، غصہ کا پی جانا، غیض و غضب کا کنٹرول، خطا کار کو معاف کرنا فقیر پر رحم کرنا، ہمسایہ کے حقوق کا خیال کرنا، اور ہماراً دشمن ہر برائی کی جڑ ہے، جس کی شاخیں قبیح و فحاشی جس میں جھوٹ، خباثت، بخل، قطع رحمی ، سود خوری ، اموال یتیم کھانا، حدود الہی سے تجاوز کرنا، ہر قسم کی برائی فحاشی ان سے ظاہر ہوتی ہے جس کا باطن زنا، چوری، اور ہر ایک بدی برائی ہے [1،2،3]

مولاؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ ہر خیر کی اصل ہیں اور توحید ہماریؑ فرع ہے ---

ابن سنان کہتے ہیں، امام محمد باقرؑ نے فرمایا، والتوحید أن تعلم أن الله قديم أزل ظهر بالعلوية، [4]

فرمایا، اے سنان جان لو توحید یہ ہے کہ، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ ازل سے قدیم ہے جو علویت کے ساتھ ظاہر ہوا ---

مولاؑ کا ظاہر امامت ہے تو ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ امامت کیا ہے اس سلسلہ میں ہم خطبہ طارق نقل کرتے ہیں، جو امیر المومنینؑ نے اپنے راز دار صحابی طارقؓ سے فرمایا ۔ جو حدیثِ طارق کے نام سے مشہور ہے -----

---

(1) طوالع الأنوار ج1 ص 275 (بیروت)

(2) حسین سید الشهداء حقيقة بلا انتهاء ص277

(3) اسرار طاهرين و الكافی

(4) حقائق اسرار الدين ص 29

- **امام کی تعریف خطبہ طارق**

عن طارق بن شهاب عن أمير المؤمنين عليه السلام أنه قال : يا طارق الامام كلمة الله وحجة الله ووجه الله ونور الله وحجاب الله وآية الله يختاره الله ويجعل فيه ما يشاء ويوجب له بذلك الطاعة والولاية على جميع خلقه فهو وليه في سماواته وأرضه، أخذ له بذلك العهد على جميع عباده، فمن تقدم عليه كفر بالله من فوق عرشه، فهو يفعل ما يشاء وإذا شاء الله شاء. ويكتب على عضده: " وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا " فهو الصدق والعدل وينصب له عمود من نور من الأرض إلى السماء يرى فيه أعمال العباد، ويلبس الهيبة وعلم الضمير، ويطلع على الغيب، ويرى ما بين المشرق والمغرب فلا يخفى عليه شئ من عالم الملك والملكوت، ويعطى منطق الطير عند ولايته. فهذا الذي يختاره الله لوحيه ويرتضيه لغيبه ويؤيده بكلمته ويلقنه حكمته و يجعل قلبه مكان مشيته وينادى له بالسلطنة ويذعن له بالامرة ويحكم له بالطاعة وذلك لان الإمامة ميراث الأنبياء ومنزلة الأصفياء وخلافة الله وخلافة رسل الله فهي عصمة وولاية وسلطنة وهداية، وإنه تمام الدين ورجح الموازين.

الامام دليل للقاصدين ومنار للمهتدين وسبيل السالكين وشمس مشرقة في قلوب العارفين، ولايته سبب للنجاة وطاعته مفترضة في الحياة وعدة بعد الممات، وعز المؤمنين وشفاعة المذنبين ونجاة المحبين وفوز التابعين، لأنها رأس الاسلام وكمال الايمان ومعرفة الحدود والاحكام وتبيين الحلال من الحرام، فهي مرتبة لا ينالها إلا من اختاره الله وقدمه وولاه وحكمه. فالولاية هي حفظ الثغور وتدبير الأمور وتعديد الأيام والشهور الامام الماء العذب على الظمأ، والدال على الهدى، الامام المطهر من الذنوب، المطلع على الغيوب، الامام هو الشمس الطالعة على العباد بالأنوار فلا تناله الأيدي والابصار وإليه الإشارة بقوله تعالى: " فلله العزة ولرسوله وللمؤمنين " والمؤمنون علي و عترته، فالعزة للنبي وللعترة، والنبي والعترة لا يفترقان في العزة إلى آخر الدهر. فهم رأس دائرة الايمان وقطب الوجود وسماء الجود وشرف الموجود وضوء شمس الشرف ونور قمره وأصل العز والمجد ومبدؤه ومعناه ومبناه، فالامام هو السراج الوهاج والسبيل والمنهاج والماء الثجاج والبحر العجاج والبدر المشرق والغدير المغدق والمنهج الواضح المسالك، والدليل إذا عمت المهالك والسحاب الهاطل والغيث الهامل والبدر الكامل والدليل الفاضل والسماء الظليلة والنعمة الجليلة والبحر الذي لا ينزف والشرف الذي لا يوصف والعين الغزيرة والروضة المطيرة والزهر الأريج والبدر البهيج والنير اللائح والطيب الفائح والعمل الصالح والمتجر الرابح والمنهج الواضح والطيب الرفيق والأب الشفيق مفزع العباد في الدواهي والحاكم والآمر والناهي، مهيمن الله على الخلائق، وأمينه على الحقائق حجة الله على عباده ومحجته في أرضه وبلاده، مطهر من الذنوب مبرأ من العيوب مطلع على الغيوب، ظاهره أمر لا يملك، وباطنه غيب لا يدرك، واحد دهره وخليفة الله في نهيه وأمره. لا يوجد له مثيل ولا يقوم له بديل. فمن ذا ينال معرفتنا أو يعرف درجتنا أو يشهد كرامتنا أو يدرك

منزلتنا؟ حارت الألباب والعقول وتاهت الافهام فيما أقول تصاغرت العظماء وتقاصرت العلماء وكلت الشعراء وخرست البلغاء ولكنت الخطباء وعجزت الفصحاء وتواضعت الأرض والسماء عن وصف شأن الأولياء.

وهل يعرف أو يوصف أو يعلم أو يفهم أو يدرك أو يملك من هو شعاع جلال الكبرياء وشرف الأرض والسماء؟ جل مقام آل محمد صلى الله عليه وآله عن وصف الواصفين و نعت الناعتين وأن يقاس بهم أحد من العالمين، كيف وهم الكلمة العلياء، والتسمية البيضاء، والوحدانية الكبرى التي أعرض عنها من أدبر وتولى، وحجاب الله الأعظم الاعلى. فأين الاختيار من هذا؟ وأين العقول من هذا؟ ومن ذا عرف أو وصف من وصفت؟ ظنوا أن ذلك في غير آل محمد، كذبوا وزلت أقدامهم، اتخذوا العجل ربا، والشياطين حزبا، كل ذلك بغضة لبيت الصفوة ودار العصمة وحسدا لمعدن الرسالة الزحام؟ والامام يجب أن يكون عالما لا يجهل، وشجاعا لا ينكل، لا يعلو عليه حسب ولا يدانيه نسب، فهو في الذروة من قريش، والشرف من هاشم، والبقية من إبراهيم والنهج من النبع الكريم، والنفس من الرسول، والرضى من الله، والقول عن الله. فهو شرف الاشراف والفرع من عبد مناف، عالم بالسياسة، قائم بالرياسة، مفترض الطاعة إلى يوم الساعة، أودع الله قلبه سره، وأطلق به لسانه فهو معصوم موفق ليس بجبان ولا جاهل، فتركوه يا طارق واتبعوا أهواءهم ومن أضل ممن اتبع هواه بغير هدى من الله؟

والامام يا طارق بشر ملكي وجسد سماوي وأمر الهي وروح قدسي ومقام علي ونور جلي وسر خفي، فهو ملك الذات، إلهي الصفات، زائد الحسنات، عالم بالمغيبات خصا من رب العالمين، ونصا من الصادق الأمين. وهذا كله لآل محمد لا يشاركهم فيه مشارك. لأنهم معدن التنزيل ومعنى التأويل وخاصة الرب الجليل ومهبط الأمين جبرئيل، صفوة الله وسره وكلمته، شجرة النبوة ومعدن الصفوة عين المقالة، ومنتهى الدلالة، ومحكم الرسالة، ونور الجلالة جنب الله ووديعته، وموضع كلمة الله ومفتاح حكمته، ومصابيح رحمة الله وينابيع نعمته السبيل إلى الله والسلسبيل والقسطاس المستقيم والمنهاج القويم والذكر الحكيم والوجه الكريم والنور القديم، أهل التشريف والتقويم والتقديم والتعظيم والتفضيل خلفاء النبي الكريم وأبناء الرؤف الرحيم وأمناء العلي العظيم، ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم. السنام الأعظم والطريق الأقوم، من عرفهم وأخذ عنهم فهو منهم، وإليه الإشارة بقوله: " فمن تبعني فإنه مني " خلقهم الله من نور عظمته وولاهم أمر مملكته فهم سر الله المخزون وأولياؤه المقربون وأمره بين الكاف والنون إلى الله يدعون وعنه يقولون وبأمره يعملون. علم الأنبياء في علمهم وسر الأوصياء في سرهم وعز الأولياء في عزهم كالقطرة في البحر والذرة في القفر، والسماوات والأرض عند الامام كيده من راحته يعرف ظاهرها من باطنها ويعلم برها من فاجرها ورطبها ويابسها، لان الله علم نبيه علم ما كان وما يكون وورث ذلك السر المصون الأوصياء المنتجبون، ومن أنكر ذلك فهو شقي ملعون يلعنه الله ويلعنه اللاعنون. وكيف يفرض الله على عباده طاعة من يحجب عنه ملكوت السماوات والأرض؟ وإن الكلمة من آل محمد تنصرف إلى سبعين وجها، وكل ما في الذكر الحكيم

والكتاب الكريم والكلام القديم من آية تذكر فيها العين والوجه واليد والجنب فالمراد منها الولي لأنه جنب الله ووجه الله،يعني حق الله وعلم الله وعين الله ويد الله فهم الجنب العلي والوجه الرضي والمنهل الروي والصراط السوي والوسيلة إلى الله والوصلة إلى عفوه ورضاه. سر الواحد والاحد، فلا يقاس بهم من الخلق أحد، فهم خاصة الله وخالصته وسر الديان وكلمته، وباب الايمان وكعبته وحجة الله ومحجته وأعلام الهدى ورايته وفضل الله ورحمته، وعين اليقين وحقيقته، وصراط الحق وعصمته، و مبدء الوجود وغايته، وقدرة الرب ومشيته، وأم الكتاب وخاتمته، وفصل الخطاب ودلالته، وخزنة الوحي وحفظته، وآية الذكر وتراجمته، ومعدن التنزيل ونهايته فهم الكواكب العلوية والأنوار العلوية المشرقة من شمس العصمة الفاطمية، في سماء العظمة المحمدية والأغصان النبوية النابتة في دوحة الأحمدية والاسرار الإلهية المودعة في الهياكل البشرية، والذرية الزكية، والعترة الهاشمية الهادية المهدية أولئك هم خير البرية. فهم الأئمة الطاهرون والعترة المعصومون والذرية الأكرمون والخلفاء الراشدون والكبراء الصديقون والأوصياء المنتجبون والأسباط المرضيون والهداة المهديون والغر الميامين من آل طه وياسين، وحجج الله على الأولين والآخرين. اسمهم مكتوب على الأحجار وعلى أوراق الأشجار وعلى أجنحة الأطيار و على أبواب الجنة والنار وعلى العرش والأفلاك وعلى أجنحة الاملاك وعلى حجب الجلال وسرادقات العز والجمال، وباسمهم تسبح الأطيار، وتستغفر لشيعتهم الحيتان في لجج البحار، وان الله لم يخلق أحدا إلا وأخذ عليه الاقرار بالوحدانية والولاية للذرية الزكية والبراءة من أعدائهم وإن العرش لم يستقر حتى كتب عليه بالنور: لا إله إلا الله محمد رسول الله علي ولي الله۔ [1،2]

ترجمہ: اے طارق امام اللہ کا کلمہ [3] ، اللہ کی حجت، اللہ کا چہرہ ، اللہ کا نور، اللہ کا حجاب اور اللہ کی آیت ہوتا ہے ، امام کو اللہ منتخب کرتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے اس کو عطا کرتا ہے، اور اللہ تمام مخلوق پر امامؑ کی اطاعت کو واجب کرتا ہے، پس امامؑ تمام آسمانوں اور زمین پر اللہ کا ولی ہے اللہ نے اس بات پر اپنے تمام بندوں سے عہد لیا ہے پس جس نے امامؑ پر سبقت کی اُس نے عرش کے اللہ سے کفر کیا ---

---

(1) بحار الانوار ج 25 ص 169 حديث 38 بيروت (2) مشارق الأنوار اليقين

(3) کلمہ کے بارے میں' وَلَوْ أَنَّمَا فِي ٱلْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَٰمٌ وَٱلْبَحْرُ يَمُدُّهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَٰتُ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ' اگر روئے زمین پر تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر پھیل کر سیاہی بن جائیں پھر بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے (لقمان 27) امام حسن عسکریؑ اس آیت کی تاویل میں فرماتے ہیں: اللہ کے کلمات ہمؑ ہیں اور ہمارےؑ علوم کبھی ختم نہیں ہوتے نہ ہی تم ہمارےؑ فضائل کو پا سکتے ہو (تاویل الآیات) یعنی تمام درخت اگر قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی تو مولاؑ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں گی ---

امامؑ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اور امامؑ تب ہی کرتا ہے جب اللہ کسی بات کو چاہتا ہے، امامؑ کے بازو پر" وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا یعنی مکمل ہوا تیرے رب کا کلمہ جو صدق اور عدل سے " لکھا رہتا ہے، امامؑ صدق اور عدل ہے، امامؑ کے لیے زمین سے آسمان تک ایک نور کا ستون نصب کیا جاتا ہے، جس میں وہ بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ امامؑ اللہ کی ہیبت [2] و جلال اور اللہ کے علم سے ملبوس رہتا ہے---

امامؑ دل کی بات جانتا ہے اور غیب پر مطلع رہتا ہے، ہر چیز پر امامؑ کا اثر ہوتا ہے، امامؑ مشرق اور مغرب تمام اشیاء کو دیکھتا ہے، عالم ملک اور ملکوت کی کوئی شے امام سے پوشیدہ نہیں ۔اور امامؑ کی وَلایت میں اس کو پرندوں کی زبان عطا کی جاتی ہے، پس یہی امامؑ ہے جسے اللہ نے اپنی وحی کے لیے اختیار کیا اور غیب کے لیے پسند فرمایا، اللہ امامؑ کی تائید اپنے کلمے سے کرتا ہے، اور اپنی حکمت عطا کرتا ہے، امامؑ کے دل کو اپنی مشیت کی جگہ قرار دیتا ہے، اور امامؑ کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے امامؑ کے امر کی اطاعت کی جاتی ہے ---

کیونکہ امامت میراث انبیاء اور درجہ اوصیا ہے، اللہ کی خلافت اور اللہ کے رسولوں کی خلافت ہے، پس امامؑ عصمت اور وَلایت ہے سلطنت اور ہدایت ہے کیونکہ امامؑ تمام تر دین ہے، اور ہر مرتبہ امامؑ کا پلڑا بھاری رہتا ہے امامؑ اللہ کے طلبگاروں کے لیے دلیل ہے ---

اور منارہ نور اور سالکین کے لیے سبیل راہ اور عارفین کے دلوں میں چمکنے والا سورج ہے، امامؑ کی وَلایت کے سبب نجات ہے، امامؑ کی اطاعت زندہ رہنے کے لیے فرض کر دی گی ہے سامانِ آخرت ہے موت کے بعد مومنین کے لیے عزت ہے اور گناہگاروں کے لیے شفاعت ہے محبت کرنے والوں کے لیے نجات اور اتباع کرنے والوں کے لیے عظیم کامیابی ہے، کیونکہ امامؑ اسلام کا راس ایمان اور کمال ایمان اور معرفت حدود و احکام و حلال اور حرام کا بیان کرنے والا ہے، امامتؑ وہ رتبہ ہے جس تک صرف وہی پہنچ سکتا ہے جس کو اللہ نے اختیار کیا ہو اور سب پر مقدم اور حاکم اور ولی بنایا ہے، پس وَلایت سرحدوں کی حفاظت ہے امور کی تدبیر ہے اور یہ (امامؑ) ایام اور مہینوں کے عدد کے برابر ہے، امامؑ پیاس میں ٹھنڈا میٹھا پانی ہے اور ہدایت کا رہنما ہے، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے غیب پر اطلاع رکھتا ہے، پس امامؑ

---

(2) الھیبة یعنی خوف ، ڈر-- امامؑ اللہ کا خوف ہوتا ہے ---

بندوں پر طلوع ہونے والا نور کا سورج ہے، جس تک نہ کسی کے ہاتھ پہنچ سکتے ہیں نہ ہی نظریں اور اسی طرف اللہ کے اس قول کا اشارہ ہے

وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ وَلِلْمُؤْمِنِينَ اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہی ہے " (منافقون 8)

مومنین سے مراد علیؑ اور عترتِ علیؑ ہے، لہذا عزت نبیؐ اور عترتِ نبیؐ کے لیے ہے، نبیؐ اور ان کی عترت زمانہ ختم ہونے تک جدا نہیں ہوسکتے ، لہذا آل محمدؐ ایمان کے دائرے کا مرکز اور قطب ہیں سخاوت کا آسمان ہیں ہر موجود کے لیے ، اور شرف موجود ہیں یہی ضیائے آفتاب شرافت اور اس کے ماہتاب کے نور ہیں اور اصل معدن (کان) عزت و بزرگی اور اس کے مبدا ہیں ان کا معنی میں انکی بنیاد ہیں، پس امامؑ روشن چراغ ہے روشن راستہ ہے ٹھنڈا پانی ہے موجیں مارتا ہوا سمندر ہے چودھویں کا چاند ہے بھرا ہوا غدیر ہے، راہی کے لیے واضح راستہ ہے وادیِ ہلاکت سے نکال کر لے جانے والا رہنما ہے ساون کا بادل ہے امامؑ پھیلتی ہوئی خشبو ہے، امامؑ عمل صالح ہے ---

امامؑ واضع راستہ اور اچھا دوست ہے، اور محبت کرنے والا باپ ہے دکھوں میں پناہ گاہ ہے، امامؑ حاکم ہے جو اچھے حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے، مخلوقات پر اللہ کا امیر ہے اللہ کے حقائق کا امین ہے، بندوں پر اللہ کی حجت ہے امامؑ گناہوں اور عیبوں سے پاک ہوتا ہے غیب پر مطلع ہوتا ہے، امامؑ کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کسی کا بس نہیں چلتا، اور امامؑ کا باطن ایسا غائب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا۔ امامؑ زمانہ میں واحد ہوتا ہے۔ اور اللہ کے امر و نہی میں اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے،، امامؑ جیسا دوسرا کوئی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی دوسرا امامؑ کی جگہ لے سکتا ہے۔ پس کون ہے جو ہماریؑ معرفت حاصل کر سکے یا ہماری منزل کو پہنچ سکے؟ میرےؑ (علیؑ) بیان سے عقلیں گنگ ہو گئیں، اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دم توڑ گئی عظیم اور برتر لوگ چھوٹے ہو گئے۔ علماء معذور ہو گئے شاعر تھک گئے اہل بلاغت گونگے ہو گئے خطیبوں کی زبان لکنت کرنے لگی شاعروں سے شعر کی قدرت ختم ہوگی، زمین اور آسمان جھک گئے، کون ہے جو اولیاء کی شان بیان کر سکے، کوئی ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ جانتا ہے اور بتا سکتا ہے؟

یا جانتا ہے اور سمجھتا ہے یا اُس نے پالیا ہے اور اُسکے قبضے میں ہے یہ اُس ہستی (امامؑ) کی شان کا بیان ہے جو نقطۂ کائنات ہے، دائروں کا مرکز ہے، ممکنات کا راز ہے، اور کبریاء کے جلال کی کرن ہے، امامؑ زمین و آسمان کا شرف ہے، آل محمدؐ کا مقام اس سے برتر ہے کہ

کوئی تعریف کرنے والا انؑ کی تعریف کر سکے اور عالمین میں کسی کو آل محمدؑ کے ساتھ قیاس نہیں کیا جاسکتا احدؑ من العَالمین آل محمدؑ عالمین سے احد ہیں، امامؑ اول نور ہے اور بلند کلمہ ہے والتسمیۃ البیضاء امامؑ سفید نام ، نورانی بسم اللہ ہے۔ والوحدانیۃ الکبری امامؑ کبریاء کی واحدانیت کبریاء کی توحید ہوتا ہے، امامؑ حجاب اللہ[1] العظیم و الاعلیٰ ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی اور بھی ہو سکتا ہے؟ اور کیا عقلیں امامؑ کو سمجھ سکتی ہیں؟ کہنے والوں نے جو کہنا تھا کہا جو سمجھنا تھا سمجھا جو یہ سمجھے کہ یہ صفات آل محمدؑ کے علاوہ بھی کسی میں ہیں تو وہ جھوٹا ہے وہ اُن میں سے ہے جن کے قدم بھٹک گئے ہیں اور جنھوں نے بچھڑے کو خدا مان لیا اور شیطان کی جماعت میں شامل ہو گیا۔ اور یہ سب کچھ پاک اور معصومؑ گھرانے کی بغض میں کیا ہے۔ امامؑ رسالت اور حکمت کی کان سے حسد کی وجہ سے شیطان نے ان کے اعمال کو مزین کر دیا ہے، انکا ستیاناس، کیسے انھوں نے ایک جاھل بت پرست میدان کے بگھوڑے کو امام بنا لیا، جبکہ امامؑ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسا عالم ہو جو کبھی یہ نہ کہے کہ میں نہیں جانتا، ایسا شجاع ہو کہ کبھی بھی بزدلی نہ دیکھائے، کوئی شخص اچھے صفات میں امام سے برتر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کا نسب ایسا ہوتا ہے کہ اُس کو کم نسب کہا جائے، یہ صِفات قریش کے چیدہ اور بنی ہاشم کے شرفاء میں ہیں، امامؑ ابراہیمؑ کی ذریت سے ہوتا ہے، امامؑ نفس رسولؐ ہوتا ہے اور اللہ کی رضا سے مقرر ہوتا ہے، یہ انتخاب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے پس امامؑ شرف ہے اشراف کا اور فرع ہے عبدِ مناف کی، امامؑ ریاست الہیٰ کے عالم ہیں اور ریاست الہی کے قائم کرنے والے ہیں، امامؑ کی اطاعت قیامت تک فرض ہے اللہ نے اپنے راز کو امامؑ میں رکھ دیا ہے، اور امامؑ کی زبان پر خود اللہ بولتا ہے، پس امام معصومؑ ہے موفق من اللہ ہے وہ جاہل یا بزدل نہیں ہوتا کہ امامؑ کو چھوڑ دیا جائے، اے طارق! مگر لوگوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ---

" وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ ٱللَّهِ (قصص 50) اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جس نے اللہ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی " اے طارق! امامؑ ملکوتی بشر ہوتا ہے آسمانی جسم کا مالک ہوتا ہے، امامؑ اللہ کا امر اور روح القدس ہوتا ہے، بلند مرتبہ چمکتا ہوا نور پوشیدہ راز ہوتا ہے،----

پس امامؑ ذات کے لحاظ سے مالک ہے إلهي الصفات کا[1] امامؑ کی صفات وہ ہوتی ہیں جو اللہ کی صفات ہیں ---

امامؑ سے اچھائیاں زیادہ سے زیادہ صادر ہوتی رہتی ہیں۔ امامؑ غیب کا عالم ہوتا ہے۔ اللہ رب العالمین کا خاص الخاص ہوتا ہے، صادق و امین ہوتا ہے، یہ سب کچھ جو میںؑ (علیؑ) نے بیان فرمایا ہے آل محمدؐ کا ہے، جس میں کوئی شریک نہیں، کیونکہ آل محمدؐ معدن التنزیل ہیں، اور آل محمدؐ تاویل کے معنی ہیں، اللہ کے خواص ہیں جبرائیلؑ کے محل نزول ہیں، آل محمدؐ اللہ کی صفات کے حامل اور صفوۃ ہیں، اللہ کا راز اور کلمہ ہیں۔ شجرۃ النبوت ہیں۔ معدن الکرم ہیں۔ پُر معزباتوں کا چشمہ ہیں، اور دلالت کی انتہا ہیں۔ محکم رسالہ اور نور جلالہ ہیں، اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ کی امانت ہیں، اللہ کے کلام کی جگہ ہیں [2] امامؑ اللہ کی حکمت کی چابی ہے ---

اللہ کی رحمت کا چراغ ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اللہ کی طرف جانے والی سبیل اور صراط مستقیم ہے ---

---

(1) إلهي الصفات: امامؑ صفات میں اللہ ہوتا ہے، یعنی جو صفات اللہ کی ہیں وہ صفات امامؑ کی ہیں، اللہ کی صفت ہے احد امامؑ بھی واحد ہے اسی لیے امامؑ نے فرمایا امام کبریاء کی توحید ہوتا ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اللہ ہے - یہ صفات امامؑ کی ہیں امامؑ جیسا کوئی نہیں امامؑ سننے والا اور دیکھنے والا ہوتا ہے امامؑ سے خلقت کی شے کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہوتا۔ اللہ کی صفت ہے کہ وہ عالم ہے جاہل نہیں، امامؑ فرماتے ہیں کہ امام عالم ہوتا ہے جاہل نہیں۔ اللہ شدید العقاب یعنی سخت عذاب والا ہے۔ اللہ خالق ہے یہی صفت امامؑ کی ہے، اللہ رازق ہے امامؑ رازق ہے۔ امامؑ کی صفات اللہ سے الگ نہیں نہ اللہ کی صفات امامؑ سے الگ ہیں، امامؑ کے اس فرمان کا مقصد: امام صفات الٰہی کا حامل ہے: کہ اللہ کی جو بھی صفات ہیں وہ تمام امامؑ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ امامؑ اللہ کا مظہر ہے اللہ کا ظاہر ہے۔ اس میں شرک نہیں کہ امامؑ اللہ کی صفات میں شریک ہے نہیں بلکہ امامؑ کی صفات ہی اللہ کی صفات ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔۔ جیسا کہ خمینی صاحب لکھتے ہیں۔ لا فرق بینک و بینها الا انهم عبادک و خلقک۔۔ اے آل محمدؐ آپؐ میں اور اللہ میں کوئی فرق نہیں سوائے اس کے کہ آپؐ کو اللہ نے خلق کیا اور آپؐ اس کی عبادت کرتے ہیں--- (پرواز در ملکوت ج 1)

(2) اللہ انہی کے ذریعے بولتا ہے جب امامؑ کلام کرے تو وہ امامؑ نہیں اللہ ہوتا ہے ---

آل محمدؑ اللہ کا ذکر ہیں --[1]، آل محمدؑ اللہ کا چہرہ ہیں (وجہ اللہ) اللہ کا قائم نور ہیں، صاحبان شرف و فضلیت ہیں نبیؐ کریم کے خلفاء ہیں، روف الرحیم کے فرزند علی العظیم کے امین ہیں، ایک دوسرے کی ذریت ہیں، اور اللہ سمیع العلیم ہے۔ جو آل محمدؑ کو پہچانے اور اُن سے ہدایت حاصل کرے وہ اُن (آل محمدؑ) کا ہے، اللہ نے ان کو اپنے نور عظمت سے خلق کیا ہے، اپنی مملکت کا حکمران بنایا ہے، پس آل محمدؑ اللہ کے رازوں کا خزانہ ہیں اور اللہ کے مقرب ولی ہیں، اللہ کا امر کاف اور نون کے درمیان ہے نہیں بلکہ خود آل محمدؑ کاف اور نون ہیں، یہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ کی طرف سے بولتے ہیں ، اور اللہ کے امر سے عمل کرتے ہیں، انبیاء کا علم ان کے علم میں ہے اور اوصیاء کا راز اُن کے راز میں ہے ،اولیاء کی عزت ان کی عزت ہے مگر وہؑ سمندر ہیں اور باقی قطرے کی مانند ہیں ---

---

(1)آل محمدؑ اللہ کا ذکر ہیں: اللہ کا ذکر کیا ہے یہ سمجھنے کی لیے ہم چند آیاتِ قرآنی پیش کرتے ہیں ---

فَاذْكُرُوْنِيۡ اَذْكُرْكُمْ۔ تو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا --- (البقرہ 152)۔ اللہ کا ذکر مولاؑ ہیں آل محمدؑ ہیں یعنی تم آل محمدؑ کا ذکر کرو علیؑ علیؑ کرو میں اللہ تمہارا ذکر کروں گا ---

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿28 الرعد﴾ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے تسکین ہوتی ہے، خبردار! اللہ کے ذکر ہی سے دل تسکین پاتے ہیں ---

اللہ کے ذکر سے یعنی آل محمدؑ سے دلوں کو تسکین ہوتی ہے علیؑ علیؑ کرنے سے دل تسکین پاتے ہیں ----

وَلَذِكْرُ ٱللَّهِ أَكْبَرُ: اور اللہ کا ذکر اکبر ہے (العنکبوت45) آل محمدؑ اکبر ہیں ---

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی الہ نہیں پس میری ہی عبادت کر، اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کر -- ﴿14 طہ﴾ اللہ فرماتے ہیں میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو آل محمدؑ اللہ کا ذکر ہیں یعنی آل محمدؑ کے لیے نماز قائم کرو علیؑ کے لیے نماز قائم کرو ---

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ قَرِينٌ (الزخرف36) اور جو کوئی رحمان کے ذکر سے اندھا ہوتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہوجاتا ہے-- یعنی جو آل محمدؑ سے اندھا ہو ۔ کلام پاک میں جہاں بھی ذکر آیا ہے وہ آل محمدؑ ہیں---

وہؑ صحرا میں باقی ذرے کی مانند ہیں، زمین اور آسمان امامؑ کے سامنے ایسے ہیں جیسے آدمی کے سامنے اس کے ہاتھ کی ہتھیلی، امامؑ اس کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے اس کی اچھائی اور برائی کو جانتا ہے اسکے خشک اور تر کو جانتا ہے کیوں کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کو ماضی اور مستقبل کا علم دے دیا تھا، اور اُس کو ورثے میں نبیؐ کے منتخب اوصیاءؑ نے پایا، جو اسکا انکار کرے بدبخت ہے اور لعنتی ہے، اللہ کیسے کسی ایسے کو اپنے بندوں پر واجب الاطاعت بنا سکتا ہے جس سے آسمان اور زمین کے ملکوت چھپے ہوئے ہوں اور آل محمدؑ کی شان میں ایک نقطہ ستر ستر 70 توجہیں رکھتا ہے، سب کے لئے ذکرِ حکیم اور کتابِ کریم اور کلامِ قدیم میں ایک آیت ضرور موجود ہے جس میں صورت آنکھ ہاتھ اور پہلو کا ذکر ہے، پس ان (ہاتھ آنکھ پہلو) سے مراد یہی ولیؑ ہے کیونکہ وہ ولیؑ ہی جنب اللہ اور وجہ اللہ یعنی حق اللہ اور علم اللہ عین اللہ اور ید اللہ ہیں گویا کہ ان (آل محمدؑ) کا ظاہر ہر صفات ظاہرہ کا باطن ہے اور انؑ کا باطن باطنی صفات کا ظاہر ہے، وہ سیراب کرنے والے ہیں اور صحیح راستہ ہیں اللہ کی طرف لے جانے والا وسیلہ ہیں، اللہ کی عفو درگزر ہیں، اللہ کی رضا تک پہنچنے والے ہیں، آل محمدؑ واحد اور احد کا راز ہیں، لہذا خلق میں کسی سے آل محمدؑ کا تقابل نہیں کیا جا سکتا، یہ اللہ کے خاص اور خالص ہیں اللہ کا راز اور کلمہ ہیں، ایمان کا دروازہ ہیں، اُس (اللہ) کا کعبہ ہیں، اللہ کی حجت ہیں ہدایت کی نشانیاں ہیں، یہی عین الیقین ہیں، اور اللہ کا پرچم ہیں، اللہ کا فضل اور رحمت ہیں، اُم الکتاب ہیں اور خاتمہ الکتاب ہیں، اور فضل الخطاب ہیں، اسکی دلالتیں ہیں، وحی کے خزانے دار اور اسکے محافظ ہیں ---

معدن التنزیل ہیں۔ یہی وہ کوکب علویہ اور انوار علویہ ہیں۔ جو آفتابِ عصمت فاطمہؑ سے آسمان عظمت محمدیہؐ میں چمکے اور روشن ہوئے (یعنی امامؑ حسنؑ سے قائمؑ تک) یہی وہ شاخ نبوی ہیں۔ جو شجر احمدیہ میں اگے۔ یہی وہ اللہ کے اسرار ہیں جو بشریہ میں ویعت کیے گے ہیں ۔ پس وہ آئمہ طاہرینؑ ہیں معصوم ہیں۔ عترت ہیں ذریت ہیں، خُلفائے راشدین ہیں۔ صدیقین سے امامؑ اکبر ہیں۔ اوصیائے منتجبین ہیں۔ اسباط مرضیین ہیں۔ ھداۃ المہدیین ہیں۔ آل طہٰ و یاسین ہیں۔ حجۃاللہ الاعلی الاولین و آخرین ہیں۔ آل محمدؑ کا نام پتھروں پر لکھا ہوا ہے۔ درختوں کے پتوں پر لکھا ہوا ہے پرندوں کے پروں پر لکھا ہوا ہے۔ جنت و دوزخ کے دروازوں پر لکھا ہوا ہے۔ عرش اور آسمانوں پر۔ فرشتوں کے بازوں پر۔ اور حجاب عظمت و جلال الہی اور عزد و جمال کے سرا پردوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ آل محمدؑ کے نام سے پرندے تسبیح کرتے ہیں، اور آل محمدؑ

کے شیعوں کے لیے مچھلیاں سمندر میں استغفار کرتی ہیں۔ اللہ نے مخلوق کو خلق نہیں کیا جب تک اس سے اپنی وحدانیت اور اس ذریت ذکیہ کی وَلایت اور ان کے دشمنوں سے برات بے زاری کا عہد نہ لے لیا، اور عرش قائم نہ ہوا جب تک اس پر لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ ولی اللہ نہ لکھا گیا ------

اس حدیث کا بغور مطالعہ فرمائیں، یہ امامت ہے جو اللہ کی واحدانیت ہے امامت ہی اللہ کی توحید ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میراؑ ظاہر امامت ہے یعنی میراؑ ظاہر توحید ہے اور توحید مقام ظہور ہے جیسا کہ ، امام محمد باقرؑ نے فرمایا، **والتوحيد أن تعلم أن الله قديم أزل ظهر بالعلوية،**[1] فرمایا، جان لو توحید یہ ہے کہ، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ ازل سے قدیم ہے جو علویت کے ساتھ ظاہر ہوا ---

اللہ ظاہر ہوا یعنی اللہ کی توحید علویت یعنی علیؑ کی صورت میں ظاہر ہوئی اور یہ علویت ہی امامت ہے امامت ہی توحید ہے --

اور امیر المومنینؑ کا باطن ایسا غیب ہے جس کا ادراک نہیں کیا جاسکتا بلکہ امامت کا ادراک نہیں کیا جاسکتا کہ جو ظاہر ہے باطن تو پھر باطن ہے --- پس امامت ہی توحید ہے اور امامت امیر المومنینؑ کا ظاہر ہے ---

مولا صادقؑ مفضل سے فرماتے ہیں: **ان الامام يدخل فى الابدان طوعاً و كرهاً و يخرج منها اذا شاء طوعاً و كرهاً كما ينزع احد كم جبته و قميصه بلا تكف و لا ريب** [2]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، بے شک امامؑ اپنی مرضی سے بدنوں میں داخل ہوتا ہے اور خارج ہوتا ہے، جیسے کوئی بغیر رکے اور بغیر کسی شک کے اپنا جُبہ اور قمیض اتار دیتا ہے ---

---

(1) حقائق اسرار الدين ص 29

(2) الهفت الشريف، باب الاربعون، فى معرفة قتل الحسين على الباطن فى زمن بنى امية، ص 96

- **امام کون ہے ؟**

امام کیست؟ امام آب است که حیات همه ی موجودات به آن بستگی دارد. امام آب است که آلودگان را پاک میکند. امام آب است که تشنگان را سیراب میکند. امام دریاست و ما ماهی هستیم که درون دریا زندگی میکنیم امام باران است که با آمدن او همه ی انسانها رشد میکنند. امام باران است که با آمدن او خشک سالی ها تمام میشود. امام کوه است که همه به او پناه میبرند. امام زمین است که تمام گیاهان از او می رویند. امام ستاره است که به وسیله ی او گمشدگان هدایت میشوند. امام هواست که زندگی همه ی موجودات به او بستگی دارد. امام خورشید است که با علم او جهان گرم میشود.

امام پدر است که با نبود او انسانها یتیم میشوند. امام مادر است که تمام عالم را پرستاری میکند و از مجرای او عالم و ماسوی الله زاییده شده است.

امام طبیب است که تمام بیماران را شفا میدهد. امام ملکه ی زنبورهای عسل است که با نبود او جمعیت زنبورها از بین میرود. امام دستهای گرم مادر است که کودکان را نوازش میکند امام لباس است که همه ی انسانها را حفاظت و باعث زینت انسان میشود. امام یوسف است که ما در حق او جفا کرده و او را گم کرده ایم. امام کشتی است که غرق شدگان را نجات میدهد. امام نوح است که مردم را بر کشتی نجات سوار میکند. امام عیسی است که مردگان را زنده و مریضها را شفا می دهد. امام داوود است که با صدای قشنگ او همه با او هم صدا می شوند. امام ابراهیم است که تمام بتهای عالم را می شکند. امام موسی است که فرعونها را غرق میکند. امام قرآن است که با شناخت او هدایت میشویم امام بهار است که با آمدن او عید می شود.

امام زندانی است که در زندان غیبت منتظر ما است تا ما او را آزاد کنیم. امام علم است که با آمدن او همه عالم میشوند. امام قدرت است که با آمدن او همه ی ظلم ها تمام میشود. امام نور است که با آمدنش تاریکی ها و ظلمات فرار میکنند. امام صبح است که با آمدن او شب تمام میشود. امام گرماست که با بودن او از سرما نجات پیدا میکنیم امام روح است که در تمام عالم حاضر است. امام دست خداست که دست دعا کننده را میگیرد. امام چشم خداست که همه ی بندگان را میبیند. امام گوش خداست که صدای همه ی بندگان را میشنود. امام دهان خداست که به همه ی منتظران و دعاگویان جواب میدهد. امام بهشت خداست که در آخرت به مؤمنین هدیه می شود. امام کوثر است که مؤمنین در آخرت در او جمع می شوند.

امام کتاب است که همه چیز در او نقش بسته است. امام قلم است که همه ی موجودات را نوشته و پدید آورده است. امام بی نهایت است که هیچ پایانی ندارد. امام شرق عالم است که وقتی به غرب رو میکنیم به او کرده ایم امام بالا است که وقتی به پایین میرویم به سمت او رفته ایم. امام راست ما است که وقتی به سمت چپ میرویم به سمت او رفته ایم. امام بیرون ما است که وقتی به درون خود توجه میکنیم به او توجه کرده ایم.

امام همه جا است در حالی که غایب است. امام غایب است در حالی که حاضر است. امام اول است در حالی که آخر است. امام ظاهر است در حالی که باطن است. امام ثروتمند است در حالی که گرسنه است. امام قدرتمند است در حالی که دستش بسته است. امام نقطه های لا اله الا الله است. امام وجود است. امام اسم خداست. امام هدایت کننده است. امام غار است که به آن پناه میبریم. امام روح الله است که وقتی نباشد ما میمیریم امام روح دمیده شده در انسان است که در هنگام دمیده شدن مسجود ملائکه شد، امام همان لسانی(دهانی) است که روح را در آدم ع دمید.

امام چشم است که با او میتوان دید. امام گوش است که با آن میتوان شنید. امام زبان است که با آن میتوان صحبت کرد. امام دهان خداست که جبرئیل از آن دهان قرآن و وحی را شنیده است. امام خشم خداست که بر ظالمان خشم میگیرد. امام واحد است که عدد را پدید می آورد.
امام حقیقت تمامی موجودات است امام حقیقت است و ما موهوم هستیم. [1]

ترجمہ ! امامؑ کون ہے ---؟

امامؑ پانی ہے جس پر تمام مخلوقات کی زندگی کا دارو مدار ہے --- امامؑ وہ پانی ہے کہ جو آلودہ کو پاک کرتا ہے --- امامؑ وہ پانی ہے جو پیاسے کو سیراب کرتا ہے --- امامؑ سمندر ہے اور ہم مچھلیاں ہیں جس میں ہماری زندگی ہے --- امامؑ وہ بارش ہے کہ جس کے آنے سے خشک سالی ختم ہو جاتی ہے --- امامؑ پہاڑ ہے جس کے (سائے) میں ہر کوئی پناہ لیتا ہے --- امامؑ زمین ہے جس میں تمام پودے نباتات و جمادات اگتے ہیں --- امامؑ ستارہ ہے جس کے ذریعے گمراہ لوگ ہدایت پاتے ہیں --- امامؑ ہوا ہے جس پر تمام موجودات کی زندگی وابستہ ہے-- امامؑ سورج ہے جس کے علم سے دنیا گرم ہے --- امامؑ باپ ہے جس کے بغیر لوگ یتیم ہو جاتے ہیں --- امامؑ ماں ہے جو تمام عالم کو پالتی ہے اور سوائے اللہ کے تمام اشیاء اسی سے پیدا شدہ ہیں --- امامؑ طبیب ہے جو تمام بیماروں کو شفاء دیتا ہے --- امامؑ (امت) میں شہد کی مکھیوں کی وہ ملکہ ہے جس کے بغیر شہد کی مکھیاں (یعنی شیعہ) نست و نابود ہو جائیں --- امامؑ ماں کے گرم ہاتھ ہیں جو بچوں کی پرورش کرتے ہیں --- امامؑ لباس ہے جو تمام انسانوں کی حفاظت کرتا ہے اور ان کے لیے باعث زینت ہے --- امامؑ وہ یوسف ہے کہ جس کے حق میں ہم نے جفا کی اور اسے کھو دیا --- امامؑ وہ کشتی ہے جو غرق ہونے والوں کو نجات دیتی ہے --- امامؑ نوحؑ کی کشتی ہے جو اس پر سوار ہو گا نجات پا جائے گا--- امامؑ وہ عیسیٰؑ ہیں جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور مریضوں کو شفاء عطا کرتا ہے --- امامؑ داؤدؑ ہے کہ جسے ہر کوئی خوبصورت آواز سے پکارتا ہے --- امامؑ تمام عالم کے بتوں کو توڑنے والا ابراہیمؑ ہے --- امامؑ فرعون کو غرق کرنے والا موسیٰؑ ہے --- امامؑ قرآن ہے جس کی معرفت سے ہدایت پاتے ہیں --- امامؑ بہار ہے جس کی آمد سے عید ہو گی ---

---

(1) کتاب ، **نقطہ** صفحہ 112 (مولف، شیخ علی بهرامی نیکو)

امامؑ غیبت کے زندان میں ہمارے منتظر ہیں کہ ہم انہیںؑ آزاد کر دیں --- امامؑ علم ہے جس کے آ جانے سے ہر کوئی عالم بن جاتا ہے -- امامؑ وہ قدرت ہے کہ جس کے آنے سے تمام ظلم ختم ہو جائیں گے --- امامؑ نور ہے جس کے آنے سے تاریکی و گمراہی بھاگ جائے گی--- امامؑ صبح ہے جس کے آنے سے رات ختم ہو جائے گی --- امامؑ گرم ہے انؑ کی موجودگی میں ہم سردی سے بچ جاتے ہیں --- امامؑ روح ہے جو تمام عالم میں حاضر ہے --- امامؑ اللہ کا ہاتھ ہے جو دعا کرنے والوں کی دست گیری کرتا ہے - امامؑ اللہ کی آنکھ ہے جو بندوں کو دیکھتی ہے --- امامؑ اللہ کا کان ہے جس سے بندوں کی آواز سنتا ہے --- امامؑ اللہ کا چہرہ ہے جو دعا کرنے والوں اور انتظار کرنے والوں کو جواب دیتا ہے --- امامؑ اللہ کی جنت ہے جو آخرت میں مومنین کو دی جائے گی --- امامؑ کوثر ہے آخرت میں جن کے پاس مومنین جمع ہوں گے --- امامؑ وہ کتاب ہے جس میں ہر شے نقش ہے --- امامؑ وہ قلم ہے جس نے تمام مخلوق کو لکھا اور پیدا کیا --- امامؑ لا محدود ہے اس کی کوئی انتہا نہیں --- امامؑ شرق کا عالم ہے جس کی طرف ہم غروب کے وقت رجوع کرتے ہیں --- امامؑ بالا ہے ہمیں اسی کی طرف جانا ہے --- امامؑ ہم سے باہر ہے جب ہم اپنے اندر توجہ کرتے ہیں تو اسیؑ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں --- امامؑ ہر جگہ موجود ہے حالانکہ وہ غائب ہے --- امامؑ ظاہر ہے حالانکہ وہ باطن ہے --- امامؑ اول ہے حالانکہ وہ آخر ہے --- امامؑ ثروتمند ہے قدرت والا ہے --- امامؑ لا الہ الا اللہ کا نقطہ ہے -- امامؑ وجود ہے --- امامؑ اللہ کا نام ہے --- امامؑ ہدایت دینے والا ہے --- امامؑ وہ غار ہے جس میں ہم پناہ لیتے ہیں --- امامؑ اللہ کی روح ہے جس کے بغیر ہم مر جائیں گے -- امامؑ انسان میں پھونکی جانے والی روح ہے جس کے پھونکے جاتے ہی انسان مسجود ملائکہ ہو گیا امامؑ وہی زبان وہی چہرہ ہے جس نے آدمؑ میں روح پھونکی --- امامؑ وہ آنکھ ہے جس سے تم دیکھ سکتے ہو وہ کان ہے جس سے تم سن سکتے ہو وہ زبان ہے جس سے تم بول سکتے ہو --- امامؑ اللہ کا وہی چہرہ ہے جس سے جبرائیل نے قرآن اور وحی سنی --- امامؑ اللہ کا عذاب ہے جو ظالموں پر غضب ناک ہوتا ہے --- امامؑ واحد ہے جو عدد بناتا ہے --- امامؑ تمام موجودات کی حقیقت ہے، امامؑ حقیقت ہے اور ہم وہم ہیں --- (امامؑ دیندار کا دین ہے، امامؑ معرفت والوں کی معرفت ہے، امامؑ آب حیات ہے جسے پینے والا کبھی نہیں مرتا، امامؑ صحرا میں پیاسے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے، امامؑ وہ سانس ہے جسے ہر لمحہ محسوس کر کے مخلوق زندہ ہے --- امامؑ زندگی کی سانس ہے)

- **معرفة النورانية**

(معرفة الإمام بالنورانية) ومن هذا الباب ما رواه سلمان، وأبو ذر، عن أمير المؤمنين عليه السلام أنه قال: من كان ظاهره في ولايتي أكثر من باطنه خفت موازينه، يا سلمان لا يكمل المؤمن إيمانه حتى يعرفني بالنورانية، وإذا عرفني بذلك فهو مؤمن، امتحن الله قلبه للإيمان، وشرح صدره للإسلام، وصار عارفا بدينه مستبصرا، ومن قصر عن ذاك فهو شاك مرتاب، يا سلمان ويا جندب، إن معرفتي بالنورانية معرفة الله، ومعرفة الله معرفتي، وهو الدين الخالص، بقول الله سبحانه: وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين وهو الإخلاص، وقوله: (حنفاء) وهو الإقرار بنبوة محمد صلى الله عليه وآله، وهو الدين الحنيف، وقوله: (ويقيموا الصلاة)، وهي ولايتي، فمن والاني فقد أقام الصلاة، وهو صعب مستصعب.

(ويؤتوا الزكاة)، وهو الإقرار بالأئمة، (وذلك دين القيمة أي) وذلك دين الله القيم. شهد القرآن أن الدين القيم الإخلاص بالتوحيد، والإقرار بالنبوة والولاية، فمن جاء بهذا فقد أتى بالدين.

يا سلمان ويا جندب، المؤمن الممتحن الذي لم يرد عليه شئ من أمرنا، إلا شرح الله صدره لقبوله، ولم يشك ولم يرتاب، ومن قال لم وكيف فقد كفر، فسلموا الله أمره، فنحن أمر الله. يا سلمان ويا جندب، إن الله جعلني أمينه على خلقه، وخليفته في أرضه وبلاده وعباده، وأعطاني ما لم يصفه الواصفون، ولا يعرفه العارفون، فإذا عرفتموني هكذا فأنتم مؤمنون. يا سلمان قال الله تعالى: واستعينوا

بالصبر والصلاة فالصبر محمد، والصلاة ولايتي، ولذلك قال: وإنها لكبيرة، ولم يقل وإنهما، ثم قال: (إلا على الخاشعين) فاستثنى أهل ولايتي الذين استبصروا بنور هدايتي. يا سلمان، نحن سر الله الذي لا يخفى، ونوره الذي لا يطفى، ونعمته التي لا تجزى، أولنا محمد، وأوسطنا محمد، وآخرنا محمد، فمن عرفنا استكمل الدين القيم. يا سلمان ويا جندب، كنت ومحمد نورا نسبح قبل المسبحات، ونشرق قبل المخلوقات، فقسم الله ذلك النور نصفين: نبي مصطفى، ووصي مرتضى، فقال الله عز وجل لذلك النصف: كن محمدا، وللآخر كن عليا، ولذلك قال: النبي صلى الله عليه وآله: أنا من علي، وعلي مني، ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي (١) وإليه الإشارة بقوله: وأنفسنا وأنفسكم (٢)، وهو إشارة إلى اتحادهما في عالم الأرواح والأنوار، ومثله قوله: أفإن مات أو قتل (٣)، والمراد هنا مات أو قتل الوصي، لأنهما شئ واحد، ومعنى واحد، ونور واحد، اتحدا بالمعنى والصفة، وافترقا بالجسد والتسمية، فهما شئ واحد في عالم الأرواح (أنت روحي التي بين جنبي) (٤)، وكذا في عالم الأجساد: (أنت مني وأنا منك ترثني وأرثك) (٥)، (أنت مني بمنزلة الروح من الجسد). (٦) وإليه الإشارة بقوله: صلوا عليه وسلموا تسليما ﴿٧﴾، ومعناه صلوا على محمد، وسلموا لعلي أمره، فجمعهما في جسد واحد جوهري، وفرق بينهما بالتسمية والصفات في الأمر، فقال: صلوا عليه وسلموا تسليما، فقال: صلوا على النبي، وسلموا على الوصي، ولا تنفعكم صلواتكم على النبي بالرسالة إلا بتسليمكم على علي بالولاية.

يا سلمان ويا جندب، وكان محمد الناطق، وأنا الصامت، ولا بد في كل زمان من صامت وناطق، فمحمد صاحب الجمع، وأنا صاحب الحشر، ومحمد المنذر، وأنا الهادي، ومحمد صاحب الجنة، وأنا صاحب الرجعة، محمد صاحب الحوض، وأنا صاحب اللواء، محمد صاحب المفاتيح، وأنا صاحب الجنة والنار، ومحمد صاحب الوحي، وأنا صاحب الإلهام، محمد صاحب الدلالات، وأنا صاحب المعجزات، محمد خاتم النبيين، وأنا خاتم الوصيين، محمد صاحب الدعوة، وأنا صاحب السيف والسطوة، محمد النبي الكريم، وأنا الصراط المستقيم، محمد الرؤوف الرحيم، وأنا العلي العظيم.

يا سلمان، قال الله سبحانه: يلقي الروح من أمره على من يشاء من عباده﴾ ولا يعطي هذا الروح إلا من فوض إليه الأمر والقدر، وأنا أحيي الموتى، وأعلم ما في السماوات والأرض، وأنا ،الكتاب المبين، يا سلمان، محمد مقيم الحجة، وأنا حجة الحق على الخلق، وبذلك الروح عرج به إلى السماء، أنا حملت نوحا في السفينة، أنا صاحب يونس في بطن الحوت، وأنا الذي حاورت موسى في البحر، وأهلكت القرون الأولى، أعطيت علم الأنبياء والأوصياء، وفصل الخطاب، وبي تمت نبوة محمد، أنا أجريت الأنهار والبحار، وفجرت الأرض عيونا، أنا كأب الدنيا لوجهها، أنا عذاب يوم الظلة، أنا الخضر معلم موسى، أنا معلم داود وسليمان، أنا ذو القرنين، أنا الذي دفعت سمكها بإذن الله عز وجل، أنا دحوت أرضها، أنا عذاب يوم الظلة، أنا المنادي من مكان بعيد، أنا دابة الأرض، أنا كما يقول لي رسول الله صلى الله عليه وآله: أنت يا علي ذو قرنيها، وكلا طرفيها، ولك الآخرة والأولى، يا سلمان إن ميتنا إذا مات لم يمت، ومقتولنا لم يقتل، وغائبنا إذا غاب لم يغب، ولا نلد ولا نولد في البطون، ولا يقاس بنا أحد من الناس، أنا تكلمت على لسان عيسى في المهد، أنا نوح، أنا إبراهيم، أنا صاحب الناقة، أنا صاحب الراجفة، أنا صاحب الزلزلة.

أنا اللوح المحفوظ، إلي انتهى علم ما فيه، أنا أنقلب في الصور كيف شاء الله، من رآهم فقد رآني، ومن رآني فقد رآهم، ونحن في الحقيقة نور الله الذي لا يزول ولا يتغير. يا سلمان، بنا شرف كل مبعوث، فلا تدعونا أربابا، وقولوا فينا ما شئتم، ففينا هلك وبنا نجي. يا سلمان، من آمن بما قلت وشرحت فهو مؤمن، امتحن الله قلبه للإيمان، ورضي عنه، ومن شك وارتاب فهو ناصب، وإن ادعى ولايتي فهو كاذب.

يا سلمان أنا والهداة من أهل بيتي سر الله المكنون، وأولياؤه المقربون، كلنا واحد، وسرنا واحد، فلا تفرقوا فينا فتهلكوا، فإنا نظهر في كل زمان بما شاء الرحمن، فالويل كل الويل لمن أنكر ما قلت، ولا ينكره إلا أهل الغباوة، ومن ختم على قلبه وسمعه وجعل على بصره غشاوة، يا سلمان، أنا أبو كل مؤمن ومؤمنة، يا سلمان، أنا الطامة الكبرى، أنا الآزفة إذا أزفت، أنا الحاقة، أنا القارعة، أنا الغاشية، أنا الصاخة، أنا المحنة النازلة، ونحن الآيات والدلالات والحجب ووجه الله، أنا كتب اسمي على العرش فاستقر، وعلى السماوات فقامت، وعلى الأرض ففرشت، وعلى الريح فذرت، وعلى البرق فلمع، وعلى الوادي فهمع، وعلى النور فقطع، وعلى السحاب فدمع، وعلى الرعد فخشع، وعلى الليل فدجى وأظلم، وعلى النهار فأنار وتبسم (مشارق الأنوار اليقين ، بحار الأنوار ج 26، المناقب ، طوالع الأنوار ج 1)

ترجمہ: اس باب میں سلمانؑ محمدیؒ اور ابوذر غفاریؒ نے امیر المومنینؑ کی حدیث بیان کی ہے ---

مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: جس کے باطن میں میریؑ وَلایت اُس کے ظاہر سے کم ہو تو اُس کا پلڑا ہلکا ہو گا، اے سلمانؑ! کسی مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھؑ (علیؑ) کو نورانیت کے ساتھ نہ پہچان لے، جب اس نے نورانیت کے ساتھ مجھے پہچان لیا، تو وہ مومن ہے جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا اور اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیا، ایسا مومن اپنے دین میں بصیرت رکھنے والا عارف ہے، جو اس معاملہ معرفتِ نورانیہ سے قاصر رہا ہے وہ شک و شبہ میں رہنے والا ہے ---

اے سلمانؑ و اے جندبؓ! مجھ (علیؑ) کی معرفت اللہ کی معرفت ہے، اور اللہ کی معرفت میریؑ معرفت ہے یہی خلاص دین ہے اللہ اس بارے میں کہتا ہے ،" وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤۡتُواْ ٱلزَّكَوٰةَۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلۡقَيِّمَةِ اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ صرف اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں اور صلاۃ (نماز) قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے ---
یہ مطلب ہے اخلاص کا، اور اللہ کا قول (حُنَفَآءَ) اس کا مطلب محمدؐ کی نبوت اور یہ دین حنیف ہے، اور اللہ کا یہ فرمان (وَيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ) صلوۃ قائم کریں" یہ میریؑ وَلایت ہے، پس جس نے میریؑ وَلایت کا اقرار کیا تو اُس نے صلاۃ قائم کی یہ (میریؑ وَلایت کا اقرار) سخت تر مشکل تر دشوار تر منزل ہے، اور اللہ کا قول (وَيُؤۡتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ) زکوٰۃ دیا کرو" یہ آئمہؑ معصومین کی امامت کا اقرار ہے، (ذَٰلِكَ دِينُ ٱلۡقَيِّمَةِ) اور یہ ہی درست دین ہے --- قرآن گواہی دیتا ہے دین قیم کا مطلب توحید میں مخلص ہونا اور نبوت و ولایت کا اقرار کرنا، لہذا جس نے اس پر عمل کیا اُس نے دین حاصل کیا ---

اے سلمانؑ و اے جندبؓ! امتحان شدہ مومن وہ ہوتا ہے جو ہماریؑ بات میں کسی بات کو رد نہ کرے چاہے اس کو سمجھ میں نہ آتی ہو، یہاں تک کہ اللہ اُس کے سینے کو کھول دے، تاکہ وہ قبول کرنے کی اہلیت پا لے، اور وہ کسی صورت میں شک و شبہ کا شکار نہیں ہوتا، لیکن جو شخص کیوں اور کیسے کے الفاظ سے ہماریؑ باتوں میں شک کا اظہار کر تو وہ کفر کرنے ولا ہے، ایسی حالت میں جب سمجھ میں نہ آئے تو اللہ کا امر اللہ کے حوالے کردو --- پس ہمؑ ہیں اللہ کا امر ---

اے سلمانؓ و اے جندبؓ! اللہ نے مجھؑ (علیؑ) کو اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ بنایا ہے --- اور مجھے وہ کچھ دیا ہے جس کو بیان کرنے والا بیان نہیں کر سکتا --- اور نہ ہی کوئی جاننے والا جان سکتا ہے، اور نہ پہچاننے والا پہچان سکتا ہے، اگر تم لوگ مجھے اس طرح سمجھنے لگے تو تم مومنوں میں سے ہو ---

اے سلمانؓ! اللہ نے فرمایا: وَٱسْتَعِينُواْ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلْخَٰشِعِينَ (البقرہ45) (وَٱسْتَعِينُواْ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰة) آیت میں ہے صبر اور صلاۃ سے مدد طلب کرو، صبر محمدؐ ہیں اور صلاۃ میریؑ وَلایت ہے --- اور اسی طرح اللہ نے فرمایا (وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ) اگرچہ وہ (صلاۃ) کبیر ہے۔ یہ نہیں کہا کہ صبر اور صلاۃ دونوں کبیر ہیں، پھر اللہ نے فرمایا (إِلَّا عَلَى ٱلْخَٰشِعِينَ) مگر خاشعین کے لیے نہیں، یہاں میریؑ وَلایت کے ماننے والوں کو مستثنیٰ (تہ کیا ہوا) قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ میرےؑ نورِ ہدایت سے دیکھتے ہیں ---

اے سلمانؓ! ہمؑ اللہ کا وہ دروازہ ہیں جو چھُپا نہیں رہا، ہمؑ اللہ کا نور ہیں جو کبھی نہیں بجھایا جا سکتا، ہمؑ اللہ کی وہ نعمت ہیں جو ادھوری نہیں رہ سکتی ناقص نہیں ہو سکتی ---

اولنا محمدؐ اوسطنا محمدؐ و آخرنا محمدؐ: ہماراؑ پہلا بھی محمدؐ ہماراؑ اوسط بھی محمدؐ ہماراؑ آخری بھی محمدؐ ہے۔ پس جو ہمیںؑ اس طرح جان گیا اس طرح پہچان گیا اس نے اپنے دین کی تکمیل کی ----

اے سلمانؓ و اے جندبؓ! میںؑ (علیؑ) اور محمدؐ ایک نور تھے عالم مسجات میں تسبیح کرتے تھے۔ مخلوقات سے پہلے طلوع ہوتے تھے۔ پھر اللہ نے اس نور کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ نبی مصطفیٰؐ ہوا اور دوسرا وصی المرتضیٰؑ ہوا ---

تب اللہ نے اس ایک حصہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تو محمدؐ ہے اور دوسرے سے کہا تو علیؑ ہے، اسی لیے نبیؐ نے فرمایا " انا من علی و علی منی، ولا یدی عنی الاعلی ، میںؐ (محمدؐ) علیؑ سے ہوں، اور علیؑ مجھ سے ہے، میرے کام صرف علیؑ پورے کرے گا ---

اے سلمانؓ و اے جندبؓ! محمدؐ ناطق تھے اور میںؑ صامت تھا، اور ہر زمانہ میں ناطق و صامت ہوتے ہیں ---

محمدؐ صاحبِ جمع ہیں اور میںؑ صاحبِ حشر ہوں [1] **محمدٌ المنذر و انا الھادی:** محمدؐ ڈرانے والے ہیں اور میںؑ ہدایت دینے والا، محمدؐ صاحبِ جنت ہیں اور میںؑ صاحبِ رجعت۔ محمدؐ صاحبِ حوض ہیں اور میںؑ صاحبِ لواء۔ محمدؐ صاحبِ مفاتح (چابی والے) ہیں اور میںؑ جنت اور نار ہوں (میںؑ آگ ہوں) محمدؐ صاحبِ وحی ہیں اور میںؑ صاحبِ الہام، محمدؐ صاحبِ دلالت ہیں اور میںؑ صاحبِ معجزات۔، محمدؐ خاتم النبیینؐ ہیں اور میں خاتم الوصیینؑ، محمدؐ صاحبِ دعوت ہیں اور میںؑ صاحبِ سیف و سطوت --- **الکریم و اناً الصراط المستقیم:** محمدؐ نبیؐ کریم ہیں اور میںؑ صراط مستقیم ہوں۔ **النبی محمدٌ الروف الرحیم و انا العلی العظیم:** محمدؐ روف الرحیم ہیں اور میںؑ العلی العظیمؑ ہوں۔ اے سلمانؓ و اے جندبؓ! اللہ فرماتا ہے: اپنے بندوں میں وہ جس پر چاہتا ہے اپنے امر سے روح ڈال دیتا ہے (مومن 15)

اور یہ روح صرف اُسے دی جاتی ہے۔ جس کو حکومت و قدرت دی جائے، میںؑ مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ میں الکتابِ المبین ہوں۔

اے سلمانؓ! محمدؐ قائم کرنے والے ہیں حجت کے اور میںؑ مخلوق پر حجت ہوں۔ **وہ اپنے امر سے روح ڈال دیتا ہے"** میں اس روح کی قوت سے آسمان پر پہنچ جاتا ہوں [1]، میںؑ نے ہی نوحؑ کو کشتی میں محفوظ رکھا، میںؑ یونسؑ نبی کا مالکؑ ہوں جب وہؑ دیوہیکل مچھلی کے پیٹ میں تھے، میں وہ علیؑ ہوں جس نے موسیٰؑ کو سمندر پار کرایا، میںؑ ہی زمانوں کو ہلاک کرنے ولا ہوں، مجھے علم انبیاء و اوصیاء اور فضل خطاب عطا کیا گیا ہے، محمدؐ کی نبوت میریؑ وجہ سے کامل ہوئی، میںؑ نہروں کا جاری کرنے والا ہوں، میںؑ سمندروں کا جاری کرنے والا ہوں، میںؑ نے ہی زمین میں چشمے جاری کیے، میںؑ دنیا کے باپ کی مثل ہوں، میںؑ ہی **یومِ اظلہ** [2] کا عذاب ہوں، میںؑ موسیٰؑ کا استاد خضرؑ ہوں ، میںؑ داؤدؑ اور سلیمانؑ کو تعلیم دینے والا ہوں ---

---

(1) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا روح انا روح الروح انا ام الروح، میں روح ہوں میں روح کی روح ، میںؑ روح کی اصل (خالق) ہوں ، اور روح اللہ کے امر سے ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا امر اللہ میںؑ علیؑ اللہ کا امر ہوں۔ (روح بھی علیؑ امر بھی علیؑ امر کا جاری کرنے والا بھی علیؑ)

(2)اظل الیوم: دن کا سایہ دار ہونا۔ سایہ ڈالنا۔ اپنی پناہ میں لینا (المنجد) یعنی قیامت کا دن جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا ---

میںؑ ذولقرنینؑ ہوں[1]۔۔۔ میںؑ وہ ہوں جس نے دفع کیا اس کے نشیب و فراز کو اللہ کے اذن سے، میںؑ یومِ ظلمت (تاریکی کا دن) کا عذاب ہوں، میںؑ مکانِ بعید سے ندا دینے والا ہوں، میں علیؑ ہی دابتہ الارض ہوں، (اشارہ ہے اس آیت [2] کی طرف) رسول اللہؐ نے فرمایا: یاعلیؑ تم دونوں اطراف کے مالک ہو تمہارے ہی لیے ابتدا اور انتہا ہے، اے سلمانؑ! ہماریؑ میت مر کر بھی نہیں مرتی، ہماراؑ مقتول قتل ہو کر بھی قتل نہیں ہوتا، ہماراؑ غائب، غائب ہو کر بھی غائب نہیں ہوتا، ہمؑ (آل محمدؐ) عورتوں کے بطون (پیٹوں) سے پیدا نہیں ہوتے اور نہ پیٹوں سے پیدا کرتے ہیں، اور لوگوں میں کسی کو ہمؑ (آل محمدؐ) پر قیاس نہیں کیا جاسکتا میںؑ علیؑ ہی نوحؑ ہوں، میںؑ ہی ابراہیمؑ ہوں، میںؑ ناقہ کا مالکؑ ہوں، میںؑ زلزال کا مالکؑ ہوں، انا صاحب الرجفہ [3]، میںؑ صور کا مالکؑ ہوں، میںؑ ہی عیسیٰؑ کی زُبان میں بول رہا تھا جب وہؑ جھولے میں تھا۔۔۔

---

(1) انا ذوالقرنین: ذوالقرنین کے مختلف معنی ہیں: ذو (والا) القَرن (سو سال ایک زمانے کے لوگ، ایک گروہ کے بعد ایک گروہ) القَرن (زمانہ کا ایک وقت) القَرن (پہاڑ کی چوٹی، قلعہ) (المنجد)، ذوالقرنین کا ایک مطلب اس ہستی کا نام ہے جو پہلے زمانوں میں گزر چکی ہے، مولا محمدؐ نے فرمایا: علیؑ اس اُمت کے ذوالقرنین ہیں انا ذوالقرنین: کا ایک مطلب یہ بھی ہے: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ وہ ہوں کہ جس سے بہنے والے (فضیلتوں کے) دریا نیچے گرتے ہیں، اور کوئی اڑنے والا میریؑ عظمت کو نہیں پہنچ سکتا (نہج البلاغہ خطبہ، 3 شقشقیہ) القرن: کا ایک مطلب پہاڑ کی چوٹی ہے، یعنی بلندی، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں مجھ علیؑ تک کوئی اُڑنے والا نہیں پہنچ سکتا، یعنی میں علیؑ وہ بلندی ہوں جس تک کوئی اڑنے والا کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا۔۔۔

ذوالقرنین: ذو یعنی والا اور القرن: کا ایک مطلب، زمانے سے متعلق ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ۔ میںؑ علیؑ بار بار ہر زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہوں۔۔۔

(2)وَإِذَا وَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ

اور جب ان پر ہمارا قول واقع ہوجائے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے دآبۃ الارض نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (النمل 82)

(3)الرَّاجِفَۃ: قیامت کے روز صور کا پہلا نفخہ (المنجد)

انا اللوح المحفوظ [1] : میںؑ لوحِ محفوظ ہوں، مجھؑ پر علم کی انتہا ہوتی ہے، جیسے اللہ چاہتا ہے میں علیؑ ویسے (اپنی) صورتوں کو بدل دیتا ہوں [2] جس نے مجھ علیؑ کو دیکھا اُس نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو دیکھا، جس نے انہیںؑ دیکھا اُس نے مجھے دیکھا، حقیقت میں ہمؑ آل محمدؐ ہی اللہ کا وہ نور ہیں جس کو نہ زوال ہے اور نہ تبدیلی، اے سلمانؓ! ہر پیغمبر نے ہماریؑ وجہ سے شرف و عزت پائی ہے، تم ہمیں رب نہ کہو پھر جو چاہو کہو۔ ہماریؑ ہی وجہ سے (انکار کرنے والے) ہلاک ہونے والے ہلاک ہوئے، اور ہماریؑ ہی وجہ سے (اقرار کرنے سے) نجات پانے والوں نے نجات پائی --- اے سلمانؓ! جو اس پر ایمان لایا جو میںؑ نے شرح کی ہے تو وہ مومن ہے جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لیا ہے[3] اور اللہ اس سے راضی ہو گیا، اور جس نے اس میں شک کیا تو وہ ناصبی ہے ----

---

(1) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ۔ میں لوح محفوظ ہوں۔ لوح محفوظ کیا ہے؟ بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ (البروج ۲۱) فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (البروج ۲۲) ترجمہ: بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے، لوح محفوظ میں --- (قرآن لوحِ محفوظ میں ہے۔ یعنی لوح محفوظ قرآن سے بڑا ہے)

اس آیت کی تفسیر میں امام صادقؑ فرماتے ہیں: ایک دفعہ مولا محمدؐ رسول اللہ تشریف فرما تھے۔ اور آپؐ کی محفل میں جبرائیلؑ امین بھی تھے۔ جبرائیلؑ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا! یہ اسرافیلؑ ہیں، جو اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہیں، لوح جو سرخ یاقوت سے بنی ہوئی ہے وہ اسرافیلؑ کے سامنے ہے، جس وقت اللہ چاہتا ہے کہ وحی کرے تو لوح اسرافیلؑ کی پیشانی پر ضرب لگاتی ہے، تو اسرافیلؑ لوح میں دیکھتا ہے۔ پھر اسرافیلؑ ہماری طرف القاء کرتا ہے تو ہم (جبرائیل) زمین و آسمان کی طرف سفر کرتے ہیں (تفسیر نور الثقلین جلد 9)

امیر المومنینؑ میں فرماتے ہیں ، انا الموحی الی النبیاء و الرسل: میںؑ علیؑ ہی انبیاء اور رسولوں کو وحی کرتا ہوں

(12)امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اللہ وہی چاہتا ہے جو ہم چاہتے ہیں، ہماراؑ چاہنا ہی اللہ کا چاہنا ہے، یعنی میںؑ جیسے چاہتا ہوں صورتوں میں بدل جاتا ہوں ---

(3) مولاؑ فرماتے ہیں ہمارے امر کو نہ نبی مرسل برداشت کر سکتا ہے نہ ملک مقرب اور نہ مومن ممتحن (بصائر الدرجات) یعنی اس سے اوپر والی منزل ہے جو اُوپر مولاؑ نے شرح فرمائی ہے کہ جو شرح ہوئی ہے اس پر امتحان شدہ مومن ایمان لائے گا۔ اور وہ ۔معملہ الگ ہے کہ جسے کوئی نہیں برداشت کر سکتا۔

چاہے وہ ہماری وَلایت کو ماننے کا دعویٰ ہی کیوں نہ کرتا ہو وہ جھوٹا ہے، اے سلمانؑ! میریؑ اہل بیتؑ میں جو ہادیؑ (امام) ہیں وہ اللہ کا چھُپا ہوا راز ہیں اور اُس کے مقرب اولیا ہیں، ہمؑ سب واحد ہیں ہماراً امر ایک ہے اور ہماراً راز ایک ہے لہذا ہمیںؑ الگ الگ نہ سمجھنا ورنہ ہلاک ہو جاو گے، ہمؑ ہر زمانہ میں اللہ کی مشیت کے مطابق ظاہر ہوتے رہتے ہیں [1]، اُس کے لیے تباہی ہے! جو میرےؑ قول کا انکار کرے۔ میرےؑ قول کے منکر صرف وہ ہیں جن کے دل اور کان پر مہر لگا دی گی ہے، اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے، اے سلمانؑ! میںؑ ہر مومن اور مومنہ کا باپ ہوں! میں علیؑ طامۃ الکبری [2] (عظیم مصیبت/ عظیم حادثہ) ہوں --- انا الْاٰزِفَۃِ :**میں ازفہ ہوں**[3] {اگر امیر المومنینؑ کے اس فرمان کو اس آیت پر اَنْذِرْہُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ پیش کیا جائے تو ترجمہ کچھ اس طرح ہو گا جب میں علیؑ ظاہر ہوں گا تو کلیجے منہ کو آ جائیں گے} انا الحاقہ [4] میںؑ حاقہ ہوں {میںؑ علیؑ قیامت ہوں جس دن عذاب نازل ہوگا۔ میںؑ ہی اُس دن کا عذاب ہوں}

---

(1) مولاؑ فرماتے ہیں۔ نحن مشیۃ اللہ : ہم ہی اللہ کی مشیت ہیں، (تفسیر مرآۃ الانوار ص 192 ، مصابیح الدجی جلد 1 ص 293

اللہ کی مشیت ہمؑ ہیں، یعنی ہمؑ جیسے چاہیے ہر زمانے میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں ---

(2) ﴿فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی﴾ اور جب وہ عظیم حادثہ نمودار ہو گا ---(النازعات:۳۴)

الطَّآمَّۃُ سے مراد وہ مصیبت ہے جو تمام مصیبتوں پر حاوی آ جاے اور چھا جائے --- (تفسیرصافی جلد 7)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں : الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی سے مراد دابۃ الارض کا نکلنا ہے (اکمال الدین) طامۃ الکبری بھی مولاؑ ہیں اور دابۃ الارض بھی مولاؑ ہیں ---

(3) وَ اَنْذِرْہُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی، اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی سے آگاہ کر دیجئے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے{ المومن 18}

یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ سے مراد یومِ قیامت ہے اس لیے کہ وہ قریب ہے ---(تفسیر صافی جلد 6)

اور دل منہ کو آ رہے ہوں گے۔ یعنی جب علیؑ آئیں گے تو کلیجے منہ کو آ جائے گے ----

(4) اَلْحَآقَّۃُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّۃُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّۃُ ﴿۳﴾ یقینا بے شک ہونے والی ہے، وہ ہونے والی کیا ہے تم کیا جانو وہ ہونے والی کیا ہے ---

(4) اَلْحَآقَّۃُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّۃُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّۃُ ﴿۳﴾

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ: الحاقہ نزول عذاب قیامت کے ناموں میں سے ایک نام الحاقہ بھی ہے یعنی تحقیق پانے والا دن کہ جس دن خوف و وحشت کا ماحول ہو گا اور عذاب کے نزول کا دن ہو گا ---(تفسیر قمی)

انا ٱلْقَارِعَةُ [1] : میں علیؑ قیامت ہوں --- میںؑ عظیم حادثہ ہوں ---

انا ٱلْغُشِيَة [2]: میں علیؑ چھانے والا ہوں، میںؑ سب کو ڈھانک لینے ولا ہوں ---

انا ٱلصَّآخَّةُ [3]: میں صاختہ ہوں ۔ میںؑ دلوں پر ضرب لگانے والا ہوں اور ہمؑ آیات ہیں۔ دلالت ہیں۔ حجاب ہیں۔ اللہ کا چہرہ ہیں ---

میںؑ سب کو بہرا کر دینے والا ہوں۔ میںؑ نازل ہونے والا امتحان ہوں۔ عرش پر میرا نام لکھا گیا تو اُس کو قرار آ گیا، میراؑ نام آسمانوں پر لکھا گیا تو وہ قائم ہوگئے، میراؑ نام زمین پر لکھا گیا تو بچھ گی، میراؑ نام ہوا پر لکھا گیا تو وہ ٹھہر گئی، میراؑ نام بجلی پر لکھا گیا تو چمکنے لگی، میراؑ نام بارش کے قطروں پر لکھا گیا تو وہ جاری ہوئے۔ میراؑ نام نور پر لکھا تو وہ روشن ہوا۔ جب میراؑ نام بادل پر لکھا گیا تو وہ برسنے لگے اور جب رعد پر لکھا گیا

---

(1)قارعہ کے لغوی معنی{کھڑکھڑانے والی، عظیم حادثہ، دستک دینے والی، قیامت} امیر المومنینؑ کا یہ فرمان انا قارعہ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے: ٱلْقَارِعَةُ : عظیم حادثہ (۱) مَا ٱلْقَارِعَةُ : عظیم حادثہ کیا ہے (۲) وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْقَارِعَةُ: تم کیا جانو عظیم حادثہ کیا ہے(۳)

يَوْمَ يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ : جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے (قارعہ ۴) وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ كَٱلْعِهْنِ ٱلْمَنفُوشِ (۵ قارعہ) اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ اس آیت کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ، وہ حادثہ بہت خوفناک ہے اور لوگ اس سے خوف زدہ ہیں (تفسیر صافی ج 7)

(2) مولاؑ فرماتے ہیں میںؑ غاشیہ ہوں اشارہ ہے اس آیت کریمہ کی طرف: هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَٰشِيَةِ (غاشیہ ۱)

کیاآپ کے پاس سب پر چھا جانے والی کی خبر پہنچی؟ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَٰشِعَةٌ (غاشیہ ۲) اس روز بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں: چہرے ذلیل ہوں گے سے مراد ہمارے دشمن ہیں (تفسیر فرات الکوفی)

ٱلْغَٰشِيَةِ سے مراد علیؑ ہیں، تو اس آیت کریمہ کا تفسیری ترجمہ یہ ہے: کیا آپ کے پاس علیؑ کی خبر پہنچی ہے؟ جس روز علیؑ ظاہر ہوں گے تو بہت سے چہرے ذلیل ہو جائیں گے ---

(3)فَإِذَا جَآءَتِ ٱلصَّآخَّةُ { عبس ۳۳} تو جب کان پھاڑ دینے والی آواز آے گی: امیر المومنینؑ کا فرمانا کہ میں صاختہ ہوں اسی آیت کی طرف اشارہ ہے ---

تو وہ گڑگڑانے لگا ۔ میراؑ نام رات پر لکھا گیا تو اندھیری ہوگی. میراؑ نام دن پر لکھا گیا تو وہ روشن ہوگیا اور مسکرانے لگا ---

قال امیر المومنین ، ان لا یستکل احد الایمان حتہ یعرفنی کنہ معرفتی بالنورانیۃ فاذا عرفنی بھذا المعرفۃ فقد امتحن اللہ قلبہ للایمان و شرح صدرہ للاسلام... [1]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ میریؑ معرفت نورانیہ کا عارف نہیں ہوتا اور معرفت نورانیہ اسے نصیب ہوتی ہے جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لیے امتحان لے لیا ہو، اور جو اس میں حیرت ظاہر کرے شک و شبہات کا اظہار کرے وہ مقصر ہے ---

قال الصادق ، لا کون قبلنا و لا حدوث سماء و لا أرض و لا ملک و لا نبی و لا رسول [2]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ سے پہلے نہ کائنات ہے نہ آسمان اور زمین واقع ہوئے، ہمؑ سے پہلے نہ کوئی فرشتہ ہے نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول ہے ---

وحدثني عنه عن عبد الله عن إدريس عن زيد عن يونس قال: قال الصادق ظاهر الله إمام وباطنه غيب لا يدرك [3]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، اللہ کا ظاہر امام ہے اور اس کا باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن نہیں --

ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ کو امیر المومنین کہہ کر پکارا! تو آپؑ نے فرمایا، نہ انؑ (علیؑ) سے پہلے کوئی امیر تھا نہ انؑ کے بعد کوئی امیر ہو گا، اللہ کی قسم میریؑ ولا امیر المومنینؑ کے لیے ہے میراؑ نسب انہیںؑ سے ہے ---[4]

---

(1) خليفة الله فی العالمین ص 40،139

(2) مصابیح الدجی الشروح الأوحدیة للاحادیث النورانىية ج 1 ص 241

(3) حقائق اسرار الدین ص 55

(4) كتاب الجواهر لأبي سعيد ميمون الطبراني ص 71،270

- **امام کی اللہ سے کیا نسبت ہے ؟**

قال الامام الناطق جعفر الصادق : انَّ اللهَ احْتَرَعَنِی مِن ذاتِهِ وَ أَنَا غَیْرُ مُنفَصِلٍ عَنهُ إِذْ نُورُ الشَّمْسِ غَیْرُ مُنفَصِلٍ عنها ثم ناداني بِي ، وَ خَاطَبَنَی مِنّی ثمَّ قال لي: مَن أنَا مِنكَ ، وَ مَن أنتَ مِنَی؟ فَأَجَبتُ بِلطافتي: أنتَ کُلّی و أصلی، مِنكُ ، ظَهَرتُ وفِي أَشرَقتَ. أَنَا كَلِمَتُكَ الْأَزْلِيَّةُ، وَ فِطْرَتُكَ الذَانِيَّةُ.

کیانی قدیم و عیانی حادث من عرفنی وَ صَفَات من اتصلني عرفك لا من شيء خلقتني فیکون معادی الی ماسواک کنت قبل رتقا و في ذاتك حقا فاطلعتنی و لم تفصلنی فانت منی بلا تبعیض و انا منك بلا حول انت منی باطن و انا منک ناطق فبی تحمد و بی تعبد و انا البعض و انت الکل. [1]،[2]،[3]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، بے شک اللہﷻ نے مجھے اپنی ذات سے ایجاد کیا ہے، میںؑ اس عزوجل سے جدا نہیں وہ مجھؑ سے جدا نہیں جیسے سورج کا نور سورج سے جدا نہیں ہوتا، پھر اس عزوجل نے مجھےؑ میریؑ ہی مدد سے ندا دی اور میریؑ ہی ذریعے مجھؑ سے مخاطب ہوا، اور کہا! تمؑ مجھ عزوجل سے کیا ہو اور میں تم سے کیا ہوں ؟ تو میںؑ نے بڑی لطافت سے جواب دیا --- تو عزوجل میراؑ کُل اور میریؑ اصل ہے ، میںؑ نے تجھ عزوجل سے ظہور کیا، اور تو عزوجل مجھؑ میں طلوع ہوا، میںؑ تیراﷻ ازلی کلمہ ہوں اور تیریﷻ ذات کی فطرت ہوں ---

میریؑ ہستی قدیم ہے اور ظاہراً ایجاد شدہ ہے، اور تیری صفات جو مجھؑ سے جڑی ہیں جو مجھےؑ پہچان گیا تو وہ تجھے پہچان گیا، میںؑ نے ایسی کوئی شے خلق نہیں کی جو سوائے تیرے کسی اور کی طرف پلٹے ، میںؑ پہلے (بھی) تیری ذات کی حقیقت میں موجود تھا، پھر تو نے مجھےؑ طلوع (ظاہر) کیا لیکن جدا نہیں کیا، تو عزوجل بلا تفریق مجھؑ سے ہے اور میںؑ تجھﷻ سے ہوں، تجھﷻ میں اور مجھؑ میں حالت کی کوئی تبدیلی نہیں توﷻ میراؑ باطن ہے اور میںؑ تیراﷻ ناطق ہوں، پس میرےؑ ہی ذریعے تیریﷻ حمد ہوتی ہے اور میرےؑ ہی ذریعے تیریﷻ عبادت ہوتی ہے میںؑ البعض ہوں اور توﷻ الکل ہے ---

---

(1) کتاب، **هو العلی العظیم صفحہ ۱۹۵** (2) **نوائب الدهور في علائم الظهور ۳ / ۲۸۲ (میر جهاني)** (3) **مناقب السادة الکرام صفحہ ۳۰۵**

❖ عشق

ورد في الحديث القدسي: «من طلبني وجدني [1]، ومن وجدني عرفني، ومن عرفني أحبني، ومن أحبني عشقني، ومن عشقني عشقته، ومن عشقته قتلته، ومن قتلته فعلي ديته، ومن علي ديته فأنا ديته . [2]

ترجمہ ، حدیث قدسی ہے : جو مجھ اللہ کو طلب کرے گا (ڈھونڈے گا) وہ مجھ کھوئے ہوئے اللہ کو پالے گا ، اور جو پالے گا میرا عارف ہو جائے گا، اور جو میرا عارف ہو جائے گا تو مجھ سے محبت کرنے لگے گا ، اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرا عاشق ہو جائے گا ، اور جو مجھ سے عشق کرے گا میں بھی اس سے عشق کروں گا ، اور جس سے میں عشق کرتا ہوں اسے قتل کر دیتا ہوں ، اور جسے میں قتل کر دوں تو مجھ پر اس کی دِیت (خون بہا) ہے ، پس میں اللہ ہی اس کی دِیت ہوں ---

ہم معرفت پر بات کر چکے ہیں، معرفت بہت مشکل ہے اس کے کئی درجے اور مراحل ہیں ،اللہ کہتا ہے جو مجھے پالے گا تو وہ میرا عارف ہو جائے گا، یعنی اللہ کی معرفت کے لیے پہلے اللہ کو پانا ضروری ہے پھر اس کی معرفت ہو گی، دین کی ابتداء معرفت ہے اور معرفت یعنی دین کی ابتداء اللہ کو پالینے کے بعد ہوتی ہے، پھر کمال معرفت تصدیق یعنی تسلیم و یقین کی منزل ہے اور کمال تصدیق توحید ہے اور کمال توحید مقامِ نفی (لا) ہے --- اصل میں یہی مقامِ عشق ہے، عاشق اپنے معشوق کے سوا ہر شے کی نفی کرتا ہے، حدیث قدسی آگے بڑھتی ہے کہ پھر جو مجھے پالے گا اسے میری معرفت ہو جائے گی جب میری معرفت حاصل کر لے گا تو وہ مجھ سے محبت کرنے لگے گا جب محبت کرے گا تو مجھ سے عشق کرنے لگے گا -- یعنی عشق معرفت و محبت سے بلند تر درجہ ہے ، پھر اللہ کہتا ہے جو مجھ سے عشق کرے گا میں اللہ بھی اس سے عشق کرتا ہوں--اور جس سے میں عشق کروں اسے قتل کر دیتا ہوں -- پس اس قتل کی دیت اللہ پر ہے اور میں اللہ ہی اس کی دیت ہوں ---

---

(1) وِجدان ؛ یعنی، کھوئی ہوئی چیز کو پانا **(لغات کشوری)**

(2) الکلمات المکنونة ص **108** مطبوعه تهران ایران

یہ عشق مقامِ فنا فی اللہ ہے اور مقام (لا) نفی ہے - (یہاں مادی یا مجازی غیر اللہ کے عشق کی نہیں بلکہ حقیقی اور پاکیزہ اللہ کے عشق کی بات ہے) اور یہ عشق یعنی یہ مقام نفی جنون ہے --- قال الامام جعفر الصادق ، العشق جنون الهي [1]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، عشق اللہ کا جنون ہے --- (یہ عشق خاص ہے ا،ل کے ساتھ ، جب عشق خاص ہے تو مقام بھی خاص ہے)

ایک آواز کربلا میں بلند ہوئی تھی وہؑ کہنے والا کہہ رہا تھا: انا مجنون الحسینؑ. میںؑ حسینؑ کا مجنون ہوں، اور مولا صادقؑ فرماتے ہیں عشق اللہ کا جنون ہے، تو کربلا میں کربلا والے مقام نفی یعنی عشق پر تھے جو سوا حسینؑ کے سب کی نفی کر رہے تھے کربلا والے عاشق تھے حسینؑ معشوق تھے ، پس میں نے کربلا میں دیکھ لیا کیسے کوئی اللہ کو طلب کرتا ہے، جب طلب کرتا ہے تو کیسے اسے پا لیتا ہے، جب پا لیتا ہے تو کیسے اس سے محبت کرنے لگتا ہے، جب اس سے محبت کرتا ہے تو کیسے عشق کرنے لگتا ہے، (پھر میں نے دیکھا) کہ جب وہ مجنون عشق کرتا ہے تو وہؑ بھی اس مجنون سے عشق کرتا ہے ---

قال امیر المومنین یا سلمان، أين ما تطلبنی تجدنی، أنا الذی طلبتنی القرون بعد القرون ، و ما طلبونی الا الذین عرفونی و ما أنکرنی الا الجاحدین [2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمانؑ ! تم مجھے جہاں بھی ڈھونڈو گے پاؤ گے میںؑ وہ ہوں جسے صدیوں کے بعد صدیاں ڈھونڈتی ہیں۔ اور مجھے کوئی ڈھونڈ ہی نہیں سکتا سوائے ان کے جو مجھے جانتے ہیں جو میریؑ معرفت رکھتے ہیں اور کوئی میراؑ انکار نہیں کرتا سوائے میرےؑ منکروں کے

سئل مولانا الصادق ؛ ماهو العشق الحقيقي فقال تسبيح بأسم علي. (اسرار العشق)

امام جعفر الصادقؑ سے پوچھا گیا، مولاؑ حقیقی عشق کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا، علیؑ کے نام کی تسبیح کرنا حقیقی عشق ہے ---

---

(1) مصابیح الدجی الشروح الأوحدیة للاحادیث النورانیة ص 333

(2) کتاب، الطاعة متی تقوم الساعة ص 361 و 411

❖ کیا محمدؐ وآل محمدؐ مخلوق ہیں یا غیر مخلوق؟

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا دوسرا حصہ پیش خدمت ہے ---

میں سمجھتا ہوں کہ اس باب کی ضرورت دوسرے ابواب کی نسبت زیادہ ہے، یہ غور طلب معاملہ ہے، اور بہت زیادہ اہم ہے، محمدؐ وآل محمدؐ کی معرفت کے لیے یہ حقیقت جاننا بہت ضروری ہے کہ جس کی معرفت حاصل کرنی ہے، کیا وہؑ واقع ہی مخلوق ہے یا نہیں۔--

مخلوقات بے شمار ہیں، ان کو کوئی شمار نہیں کر سکتا سوائے اللہ کے، وہی بہتر جاننے والا ہے ، الحمدللہ رب العالمین! عالمین کا رب ، مخلوق صرف ہماری اس دنیا تک محدود نہیں، "حدیث میں ہے کہ اللہ ہر روز نئی مخلوق خلق کرتا ہے۔" ایک حدیث میں ہے کہ: تم جو چاہو جیسے چاہو سوچ لو اللہ نے ویسی مخلوق خلق کی ہے جو تمہارے ذہن میں آئے گا وہ اللہ کی مخلوق ہے ---

اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ۔" کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ نے تمہارے علاوہ اور کوئی خلق نہیں کیا! اللہ نے ایک لاکھ (100000) آدمؑ خلق کیے اور ایک لاکھ عَالَم خلق کیے اور تم آخری عَالَم کی مخلوق ہو" بعض احادیث میں ایک لاکھ عالم سے بھی زیادہ کا ذکر آیا ہے، ایک عالم میں کئی کائناتیں ہوتی ہیں، ایک کائنات میں سات آسمان سات زمینیں اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، اللہ ہی جاننے والا ہے، ہماری بحث کا مقصد اللہ کی مخلوقات کی تعداد کا اندازہ لگانا نہیں، ہمارا مقصود محمدؐ وآل محمدؐ ہیں، کہ جن کی معرفت حاصل کرنی ہے جن کی معرفت سے زندگی اور نجات ہے، جب تک ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ جس کی معرفت حاصل کرنی ہے وہ محمدؐ و آل محمدؐ مخلوق ہیں یا غیرِ مخلوق؟ تب تک ہم معرفت نورانیہ حاصل نہیں کر سکتے ، پہلے ہم بشر پر بات کریں گے کہ کیا مولاؐ واقعی بشر ہیں؟

- **بشر**

مولا محمدؐ کے لیے قرآن میں لفظ بشر استعمال ہوا ہے ، اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ، میںؐ (محمدؐ) تم جیسا، تمہاری مثل صرف ایک بشر ہوں (الکہف 110)

یہاں مولاؐ محمدؐ کو بشر کی مثل کہا گیا ہے، کیا واقع ہی مولاؐ ہم جیسے بشر ہیں؟ کیا وجہ ہے اپنے آپؐ کو اس درجہ پر کہنے کی؟

اس کا جواب بھی قرآن ہی دے گا ، امام حسنؑ عسکریؑ نے مولا محمدؐ رسول اللہ کے یہودیوں اور مشرکین سے مباحثے کے حالات بیان فرمائے مشرکین نے مولا محمدؐ سے کہا: بھلا تمام جہانوں کے پروردگار کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ آپؐ کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا، جب کہ آپؐ تو ہمارے جیسے انسان ہیں، اگر آپؐ نبی ہوتے تو آپؐ کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا جسے ہم دیکھتے، اور وہ ہمارے سامنے آپؐ کی تصدیق کرتا ، جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کو نبی بھیجنا مقصود ہی ہوتا تو ہمارے پاس کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر روانہ کرتا، ہم جیسے انسان (بشر) کو ہرگز رسولؐ نہ بناتا، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا (الانعام 9) اور اگر ہم کسی فرشتے کو بھیجتے تو مرد کی صورت میں ہی بھیجتے پھر مولاؐ نے فرمایا! تیرا یہ کہنا کہ اگر آپؐ رسول ہوتے تو آپؐ کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا جو ہمیں دکھائی دیتا، اور تیرا یہ کہنا کہ اگر اللہ نے ہماری طرف رسول بھیجنا ہی ہوتا تو کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتا، وہ ہم جیسے انسان کو رسول بناتا ---

تیرے اس سوال (فرشتہ نبی ہوتا) کا جواب یہ ہے کہ فرشتے کو تمہارے حواس محسوس نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو ہوا جیسی لطیف مخلوق ہے، اگر بالفرض تمہارے دیکھنے کی طاقت میں اضافہ کر دیا جاتا اور تم فرشتے کو دیکھنے لگ جاتے تو تم اسے فرشتہ تسلیم ہی نہ کرتے، کیونکہ آنے والا فرشتہ انسانی شکل میں ہوتا، اور تم اس کی ظاہری شکل دیکھ کر یہی کہتے کہ یہ تو انسان ہے (مکمل حدیث کے لیے ملاحظہ فرمائیں[1])

اس روایت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ: مولا محمدؐ کو اپنے جیسا کہنے اور سمجھنے والا مشرک اور یہودی ہے. وہی ایسا کہا کرتے تھے، دوسری بات: کہ مولا محمدؐ ہماری بشری انسانی مجبوریوں کی وجہ سے ظاہراً بشری لباس میں ظاہر ہوئے، کیونکہ انسان تو فرشتے کو دیکھنے کی قوت نہیں رکھتا تو آل محمدؐ کو بشری لباس کے بغیر کیسے دیکھ سکتا؟ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے ----

وبالإسناد عن الرضا أنه قال: إن الذي عاينتموه بأبصاركم من الصورة التي عينتموها هو الله، وإنما يظهر بحسب ما أنتم لأنكم لا تقدرون أن تنظروا إلى خلافكم . [2]

---

(1) تفسیر نور الثقلین جلد 3 ص 163- 164- 165

(2) حقائق اسرار الدین ص ۳۲

امام رضاؑ نے فرمایا، جس صورت کو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ اللہ ہے، وہ عزوجل صرف تمہارے مطابق ظاہر ہوتا ہے جو تم ہو ، تم میں اتنی طاقت نہیں کہ اس عزوجل کو اپنے خلاف (یعنی حقیقت میں اسے) دیکھ سکو ---

اللہ عزوجل اپنی مخلوق کے لیے اس انداز میں ظاہر ہوا کہ مخلوق کو اس کی معرفت ہو ---- مشارق الانوار الیقین میں ہے سبحان من تجلی الخلقه بخلقه حتی عرفوه . سبحان ہے وہ ذات جو اپنے خلق کے لیے خلق میں جلوہ افروز ہوئی تاکہ مخلوق اسے جان سکے اس کی معرفت حاصل کر سکے --- اور امام رضاؑ فرما رہے ہیں اللہ تم میں ایسے ظاہر ہوا جیسے تم ہو یعنی وہ انسان کی صورت میں ظاہر ہوا ---

قال الصادق ؛ ان الله ظهر فی صورة محمد و علی سبعمأه مره [1]

ترجمہ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں: بے شک! اللہ سات سو مرتبہ محمدؐ اور علیؑ کی صورت میں ظاہر ہوا ---

و روی عن السید ابي شعیب انّه قال: سمعت المولی العسکری یقول: نحن ظاهر الله [2]

امام حسنؑ عسکری نے فرمایا، ہمؑ اللہ کا ظاہر ہیں --- (اللہ انسان کے لیے انسان کی صورت یعنی محمدؐ و علیؑ بن کر ظاہر ہوا اور بشر اسی کو بشر سمجھ بیٹھا)

اب ہم بشر پر بات کرتے ہیں: لغت کے حوالے سے" **بشر** " کے معنی ، چھیل دینا، بال مونڈ کر کھال ظاہر کرنا، موچھ کو بلکل صاف کر دینا۔ "**بشر** " انسان کو اس کی کھلی ہوئی جلد کی وجہ سے کہا گیا ہے، اس کی جلد پر اس کے چہرے پر بال نہیں ہیں، اس لیے بشر ہے۔ اگر لغت کو درست مان کر بشر تلاش کریں گے تو تقریباً ہر جانور بشر ثابت ہو گا، دنیا کا کوئی ایسا جانور نہیں جس کی جلد کھال نہ ہو، اگر بشر کا مطلب کھلی جلد والا حیوان ہے، جس پر بال نہیں ہوتے ---تو صحرائی جانور اور آبی جانور بھی بشر ہیں یہ سب بشریت کی صفت میں آئیں گے ، **هل کنت الا بشر رسولا**: کیا ایک بشر رسول ہو سکتا ہے ؟

---

(1) **منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان وتسما بالعصبیة** (خطی) ص **320**

(2) **الوهیت اهل بیت** (سید محسن ذبیحی مشهد مقدس) ص **۴۵۲**

کفار محمدؐ و آل محمدؐ کے کھانے پینے اور گلیوں میں چلنے سے بشریت مطلقہ پر دلیل لا رہے تھے۔ لہذا ثابت ہوا انبیاءؑ اور آل محمدؐ کے کھانے پینے پر استدلال کرنا مسلمان کا نہیں کافروں کا طریقہ استدلال ہے۔ اور کفار کا توہینی استدلال مسلمانوں کے لیے دلیلِ صداقت کیسے بن سکتا ہے؟ کفار نے جو باتیں رسالت کی توہین کی غرض سے کہی ہوں انہیں دہرانا اور ان پر عقائد کی عمارت تعمیر کرنا کیا مسلمان کو زیبا ہے؟ کفار بشریت کا طعنہ دیں اور مسلمان اعتقاد بنا لیں ؟

بشر مثلنا! کلام الہیٰ میں جہاں بھی آیا ہے ہر مرتبہ کفار و مشرکین کے قول کی صورت میں آیا ہے۔ بشر مثلکم تقریباً 7 مرتبہ آیا ہے، 4 مرتبہ کفار کا قول ہے اور تین مقامات پر اللہ نے اپنے انبیاء سے کہلوایا ہے، اور وہ بھی کفار کی طعنہ زنی کے بعد --

یہ بات بھی غور طلب ہے کہ " قل انما انا بشر مثلکم" --- مولاؐ خود نہیں فرمایا رہے! بلکہ کہلوایا جا رہا ہے---

قل (یعنی کہہ دیں) یہاں بشر بننے کا حکم دیا جا رہا ہے، اگر نسلِ بشری سے تھے تو خد ہی فرما دیتے، اللہ کو کہلوانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

حالانکہ " ہونا" اور " بننا" دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ہونا ذات سے تعلق رکھتا ہے اور بننا وہ پڑتا ہے، جو نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک انسان دانا ہوتا ہے، مگر پاگل بن جاتا ہے۔ پاگل بننا علیحدہ بات ہے پاگل ہونا علیحدہ ---

قال رسول الله : كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (و الطين) [1 تا 5]

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ، میںؐ تب بھی نبیؐ تھا جب آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے ---

(1) التاريخ الكبير للبخاري : ٣٧٤/٧

(2) مسند الإمام أحمد : ٥٩/٥،

(3) المعجم الكبير للطبراني : ٣٥٣/٢٠

(4) القدرللفريابي : ١٧، وسنده، صحيحٌ

(5) الكلمات المكنونة ص 101

کنت نَبِیًّا وآدم بین الماء والطین [2]،[1] مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: میںؐ تب بھی نبی تھا جب آدمؑ پانی اور مٹی کے درمیان تھے ---

یعنی ابھی بشریت کا آغاز نہیں ہوا تھا! ابو البشرؑ کی تخلیق سے بھی پہلے مولا محمدؐ نبی تھے ۔ تو پھر آدمؑ کی اولاد کی ہدایت کے لیے آ جانا محمدؐ و آل محمدؐ کو بشر کیسے بنا سکتا ہے ----؟

یہ بھی غور طلب بات ہے، " باپ" جب بھی باپ لفظ آئے گا، تو لازماً اولاد کے وجود کا پتہ چلے گا، " بیوی" جب بھی بیوی لفظ آئے گا تو فوراً شوہر کی طرف ذہن جائے گا، شوہر ہو گا تو بیوی ہو گی، اسی طرح لفظ "نبی" بھی ہے جب بھی لفظ نبی آئے گا تو اس سے فوراً اُمت کا وجود ثابت ہو جائے گا، کیونکہ لفظ نبی " نبا" سے نکلا ہے نبا یعنی خبر، اور خبر تب خبر ہے کہ مخبر کو معلوم ہو اور جسے خبر دی جا رہی ہے اسے معلوم نہ ہو اگر اسے پہلے سے ہی معلوم ہو تو وہ خبر نہ ہو گی، اور جب وجود آدمؑ عدم سے وجود میں آیا ہی نہیں تھا، تو مولا محمدؐ اس وقت بھی نبی تھے، اور اس وقت مولا محمدؐ غیب کی خبر دینے والے تھے، اور اُس وقت بھی مولا محمدؐ کی ایک اُمت موجود تھی، مولا محمدؐ خبر دے رہے تھے اور کچھ لوگ لے رہے تھے ۔ تو ثابت ہوا کہ جب بشریت کو وجود نہیں ملا تھا اس سے قبل محمدؐ کی امت بھی موجود تھی، اب اس کے بعد کوئی محمدؐ و آل محمدؐ کو تو کجا، محمدؐ کی اُمت کو بشریت میں داخل نہیں کرسکتا، یعنی جو اُمت قبل از ابو البشر موجود تھی وہ امت بشری جنس میں کیسے داخل ہو سکتی ہے جب مولا محمدؐ کی وہ امت بشریت میں داخل نہیں تو خود ان کے نبی مولا محمدؐ کیسے بشر ہو سکتے ہیں؟

مالکؑ فرماتے ہیں: وہ فوائد بشری جو تمہارے لیے جائز ہیں ان کو ہمارےؑ (محمدؐ و آل محمدؐ) لیے جائز قرار نہ دو، ہمیںؑ اپنی طرح قیاس نہ کرو، کیونکہ لوگوں میں کسی کا بھی ہمارےؑ ساتھ قیاس نہیں کیا جا سکتا، ہمؑ وہ اللہ کے راز ہیں جو ان بشری بدنوں میں رکھ دیئے گئے ہیں، ہم اللہ کا بولتا ہوا کلام ہیں جو ان خاکی جسموں میں موجود ہے ---[3]

---

(1) بحار الأنوار – جلد ١٦ – الصفحة ٤٠٢

(2) طوالع الأنوار ج 2 ص 79 (بیروت لبنان)

(3)القطره من بحار مناقب النبی و العترة جلد ١ ص 226

محمدؑ و آل محمدؑ کا ظاہر بشری ہے اور باطنی طور پر لاہوتی اور نوری ہیں۔ جو انسانی صورت اس لیے اختیار کر کے ظاہر ہوئے ہیں تاکہ لوگ انؑ کو دیکھنے کی قوت رکھ سکیں ---- (جواهر الاسرار صفحه 147)

مولا موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ بشر نہیں ہیں، نہ ہماراؑ بشری تقاضوں سے کوئی تعلق ہے، جو ہمیںؑ اپنے جیسا سمجھے وہ بدبخت ہے---

امام موسی کاظمؑ فرماتے ہیں، (ہمارےؑ) نفوس نورانیہ کا ظاہر بشریت اور باطن لاھوتی ہے، یہ انوار مقدسہ شکل انسانی میں اس لیے تشریف لائے تاکہ مخلوقات (ہمارےؑ) دیدار کی تاب لا سکیں اور زیارت کر سکیں ---

آیت کریمہ ہے (اور اگر ہم ملائکہ کو بھیجتے تو انہیں بھی مردوں کی صورت میں بھیجتے ۔ سورہ الانعام 9) انسان ملائکہ کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا انہیں بھی انسانی شکل میں آنا پڑتا ہے جو آل محمدؑ کے خادم ہیں تو کیا انسان محمدؑ و آل محمدؑ کو اس لباس بشری کے بغیر دیکھ سکتا ہے ؟ اور محمدؑ و آل محمدؑ عالمین پر حجت ہیں...

قال الامام الصادق ، ان الله خلق اثنی عشر الف عالم منهم اکبر سبع سموات و سبع ارضین ما یری عالم غیر هم وانی الحجة علیهم

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، اللہ نے بارہ ہزار عوالم خلق فرمائے ہیں، ہر عالم سات آسمانوں اور سات زمینوں سے بڑا ہے، ان میں سے کسی ایک کو پتہ نہیں کہ اللہ نے کسی اور عالم کو بھی خلق کیا ہے ، اور ہمؑ ان تمام عوالم پر حجت ہیں -- (خلیفة الله فی العالمین صفحه 24،25)

قال رسول الله؛ کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین و لا ماء علی ع و لا طین و کان علی ولیا قبل خلق الخلائق أجمعین (نقطه صفحه 230)

رسول اللہ نے فرمایا، میںؐ اس وقت بھی نبی تھا جب آدمؑ پانی اور مٹی کے درمیان تھے --- اور نہ پانی تھا نہ مٹی تھی مخلوق کی خلقت سے بھی پہلے علیؑ ولی تھے ---

اس عالم سے بالاتر ہزار ہزار عالم ہیں، اور محمدؑ و آل محمدؑ ہر عالم میں جلوہ فرما ہیں ، جس عالم میں جلوہ افروز ہوتے ہیں اس عالم کا لباس پہن لیتے ہیں، یعنی اس عالم کی مناسبت سے شکل و صورت اختیار کرتے ہیں اور اس عالم کی زبان میں گفتگو فرماتے ہیں جو اس عالم کی زبان تھی، حتیٰ کہ اس عالم میں تشریف لائے اس عالم کا لباس پہنا، پوشاک بشری میں ظہور فرمایا اور اسی عالم کی زبان میں گفتگو فرمائی ---

یہ ذوات قدسیہ جمیع عوالم میں جلوہ افروز ہیں اور ہدایت فرماتے ہیں، اسی عالم کے لباس میں صورت ظاہری اور اسی عالم کی زبان میں کلام فرما کر تبلیغ رسالت و امامت سر انجام دیتے ہیں، عالم انوار میں لباسِ نورانی شکل نورانی، عالم لاھوت میں لباس لاہوتی شکل لا ہوتی، عالم ملکوت میں لباس ملکوتی شکل ملکوتی، اور عالم عقول میں جلوہ لباس عقلانی کے ساتھ، عالم ارواح میں لباس روحانی کے ساتھ شکل روحانی، عالم نفوس میں لباس نفسانی، عالم طبیعائی میں لباس طبیعیاتی کے ساتھ، عالم مواد جسمیہ میں لباس ھبانی کے ساتھ اور عالم ارضی میں لباس ارضی یرنی عالم ناسوت میں تشریف لائے تو لباس بشری یعنی شکل و صورت بشری میں تشریف لائے، جیسے امت تبدیل ہوئی عالم تبدیل ہوا انؑ ذوات قدسیہ نے لباس تبدیل کرلیا ظاہری صورت تبدیل کرلی --- (جیسا کہ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، بے شک امامؑ اپنی مرضی سے بدنوں میں داخل ہوتا ہے اور خارج ہوتا ہے، جیسے کوئی بغیر رکے اور بغیر کسی شک کے اپنا جُبہ اور قمیض اتار دیتا ہے --- کتاب الھفت الشریف)

لباس بشری کا اتارنا اور پہننا انؑ کے اختیار میں ہے، سید الفقہا و المجتہدین علامہ سید حشمت علی مجتہد کہتے ہیں، سرکارِؐ کائنات اور آئمہؑ معصومین ظہور کون اول میں تو عقل اول تھے اور ظہور ادنیٰ میں مثل بشر تھے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ، انما انا بشر مثلکم ؛ (میںؐ تم جیسا صرف بشر ہوں) یہ نہیں فرمایا کہ بشر منکم، یعنی تم میں سے ایک بشر ہوں ، اس لیے کہ بشر حقیقی وہ ہے کہ جس کی روح کو بدن سے علاقہ ذاتیہ ہو اور نبیؐ اور امامؑ کے نفس کو بدن سے ذاتی تعلق نہیں ہوتا بلکہ تعلق خارجی ہوتا ہے، اس لئے وہ بشر حقیقی نہیں بلکہ مثل بشر ہیں، حقیقت میں تو وہ عقل محض ہیں مگر متنزل ہو کر بہ بدن ہوتے ہیں ، اور باوجود تعلق بدن کے وہ مراتب اصلیہ انؑ سے زائل نہیں ہوتے، تعلق بدنی میں ان کا اختیاری ہے جس وقت چاہیں اس سے علیحدہ ہو سکتے ہیں، گویا بدن ان کا ان کے لیے مثل چادر ہے، اور انسان جس وقت چاہے چادر اُتار دیتا ہے اور جس وقت چاہے پہن لیتا ہے، ایسا ہی امامؑ یا نبیؐ جب چاہیں مجرد ہوسکتے ہیں اور جب چاہیں مادی ہوجاتے ہیں ---(خلیفۃ اللہ فی العالمین صفحہ 82)

رئیس المحدثین علامہ مجلسیؒ کہتے ہیں، انؑ کے ابدان جو ہمیں نظر آتے ہیں جن کے باعث ہم انؑ انوار قدسیہ کی زیارت کرتے ہیں یہ ابدان

حسیہ درحقیقت غلاف ہیں، جن کو اتار کر اپنی اصلی حالت میں آ جاتے ہیں، اس لباس کا اتارنا پہننا انؑ کے اختیار میں ، جیسے جبرائیلؑ اور دیگر فرشتے بشری صورت میں آئے انہوں نے یہ لباس پہنا اور جب اصلی حالت میں ہوگے تو یہ اتار دیا[1] ---

مولا صادقؑ مفضل سے فرماتے ہیں: **ان الامام یدخل فی الابدان طوعاً و کرھاً و یخرج منھا اذا شاء طوعاً و کرھاً کما ینزع احد کم جبته و قمیصه بلا تکف و لا ریب** [2]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، بے شک امامؑ اپنی مرضی سے (ابدان) بدنوں میں داخل ہوتا ہے اور خارج ہوتا ہے، جیسے کوئی بغیر رکے اور بغیر کسی ریب کے اپنا جُبہ اور قمیض اتار دیتا ہے ---

آل محمدؐ کی بشریت بمنزلہ لباس ہے، یہ لباس یعنی جسم ظاہری پوشاک بشری جسد اصلی پر مانند لباس ہے ، جب چاہیں اتار دیں اور کوئی اور لباس پہن لیں جیسے ہم لباس بدلتے ہیں ، اور یہ لباسِ بشری جس میں محمدؐ وآل محمدؐ ظاہر ہوئے ہیں یہ بھی ہم جیسا نہ تھا ہمارے جسم کا سایہ ہوتا ہے یعنی ہمارے جسم کے ایک طرف روشنی اور دوسری طرف اندھیرا ہوتا ہے، محمدؐ وآل محمدؐ اس سے پاک و منزہ ہیں ---

" اندھیری رات میں آپؐ کا چاند کی طرح روشن چہرہ تھا، امی عائشہ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رات کو میری سوئی گم ہو گی اور میرے پاس چراغ نہ تھا اتنے میں رسول اللہؐ داخل ہوئے تو ان کے چہرے کی روشنی سے میں نے سوئی تلاش کر لی ، آپؐ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا چونکہ مولاؑ نور تھے اور سایہ ظلمت کا ہوتا ہے اور جب آپؐ دھوپ میں یا چاند کی روشنی میں کھڑے ہوتے تھے تو آپؐ کا نور اس کے نور پر غالب آ جاتا تھا ، امامؑ کا سایہ نہیں ہوتا[3]" (بشر مٹی سے بنا ہے اور امامؑ کا جسم ملکوتی ہوتا ہے)

حدیث طارق میں امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، امامؑ ملکوتی بشر روح قدسی مقام اعلیٰ اور نور جلی اور سر خفی کا مالک ہوتا ہے ---

---

(1) خلیفة الله فی العالمین ، مراة العقول ج 4

(2) الهفت الشریف، باب الاربعون، فی معرفة قتل الحسین علی الباطن فی زمن بنی امیة، ص 96

(3) اقوال المعصومین فی رد المقصرین ص 252، 53

ثابت ہوا کہ یہ بشری صورت آل محمدؑ کا لباس ہے، اور یہ لباس بھی ہم بشر اولاد آدم جیسا نہیں بلکہ ملکوتی ہے، ہمارے ابدان سے بدبو آتی ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ محمدؐ وآل محمدؑ کے اجسام مبارک منبع خوشبو ہیں ، اسی طرح تمام بشریت کے تقاضے جو ہم پر لاگو ہوتے ہیں وہؑ ان سے پاک اور بلند ہیں ، اگر صرف مولاؑ کے اس ظاہری بشری جسم اور (لباس) کی بات کی جائے ---

مولا محمدؐ رسول اللہ امیر المومنینؑ سے فرماتے ہیں ۔

یاعلی انک لباس اللہ الذی ینتقم منہ [1]، یاعلیؑ ،آپؑ اللہ کا لباس ہیں جس کے ذریعے وہ بدلہ لیتا ہے ---

محمدؐ وآل محمدؑ اللہ کے مظہر ہیں، یہیں سے اللہ ظاہر ہوتا ہے، جو اللہ کو دیکھنا چاہتا ہے انہیںؑ دیکھ لے، اور یہ لباس بشری ہم انسانوں پر ظاہر ہونے کی وجہ سے اختیار کیا گیا ہے، اور قائمؑ آل محمدؑ یہ بشری لباس پہن کر اس عالم میں ظاہر ہوں گے ، اور یہ اللہ کا لباس ہے ۔

قال امیر المومنین ، انا جسم اللہ ﷻ [2]، امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کا جسم ہوں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ جس صورت (لباس) میں چاہتا ہوں ظاہر ہوتا ہوں [3] ---

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اے مفضل! ہمؑ مکان ہے اور وہ(اللہ) مکین ہے (یعنی وہ ہم میں رہنے والا ہے) وہ (اللہ) معنی ہے اور ہمؑ اس کے اسماء ہیں، وہ پردے میں چھپا ہے اور ہمؑ اس کا پردہ ہیں، ہمارےؑ انوار اور روحوں کا اجسام و اعراض میں آنے سے پہلے ممکنات سے پہلے نہ حلول تھا نہ نزول تھا، اس سے پہلے کہ ہماراؑ وصف بشریت اور صورت اور اجسام اور اشخاص میں کیا جاتا ہمؑ اللہ کے سامنے نور کی صورت میں تھے --- [4] (مکمل حدیث کے لیے ملاحظہ فرمائیں نوائب الدھور)

الا انہ لو کان اللہ عزوجل ان یتجسد سبحانہ و تعالیٰ لتجسد فی مثلِ الامام علی (خلیفۃ اللہ فی العالمین ص 384)

اگر اللہ تعالیٰ عزوجل کا جسد ہوتا تو کوئی اور جسد نہ ہوتا مگر جسد امیر المومنینؑ کی مثل یعنی اگر اللہ کا جسم ہوتا تو وہ امیر المومنینؑ کی مثل ہوتا۔

---

(1) تفسیر فرات الکوفی ؛ خلیفۃ اللہ فی العالمین

(2) کتاب، علی اعلیٰ عالی

(3) خلیفۃ اللہ فی العالمین ص 63

(4) نوائب الدھور ج 3 ص 251

قال امیر المومنین ،یا سلمان أنت و اسمی لا تحلون فی جسد بشری، و أنا نور الأنوار و سائر الأنوار من نور ذاتی [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمانؓ ، تم اور میراؑ نام (دونوں) بشری جسم میں حلول نہیں کرتے، اور میںؑ نوروں کا نور ہوں اور تمام انوار میریؑ ذات کے نور سے ہیں (غور فرمائیں مومنین! سلمانؓ بشری لباس میں حلول نہیں کرتا اور جاہل لوگ علیؑ کو بشر کہتے ہیں)

قال امیر المومنین، انا الذي انقلب في الصورکیف شاء الله [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ وہ ہوں کہ جیسے اللہ چاہتا ہے میںؑ مختلف صورتوں میں بدل جاتا ہوں ---

قال امیر المومنین ، کنت ولیاً و آدم بین الماء و الطین [3،4]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اس وقت بھی ولی تھا جب آدمؑ پانی اور مٹی کے درمیان تھے ---

آدمؑ ابو البشر ہیں ان کی خلقت سے بھی پہلے امیر المومنینؑ ولی تھے ، جو بشر کے باپ سے پہلے ولی ہو وہ بشر کیسے ہو سکتا ہے ؟

قال امیر المومنین ، خمرت طینة آدم بیدی [5] خمرت طینة آدم بیدے اربعین صباحاً [6]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ،آدمؑ کی مٹی کو میںؑ نے اپنے ہاتھوں سے خمیر کیا ، میںؑ نے اپنے ہاتھوں سے چالیس دن تک آدم کی مٹی کو خمیر کیا

آدمؑ ابو البشر بشریت کے باپ کو بنانے والا بشر کیسے ہوسکتا ہے ؟

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِه وَ النُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا (التغابن 8) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ---

مولا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، النور الأمام [7]

---

(1) الطاعة متی تقوم الساعة ص 421 (2) کتاب، نقطه ص 164

(3)مصابیح الدجی الشروح الأوحدیة للاحادیث النورانیة ج 3 ص 297

(4) الکلمات المکنونة (محسن فیض کاشانی) ص 215 مطبوعه تهران ایران

(5)خلیفة الله فی العالمین ص 376 ، بیان الأمامت جلد 1 (6) مجالس شاهکار خطی ص ٤٠٤ (لمولوی نبی بخش)

(7) الکافی کتاب الحجت ، باب، أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نُورُ اللهِ عَزَّ وَجَل

اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا، وہ نور جو نازل ہوا اس سے مراد وہ امامؑ ہے ---

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِيَّ ٱلْأُمِّيَّ ٱلَّذِى يَجِدُونَهُۥ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ وَٱلْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَٱلْأَغْلَٰلَ ٱلَّتِى كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ (الأعراف ١٥٧)

وہ جو رسول کی جو نبی اُمی ہیں پیروی کرتے ہیں جن کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں، اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان پر تھے اتارتے ہیں، تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی، اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی، وہی مراد پانے والے ہیں ----

مولا صادقؑ ، ٱلنُّورَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ وہ نور جو ہم نے اس (رسول اللہؐ) کے ساتھ نازل کیا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ---

اس نور سے مراد امیر المومنینؑ علیؑ ہیں (قرآن سے ثابت ہے امامؑ بشر نہیں نور ہے اور نازل ہوا ہے ہماری طرح پیدا نہیں ہوا)

روشن دن کی مانند واضح ہو چکا ہے کہ آل محمدؑ بشر نہیں ہیں، صرف انؑ کی ظاہری صورت کو دیکھ کر بشر کہہ دینا جہالت اور یہودیوں کا عقیدہ ہے یہودی مولا محمدؐ کو بشر ہونے کا طعنہ دیتے تھے جو کہ آج مسلمانوں کی اکثریت کا عقیدہ ہے ، اب یہ دیکھنا ہے کہ آل محمدؑ کے حقیقی بشر ہونے کا عقیدہ محمدؐ و آل محمدؑ کے نزدیک کیسا ہے؟ آل محمدؑ نے انہیں کیا نام دیا ہے جو محمدؐ و آل محمدؑ کو حقیقی بشر کہتے ہیں

قال الصادق : يا مفضل ، الناصبة أعداؤكم، والمقصرة أعداؤنا ؛ لأن الناصبة تطالبكم أن تقدموا علينا (ب) و (ع) و (ع)، ولا يعرفون من فضلنا شيئاً، والمقصرة قد واقفوكم على البراءة ممن ذكرنا، وعرفوا حقنا وفضلنا، فأنكروه وجحدوه، وقالوا: هذا ليس لهم؛ لأنهم بشر مثلنا، وقد صدقوا. إنّنا بشر مثلهم إلا أن الله عز وجل بما يفوضه إلينا من أمره ونهيه فنحن نفعل بإذنه.[1]

---

(1) نوائب الدهور فی علائم الظهور جلد 3 ص 277

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اے مفضلؑ! ناصبی تمہارے (مومنین کے) دشمن ہیں --- اور مقصر ہمارےؑ (محمدؐ وآل محمدؐ) کے دشمن ہیں ناصبیوں کا تم سے مطالبہ (اعتراض) ہے کہ تم (مومنین) فلاں فلاں فلاں پر ہمیںؑ (آل محمدؐ) کو ترجیح دیتے ہو اور یہ ناصبی لوگ ہمارےؑ فضائل میں سے کوئی شے نہیں جانتے --- اور مقصر تم سب (مومنین) سے واقف ہے، وہ ہمارےؑ ذکر سے برات کرتا ہے بیزاری اختیار کرتا ہے، جبکہ مقصر ہمارےؑ حق کو جانتا ہے اور ہمارےؑ فضائل کو بھی جانتا ہے لیکن ان کا انکار کرتا ہے تکذیب کرتا ہے انہیں روکتا ہے، اور کہتا ہے؛ یہ انؑ کے لیے نہیں ہیں کیونکہ یہؑ ہم جیسے بشر ہیں، ہاں وہ ٹھیک کہتے ہیں ہمؑ ان جیسے بشر ہیں، سوائے اس کے کہ اللہ عزوجل نے اپنے امر سے جو ہمؑ پر چھوڑا ہے ہمؑ وہ اللہ عزوجل کے اذن سے کرتے ہیں ---

وضاحت؛ امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ کے فضائل سن کر مقصر کہتے ہیں کہ محمدؐ وآل محمدؐ ہم جیسے بشر ہیں ، یہاں بات واضح ہو گی ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ کو حقیقی بشر سمجھنے والے امامؑ کی نظر میں مقصر ہیں، اور حدیث میں آگے امامؑ فرماتے ہیں، یہ ٹھیک کہتے ہیں کہ ہمؑ ان جیسے بشر ہیں، یہاں امامؑ نے خود کو ظاہری طور پر بشر کہا ہے یہ بلکل ایسے ہی ہے جیسے اللہ عزوجل نے رسول اللہ سے کہا اے حبیبؐ آپؐ کہہ دیجیے کہ میںؐ تم جیسا بشر ہوں، جبکہ مولا علیؑ فرماتے ہیں، میں نے آدم ابوالبشر کی مٹی کو اپنے ہاتھوں سے خمیر کیا جب ابوالبشر کو علیؑ بنانے والا ہے تو علیؑ کیسے بشر ہوا؟ اور اوپر گزر چکا ہے کہ یہ لباس بشری مخلوق کی مجبوری کی وجہ سے پہنا ہے تاکہ بشر انہیںؑ دیکھ سکے انؑ سے مانوس ہو سکے ---

قال مولانا الصادق منه السلام يا مفضل إن الذات لا يقال لها نور لأنها منيرة كل نور فإذا كانت الذات لا يقال لها نور فكيف يقال لها بشر [1]

امام صادقؑ نے فرمایا، اے مفضلؑ تحقیق! ذات کو نور نہیں کہا جاسکتا (کیونکہ) وہ ہر نور کو منور کرتی ہے جب ذات کو نور نہیں کہا جاسکتا تو اسے بشر کیسے کہا جاسکتا ہے ؟

---

(1) المناظرات و الردود الجزء الثانی ص 240

قال امیر المومنین، أنا ذات الذوات [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ ذاتوں کی ذات ہوں ---

مولا صادقؑ نے فرمایا، جب ذات کو نور نہیں کہا جاسکتا تو بشر کیسے کہا جاسکتا ہے ؟ اور امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں، میںؑ ذاتوں کی ذات ہوں، جب علیؑ کو نور نہیں کہا جا سکتا تو بشر کیسے کہا جا سکتا ہے ؟

قَالَ الْإِمَامُ الْبَاقِرِ : وَيْحَكَ يَا جَابِرُ لَا يُقَاسُ بِنَا أَحَدٌ. [2]

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، تجھ پر افسوس ہے اے جابر، کسی ایک کو بھی ہمؑ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ---

عَنْ أَبِي جَعْفَرِ الْإِمَامِ الْبَاقِرِ : إِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ لَا يُقَاسُ بِنَا أَحَدٌ ، مَنْ قَاسَ بِنَا أَحداً مِنَ الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ [3]

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، ہمؑ اہل بیت پر کسی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا، جس نے کسی بھی بشر کو ہمؑ پر قیاس کیا تو اس نے کفر کیا ---

قَالَ الْإِمَامُ الْبَاقِرِ: اخْتَرَعَنَا اللَّهُ مِنْ نُورِ ذَاتِهِ لَا يُقَاسُ بِنَا بَشَرٌ.[4]

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، اللہ عزوجل نے ہمیںؑ اپنی ذات کے نور سے ایجاد کیا ہے --- ہمیںؑ بشریت کے ساتھ قیاس نہیں کیا جا سکتا ---

محمدؐ و آل محمدؐ کو حقیقی بشر ماننا یہودیوں کا عقیدہ ہے اور مقصروں کا عقیدہ ہے محمدؐ و آل محمدؐ کا ظاہری جسم بھی بشری جسم جیسا نہیں، انسانی جسم میں نجاست شہوت بول و براز جیسی نجاستوں کا ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ انسان کی فطرت میں شامل ہے --- جبکہ محمدؐ و آل محمدؐ ان تمام نجاستوں سے پاک و منزہ ہیں، بشری جسم کے پسینے سے بدبو آتی ہے اور مولا محمدؐ کے پسینے سے انبیاءؑ خلق ہوتے ہیں محمدؐ آل محمدؐ کا ظاہری جسم اللہ کا لباس ہے --- علیؑ کا ظاہری جسم اللہ کا جسم ہے ، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کا جسم ہوں میںؑ اللہ کا لباس ہوں

---

(1) مشارق الانوار الیقین

(2) بحار الأنوار ٤٦/٢٧٧

(3) نوادر المعجزات ٢٦٧

(4) بحار الأنوار ٢٦/١٢

عن طارق بن شِهَابٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ قَالَ: يَا طَارِقُ ... جَلَّ مَقَامُ آلِ مُحَمَّدٍ عَنْ وَصْفِ الْوَاصِفِينَ وَنَعْتِ النَّاعِتِينَ وَ أَنْ يُقَاسَ بِهِمْ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ. (بحار الانوار، مشارق الانوار الیقین)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اے طارق ! آل محمدؐ کا مقام اس سے بلند ہے کہ جو وصف بیان کرنے والے ان کا وصف بیان کرتے ہیں --- آل محمدؐ ستایش کرنے والوں کی ستایش سے بلند و بالا ہیں --- اور بے شک ! تمام عالمین میں کسی ایک کو بھی محمدؐ و آل محمدؐ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ---

- **مخلوق،**

جیسا کہ روایات میں محمدؐ و آل محمدؐ نے خود کو مخلوق فرمایا ہے ---

وہ بھی ایسا ہی ہے جیسے بشر کہا ہے، جس طرح محمدؐ و آل محمدؐ کو حقیقی بشر مان کر اپنا عقیدہ بنانا درست نہیں، اسی طرح انہیںؑ حقیقی مخلوق مان کر عقیدہ بنانا درست نہیں، ہم ان روایات کا ہرگز انکار نہیں کرتے جن میں مخلوق کہا گیا ہے ، جیسے آیتِ بشر کا انکار نہیں کرتے، اس پر ہم اپنی توفیق کے مطابق کچھ وضاحت کریں گے، ہمیں مخلوق کے بارے میں چند باتیں سمجھنا ضروری ہیں ---

مخلوق فی الغت: خلق:(العدیم) عدم سے وجود میں لانا العدیم: غیر موجود (یعنی جس کا وجود نہ ہو)

مخلوق وہ ہوتی ہے جو وجود نہ رکھتی ہو اور اسے وجود دیا جائے، جب تک اسے وجود نہ دیا جائے اس وقت تک وہ معدوم (غیر موجود، کچھ نہیں) ہوتی ہے ، اور جب اسے وجود مل جاتا ہے تو موجود کہلاتی ہے، اسی لیے وہ مخلوق کہلاتی ہے اور وجود کا تعلق اجزا سے ہے، اللہ کا وجود نہیں اس لیے وہ مخلوق نہیں، اللہ کو نور کہا گیا ہے، جبکہ نور شے ہے اور مخلوق ہے، نور سے نسبت کا مقصد یہ ہے کہ انسانی دماغ نور سے اوپر کچھ نہیں سوچ سکتا انسان کے عقل کی آخری حد نور ہے، اور اس نور سے مراد روشنی یا لائٹ نہیں ---

ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ، اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے ---- (النور 35)

قال رسول الله ؛ خلقت من نور الله عزوجل و خلق اهل بیتی من نوری [1]

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ، مجھ محمدؐ کی خلقت اللہ عزوجل کے نور سے ہے، اور میرےؐ اہل بیتؑ میرےؐ نور سے ہیں ---

یہاں محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے لفظ خلق یعنی مخلوق استعمال ہوا ہے ---

اللہ نور ہے، اور مولا محمدؐ اللہ کے نور سے ہیں ، اگر الفاظ بدل دوں تو محمدؐ اللہ سے ہے، بلکہ اس وقت جب وقت نہیں تھا وقت سے بھی پہلے اس مقام کی بات ہے جب مقام نہ تھا، وہاں محمدؐ میں اور اللہ میں کوئی فرق نہ تھا یعنی محمدؐ اور اللہ الگ نہیں تھے ایک تھے، اللہ نور ہے اور محمدؐ بھی وہی نور ہیں پھر کیا ہوا؟ اللہ نے خود سے یعنی محمدؐ سے کہا: کنت کنزاً مخفِیّاً اَن یظھّر فخلقتُك یا محمد [2] میں اللہ مخفی خزانہ تھا مجھے پسند آیا کہ میں اللہ ظاہر ہو جاوں تو میں نے آپؐ کو خلق کیا اے محمدؐ! یہی وہ مقامِ ظہور ہے جہاں محمدؐ و آل محمدؐ کو مخلوق کہا گیا ہے، کیونکہ جو نور ظاہر ہوا وہ محمدؐ کہلایا، اور جو ظاہر نہ ہوا وہ اللہ کہلایا، مجھے پسند آیا کے ظاہر ہو جاوں تو محمدؐ کو خلق کیا یعنی محمدؐ کو وجود دیا، کیونکہ پہلے وجود نہیں تھا، اسی ظاہری وجود کو مخلوق کہتے ہیں، اور اسی وجود کو ہمارے عالم میں بشر کہتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے کہ اللہ اپنی مخلوق کے لیے خلقت میں ظاہر ہوا، آل محمدؐ ہی اس مخفی نور اللہ کا ظاہری لباس ہیں اسی لیے مولا محمدؐ نے فرمایا! یاعلی انت لباس الله: یاعلیؑ آپؑ اللہ کا لباس ہیں[3]۔ اسی ظاہری مقام کا رب بھی ہے، یہی ظاہری مقام ہے جس بارے میں آل محمدؐ نے فرمایا کہ ہمؑ اللہ کے عبد ہیں

- **خلقت کی ابتدا**

قال رسول الله ، أنا من الله و الکل منی [4] ؛ رسولؐ اللہ نے فرمایا، میںؐ اللہ سے ہوں، اور ہر شے مجھؐ سے ہے ---

اللہ نے چاہا کہ میں عزوجل پہچانا جاؤں تو میں عزوجل نے آپؐ کو خلق کیا یا محمدؐ، پس اللہ کی پہچان مولا محمدؐ سے ---

---

(1) القطرہ من بحار مناقب النبی و العترة جلد 1 ص 136 (2) بیان الامامت ج 1 ص 61 ؛ احسن زیدی

(3) تفسیر فرات الکوفی ص 320 (4) مشارق الانوار الیقین فی حقائق اسرار امیر المومنین ص 31

رسولؐ اللہ نے فرمایا، میںؐ اللہ سے ہوں باقی سب کچھ مجھ محمدؐ سے ہے --- یہ بات اس روایت سے سمجھی جا سکتی ہے ----

رواه جابر بن عبد الله الأنصاري رض.. " إنه قال سألت رسول الله "ص" عن أول شيء خلق الله تعالى قال ص" وهو نور نبيك يا جابر خلقه ثم خلق منه كل خير وخلق بعده كل شيء ؛ وحين خلقه أقامه قدامه في مقام القرب اثنى عشر ألف سنة ثم جعله أربعة أقسام فخلق العرش من قسم.. وحملة العرش من قسم وخزانة الكرسي من قسم... وأقام القسم الرابع في مقام الحب.. إثنى عشر ألف سنة ثم جعله أربعة أقسام: فخلق "القلم" من قسم واللوح من قسم والجنة" من قسم وأقام بعدها القسم الرابع بمقام "الخوف" إثنى عشر ألف سنة .. ثم جعله أربعة أجزاء فخلق الملائكة من جزء وخلق "الشمس" من جزء وخلق القمر والكواكب من جزء وأقام الجزء الرابع في مقام "الرجاء" إثنى عشر ألف سنة ثم جعله أربعة أجزاء.. فخلق العقل من جزء.. والعلم والحلم من جزء والعصمة والتوفيق من جزء.. وأقام الجزء الرابع بمقام الحياة إثنى عشر ألف سنة ثم نظر إليه فترشح النور عرقاً فقطرت منه مائة ألف وعشرون وأربعة آلاف قطرة من النور فخلق الله من كل قطرة روح نبي أو رسول ثم تنفست أرواح الأنبياء فخلق الله من أنفاسهم نور الأولياء والسعداء والشهداء و الصالحين [1] من المؤمنين إلى يوم القيامة... فالعرش والكرسي من نوري.. والكروبيون والروحانيون من الملائكة من نوري. والجنة وما فيها من النعيم من نوري.. وملائكة السبع سماوات من نتائج نوري.. ثم خلق الله إثنى عشر ألف حجاباً فأقام نوري وهو الجزء الرابع في كل حجاب ألف سنة وهي مقامات العبودية وهي حجاب الكرامة.. وحجاب السعادة... وحجاب الهيبة وحجاب الرحمة وحجاب السكينة.. وحجاب الصبر .. وحجاب الصدق.. وحجاب اليقين.. فتباد الله ذلك النور في كل حجاب ألف سنة...

فلما خرج النور من الحجب ركبه الله في الأرض فكان يضيء منها ما بين المشرق والمغرب كالسراج في البيت المظلم ثم خلق الله آدم من الأرض وركب فيه النور [2]

---

(1) مشارق الامان و لباب حقائق الايمان ص 321

(2) كتاب التنبيه ص ٢٣٦

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں میں نے مولا محمدؐ رسول اللہ سے عرض کیا، مولاؐ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے کس شے کو خلق کیا ؟ مولاؐ نے فرمایا، اے جابرؓ، بے شک تیرے نبیؐ کے (یعنی میرےؐ) نور کو سب سے پہلے خلق کیا، پھر اس (نور) سے کل خیر کو خلق کیا، پھر اس کے بعد (اس نور سے) ہر شے خلق کی --- جب اللہ عزوجل نے اسے (میرےؐ نور) کو خلق کیا تو اس نے بارہ ہزار سال تک مقام القرب میں رکھا --- پھر اس عزوجل نے اسے مقام القرب والے حصہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا، پس ایک حصہ سے عرش کو خلق کیا اور ایک حصہ سے حاملان عرش (عرش اٹھانے والوں) کو خلق کیا ، ایک حصہ سے کرسی کا خزانہ خلق کیا ، اور مقام القرب والے حصوں میں سے چوتھے حصہ کو بارہ ہزار سال تک مقامِ محبت پر رکھا --- پھر اس کے چار حصے کیے ، پس پھر (ان میں سے) ایک حصہ سے القلم کو خلق کیا ، ایک حصے سے لوح کو خلق کیا، اور ایک حصہ سے جنت خلق کی --- اور مقام محبت والے نور کے چوتھے حصہ کو بارہ ہزار سال تک مقام الخوف میں رکھا، پھر اس کے چار اجزا بنائے، پھر اس کے ایک جز سے فرشتوں کو خلق کیا اور ایک جز سے سورج خلق کیا اور ایک جز سے چاند اور ستارے خلق کیے --- اور مقام الخوف والے چوتھے جز کو بارہ ہزار سال تک مقامِ رجاء میں رکھا، پھر اس کے چار اجزا بنائے، ان میں سے ایک جز سے العقل کو خلق کیا، ایک جز سے العلم اور حلم خلق کیا اور ایک جز سے عصمت اور توفیق خلق کی، پھر اس مقام رجا والے نور کے چوتھے حصے کو بارہ ہزار سال تک مقام الحیات میں رکھا --- پھر اس کی طرف نظر کی [1] تو اس نور سے پسینہ ٹپکنے لگا، اس نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے، پس اس ہر قطرے سے نبی یا رسول کی روح خلق کی، پھر انبیاءؑ کی روحوں نے سانس لی ---

---

(1)اللہ نے مولا محمدؐ کے نور کو کیسے دیکھا ؟ نظر الیه بعین الهیبة ؛ اللہ عزوجل نے اس نور کو ہیبت کی نظر سے دیکھا تو اس نور سے پسینہ ٹپکنے لگا، اور پسینہ کے ان قطروں سے انبیاء خلق ہوئے (مشارق الامان و لباب حقائق الایمان ص 321)، اللہ نے ہیبت کی نظر سے دیکھا اللہ کی ہیبت کیا ہے ؟

مولا ابو الفضل العباسؑ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں، أنا هيبة الجبار ، میں عباسؑ جبار کی ہیبت ہوں ، اللہ کی ہیبت عباسؑ ہے، اللہ نے نور محمدیؐ کو ہیبت کی نظر سے دیکھا یعنی اللہ نے نور کو عباسؑ کی نظر سے دیکھا تو نورِ محمدؐ کو پسینہ آ گیا، اور اس پسینے سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ خلق ہوئے، عباسؑ کی ایک نظر ---

پس اللہ عزوجل نے ان سانسوں سے اولیاء اور شہداء اور سعدا اور مومنین میں سے صالحین کی روحوں کو خلق کیا جو قیامت تک آنے والے ہیں ---پس (اے جابرؓ) العرش مجھ محمدؐ کے نور سے ہے، الکرسی میرےؑ نور سے ہے، کروبین میرےؑ نور سے ہیں، اور فرشتوں سے روحنین میرےؑ نور سے ہیں، اور جنت اور اس میں جو نعمتیں ہیں سب میرےؑ نور سے ہیں، ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرےؑ نور کا نتیجہ ہیں

پھر اللہ عزوجل نے بارہ ہزار حجاب خلق کیئے، اور ان میں میراؑ نور قائم کیا اور وہ (نور) چوتھا حصہ ہے جو ہر حجاب میں ہزار سال تک رہا اور یہ عبودیت کے مقامات ہیں اور یہ الکرامت کا حجاب ہے --- السعادۃ کا حجاب ہے، اور یہ ہیبت کا حجاب ہے اور رحمت کا حجاب ہے اور سکینہ کا حجاب ہے، اور صبر کا حجاب ہے اور سچائی کا حجاب ہے اور یقین کا حجاب ہے، اللہ عزوجل نے اس نور کو ہر حجاب میں ہزار سال تک ٹھرایا --- پس جب وہ نور ان حجابوں سے نکلا تو اللہ عزوجل نے اسے زمین پر رکھا تو اس نور نے جو مشرق اور مغرب میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے انہیں تاریک گھر میں چراغ کی طرح روشن کر دیا، پھر اللہ عزوجل نے آدمؑ کو زمین سے خلق کیا اور اس نور کو اُس میں رکھا ---

اللہ عزوجل نے ایسے خلقت شروع کی، مولا محمدؐ کو مخلوق کہنے کی وجہ ان کا ظہور ہے --- جو نور ظاہر ہوا مخلوق کہلایا یعنی محمدؐ و آل محمدؐ -- اور جو نور پوشیدہ رہا خالق کہلایا یعنی اللہ --- اور یہ ظہور اللہ کا لباس ہے جس کے ذریعے وہ مخلوق کو آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے یہی لباس اسم اللہ کا جسم ہے جس سے اللہ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے، یہی اللہ کی مجسم صفات اور مجسم اسماء ہیں، یہ مخلوق ہے کیونکہ ظاہر ہوئے ---

قال امیر المومنینؑ انا ظاھر اللہ [1]، میں علیؑ اللہ کا ظاہر ہوں ---

قال امیر المومنینؑ انا باطن اللہ،[1] میںؑ اللہ کا باطن ہوں ---

میںؑ اللہ کا ظاہر ہوں: یہ اشارہ ہے اسی نور کی طرف جو ظاہر ہوا اور مخلوق کہلایا جبکہ حقیقت میں مخلوق نہیں ---

---

(1) خطب النادرہ امیر المومنین

میںؑ اللہ کا باطن ہوں: یہ اشارہ اسی نور کی طرف ہے جو ظاہر ہوا مگر یہ نور یعنی محمدؐ و آل محمدؐ باطن میں وہ ہیں جو ظاہر نہیں ہوا۔ اگر آل محمدؐ کو حقیقی مخلوق مانا تو اللہ کو بھی مخلوق ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ کا ظاہر اور باطن دونوں محمدؐ و آل محمدؐ ہیں ---

اس بات کو اس روایت سے سمجھنا آسان ہو جائے گا ---

اسحاق بن حریزؒ نے امام صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ مولاؑ نے فرمایا: اے اسحاق تیرے ساتھی ابلیس کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس میں اس نے کہا؟ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ[1] تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا" تو میں نے عرض کیا ہمارے ساتھی وہی کہتے ہیں جو اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے، مولاؑ نے فرمایا: ابلیس ملعون نے اللہ کی بارگاہ میں جھوٹ بولا تھا، اللہ نے ابلیس کی اصل بھی مٹی ہی قرار دی تھی کیا تو نے قرآن میں نہیں دیکھا، ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُم مِّنَ ٱلشَّجَرِ ٱلْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَآ أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ[2]۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ کو خلق کیا" خلق الله من تلك النار والنار من تلك اشجرة و الشجر اصلها من طين، اللہ نے ابلیس کو آگ سے خلق کیا ہے اور وہ آگ اس درخت سے خلق ہوئی ہے۔ اور درخت کی جڑیں زمین میں تھیں تو اس (ابلیس) کی اصل مٹی ہی تھی ---[3]

کسی چیز کی اصل اور اس کی بنیاد معلوم کرنے کا طریقہ امامؑ نے سکھا دیا کہ ابلیس آگ سے ہے اور ابلیس کی اصل وہی ہے جو آگ کی حقیقت ہے، آگ کی اصل یہ ہے کہ وہ درخت سے خلق ہوئی اور درخت زمین سے خلق ہوا ہے لہذا ابلیس کی اصل اس کی حقیقت آگ نہیں بلکہ مٹی ہے، مولا محمدؐ فرماتے ہیں اللہ نے مجھے اپنے نور سے خلق کیا ہے، اور اللہ نور ہے، اس کا مطلب محمدؐ و آل محمدؐ کی اصل ان کی حقیقت اللہ ہے، اور جس نے اللہ کو مخلوق سمجھا تو وہ صاحب ایمان نہیں ---

---

(1) الاعراف 12

(2) یس 80

(3)تفسیر القمی جلد 4 ص 129

در حدیث قدسی آمدہ است ؛ خَلَقْتُ الْأَشْيَاءَ لَكَ وَ خَلَقْتُكَ لِأَجْلِی [1]

حدیث قدسی ہے اللہ عزوجل نے فرمایا، (میرے حبیبؐ) میں نے تمام اشیاء آپؐ کے لیے خلق کی ہیں اورآپؐ کو اپنے لیے خلق کیا ہے --

قال رسول اللہ انا من اللہ و الکل منی [2] مولا محمدؐ فرماتے ہیں، میںؐ اللہ سے ہوں اور سب کچھ مجھ محمدؐ سے ہے ---

ہم پہلے عرض کرچکے ہیں کہ اللہ اور محمدؐ کے نور میں کوئی فرق نہیں اللہ زمین و آسمان کا نور ہے، اور محمدؐ وہی نور ہیں، وہ نور کا حصہ جو ظاہر نہ ہوا اللہ کہلایا اور جو ظاہر ہوا وہ محمدؐ و علیؑ کہلایا، اسی ظاہری صورت کو مخلوق کہا گیا ہے در حقیقت مالکؐ مخلوق نہیں ہیں ---

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ، اللہ زمین اورآسمان کا نور ہے اس نور کی مثل --- (النور 35)

اس آیت کی تفسیر مالکؐ سے پوچھی گی ---

عن جابر عن ابی جعفر قوله تبارک و تعالیٰ ٱللَّهُ نُورُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ فهو محمد [3]

جابرؓ سے روایت ہے مولا محمدؐ باقرؑ سے اللہ کے فرمان ، اللہ زمین و آسمان کا نور ہے اس نور کی مثل "

فرمایا: اس نور کی" مَثَل " سے مراد محمدؐ ہیں ---

اللہ زمین و آسمان کا نور ہے اس نور کی مثل، اللہ جس نور کی مثل ہے وہ محمدؐ ہیں۔ یعنی! اللہ محمدؐ کی مثل ہے۔

محمدؐ اللہ کی مثل نہیں بلکہ اللہ محمدؐ کی مثل ہے ---

خمینی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: محمدؐ اور علیؑ ہر قسم کے حدود سے مبرا ہیں، انؐ کا موازنہ کسی چیز سے نہیں کیا جاسکتا، انہیںؐ (محمدؐ اور علیؑ کو) مخلوق نہیں کہا جاسکتا! مگر مجازاً--۔[4]

مولاؐ کو صرف مجازی طور پر مخلوق کہا جاسکتا ہے، حقیقی مخلوق نہیں، اللہ اور محمدؐ میں صرف بدن کا فرق ہے ---

---

(1) شراب طهور ص 39 (2) مشارق الانوار الیقین فی حقائق اسرار امیر المومنین ص 31

(3) بصائر الدرجات الکبری ج 2 ص 90 (4) امامت اور انسان کامل ص 97

اگر بدن دکھائی دے تو محمدؐ وآل محمدؐ ہیں اسی لیے مجازی مخلوق ہیں۔ اگر بدن نہ ہو تو وہی نور ہیں جو ظاہر نہیں ہوا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: تمھارے نبیؐ کی عترتؑ تمھارے درمیان موجود ہے جو حق ہیں، دین کے پرچم ہیں، اور سچائی کی زبانیں ہیں ---

تم قرآن کی جو بہتر سے بہتر منزل سمجھ سکو، وہیں انھیںؑ بھی جگہ دو ---[1]

مولاؑ فرماتے ہیں جو تم قرآن کی بلند سے بلند بہتر سے بہتر منزل سمجھو ----

قرآن کیا ہے؟ امام رضاؑ سے قرآن کے بارے پوچھا گیا کہ کیا قرآن خالق ہے یا مخلوق ہے؟

مالکؑ نے فرمایا: قرآن نہ خالق ہے اور نہ مخلوق: لیکن وہ اللہ کا کلام ہے---[2]

امام صادقؑ فرماتے ہیں: قرآن اللہ کا کلام غیرِ مخلوق ہے ---[3]

ہمیںؑ قرآن کی منزل پر رکھو، اور مولاؑ فرماتے ہیں قرآن مخلوق نہیں، اگر علیؑ کو خالق نہیں کہتے تو مخلوق بھی مت کہو ---

یعنی محمدؐ وآل محمدؐ مخلوق نہیں ہیں، قرآن صامت ہے اور علیؑ ناطق ہے اس لحاظ سے بھی علیؑ قرآن سے افضل ہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ افضل (علیؑ) مخلوق ہو اور اس کی نسبت جو افضل نہیں (قرآن) وہ غیرِ مخلوق ہو؟

ثابت ہوا کہ محمدؐ وآل محمدؐ مخلوق نہیں ----

وروی عاصم بن حمید عن الباقر قال امیر المومنین: نحن الکلمات التامات و نحن حجة الله الکاملة علی الخلق و کنّا نسبح الله و نقدسه قبل خلق الخلق فأخذ الله لنا العهد من ارواح الانبیاء علی الایمان بنا و علی نصرتنا۔ و هذا معنی قوله سبحانه" وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّه 4 " یعنی الایمان بمحمد و نصرة وصیه 5

---

(1)نھج البلاغه خطبه 85

(2) التوحید صدوق ص 199

(3) التوحید صدوق ص 203

(4) العمران 81

(5) انوار النعمانیة جلد 2 ص 88

ترجمہ: امام باقرؑ سے روایات ہے کہ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہمؑ کلمہ تامہ ہیں۔ اور ہمؑ اللہ کی مخلوق پر کامل حجت ہیں۔ اور ہمؑ مخلوق کی خلقت سے پہلے اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتے تھے، تو اللہ نے روحوں سے اور انبیاء سے ہمارے لیے عہد لیا ایمان اور نصرت پر، اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا " اور یاد کرو جب اللہ نے انبیاء سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسولؑ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا" یعنی ایمان لانا محمدؐ پر اور انؑ کے وصی کی نصرت کرنا ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: مخلوق کی خلقت سے بھی پہلے ہم اللہ کی تسبیح کرتے تھے، یعنی محمدؐ و آل محمدؐ مخلوق میں شامل نہیں ---

ثابت ہوا کہ آل محمدؐ مخلوق نہیں -----

قال امیر المومنین: فطر الخلائق بقدرته: امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ نے مخلوقات کو اپنی قدرت سے ایجاد کیا ہے [1]---

قال امیر المومنین ، انا قدرة الله [2،3] میں علیؑ اللہ کی قدرت ہوں ---

اللہ نے مخلوق کو اپنی قدرت سے ایجاد کیا ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میں علیؑ ہی اللہ کی قدرت ہوں، اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کرسکتا کہ اللہ کی قدرت مخلوق کی خالق ہے، اللہ کی قدرت کا تعلق مخلوق سے نہیں بلکہ اللہ سے ہے جب نا نہ تھا اللہ تھا اور جب سے اللہ ہے تب سے اس کی قدرت ہے، مولا علیؑ اللہ کی قدرت ہیں اور اللہ کی قدرت یعنی علیؑ نے ہی مخلوقات کو خلق کیا ہے، ثابت ہوا محمدؐ و آل محمدؐ مخلوق نہیں، کوئی بھی کام اللہ کے امر کے بغیر نہیں ہو سکتا، مخلوقات اللہ کے امر سے خلق ہوئیں ، کوئی پتہ اللہ کے امر کے بغیر نہیں ہلتا اللہ کے امر سے مخلوقات کی سانس رواں ہے۔ اللہ کا امر کون ہے ؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: نحن امر الله: ہمؑ اللہ کا امر ہیں --- [4]

---

(1) نهج البلاغه خطبه 1 (2) اسماء و القاب امیر المومنین ، مصابیح الدجی ج 2 ص 70

(3) بحر المعارف خطی ص 259 ؛ طوالع الانوار جلد 1 ص 94 (4) مشارق الانوار الیقین ص 275

اللہ کا امر مخلوق نہیں ہے بلکہ امر سے ہی خلقت ہے ہے۔، ثابت ہوا کہ علیؑ مخلوق نہیں ---

مولا جعفر صادقؑ نے امام کی صفات بیان فرمائیں ان صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے ----

قال الامام الجعفر الصادق : الائمة قبل خلق نَسَمة عن يمين عرشِهِ [1]

امامؑ جعفر الصادقؑ نے فرمایا، امامؑ مخلوق سے پہلے عرش کی دائیں جانب سانس لیتا ہے ---

مخلوق سے پہلے امامؑ سانس لیتا ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امامؑ اور یہ امامت علیؑ کا ظاہری مقام ہے جو مخلوق نہیں ---

عن أبان بن تغلب قال: قال ابو عبد الله الحجة قبل الخلق و مع الخلق و بعد الخلق [3]،[2]

امام صادقؑ فرماتے ہیں: حجتؑ مخلوق سے پہلے تھی، حجت مخلوقؑ کے ساتھ ہے، حجتؑ مخلوق کے بعد بھی رہے گی ----

امامؑ کا یہ جملہ کہ" حجت مخلوق سے پہلے ہے" واضح کر رہا ہے کہ حجتؑ مخلوق نہیں اسی طرح یہ جملہ " حجتؑ مخلوق کے بعد ہے" واضح کر رہا ہے کہ حجتؑ مخلوق نہیں، لیکن اس کے باوجود بھی مخلوق صرف حجتؑ کے اس مقام کو دیکھتی ہے جہاں حجتؑ مخلوق کے ساتھ ہوتی ہے، اور دو مقامات کو نظر انداز کرتی ہے جبکہ انہیں مقامات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جو شے سمجھ میں نہ آ رہی ہو یا جس شے کا نظر احاطہ نہیں کر سکتی اس کا انکار کرنا عقل مند کا کام نہیں بلکہ انتہائی جہالت کی دلیل ہے ----

قال امیر المومنین ، انا خالق المخلوق: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں علیؑ مخلوق کا خالق ہوں [4]

مولاؑ نے مخلوق کو خلق کیا ہے نہ کہ خود مخلوق ہیں، ثابت ہوا محمدؐ و آل محمدؐ مخلوق نہیں ---

قال الامام علی ابن الحسین ، ابتَدَعَ بِقُدرَته الخالق [5]، امام سجادؑ فرماتے ہیں، اللہ نے مخلوق کی ابتدا اپنی قدرت کے ذریعے کی ---

---

(1) الکافی کتاب الحجت باب: نادر جامع فی فضل الامام و صفاته حدیث 2

(2) الکافی کتاب الحجت باب: أن الحجة لاتقوم لله علیٰ خلقهِ الا بِامامٍ ، کتاب الحجة و الولایة النوریة شرح اصول الکافی جلد 2 ص 124

(3) بصائر الدرجات الکبری ج 2 ص 508

(4) خطب النادرہ امیر المومنین (5) صحیفه کامله ص 93

اور اللہ کی قدرت مولا علیؑ ہیں ---- ثابت ہوا کہ علیؑ مخلوق کی ابتدا کرنے والا ہے، نہ کہ خود مخلوق ہے ---

قال الامام موسی کاظم ، اقامهم الرب مقامه فی عباده [2،1]

امام موسی کاظمؑ فرماتے ہیں: اللہ نے اپنے بندوں کے درمیان انؑ (محمدؐ و علیؑ) کو اپنے مقام پر رکھا ہے ---

مولا محمدؐ اور مولا علیؑ اللہ کے بندوں میں اللہ کے مقام پر اللہ کی جگہ پر ہیں، یعنی جو اللہ کا مقام و جگہ ہے وہی انؑ کا مقام ہے، اب آپ خود سمجھ لیجئے اگر آپ کے نزدیک اللہ کا مقام یہ ہے کہ اللہ مخلوق میں داخل ہے تو بسم اللہ انہیں بھی مخلوق سمجھیں، اگر آپ مومنین کے نزدیک اللہ مخلوق میں شامل نہیں بلکہ ان مخلوقات کا خالق و رازق ہے اور مخلوق سے بے نیاز ہے تو محمدؐ و علیؑ ہم بندوں میں وہی اللہ کے مقام اور اللہ کی جگہ پر ہیں ----

امام محمدؐ تقیؑ کی زیارت کے جملے ہیں:

اسلام علیك یا سرِ الله ، اسلام علیك یا ضِیَآء الله ، اسلام علیك یا سَنَآءَ الله [3]

اے اللہ کے راز میرا سلام، اے اللہ کی روشنی میرا سلام، (سناء، بلندی، رفعت) اے اللہ کی بلندی میرا سلام، اے اللہ کی رفعت (عروج) میرا سلام (مولا محمدؐ تقیؑ اللہ کی بلندی ہیں، اللہ کا عروج ہیں، اللہ کی رفعت ہیں اور اللہ کی بلندی اللہ کا عروج مخلوق نہیں کیونکہ وہ غیر اللہ نہیں)

حدثنا عبد الواحد بن محمد بن عبدوس النيسابوري العطار قال: حدثنا علي ابن محمد بن قتيبة قال: حدثنا حمدان بن سليمان النيسابوري، عن عبد السلام بن صالح الهروي قال: سمعت أبا الحسن علي بن موسى الرضا عليهما السلام، يقول: أفعال العباد مخلوقة. فقلت له: يا ابن رسول الله وما معنى " مخلوقة "؟ قال: مقدرة [4]

---

(1) بحار الانوار جلد 35 ص 28

(2) شرح خطبة البیان: مولف، محمد تقی مجلسی ص 259

(3)مفاتیح الجنان ص 930

(4) معانی الاخبار ج 2 ص 444

صالح ہروی کہتا ہے: امام رضاؑ نے فرمایا: بندوں کے اعمال مخلوق ہیں، راوی نے مولاؑ سے پوچھا: مولاؑ مخلوق کے کیا معنی ہیں؟

فرمایا: جو مقدر ہو چکا ہے ---- (اللہ کے علم میں)

امام رضاؑ فرماتے ہیں: ذات واحد جو بغیر کسی اندازہ و تقدیر کے اور حد بندی کے قائم ہے، جبکہ تمام مخلوقات تقدیر اور حد بندی کی پابند ہیں۔

تو پیدا کرنے والے نے دو چیزیں پیدا کی ہیں، ایک تقدیر اور دوسرا تقدیر کا پابند، اور ان دونوں میں کسی میں بھی رنگ و وزن کا ذائقہ نہیں ہے [1]

مولا رضاؑ فرماتے ہیں: ابداع، مشیت اور ارادہ اگرچہ تین الگ الگ الفاظ ہیں مگر ان تینوں کا مفہوم ایک ہے---

راوی نے امام رضاؑ سے کہا، مولاؑ یہ فرمائیں کہ " ابداع " مخلوق ہے یا نہیں؟

مولاؑ نے فرمایا : ابداع مخلوقِ ساکن ہے، اس کو مخلوق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے اس کا احداث کیا ہے---

حَدَثَ: یعنی واقع ہونا، (یعنی ابداع کو مخلوق اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ واقع ہوئی)

فرمایا، ابداع، مشیت اور ارادہ کا ایک ہی مطلب ہے ، نام تین ہیں لیکن معنی واحد ہے۔ (مصابیح الدجی جلد 1 صفحہ 75)

فرمایا، یاد رکھو! اللہ کی پیدا کردہ ہر چیز کو لفظ مخلوق سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا، مخلوق کبھی ساکن ہوتی ہے کبھی متحرک۔

جس پر بھی حد کا اطلاق ہو وہ اللہ کی مخلوق ہے ---[2]

وضاحت: امامؑ نے فرمایا جو مقدر ہو وہ مخلوق ہے، اور مقدر تقدیر ہے، اور امامؑ فرماتے ہیں تمام مخلوقات تقدیر اور حد بندی کی پابند ہیں۔

یعنی مخلوق اسے کہتے ہیں جس کی حد بندی کی گی ہے، اسی لیے مولاؑ نے فرمایا جس چیز کی حد ہے وہ مخلوق ہے، مولاؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ابداع کو اس لیے مخلوق کہا گیا ہے کیونکہ وہ حدث یعنی واقع ہوئی اسی واقع ہونے کو مخلوق کہتے ہیں، جو کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ آل محمدؐ کو مخلوق صرف انؑ کے ظاہری بدن کی وجہ سے کہا گیا ہے ---

---

(1) عیون اخبار الرضا جلد **1** ص **301**

(2) عیون اخبار الرضا جلد **1** ص **300**

ابداع، مشیت، ارادہ، کا ایک ہی مطلب ہے، اور مولاؑ فرماتے ہیں نحن مشیة الله ہم اللہ کی مشیت ہیں (اللہ کا ارادہ ہیں) اور ارادہ کو اس لیے مخلوق کہا گیا ہے کیونکہ وہ واقع ہوا ہے، اور مولا نے فرمایا ہے کہ جس کی حد ہے وہ مخلوق ہے۔ ہے کوئی مائی کا لال جو علیؑ کی حد دیکھائے، پہلے گزر چکا ہے خمینی لکھتے ہیں علیؑ اور محمدؐ کی کوئی حد نہیں، امامؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ کی پیدا کردہ ہر چیز کو مخلوق نہیں کہا جا سکتا، اگر صرف یہی لے لیا جائے اور باقی چھوڑ دیا جائے، تو محمدؐ و آل محمدؐ سے بڑھ کر کون ہے اس قابل؟

مولا صادقؑ سے پوچھا گیا، سیدی ما هو أول شيئ خلقه الله؟ قال أول شيئ حلقه الله النور الظلي، اللہ نے سب سے پہلے کیا شے خلق کی؟ مولاؑ نے فرمایا، سب سے پہلے اللہ نے سایہ دار نور خلق کیا، پھر پوچھا گیا، من أي شيئ حلقه؟ اس نور ظلی کو کس شے سے خلق کیا گیا؟ فقال، خلقه من مشئته فرمایا اس نور کو اللہ نے اپنی مشیت سے خلق کیا [1] (اور اللہ کی مشیت علیؑ ہے)

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: یاعلیؑ آپ قضاء کا فیصلہ کرنے والے ہیں [2] (اور مخلوق قضاء کی محتاج ہے)

قال محمد الباقر ابتداع الاشياء كلها بعلمه

مولا باقرؑ فرماتے ہیں، اللہ نے ہر شے کی ابتداع اپنے علم سے کی۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ اللہ کا علم ہیں---

قال امير المومنين، انا مع الكون قبل الكون انا مع الدور قبل الدور [3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ عالمِ وجود (کائنات) کے ساتھ ہوں، اور عالمِ وجود سے پہلے بھی تھا، میںؑ ہر دور میںؑ تھا اور ہر دور سے پہلے ہوں

"مخلوق وجود سے ہے اور مولا علیؑ وجود سے پہلے ہیں، تو جس پر وجود کا ادراک ہی نہیں وہ مخلوق کیسے ہوا؟

() تفسير مرآة الانوار ص 192، مصابيح الدجى جلد 1 ص 293

(1) الهفت الشريف ص 16

(2) تفسير فرات الكوفى ص 25

(3) بحر المعارف ص 294 (خطى)؛ طوالع الانوار جلد 2 ص 311؛ كتاب المبين ج1 ص 330

اسم اللہ ذات است حسین

قال امیر المومنین ، انا مع القلم قبل القلم ، انا مع اللوح قبل اللوح [2،1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ قلم کے ساتھ ہوں اور قلم سے پہلے بھی تھا، میںؑ لوح کے ساتھ ہوں اور لوح سے پہلے بھی میںؑ تھا ---

ابن سنان سئلتُ ابا عبداللهؑ؛ این کنتم قبل التکوین ؟

قال: یا بن سنان ، کنا فی ذات الله ، ثم خلقنا التکوین [3]

ترجمہ ، ابن سنان نے مولا صادقؑ سے پوچھا ، مولاؑ وجود میں آنے سے پہلے آپؑ کہاں تھے ؟

مولاؑ نے فرمایا ، اے سنان کے بیٹے! وجود میں آنے سے پہلے! ہمؑ اللہ کی ذات میں تھے ، پھر ہمؑ نے وجود کو خلق کیا ---

قال الامام الصادق ، نحن کنا مع الله عزوجل حقیقةً واحدةً ، من شک فیه احدٌ فقد کفر [3]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ اللہ کے ساتھ ایک ہی حقیقت ہیں، جس کسی نے بھی اس میں شک کیا تو بے شک اس نے کفر کیا۔

عن حذیفه، قال امیر المومنین ، انا خالق الخلق [3]

امیر المومنین مولا علیؑ نے فرمایا، میںؑ مخلوق کا خالق ہوں ---

قال النبی ، خرقت الحجب و اصعد علی العرش و اذا نظرت بقلب العرش و لقد رأیت علیاً یقسم الرزاق یخلق الخلائق و یعین الآجال و یحیی و یمیت و بیدہ الخیر و یعز من یشاء و یذل من یشاء و ینزل القرآن و یهبط باذنه الفرقان [3]

ترجمہ ، رسول اللہؐ نے فرمایا ، میںؐ نے پردہ پھاڑا اور عرش پر چڑھا ، اور میںؐ نے جب قلب کے ساتھ عرش پر نظر کی، تو میںؐ نے علیؑ کو دیکھا کہ وہؑ ہر (قسم) کا رزق تقسیم کر رہے ہیں، مخلوق کو خلق کر رہے ہیں، مدت کو مقرر کر رہے ہیں، اور وہؑ زندہ کر رہے ہیں اور موت بھی دے رہے ہیں، اور علیؑ کے ہاتھ میں ہی تمام کی تمام خیر ہے، اور (میںؐ نے دیکھا) علیؑ جسے چاہتے ہیں عزت دے رہے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ذلت دے رہے ہیں، اور (میںؐ نے دیکھا) علیؑ قرآن نازل کر رہے ہیں، اور انہیؑ کے حکم سے فرقان نیچے اتر رہا ہے ---

(1) بحر المعارف ص 294 خطی ؛ طوالع الانوار ج 2 ص 311

(2) الکلمات المکنونة (محسن فیض کاشانی) ص 235 مطبوعه تهران ایران

(3) مناقب الحق

قال امير المومنين ، ياسلمان! من قال اني في شيءٍ أو من شيءٍ فقد عمي عن معرفتي و جحد قدرتي و أنكر ذاتي و كفر بي ، و اعلم أني منشيئ الأشياء و مبدي الخلق و معيدهم و محاسبهم و معاقبهم و مرد اعماهم عليهم عمل اهل الجنة الى اهل الجنة و عمل اهل النار الي اهل النار و كل من فعل شئ عادله و ليس أنا بظلام للعباد "- وَمَا ظَلَمْنَٰهُمْ وَلَٰكِن كَانُوٓاْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (النحل ١١٨)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے سلمانؑ سے فرمایا ، جس نے کہا کہ میںؑ شے سے ہوں یا شے میں ہوں تو وہ میریؑ معرفت سے اندھا ہے اور میریؑ قدرت کو کم جانتا ہے، اور میریؑ ذات کا انکار کرتا ہے اور میرےؑ ساتھ کفر کرتا ہے، (اے سلمانؑ میںؑ نہ شے ہوں نہ شے سے ہوں نہ شے میں ہوں) میںؑ اشیاء کا ایجاد کرنے والا ہوں اور خلقت کی ابتداء کرنے والا ہوں، ان کا اعادہ کرنے والا (یعنی موت کے بعد زندہ کرنے والا ہوں) اور مخلوق کا محاسبہ اور معاقبہ کرنے والا ہوں ، اور ان کے اعمال ان پر پلٹانے والا ، اھل جنت کے اعمال اہل جنت کی طرف اور اہل نار کے اعمال اہل نار کی طرف ، اور ہر وہ فعل جو میںؑ کروں گا عدل سے ہے اور میںؑ بندوں کے لیے کوئی ظالم نہیں ہوں ---

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ----

يا سلمان! و عزتي و جلالي لا يحزني كفر عاصى اذا عصانى و لا يفر حني طاعة مومن اذا اطاعنى ، انى ارد كل عمل الي صاحبه و لا أضيع مثقال ذرة من عمله و انا قلت ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَه عَشْرُ اَمْثَالِهَاۚ (الانعام 160) [1]

اے سلمانؑ ، مجھؑ میری عزت اور جلال کی قسم، مجھے میرےؑ نافرمان کا کفر کرنا ہرگز غمگین نہیں کرتا، اور نہ ہی کسی مومن کا اطاعت کرنا مجھے خوش کرتا ہے، اگر وہ اطاعت کرے، یقیناً میںؑ ہر عمل اس کے مالک کی طرف لوٹا دوں گا ، اور ان کے اعمال میں سے ذرہ بھر بھی ضائع نہیں ہوگا (کہ جو اجر یا سزا سے بچ جائے) اور میںؑ نے (ان) کے لیے کہا " جو ایک نیکی کے ساتھ آیا تو اس کے لیے اس (نیکی) کی مثل دس نیکیاں ہیں ---

امیر المومنینؑ علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا ---

---

(1) کتاب، الطاعة متى تقوم الساعة ص 364

❖ اسرارِ اسماء الحُسنیٰ

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا تیسرا حصہ پیش خدمت ہے ---

اس باب میں ہم اسماء الحسنیٰ کے بارے میں بات کریں گے --- اسم ایک تعبیر ہے جو مسمیٰ (معنیٰ) کے بارے میں خبر دیتی ہے۔ وہ شے جو کسی کا تعارف کرائے اسم کہلاتا ہے، اسم کی مختلف اقسام ہیں، اسم لفظوں کی صورت میں ہو یا مفہومی، یا خیالی یا وہمی یا عقلی۔ ہو یا خارج میں وجود رکھتی ہو، کیونکہ اسم، علم کے مقابلے میں زیادہ وسیع معانی کا حامل ہے --- اسم کی چند صورتیں یہ ہیں ۔

1۔ اسم لفظی/ مکتوبی (جو لکھا جاتا ہے)

2۔ اسم خیالی/ ذہنی (جو ذہن میں سوچا جائے، خیال کیا جائے)

3۔ اسم ملفوظی (جو بولا جائے)

4۔ اسم مفہومی/ وجودی/ حقیقی (جس وجود کی طرف اسم کا اشارہ ہو، یا جس وجود کو پالیا جائے)

اسماء اللہ لفظی بھی ہیں، اور وجودی بھی ہیں --- (تفسیر سورہ الحمد، خمینی، صفحہ 212)

ان اسماء کو اچھے سے سمجھانے کے لیے ایک مثال دی جاتی ہے کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا نام رکھا جاتا ہے، جو اس معنیٰ کا ہوتا ہے جسے اس نام سے پکارہ جاتا ہے، جب ماں بچے کو جنم دیتی ہے تو چاہتی ہے کہ بچہ اس کے پاس آجائے، اگر کوئی کاغذ پر بچے کا نام لکھ کر ماں کو دے اور کہے کہ اسے گلے لگا لو تو کیا ماں کو سکون آ جائے گا؟ یہ اسم کی مکتوبی قسم ہے، اگر ماں کے سامنے بچے کا نام لیا جاتا رہے کہا جائے کہ وہ بہت خوبصورت ہے تب بھی ماں کو سکون نہیں ملے گا، یہ اسم کی ملفوظی حالت ہے جو بولا جاتا ہے، ماں سے بچہ دور کر لیا جائے اور ماں بچے کے بارے میں سوچتی رہے اگر ذہنی طور پر ہی سوچتی رہے یا تخیل میں رہے لیکن بچہ ماں سے دور ہو تو پھر بھی ماں کو سکون نہیں ملے گا، یہ اسمِ ذہنی یعنی اسم خیالی ہے --- لیکن جیسے ہی بچہ ماں کے پاس لایا جائے ماں اسے گلے لگائے گی تو ماں سکون پائے گی، یہ اسم کی وجودی/ حقیقی قسم ہے، لہذا اصل مقصد حقیقی و وجودی اسم ہوتا ہے ---

امامِ رضاؑ سے پوچھا گیا کہ "اسم" کیا ہے؟ مولاؑ نے فرمایا: اسم موصوف کی صفت ہوتا ہے [1،2]

یعنی اسم ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے سے موصوف یعنی معانی کو چاہے وہ شخص ہو یا کوئی چیز اسے کسی نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے، اگر اسم نہ ہو تو ہم اس (مسمیٰ، موصوف) کی پہچان و معرفت حاصل نہیں کر سکتے ۔ ۔ ۔

مولا رضاؑ فرماتے ہیں: اللہ نے دوسروں کی خاطر اپنے کچھ نام رکھے تاکہ اُسے ان ناموں سے پکارا جاسکے، کیونکہ جب نام کے بغیر پکارا جاتا ہے تو پہچان نہیں ہوتی --- [3،4]

ابو ہاشم جعفری سے مروی ہے کہ ایک بار امام محمدؑ تقیؑ سے ایک شخص نے سوال کیا! کیا کتاب اللہ میں اللہ کے اسماء اور صفات ہیں اور کیا وہ اس کی ذات ہیں؟

مولاؑ نے فرمایا: اس کے کلام کی دو صورتیں ہیں اگر تمہارا یہ مطلب ہے کہ اسماء و صفات کے ساتھ وہ صاحب عدد اور کثرت ہے تو اللہ اس سے بلند و برتر ہے، اگر مراد یہ ہے کہ یہ اسماء و صفات ازلی نہیں ہے تو اس کے دو معنی کا احتمال ہے، اگر تیری مراد یہ ہے کہ اسماء اور صفات اس کے علم سے تھے کہ احادث (واقع) ہوں گے اور مخلوق ان کے ذریعہ سے اللہ کو یاد کرے گی تو ٹھیک ہے ---

اگر تیری مراد یہ ہے کہ اسماء کی تصویریں، ان کے ہجے، اور ان کے ٹکرے بھی ہمیشہ سے اللہ کے ساتھ ہیں، تو اللہ کی پناہ کوئی چیز جو اس کا غیر ہے اس کے ساتھ نہیں ہو سکتی، اللہ تھا مخلوق نہ تھی اس نے اسماء کو پیدا کر دیا تاکہ وہ مخلوق اور اس کے اسماء کے درمیان وسیلہ بن جائیں لوگ ان اسماء کے ذریعے سے اللہ کے سامنے فریاد کریں، اور اس کی عبادت کریں --- [4]

---

(1) معانی الاخبار جلد 1 ص 42

(2)الکافی کتاب التوحید باب حدوث الاسماء

(3) معانی الاخبار جلد 1 ص 42

(4) الکافی کتاب التوحید

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے اسماء اللہ کے ساتھ نہیں تھے، بلکہ اسماء کو اللہ نے خلق کیا تاکہ مخلوق اللہ کو پہچان سکے اور اللہ کی معرفت حاصل کرے اللہ کے سامنے فریاد کر سکے، کیونکہ اگر اسم نہ ہو تو پہچان نہیں ہو سکتی اگر پہچان نہ ہو تو عبادت نہیں ہو سکتی ---

- **خلقتِ اسم**

علي بن محمد، عن صالح بن أبي حماد، عن الحسين بن يزيد، عن الحسن بن علي ابن أبي حمزة، عن إبراهيم بن عمر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله تبارك وتعالى خلق اسما بالحروف غير متصوت، وباللفظ غير منطق وبالشخص غير مجسد والتشبيه غير موصوف وباللون غير مصبوغ، منفي عنه الأقطار، مبعد عنه الحدود، محجوب عنه حس كل متوهم، مستتر غير مستور فجعله كلمة تامة على أربعة أجزاء معا ليس منها واحد قبل آخر، فأظهر منها ثلاثة أسماء لفاقة الخلق إليها وحجب منها واحدا وهو الاسم المكنون المخزون، فهذه الأسماء التي ظهرت، فالظاهر هو الله تبارك وتعالى، وسخر سبحانه لكل اسم من هذه الأسماء أربعة أركان، فذلك اثنا عشر ركنا، ثم خلق لكل ركن منها ثلاثين اسما فعلا منسوبا إليها فهو الرحمن، الرحيم، الملك، القدوس، الخالق البارئ، المصور، الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم، العليم، الخبير، السميع، البصير، الحكيم، العزيز، الجبار، المتكبر، العلي، العظيم، المقتدر القادر، السلام، المؤمن، المهيمن [البارئ]، المنشئ، البديع، الرفيع، الجليل، الكريم، الرازق، المحيي، المميت، الباعث، الوارث، فهذه الأسماء وما كان من الأسماء الحسنى حتى تتم ثلاث مائة وستين اسما فهي نسبة لهذه الأسماء الثلاثة وهذه الأسماء الثلاثة أركان، وحجب الاسم الواحد المكنون المخزون بهذه الأسماء الثلاثة وذلك قوله تعالى: قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن أياما تدعوا فله الأسماء الحسنى [1]،[2]

امام صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ نے اسم کو حروف سے خلق کیا، لیکن ان حروف کی آواز نہ تھی اور لفظ بولا نہ جاتا تھا، اور موجود بغیر جسم تھا۔ اور کسی تسبیح سے موصوف نہ تھا نہ کسی رنگ میں رنگا ہوا، اطراف کی اس سے نفی تھی یہ حدود اس سے دور تھے ہر حس سے پوشیدہ تھا، اللہ نے اس کو کلمہ تامہ قرار دیا، اس کلمہ تامہ کے اس نے چار ارکان قرار دیے، پھر اس (کلمہ تامہ) سے تین نام ظاہر کیے، کیونکہ مخلوق کو ان کی ضرورت تھی، اور ایک کو پوشیدہ رکھا، پس یہ اسماء جو ظاہر ہوئے وہ لفظ اللہ سے ظاہر ہوئے اور ان تین ناموں کے تابع بنایا چار ارکان کو، پس یہ بارہ رکن ہو گے، پھر ہر رکن سے تیس (30) اسم فعلی خلق کیے ----

---

(1) بنی اسرائیل 110

(2) الکافی کتاب التوحید باب حدوث الاسماء

جو منسوب ہیں اسماء کی طرف اور وہ الرحمن، الرحیم، الملک، القدوس، الخالق البارء، المصور، الحي القیوم لا تأخذہ سنۃ ولا نوم، العلیم، الخبیر، السمیع، البصیر، الحکیم، العزیز، الجبار، المتکبر، العلي، العظیم، المقتدر القادر، السلام، المومن، المھیمن [البارء]، المنشئ، البدیع، الرفیع، الجلیل، الکریم، الرازق، المحیي، الممیت، الباعث، الوارث ، یہ تمام اسماء الحسنیٰ مل کر تین سو ساٹھ (360) ہوئے، جو تین ناموں سے منسوب ہیں، اور یہ تین ارکان اور حجاب ہیں، اسم واحد کے جو پوشیدہ ہے، ان تین اسماء میں مراد ہے قول باری" آپؐ کہہ دیجیے اللہ پکارو یا رحمان پکارو اسے (ھو کو) تم جس نام سے بھی پکارو اس (ھو) کے لیے اسماء الحسنیٰ (اچھے نام) ہیں ---

اس راویت کا خلاصہ یہ ہے کہ: اللہ نے اسم کو حروف سے خلق کیا، پھر اس اسم کو کلمہ تامہ قرار دیا، پھر اس کلمہ تامہ کے چار رکن (جز) بنائے، پھر کلمہ تامہ سے تین نام ظاہر کئے، اور ایک کو پوشیدہ رکھا، اور اللہ کے یہ اسماء جو ظاہر ہوئے وہ اسم اللہ سے ظاہر ہوئے، اور یہ اسم اللہ کلمہ تامہ کی چار اجزا سے ایک جز ہے، ہم ایسی ہی ایک اور روایت پیش کرتے ہیں ---

زیاد القندی کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا کہ مولاؑ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالی کا ایک نور کا گھر ہے اسکے چار ستون ہیں (چار کونے ہیں) اسکے چار نام ہیں تبارک، سبحان، الحمد، اور اللہ، پھر اُس نے چار سے چار پیدا کئے اور چار سے چار پیدا کئے، پھر اللہ تعالی نے فرمایا

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ [1] بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک بارہ ہے (التوبہ 36، بحار الانوار جلد 36 صفحہ 541)

وضاحت:

اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے، اللہ نے کلمہ تامہ کے چار رکن بنائے، پھر اس کلمہ تامہ سے 3 نام ظاہر کئے، اور ایک کو پوشیدہ رکھا، یہ جو 3 اسماء ظاہر ہوئے یہ اسم اللہ سے ظاہر ہوئے ، (یعنی کلمہ تامہ کے 4 اجزاء تھے ان میں سے ایک جز کا نام اللہ ہے جس سے 3 اسماء ظاہر ہوئے) اور ان 3 ناموں کے تابع ان 4 ارکان کو بنایا (پہلے کلمہ تامہ سے ارکان بنائے، پھر انہی ارکان سے نام بنائے پھر جن ارکان سے وہ اسماء خلق کیے ان ارکان کو ان اسماء کے تابع کیا جس سے اسماء خلق ہوئے) تو یہ بارہ رکن ہوئے، پھر ہر رکن سے 30 اسمِ فعلی خلق کیے، اسی طرح 360 اسماء ہوئے، جو انہی 3 ناموں سے منسوب ہیں، اور یہ 3 رکن حجاب ہیں اُس اسم واحد کا جو پوشیدہ ہے، اور وہ

پوشیدہ اسم اس آیت میں ہے، قل ادعوا اللہ أو ادعوا الرحمن أیاما تدعوا فله الأسماء الحسنی، آپؐ کہہ دیجیے اللہ پکارو یا رحمان پکارو اسے (ھو کو) تم جس نام سے بھی پکارو اس (ھو) کے لیے اسماء الحسنیٰ (اچھے نام) ہیں، وہ پوشیدہ اسم " ھو " ہے ---

قال الامام نحن الکلمة التامة [1،2]: امامؑ فرماتے ہیں ہمؑ کلمہ تامہ ہیں ----

اور دوسری روایت میں کہ: نور کا گھر ہے جس کے 4 ستون ہیں 4 کونے ہیں۔ 4 نام ہیں۔ تبارک، سبحان، الحمد، اللہ، پھر اُس نے یعنی "ھو" نے 4 سے 4 پیدا کیے، یعنی ان چار ناموں سے اور چار نام خلق کیے، تبارک سے تبارک بنایا، سبحان سے سبحان بنایا، الحمد سے الحمد بنایا۔ اللہ سے اللہ بنایا، اور پھر 4 سے 4 پیدا کیے۔ یعنی پھر اسی طرح دہرایا، اور یہ ہو گے بارہ (12) ---

پھر آگے فرمایا: إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ بے شک مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک بارہ ہے ----

اس آیت کی تفسیر میں مالکؑ فرماتے ہیں: مہینوں سے مراد آئمہؑ ہیں[3] --- (مومنین اپنے ظرف و معرفت کے مطابق سمجھیں گے)

اللہ فرماتے ہیں: وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ (الاعراف ۱۸۰)

اور اسماء الحسنیٰ اللہ کے لیے ہیں، پس اسے ان اسماء سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اسکے ناموں کو پھیر دیتے ہیں، عنقریب وہ بدلہ پائیں گے جو کچھ وہ کرتے رہے ---

اللہ کے اسماء الحسنیٰ (اچھے نام) ہیں۔

---

(1) مشارق الامان و لباب حقائق الایمان ص 560

(2) خلیفة اللہ فی العالمین ص 274، ؛؛ بصائر الدرجات

(3) تاویل الآیات

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم ہمؑ ہی اسماء الحسنیٰ ہیں---[1]

اس آیت کے ضمن میں مولاؑ فرماتے ہیں: نحن واللہ الاسماء الحسنى التى لا يقبل اللہ من العباد عملاً الا بمعرفتنا [2]

اللہ کی قسم ہمؑ ہی اللہ کے اسماء الحسنیٰ ہیں، ہماریؑ معرفت کے بغیر اللہ اپنے بندوں کے اعمال قبول نہیں کرے گا---

مالکؑ فرماتے ہیں: ہمؑ اسماء الحسنیٰ ہیں---[3]

قال الامام الحسن المجتبى، آن اسمائى كه خداوند به موسى ياد داد اسماء الهي بود كه در وصف پدرم سيد الخلق بود [4]

ترجمہ ، امام حسنؑ فرماتے ہیں ، وہ نام جو خدا نے موسیٰ کو سکھائے تھے، وہ الہی نام تھے، جو میرےؑ باباؑ (علیؑ) مخلوق کے سردار کے وصف میں تھے --- (جتنے بھی اللہ کے نام ہیں حقیقت میں وہ نام علیؑ کی صفات ہیں)

مولاؑ فرماتے ہیں ہمؑ محمدؐ وآل محمدؑ ہی اسماء الحسنیٰ ہیں، تو اب ہم اللہ کے جس اسم کی بھی بات کریں گے اس سے مراد مولاؑ ہی ہیں۔

اسماء الحسنیٰ کے بارے میں مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

الرحمن، الرحيم، الملك، القدوس، الخالق البارئ، المصور، الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم، العليم، الخبير، السميع، البصير، الحكيم، العزيز، الجبار، المتكبر، العلي، العظيم، المقتدر القادر، السلام، المؤمن، المهيمن [البارئ]، المنشئ، البديع، الرفيع، الجليل، الكريم، الرازق، المحيي، المميت، الباعث، الوارث

یہ تمام اسماء الحسنیٰ مل کر تین سو ساٹھ (360) ہیں [5]

---

(1) تاویل الآیات جلد 1 ص 81

(2) الكافى كتاب التوحيد باب النوادر

(3) امامت اور انسان کامل ص 103

(4) مناقب الحق ص 63

(5) الكافى كتاب الحجت باب حدوث الاسماء

حدثنا أحمد بن الحسن القطان، قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا القطان، قال: حدثنا بكر بن عبد الله بن حبيب، قال: حدثنا تميم بن بهلول، عن أبيه، عن أبي الحسن العبدي، عن سليمان بن مهران، عن الصادق جعفر بن محمد، عن أبيه محمد بن علي، عن أبيه علي بن الحسين، عن أبيه الحسين بن علي، عن أبيه علي بن أبي طالب عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إن لله تبارك و تعالى تسعة وتسعين اسما مائة إلا واحدا، من أحصاها دخل الجنة، وهي: الله، الإله، الواحد، الأحد، الصمد، الأول، الآخر، السميع، البصير، القدير، القاهر، العلي، الأعلى، الباقي، البديع، البارئ، الأكرم، الظاهر، الباطن، الحي، الحكيم، العليم، الحليم، الحفيظ، الحق، الحسيب، الحميد الحفي، الرب، الرحمن، الرحيم، الذارئ، الرزاق، الرقيب، الرؤوف الرائي، السلام، المؤمن، المهين، العزيز، الجبار، المتكبر، السيد، السبوح الشهيد، الصادق، الصانع، الطاهر، العدل، العفو، الغفور، الغني، الغياث، الفاطر، الفرد، الفتاح، الفالق، القديم، الملك، القدوس، القوي، القريب، القيوم، القابض، الباسط، قاضي الحاجات، المجيد، المولى، المنان، المحيط المبين، المقيت، المصور، الكريم، الكبير، الكافي، كاشف الضر، الوتر، النور، الوهاب، الناصر، الواسع، الودود، الهادي، الوفي، الوكيل، الوارث البر، الباعث، التواب، الجليل، الجواد، الخبير، الخالق، خير الناصرين، الديان، الشكور، العظيم، اللطيف، الشافي [1]

ترجمہ: مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ کے ننانوے (99) نام ہیں، جس نے ان کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوا وہ نام یہ ہیں

اللہ، الإلہ، الواحد، الأحد، الصمد، الأول، الآخر، السمیع، البصیر، القدیر، القاہر، العلي، الأعلی، الباقي، البدیع، البارء، الأكرم، الطاہر، الباطن، الحي، الحكیم، العلیم، الحلیم، الحفیظ، الحق، الحسیب، الحمید الحفي، الرب، الرحمن، الرحیم، الذارء، الرزاق، الرقیب، الرؤوف الرائي، السلام، المومن، المہین، العزیز، الجبار، المتكبر، السید، السبوح الشہید، الصادق، الصانع، الطاہر، العدل، العفو، الغفور، الغني، الغیاث، الفاطر، الفرد، الفتاح، الفالق، القدیم، الملك، القدوس، القوي، القریب، القیوم، القابض، الباسط، قاض الحاجات، المجید، المولی، المنان، المحیط المبین، المقیت، المصور، الكریم، الكبیر، الكافي، كاشف الضر، الوتر، النور، الوہاب، الناصر، الواسع، الودود، الہادي، الوفي، الوكیل، الوارث البر، الباعث، التواب، الجلیل، الجواد، الخبیر، الخالق، خیر الناصرین، الدیان، الشكور، العظیم، اللطیف، الشافي۔

اور اسی کتاب کی اگلی حدیث ہے مولا محمدؐ فرماتے ہیں: اللہ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان ناموں کی مدد سے دعا کی اس کی دعا مستجاب ہوئی اور جس نے ان کو صحیح سے سمجھا وہ جنت میں داخل ہوا، ہم وجودی اسماء کے بارے میں بات کریں گے۔ وجودی اسم میرے مولاؐ محمدؐ و علیؑ و آل علیؑ ہیں ---

---

(1) التوحيد شيخ صدوق ص: 169

قال امیر المومنین انا اسماء اللہ الحسنی [1،2] امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میں علیؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ ہوں ---

قال الصادق ، ھو المسمی و نحن أسماؤہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، وہ مسمی ہے اور ہمؑ اس کے اسماء ہیں (مصابیح الدجی ج 1 ص 276)

قال امیر المومنین: لي اسماء الحسنی [3] امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اسماء الحسنی میرےؑ لیے ہیں ---

روي عن النبي صلى الله عليه وآله أنه قال: إن لله أربعة آلاف اسم، ألف لا يعلمها إلا الله، وألف لا يعلمها إلا الله والملائكة، وألف لا يعلمها إلا الله والملائكة والنبيون، وأما الألف الرابع فالمؤمنون يعلمونه[4]

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے چار ہزار (4000) اسماء ہیں، اُن میں سے ایک ہزار وہ ہیں جن کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، ایک ہزار وہ ہیں جن کا علم صرف اللہ اور فرشتوں کے پاس ہے، ایک ہزار وہ ہیں جن کا علم اللہ، فرشتوں اور انبیاءؑ کے پاس ہے، اور ایک ہزار وہ ہیں جن کا مومنوں کو علم ہے----

قال امیر المومنین ، انا اسماء الحسنی و امثالہ العلیا و ایایۃ الکبریٰ... (طوالع الانوار ؛ خلیفۃ اللہ فی العالمین ص 210،211)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ اور اس کی امثال علیا (میں اللہ کی بلند ترین مثل ہوں) اور اس کی آیات کبری ہوں ۔

قال امیر المومنین ، أنا مسمي الاسمآء و مبدبیھا 5

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، تمام اسماء میرےؑ ہیں، اور میںؑ ہی ان (اسماء) کی ابتدا کرنے والا ہوں ۔ (اسماء کا مسمیٰ میںؑ ہوں اور ان کا خالق بھی میںؑ ہوں) بے شک اللہ کے اس زیادہ نام ہیں جتنی مخلوقات کی سانسیں ہیں، اسماء الحسنی میرے مولاؑ ہیں، جو بھی اسماء الحسنیٰ ہیں ان سے مراد محمدؐ وآل محمدؐ ہیں، ان اسماء کی مختصر تشریح مومنین کے پیش خدمت ہے ------

---

(1) مشارق الامان و لباب حقائق الایمان ص 102 ؛ طوالع الانوار جلد 1 ص ٤٤٦

(2) ملکوت المعرفۃ فی اسرار الولایۃ ص 18، مولف ابو القاسم الحسینی

(3) منھج العلم و البیان و نزھۃ اسمع و الصیان ص 415

(4) بحار الانوار جلد 4 ص 211

(5) منھج العلم و البیان و نزھۃ اسمع و الصیان، مولف ابن کبوخ ص 50

الواحد الأحد

یہ دو اسم اسماء الحسنیٰ میں سے ہیں، یعنی یہ اسم میرے مولا علیؑ کے ہیں، ان سے مراد مولا علیؑ ہیں ---

احد واحد واحدانیت یہ تین الفاظ ہیں، احد اس کا نام ہے کہ جس سے صفات کو صلب کر لیا گیا ہو، واحدانیت واحد کی صفت ہے، اور واحد احد کی صفت ہے، احد واحد پر فوقیت رکھتا ہے، واحد احد میں چھپا ہوا ہے، واحد کا مطلب ہے جو کہ احد کی حقیقت سے پیدا ہوا ہو[1] مولا باقرؑ نے فرمایا: احد یکتا و یگانہ ہے اور واحد اپنے معنی میں واحد ہے اور وہ ایسا ہے کہ اسکا کوئی نظیر نہیں اور اسکی وحدت کا اقرار کرنا ہی توحید ہے[2]

علیؑ احد ہے احدیت میں بے مثل ہے، علیؑ واحد ہے واحدانیت میں، اسی سے اللہ کی معرفت ہے، مولا علیؑ فرماتے ہیں: انا الوحد، انا الاحد، میںؑ واحد ہوں، میںؑ احد ہوں، میںؑ نے اپنا نام احد رکھا ---- امام محمدؑ تقیؑ سے سوال کیا گیا کہ واحد کا معنی کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: وہ کہ جس پر تمام زبانیں وحدانیت کے ساتھ یکجا ہو جائیں ---[3]

احد اور واحد اسماء الحسنیٰ سے ہے اور میرے مولاؑ اسم الحسنی ہیں، اور تمام اسماء الحسنی امیر المومنینؑ کے لیے ہیں تو تمام زبانیں چاہے جان کر یا انجانے میں علیؑ کی واحدانیت کا ہی اقرار کرتی ہیں۔ اسی سے اللہ کی معرفت ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ جو علیؑ کی واحدانیت کا اقرار جان کر کرتا ہے وہ مومن ہے---

الصمد

صمد کے معنی سید کے ہیں، صمد اس سید کے لیے بولا جاتا ہے جس کی اطاعت کی جاتی ہو --- [4]،

بے شک علیؑ ہی وہ سید ہیں جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور علیؑ ہی کی اطاعت واجب ہے ---

---

(1) مشارق الانوار ص 42

(2) البرهان فی تفسیر القرآن جلد 5، تفسیر نور الثقلین جلد 5

(3) معانی الاخبار باب معنی الوحد

(4) التوحید شیخ صدوق

صمد کا دوسرا مطلب: یہ ہے کہ حاجتوں میں جس کا رخ کیا جائے جس کا ارادہ کیا جائے ---

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: صمد اسے کہتے ہیں جس کے لیے کوئی کمی نہ ہو ---[1]

امام باقرؑ فرماتے ہیں: صمد ایسا سردار جس کی جانب ہر کم اور ہر زیادہ کے سلسلہ میں رجوع کر کے بے نیاز ہوا جائے ---[1]

بے شک علیؑ میں کوئی کمی نہیں بلکہ مولاؑ کمی پوری کرتے ہیں، اور علیؑ بے نیاز ہیں، مولاؑ فرماتے ہیں: میںؑ الصمد ہوں

امام باقرؑ فرماتے ہیں: صمد وہ سردار ہے جس کی ایسی فرما برداری کی جاتی ہے کہ اس سے بلند و بالا کوئی حکم دینے والا اور منع کرنے والا نہیں ہے ----[1]

علیؑ ہی وہ سردار ہے جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور علیؑ سے بلند کوئی بھی حکم نہیں دے سکتا۔ اور علیؑ ہی منع کرنے والے ہیں۔

امام سجادؑ سے صمد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: صمد وہ ہے کہ جس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی اسے چیزوں کی حفاظت مشقت اور پریشانی میں ڈالتی ہے، اور نہ کوئی چیز صمد سے پوشیدہ ہے---[1]

اس امر میں کوئی شک نہیں علیؑ لا شریک ہے کوئی شے علیؑ سے پوشیدہ نہیں، یہاں ظاہر پرست کہہ سکتا ہے کہ مولاؑ کی آل بھی ہے تو ہم عرض کریں گے کہ مولاؑ فرماتے ہیں ہماراً امر ایک ہے جس نے ہمیںؑ الگ الگ سمجھا وہ ہلاک ہوا ---

معانی الاخبار میں ہے کہ الصمد میں " لام" اس کی الہیت و معبود ہونے پر دلالت کرتا ہے ---

الصمد کی صاد(ص) دلیل ہے کہ وہ صادق ہے، اس کا قول صادق ہے، اس کا کلام صادق ہے۔ اور " الصمد" کی میم (م) اس کے ملک اور سلطنت پر دلیل ہے ، وہ ایسا برحق بادشاہ ہے کہ اس کے لیے نہ ماضی میں زوال تھا نہ حال میں اور نہ مستقبل میں ہو گا، نہ اس کے ملک کو زوال ہے ---

---

(1)معانی الاخبار

اور "الصمد" کی دال (د) اشارہ ہے اس طرف کہ وہ دوام (قائم و دائم) ہے وہ ہونے نہ ہونے سے اور زوال سے بلند و بے نیاز ہے ---

الصمد میرے مولاؑ ہیں: اور " الصمد" کا لام معنی کی یعنی علیؑ کی الوہیت اور معبودیت کی طرف اشارہ ہے، اور علیؑ معنی ہے یہ پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے۔ "الصمد" کی صاد کا مطلب ہے علیؑ اپنے قول و کلام میں صادق ہیں، الصمد" کا میم معنی یعنی علیؑ کی سلطنت اور ملک پر دلیل ہے، علیؑ ایسا بادشاہ ہے کہ جس کے لیے نہ ماضی میں زوال تھا نہ حال میں اور نہ مستقبل میں، علیؑ زمانوں سے بے نیاز ہے علیؑ زمانوں کا خالق ہے وہ اس سے بلند ہے کہ زمانے علیؑ پر اثر انداز ہوں، اور " الصمد" کی دال اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ ہونے نہ ہونے سے زوال سے بلند و مبرا ہیں، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، تمام اسماء الحسنی میرےؑ لیے ہیں ---

الأول، الآخر

امام صادقؑ سے :الأول، الآخر، کے متعلق سوال کیا گیا تو مولاؑ نے فرمایا: وہ ایسا اول ہے کہ جس سے پہلے کوئی نہیں، اور نہ اس سے پہلے کسی کی ابتدا ہوئی ہے، اور ایسا آخر ہے کہ یہ اس کی انتہا اور اختتام نہیں، جیسا کہ مخلوقات کی صفات میں یہ چیز تصور کی جا سکتی ہے[1]اول وآخر اسماء الحسنیٰ میں ہے اور اسماء الحسنیٰ میرے مولاؑ ہیں، علیؑ اول ہے علیؑ سے پہلے کوئی نہیں۔ علیؑ ایسا آخر ہے کہ علیؑ کی انتہا نہیں۔ علیؑ ہر انتہا کو انتہا بخشتا ہے ---

اول اور آخر ان دونوں کے معنی یہ ہیں کہ وہ اول بغیر ابتدا کے ہے، اور آخر بغیر انتہا کے ہے ---[2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ہی اول ہوں، میںؑ ہی آخر ہوں ---

السمیع:

کے معنی ہیں کہ جب مسموع پایا جائے تو اس کے لیے سامع (سننے والا) ہو، وہ دعا کا سننے والا ہے، یعنی دعا قبول کرنے والا ہے ---[2]

---

(1) معانی الاخبار

(2) التوحید شیخ صدوق

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا السمیع، یہ اسماء الحسنیٰ میں سے ہے، اور بے شک سننے والا میرا مولاؑ ہے، علیؑ کو سننے کے لیے کان کی ضرورت نہیں جو مخلوق کی صفت ہے ----

البصیر

بصیر کے معنی جب دکھائی دینے والی اشیاء کے لیے کوئی دیکھنے والا ہو،(علیؑ تب بھی دیکھنے والا تھا جب دیکھائی دینے والی کوئی شے نہ تھی)

القدیر، القاھر

قدیر اور قاھر ان دونوں کے معنی یہ ہیں کہ اشیاء اس سے رکنے کی طاقت نہیں رکھتی اس چیز سے جو وہ ان میں نافذ کرنا چاہتا ہے، قادر وہ ہے جس کا فعل حق ہو، اور قاھر غلبہ ہے اور قدرت، قدیر و قادر یعنی جو چیز ایجاد نہیں ہوئی اور اس کا اقتدار اس کی ایجاد پر ہے، وہ اس کا قہر اور ملکیت اور قبضہ ہے --- (التوحید، شیخ صدوقؒ)

مولاؑ فرماتے ہیں: انا اسماء الحسنیٰ: انا القاھر انا القدیر: بے شک علیؑ ہر شے پر قادر ہے ----

اللہ کے امر (حکم) کے بغیر کوئی شے وجود میں نہیں آ سکتی-- وہی امر ہے جو خلق کرتا ہے ہر شے کو اس کے مقام پر برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اور اللہ کا امر محمدؐ وآل محمدؐ ہیں ---

اللہ کے امر کی اللہ کی قدرت کی ایک جھلک سائنسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ عالمین میں سے صرف اپنی زمین اور زمین کے ارد گرد کی خلقت پر ایک سائنسی نظر--

سورج فضاء میں ایک مقرر راستے پر گزشتہ 4 ارب 60 کروڑ سال سے 8 لاکھ 28 ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ یعنی 230 کلومیٹر فی سیکنڈ کی اوسط رفتار سے مسلسل سفر کر رہا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا پورا خاندان (سولر سسٹم) یعنی 8 سیارے

~~چٹانوں (مرکری ، وینس ، آرتھ ، مارس ، جیوپیٹر ، سیٹرن ، یورینس اور نیپچون) ، ان میں 181 چاند اور چٹان ، لوہا ، نکل کی لاکھوں میٹر کا قافلہ اسی رفتار سے محوِ سفر ہیں، مگر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان میں سے کوئی تھک کر پیچھے رہ جائے یا غلطی سے کوئی اِدھر اُدھر ہو جائے ۔ سب اپنی اپنی راہ پر اپنے اپنے پروگرام کے مطابق اپنی مقررہ رفتار سے اپنے اپنے راستوں ومنازل میں نہایت پابندی و باقاعدگی سے ٹھیک ٹھیک چلیں جا رہے ہیں ۔~~

چٹانوں (مرکری ، وینس ، آرتھ ، مارس ، جیوپیٹر ، سیٹرن ، یورینس اور نیپچون) ، ان میں 181 چاند اور چٹان ، لوہا ، نکل کی لاکھوں میٹر کا قافلہ اسی رفتار سے محوِ سفر ہیں، مگر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان میں سے کوئی تھک کر پیچھے رہ جائے یا غلطی سے کوئی اِدھر اُدھر ہو جائے ، سب اپنی اپنی راہ پر اپنے اپنے پروگرام کے مطابق اپنی مقررہ رفتار سے اپنے اپنے راستوں ومنازل میں نہایت پابندی و باقاعدگی سے ٹھیک ٹھیک چلیں جا رہے ہیں ۔ چاند 3 لاکھ 84 ہزار 402 کلومیٹر دور ، زمین پر سمندروں کے اربوں کھربوں ٹن پانیوں کو ہر روز دو دفعہ مدوجزر سے ہلاتا رہتا ہے تا کہ ان میں بسنے والی مخلوق کے لئے ہوا کی ذریعے سے مناسب مقدار میں آکسیجن کا انتظام ہوتا رہے ، پانی صاف ہوتا رہے ، اس میں بد بو پیدا نہ ہو، ساحلی علاقوں کی صفائی ہوتی رہے اور غلاظتیں بہہ کر گہرے پانیوں میں چلی جائیں ۔

یہی نہیں بلکہ سمندروں کا پانی ایک خاص مقدار میں نمکین ہے ، پچھلے 3 ارب سال سے نمکیات کی مقدار نہ زیادہ ہوئی نہ کم ، بلکہ ایک مناسب توازن برقرار رکھے ہوئے ہے ، تاکہ اس میں چھوٹے بڑے سب آبی جانور آسانی سے تیر سکیں اور مرنے کے بعد ان کے مردہ اجسام سے بدبُو نہ پھیلے، سمندر میں نمکین اور میٹھے پانی کی نہریں بھی ساتھ ساتھ بہتی ہیں ، سطح زمین کے نیچے بھی میٹھے پانی کے سمندر ہیں جو نمکین پانی کے کھلے سمندروں سے ملے ہوئے ہیں ، نمکین اور میٹھے پانی میں ان کے درمیان مختلف کثافتوں کے فرق کی آڑ قائم ہے تاکہ میٹھا پانی اور کھارا پانی آپس میں مکس نہ ہوں ، ساڑھے چودہ سو سال پہلے جب جدید سائنس کا کوئی وجود نہیں

تھا، عرب کے صحرا زدہ ملک میں جہاں کوئی سکول اور کالج نہیں تھا ، مولا محمدؐ قرآن سے سورج اور چاند کے

متعلق اس آیت کو پڑھتے ہیں کہ "واشمس والقمر بحسبان" سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں ۔(سورہ الرحمٰن : 05)

دوسری جگہ سمندروں کی گہرائیوں کے متعلق آیت تلاوت کرتے ہیں کہ :

" بینھما برزخ لا یبغیٰن " ان کے درمیان برزخ ہے جو قابو میں رکھے ہوئے ہے (سورۃ الرحمٰن:20)

جب ستاروں کو اپنی جگہ لٹکے ہوئے چراغ کہا جاتا تھا تو اسؐ نے قرآن کی یہ صداقت دنیا کے سامنے پیش کی کہ : "

وکل فی فلک یسبحون " یعنی سب کے سب اپنی مدار میں تیر رہے (گردش کررہے) ہیں ۔(سورہ یٰسین:40)

جب سورج کو ساکن تصور کیا جاتا تھا تو اسؐ نے قرآن مجید سے یہ حقیقت سامنے لائی کہ : " والشمس تجری لمستقر لھا

" سورج اپنے لئے مقرر کردہ راستے پر اپنی مقررہ منزل کی طرف ہمیشہ سے چلا جارہا ہے ۔(سورہ یسین38)

جب کائنات کو ایک جامد اور آسمان کو نیلی چھت کہا جاتا تھا تو اسؐ نے قرآن کی یہ حقیقت دنیا کے سامنے رکھی کہ : " وانا

لموسعون " اور ہم اس کائنات کو وسعت دینے والے ہیں ۔ یعنی کائنات اپنے آغاز سے پھیلتی ہی جارہی ہے ۔(سورہ الذاریات:47)

وہ نباتات اور حیوانی زندگی کے بارے میں بتاتا ہے کہ : وجعلنا من الماء کل شیٔ حی ۔ اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندگی

دی ۔ (سورہ الانبیاء:30) البرٹ آئن سٹائن اپنی دریافت " قوانین قدرت اٹل ہیں " پر جدید سائنس کا بانی کہلاتا ہے ۔

لیکن قرآن مجید نے بہت پہلے بتا دیا تھا کہ : " ماتریٰ فی خلق الرّحمٰن من تفٰوت ۔ اور تم رحمٰن کی تخلیق میں کسی

جگہ فرق نہیں پاؤگے ، (سورہ الملک : 03) جدید سائنس کی ان قابلِ فخر دریافتوں سے چودہ سو سال قبل قرآن مجید کے

یہ حقائق قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام ، اس کتاب کے حامل نبی کریمؐ کو اللہ کا سچّا نبی ثابت کرتے ہیں اور یہ کہ اس کائنات کا خالق

(صرف اللہ ﷻ ہے اور اسی کے اٹل قوانین کی روسے کارخانہ کائنات سرگرم عمل ہے -----

نومولود بچے کو کون سمجھاتا ہے کہ بھوک کے وقت رو کر ماں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائے ؟ ماں کو کون حوصلہ دیتا ہے کہ ہر خطرے کے سامنے سینہ سَپر ہو کر بچے کو بچائے ، ایک معمولی سی چڑیا شاہین (عقاب) سے مقابلے پر اُتر آتی ہے ، یہ حوصلہ اسے کس نے دیا ؟ مرغی کے بچے انڈے سے نکلتے ہی چلنے لگتے ہیں ، حیوانات کے بچے بغیر سکھائے ماؤں کی طرف دودھ کے لئے لپکتے ہیں ، انہیں یہ سب کچھ کون سکھاتا ہے ؟

جانوروں کے دلوں میں کون محبت ڈال دیتا ہے کہ اپنی چونچوں میں خوراک لاکر اپنے بچوں کے منہ میں ڈالیں ؟ یہ آدابِ زندگی انہوں نے کہاں سے سیکھے ؟

شہد کی مکھیاں دور دراز باغوں میں ایک ایک پھول سے رس چوس چوس کر انتہائی ایمانداری سے لاکر چھتے میں جمع کرتی جاتی ہیں ، ان میں سے ہر ایک ماہر نباتات کی طرح جانتی ہیں کہ کچھ پھول زہریلے ہیں ، ان کے پاس نہیں جاتیں ، وہ ایک قابل انجینئر کی طرح شہد اور موم کو علیحدہ علیحدہ کرنے کا فن بھی جانتی ہیں ، جب گرمی ہوتی ہے تو شہد کو پھگل کر بہہ جانے سے بچانے کے لئے وہ اپنے پروں کی حرکت سے پنکھا چلاکر اسے ٹھنڈا بھی کرتی ہیں ، موم سے ایسا گھر بناتی ہیں جسے دیکھ کر بڑے سے بڑے آرکیٹیکٹ بھی حیرت زدہ ہیں ، لاکھوں کی تعداد میں ایسے منظم طریقے سے کام کرتی ہیں کہ مثال نہیں ملتی ۔

ہر ایک میں ایسا نظام راڈار نصب ہے کہ وہ دور دور نکل جاتی ہیں لیکن اپنے گھر کا راستہ نہیں بھولتیں ۔ انہیں زندگی کے یہ طریقے کس نے سکھائے ؟ انہیں یہ عقل کس نے دی ؟

مکڑا اپنے منہ کے لعاب سے شکار پکڑنے کے لئے ایسا جال بناتا ہے کہ جدید ٹیکسٹائل انجینئرز بھی اس بناوٹ کا ایسا نفیس دھاگا بنانے سے قاصر ہیں ۔۔۔

گھریلو چیونٹیاں گرمیوں میں موسم سرما کے لئے خوراک جمع کرتی ہیں ، اپنے بچوں کے لئے گھر بناتی ہیں،

ایک ایسی تنظیم سے رہتی ہیں جہاں مینیجمینٹ کے تمام اصول حیران کن حد تک کارفرما ہیں

ٹھنڈے پانیوں میں رہنے والی مچھلیاں اپنے انڈے اپنے وطن سے ہزاروں میل دور گرم پانیوں میں جاکر دیتی

ہیں لیکن ان سے نکلنے والے بچے جوان ہو کر ماں کے وطن واپس خود بخود پہنچ جاتے ہیں

نباتات کی زندگی کا سائیکل بھی کم حیران کن نہیں ، جراثیم اور بیکٹیریا کیسے کروڑوں سالوں سے اپنے وجود

اور اس کی بقا کو قائم رکھے ہوئے ہیں؟ زندگی کے یہ اصول انہیں کس نے سکھائے ؟ سوشل مینیجمینٹ کے یہ اصول

انہیں کس نے سکھائے ؟ ایک " ڈی این اے " ہی کو لے کر غور کریں تو انسانی عقلِ سلیم اللہ ﷻ کی قدرت کو مانے بغیر نہیں رہ سکتی

کیا زمین اس قدر عقل مند ہے کہ اس نے بھی خودبخود لیل و نہار کا نظام قائم کر لیا ، خود بخود ہی اپنے محور

پر 2/1-67 ڈگری جھک گئی تا کہ سارا سال موسم بدلتے رہیں ، کبھی بہار ، کبھی گرمی، کبھی سردی اور

کبھی خزاں تا کہ اس پر بسنے والوں کو ہر طرح کی سبزیاں پھل اور خوراک سارا سال ملتے رہیں ۔۔۔

زمین نے اپنے اندر شمالاً جنوباً ایک طاقتور مقناطیسی نظام بھی خودبخود ہی قائم کر لیا ؟

تا کہ اس کے اثر کی وجہ سے بادلوں میں بجلیاں کڑکیں جو ہوا کی نائٹروجن کو نائٹرس آکسائڈ میں بدل کر

بارش کے ذریعے زمین پر پودوں کے لئے قدرتی کھاد مہیا کریں ، سمندروں پر چلنے والے بحری جہاز آبدوز

اور ہواؤں میں اڑنے والے طیارے اس مقناطیس کی مدد سے اپنا راستہ پائیں ، آسمانوں سے آنے والی مہلک

شعائیں اس مقناطیسیت سے ٹکرا کر واپس پلٹ جائیں تاکہ زمینی مخلوق ان کے مہلک اثرات سے محفوظ

رہے اور زندگی جاری رہے ۔۔۔۔

زمین ، سورج ، ہواؤں ، پہاڑوں اور میدانوں نے مل کر سمندر کے ساتھ سمجھوتا کر رکھا ہے تاکہ سورج کی

گرمی سے آبی بخارات اٹھیں ، بھاری نمک کو واپس سمندر میں چھوڑ دیں ۔ ہوائیں اربوں ٹن کشید شدہ صاف ہلکے اور میٹھے پانی

کو اپنے دوش پر اٹھا کر پہاڑوں اور میدانوں تک لائیں ، سطح زمین سے بلند پہاڑوں پر سردیوں میں یہ پانی برف کی شکل میں سٹور ہوتا ہے اور گرمیوں میں یہی برف پگھلتی ہے تو اس سے آبشاریں پھوٹتی ہیں ، پھر ان کا پانی ندیوں میں بہتا ہے تاکہ دور تک انسانوں کی پیاس بجھائے ان کے پھلوں ، باغوں ، سبزیوں ، چراگاہوں اور اناج کو سیراب کرے ۔ بارش برسنے کے عمل میں ستاروں سے آنے والے ریڈیائی ذرات بادلوں میں موجود پانی کو اکٹھا کر کے قطروں کی شکل دیتے ہیں ، تب جاکر یہ میٹھا پانی پہاڑی علاقوں اور خشک میدانوں کو سیراب کرنے کے قابل ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

جب سردیوں میں پانی کی کم ضرورت ہوتی ہے تو یہ پہاڑوں پر برف کے ذخیرے کی صورت میں جمع ہو جاتا ہے ۔ گرمیوں میں جب زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ پگھل کر ندی نالوں اور دریاؤں کی صورت میں میدانوں کو سیراب کرتے ہوئے واپس سمندر تک پہنچ جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ایک ایسا شاندار متوازن نظام جو سب کو سیراب کرتا ہے اور کچھ بھی ضائع نہیں ہوتا ۔

سوچیئے ! کیا یہ بھی ستاروں ، ہوا اور زمین کی اپنی سوچ تھی ؟

انسانی لبلبہ خون میں شوگر کی ایک خاص مقدار کو بڑھنے نہیں دیتے ، دل کا پمپ ہر منٹ 70 ، 80 بار منظم اور باقاعدہ حرکت سے خون پمپ کرتا رہتا ہے ۔ ایک 75سالہ زندگی میں بلا مرمت تقریباً تین ارب بار دھڑکتا ہے ۔ ۔ ۔

ہمارے گردے صفائی کی بےمثل اور عجیب فیکٹری ہیں جو جانتی ہے کہ خون میں جسم کے لئے جو مفید ہے وہ رکھ لینا ہے اور فضلات کو باہر پھینک دینا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

معدہ حیران کن کیمیکل کمپلیکس ہے جو خوراک سے زندگی بخش اجزا مثلاً پروٹین ، کاربوہائیڈریٹس وغیرہ کو علیحدہ علیحدہ کرکے خون کے حوالہ کر دیتا ہے اور فضلات کو باہر نکال دیتا ہے ۔ ۔ ۔

انسانی جسم میں انجینئرنگ کے یہ شاہکار، سائنس کے یہ بے مثل نمونے، چھوٹے سے پیٹ میں یہ لاجواب فیکٹریاں، کیا یہ سب کچھ یوں ہی بن گئیں تھیں؟

دماغ کو کس نے بنایا؟ مضبوط ہڈیوں کے خول میں بند، پانی میں یہ تیرتا ہوا دماغ کا خزانہ، معلومات کا سٹور، ارادوں و احکامات کا سینٹر، انسان اور اس کے ماحول کے درمیان رابطہ کا ذریعہ، ایک ایسا کمپیوٹر کہ انسان اس کی کارکردگی، پوٹینشل تو ایک طرف اس کی مکمل بناوٹ اور ڈیزائن کو ابھی تک صحیح طرح سے سمجھ نہیں پایا۔ لاکھ کوششوں کے باوجود انسانی ہاتھ اور ذہن کا بنایا ہوا کوئی سپر کمپیوٹر بھی اس کے عشر عشیر تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر انسان کھربوں خلیات کا مجموعہ ہے۔ اتنے چھوٹے کہ خوردبین کی مدد کے بغیر نظر نہیں آتے، لیکن سب کے سب جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ یوں انسان کا ہر ایک خلیہ شعور رکھتا ہے اور اپنے وجود میں مکمل شخصیت ہے۔ ان جینز میں ہماری پوری پروگرامنگ لکھی ہے اور زندگی اس پروگرام کے مطابق خودبخود چلتی رہتی ہے۔ ہماری زندگی کا پورا ریکارڈ، ہماری شخصیت ہماری عقل و دانش، غرض ہمارا سب کچھ پہلے ہی سے ان خلیات پر لکھا جا چکا ہے۔ حیوانات ہو یا نباتات، ان کے بیج کے اندر ان کا پورا نقشہ بند ہے، یہ کس کی نقشہ بندی ہے، یہ کس کی پروگرامنگ ہے؟ خوردبین سے بھی مشکل سے نظر آنے والا سیل ایک مضبوط توانا عقل و ہوش والا انسان بن جاتا ہے۔ یہ کس کی بناوٹ ہے؟

ہونٹ، زبان، اور تالو کے اجزا کو سینکڑوں انداز میں حرکت دینا کس نے سکھایا؟ ان حرکات کے اندر کس نے صلاحیت رکھی ہے جس سے مختلف جغرافیوں کے انسان طرح طرح کی بامعنی آوازیں نکالتے ہیں، ان سے کئی قسم کے لہجے اور معانی سمجھتے اور سمجھاتے ہیں؟ ان حیرت انگیز نشانیوں اور حقیقتوں کے پیچھے کس کی قدرت کاملہ کار فرما ہے؟

یقیناً وہ اللہ کا امر ہے وہی قادر و قاھر ہے جس کی قدرت مخلوقات پر چھائی ہوئی ہے۔ یہ تمام مخلوقات علیؑ کے عجائبات میں سے ہیں ، یہ علیؑ کا اثر ہے - - -

یہ مختصر سا سائنسی نظریہ پیش کیا گیا ہے تاکہ اللہ کے امر کو جدید نظریہ کی مدد سے کچھ سمجھا جاسکے - - - -

ہمارا مقصد اسماء الحسنیٰ ہیں۔ واپس اپنے مقصد کی طرف پلٹتے ہیں - - - -

العلي، الأعلى

بلندی کو کہتے ہیں، ایسی بلندی جس کے بعد کوئی بلندی نہیں، جس تک پہنچا نہ جا سکتا ہو، جس بلندی کا ادراک نہیں کیا جاسکتا،امام رضاؑ فرماتے ہیں: اُس (ھو) نے سب سے پہلے اپنا نام العلی العظیم رکھا --- (الکافی کتاب التوحید باب حدوث الاسماء)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میں علیؑ وہ بلندی ہوں جہاں کوئی اُڑنے والا نہیں پہنچ سکتا---

الباقي:

بقا فنا کی ضد ہے، یعنی وہؑ ایسا قادر ہے جو مخلوقات کو بقا عطا کرتا ہے-- قائمؑ آل محمدؐ- کا ایک لقب ہے --- بقیۃ اللہ ---

یعنی اللہ کو باقی رکھنے والا آج جو اللہ کی عبادت ہے بقیۃ اللہ کے سبب ہے، قائمؑ کی وجہ سے اللہ باقی ہے، اسماء الحسنیٰ علیؑ کے ہیں ---

البديع:

یعنی وہ بغیر کسی مثال کے اشیاء کا خالق ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا البدیع، وہ میںؑ ہی ہوں جو بغیر کسی مثال کے خلق کرتا ہے

البارئ

یعنی وہ مخلوقات کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے۔ یعنی مخلوقات کا خالق ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا البارئ میںؑ باری ہوں ---

الأكرم

اکرم کے معنی کریم کے ہیں ---

الطاہر

یہ اسم اُسؑ کے نقائص سے مبرا ہونے کے اعتبار سے ہے --- (شرح اسماء الحسنی)

الظاہر، الباطن

وہ باطن ہے، مگر کسی پردے کے پیچھے رہ کر نہیں--- (شرح اسماء الحسنی) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ظاہر ہوں اور میرےؑ سوا کوئی باطن نہیں

الحي

یعنی وہ ذاتؑ جو زندگی کی محتاج نہیں، وہ ہستی جو مخلوقات کو حیات عطا کرتی ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الحي: میںؑ وہ ہوں جو زندہ رہنے کے لیے حیات کا محتاج نہیں، کائنات میں جو بھی زندہ ہے وہ ولایت علیؑ کا اثر ہے۔ مولاؐ محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: علیؑ کی وَلایت حیات ہے ---

الحکیم

حکیم کے معنی علم ہے، اور یوتی الحکمۃ من یشا: وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا لُقْمَٰنَ ٱلْحِكْمَةَ ہم نے لقمانؑ کو حکمت عطا کی، مولاؑ ہی وہ حکیم ہیں جو حکمت عطا کرتے ہیں، تفاسیر میں آیا ہے کہ حکمت سے مراد معرفتِ امامؑ ہے، یعنی امیر المومنینؑ وہ حکیم ہیں جو اپنیؑ ہی معرفت عطا کرتے ہیں ---

العلیم

علیم یعنی وہ رازوں کا جاننے والا ہے، اور پوشیدہ خیالات سے واقف ہے، اس پر کوئی شے پوشیدہ نہیں، اس سے ذرہ برابر شے پوشیدہ نہیں، وہ ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میں دلوں کے راز جانتا ہوں، کوئی شے مجھ سے پوشیدہ نہیں ---

الحلیم

یعنی یہ وہ حلیم ہے اُس پر جو اس کی نافرمانی کرے وہ ایسے نافرمانوں اور گناہگاروں پر اپنے عذاب میں جلدی نہیں کرتا۔ ۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ الحلیم ہوں، اسماء الحسنیٰ امیر المومنینؑ کے لیے ہیں ---

الحفیظ؛ الحافظ و الحفیظ یعنی وہؑ مخلوقات کی حفاظت کرتا ہے۔ اور ان سے بلاء کو دور کرتا ہے۔

حفیظ: بہت بڑی نگہبانی کرنے والے کو کہتے ہیں، حفیظ کے معانی حفظ کو سمجھنے سے ہی سمجھ آ سکتے ہیں، حفظ دو طرح سے ہوتا ہے۔

1- موجودات کے وجود کو ہمیشہ قائم رکھنا اس کے مقابلے میں اعدام ہے، اور وہ آسمان اور زمین ملائکہ وغیرہ لمبی زندگی والے موجودات اور حیوانات اور نباتات وغیرہ چھوٹی موجودات کا حافظ ہے ---

2- جو حفظ زیادہ ظاہر معنی ہیں، وہ متعدی اور متضاد چیزوں کا ایک دوسرے سے بچانا ہے، اس متعدی (حد سے تجاوز کرنا) سے وہ متعدی مراد ہے جو آگ اور پانی کے درمیان ہے، کیونکہ وہ دونوں طبعاً ایک دوسرے کے مخالف ہیں، اور ایک دوسرے سے زیادتی کرنے والے ہیں، یا تو پانی آگ کو بجھا دیتا ہے یا آگ پانی کو بخارات میں بدل کر ہوا بنا دیتی ہے ---

اسے الحافظ کہتے ہیں اور الحفیظ اس سے عظیم تر ہے۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ الحافظ و انا الحفیظ ----

الحق

حق باطل کی ضد ہے، باطل زوال پذیر ہے اور حق دائمی ہے حق کو زوال نہیں، حق سچ ہے حقیقت ہے اسؑ کے سوا سب باطل ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ حق ہوں، یعنی میںؑ وہ ہوں جسے زوال نہیں ، میںؑ ہی سچ ہوں میںؑ ہی حقیقت ہوں ----

الحسیب ، حسیب سے مراد کافی ہے،

اور یہ وہ ہے کہ جو کوئی اس کا ہو جائے، وہ اس کے لیے کافی ہو، اللہ سب کے لیے حسیب (کافی) ہے (شرح اسماء الحسنی تصنیف امام محمد الغزالی)

الحسیب کا دوسرا مطلب:

وہ اپنی مخلوق کی تعداد، ان کی سانسوں، حرکات، و سکنات ، حالات، اور مقاصد کو اپنے شمار میں رکھتا ہے (شرح اسماء الحسنی تالیف: سید حسین ہمدانی درود آبادی)

الحسیب کا تیسرا مطلب: وہ اپنے بندوں کا حساب لینے والا ہے، ان کے اعمال کا محاسبہ کرنے والا ہے، اور ان کے اعمال پر ان کو جزا دیتا ہے--- (التوحید، صدوقؒ)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الحسیب: یعنی میں علیؑ مومنین کے لیے کافی ہوں۔ میںؑ مخلوقات کی سانسوں کا حساب رکھنے والا ہوں، مخلوقات کی حرکات و سکنات میرےؑ ہی حکم سے ہیں، میںؑ ہی حساب لینے والا ہوں تمہیں مجھے ہی حساب دینا ہے، میںؑ ہی اعمال کی جزا دیتا ہوں

الحمید

حمید کے معنی محمود کے ہیں (التوحید شیخ صدوقؒ)

الحمید: مستحق حمد۔ حمید وہ ہے جو لائق حمد ہو اور جس کی ثنا کی جائے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناٗ الحمید: یعنی حمد کرنے والے میریؑ ہی حمد کرتے ہیں، میریؑ ہی ثنا کی جاتی ہے۔ میںؑ ہی تعریف کے قابل ہوں۔

الحفي

کے معنی عالم کے ہیں، یسلونک کانک حفی عنها ، وہ آپؐ سے سوال کرتے ہیں کہ آپؐ اسے جانتے ہیں؟

الحفی کے دوسرے معنی ہیں کہ وہ لطیف ہے --- لطیف کے معنی ہیں: پاکیزہ، (پیچیدہ ، مشکل)، مہربان، عمدہ، دلچسپ، پر لطف،

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الحفی: یعنی میں علیؑ پاکیزہ ہوں، میںؑ بہت پیچیدہ اور مشکل ہوں، میں علیؑ دلچسپ ہوں، میںؑ خوبصورت ہوں۔

الرب

رب کے معنی مالک کے ہیں، جو شخص کسی شے کا مالک ہو وہ اس کا رب ہے، اسی وجہ سے قول الہی ہے، ارجع الی ربك: تم اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ (یوسف 50) یعنی اپنے سردار اور مالک کی طرف پلٹ جاو، جنگ حنین میں کسی نے کہا کہ قریش کے کسی آدمی کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہے کہ ھَوازِن کا کوئی شخص میرا رب بنے، اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ میرا مالک بنے میرا رب

و مالک ہو(التوحید، شیخ صدوقؒ) رب تو بہت ہیں مخلوق میں لیکن الرب اسماء الحسنیٰ سے ہے اور وہ میرا مولا علیؑ ہے ، رب اس مالک کو کہتے ہیں جو پالتا ہے --- امیر المومنینؑ عالمین کے مالک ہیں، علیؑ عالمین کا رب ہے ----

الرحمن الرحیم

رحمان کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے بندوں پر بے پناہ رحمت کرنے والا ہے جو ان کو رزق و انعام میں عام کرتا ہے ---

الرحیم کے معنی یہ ہیں کہ وہ خاص طور پر مومنین پر رحم کرتا ہے ---

جیسا کہ تفاسیر و احادیث میں آیا ہے۔ کہ کسی نے مولاؑ سے پوچھا کہ الرحمٰن اور الرحیم کا کیا مطلب ہے، مالکؑ نے فرمایا: رحمان اپنی ساری مخلوق کے لیے ہے ، لیکن الرحیم صرف خاص طور پر مومنین کے لیے ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں؛ انا الرحمان و انا الرحیم: میں علیؑ مخلوقات پر رحم و کرم کرتا ہوں، میںؑ خاص طور پر مومنین پر رحم کرنے والا ہوں۔

الذاریٔ ؛ الذاری سے مراد خالق ہے (التوحید شیخ صدوقؒ)

کسی چیز کو عالم تعین و تجسم میں لانا ہے، نہ کہ مطلقاً خلق کرنا، نہ عالِم فطرت میں ظاہر کرنا، نہ عالِم طینت میں، نہ اعضاء و جوارح کی ترتیب و توازن کے عالم میں، اور نہ ہی عالِم تصویر میں ---

الذاریٔ سے مراد اُس کا اشیاء کو عالِم اجسام میں ظاہر کرنا ہے، جو فعلیت تامہ اور تمام استعدادات (استعداد کی جمع: یعنی فطری قابلیت، صلاحیت، قابلیت) کے ظہور کا عالم ہے، عالِم فطرت سے مراد عالِم انشاء و عالِم اطلاق ہے، اور عالِم طینت، رنگ کا عالم ہے، اس میں وہ وَلایت کا اقرار کر کے سعادت کے رنگ سے رنگتا ہے، یا اس کا انکار کر کے شقاوت و بدبختی کا رنگ چڑھا لیتا ہے (شرح اسماء الحسنیٰ سید حسین ہمدانی درودآبادی)۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ الذاریٔ: میں علیؑ عالِم اطلاق کا خالق و عالم ہوں، مخلوق کو تمام تر فطری صلاحیتیں اور قابلیتیں میںؑ نے ہی عطا کی ہیں، میںؑ نے ہی مومنین کو اپنیؑ وَلایت سے رنگا ہے، مومنین پر میریؑ وَلایت کا رنگ چڑا ہوا ہے، اور منافقین پر میرےؑ بغض کا رنگ چڑھا ہے ----

الرزاق

رازق کے معنی یہ ہیں کہ اللہ اپنے نیک و فاجر بندوں کو رزق دیتا ہے ---

رزق کی دو اقسام ہیں: ایک ظاہری رزق جس سے مراد اجسام کو زندہ رکھنے کے لیے غذا اور خوراک ہے ---

اور دوسرا رزق زیادہ قابل عزت ہے، کیونکہ اس کا ثمر ابدی ہے، یہ رزقِ باطن ہے، اس سے مراد معرفت ہے کہ جو قلب اور روح کی زندگی ہے, امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناّ الرزاق: میں علیؑ مخلوقات کو رزق دیتا ہوں، میریؑ معرفت سے ہی روح اور قلب زندہ ہیں ---

الرقیب

ایسا نگہبان جو کبھی غافل نہیں ہوتا, جو بے خبر نہیں ہوتا ---

الرؤوف

سے مراد ایسا مولاؑ ہونا ہے کہ اُس کے لیے کسی معمولی امر کے فقدان یا کسی بے وقعت سی چیز کی وجہ سے اپنے غلام کی دل آزاری کرنا بسببِ شفقت و مہربان مشکل ہو (یعنی اس کی مہربانی اور شفقت کی وجہ سے اپنے بندے کی دل آزاری نہ کرے)

الرائي

رائی کے معنی عالم کے ہیں اور رویت علم ہے ---

اس کے دوسرے معنی نگہبان ہے اور رویت کے معنی دیکھنا یا دکھانے کے ہیں، علم کے معنی میں جائز ہے کہ وہ ہمیشہ جانے۔

السلام

سلامتی دینے والا۔ تمام نقصانات سے محفوظ ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں اناّ السلام: میریؑ وَلایت سے ہی سلامتی ہے، جو میری وَلایت پر قائم ہے وہ ہر نقصان سے محفوظ ہے۔

المؤمن

مومن کے معنیٰ تصدیق کرنے والا: امام صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ کا نام اس لئے مومن ہے کیونکہ جو اس کا مطیع ہے وہ اس کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے، اور بندہ کو مومن اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ وہ اللہ پر ایمان لاتا ہے ---

یہاں مولاؑ کا اسم مومن تصدیق کے معنیٰ میں ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں اناؑ المومن: میںؑ تصدیق کرنے والا ہوں۔

المھین، اس کے معنیٰ شاہد (گواہ) کے ہیں۔

العزیز

وہ عالیِ قدر جس کی مثل نہیں ملتی، کوئی شے اسکو عاجز نہیں کر سکتی، اور وہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے کوئی شے اس کو ناممکن نہیں بنا سکتی، وہ اشیاء پر غالب ہے، وہ ایسا غالب ہے جو کبھی مغلوب نہیں --

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا العزیز: میں علیؑ بے مثل ہوں، کوئی شے مجھے عاجز نہیں کر سکتی، میںؑ وہ ہوں کہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہوں اس پر غالب آتا ہوں، میںؑ ایسا غالب ہوں جو مغلوب نہیں ہوتا ---

الجبار، المتکبر

جبار وہ ہے جو ہر شے پر اپنا حکم جاری کرے، اس پر کسی کا حکم جاری نہیں ہوسکتا، اسی کے لیے جبر و تکبر ہے، بڑائی اور بزرگی ہے۔ وہ جبار مطلق ہے کیونکہ وہ ہر کسی کو مجبور کر سکتا ہے، المتکبر: وہ ہے جو اپنے مقابلے میں سب کو حقیر جانتا ہو، اور بزرگی اور عظمت کا حق دار صرف اپنے آپ کو جانتا ہو --- (اسماء الحسنیٰ سے مراد محمدؐ و آل محمدؐ ہیں)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ وہ ہوں جو ہر شے پر حاکم ہے اور مجھ علیؑ پر کسی کا حکم جاری نہیں ہوسکتا --- میںؑ جبار ہوں، میںؑ جو چاہوں کر سکتا ہوں، تکبر میری چادر ہے، مجھ علیؑ کی بلندی کے سامنے ہر بلندی حقیر ہے پست ہے، مولا علیؑ فرماتے ہیں، اسماء الحسنیٰ میرےؑ ہیں

السید

مولا محمدؐ رسول اللہ سے پوچھا گیا: سید کسے کہتے ہیں ؟ فرمایا: جس کی اطاعت واجب ہو وہ سید ہے --- (معانی الاخبار)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں انا السید: میں وہ علیؑ ہوں کہ جس کی (اطاعت) عبادت واجب کر دی گی ہے---

السبوح؛

وہ پاک ہے ہر اس چیز سے جس کے ذریعہ اس کا وصف بیان کیا جائے، اس سے مراد اللہ کی تسبیح ہے، کہ ہم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جنھوں نے اس کی تسبیح کی، سبوح یعنی تسبح مولاؑ ہیں: اسبوح اسماء الحسنیٰ سے ایک ہے اور اسماء الحسنیٰ مولاؑ ہیں اور مولاؑ کے لیے ہیں: اس کا مطلب؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا اسبوح: مخلوقات مجھ علیؑ کی تسبح کرتی ہے ---

الشھید شہید کے معنی شاہد کی ہیں جو اس جگہ کا صانع اور مدبر ہے ----

الشھید: کا ایک مطلب شہید، مقتول ہے، جو قتل ہو گیا ہو---

اب سوال اُٹھایا جائے گا کہ اللہ کیسے قتل ہو سکتا ہے، ہم عرض کریں گے کہ ہم جن اسماء کی بات کر رہے ہیں وہ وجودی اسماء ہیں --- یعنی وہ وجود جس سے یہ سب کچھ ظاھر ہوتا ہے، وجودی اسماء ہیں نہ کہ ملفوظی یا ذہنی، یا مکتوبی، اللہ کیسے قتل ہوا؟ اس کے جواب میں ہم مولا حسینؑ کی زیارتِ مطلقہ کا جملہ دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ زائر کہتا ہے ----

اسلام عليك يا قتيل الله میرا سلام آپؑ (حسینؑ) مقتول اللہ پر--- (مفاتیح الجنان ص **819**)

مقتول (جو قتل ہو گیا ہو) کو قتیل کہا جاتا ہے ---- (معانی الاخبار ص **321**)

یعنی زائرِ حسینؑ تربتِ حسینؑ کو دیکھ کر کہتا ہے، میرا سلام ہو اُس اللہ پر جو قتل ہو گیا، اللہ تو کربلا میں قتل ہو گیا، اس کی ایک دلیل یہ حدیث پاک ہے، امام موسیٰؑ کاظمؑ فرماتے ہیں: اقامهم الرب مقامه فی عباده (بحار الانوار جلد **35** ص **28**)

مالکؑ فرماتے ہیں: اللہ نے اپنے بندوں کے درمیان انؑ (محمدؐ و علیؑ) کو اپنے مقام پر رکھا ہے ---

محمدؐ وآل محمدؐ اللہ کے بندوں میں اللہ کے مقام پر ہیں، یعنی وجودی، مجسم اللہ ہیں --

انؑ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ، انؑ کی دشمنی اللہ کی دشمنی ہے، انؑ سے دوستی اللہ سے دوستی ہے ---

انؑ کو دھوکہ دینا اللہ کو دھوکہ دینا ہے، انہیںؑ پانا اللہ کو پانا ہے، انہیںؑ دیکھنا اللہ کو دیکھنا ہے، انؑ کا بغض اللہ کا بغض ہے، انؑ کا خوش ہونا اللہ کا خوش ہونا ہے، انؑ کا راضی ہونا اللہ کا راضی ہونا ہے، ان کا ناراض ہونا اللہ کا ناراض ہونا ہے، انؑ کا غضب ناک ہونا اللہ کا غضب ناک ہونا ہے، انؑ سے جنگ اللہ سے جنگ ہے، انؑ کا قتل اللہ کا قتل ہے، اسی لیے اللہ شہید ہے ---

الصانع

صانع کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہر مصنوع کا صانع ہے، یعنی تمام مخلوقات کا خالق ہے --- اور ایجادات کا موجد ہے، مخلوقات میں کوئی شے اس کے مثابہ نہیں، یہ تمام مخلوقات اس کی وحدانیت کی دلیل ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ صانع: میں علیؑ مخلوقات کا خالق ہوں، کوئی مجھؑ جیسا نہیں، تمام مخلوقات میریؑ واحدانیت کی دلیل ہیں۔

الطاہر

طاہر کے معنی یہ ہیں کہ وہ مشابہت، مثل، ضد، امثال، حدود، زوال و انتقال، اور مخلوقات کے ان معانی سے جو طول و عرض، اطراف و اکناف، بھاری پن، اور ہلکا پن، نرمی و سختی، دخول و خروج، جیسی مخلوقی صفات سے پاک اور بے نیاز ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ الطاہر: میںؑ ہر نقص سے مبرا ہوں ---

العدل

عدل کے معنی عدل و حق سے حکم کرنے کے ہیں، عدل کے نام سے قدرت کے سبب موسوم کیا گیا ہے، ایسا عادل جو ظالم نہیں عادلِ مطلق، جس کے انصاف کی کوئی مثال نہیں ---

العفو مٹانے والا، گناہ گار کی سزا معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ العفو: میں علیؑ گناہوں کو مٹانے والا ہوں، سزا و عذاب کا ٹالنے والا ہوں، میںؑ مخلوق کی توبہ قبول کرتا ہوں۔

الغفور وہؑ بڑا بخشنے والا ہے، لغت میں اس کا مطلب ہے۔ ڈھانپنا، چھپانا، یعنی اپنی رحمت میں چھپانے والا ---

الغني ؛ بے نیاز: وہؑ بے نیاز ہے ہر شے سے، مخلوقات سے بے نیاز---

الغِیاث ؛ غیاث کے معنی مغیث کے ہیں، جو وسعت کے معنی کے لحاظ سے ---

الفاطر ، فاطر کے معنی خالق کے ہیں، فطر الخلق، خلق کو خلق کیا، یعنی اس نے ابتدا کی ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ الفاطر الخلائق: وہ میںؑ ہی ہوں جس نے خلق کو خلق کیا، مخلوق کو وجود دینے ولا میںؑ ہوں ---

الفرد؛ یعنی وہؑ جس کی کوئی مثال نہ ہو، وہ واحد و یکتا ہے، وہؑ ربوبیت و امر میں مخلوقات سے الگ ہے ---

دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ تنہا موجود ہے جس کے ساتھ کوئی موجود نہیں ---

الفتاح

یعنی وہؑ حاکم ہے، فرمان الہی ہے: و انت خیر الفاتحین" اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے"

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ الفتاح: میںؑ بہتر فیصلہ کرنے والا ہوں۔

الفالق

فالق فلق سے ہے، اس کے معنی پھٹنا، تڑخنا کے ہیں ---

فلقت الفستقة فانفلقت(میں نے پستہ کو شگافتہ کیا تو وہ پھٹ گیا) اس نے ہر شے خلق کیا ، رحموں کو پھاڑا پھر حیوان پیدا ہوئے، اس نے دانہ اور گٹھلی کو پھاڑا وہ دونوں سے نباتات خلق ہوئے، اس نے زمیں کو پھاڑا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الفالق: میںؑ علیؑ پھاڑنے والا ہوں ---

القدیم

یعنی وہ تمام اشیاء کا پہل کرنے والا ہے، ہر شے کا سبقت دینے والا قدیم ہے. ہر شے کی ابتدا کرنے والا ہے، وہ وقت کے لحاظ سے قدیم نہیں، وہ وقت کو خلق کرنے والا ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا القدیم: میںؑ وقت سے پہلے ہوں، وقت کے ساتھ ہوں، وقت کے بعد ہوں،

میںؑ وہ لمحہ ہوں جس کا انکار کرنے والا ہلاک ہوا۔۔

الملِكُ

وہؑ بادشاہ ہے جسے چاہتا ہے حکومت عطا کرتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے ۔۔۔ وہی مخلوق کے مراتب معین کرتا ہے، جسے وہ پست رکھے کوئی اسے اونچا نہیں کر سکتا، جسے وہ اونچا کرے اُسے کوئی نیچا نہیں کر سکتا، اس کا حکم آسمانوں اور زمینوں میں نافذ ہے، نہ کوئی اس کی قضا رد کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے حکم کو تبدیل کر سکتا ہے، اسی لیے اسے ملک الملوک بھی کہتے ہیں ۔۔۔۔

القدوس، یعنی ہر نقص عیب سے پاک، طہر،

دوسرا مطلب: سخت اقدام کرنے والا، سخت حملہ کرنے والا ۔۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا القدوس: میں علیؑ ہر عیب ہر نقص سے پاک ہوں، میںؑ سخت اقدام (عمل، ارادہ) والا ہوں، میںؑ سخت حملے کرنے والا ہوں ۔۔۔

القوي، مضبوط ، زور دار، قوت کے معنی ہیں، وہؑ بغیر کسی کی مدد چاہے قوی ہے۔۔۔

القریب:

وَ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ" اور ہمؑ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں ۔۔۔

کوئی بھی شے اس کے وجود سے خالی نہیں، وہ بغیر چھوئے اور ملے ہوئے قریب ہے، وہ قریب و نزدیک ہے اس کی نزدیکی بغیر کسی پستی کے ہے، اس لیے کہ وہ فاصلوں کو کم کرنے سے قریب نہیں ہوتا، اور نہ خواہش کے گزرنے سے بلند ہوتا ہے ، یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہ پستی و بلندی سے قبل تھا، وہ اس سے پہلے تھا کہ اس کا وصف بلندی سے کیا جاتا.

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا القریب: کوئی شے میرےؑ وجود سے خالی نہیں، میںؑ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، میراً وصف بلندی سے نہیں کیا جا سکتا کیونکہ میںؑ ہر بلند سے پہلے ہوں ----

القیوم ؛ کے معنی معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ ہمیشہ باقی رہنے والا

وَعَنَتِ ٱلْوُجُوهُ لِلْحَيِّ ٱلْقَيُّومِ" اور تمام چہرے جھک جائیں گے اس زندہ قائم رہنے والے کے سامنے(طہ ۱۱۱) القیوم یعنی ہر مخلوق کی تخلیق، تربیت، رزق، ان کی حفاظت، ان کے آخرت میں حساب و کتاب کرنے والا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انا القیوم: میں علیؑ ہی مخلوق کی دیکھ بھال کرنے والا ہوں، میںؑ قیوم ہوں میرےؑ سامنے ہی ہر چہرہ جھکتا ہے۔

القابض

قبضے میں رکھنے والا، قبضۃً: مٹھی بھر لینا، وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ" قیامت کے دن ساری زمین اُس کے قبضہ میں ہو گی (الزمر ۶۷)

وَٱللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ " اور اللہ تنگ دست کرتا ہے اور وہی کشائش دیتا ہے (البقرہ ۲۴۵)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا القابض: ہر شے پر میراً قبضہ ہے، ہر شے میریؑ مٹھی میں ہے۔

الباسط

نعمت دینے والا، خوشحالی عطا کرنے والا، اس نے اپنی نعمتوں کو کامل کیا---

مولاً فرماتے ہیں اسماء الحسنی میںؑ ہوں، اسماء الحسنی میرےؑ لیے ہیں،

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الباسط: میں علیؑ ہی مخلوقات کو نعمتیں عطا کرنے والا ہوں، خوشحالی عطا کرنے والا ہوں ، میںؑ نے اپنی نعمتوں کو کامل کیا ہے ۔

قاضي؛ "قضاء" سے اسم مشتق ہے۔ حکم دینے والا، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا القاضی: میںؑ حکم دینے والا ہوں ---

المجید، مجد کے معنی ہیں، بزرگوار، عزیز، تعظیم کیا ہوا ---۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناً المجید ---

المولی

آقا، مالک، سردار، ناصر، وہ مومنین کی مدد کرتا ہے، وہ دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کی ذمہ داری لیتا ہے، وہ مومنین کا سرپرست ہے۔

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: من کنت مولا فعلی مولاہ" میںؐ جس کا مولاؐ ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔

المنان

بہت احسان کرنے والا، عطا کرنے والا، انعام و اکرام کرنے والا---

هَٰذَا عَطَآؤُنَا فَٱمْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ" پس تو احسان کر یا روک لے بغیر کسی حساب کے (ص ۳۹)

المحیط ؛ یعنی احاطہ کرنے والا، حصار میں لینے والا، ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا المحیط: میںؑ ہر شے کا احاطہ کرنے والا ہوں، سب کچھ میرےؑ حصار میں ہے----

المبین؛ روشن، بیان کیا ہوا، ظاہر، کہ جسؐ کی حکمت واضع ہو---

المقیت

مخلوق کو قوت دینے والا، اور روزی پہچانے والا، بدنوں کی غذا بدنوں تک پہچانے والا، اور دلوں کی غذا یعنی معرفت دلوں تک پہچانے والا،

مقیت رازق کا ہم معنی ہے لیکن اس کی نسبت خاص ہے (شرح اسماء الحسنی امام محمد الغزالی)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا المقیت: میں علیؑ ہی مخلوق کو قوت دیتا ہوں، میںؑ بدنوں کی غذا بدنوں تک پہچانے والا ہوں، میںؑ دلوں کو معرفت عطا کرنے والا ہوں ---

المصور

تصویر سے مشتق ہے، وہ جس طرح چاہتا ہے رحمِ مادر میں صورتیں بناتا ہے۔ پس وہ ہر صورت کا مصور ہے، رحم میں ہر صورت کا خالق ہے

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اناؑ المصور: وہ میںؑ ہی تو ہوں جو رحموں میں جیسے چاہتا ہوں صورت بناتا ہوں، میںؑ ہر صورت کا مصور ہوں،

میںؑ صورت کو صورت دینے والا ہوں ---

الکریم

اس کے معنی عزیز کے ہیں، ذق انک انت العزیز الکریم " تو اب مزہ چکھ بیشک تو بڑی عزت والا سردار ہے (دخان 49)

الکبیر، کبیر سردار کو کہتے ہیں ، اس سے مراد اُسؑ کی کبریائی ہے ---

الکبیر اسے کہتے ہیں جو سب سے بڑا ہو، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الکبیر: میںؑ کبیر ہوں ، مخلوق میں میریؑ کبریائی ہے ،

میںؑ سب سے بڑا ہوں -- میںؑ اس سے بڑا ہوں کہ زبانیں میراؑ وصف بیان کر سکیں ---

الکافي: حسینؑ کافی حسین شافی --- وہ خود ذمہ داری کو انجام دیتا ہے، اور وہ خود انجام کے لیے کافی ہے---

الکافی کفایت سے ہے۔ جو اس کے غیر کی پناہ نہ لے --

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انؑا الکافی: میںؑ وہ ہوں کہ جس کو پا لینے کے بعد کسی کی ضرورت نہیں ، کیونکہ میںؑ کافی ہوں ۔

کاشف

قال امیر المومنین، انا کاشف الکرب

الوتر ؛ وتر اسے کہتے ہیں جس کا کوئی ثانی نہ ہو--- (شرح اسماء الحسنیٰ سید حسین ہمدانی)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انؑا الوتر: میراؑ کوئی ثانی نہیں، مجھؑ جیسا کوئی نہیں ---

النور، روشن کرنے والا، ہدایت دینے والا،

الوهاب،

یعنی وہ بغیر عوض کے عطا کرتا ہے، جو چاہتا ہے اپنے بندوں پر بخشش کرتا ہے۔ يَهَبُ لِمَن يَشَآءُ إِنَٰثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَآءُ ٱلذُّكُورَ" وہ جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے جسے چاہے بیٹیاں عطا کرتا ہے (الشوری ۴۹) اسماء الحسنی امیر المومنینؑ کے لیے ہیں ---

الناصر، ناصر اور نصیر کے ایک ہی معنی ہیں۔ مددگارامیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الناصر ----

الواسع؛ وسعت دینے والا۔ اللہ بڑا وسعت دینے والا ہے ----

الھادي: ہدایت کرنے والا، یعنی وہ اپنی طرف ہدایت کرتا ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الھادی:

الوفي، وہ ان کے عہد کو پورا کرتا ہے اور اپنے عہد کو پورا کرتا ہے ---

الوکیل

یعنی متولی، محافظ، نگران، ضامن، کارساز، وکیلِ مطلق وہ ہے جس کے سپرد تمام اشیاء ہیں، اور سب کو اپنی اپنی جگہ مکمل کر رہا ہے ---

الوارث

یعنی اللہ نے جس کسی کو کسی چیز کا وارث مالک بنایا ہے وہ مر جائے اور جو کچھ اس کے ملک میں باقی رہ جائے تو اس کا مالک اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

البر، بر کے معنی محسن، اور برٌّ مطلق وہیؑ ہے جس کی طرف سے تمام نیکیاں اور احسانات ظہور میں آئے ہیں ---

الباعث

یعنی وہ قبروں سے مردوں کو اٹھائے گا اور ان کو جزا و بقا کے لیے زندہ کرے گا اور قیامت میں نشر کرے گا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الباعث: میں علیؑ مردوں کو قبروں سے اُٹھاوں گا، قیامت کے دن محشور کروں گا، مخلوقات کی سزا و جزا کا حکم میںؑ دوں گا، تمہیں مجھے ہی حساب دینا ہے ----

التواب؛ توبہ قبول کرنے والا، گناہوں سے درگزر کرنے والا -- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا التواب۔ میںؑ توبہ قبول کرنے والا ہوں۔

الجلیل، یعنی سردار، وہ جلیل ہے جلال و اکرام والا ہے، یعنی اس کی تعظیم کی جاتی ہے ---

الجواد

امام موسیٰ کاظمؑ سے جواد کے بارے میں پوچھا گیا --- مولاؑ نے فرمایا: تمہارے سوال کی دو جہتیں ہیں، اگر تم مخلوق کے بارے میں سوال کرتے ہو تو " جواد " وہ ہے جو کچھ اللہ نے فرض کیا ہے اسے ادا کرے، اگر تم خالق کے بارے میں سوال کرتے ہو تو وہ " جواد " ہے عطا کرے تب بھی اور وہ جواد ہے نہ دے تب بھی۔ کیونکہ اگر وہ تمہیں عطا کرتا ہے تو وہ چیز عطا کرتا ہے جس کے تم حق دار ہو، اگر وہ تمہیں نہیں دیتا تو وہ چیز نہیں دیتا جس کے تم حقدار نہیں تھے --- (معانی الاخبار)

امامؑ نے دو معنی بتائے ہیں ایک خالق کے بارے میں دوسرا مخلوق کے بارے میں۔ یہ خالق کے معنی ہیں کیونکہ ہم جن اسماء کا ذکر کر رہے ہیں وہ خالق کے اسماء ہیں نہ کہ مخلوق کے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الجواد، میںؑ عطا کرنے والا ہوں۔

الخالق

اس کے معنی خلاق کے ہیں، عدم سے وجود میں لانے والا، اس کی خلقت کی مختلف اقسام ہیں، یہ اس اعتبار سے اللہ کا اسم ہے کہ ہر شی کو لامن شی کے عالم سے اتار کر عالِم مشیت میں، پھر اس سے عالِم ارادہ میں، پھر عالِم قدر میں، پھر عالِم قضاء میں، پھر عالِم اذن میں، پھر عالِم اجل میں، پھر عالِم نطفہ میں، پھر عالِم علقہ میں، پھر عالِم مضغہ میں، پھر عالِم عظا میں، پھر عالِم اجسام میں لاتا ہے، وہؑ احسن الخالقین ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں انا الخالق: انا احسن الخالقین: میںؑ سب سے بہتر خلق کرنے والا ہوں ---

العظیم: بہت بڑا، عظمت والا، سب سے بڑا وہؑ اپنی ہر صفت میں بلند شان اور عظمت والا ہے ،وہ عظمت اور شان کی صفات سے متصف ہے۔ وہ بڑا، عظیم، جلیل اور بلند ہے----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا العظیم، انا العلی العظیم: میںؑ بہت عظیم ہوں، میں علیؑ العظیمؑ ہوں ---

اللطیف، وہ اپنے بندوں پر لطف و مہربانی کرنے والا ہے، نعمت عطا کرنے والا، باریک بین ---

الشافي، شفاء دینے والا، و اذا مرضت فھویشفین" اور جب میں مریض ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (الشعراء 80)

ولی

مومنین کا ولی/ رفیق ہے اور اُن کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے، اس جہت سے کہ خدا کے قوانین کی اطاعت کی جاتی ہے۔

ولایت کے معنی غلبہ واقتدار ہے ---۔ اس کے معنی حکومت وسطوت اور محافظت و سرپرستی بھی ہوتے ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا ولی: میںؑ اندھیروں سے روشنی کی طرف لانے والا ہوں ، میراؑ ہی غلبہ و اقتدار ہے ---

الرحمن

قال الامام جعفر الصادق ، الرحمن الذی یرزق العباد ظاهراً و باطناً، فرزق الظاهر من الاقوات من الماکولات و المشروبات و رزق الباطن العقل و المعرفة و الفهم و مارکب فیه من انواع البدائع کالسمع و البصر و الشم و الذوق و اللمس و الظن و الهمة [1]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، الرحمن، وہ ہے جو بندوں کو ظاهراً اور باطناً رزق دیتا ہے، ظاہر رزق' طاقت، کھانا، پینا ،ہے، اور باطن رزق عقل، معرفت فھم، اور نادر اشیاء کی اقسام جیسے سننا سونگھنا چکھنا چھونا سوچنا اور خواہش، ارادہ ہے ---

انا اسماء الحُسنیٰ ؛ لی اسماء الحسنی

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ علیؑ اسماء الحسنی ہوں ، اسماء الحسنی میرےؑ لیے ہیں ---

ہم نے اسماء الحسنی کے مختصر معنی لکھیں ہیں جو آپ مومنین ملاحظہ فرما چکے ہیں، ان اسماء کا مطلب و معنی لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ ان اسماء سے مراد میرے مولا امیر المومنینؑ ہیں، اور ہمیں اسماء کی معرفت ہو سکے مولاؑ کے ظاہری اختیارت کا علم ہو سکے ، اسماء الحسنیٰ میں علیؑ ہوں یعنی امیر المومنینؑ فرماتے ہیں،---

---

(1) شرح توحید شیخ صدوق جلد 1 ص 623

انا الواحد، انا الأحد، انا الصمد، انا الأول، انا الآخر، انا السميع، انا البصير، انا القدير، انا القاهر، انا العلي، انا الأعلى، انا الباقي، انا البديع، انا البارئ، انا الأكرم، انا الطاهر، انا الباطن، انا الحي، انا الحكيم، انا العليم، انا الحليم، انا الحفيظ، انا الحق، انا الحسيب، انا الحميد، انا الحفي، انا الرب، انا الرحمن، انا الرحيم، انا الذارئ، انا الرزاق، انا الرقيب، انا الرؤوف الرائي، انا السلام، انا المؤمن، انا المهين، انا العزيز، انا الجبار، انا المتكبر، انا السيد، انا السبوح، انا الشهيد، انا الصادق، انا الصانع، انا الطاهر، انا العدل، انا العفو، انا الغفور، انا الغني، انا الغياث، انا الفاطر، انا الفرد، انا الفتاح، انا الفالق، انا القديم، انا الملك، انا القدوس، انا القوي، انا القريب، انا القيوم، انا القابض، انا الباسط، انا قاضي الحاجات، انا المجيد، انا المولى، انا المنان، انا المحيط ، انا المبين، انا المقيت، انا المصور، انا الكريم، انا الكبير، انا الكافي، انا كاشف الضر، انا الوتر، انا النور، انا الوهاب، انا الناصر، انا الواسع، انا الودود، انا الهادي، انا الوفي، انا الوكيل، انا الوارث ، البر، انا الباعث، انا التواب، انا الجليل، انا الجواد، انا الخبير، انا الخالق، انا خير الناصرين، انا الديان، انا الشكور، انا العظيم، انا اللطيف، انا الشافي،

اسم "اللہ" پر "باب اسرار اسم اللہ" میں بات کی جائے گی ---

یہ اللہ کے اسماء ہیں اور یہ اللہ کی صفات ہیں جن کے موصوف میرے مولاؑ ہیں۔

اللہ کی صفات اسماء الحسنیٰ ہیں اور مولاؑ کاظمؑ فرماتے ہیں ، علیؑ و محمدؐ کو اللہ نے اپنی صفات سے موصوف کیا ہے (شرح خطبہ البیان)

یہاں ان صفات کا ذکر کیا جا رہا ہے، یعنی وجودی و حقیقی اسماء الحسنیٰ کا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ عہد کو پورا کرنے والا ہوں، میںؑ مومنین کا مولاؑ ہوں، میںؑ حکم دینے والا ہوں، میںؑ مدد کرنے والا ہوں، میںؑ عالم ہوں، میںؑ قائم ہوں، میںؑ کریم ہوں، میںؑ مومنین پر شفقت کرنے والا باپ ہوں، میںؑ کبھی غافل نہیں ہوتا، میںؑ احسان کرنے والا ہوں، میںؑ وارث ہوں، میںؑ بے نیاز ہوں میںؑ ظاہر ہوں میںؑ باطن ہوں، میریؑ ہی حکمتیں مخلوق میں واضح ہیں میںؑ راز ہوں میںؑ رازوں میں ظاہر ہوں، میںؑ رازوں کا جاننے والا ہوں، میںؑ دلوں کے پوشیدہ رازوں سے واقف ہوں، میںؑ عدل کرنے والا ہوں، میںؑ بے نیاز ہوں، میںؑ

بڑی وسعت والا ہوں، میںؑ وہ ہوں کہ جسے پا لینے کے بعد کسی کی ضرورت نہیں رہتی میںؑ کافی ہوں، میںؑ دین کی حقیقت ہوں، میںؑ عطا کرنے والا ہوں، میںؑ بڑا عظمت والا ہوں ، میںؑ العلی العظیم ہوں، میںؑ جلال و اکرام والا (انا ذالجلال و الاکرام)ہوں، میںؑ ہدایت دینے والا اور روشن کرنے والا ہوں، مجھؑ سے ہی تمام نیکیاں اور احسانات ظہور میں آتے ہیں، ہر شے میرےؑ قبضہ میں ہے، میںؑ نعمتیں عطا کرنے والا ہوں، میںؑ نے اپنی نعمتوں کو کامل کیا ہے، انا الشافی و انا الکافی میں علیؑ شفاء دینے والا ہوں، میںؑ بہتر فیصلے کرنے والا ہوں، میںؑ ڈھانپ لینے والا ہوں ، میںؑ پھاڑنے والا ہوں، میںؑ مخلوقات کی حفاظت کرنے والا اور بلاء کو دور کرنے والا ہوں، میںؑ وہ ہوں جسے زوال نہیں، میں علیؑ مومنین کے لیے کافی ہوں، میںؑ مخلوق کی سانسوں کا حساب رکھتا ہوں، مخلوقات کی حرکات و سکنات مجھ علیؑ کے حکم سے ہے، میںؑ ہی حساب لینے والا ہوں میںؑ ہی اعمال کی جزاء و سزا دیتا ہوں، میںؑ بہت ہی مہربان بہت ہی بہت مشکل اور دلچسپ ہوں، میریؑ وَلایت سے سلامتی ہے جو میریؑ وَلایت پر قائم ہے وہ نقصان سے محفوظ ہے، میںؑ نے ہی مومنین کو اپنی وَلایت کے رنگ میں رنگا ہے، میںؑ تصدیق کرنے والا ہوں، میںؑ تمام نقائص سے مبرا ہوں، میں علیؑ عالمین کا رب ہوں، میںؑ مخلوق کو رزق دیتا ہوں، میریؑ معرفت سے روح اور قلب زندہ ہیں، میںؑ بے پناہ رحمت کرنے والا ہوں خاص طور پر مومنین پر رحیم ہوں، میںؑ حساب لینے والا ہوں، میںؑ ایسا اول ہوں کہ جس سے پہلے کوئی نہیں، میںؑ ایسا آخر ہوں کہ جس کے بعد کوئی نہیں ، میںؑ وہ ہوں جس پر زمانہ اثر انداز نہیں ہوتا، میںؑ ہی دعا کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہوں، میںؑ گناہوں کا مٹانے والا اور سزا و عذاب کا ٹالنے والا ہوں، میںؑ مخلوق کی توبہ قبول کرنے والا ہوں میںؑ قدیم ہوں میںؑ وقت سے پہلے تھا، وقت کے ساتھ ہوں اور وقت کے بعد رہوں گا، میںؑ وہ لمحہ ہوں جس نے اس کا انکار کیا وہ ہلاک ہوا، میں علیؑ بے مثل ہوں کوئی شے مجھے عاجز نہیں کرسکتی، میںؑ جس شے کا ارادہ کرتا ہوں غالب آتا ہوں، میںؑ ایسا غالب ہوں جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا، میںؑ وہ ہوں جو زندہ رہنے کے لیے حیات کا محتاج نہیں، میںؑ ایسا باقی ہوں جسے فنا نہیں، میں علیؑ ایسی بلندی ہوں جس تک پہنچنا ممکن نہیں میںؑ اس سے بلند ہوں کہ کوئی بلندی مجھ تک پہنچے، میںؑ حلیم ہوں گناہ گاروں پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہیں کرتا، میںؑ اس سے بلند ہوں کہ کوئی حجاب مجھ علیؑ کو چھپائے ۔ میراؑ کوئی ثانی نہیں, میںؑ جسے چاہوں بیٹے عطا کرتا ہوں جسے چاہوں بٹیاں عطا کرتا ہوں، میںؑ وسعت

دینے والا ہوں، میں مُردوں کو قبروں سے اٹھاوں گا اور قیامت کے دن محشور کروں گا، مخلوق کو سزا و جزا کا حکم میں دوں گا، تمہیں مجھے ہی حساب دینا ہے، میں التواب ہوں گناہوں سے درگزر کرنے والا ہوں ۔ میں سخت اقدام کرنے والا اور سخت حملہ کرنے والا ہوں، میں مضبوط اور شدید قوت والا ہوں، میں مخلوق کا صانع (بنانے والا) ہوں تمام مخلوقات مجھ علیؑ کی وحدانیت کی دلیل ہیں، میں موجود کو وجود دینے والا ہوں، میں ہر شے کا احاطہ کرنے والا ہوں سب کچھ میرے حصار میں ہے، میں مخلوق کو قوت دیتا ہوں دلوں کو معرفت عطا کرتا ہوں، میں ہر صورت کا مصور ہوں میں صورت کو صورت دینے والا ہوں، میں الکبیر ہوں سب سے بڑا ہوں۔ مخلوق میں مجھ علیؑ کی کبریائی ہے، میں ہر شے پر حاکم ہوں مجھؑ پر کسی کا حکم جاری نہیں ہو سکتا، میں جبار ہوں جو چاہوں کرسکتا ہوں، میں متکبر ہوں تکبر میری چادر ہے ،میریؑ بلندی کے سامنے ہر بلندی حقیر و پست ہے، میں مخلوق کی دیکھ بھال کرنے والا ہوں، ہر چہرہ میرے سامنے جھکتا ہے، وہ میں ہی ہوں جس کی اطاعت واجب ہے، میں اپنے بندوں سے محبت کرتا ہوں، میں ربوبیت میں واحد ہوں، میں وہ تنہا موجود ہوں کہ جس کے ساتھ کوئی موجود نہیں، میں جسے چاہتا ہوں حکومت اور غلبہ عطا کرتا ہوں، میں الملک ہوں جسے چاہتا ہوں اختیارات عطا کرتا ہوں جس سے چاہوں اختیار صلب کر لیتا ہوں، کوئی شے مجھ علیؑ کے وجود سے خالی نہیں، میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہوں، میراؑ وصف بلندی سے نہیں کیا جاسکتا میں ہر بلند سے پہلے ہوں، مخلوق میریؑ تسبیح کرتی ہے، میں الباریٔ ہوں مخلوقات کو عدم سے وجود میں لانے والا ہوں، میں ہر وجود کو وجود دینے والا ہوں، میں بغیر مثال کے اشیاء کا خالق ہوں، میں مخلوق کا ایجاد کرنے والا ہوں، ہر شے پر قادر ہوں، میں البصیر ہوں میں تب بھی دیکھنے والا تھا جب کوئی دیکھائی دینے والا نہ تھا۔ میں احد ہوں، میں وہ ہوں جس پر صفات کا ادراک نہیں ۔

میں واحدانیت میں واحد ہوں، تمام زبانیں مجھ علیؑ کی واحدانیت کا اقرار کرتی ہیں ۔میں الصمد ہوں، میں وہ ہوں جس کی عبادت کی جاتی ہے، مخلوق تمام تر حاجات میں مجھ علیؑ کا ہی رخ کرتی ہے، میں وہ ہو جس کی طرف رجوع کر کے بے نیاز ہوا جاتا ہے، ، مجھؑ سے بڑھ کر کوئی حکم دینے والا نہیں، میں وہ ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے مخلوق کی حفاظت مشقت میں نہیں ڈالتی اور مجھؑ سے کوئی شے پوشیدہ نہیں، میں تمام مومنین کا مولاؑ ہوں ، میں الرحمن ہوں ظاہر اور باطن کا رازق ہوں ----

عن أبي عبد الله الله في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلَّهِ الأَسماء الحسنى فَادْعُوهُ بِهَا قَالَ نَحْنُ وَ اللَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّتِي لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلًا إِلَّا مَعْرِفَتِنَا [1]

امام صادقؑ اللہ کے اس قول " **اللہ کے لیے اسماء الحسنیٰ ہیں تم اللہ کو ان اسماء الحسنیٰ سے بلاؤ** " کی تفسیر میں فرماتے ہیں ، اللہ کی قسم! ہمؑ ہی وہ اسماء الحسنیٰ ہیں کہ ہماریؑ معرفت کے بغیر اللہ بندوں میں سے کسی کا عمل قبول نہیں کرتا ----

ہمؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ (اچھے نام) ہیں ، یعنی اللہ کو محمدؐ کہہ کر پکارو ، علیؑ کہہ کر پکارو ، فاطمہؑ کہہ کر پکارو، ، حسنؑ اور حسینؑ کہہ کر پکارو زینبؑ کہہ کر پکارو ، عباسؑ کہہ کر پکارو، مسلمؑ کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو گے اس کے اسماء الحسنیٰ ہیں، جن کے بغیر اللہ اعمال قبول ہی نہیں کرتا ---

امام هادی فرمودند، در عالم ازل امیر المومنین نام محمد را بر نبی گذاشت و پیغمبر نام علی را بر امیر المومنین گذاشتند [2]

ترجمہ ، مولاؑ فرماتے ہیں ، عالمِ ازل (عالم ابدی، ہمیشہ رہنے والے عالم) میں امیر المومنینؑ نے نبیؑ کا نام **محمد** رکھا، اور پیغمبرؐ نے علیؑ کا نام **امیر المومنینؑ** رکھا ----

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میں اسماء اللہ الحسنیٰ ہوں میںؑ معنی اسماء اللہ ہوں، میںؑ خلیفہ رب العالمین ہوں، میںؑ کفر کے ہر قلعہ کو ڈھا دینے والا ہوں، میںؑ اللہ کی بلند ترین مثال ہوں، میںؑ مخلوق کو اللہ کی طرف جمع کرنے والا ہوں ---- [3]

عن جابر عن الباقر، انه قال فی حدیث له، نحن الاسماء الحسنی التی لا یقبل الله من العباد عملا الا بمعرفتنا الخبر [4]

---

(1) کتاب الحجة و الولایة النوریة، شرح اصول الکافی جلد 5 ص 29

(2) مناقب الحق ص 53

(3) الرسالة العلمیه فی الاخبار المعصومین ص 220

(4) تفسیر مرآة الانوار ص 2

مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ اسماء الحسنی ہیں جس کے بغیر اللہ بندوں کے اعمال قبول نہیں کرتا سوائے اس کے کہ اسے ہماریؑ معرفت ہو --

قال امير المومنين ، أنا الذي ظاهر بالذات العالية التي لم يقع عليها ولا علي نعوت ولا أسماء ولا صفات ولا حد ولا زوال ولا وصف يا سلمان وأنا المنزه عن الأسماء والصفات وأنا عالم سر الأسرار وسر الخفيات، وأنا باريء النسم وباعث الخلق والأمم وخالق اللوح والقلم. [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ وہ ہوں جو بلند ذات کے ساتھ ظاہر ہوا جس پر نہ کوئی تعریف واقع ہوتی تھی اور نہ ناموں کا ادراک تھا اور نہ صفات کا اس کی نہ کوئی حد تھی اور نہ زوال، اے سلمانؓ میںؑ تمام اسماء اور صفات سے پاک ہوں، اور میںؑ اسراروں کے اسرار کو جانتا ہوں میں سر الخفیات (پوشیدگیوں) کے راز کو جانتا ہوں، میںؑ ہوا کا (سانس کا) باری ہوں، میں خلق اور اقوام کا باعث ہوں اور لوح قلم کا خالق ہوں

قال امير المومنين ؛ أنا خالق السماوات، أنا خالق الأرضين، أنا مجري الرياح، أنا مجري الأنهار أنا منزل المن والسلوى [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ؛ میںؑ آسمانوں کا خالق ہوں میںؑ زمینوں کا خالق ہوں، میںؑ ہواؤں کا جاری کرنے والا ہوں میںؑ دریاؤں کا جاری کرنے والا ہوں میںؑ ہی من و سلوی نازل کرنے والا ہوں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، اسماء الحسنی میرےؑ لیے ہیں --- اسماء الحسنی ہمؑ ہیں ---

---

(1) كتاب، الطاعة متى تقوم الساعة ص **419**

(2) طوالع الانوار جلدج **2** ص **277**

- اسرار ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا چوتھا حصہ پیش خدمت ہے

بسم اللہ کا ترجمہ عام طور پر تین طریقوں سے کیا جاتا ہے ---

کچھ لوگ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کا ترجمہ کرتے ہیں ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے ---

کچھ لوگ ''**بسم اللہ**'' کا ترجمہ کرتے ہیں، اللہ کے نام سے جو رحمان---

کچھ لوگ ''**بسم اللہ**'' کا ترجمہ کرتے ہیں، اللہ کے نام سے مدد مانگتا ہوں ----

ان سے پوچھا جائے کہ ''شروع کرتا ہوں'' کس عربی لفظ کا اردو ترجمہ ہے؟ تو طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں ---

''مدد مانگتا ہوں اللہ کے نام سے'' جب پوچھا گیا کہ سائیں جی یہ مدد مانگتا ہوں کسی عربی لفظ کا اردو ترجمہ ہے؟ اور یہ اللہ کا نام'' کس عربی لفظ کا ترجمہ ہے تو بولے، یہاں ''ب'' استعانت (مدد) کا ہے، اور اصل میں یہ لفظ''باسم اللہ'' ہے لیکن ''الف'' چھپا ہوا ہے، سبحان اللہ کیا کہنے، کیا آپ پر وحی نازل ہوئی، یا الہام ہوا ہے، الف ایسی کون سی انمول شے ہے جسے اللہ کو چھپانا پڑ گیا ---[1]

یہ نتیجہ ہوتا ہے اپنی عقل سے قرآن سمجھنے کا، لوگ اپنے علم میں اس قدر مغرور ہیں کہ امامؑ سے رجوع کو اپنی توہین سمجھتے ہیں، جیسے الہ کا ترجمہ الہ ہی ہے اسی طرح ''بسم اللہ'' کا ترجمہ بسم اللہ ہی ہے۔ ہم مولوی سے نہیں مولاؑ سے ہی پوچھیں گے بسم اللہ کیا ہے ۔

حدثنا أبي – رحمه الله – قال: حدثنا سعد بن عبد الله، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن القاسم بن يحيى، عن جده الحسن بن راشد، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن " بسم الله الرحمن الرحيم " فقال عليه السلام. الباء بهاء الله، والسين سناء الله، والميم مجد الله – وروى بعضهم ملك الله –، والله إله كل شئ، [و] الرحمن لجميع العالم والرحيم بالمؤمنين خاصة [2،3]

---

(1) حقیقتِ توحید بمعرفت امام (2) معانی الاخبار (3) التوحید صدوق

امام صادقؑ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا ---

بسم اللہ میں "الباء بھا اللّٰہ " با کا مطلب اللہ کی خوشنودی ہے، اور "السین سناء اللّٰہ "

بسم اللہ میں "س" سے مراد اللہ کی بلندی ہے، "المیم مجد اللّٰہ " بسم اللہ میں"م" سے مراد اللہ کی عظمت ہے، بعض نے روایت کیا ہے "م" سے مراد **ملک اللہ** ہے، اور اللہ ہر چیز کا رب ہے اور رحمٰن تمام عالم کے لیے ہے اور رحیم صرف مومنین کے لیے خاص ہے۔

نوٹ: ثابت ہوا کہ "بسم اللہ" ہے "باسم اللہ" نہیں "الف" نہیں ہے اگر بسم اللہ میں "الف" ہوتا تو امامؑ ضرور اس کا ذکر کرتے۔ لہذا وہ تینوں ترجمے غلط ہیں جو بسم اللہ کے کیے جاتے ہیں، بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی ہے، جیسے الہ کو الہ ہی کہا جائے گا، بسم اللہ الرحمن الرحیم مکمل ایک اسم ہے اس کی دلیل ہم دیتے ہیں ----

دُعائے مشلول کے جملے ہیں --- **اللهم إِنّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ** [1]

اے اللہ ! میں تجھ سے تیرے اسم (نام) بسم اللہ الرحمن الرحیم کے واسطے سوال کرتا ہوں ---

امام جعفرؑ صادقؑ فرماتے ہیں: شب معراج مولا محمدؐ رسول اللہ تکبیر و افتتاح سے فارغ ہوئے تو اللہ نے کہا:

اے میرے حبیبؐ اب آپؐ مجھ (اللہ) تک پہنچ گے ہیں، اب میرا نام لیجئے، تو مولا محمدؐ نے کہا: ***بسم اللہ الرحمن الرحیم*** [2]

ثابت ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک مکمل اسم ہے، نہ کہ اللہ کے اسم سے شروع یا اللہ کے اسم سے مدد، بسم اللہ ایک کامل اسم ہے، بسم اللہ کا ترجمہ بسم اللہ ہی ہے ----

امام صادقؑ فرماتے ہیں: " بسم اللہ الرحمن الرحیم" اسم اعظم کے اتنے قریب ہے جتنی آنکھ کی سفیدی سیاہی کے قریب ہے۔ [3]

---

(1) مفاتيح الجنان ص 161

(2) علل الشرائع جلد 2 باب 1

(3) تفسير نور الثقلين جلد 1 ص 32

اسم اللہ ذات است حسین

ابن عباس کہتے ہیں۔ مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم " اللہ کے اکبر ناموں میں سے ہے---[1]

امام صادقؑ نے فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم " اللہ کا اسمِ اکبر ہے، یہ اللہ کا اسمِ اعظم ہے---[2]

الحمدللہ ثابت ہوا کہ بسم اللہ خود ایک اسم ہے --- یہ اسم کون ہے؟

امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہیں: السَّلامُ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ الرَّضِيِّ [3]

ترجمہ: سلام ہو اللہ کے پسندیدہ نام پر ----

امیر المومنینؑ اللہ کا اسم ہیں ---[4]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: بسم اللہ" اللہ کا اسم ہے اور امیر المومنینؑ اللہ کا اسم ہیں۔ پس" بسم اللہ الرحمن الرحیم" میرے مولا علیؑ ہیں

قال امیر المومنین: انا الاسم الاعظم [5] امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ علیؑ اسم اعظم ہوں ---

امام صادقؑ فرماتے ہیں، بسم اللہ الرحمن الرحیم " اسم اعظم ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں" اسم اعظم میں علیؑ ہوں، یعنی امیر المومنینؑ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہیں ---

وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (الحجر ٨٧)

اور یقیناً ہم نے آپؐ کو سبع مثانی اور قرآنِ عظیم عطا کیا---

---

(1) تفسیر نور الثقلین ج 1 ص 32

(2) تفسیر نور الثقلین ج 1

(3) مفاتیح الجنان ص 732

(4) اسماء و القاب امیر المومنین

(5) مشارق الامان و لباب حقائق الایمان ص 127

اس آیت کی تفسیر مولا جعفر صادقؑ سے پوچھی گی مالکؑ نے فرمایا: سبع مثانی "سے مراد سورہ حمد ہے، اس کی سات آیات ہیں ،

جن میں بسم اللہ الرحمن الرحیم" بھی شامل ہے[1]

امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: ہمؑ وہ "سبع مثانی" ہیں جو نبیؐ کو عطا کی گی---[1]

ان اسبع المثانی ھی فاتحة الکتاب[2] ، سبع مثانی فاتحہ الکتاب (سورہ فاتحہ) ہے ---

عن سماعة بن مهران قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله تعالى: (ولقد آتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم) قال: فقال لي: نحن والله السبع المثاني و نحن وجه الله نزول بين أظهركم من عرفنا [فقد عرفنا. ب] ومن جهلنا فأمامه اليقين ، يعني الموت [3]

امام صادقؑ نے آیت " اور بے شک ہم نے آپ کو(سبع المثانی) دہرانے والی سات آیتیں اور عظیم قرآن عطا کیا" فرمایا: اللہ کی قسم ہمؑ سبع مثانی ہیں، ہمؑ اللہ کا چہرہ ہیں، جو تمہارے درمیان نازل ہوئے، جو شخص ہمیںؑ جانتا ہے ہمؑ اُس کو جانتے ہیں، جو شخص ہمؑ سے نا واقف ہے، اُس کو موت آنے والی ہے ----

سبع مثانی سورہ حمد ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ حمد میں شامل ہے، اور سبع مثانی یعنی سورہ الحمد میرا مولا علیؑ ہے ---

قال امیر المومنین، انا سورہ الحمد [4]، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ سورہ الحمد ہوں ---

بسم اللہ " الحمد کا حصہ ہے اور مولا علیؑ پوری الحمد ہیں بسم اللہ " اسم اعظم ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اسم اعظم میں علیؑ ہوں، یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم مولا علیؑ ہیں، ثابت ہو چکا کہ "الحمد" امیر المومنینؑ ہیں ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، امیر المومنینؑ ہیں، آگے بسم اللہ پر جو بھی بات ہو گی اس سے مراد مولا علیؑ ہی ہیں ---

---

(1) تفسیر نور الثقلین ج 4 ص651

(2)مجمع البیان ص 99 جز السادس

(3)تفسیر فرات ص 231

(4) کتاب المبین ج1

امام صادقؑ فرماتے ہیں: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہماراؒ کوئی شیعہ کسی کام کے شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کہنا ترک کر دیتا ہے اس وجہ سے اللہ اس کو کسی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ آگاہ ہو کر اللہ کی شکر گزاری اور اس کی حمد بجا لائے، اور اللہ اُس کے سلسلے میں اُس کے قصور کو جو ترکِ بسم اللہ میں سے سرزد ہوا تھا معاف کر دے[1]

وجودی و حقیقی بسم اللہ:

یعنی کبھی کوئی شیعہ کسی کام کے شروع میں یا علیؑ (بسم اللہ) کہنا چھوڑ دے تو اللہ اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے، تاکہ آگاہ ہو کہ علیؑ کو نہیں چھوڑنا ---

لو قراء الانسان بسم الله الرحمن الرحیم بحسن مریرتة لیمشی به علی مطر الماء و یسیر فی الھواء و یطیر فی السماء و ینظر ما تحت السری و یتناول وما فوق السموات العلی[2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اگر کوئی انسان اندرونی خوبصورتی سے بسم اللہ پڑھے تو پانی پر ایسے چلے گا جیسے زمین پر چلتا ہے، اور ہوا میں بھی چلے گا آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ اُڑے گا تحت السری کی چیزوں کو یوں دیکھے گا جیسے ہتھیلی، آخری آسمان سے بھی آگے فلک الفلاک پر رکھی ہوئی شے کو اشارے سے اٹھائے گا --

وجودی و حقیقی بسم اللہ:

یعنی اگر کوئی انسان (چاہے کوئی کافر بھی) اندر کی خوبصورتی سے علیؑ علیؑ کرے تو وہ پانی پر ہوا میں ایسے چلے گا جیسے زمین پر، یا علیؑ کہہ کر آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ اُڑے گا، علیؑ علیؑ کر کے آسمانوں پر رکھی کوئی شے اٹھا لے گا --- اس قسم کی ایک اور روایت پیشِ خدمت ہے-

---

(1) تفسیر امامِ حسن عسکری ص 18

(2) حقیقتِ بسم اللہ ص 13

امیر المومنینؑ کہیں جا رہے تھے، راستے میں ایک یہودی امیر المومنینؑ کا ہمسفر بن گیا، اور راستے میں جب ایک مقام پر آئے تو وہاں ایک پہاڑی نالہ اپنی پوری قوت کے ساتھ بہہ رہا تھا: امیر المومنینؑ رک گے، یہودی نے ایک چادر پانی پر بچھائی اور خود اس پر بیٹھ گیا، چند لمحات بعد وہ خیریت سے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا---

پھر یہودی نے آپؑ کی طرف دیکھ کر کہا، اگر آپؑ کے پاس بھی وہ ورد ہوتا جو میرے پاس ہے تو پھر آپؑ میری طرح ندی کو پار کر سکتے تھے

امیر المومنینؑ نے اس آواز دے کر فرمایا یہاں ٹھہرے رہو میںؑ ابھی آتا ہوں، پھر مولاؑ نے پانی کو اشارہ کیا تو وہ فوراً جم گیا، اور مولاؑ اس کی سطح پر چلتے ہوئے دوسرے کنارے پہنچ گے ---

جب یہودی نے یہ دیکھا تو آپؑ کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا، آپؑ نے پانی پر کون سا ورد پڑھا تھا جس سے وہ جم گیا؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: نہیں! پہلے تم بتاؤ کہ تم نے کونسا ورد پڑھا تھا جس کی برکت سے تم چادر پر بیٹھ کر دوسرے کنارے پر پہنچ گئے؟ یہودی نے کہا میں نے ایک اسم اعظم پڑھ کر اللہ سے دعا کی تھی یہ اسی اسمِ اعظم کا اثر تھا جس کی وجہ سے میں نے چادر پر ندی کو پار کیا امیر المومنینؑ نے فرمایا: وہ اسم اعظم کیا تھا؟

یہودی نے کہا میں نے محمدؐ کے وصیؑ کے نام کا واسطہ دیا تھا---

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے یہودی مجھے پہچان! میںؑ محمدؐ کا وہی وصیؑ ہوں جس کا تم نے واسطہ دیا تھا---

یہودی یہ سن کر اللہ کے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگا، اور اس نے اسلام قبول کر لیا ---[1]

اس کا مطلب اگر کوئی غیرِ مسلم بھی چاہے تو یا علیؑ کہہ کر عجائبات دیکھا سکتا ہے، ہائے افسوس ان نام نہاد شیعوں پر جن کی نماز علیؑ کے نام سے باطل ہوتی ہے، ان سے تو یہودی ہونا افضل ہے جو علیؑ پر دل سے یقین رکھ کر معجزات دیکھائے ----

---

(1) مدینۃ المعاجز جلد 1 ص 215

بسم اللہ الظاهر الباطن المکنون المخزون الذی اقام به السموات و الارض (مفاتیح الجنان 1439)

ترجمہ: بسم اللہ ظاھر ہے باطن ہے اور پوشیدہ خزانہ ہے جس سے اس نے آسمانوں اور زمینوں کو قائم کیا ---

وجودی و حقیقی بسم اللہ: علیؑ ظاہر ہے باطن ہے پوشیدہ خزانہ ہے، علیؑ (بسم اللہ) سے زمین اورآسمان قائم ہیں ----

حجاب اللہ فاطمہؑ الزہراءؑ نے سلمانؓ سے فرمایا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللهِ النُّورِ، بِسْمِ اللهِ نُورِ النُّورِ، بِسْمِ اللهِ نُورٌ عَلى نُورٍ، بِسْمِ اللهِ الَّذِى هُوَ مُدَبِّرُ الْاَمُورِ بِسْمِ اللهِ الَّذِى خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ (مفاتیح الجنان ص 231)

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم ، بسم اللہ نور ہے، بسم اللہ نور کا نور ہے، بسم اللہ نور پر نور ہے، بسم اللہ کاموں کو سنوارنے والا ہے، بسم اللہ وہ ہے جس نے نور کو نور سے خلق کیا ---

وجودی و حقیقی بسم اللہ: سیدہؑ فرماتی ہیں، اے سلمانؓ: علیؑ ! علیؑ کاموں کو سنوارنے والا ہے، علیؑ نور ہے، علیؑ نور کا نور ہے، علیؑ نور پر نور ہے، علیؑ ہی وہ ہے جس نے نور کو نور سے خلق کیا ---

بسم اللہ الذی خلقنی فهو یهدین و الذی هو یطعمنی و یسقین و اذا مرضتُ فهو شیفین و الذی یملیتنی ثم یحین و الذی اطمعُ ان یغفرلی خطیتی یوم الدین (مفاتیح الجنان ص 1178)

ترجمہ: بسم اللہ جس نے مجھے خلق کیا، بسم اللہ ہی مجھے ہدایت دیتا، بسم اللہ ہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے، اور بیمار ہو جاوں تو بسم اللہ مجھے شفاء بخشتا ہے، بسم اللہ مجھے موت دے گا ، بسم اللہ ہی مجھے زندہ کرے گا، بسم اللہ سے ہی امید ہے کہ روز قیامت میری خطائیں معاف کرے گا۔

وجودی و حقیقی بسم اللہ: علیؑ جس نے مجھے خلق کیا، علیؑ ہی مجھے ہدایت دیتا، علیؑ ہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے ، اور بیمار ہو جاوں تو علیؑ مجھے شفاء بخشتا ہے، علیؑ مجھے موت دے گا ، علیؑ ہی مجھے زندہ کرے گا، علیؑ سے ہی امید ہے کہ روز قیامت میری خطائیں معاف کرے گا۔

قال علي : ظهر الموجودات عن (بسم الله الرحمن الرحيم). [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، تمام موجودات (خلقت) بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ظاہر ہوئے ---

(1) طوالع الانوار ج 2 ص 124 (بیروت لبنان)

اسم اللہ ذات است حسین

امام سجادؑ فرماتے ہیں: بسم اللہ خیر الاسمآء ، بسم اللہ رب الارض و السمآء

بسم اللہ ، جو تمام ناموں سے بہتر ہے ، بسم اللہ زمین اور آسمان کا رب ہے --- (صحیفہ کاملہ: دعا یوم الثلثآء: ص **439**)

وجودی و حقیقی بسم اللہ: امام سجادؑ فرماتے ہیں: علیؑ (یعنی بسم اللہ) ناموں میں سب سے افضل و بہتر ہے، علیؑ (بسم اللہ) زمین اور آسمان کا رب ہے

دعا مجرب کے جملے ہیں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللهِ خَيْرِ الاسمآءِ بِسْمِ اللهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمآءِ بِسمِ اللهِ الَّذِی لا يَضُرُّ مَعَ اسْمِه سَمٌّ وَلاَ داءٌ بِسْمِ اللهِ أَصْبَحْتُ وَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ بِسْمِ اللهِ عَلَى قَلْبِي وَنَفْسِي بِسْمِ اللهِ عَلَى دِينِي وَعَقْلِي بِسمِ اللهِ على اَهلِی وَمالِی بِسْمِ اللهِ عَلَى مَا أَعْطانِی رَبِّی بِسْمِ اللهِ الَّذِی لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِه شَيْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلاَ فِی السَّمآءِ (مفاتیح الجنان ص **1448**)

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم، بسم اللہ تمام ناموں سے بہتر ہے، بسم اللہ زمین اور آسمان کا رب ہے، بسم اللہ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی زہر کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچاتی، میں نے بسم اللہ سے صبح کی ہے، اور اللہ پر بھروسا کیا، بسم اللہ ہی میرے دل و جان پر، بسم اللہ سے میں اپنے دین پر اور اپنی عقل پر ہوں، بسم اللہ میرے اور میرے خاندان اور میرے مال پر، بسم اللہ اس پر جو مجھے میرے رب نے عطا کیا، بسم اللہ کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی...

وجودی و حقیقی بسم اللہ: یعنی علیؑ! علیؑ تمام اسماء سے بہتر ہے، علیؑ زمینوں اور آسمانوں کا رب ہے، علیؑ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی زہر کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی، میں نے علیؑ سے صبح کی، اور علیؑ پر بھروسا کیا، علیؑ ہی میرے دل و جان پر ہے، علیؑ سے ہی میں اپنے دین پر اور اپنی عقل پر ہوں، علیؑ مجھ پر میرے خاندان پر اور میرے مال پر، علیؑ اس پر جو میرے رب نے مجھے عطا کیا، علیؑ کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی...

مولاؑ فرماتے ہیں ۔ بسم اللہ میں **"الباء بہاءاللہ"** با کا مطلب اللہ کی خوشنودی ہے، **"السین سناء اللہ"**

بسم اللہ میں "س" سے مراد اللہ کی بلندی ہے، **"المیم مجد اللہ"** بسم اللہ میں "م" سے مراد اللہ کی عظمت ہے...

وجودی و حقیقی بسم اللہ بسم اللہ ہیں امیر المومنینؑ : یعنی مولاؑ اللہ کی خوشنودی ہے، علیؑ اللہ کی بلندی ہے، علیؑ اللہ کی عظمت ہے۔

قال امیر المومنین ؛ انا بسم الله الرحمن الرحیم [1،2]، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوں ...

بشار الشعیری نے مولا صادقؑ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں سوال کیا، تو مولا صادقؑ نے فرمایا ۔یا بشار، البسم هي الباب و الله هو الحجاب و الرحمن هو الحسن و الرحیم هو الحسین ، اے بشار بسم اللہ میں جو "بسم" ہے وہ دروازہ ہے، اور بسم اللہ میں جو "اللہ" ہے وہ حجاب ہے اور بسم اللہ میں جو "الرحمان" ہے وہ حسنؑ ہیں، اور جو الرحیم ہے وہ حسینؑ ہیں، بشار نے کہا مولاؑ اس کے علاوہ کوئی اور مطلب ہے ؟ فرمایا، البسم هی سلمان و الله الرحمن علی العرش استوی و الرحیم فاطر (فاطمة) بسم اللہ میں جو "بسم" وہ سلمان ہے[3] اور اللہ رحمان ہے عرش پر استوی ہے، اور بسم اللہ میں جو "الرحیم" ہے وہ فاطمہؑ ہیں، بشار نے کہا مولاؑ اس کے علاوہ بھی اس کا کوئی نام (مطلب) ہے، فقال یا بشار، بسم الله الرحمن الرحیم ، انا بسم، و انا الله و انا الرحمن و انا الرحیم، مولاؑ نے فرمایا ،اے بشار، بسم اللہ الرحمن الرحیم میں جو "بسم" ہے وہ میںؑ جعفر صادقؑ ہوں، بسم اللہ الرحمن الرحیم میں جو "اللہ" ہے وہ میںؑ ہوں، "الرحمن" میںؑ ہوں، "الرحیم" میں ہوں، بشار نے کہا، مولاؑ کیا اس کے علاوہ بھی اس کا کوئی نام کوئی اور مطلب ہے ؟ امامؑ نے فرمایا، اے بشار بسم اللہ کے انیس حروف ہیں ، بشار نے کہا، مولا آپؑ نے میرے دل کو بے چین کر دیا ہے (میرا دل بے چین رہے گا جب تک) میں ان کی حقیقی معرفت نہ حاصل کر لوں، امامؑ نے فرمایا، میںؑ تم پر واضح کرتا ہوں، ان انیس میں سے پانچ یتیم اور ولی ہیں اور بارہ نقبا ہیں [4] جو بابرکت ہیں، اور فرمایا، بے شک اللہ نے مومن پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے مومن بھائی کا راز فاش نہ کرے، ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے اس کے بھائی دل تنگ ہو ۔۔۔ الخ [5]

((1) کتاب، علی اعلی عالی ص 6 (2) انیس المحبین در فضائل امیر المومنین ص 119

(3) مولا صادقؑ نے پہلے معنی میں فرمایا بسم باب (دروازہ) ہے اور دوسرے معنی میں فرمایا ، بسم سلمان ہے، اور ہم اسی کتاب کے باب " شرح کلام اول دین معرفت" جس میں مولاؑ نے معرفت کے سات مراحل بیان فرمائیں ہیں جن میں ایک مرحلہ ابواب کی معرفت کا ہے، اور اس میں ثابت ہو چکا ہے کہ سلمان اس زمین پر اللہ کے باب (دروازہ) ہیں ، (4) أدعية السبعة الأيام ص 11 (5) مخطوطة کیل

تفسیرِ بسم اللہ

عَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ تَفْسِيرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، قَالَ : الْبَاءُ بَهاءُ اللهِ، وَالسِّينُ سَناءُ اللهِ، وَالْمِيمُ مَجْدُ اللَّهِ، وَرَوَى بَعْضُهُمُ الْمِيمُ مُلكُ الله ، واللَّهُ إِلهُ كُلِّ شَيْءٍ، الرَّحْمَنُ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ، وَالرَّحِيمُ بِالْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً. [1]

امام جعفر الصادقؑ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر پوچھی ، امامؑ نے فرمایا، بسم اللہ میں "ب" بہا اللہ یعنی اللہ کا غالب ہونا مراد ہے --- اور بسم اللہ میں "س" سے سنا اللہ یعنی اللہ عزوجل کی رفعت و عظمت مراد ہے --- بسم اللہ میں "**الرحمن**" ہے اپنی مخلوق پر اور "**رحیم**" ہے خاص کر مومنین پر ---

قال امیر المومنین، انا بسم اللہ الرحمن الرحیم ، مولا علیؑ فرماتے ہیں، بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہوں --- امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، بسم اللہ میں ب سے مراد اللہ کا غالب ہونا ہے، بسم اللہ میں س کا مطلب اللہ کی بلندی،و رفعت و عظمت ہے، امام سجادؑ فرماتے ہیں: بسم اللہ خیر الاسمآء ، بسم اللہ رب الارض و السمآء بسم اللہ ، جو تمام ناموں سے بہتر ہے ، بسم اللہ زمین اور آسمان کا رب ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوں، وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي ٱلْقُرْءَانِ وَحْدَهُۥ وَلَّوْا۟ عَلَىٰٓ أَدْبَٰرِهِمْ نُفُورًا (بنی اسرائیل 46)

اور جب آپؐ اپنے رب کی وحدانیت کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اُلٹے پاوں نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں ---

اس آیت کی تفسیر میں مولا صادقؑ فرماتے ہیں: جب محمدؐ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرتے تو قریش یہ آیت سن کر بھاگ جاتے[2] قرآن میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو وحدانیت یعنی توحید کہا گیا ہے --- بسم اللہ توحید ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، بسم اللہ میں علیؑ ہوں۔

قال علي : ظهر الموجودات عن (بسم الله الرحمن الرحيم). امیر المومنینؑ نے فرمایا، تمام موجودات (خلقت) بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ظاہر ہوئے --- تمام مخلوق بسم اللہ سے ظاہر ہوئی اور بسم اللہ امیر المومنینؑ ہیں ---

---

(1) الکافی کتاب التوحید، بابُ مَعَانِي الْأَسْمَاءِ وَاشْتِقَاقِهَا

(2) الکافی- ؛ تفسیر نور الثقلین

جابر جعفی نے مولا محمدؑ باقرؑ سے عرض کیا، کہ مولاؑ اس بسم اللہ کا کیا مطلب ہے، یہ قرآن کی سورتوں پر لکھی ہوئی ہے اور ہر کام کرنے سے پہلے یہ کلمہ کہا جاتا ہے، مولاؑ نے فرمایا، تفسیر بسم الله الرحمن الرحیم این است که ملک تعالی بر آن سطر غایة الغایات نوشته است، فرمایا، بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ نے اس سطر (بسم الله الرحمن الرحیم) پر انتہا کی انتہا لکھی ہے اس کی وجہ وہ سات اور بارہ ہیں، جنہیں اللہ نے اپنا پڑوسی بنایا ہے، اس (بسم الله الرحمن الرحیم) کے اوپر ہزار رنگ والا غیر تخلیق شدہ سمندر ہے، و از زیرِ آن بحری بیآفریده است که نامش الهیت است، و ملک تعالی در آن دو میان این هفت و دوازده نور هاه قدیم نا مخلوق

اور اس (بسم الله الرحمن الرحیم) کے نیچے بھی ایک غیر تخلیق شدہ سمندر ہے جس کا نام **الوہیت** ہے، اور اللہ تعالی ان (سمندروں) کے درمیان ہے اور یہ سات اور بارہ قدیم نور اور غیرِ مخلوق ہیں ، اللہ کا قول سچ ہے مَرَجَ ٱلْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ (الرحمن 19،20) "اُس نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں, دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کرتے" اے جابر یہ دو دریا دو سمندر ہیں اور آڑ اللہ ہے لولو مرجان فرشتے، نقباء اور نجباء ہیں، وہ حل (انکشاف) نورانی قندیل اور دیوان سے دیوان مومنین کے دلوں سے جڑا ہوا ہے، اللہ العلی العظیم کی قسم یہ وہ علم ہے کہ جس سے جنتی جنت میں جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں جائیں گے ----

یا جابر بسم الله الرحمن الرحیم از بالای قرآن آن درگاہ است ، و سین و میم با نقطه به آ به دلیل آن چهار ملائکتانند، به زبانِ بشریت سلمان و مقداد و باذر و عمار جوانند، و دو لام و ها به دلیل و تصدیق آن سه ملائکه است که کمیل، و هریره، جندب جوانند و ألف در میان این هفت حروف، اے جابر بسم الله الرحمن الرحیم جو قرآن پر (لکھی) ہے وہ دہلیز ہے، سین اور میم نقطے کے ساتھ (یعنی، بسم) دلیل ہے ان چار فرشتوں پر جنہیں بشری زبان میں سلمانؑ، ابوذرؓ، مقداد، اور عمارؓ کہتے ہیں ، اور دو لام اور ھا (یعنی، للہ) یہ دلیل اور تصدیق ہے ان تین فرشتوں کی جو کمیل، ھریرہ، اور جندب ہیں اور درمیان میں جو الف ہے (یعنی بسم اور للہ کے درمیان الف، بسم اِ للہ) یہ سات حروف (یعنی، بسم اللہ) اللہ کی جلالت اور عزمت کی دلیل ہے ۔ یا جابر این بسم الله الرحمن الرحیم بزرگوار تر از آن است کخ مردمان همی گویند که نامِ خداوند است، بلی ؛ عرشِ خداوند است ، آن خداوندی که در فهم و وهم و اندیشه دل نمی گنجد و جمله صفات

اسم الله ذات است حسین

بسم الله عرشِ خداوند است و الرحمن و الرحیم عرشِ بسم الله است، پس باقر العلم گفت (و) این کلمه بر این مثال آن لوحِ سیم صاف نوشت

بسم الله الرحمن الرحیم

مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، اے جابر جعفی ! اس بسم الله الرحمن الرحیم کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ یہ بسم اللہ، خدا کا نام ہے، اے جابر بسم اللہ الرحمن الرحیم اس سے بزرگ اور عظیم تر ہے، ہاں یہ اللہ کا عرش ہے، وہ خدا جو نہ وہم و گمان میں آتا ہے نہ خیال میں اور نہ وہ تمام صفات میں آتا ہے، بسم اللہ، خدا کا عرش ہے اور الرحمن و الرحیم ، بسم اللہ کا عرش ہے، پھر مولا محمدؑ باقرؑ نے فرمایا ، کہ یہ کلمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسی مثال سے (جو میںؑ نے تمہیں دی ہے) لوح سیم پر صاف لکھا ہے ----

جابرؓ جعفی نے عرض کیا مولاؑ میرے لیے اسے مزید بیان فرمائیں اس کا کوئی اور معنیٰ؟

پس باقر العلم گفت ، یا جابر! بسم الله نوزده حرف است، با دو حروف است، سین سه حروف است، و میم سه حروف است، ألف سه حروف است، لام سه حروف است، و لامِ دومِ سه حروف است، و ها دو حروف است بجمله نوزده حرف اند، هفت این جوارحِ ملک تعالیٰ اند که ، محمد المحمود و علی الأعلی و فاطمه الفاطر و حسن الأحسن و حسین الرفیع الاعلی و عبدالله العالی و بو طالب الأطلاب، این هفت اند که بالای ایشان هیچ چیز دیگر نیست، و دوازده دیگر دوازده نورِ اهل بیت است که برابر صف کشیده دارند

مولا باقرؑ نے فرمایا ، اے جابرؓ، بسم اللہ کے انیس 19 حرف ہیں، سین (س، ی، ن) کے تین حروف ہیں، اور میم (م، ی، م) کے تین حروف ہیں، الف (ا، ل، ف) کے تین حروف ہیں، اور لام کے تین حروف ہیں ، اور دوسرے لام کے تین حروف، اور ھا کے دو حروف ہیں کل ملا کر (بسم اللہ کے) 19 حرف ہیں، سات اللہ کے قریب ہیں اور وہ، سات یہ ہیں، محمدؐ المحمود، علیؑ الاعلی، فاطمہؑ الفاطر، حسنؑ الاحسن، حسینؑ الرفیع الاعلی، عبداللہ العالی (رسول اللہ کے بابا) ابوطالب الاطلاب (علیؑ کے بابا) اور ان سات سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور بارہ 12 ا اہل بیت کے نور (یعنی 12 امامؑ) ہیں جو صف در صف باری باری ظاہر ہونگے --- **(ام الکتاب صفحہ 52 تا 55)**

(مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، بسم اللہ کے نیچے الوہیت کا سمندر بہتا ہے، اور علیؑ فرماتے ہیں بسم اللہ میں ہوں)

• اسرارِ اسم اعظم

بسم اللہ کے باب میں ثابت ہو چکا ہے کہ امیر المومنینؑ ہی اسم اعظم ہیں ----

امام صادقؑ کے سامنے سلیمانؑ بن داوٗدؑ نبی کا تذکرہ کیا گیا کہ سلیمانؑ کو علم سے کیا عطا ہوا تھا اور اُنہیں ملک سے کیا عطا ہوا ؟

مولا صادقؑ نے فرمایا: اُنؑ کے پاس تو اسِم اعظم کا صرف ایک حرف تھا۔----[1]

سلیمانؑ نبی کے پاس اسم اعظم کا صرف ایک حرف تھا --- حضرت سلیمانؑ کی حکومت میں ہر شے تھی اللہ نے سلیمانؑ کو ہر شے پر قدرت عطا کی، ہوا ، پانی ، زمین و آسمان ، جنات، شیاطین ، حیوان، درندے، پرندے ہر شے سلیمانؑ کی مطیع تھی ہر شے سلیمانؑ کی اطاعت گزار تھی اللہ نے سلیمانؑ کو عظیم سلطنت سے نوازہ --- لیکن پھر بھی سلیمانؑ اسم اعظم کا صرف ایک حرف جانتے تھے ---

اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں انا اسم اعظم: یعنی سلیمانؑ نبی علیؑ کا صرف ایک حرف کو جانتے تھے ---

عمر بن حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمدؑ باقرؑ سے عرض کیا: میرا خیال ہے کہ میرا آپؑ کے نزدیک ایک مقام ہے ؟

مولاؑ نے فرمایا: ہاں! --- تو میں نے عرض کیا: مولاؑ پھر میری آپؑ سے ایک حاجت ہے ---

مولاؑ نے فرمایا: کیا حاجت ہے ؟--- میں نے عرض کیا: مجھے اسِم اعظم سکھا دیں ---

مولاؑ نے فرمایا: تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ تمہیں اسم اعظم تعلیم کروں؟

میں نے عرض کیا: جی مولاؑ

(عمر بن حنظلہ کہتا ہے) پھر مولاؑ گھر میں داخل ہوئے، اور میں بھی مولاؑ کے ساتھ گھر میں داخل ہوا ----

پھر مولا باقرؑ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو گھر سیاہ تاریک ہو گیا ---

---

(1) بصائر الدرجات ج 1 ص 550

(عمر بن حنظلہ کہتا ہے) میرے بغلوں کا گوشت تک کانپنے لگا، مولاؑ نے فرمایا: اب کیا کہتا ہے تجھے سکھاؤں؟

میں نے عرض کیا: نہیں --- پھر مولاؑ نے اپنا ہاتھ زمین سے اٹھایا تو گھر اسی طرح ہو گیا جیسا پہلے تھا [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میں علیؑ اسم اعظم ہوں، یہ فرمان ذہن میں رکھ کر اس حدیث تعلیمِ اسم اعظم ملاحظہ فرمائیں ---

عمر بن حنظلہ نے مولا باقرؑ سے کہا کہ مولاؑ مجھے علیؑ سکھا (معرفت) دیں، مولاؑ نے پوچھا کیا تم علیؑ برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہو؟

پھر مولاؑ نے علیؑ سکھانے کا ارادہ کیا مگر عمر بن حنظلہ کی طاقت جواب دے گی، ہر کسی کے بس کی بات نہیں کہ وہ علیؑ برداشت کرے

عن عبدالله بن سلام انه سال النبی من الذی اتی بعرش بلقیس من السباء و احضره عند سلیمان ؟

فقال له النبی ، احضره علي بن ابی طالب باسم من اسماء الله العظام [2]

ترجمہ ، عبداللہ بن سلام نے مولا محمدؐ رسول اللہ سے پوچھا، کہ کس طرح تخت بلقیس کو ملک سبا سے سلیمانؑ نے حاضر کرلیا ؟

پس رسول اللہؐ نے فرمایا ، کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے اسم کی مدد سے --- اسم علیؑ اسماء اعظم میں سے ہے ---

مولا محمدؐ رسول اللہ سے پوچھا گیا: مولاؐ! سلمانؑ محمدیؑ کے پاس کیا راز ہے ہانڈی چڑھی ہوتی ہے چولھے میں آگ کے شعلے ہوتے ہیں ہانڈی ابل رہی ہوتی ہے، اس کے پاس چمچہ وغیرہ نہیں ہوتا، آستین الٹ کر ہاتھ سے چمچہ کا کام لیتا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کے جلنے کا کوئی نشان تک نہیں ہوتا، کبھی ہم دیکھتے ہیں صحرا میں بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے یا لیل اقبل یا نھار ادبر اے رات آگے آ، اے دن پیچھے آ، کہہ رہا ہوتا ہے ، جب کہتا ہے اے دن آگے آ تو دن آگے بڑھتا ہے اور رات پیچھے ہٹ جاتی ہے دوپہر ہو جاتی ہے، کبھی ہاتھ بڑھا کر آسمان کے ستارے یوں چننا شروع کر دیتا ہے جیسے پھول چنے جاتے ہیں، اور پھر وہ مٹھیاں کھولتا ہے تو وہ (ستارے) اُڑ جاتے ہیں، یہ تو سلیمانؑ نبی کے کمال سے بھی بڑا کمال ہے، اس (سلمانؑ محمدیؑ) کے پاس کون سا اسمِ اعظم ہے؟

---

(1) بصائر الدرجات ج1 ص547

(2) خلیفۃ اللہ فی العالمین صفحہ 235

مولا محمدؐ رسول اللہ نے مسکرا کر فرمایا: لا تاخذو فی سلمان کبھی سلمانؑ کے بارے میں نہ سوچنا --- سلمانؑ کو علیؑ کی محبت نے خود اسمِ اعظم کر دیا ہے [1]---

اسمِ اعظم علیؑ نہیں سلمانؑ ہے علیؑ اسم اعظم بناتا ہے، لوگ اسم اعظم یعنی لوگوں میں سلمانؑ محمدیؑ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں، علیؑ کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ اور سلیمانؑ جیسے نبی کے پاس ایک حرف تھا اسم اعظم کا اور سلمانؑ محمدیؑ خود اسم اعظم ہے: گویا سلیمانؑ نبی علیؑ کے سلمان محمدیؑ کا صرف ایک حرف جانتے تھے، جو نبیؑ کی پہنچ سے باہر ہو اسے سلمانؑ کہتے ہیں ---

بسم اللہ اسم اعظم ہے اور **مولا صادقؑ فرماتے ہیں** ، یا بشار ! البسم ھی سلمان ، **بسم اللہ** کی " **بسم** " **سلمانؑ** ہے [2]

- **اعمال، ثواب، عقاب**

قال أمیر المؤمنین : نحن الصلاة ونحن الزكاة ونحن الأعمال ونحن الثواب ونحن العقاب . [3]

ترجمہ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، الصلاۃ (نماز) ہمؑ ہیں، زکوۃ ہمؑ ہیں، (صالح) اعمال ہمؑ ہیں ، ثواب ہمؑ ہیں ، عقاب (سزا) ہمؑ ہیں ۔ ہر عمل اور اس عمل کی جزا اور سزا سب میرا مولا علیؑ ہے ۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، نحن الأعمال و حبنا الثواب ، ہمؑ خاص اعمال ہیں اور ہماریؑ محبت خاص جزا ہے [3]

قال امیر المومنین، أنا صلاة المؤمن، أنا حي على الصلاة، أنا حي على الفلاح، أنا حي على خير العمل [4]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ مومن کی صلاۃ ہوں، میںؑ حی علی الصلاۃ ہوں، میںؑ حی علی الفلاح ہوں، میںؑ ہی حی علی خیر العمل ہوں ---

---

(1) حقیقت بسم اللہ ص 128 (2) أدعية السبعة الأيام ص 11

(3) مصابيح الدجى جلد 2 ص 375 ، ایضاً جلد 1 ص 155

(4) مناقب السادة الكرام فى جواهر الخطب و الكلام ٩٤

- **اسرارِ وَلایت و ربوبیت ---**

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا پانچواں حصہ پیش خدمت ہے

المنجد میں تحریر ہے کہ ولایت اگر واؤ پر زبر کے ساتھ پڑھا جائے" الوَلایۃ" تو وہ ملک جو حاکم کے زیرِ نگرانی ہو کا معنی دیتا ہے۔ اگر ولایت کو واؤ پر زیر کے ساتھ پڑھا جائے " الوِلایۃ" تو یہ سلطنت حکومت و امارات کے معنی دیتا ہے ---

امام بخاری کتاب التفسیر میں لکھتے ہیں, اگر ولایت کو واؤ پر زبر کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ ربوبیت کے معنی دے گا، اگر واؤ پر زیر سے پڑھا جائے تو یہ امارت یعنی حکومت شاہی امیری امارت کے معنی دے گا ---

ثمة اختلاف كبير بين فتح الواو وكسرها . وتأتي «الولاية»، بمعنى تولي الحكومة والسلطنة والإمارة. ولذلك، فإنه من الصحيح القول: «وِلاية الفقيه» ولكن ليس « وَلاية الفقية»، لأن هذه الوِلاية تستند إلى الحكومة والإمارة وإصدار الأحكام والفتاوى. أما الوَلاية فلا تصح هنا لأنها محصورة بالأربعة عشر معصوماً . و الوَلاية هي منصب إلهي (رائحة الوصال ص 120)

سید احمد نجفی وِلایت (و کے نیچے زیر) اور وَلایت (و پر زبر) کے فرق پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں، و (واؤ) پر زبر کا بڑا فرق ہے، وِلایت (و پر زیر) تولی (کسی خاص گروہ یا ملک پر) حکومت سلطنت اور شاہی کے معنی میں ہے، لہذا یہ کہنا صحیح ہے کہ فقیہ کی وِلایت (و کے نیچے زیر) ہے لیکن وَلایت (و پر زبر) نہیں ہے، اس وِلایت کی بنیاد حکومت و امارت اور احکام اور فتاویٰ کے اجرا پر ہے، اور جہاں تک وَلایت کا تعلق ہے تو یہ یہاں (فقہا) کے لیے درست نہیں کیونکہ یہ وَلایت صرف چودہ 14 معصومینؑ تک ہی محدود ہے، اور یہ (واو پر زبر والی) وَلایت الہی منصب ہے وَلایت اللہ عزوجل کا عہدہ ہے ---

وَلایت کی دو اقسام ہیں ، وَلایت تشریعی اور ولایت تکوینی ، جہاں تک وَلایت تشریعی کی بات ہے وَلایت تشریعی کا تعلق شریعت کے احکامات سے اور شرعی احکام سے ہے، محمدؐ و آل محمدؐ جب چاہیں جیسے چاہیں دین میں اپنا تصرف اپنا اختیار و قدرت دیکھا سکتے ہیں دین کے وارث محمدؐ و آل محمدؐ ہیں اور وارث کو اپنی وراثت پر پورا حق حاصل ہوتا ہے ----

وَلایت کی دوسری قسم وَلایت تکوینہ ہے، وَلایت تکوینی یہ ہے کہ عالم امکان پر انسان کا تسلط اور اس میں اپنی قدرت کا استعمال کرتے ہوئے تصرف کرنا ہے ۔۔۔ تکوین نکلا ہے کون سے اور کون کا معنی ہے "نئی پیدا ہوئی چیز، وجود ہستی" (بیان اللسان)

یعنی وَلایت تکوینی کا تعلق کائنات پر قدرت سے ہے وَلایت تکوینہ کا تعلق کن فیکون سے ہے، وَلایت تکوینی کا تعلق الہی اختیارات سے ہے ۔۔۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ قرآن میں کون سی ولایت کا ذکر ہے؟ سورہ کہف آیت نمبر 44 میں حکم ہوتا ہے ۔۔۔

هُنَالِكَ ٱلْوَلَٰيَةُ لِلَّهِ ٱلْحَقِّ ؛ترجمہ: یہاں وَلایت اللہ الحق کی ہے (ترجمہ، وہی مقام تو ہوتا ہے جہاں اللہ کی حق پرور وَلایت کام آتی ہے، احسن التعبیر)

(وَلایت کی دو اقسام ہیں، وَلایت تشریعی اور وَلایت تکوینی دونوں اقسام کا مالک اللہ عزوجل ہے)

اس آیت کی تفسیر میں مولاؑ صادقؑ فرماتے ہیں: هُنَالِكَ ٱلْوَلَٰيَةُ لِلَّهِ ٱلْحَقِّ، قال: وَلايَةُ أمير المومنين [1،2]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں ، اس آیت میں وَلایت سے مراد وَلایت امیر المومنینؑ علیؑ ہے ۔۔۔

قرآن میں جس وَلایت اللہ کا ذکر ہے وہ میرے مولاؑ علیؑ کی وَلایت ہے، وَلایت تشریعی اور وَلایت تکوینی وَلایت تکوینی دونوں کے مالک امیر المومنین علیؑ ہیں، یہاں وَلایت پر اختیار ہے جسے چاہے وَلایت عطا کرے اس کی مثال قرآن میں ہی موجود ہے، سورہ العمران 49 حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں، اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ

میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت میں ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مُردے کو زندہ کرتا ہوں میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کر کے رکھتے ہو اس میں تمہارے لیے کافی نشانی ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو ۔۔۔

---

(1) الکافی کتاب الحجت باب فیه نکت و نتف من التنزیل فی الولایةُ حدیث52 (2) تفسیر مرآۃ الانوار ص 58 مطبوعه قم

یہاں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اختیارات کی بات کی ہے حضرت عیسیٰؑ اور تمام انبیاءؑ کو ان کے درجے کے مطابق ولایت تکوینہ اور ان کی شریعت میں ولایت تشریعی حاصل تھی، یہ ولایت یہ اختیارات عیسیٰؑ اور تمام انبیاءؑ کو کیسے ملے ؟

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا، تمام انبیاءؑ کرام وَلایت امیر المومنینؑ پر مبعوث ہوئے تھے ---[1]

پس انبیاءؑ کو یہ تمام اختیارات یعنی ولایت تکوینی صرف اس لیے ملے کہ انہوں نے امیر المومنین علیؑ کی وَلایت کا اقرار کیا تھا اور امیر المومنینؑ کی وَلایت کی تبلیغ کرنی تھی کیونکہ اللہ عزوجل کی وَلایت امیر المومنین علیؑ کی وَلایت ہے ---

آیت اللہ علامہ مہدی طیب فرماتے ہیں: ملائکه به آدم سجده می کنند و آدم به محمد و آل محمد علیهم السلام سجده می کند کہتے ہیں، تمام فرشتے آدمؑ کو سجدہ کرتے تھے اور آدمؑ محمدؐ و آل محمدؐ کو سجدہ کرتے تھے --- [2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا مرسل الرسل انا منزل الکتب [3]، میںؑ رسول کو بھیجنے والا ہوں اور کتابوں کا نازل کرنے والا ہوں ---

یہ وَلایت تکونیہ ہے اللہ عزوجل کی وَلایت علیؑ کی وَلایت ہے ، مولا علیؑ نے انبیاء و مرسلین کو بھیجا اور انہیں ولایت تکوینی عطا کی جیسا کہ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ان عیسی بن مریم صار يحي الموتی لمعرفته باسمی [4]، بے شک عیسیٰؑ مردوں کو میرےؑ اسم کی معرفت کی مدد سے زندہ کیا کرتے تھے --- (عیسیٰؑ کی ولایت تکوینی امیر المومنینؑ کے اسم کی معرفت کے سبب تھی یعنی عیسیٰؑ پرندہ خلق کر پھونک مارتے تو وہ اُڑنے لگتا ، مردوں کو زندہ کرتے یہ سب علیؑ کی عطا تھی تو ثابت ہوا کہ محمدؐ و آل محمدؐ ولایت تکوینی عطا کرنے والے ہیں)

---

(1) ارشاد القلوب و القطرہ من بحار

(2) خلیفۃ اللہ فی العالمین صفحہ 59 ؛ مصباح الہدی صفحہ 277

(3) مجمع التفاسیر صفحہ 99 ؛ خلیفۃ اللہ فی العالمین صفحہ 96

(4) کتاب، الحسین سید الشہداء حقیقت بلا انتہا صفحہ ۱۷۶

روي :أن في خاتم سليمان كتب أسماء الأئمة ، فمن ذلك سخر [له] جميع الوحوش والطيور والشمس والقمر وما على وجه الأرض [1]

روایت میں ہے کہ؛ جو سلیمانؑ کے پاس انگوٹھی تھی اس انگوٹھی پر آئمہؑ کے نام نقش تھے، اور انہی اسماء کی برکت سے تمام چیزیں سلیمانؑ کے اختیار میں تھیں، تمام وحشی جانور، ہوا میں اڑنے والے تمام پرندے، چاند، سورج اور جو کچھ زمین پر موجود تھا وہ سب آئمہؑ کے اسماء کی بدولت سلیمانؑ کے اختیار میں تھا --- اور ایک روایت میں ہے کہ، جب سلیمانؑ انگوٹھی اتارتے تو تمام حکومت ختم ہو جاتی اور جب پہنتے تو سب کچھ سلیمانؑ کے اختیار میں ہوتا --- (تو ثابت ہوا کہ مولا علیؑ ولایت تکونیہ عطا کرنے والے ہیں)

ولی کیا ہے --- ؟ وَلایت کیا ہے ---؟ وَلایت کے معنی کیا ہیں --- ؟

امیر المومنین فرماتے ہیں؛ وَإِنَّهُ لَيَعْلَمُ أَنَّ مَحَلِّي مِنْهَا مَحَلُّ الْقُطْبِ مِنَ الرَّحَى [2]

فرمایا؛ وہ میرےؑ بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ میراً (خلافت) میں وہی مقام ہے جو چکی کے اندر اس کی کیلی کا ہوتا ہے -- (امیر المومنینؑ نے ولی اور وَلایت کا معنی واضح کر دیا ہے ، چکی (کائنات) اپنے محور کیل کے گرد گھومتی ہے اگر وہ کیل نہ ہو تو سب ختم ہو جائے گا)

قال امير المومنين ؛ فالولاية هي حفظ الثغور وتدبير الأمور [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، وَلایت سرحدوں کی حفاظت ہے اور امور کی تدبیر ہے ---

یہاں مولا علیؑ نے وَلایت کی دونوں اقسام کا ذکر کیا ہے، وَلایت تشریعی یعنی دین کی شریعت کی سرحدوں کی حفاظت اور تدبیر امور یعنی وَلایت تکونیہ اور کائنات کے سارے کام علیؑ کے حکم سے ہوتے ہیں ---

مولاؑ سے پوچھا گیا کہ وَلایت کسے کہتے ہیں؟

فرمایا: اللہ کی کُل حقیقتیں جہاں سمٹ کر ایک نقطے میں جمع ہو جائیں اُسے وَلایت کہتے ہیں--- (اختیارِ ید اللہ صفحہ 41)

---

(1) طوالع الأنوار (ج٢) ص ٢٨٤ (2) نهج البلاغه خطبه 3

(3) مشارق الانوار القين (حديث طارق) ؛ طوالع الأنوار ج 1 ص 135 ؛ بحار الأنوار ج 25 ص 170

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء 59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اس کے رسولؐ کی اور اولی الامر کی جو تم میں ہیں ---

اس آیت کی تفسیر مولا جعفر صادقؑ سے پوچھی گی تو فرمایا ---

اللہ کی قسم تم میں سے پہلے اور تمہارے بعد وہی لوگ ہلاک ہوئے اور ہونگے جنہوں نے ہماریؑ وَلایت کا انکار کیا، رسول اللہؐ اس وقت تک دنیا سے نہیں گے جب تک اس امت کی گردن میں ہماریؑ وَلایت کا پٹہ نہیں ڈال دیا ---[1]

بے شک مومنین کی گردنوں میں ولایت علیؑ کا پٹہ ڈلا ہوا ہے، اور کچھ لوگوں کی گردنوں میں مولوی کا پٹہ ہے۔

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: ہماریؑ وَلایت ہی اللہ کی وَلایت ہے، اللہ نے تمام انبیاءؑ کو اسی وَلایت کے صدقے مبعوث کیا ہے ---[2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

جو بھی میریؑ وَلایت کا اقرار پورے یقین اور اعتقاد کے ساتھ کرتا ہے، ہمؑ اسے کائنات کی ہر چیز کا اختیار دے دیتے ہیں[3] ---

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: وَلایت علیؑ کے اقرار میں ہی زندگی ہے [4]---

مولاؑ کی ولایت زندگی ہے، اس کا مطلب زندہ وہ نہیں جو سانس لیتا ہو چلتا پھرتا ہو، زندہ وہ ہے جو ولایت علیؑ پر ہے۔ جو بھی منکر وَلایت علیؑ ہیں وہ چلتی پھرتی لاشیں ہیں جن کے چھو جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے ---

قال الصادق ، مَن تمسك بظاهرنا و ترك باطننا سلبه الله ولايتنا [5]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں، جس نے ہمارےؑ ظاہر کو تھامے رکھا اور ہمارےؑ باطن کو ترک کر دیا تو اللہ اس سے ہماریؑ ولایت کو سلب کر لے گا

---

(1) تاویل الآیات ج 1 ص 66 — **(2) تاویل الآیات ج 1 ص 64**

(3) کتاب علی العظیم ص 86، 87 — **(4) بحار الانوار ج 36**

(5) اللؤلؤ المنثور فی شرح غامض الدستور (تالیف ، الشیخ نصر الدین زیفه) **ص 498**

➢ اگر انبیاءؑ و مرسلینؑ علیؑ کا انکار کریں؟

ابن عباسؓ کہتے مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: علیؑ کی مودت اور محبت کو اپنے اوپر لازم قرار دو، اللہ کی قسم کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں ہو گی یہاں تک کہ اللہ علیؑ کی (وَلایت) کے بارے میں اس بندے سے سوال کرے گا، حالانکہ اللہ بغیر سوال کیے بھی جاننے والا ہے، اگر وہ بندہ ولایت علیؑ کو اپنے پاس رکھتا ہو گا تو اس کے سارے اعمال قبول کرے گا، اگر اس کے پاس ولایت علیؑ نہ ہوئی تو اللہ اس سے کسی شے کے بارے میں سوال نہیں کرے گا اور فوراً اسے جہنم کا حکم سنائے گا، اللہ کی قسم جہنم کی آگ دشمنِ علیؑ پر اس بندے سے بھی زیادہ سخت ہو گی جو اپنے گمان میں اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے (یعنی منکرِ علیؑ کافر و مشرک سے بھی بدتر ہے)

اے ابن عباس! اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیاء اور رسول علیؑ کے بغض پر جمع ہو جاہیں اگرچہ ایسا ہوگا نہیں، اگر ہو جائیں تو اللہ ان تمام کو جہنم میں ڈال دے گا ---

ابن عباس نے سوال کیا، مولاؐ کیا کوئی مولا علیؑ کا دشمن ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ایک قوم دشمنی رکھے گی اور وہ اپنے آپ کو میرےؐ اُمتی قرار دیں گے حالانکہ ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اے ابن عباس! ان کے بغض کی نشانی یہ ہو گی کہ پست ترین لوگوں کو علیؑ پر فضیلت دیں گے ---

اے ابن عباس! جو علیؑ کی مخالفت کرے اس کی تم مخالفت کرو کبھی بھی دشمنِ علیؑ کے مددگار نہ بننا ان کو دوست بھی مت رکھنا۔ اللہ کی قسم علیؑ کی مخالفت کرنے والوں میں سے کوئی بھی اس دنیا سے نہیں جائے گا کہ جو علیؑ کے حق کا انکار کرے گا مگر یہاں تک کہ اللہ اس کی شکل کو تبدیل کر دے گا (یعنی مسخ کر دے گا) اے ابن عباس: خبردار! علیؑ کے بارے میں شک نہ کرنا، کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ سے کفر کرنا ہے--- [1]

---

(1)بشارت المصطفیؐ لشیعۃ المرتضیٰؑ ص 91،92،93

وضاحت: مولاؑ فرماتے ہیں، اعمال اسی کے قبول ہونگے جن کے پاس مولا علیؑ کی ولایت ہے باقی اعمال سمیت جہنم میں، اس سے چند باتیں تو ثابت ہوتی ہیں کہ نجات و بخشش کا دارومدار اعمال نہیں بلکہ ولایت علیؑ ہے، جتنی نمازیں روزے حج کر لو اگر ولایت نہیں تو نمازوں سمیت جہنم میں، دوسری یہ کہ، ولایت کا منکر کافر و مشرک سے بدتر ہے، تیسری بات یہ کہ اگر ملائکہ انبیاءؑ اور مرسلین (رسول) اگر علیؑ سے بغض رکھتے تو سب کے سب جہنمی ہوتے اور چوتھی بات یہ کہ جب بھی مولا علیؑ کا منکر مرتا ہے تو وہ مسخ ہو جاتا ہے، مسخ تو پہلے بھی ہے لیکن اب بظاہر شکل بھی تبدیل ہو جائے گی ، کوئی بھی ایسا نہیں جو کہتا ہو کہ میں علیؑ کا منکر ہوں کہتا کوئی نہیں مگر اعمال و عقیدہ سے ظاہر ہو جاتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جو کہتے ہیں علیؑ کے نام سے نماز باطل ہو جاتی ہے، وہ مولا علیؑ کے انکار کی ایک صورت ہے علیؑ کی مخالفت کی ایک صورت ہے اور یہ لوگ مسخ شدہ ہیں ---

امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو ہمؑ سے ولایت کا دم بھرتے ہیں ہمیںؑ امام بھی مانتے ہیں اور وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ہماریؑ اطاعت کو فرض قرار دیا گیا ہے، اس کے باوجود آئمہؑ کی حجت ہونے کی مخالفت کرتے ہیں اپنے دلوں کی کمزوری کی بنا پر اپنے نفسوں (اپنی خواہشات) کی پیروی کرتے ہیں ہمارےؑ حق میں کوتاہی کرتے ہیں ، اور اُن لوگوں پر عیب لگاتے ہیں جنھیں ہماریؑ معرفت کی سچی بُرہان عطا کی گی ہے اور جو ہمارےؑ امر کو تسلیم کرتے ہیں ---- (بصائر الدرجات)

- **ولایت کے بغیر عبادت**

ابو حمزہ ثمالیؒ کہتے ہیں کہ مولا علیؑ ابن الحسینؑ زین العابدین نے فرمایا: زمین کا کون سا ٹکڑا افضل ہے؟ میں (ابو حمزہ) نے کہا مولاؑ آپ بہتر جانتے ہیں۔ تو مولاؑ نے فرمایا: زمین کا بہترین ٹکڑا وہ ہے جو رکن و مقام کے درمیان ہے، اگر کوئی شخص اتنی عمر پائے جتنی نوحؑ نے اپنی قوم میں گزاری جو کہ ساڑھے نو سو سال ہے، اور اپنی زندگی میں دن کو روزے رکھے اور رات کو اسی مقام پر نماز پڑھے پھر اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ ہماریؑ وَلایت سے خالی ہو تو یہ عبادت اُسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی[1] (ولایت علیؑ کے بغیر نماز روزہ ہر عبادت بے کار ہے)

---

(1) بشارت المصطفیٰؐ لشیعۃ المرتضیٰؑ ص 136

مولا حسنؑ عسکری فرماتے ہیں کہ مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا:

اے میرے اصحابؓ! کیا میںؐ تمہیں ایسے شخص کے حال سے آگاہ کروں جو بد تر ہے؟ اصحابؓ نے کہا جی ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہﷺ مولاؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں لڑنے جائے اور میدان جنگ سے منہ نہ موڑے اور مقابلے کے وقت لڑتا ہوا دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل کیا جائے نہ یہ کہ میدان سے فرار کرتا ہوا مارا جائے اور حوریں اس کی منتظر ہوں اور بہشت کے خزانچی اس کی روح کے وارد ہونے کا انتظار کرتے ہوں، آسمان اور زمین کے فرشتے اس کی طرف حوروں کے نازل ہونے کی راہ تکتے ہوں، اور فرشتے اور بہشت کے خزانچی اس کے پاس نہ آئیں، یہ حال دیکھ کر زمین کے فرشتے جو اس مقتول کے آس پاس موجود ہوں کہیں، کیا سبب ہے کہ حوریں اس پر نازل نہیں ہوتیں اور خازنانِ جنت اس پر وارد نہیں ہوتے تب ساتویں آسمان کے کناروں سے ندا آئے کہ اے فرشتوں تم آسمان کے کناروں سے نیچے کی طرف نظر کرو، تو وہ دیکھیں گے کہ اِس شخص کا اللہ کو واحد جاننا اور رسول اللہﷺ پر ایمان لانا اور اس کی نماز اور زکوۃ اور صدقہ اور سب قسم کی نیکیاں آسمان کے نیچے رُکی پڑی ہیں، اور انہوں نے آسمان کے تمام کناروں کو پرُ کر دیا، گویا ایک بڑا بھاری قافلہ ہے جو مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے، اور وہ فرشتے جو ان بوجھوں کو اٹھائے ہوئے ہیں، کہیں کہ کیا ہوا کہ آسمانوں کے دروازے ہمارے لیے نہیں کُھلتے کہ ہم اس شہید کے اعمال کو لے کر اندر داخل ہوں، تب اللہ تعالی کے حکم سے آسمانوں کے دروازے کھل جائیں اور اُن ملائکہ کو آواز دی جائے۔ اگر تم میں طاقت ہے تو اندر آو۔ تب اُن فرشتوں کے بازو ان اعمال کے بوجھوں کو نہ اٹھاسکیں اور ان اعمال کو اوپر نہ لے جا سکیں اور عرض کریں کہ اے میرے اللہ ہم ان اعمال کو اٹھا کر اوپر نہیں لا سکتے، اس وقت اللہ کی طرف سے ایک منادی ان کو ندا دے کے اے فرشتو! ان بوجھوں کا اٹھانا تمہارا کام نہیں، ان کو اوپر لے کر چڑھنے والی خاص اونٹنیاں ہیں جو عرش کے قریب لے جا کر ان کو درجاتِ بہشت میں پہنچا دیں گی، پھر ان کو بہشت میں جگہ دی جائے گی، تب فرشتے عرض کریں گے کہ وہ اونٹنیاں کون سی ہیں؟ اُس وقت اللہ ان سے پوچھے گا تم کیا چیز اس شخص کے پاس سے اُٹھا لائے ہو؟

فرشتے جواب دیں گے کہ اس شخص کا تجھ کو واحد جاننا اور تیرے نبیؐ پر ایمان لانا۔ تب اللہ ان سے فرمائے : کہ ان بوجھوں کو (یعنی اللہ کو واحد لا شریک ماننا اور مولا محمدؐ پر ایمان لانا اس بوجھ کو) اُٹھانے والی میرے نبیؐ کے بھائی علیؑ اور آئمہؑ طاہرین کی ولایت ہے؟ اگر ولایت اسکے اعمال میں موجود ہے تو وہی ان اعمال کو اٹھائے گی اور اوپر لے جا کر جنت میں پہنچا دے گی، یہ سن کر فرشتے اس کے اعمال کو دیکھیں گے اور باوجود باکثرت اعمال علیؑ اور آل علیؑ کی دوستی رکھنے اور انکے دشمنوں سے دشمنی کرنے کا کہیں نشان تک نہ پائیں تب حق تعالیٰ ان فرشتوں سے جو ان اعمال کو اٹھائے ہوئے ہوں، فرمائے ان (اعمال) کو چھوڑ دو اور اپنی اپنی جگہ پر لوٹ جاو تاکہ جو ان اعمال کو اٹھانے کے حق دار ہیں ان کو اٹھائیں اور لیجا کر ان کے مناسب مقام پر رکھ دیں۔ یہ حکم پاتے ہی وہ فرشتے اپنے اپنے مقررہ مقامات کی طرف چلے جائیں، پھر اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا دے کہ اے شعلہ جہنم! تو ان (اعمال) کو سنبھال اور جہنم میں ڈال کیونکہ اس نے علیؑ اور آل علیؑ کی ولایت کی اونٹنی ان کے اٹھانے کے لیے تیار نہیں کی، تب وہ شخص اُن فرشتوں کو پکارے حالانکہ اللہ ان اعمال کو ان کے کرنیوالے کے لیے بلاؤں اور بوجھ کی صورت میں تبدیل کر دے کہ ان کو ولایتِ امیر المومنینؑ کی اونٹنی نے کیوں نہ اٹھایا اور وہ فرشتے اس شخص کی مولا علیؑ سے مخالفت کرنے اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھنے کو پکاریں اور اللہ اس (مخالف مولا علیؑ، اور منکر ولایت علیؑ) کو کہ وہ کالے سانپوں کی صورت ہو گی ان اعمال پر کہ وہ کوؤں اور قسوں (ایک قسم کا پرندہ) کی صورت میں ہونگے، مسلط فرمائے گا اور ان سانپوں کے منہ سے آگ نکل کر ان سب (اعمال) کو جلا دے ----

اسی طرح اس شخص کے تمام نیک اعمال ضائع اور برباد ہو جائیں اور دشمنانِ علیؑ کی دوستی اور اس ولی اللہ کی ولایت کے انکار کے سوا کوئی عمل باقی نہ رہے اس سبب سے جہنم کے درمیان اس کا مقام ہے ---

اس کے اعمالِ حسنہ حبط ہو جائیں گے---- (تفسیر امام حسنؑ عسکری صفحۂ 70،71،72)

وضاحت: حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے اور وَلایت امیر المومنینؑ نہیں رکھتا تو اس کی شہادت بے کار ہے، لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ: اللہ کو واحد جاننا اور محمدؐ کو اللہ کا رسول ماننا ایک بوجھ ہے اور اس بوجھ کو اٹھانے کے لیے وَلایت علیؑ کی

ضرورت ہے، اگر ولایت علیؑ ہے تو یہ اعمال یہ بوجھ یعنی لا الہ الا اللہ، محمدؐ رسول اللہ " بہشت میں پہنچ جائیں گے اور قبول کیے جائیں گے، اگر منکرِ وَلایتِ امیر المومنینؑ لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کہے تو یہ اسی شخص کے لیے باعث عذاب بن جائیں گے اور اعمالِ برباد ہو جائیں گے، جو لوگ نماز میں میرے مولا علیؑ کی ولایت کی گواہی نہیں دیتے اور صرف لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ پر رک جاتے ہیں تو یہ بوجھ کون اٹھائے گا؟ سوائے ولایت علیؑ، علیؑ ولی اللہ کے جس کو ترک کر دیا گیا اب یہ اقرار کہ اللہ ایک ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اس گواہی دینے والے کے لیے بوجھ ہے جو وہ شخص اللہ کی بارگاہ میں نہیں پہنچا سکتا۔ اور جو عمل اللہ کی بارگاہ میں نہیں پہنچتا وہ برباد ہو جاتا ہے ---

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: مجھے اللہ کی قسم! اگر کوئی شخص قیامت کے روز ستر (70) انبیاءؑ کے برابر عمل لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور دل میں میریؐ اور علیؑ کی ولایت نہ ہو تو اُس کا کوئی عمل قبول نہیں --- (بشارت المصطفیؐ لشیعۃ المرتضیؑ صفحہ 151)

- **اختیارات** ؛ مولا جعفر صادقؑ سھل بن یعقوب سے فرماتے ہیں ---

اے سھل! ہمارےؑ شیعہ کو ہماریؑ وَلایت کی وجہ سے ایک ایسی طاقت حاصل ہے اگر وہ ہماریؑ وَلایت کے ذریعے سمندروں کی لہروں پر چل پڑیں اور درندوں، بھیڑیوں اور جن و انسان پر چل پڑیں اور درندوں، بھیڑیوں اور جن و انسان میں سے دشمن کے درمیان میں موجود ہوں تو اُن کے خوف سے ہماریؑ وَلایت کی وجہ سے امان میں رہے گا، وہ اللہ پر اعتماد ہماریؑ وَلایت میں مخلص ہے (بشارت المصطفیؐ لشیعۃ المرتضیؑ صفحہ 216)

- **خیرِ کل**: مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: جو اس بات پر خوش ہو کہ اللہ اُس کے لیے تمام خیر جمع کر دے تو وہ میرےؐ بعد علیؑ سے محبت رکھے اور علیؑ کے محبوں سے محبت کرے اور علیؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھے (بشارت المصطفیؐ لشیعۃ المرتضیؑ ص 284)

وَلایتِ مولا علیؑ رکھنے والوں کے لیے خیر ہی خیر ہے: خیر کا متضاد ہے "شر" یعنی بدی، فساد، فتنہ، خرابی: اگر کوئی ولایت علیؑ کے بغیر عبادت کر رہا ہے تو وہ عبادت نہیں شر اور فتنہ پھیلا رہا ہے ----

- **ابتدائی نعمت**: مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں: جس نے اس حالت میں صبح کر لی کہ ہماریؑ وَلایت کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کرے تو وہ ابتدائی نعمت پر اللہ کی حمد کرے پوچھا گیا ابتدائی نعمت کیا ہے؟ فرمایا: پاکیزہ ولادت (بشارت المصطفیؐ لشیعۃ المرتضیؑ)

➢ **وَلایت علیؑ اور رسالتِ محمدؐ** مولا محمدؐ مولا علیؑ سے فرماتے ہیں ----

یاعلیؑ! اگر آپؑ نہ ہوتے تو اللہ کی جماعت کی پہچان نہ ہوتی، یاعلیؑ آپؑ ہی کی وجہ سے اللہ کے دشمن کی پہچان ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص آپؑ کی وَلایت کے بغیر اللہ سے ملاقات کرے گا تو اُس کے پاس نیک اعمال میں کچھ نہیں ہوگا! اور بے شک اللہ نے میریؐ طرف وحی کی: یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہ: اے رسولؐ جو حکم میں نے آپؐ کی طرف نازل کیا ہے: یعنی یاعلیؑ آپؑ کی وَلایت کے بارے میں، اور اگر تو نے ایسا کر کے نہ دکھایا، تو میریؐ رسالت کا کوئی کام نہ کیا: یاعلیؑ اگر میںؐ محمدؐ آپؑ کی وَلایت کے حکم کو انجام نہ دیتا تو میرےؐ سارے اعمال غارت ہو جاتے (تباہ ہو جاتے) (بشارت المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ صفحہ 290)

➢ **ایک سوال**

ابن عباس کہتے ہیں! مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا---

جب قیامت کا دن ہوگا میںؐ اور علیؑ صراط پر کھڑے ہوں گے۔ ہمارےؐ ہاتھ میں تلوار ہوگی، جو بھی وہاں سے گزرے گا ہمؐ اس سے وَلایت علیؑ کے بارے میں سوال کریں گے، اگر اس کے پاس وَلایتِ علیؑ ہو گی تو وہ کامیاب ہو گا نجات پائے گا---

اگر اس کے پاس علیؑ کی وَلایت نہیں ہو گی تو ہمؐ اس کی گردن پر ضرب لگائیں گے اور اس کو جہنم میں ڈال دیں گے، اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس فرمان کا ہے۔ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ مَا لَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ بَلْ ھُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ترجمہ: اور انہیں ٹھہراو ان سے سوال کرنا ہے بلکہ آج کے دن وہ سر جھکائے کھڑے ہوں گے (بشارت المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ صفحہ 300)

➢ **مثل الکعبہ**: مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا!

یاعلیؑ آپؑ کعبہ کی مثل ہیں، آپؑ سب کو عطا کرتے ہیں اور آپؑ کو کوئی نہیں عطا کرتا، اور یاعلیؑ جو آپؑ کو قبول کر لے تو اسے اس کی قوم قبول کر لے گی، اور جو آپؑ کو نا مانے اُنہیں کچھ نہیں ملے گا یہاں تک کے مر جائیں (بشارت المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ صفحہ 453)

➢ **عزتِ محمدؐ:** امام علیؑ زین العابدین فرماتے ہیں کہ مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ----

اللہ نے مجھے مخلوقات پر فضیلت دی ہے اور تمام پیغمبروں پر مجھے شرف عنایت فرمایا ہے اور قرآن عظیم کے ساتھ مجھے خاص کیا ہے، اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ساتھ مجھ محمدؐ کو عزت بخشی ہے --- (تفسیر امام حسنؑ عسکری صفحۂ 509)

اللہ نے محمدؐ کو علیؑ کے ساتھ عزت دی ہے، محمدؐ کی تمام تر عزت علیؑ ہے ---

➢ **جو مولا محمدؐ جیسی زندگی چاہتا ہے!**

مولا جعفرؑ صادقؑ فرماتے ہیں: مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ----

جو کوئی مجھ محمدؐ جیسی زندگی کا ارادہ رکھتا ہے اور مجھ محمدؐ جیسی موت کا ارادہ رکھتا ہے اور داخل جنت عدن ہونا چاہتا ہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ علیؑ سے تولا رکھے اور علیؑ کے دوستوں سے دوستی اور محبت رکھے، اور علیؑ کے دشمن سے دشمنی رکھے، اور علیؑ کے بعد آنے والے اوصیاء (آئمہؑ) کو تسلیم کرے ---[1]

<u>جو محمدؐ جیسی زندگی گزارنا چاہے تو ولایت کا اقرار کرے، کون گمان کر سکتا ہے کہ محمدؐ کی زندگی کیا ہے؟</u>

لذتِ داؤدؑ

مولا جعفرؑ صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی نازل فرمائی! کہ اے داؤدؑ تم مجھ سے خوش رہو اور میرے ذکر کو اپنی لذت قرار دو۔[2]، <u>اللہ کا ذکر حضرت داؤدؑ کی لذت ہے، کیا ہے اللہ کا ذکر؟</u>

مولا جعفرؑ صادقؑ سورہ جمعہ کی آیت- فاسعوا الیٰ ذکر اللہ: اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، کے ضمن میں فرماتے ہیں: ذکر اللہ سے مراد وَلایتِ علیؑ ہے[3]

ذکر اللہ یعنی ولایۃ علیؑ ابن ابی طالبؑ ولایت علیؑ کی طرف دوڑو ----۔ اس کا مطلب داؤدؑ نبی کی لذت علیؑ کی وَلایت ہے ---

---

(1) الکافی کتاب الحجت باب ما فرض اللہ عز وجل ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ من الکون مع الأئمة

(2) امالی شیخ صدوق مجلس 32 (3) تفسیر فرات

➢ أنا صاحب رسول اَللّٰہُ ﷻ

فيه : عن المسيب، عن أمير المؤمنين ، قال : والله خلفني رسول الله في أمته، فأنا حجة الله عليهم بعد نبيه لله وإن ولايتي لتلزم أهل السماء كما تلزم أهل الأرض، وإن الملائكة لتتذاكر فضلي وذلك تسبيحها عند الله تعالى . أيها الناس، اتبعوني أهدكم سواء السبيل، ولا تأخذوا يميناً وشمالاً فتضلوا ، أنا وصي نبيكم وخليفته، وإمام المؤمنين وأميرهم ومولاهم، وأنا قائد شيعتي إلى الجنة، وسائق أعدائي إلى النار . أنا سيف الله على أعدائه ورحمته على أوليائه، أنا صاحب رسول الله وصاحب لوائه وصاحب مقامه وشفاعته والحسن والحسين وتسعة من ولد الحسين خلفاء الله في أرضه، وأمناؤه على وحيه، وأئمة المسلمين بعد نبيه، وحجج الله على بريته [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہﷻ کی قسم! رسول اللہﷺ نے اپنی امت میں میریؑ جانشینی کی (یعنی رسول اللہ نے مجھےؑ اپنی امت پر خلیفہ بنایا) پس میںؑ بعد از نبیؐ اس (امت) پر اللہﷻ کی حجت ہوں، اور بے شک، آسمان والوں پر میریؑ ولایت اسی طرح لازم ہے جیسے زمین والوں پر لازم ہے، اور یقیناً، فرشتے میرےؑ فضائل کا ذکر کرتے ہیں پس یہ (میرےؑ فضائل کا ذکر ہی) اللہ کی بارگاہ میں (ان فرشتوں کی) تسبیح ہے --- اے لوگو! میریؑ اتباع کرو میںؑ تمہیں سیدھا راستہ بتاؤں گا، اور دائیں بائیں نہ ہٹنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے، میںؑ تمہارے نبیؐ کا وصی اور انؐ کا خلیفہ ہوں ، میںؑ مومنینؑ کا امامؑ ہوں، میںؑ مومنین کا امیر اور ان کا مولاؑ ہوں، میںؑ اپنے شیعوں کو جنت کی طرف لے جانے والا قائد ہوں، اور اپنے دشمنوں کو آگ میں ڈالنے والا ہوں، میںؑ اللہﷻ کے دشمنوں پر اللہﷻ کی تلوار ہوں اور اس کی اولیاء پر اللہﷻ کی رحمت ہوں، میںؑ رسول اللہﷺ کا مالک ہوں، میںؑ رسول اللہﷺ کی لواء کا مالک ہوں، میںؑ رسول اللہﷺ کے مقام کا مالک ہوں، میںؑ رسول اللہﷺ کی شفاعت کا مالک ہوں، میںؑ حسنؑ اور حسینؑ کا مالک ہوں، اور میںؑ حسینؑ کے نو (9) بیٹے جو زمین پر اللہﷻ کے خلیفہ ہوں گے کا مالک ہوں، میںؑ اللہﷻ کی وحی کا امین ہوں، اور نبیؐ کے بعد تمام مسلمانوں کا امامؑ ہوں اور اس کی مخلوق پر اللہﷻ کی حجت ہوں ---

---

(1) طوالع الانوار جلد ۲ ص ۲۳۱ (بیروت لبنان)

اولیاءؑ کا کلام

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: جو اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں اور اللہ کی کبریائی کا اقرار کرتے ہیں وہ اپنی زبان کو بلاوجہ کلام سے روکتے ہیں اور اپنے شکم کو حرام غذا سے روکتے ہیں اور خود کو صیام و القیام میں مصروف رکھتے ہیں، اصحابؓ نے عرض کیا مولاؐ وہ تو اولیاء اللہ ہیں، آپؐ نے فرمایا: اولیاء کی خاموشی میں فکر ہوتی ہے، اور ان کے کلام میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے --- (امالی صدوقؒ مجلس 46)

اولیاء کے کلام میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے مولاؐ نے ہمیں اللہ کے اولیاء کی نشانی سے آگاہ کر دیا ہے، ذکر اللہ سے مراد مولا علیؑ ہیں ذکر اللہ ولایت علیؑ ہے، یعنی جس کے کلام میں علیؑ ہے وہی اللہ کا ولی ہے، ان کے ذکر میں فکر میں علیؑ ہی علیؑ ہے ---

محمدؐ اور اللہ صراط مستقیم پر: مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں: اللہ نے اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ترجمہ: جو آپؐ کی طرف وحی کیا گیا ہے تو اسے مضبوطی سے تھام لیں بے شک آپؐ صراط مستقیم پر ہیں- (زخرف 47)

یعنی" یقیناً آپؐ وَلایت علیؑ پر ہیں اور علیؑ ہی صراط المستقیم ہیں (بصائر الدرجات جلد 1 باب 7 حدیث 7)

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ4 بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے--- (ھود 56)

صراط مستقیم ولایت علیؑ ہے، یعنی اللہ اور محمدؐ علیؑ کی وَلایت پر ہیں ---

اقرارِ ولایت ہی توحید

عن رشید الهجری قال امیر المومنین ، ان ولَایتي ولایة الله و هو قوله هُنالَكَ الْوَلَايَة لله الْحَقِّ فهی ولَایتي فمن اقربها فقد اقر له بالوحدانیة و لمحمد بالنبی و من انکر ها فقد انکر وحدانیة الله و نبوة محمد (منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان، (خطی) ص **400**)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، بے شک! میریؑ وَلایت اللہ کی وَلایت ہے، اور اس کا فرمان "یہاں اللہ کی وَلایت حق ہے (الکہف44) " یہ میریؑ ہی وَلایت ہے، پس جس نے اس (میریؑ ولایت) کا اقرار کیا، تو اس نے اللہ کی واحدانیت اور محمدؐ کی نبوت کا اقرار کیا، اور جس نے اس (میریؑ ولایت) کا انکار کیا تو اس نے اللہ کی توحید اور محمدؐ کی نبوت کا انکار کیا ---

- **العرش والکرسی**

جمہور بن حکیم کہتے ہیں ، میں نے امام سجادؑ کو دیکھا کہ آپؑ کے پَر ظاہر ہوئے اور آپؑ آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے --- پھر کچھ دیر کے بعد زمین پر تشریف لائے اور فرمایا، ابھی ابھی میںؑ نے جعفر طیار بن ابی طالبؑ کو اعلی علیین میں دیکھا ہے ---

میں (راوی) نے امامؑ سے پوچھا، کیا آپؑ آسمانوں تک جا سکتے ہیں ؟ ---- امامؑ نے فرمایا ---

نَحْنُ صَنَعْنَا مَا فَكَيْفَ لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَصْعَدَ إِلَى مَا صَنَعْنَاهُ نَحْنُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيُّ لِنَا

فرمایا، ہمؑ نے ہی اسے (آسمانوں کو) بنایا ہے --- یہ کیسے ناممکن ہو سکتا ہے کہ جو شے ہمؑ نے بنائی ہو اور وہاں تک ہمؑ رسائی نہ رکھتے ہوں، اور وہاں تک پرواز نہ کر سکتے ہوں --- ہمؑ ہی عرش کو اٹھانے والے ہیں --- اور عرش اور کرسی ہمارےؑ لیے ہے ---[1]

- **خوبصورت منظر**

انس بن مالک کہتا ہے، میں نے مقامِ ینبع کے باہر امام زین العابدینؑ کو پیدل جاتے ہوئے دیکھا --- تو آپؑ سے عرض کیا ---

اے فرزند رسول اللہ، اگر آپؑ سواری پر سوار ہو جاتے تو یہ پیدل چلنے سے بہتر تھا ؟

اس پر امامؑ نے فرمایا، یہاں میرےؑ لیے جانور کی سواری سے بھی زیادہ آسانی میسر ہے --- دیکھو !--- اس کے بعد مولاؑ ہوا نے آپؑ کو اٹھا لیا اور ہر طرف سے پرندوں نے مولاؑ کو گھیر لیا ----

انس کہتا ہے، میں نے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ خوبصورت منظر نہیں دیکھا کہ پرندے امامؑ سے محوِ گفتگو تھے اور ہوا کلام کر رہی تھی --[1]

قال الصادق : ولايتي لأمير المؤمنين أحب إلي من ولادتي منه [2]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، مجھےؑ امیر المومنینؑ کا بیٹا ہونے سے زیادہ عزیز ہے ، کہ میںؑ امیر المومنینؑ کی ولایت پر ہوں ---

---

(1) معرفت آل محمد ص **178**

(2) اعتقادات الصدوق ؛ طوالع الانوار جلد **1** ص **167**

قاتل اور مقتول

مولا علیؑ زین العابدین قصاص کے بارے میں لوگوں کو بتا رہے تھے اس کے بعد مولاؑ فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندوں: یہ اس شخص کے قتل کا قصاص ہے جس کو تم دنیا میں قتل کرتے ہو اور اُس کی روح کو فنا کرتے ہو، کیا تم چاہتے ہو کہ میںؑ تم کو اُس قتل سے آگاہ کروں جو اس قتل سے عظیم تر ہے اور اللہ جو قصاص اس کے قاتل پر واجب کرتا ہے وہ تمھارے اس قصاص سے بہت بھاری ہے، اصحاب نے عرض کیا مولاؑ ضرور ارشاد فرمائیں! مولاؑ نے فرمایا: اس قتل سے بڑھ کر وہ قتل ہے کہ تو ایسا قتل کرے کہ اس کی اصلاح نہ ہو سکے اور نہ کبھی وہ (مقتول) اس کے بعد زندہ ہو سکے، اصحاب نے عرض کیا: مولاؑ وہ کون سا قتل ہے؟

فرمایا: وہ قتل یہ ہے کہ! کوئی کسی شخص کو محمدؐ کی نبوت اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی وَلایت سے گمراہ کرے اور اُس کو اللہ کے مخالف طریقے پر چلائے، یہ ہے وہ قتل جو اس مقتول کو ہمیشہ آتش جہنم میں رکھے گا اور اسی طرح اس قتل کا عوض بھی یہی ہے کہ اس کا قاتل بھی مقتول کی طرح ہمیشہ جہنم میں جلتا رہے گا---[1]

<u>وَلایت علیؑ سے روکنے والا قاتل اور رک جانے والا مقتول اور دونوں جہنمی ---</u>

وبهذا الاسناد، عن الحسين بن سعيد، عن الحسن بن بنت إلياس، قال: سمعت الرضا عليه السلام يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لعن الله من أحدث حدثا أو آوى محدثا، قلت: وما الحدث؟ قال: من قتل.[2]

ترجمہ: مولا علیؑ رضا فرماتے ہیں مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ لعنت کرتا ہے اس شخص پر جو حدث پیدا کرے یا حدث کرنے والے کو پناہ دے، پوچھا گیا کہ مولاؑ یہ حدث کیا ہے؟ مولاؑ نے فرمایا: جو قتل کرے ---

<u>وَلایت علیؑ سے روکنے والا قاتل ہے اور مولاؑ فرما رہے ہیں جو قتل کرے اور جو قاتل کو پناہ دے وہ لعنتی ہے، یعنی جو ولایت علیؑ سے روکے وہ لعنتی ہے اللہ اس پر لعنت کرتا ہے جو ولایت علیؑ سے روکنے والے کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت ---</u>

(1) تفسیر امام حسن عسکری ص 527

(2) معانی الاخبار جلد 2 باب نوادر المعانی

قال الامام الجعفر الصادق، اعدائو نا مسوخ هذا الامة (مشارق الانوار اليقين ص 343)

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: ہمارےؑ دشمن اس اُمت کے مسخ شدہ (افراد) ہیں ---

جو مولاؑ کے فضائل کا انکار کرے وہ مولاؑ کا دشمن ہے، اب چاہے نمازیں پڑھے روزہ، زکوۃ، حج جو عمل کرے وہ مسخ شدہ ہے اور اس کے اعمال بھی مسخ ہیں ---

عن ابی حمزہ عن ابی جعفر فابی اکثر الناس ولایته علی الاکفوراً (اکمال الدین بولایت امیر المومنین ص **189**)

ترجمہ: مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: کافروں کے علاوہ کوئی بھی وَلایت علیؑ کا انکار نہیں کرتا ---

- **ابلیس کی نصیحت**

علی بن صوفی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابلیس لعین سے میری ملاقات ہوئی ---

ابلیس نے مجھ سے پوچھا! تو کون ہے؟

میں نے اسے بتایا کہ میرا تعلق اولادِ آدمؑ سے ہے ---

اس نے کہا: لا الہٰ الا اللہ ، تیرا تعلق اس قوم سے ہے جو اپنے خیال کے مطابق اللہ سے محبت کرتے ہیں اور پھر اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اور زبان سے ابلیس سے نفرت کرتے ہیں پھر اسی کی اطاعت کرتے ہیں ---

میں (علی بن صوفی) نے کہا: تم کون ہو؟

اس نے کہا: میں اسم کبیر اور طبلِ عظیم کا مالک ہوں، میں ہابیل کا قاتل ہوں، اور میں نوحؑ کے ساتھ کشتی میں بیٹھنے والا ہوں، میں ناقہِ صالحؑ کو پے کرنے والا ہوں، میں ابراہیمؑ کو جلانے کے لیے نارِ نمرود بھڑکانے والا ہوں، میں یحییٰؑ کے قتل کی تدبیر کرنے والا ہوں، میں ہی جادوگروں کو ابتداء میں دربارِ فرعون میں لانے والا ہوں اور سامری کے ہاتھوں میں ہی بنی اسرائیل کی گمراہی کے لیے بچھڑا بنوانے والا ہوں، اور میں ابرہہ اور اس کے لشکر کو ہاتھیوں پر سوار کر کے کعبہ کو تباہ کرنے کی غرض سے انھیں مکہ کی طرف روانہ کرنے والا ہوں،

میں بصرہ کی جنگ میں ہودج اور اونٹ کو میدان میں لانے والا ہوں، میں منافقین کا امام ہوں، پہلے گروہوں کو تباہ کرانے والا اور آخری گروہوں کو گمراہ کرنے والا میں ہوں، میں ناکثین کا بزرگ قاسطین کا رکن اور مارکین کی امید ہوں، میں ابومُرہ ہوں، میں آگ کا پیکر ہوں، میری تخلیق مٹی سے نہیں ہوئی، اور میں وہی ہوں جس پر رب العلمین کا غضب نازل ہوا تھا ---

میں (راوی) نے کہا تجھے اللہ کا واسطہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا جس کی وجہ سے مجھے اللہ کا قرب حاصل ہو، اور جس کے ذریعے سے میں دنیاوی مصائب کا مقابلہ کر سکوں ؟

ابلیس نے کہا: اگر دنیا کے مصائب سے بچنا چاہتا ہے تو پھر کفایت شعاری اختیار کر، اور اگر آخرت کی ضرورت ہے تو اس کے لیے علیؑ سے محبت اور علیؑ کے دشمن سے دشمنی رکھ ---

یاد رکھ میں (ابلیس) سات آسمانوں پر اللہ کی اطاعت کر چکا ہوں اور سات زمینوں پر اللہ کی نافرمانی کر چکا ہوں، میں نے جس بھی ملک مقرب اور نبی اور مرسلین (رسولوں) کو دیکھا تو اُسے علیؑ کی وَلایت کے ذریعے ہی اللہ کا قرب حاصل کرتے ہوئے پایا ہے ---

علی بن صوفی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ میری آنکھوں سے غائب ہو گیا، بعد ازاں میں نے مولا محمدؑ باقرؑ سے ملاقات کی اور یہ سارا واقعہ سنایا، تو مولاؑ نے فرمایا: ملعون نے زبان سے ایمان کا اظہار کیا ہے اور دل سے کفر کیا ---[1]

➢ حکمتِ لقمان

پیامبر اکرم ، علی حکمت را به جبرئیل یاد داد و جبرئیل بر لقمان ذره ای نازل کرد [2]

ترجمہ ، رسولؐ اللہ نے فرمایا ، علیؑ نے جبرئیل کو حکمت سکھائی، اور جبرئیل نے لقمان پر اس حکمت کا ایک ذرہ نازل کیا ---

---

(1) مدینۃ المعاجز ج 1 صفحۂ 77،78

(2) مناقب الحق صفحہ 43

مولا موسیٰؑ کاظم اور وَلایت علیؑ

بِأَنَّكَ انت الله الذی لا اله الا انت وحدك لا شريک لک، و ان محمداً صلی الله علیه و آله عبدك و رسولك، و ان علياً آمير المومنينَ و سيد الوصينَ و وارث علم النبينَ و قاتِلِ المشركينَ و امام المتقينَ و مجاهدَ الناكثينَ و القاسطينَ و المارقينَ امامی و حجتی و صحراطی و دليلی و محجتی و من لا أثقُ بالاعمال و ان زكتَ و لا أرهامبجية و ان صلحت الا بولايته و الائتمام به و الاقرارِ بفضائله و القبولِ من حملتها و التسليم لرُواتِها،[4]،[3]،[2]،[1]

ترجمہ: اے اللہ! تو واحد لاشریک ہے، تیرے سوا کوئی الہ نہیں، اور بے شک محمدؐ تیرے عبد اور رسول ہیں اور بہ تحقیق علیؑ امیرالمومنین اوصیاء کے سردار اور علوم انبیاءؑ کے وارث، مشرکین کے قاتل، متقیوں کے امامؑ، ناکثین قاسطین اور مارقین کے ساتھ جہاد کرنے والے ہیں، علیؑ امیر المومنینؑ میرےؑ امامؑ اور مجھؑ موسیٰؑ کاظم پر حجت اور میرےؑ صراط، اور میریؑ دلیل برحق ہیں، اور مجھؑ موسیٰؑ کاظم کے اپنے اعمال اگرچہ وہ بہت اچھے اور پاکیزہ عمل ہیں پر اعتماد نہیں کرتا اور میںؑ موسیٰؑ کاظم اپنے ان اعمال کو نجات دلانے کا سبب نہیں سمجھتا اگرچہ عمل صالح ہیں مگر امیر المومنینؑ علیؑ کی وَلایت کے ساتھ قبولیتِ اعمال ہیں، اگر نجات دلانے کے قابل ہے تو اقرارِ وَلایت اور اقرارِ فضائل اور انؑ کے فرمان کو تسلیم کرنا نجات ہے ---

میں پوچھتا ہوں کہ کیا مولا موسیٰؑ کاظم مولا علیؑ جیسے امام نہیں؟ کیا مولا کاظمؑ کی وَلایت امیر المومنینؑ کی وَلایت نہیں؟ کیا امامؑ کے اعمال میں کوئی کمی کوئی کجی ہو سکتی ہے؟ پھر مولا کاظمؑ کیوں فرما رہے ہیں کہ مجھؑ موسیٰ کاظمؑ کے اعمال قبول نہیں ہونگے جب تک ولایت علیؑ اقرار نہ کروں؟ اور نطفے کی پیدائش کی نماز علیؑ کے ذکر سے باطل ہوتی ہے، ہاں باطل ہی ہو گی اس میں علیؑ جو نہیں ---

---

(1) اکمال الدین بولایت امیر المومنین ص 124

(2) مفتاح الفلاح ، معدن الذهب

(3) مهج الدعوات و منهج العبادات ۲۳٤

(4) کتاب، هو العلی العظیم ۳۹

➢ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (تفسیر)

امام باقر در تفسیر آیة (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) فرمودند، که ما از علی آمدیم و به سوی علی باز می گردیم .

معلی راوی حدیث می پرسد : یا بن رسول الله چگونه ؟ فرمودند ؛ یعنی از ولایت علی آمدیم و به ولایت علی باز می گردیم .

دوبارہ می گوید ؛ عجبم بیشتر شد. فرمودند ؛ و یحک یابن خنیس اما علمت ان حقیقه الماء و التراب ولایة علی التی صنعیت السحاب -

عرض کردم ؛ بلی . فرمودند ؛ وقتی آدم ابو البشر خلق شد از چه خلق شد ؟ عرض کردم ؛ از آب و خاک .

فرمودند ؛ وقتی مُرد ، جبرئیل هم اول آب به رویش ریخت و بعداً خاک ، این گونه است که انا لعلی و الی علیٍ راجعون [1]

ترجمہ ، امام باقرؑ نے آیت (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں اسی ہی کی طرف لوٹنا ہے ، کی تفسیر میں فرمایا ---

ہم علیؑ کی طرف سے آئے ہیں اور علیؑ کی طرف ہی لوٹنا ہے --- حدیث کے راوی معلی نے کہا، یا ابن رسول اللہؐ کیسے ؟

مولاؑ نے فرمایا ، یعنی ہم ولایت علیؑ سے آئے ہیں اور ولایت علیؑ کی طرف لوٹنا ہے ---

راوی کہتا ہے میں دوبارہ اور بھی زیادہ حیران ہوا --- مولاؑ نے فرمایا ، اے خنیس کے بیٹے تجھ پر افسوس ، کیا تو نہیں جانتا کہ پانی اور خاک (مٹی) کی حقیقت علیؑ کی ولایت ہے جس نے بادل کو بنایا --- میں نے کہا، جی ہاں ایسا ہی ہے --- مولاؑ نے فرمایا ، آدمؑ ابو البشر کو کس چیز سے خلق کیا گیا تھا ؟ میں (راوی) نے عرض کیا، پانی اور مٹی سے ---

مولاؑ نے فرمایا ، جب ان (آدم) کی وفات ہوئی تو، جبرائیل نے ان پر پہلے پانی ڈالا (یعنی غسل) اور پھر خاک ڈالی (یعنی دفن کیا)

اس لیے (میںؑ) نے کہا (انا لعلی و الی علیٍ راجعون) ہم علیؑ کے لیے ہیں اور علیؑ ہی کی طرف لوٹنا ہے ---

قال رسول الله (صلی الله علیه و آله) أنا لعلی وأنا الیه راجعون [2]

رسول اللہؐ نے فرمایا، میںؐ علیؑ کے لیے ہوں --- اور میںؐ نے اسیؑ کی طرف لوٹنا ہے ---

(1) مناقب الحق ص 62 (2) علی اعلی عالی ص 83

➢ نور واحد

حضرت جابر بن عبداللہؓ انصاری فرماتے ہیں ، صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت مولا محمدؐ رسول اللہ کی خدمت بابرکت میں موجود تھی اتنے میں امیر المومنینؑ تشریف لائے، مولا محمدؐ رسول اللہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے بھائی کو اپنے سینے نورانیہ سے لگایا بغل گیر ہوئے، ہم نے امیر المومنینؑ کو تشریف لاتے دیکھا اور رسول اللہؐ نے جب سینہ سے لگایا تو ہم دیکھ رہے تھے، مگر اچانک امیر المومنین علیؑ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، وہاں فقط رسول اللہؐ تشریف فرما ہیں، جب ہمیں امیر المومنینؑ نظر نہ آئے تو ہم نے عرض کی، یا رسول اللہؐ آپؐ کے ابن عم کہاں گے؟ رسول اللہؐ نے مسکرا کر فرمایا، اے لوگو کیا تم نے مجھ سے نہیں سنا انا و علی من نور واحد ؛ میںؐ اور علیؑ نور واحد سے ہیں، آج جب ہمؑ ملے تو وہ منزل اول کے مشتق، پس علیؑ کا نور میرےؐ نور میں امتزاج فرما گیا ہے، اس لیے تمہیں ایک ہستی (محمدؐ) نظر آرہی ہے، جسے تم دیکھ رہے ہو، جب مولا محمدؐ رسول اللہ نے یہ فرمایا، اس وقت ہمارے چہرے شدت رعب سے سفید ہوگئے اور دل کانپ رہے تھے، جب امیر المومنین علیؑ کی غیبت نے طول کھینچا تو ہم نے عرض کی، یا رسول الله بحق من ارسلك بالحق آپؐ ہمیں امیر المومنینؑ کی خبر دیں اور انہیںؑ ظاہر فرمائیں تاکہ ہمارے دلوں سے شک دور ہو اور تعجب کافور ہو ---!

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا، علی منی و انا من علی ، علیؑ مجھؐ سے ہے اور میںؐ علیؑ سے ہوں، اس وقت مولا محمدؐ کی پیشانی مبارک سے پسینہ اطہر کے قطرات نمودار ہوئے اور جبیں اقدس سے اس قدر نور ظاہر ہوا کہ ہم نے گمان کیا کہ اس نور سے تمام اہل زمین جل راکھ ہو جائیں گے، مولا محمدؐ رسول اللہ نے ہماری یہ حالت دیکھ رہے تھے، اس وقت آپؐ نے ارشاد فرمایا ---

این قیوم الا ملاك این مدبر الا فلاك این مبداء الکائنات این حقیقة الموجودات این عالم الغیب و المکاشفات این الصراط المستقیم و این بغضه عذاب الیم این اسد الله الغالب این الذی دمه دمی الحمه الحمی و روحه روحی این الامام الهمام امیر المومنین

کہاں ہے وہ جو املاک عالم ملک و ملکوت کو قائم کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو افلاک کی تدبیر کرنے والا ہے؟ یعنی عوالم کو قیام میں لانے والا اور آسمانوں کا نظام چلانے والا کہاں ہے؟ کہاں ہے کائنات کی ابتدا کرنے والا؟ یعنی جس کے لب اقدس کی جنبش کن سے تخلیق

کائنات ہوتی ہے وہ کہاں ہے؟ کہاں ہے عالم الغیب و مکاشفات ؟ کہاں ہے صراط مستقیم؟ کہاں ہے وہ جس کا بغض عذاب علیم کا باعث ہے؟ کہاں ہے اسد اللہ جو کل پر غالب ہے، کہاں ہے وہ جس کا خون میراؐ خون ہے جس کا گوشت میراؐ گوشت ہے؟ کہاں ہے وہ جس کی روح میریؐ روح ہے؟ کہاں ہے امام الھمام امیر المومنینؑ ؟

اتنے میں امیر المومنینؑ کی آواز آئی لبیک، لبیک یا سید البشرؐ جب ہم نے امیر المومنینؑ کی آواز سنی تو ہم نے رسول اللہؐ کی طرف دیکھ رہے تھے اچانک آپؐ کی داہنی جانب امیر المومنینؑ ظاہر ہوئے اور فرما رہے تھے ، لبیک، لبیک یا سید البشرؐ ----

جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ اور علیؑ ایک کیسے ہوگے؟ اور پھر ظاہر کیسے ہوئے؟

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، اے جابر مولا علیؑ وہ امر عظیم ہیں جسے اللہ جانتا ہے جب ہمؑ بغل گیر ہوئے، علیؑ کا سینہ میرےؐ سینے سے لگا تو علیؑ کا گوشت میرےؐ گوشت میں انؑ کا خون میرےؐ خون میں، اور انؑ کا نور میرےؐ نور میں امتزاج کر گیا جیسے ہمؑ خلق اول میں ایک تھے اس عالم ناسوت میں صورت بشری میں آنے سے پہلے ---- (خلیفۃ اللہ فی العالمین صفحہ 31)

و قد سأل بعض الشيعة مولانا فقال له يا مولانا من أنت؟ فقال: أنا محمد الأول وأنا محمد الآخر وكلّ محمّد فأنا هو أكفاكم جحدكم، أما سمعتم قول مولاكم أولنا محمد وآخرنا محمد وأوسطناً محمد وكلنا محمد، ثم قال: أنا على العسكري وعلي وعلي وكل على فأنا هو.

کچھ شیعوں نے مولاؑ صادقؑ سے پوچھا ، آپؑ کون ہیں؟ مولاؑ نے فرمایا ، میںؑ پہلا محمدؐ ہوں، اور میںؑ آخری محمدؐ ہوں، اور سارے محمدؐ میںؑ ہوں، پس میںؑ تمہارے جان بوجھ کر انکار کرنے کے لیے کافی ہوں (یعنی میںؑ کافی ہوں کہ اگر میراؑ انکار کیا تو سب کا انکار کیا) کیا تم نے اپنے مولاؑ کا قول نہیں سنا؟ ہماراؑ پہلا محمدؐ ہماراؑ درمیانہ محمدؐ ہماراؑ آخری محمدؐ ہمؑ سب محمدؐ ہیں، پھر مولا صادقؑ نے فرمایا ، میںؑ علیؑ العسکری ہوں، اور علیؑ ہوں، اور علیؑ ہوں ، سارے علیؑ میںؑ جعفر الصادقؑ ہی ہوں ---(کتاب، الحجب و الانوار ص 21)

معدن وحی اور حضرت جبرائیل امینؑ

ایک دن مولا محمدؐ رسول اللہ نے جبرائیلؑ سے پوچھا ہے میرے بھائی! آپ وحی کہاں سے لاتے ہو ؟

جناب جبرائیلؑ نے عرض کیا میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے واسطے سے ---

مولا محمدؐ خاتم الانبیاءؑ نے ارشاد فرمایا ، وہ کہاں سے وحی اخذ کرتے ہیں --- ؟

جبرائیلؑ نے عرض کیا، حجاب کے پیچھے سے آواز آتی ہے اور میں اس کو سن کر یاد کر لیتا ہوں ---

مولا محمدؐ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ، اب جاؤ اور اس حجاب کو ہٹا کر دیکھو وہاں کیا ہے ---؟

جبرائیلؑ نے عرض کیا، میری اتنی مجال کہاں کہ یہ جرات اور جسارت کر سکوں --- ؟

مولا محمدؐ نے فرمایا ، جاؤ یہ میرا حکم ہے، جناب جبرائیلؑ نے عرض کیا میں آپؐ کے حکم کی اطاعت کروں گا ---

جبرائیلؑ نے حجاب وحی کی طرف پرواز کی جہاں سے آواز آتی تھی اس پردے کو ہٹایا، پردے کے پیچھے دیکھا کہ امیر المومنینؑ کھڑے ہیں اور احکامات وحی کا اجراء فرما رہے ہیں ---

جبرائیلؑ واپس خدمت رسالت مآبؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، (میں) مولائے کائنات امیر المومنینؑ کی اس قدر معرفت نہیں رکھتا کہ میرے مولاؑ و آقا کا یہ مقام بھی ہے، یہ میرے روز ازل سے استاد ہیں، جب خداوند عالم نے مجھے خلق کیا اور فرمایا من انا. میں کون ہوں؟ تو مجھے کچھ پتہ نہ تھا بارگاہ احدیت سے ارشاد ہوا، اپنا استاد طلب کر، میں نے عرض کیا مجھے استاد مل جائے، تو مجھے بتائے اس وقت عالم انوار میں ایک نقاب پوش کو دیکھا جو میرے پاس تشریف لائے میں نے اپنا حال بیان کیا، تو انہوں نے فرمایا ، بارگاہ خداوندی سے ارشاد ہوگا۔ من انا و من انت. میں کون ہوں اور تو کون ہے؟ تو تم جواب میں کہنا، انت رب الجلیل و انا العبد الذلیل جبرائیل . تو رب جلیل ہے اور میں ذلیل عبد جبرائیل ہوں، یہی میرے مولاؑ امیر المومنینؑ ہیں --- ۔ [1]

---

(1) اسرار طاهرین ص 127، 28

➢ انبیاءؑ اور علیؑ

مولا موسیٰؑ کاظم فرماتے ہیں: علیؑ کی وَلایت کا ذکر تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں موجود ہے،اللہ نے کوئی نبی محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی وَلایت کے اقرار کے بغیر مبعوث کیا ہی نہیں ---[1]

مولا محمدؐ مولا علیؑ سے فرماتے ہیں: یا علیؑ اللہ نے جو بھی نبیؑ مبعوث کیا یقیناً اُسے آپؑ کی وَلایت کی دعوت دی (چاہے) وہ (نبیؑ) اسے خوشی سے قبول کرے یا دل تنگی سے ---[1]

مولا جعفرؑ صادق فرماتے ہیں: اللہ کے تمام انبیاءؑ نے ہمیشہ اس امانت یعنی وَلایت کی حفاظت کی ہے اور اس (ولایت) کے بارے میں اوصیاءؑ کو خبر دی اور اپنی اُمتوں میں مخلصین تک اس خبر (ولایت) کو پہنچاتے رہے ہیں ---[2]

مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں: مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: جبرائیلؑ میرے پاس آیا اور کہا! یا محمدؐ آپ کا رب آپؐ کو وَلایت علیؑ اپنانے کا حکم دیتا ہے ---[1]

حبہ العرنی کہتا ہے: امیر المومنینؑ نے فرمایا اللہ نے میریؑ وَلایت اہل السماء اور اہل زمین کے سامنے پیش کی تو جس نے اقرار کیا سو کیا اور، جس نے انکار کیا سو کیا، یونس (نبی) نے میریؑ وَلایت کا انکار کر دیا، تو اللہ نے یونسؑ کو تب تک مچھلی کے پیٹ میں قید رکھا جب تک اسؑ نے میریؑ وَلایت کا اقرار نہ کر لیا--- 3تا5

---

(1) بصائر الدرجات جلد 1 باب 8

(2) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 315

(3) بصائر الدرجات الکبری جلد 1 باب 11

(4) شرح توحید صدوق جلد 2 ص 533

(5) المناقب کتاب عتیق ص 145 (تالیف، سید الشریف محمد بن علی بن الحسین العلوی)

قال النبی ؛ امر علی بداؤد ان اقتل الجالوت لکفره [1]

ترجمہ ، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، داؤدؑ نے جالوت کو اس کے کفر کی وجہ سے امیر المومنینؑ علیؑ کے حکم سے قتل کیا ---

مولا درمیان مسجد نشسته بود که ناگاه پیر مردی بلند قامت نزد او آمد و بعد از سلام به او سجده کرد

اصحاب پر سیدند؛ یا امیر المومنین من هذا الشیخ ؟... قال، هذا خضر نبی اللہ [1]

ترجمہ ، مولاؑ مسجد کے درمیان تشریف فرما تھے، کہ اچانک ایک بوڑھا بلند قامت مرد آیا، اور اس نے امیر المومنینؑ کو سلام کرنے کے بعد انہیںؑ سجدہ کیا ، اصحاب نے امیر المومنینؑ سے پوچھا، مولاؑ یہ بزرگ کون ہیں ؟ فرمایا، یہ اللہ کے نبی خضرؑ ہیں ---

مولا رضاؑ سے سوال کیا گیا، کہ خضرؑ نبی نے اتنی لمبی عمر کیونکر پائی؟

فرمایا، اس لیے کہ انہوں نے اہل بیتؑ کے نور کو سجدہ کیا تھا ---[1]

مولا صادقؑ سے پوچھا گیا ، کس چیز نے حضرت یوسفؑ کو غم و جدائی اور بیچارگی میں مبتلا کیا؟

مولاؑ نے فرمایا، کیونکہ اس نے ہمارے خاندان کی وَلایت کا اقرار کرنے میں تھوڑی سی دیر کر دی تھی ---[1]

سلمانؑ محمدیؑ کہتے ہیں امیر المومنینؑ نے ہم سے فرمایا، کیا تم سلیمانؑ ابن داؤدؑ کو دیکھنا چاہتے ہو ؟

ہم نے جواب دیا جی ہاں! پس مولاؑ کھڑے ہوگے، اور ایک طرف چلنے لگے اور ہم سب بھی انؑ کے پیچھے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک ایسے باغ میں داخل ہوئے کہ اس کی مثل ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا، اس باغ میں تمام میووں کے درخت تھے اور نہریں جاری تھیں اور پرندے اللہ کی تسبیح کر رہے تھے، جب ان پرندوں نے امیر المومنینؑ کو دیکھا تو آپؑ کے سر پر اپنے پروں کو پھیلا کر سایہ کر دیا ----

اس باغ کے وسط میں فیروزہ کے ایک تخت پر ایک جوان نظر آیا، جس کی نظر نیچے کی طرف اور ہاتھ سینے پر تھا ---

---

(1) مناقب الحق صفحہ 42

اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی نہ تھی، اس کے سر پر ایک کپڑا تھا، اور پیروں میں ایک کپڑا تھا، جوں ہی اس جوان نے امیر المومنینؑ کو دیکھا آپؑ کے قدموں میں پر جھک گیا اور اپنے چہرے کو مٹی پر رگڑنے لگا یہاں تک کہ ان کا چہرہ گرد آلود ہو گیا ---

ہم نے عرض کیا، یا امیر المومنینؑ، کیا یہ سلیمانؑ نبی ہیں ؟ فرمایا ہاں ! اور اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتارتے ہوئے فرمایا کہ یہ خاتم سلیمانؑ (سلیمانؑ نبی کی انگوٹھی) ہے --- پھر فرمایا، اے سیلمانؑ اس بڑے حیات بخشنے والے کے حکم سے اٹھو --- [1]

قال امیر المومنین ، انا الذی امرت بعیسی بن مریم خلق من للطین کھیئت الطیر [2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ وہ ہوں جس کے حکم سے عیسیٰؑ بن مریم نے طین (گیلی مٹی) سے پرندہ خلق کیا---

امیر المومنین ، من ابراھیم را امر کردم به شکستن اصنام و من بودم که هلاك کردم نمرود و نمرود آخرالزمان [2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ نے ابراہیمؑ کو بتوں کے توڑنے کا حکم دیا تھا، اور وہ میںؑ ہی تھا جس نے نمرود کو ہلاک کیا، اور آخری زمانے کے نمرود کو بھی میںؑ ہی ہلاک کروں گا ---

- **امیر المومنینؑ کا موسیٰؑ و ہارونؑ کی مدد کرنا**

جب اللہ تعالی نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کو حکم دیا کہ وہ فرعون کو جا کر تبلیغ کریں، حکم الہی پا کر دونوں بھائی دربارِ فرعون کی طرف روانہ ہوئے اور دونوں دل ہی دل گھبرا رہے تھے کہ نجانے فرعون ہم سے کیا سلوک کر بیٹھے ۔ اتنے میں ایک سوار ان کے آگے آیا جس نے زربفت کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی، اس سوار نے ان سے کہا، تم دونوں بے خطر ہو کر میرے پیچھے چلے آؤ، اس سوار نے فرعون کے پاس پہنچ کر فرعون سے کہا، ان دونوں بزرگواروں کی اطاعت کر ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا !

فرعون یہ دھمکی سن کر گھبرا گیا اور پھر وہ شاہسوار اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ---

---

(1) نہج الاسرار جلد 1 صفحہ 239

(2) مناقب الحق صفحہ 45

فرعون نے حضرت موسیٰ اور ہارون سے کہا تم کل میرے پاس آنا جو کچھ تمہیں کہنا ہو مجھ سے کہنا ---

جب موسیٰؑ و ہارونؑ وہاں سے چلے گئے تو فرعون نے اپنے دربانوں سے کہا، تم نے اس شاہسوار کو میری اجازت کے بغیر کیوں آنے دیا؟ دربانوں نے کہا،، ہمیں آپ کی عزت کی قسم! ہم نے کسی شاہسوار کو یہاں سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھا، ہمارے سامنے سے تو صرف یہی دو بھائی گزر کر آپ کے پاس آئے ہیں ---

وہ شاہسوار علیؑ تھے جس کے ذریعے سے اللہ نے انبیاء کی چھپ کر تائید کی اور محمدؐ مصطفے کی کھلم کھلا تائید کی، کیونکہ علیؑ ہی اللہ کا وہ کلمہ کبریٰ ہیں جس سے اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کے لئے مختلف ادوار میں مختلف صورتوں میں بھیجا، علیؑ نے اولیاء اللہ کی ہر دور میں مدد کی، اور اسی کلمہ کبریٰ کا واسطہ دے کر اولیاء نے دعائیں کیں ---

قرآن میں اس آیت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے -

وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا (القصص)

ترجمہ ، اور ہم نے تم دونوں کے لیے سلطان مقرر کریں گے، فرعون اور اس کے پیرو ہماری آیات کی بدولت تم تک نہ پہنچ پائیں گے -

ابن عباس نے کہا: ان دونوں کے لیے وہ شاہسوار آیت الکبریٰ اور سلطان تھا ---[1]

قال امیر المومنین ، کنت مع موسی فعلمة التوراة [2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ موسیٰؑ کے ساتھ تھا، پس میںؑ نے موسیٰؑ کو توریت کی تعلیم دی --

قال امیر المومنین، انا رازق ادریس نبوة الله [2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ ادریسؑ کو اللہ کی نبوت کا رزق دینے والا ہوں...

---

(1) مدینۃ المعاجز جلد 1 صفحہ 93، 94

(2) مناقب الحق صفحہ 49

زهیر از امام حسین در شب عاشورا پر سیدند؛ وجه تسمیه ی ادریس را برای ادریس نبی ؟

امام حسین فرمودند؛ چون کُتب سماوی را تا آن روز از امیر المومنین درس گرفت 1

ترجمہ ، شبِ عاشور زہیرؒ نے امام حسینؑ سے پوچھا مولاؑ اللہ کے نبی ادریسؑ کو ادریس کیوں کہتے ہیں --- ؟

امام حسینؑ نے فرمایا ، کیونکہ انہوںؑ نے آسمانی کتابوں کا درس امیر المومنینؑ سے لیا (اس لیے انہیں ادریسؑ کہا جاتا ہے)

قال امیر المومنین ، انا رافع ادریس مکاناً علیًّا 1

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ ادریسؑ کو بلند عالی مکان پر پہنچانے والا ہوں ---

قال امیر المومنین ، انا قابض ارواح الانبیاء و الاوصیاء [2] و الاولیاء [2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ انبیاءؑ اور اوصیاء اور اولیاء کی روحوں کو قبض کرنے والا ہوں ---

قال الباقر ، ما من نبی الا و علی بعثه بالنبوة و ما من رسول الا و علی ارسله [3]

ترجمہ ، امام باقرؑ فرماتے ہیں ، کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ علیؑ نے اسے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا، اور کوئی رسول نہیں سوائے اس کے کہ علیؑ نے اسے بھیجا ہے---

قال علی ، انا خمرت طینة آدم بیدی و نفخت فیها من روحی [4]

ترجمہ ، مولا علیؑ فرماتے ہیں ، میںؑ نے آدمؑ کی طین کو اپنے ہاتھ سے خمیر کیا اور اپنی روح سے اس میں روح پھونکی ۔

قال امیر المومنین ،کنت مع نوحاً فی السفینة فانجتیة من الغرق ، انا حملت نوحاً فی السفینة بأمر ربی 5

ترجمہ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ نے اپنے رب کے امر سے نوحؑ کو کشتی میں سوار کیا، میںؑ نوحؑ کے ساتھ کشتی میں تھا اور میںؑ نے نوحؑ کی کشتی کو غرق ہونے سے بچایا ----

---

(1) مناقب الحق 49 ؛ طوالع الانوار جلد 2 ص 312 ؛ کتاب المبین ج1 ص 330

(2) مناقب الحق ص 54 ، علی اعلی عالی ص 25

(3) مناقب الحق ص 59 (4) مناقب الحق ص 64

(5) مناقب الحق ص 65 ، طوالع الأنوار جلد 1 ص 93 ؛ کتاب المبین ج1 ص 332

قال النبی ، ان اللہ تبارک و تعالیٰ بعث ملکاً بأمر علی فحمل نوحاً فی السفینة [1]

ترجمہ ، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، بے شک اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے امر سے فرشتے کو بھیجا پس اس نے نوحؑ کو کشتی میں سوار کیا...

قال امیر المومنین ، أنا قابض روح نوح نبی اللہ [1]، ترجمہ ، امیرالمومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ اللہ کے نبی نوحؑ کی روح قبض کرنے والا ہوں...

قال امیر المومنین ، ان عیسی بن مریم صار یحی الموتی لمعرفته باسمی[2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ علیؑ نے فرمایا، بے شک عیسیٰؑ مردوں کو میرےؑ اسم کی معرفت کے سبب زندہ کیا کرتے تھے...

جابر سوال کرد از مولا علی عیسی خلق کرد طیری، چرا شما چنین نکردید ؟

فقال ، یا جابر ؛ واللہ ان عیسی عبد من عبیدی، فبامری خلق و باذنی لیحیی الموتی [3]

ترجمہ ، جابر نے مولا علیؑ سے پوچھا، مولاؑ عیسیٰؑ نے پرندہ خلق کیا تھا، لیکن آپؑ نے ایسا کیوں نہیں کیا ؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اے جابر، اللہ کی قسم ! بے شک عیسیٰؑ میرےؑ عبدون میں سے ایک عبد ہے، پس وہ میرےؑ ہی امر سے خلق کرتا تھا اور میریؑ ہی اجازت سے مردوں کو زندہ کرتا تھا ۔

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ، کانت علیها السلام مفروضة الطاعة علیٰ جمیع خلق اللہ من الجن و الانس و الطیر و الواحش و الانبیاء و الملائکہ [4]

مولا فرماتے ہیں ، مخدومہ کائنات فاطمہ زہراءؑ کی اطاعت اللہ کی تمام مخلوقات پر فرض ہے، جن اور انسان، پرندے درندے ، انبیاءؑ اور ملائکہ سب فاطمہؑ کے حکم پر سر جھکاتے ہیں ---

قال امیر المومنین ؛ أنا نفخت في آدم حتی صار آدم [5]، أنا مع آدم الأول [6]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ نے آدمؑ میں پھونکا اور وہ آدم ہو گیا --- میںؑ پہلے آدمؑ کے ساتھ تھا --

---

(1) مناقب الحق ص 65　　(2) خلیفة اللہ فی العالمین ص 233　　(3) مناقب الحق ص 66

(4) خلیفة اللہ فی العالمین ص 389　　(5) حسین سید الشهداء حقیقة بلا انتهاء ص 260

(6) تفسیر حدیث قدسی اجعلک مثلی ص 96 (حسین بن محمد المامقانی)

عن الباقر ، ان اولی العزم سموا اولی العزم لعزمهم علی الاقرار بالولایة و علی العهد الذی اخذ علیهم فی النبی و الآئمة و المهدی [1]

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ، اولی العزم (انبیاءؑ) کو اولی العزم ولایت (علیؑ) کے اقرار اور اس عہد کے تسلیم کرنے کے سبب کہا جاتا ہے جو اللہ کے نبیؐ اور اماموںؑ اور مہدیؑ کے لیے لیا ---

سائل نے مولا صادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا " وَإِذِ ٱبْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَـٰتٍ (البقرہ124) اور جب ابراہیمؑ کے رب نے انہیں کلمات سے آزمایا ، مولا صادقؑ نے فرمایا ،هي الكلمات التی تلقا ها آدم من ربه فتاب عليه ، و هو أنه قال : يا رب أسألك بحق محمد و علی و الحسن و الحسين ألا تبت علی

مولا صادقؑ نے فرمایا ، یہ وہی کلمات ہیں جو آدمؑ کو اپنے رب کی طرف سے موصول ہوئے اور انہیں کلمات سے ان کی توبہ قبول ہوئی، انہوںؑ نے کہا، اے میرےؐ رب ! میں تجھ سے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے حق کے واسطے سے سوال کرتا ہوں (میری توبہ قبول فرما) پس ان کی توبہ قبول ہوئی اور وہ توبہ قبول کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے ---

پھر سائل نے کہا۔ {فَأَتَمَّهُنَّ، البقرہ 124} پس وہؑ کامیاب ہوئے (اس آزمائش پر پورے اترے) کا کیا مطلب ہے ؟

فرمایا، ، اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیمؑ قائمؑ کی آزمائش میں کامل رہے اس پر پورا اترے کہ جو بارہواں امامؑ ہے، حسینؑ کے نویں بیٹے ہیں [2]

امیر المومنینؑ سلمانؑ سے فرماتے ہیں ، اے سلمانؑ بے شک میںؑ ہابیل تھا جس نے آدمؑ کو شیطان کی شر سے نجات دی، اور میںؑ ہی وہ ہوں جس نے نوحؑ کو نجات دی جب اس کے دشمن اسے قتل کرنا چاہتے تھے ، پس نوحؑ نے مجھؑ سے دعا کی اور کہا،

ربی لا تذر علی الأرض من الكافرين دياراً انک ان تزرهم يضلوا عبادک و لا يلدوا الا فاجراً كفاراً ربی أغفر لی و لوالدی و لمن دخل بيتی مؤمن و للمؤمنين و المؤمنات و لا تزيد الظالمين الا بتاراً

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، نوحؑ نے مجھؑ سے دعا کی، میرے ربؑ تو روئے زمین پر کافروں میں سے کسی ایک گھر کو بھی مت چھوڑنا

---

(1) تفسير مرآة الانوار ص 241

(2) اللؤلؤ المنثور فی شرح غامض الدستور (تاليف ، الشيخ نصر الدين زيفه) ص 440

اگر آپؑ نے انہیں چھوڑ دیا تو یہ تیرےؑ بندوں کو گمراہ کریں گے، اور وہ سوائے کافروں اور فاجروں کے کسی کو نہ جنے گے، میرے ربؑ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو میرےؑ گھر میں داخل ہو وہ مومن ہو اور مومنین اور مومنات کے لیے اور ظالمین کا اضافہ نہ کر۔

اے سلمان جب نوحؑ نے مجھؑ سے دعا کی تو میںؑ نے اس کی دعا قبول کی اور اس دن میرےؑ اسم کا ظہور نورانی صورت میں ہوا اور میںؑ نے اسؑ سے طوفان کا وعدہ کیا، و أنا شيث و أنزلت عليه الصحف بألف جلد من البقر و دعاهم اسمی الی عبادتی فأبوا فلما أبوا عن العبادة امرته أن یاخذ المومنين و المومنات الی السفينة ، و أما السفينة أنت و المومنين و المومنات هم العالمين الكبير و الصغير -

اور میںؑ شیث تھا اور میںؑ نے نوحؑ پر صحیفے نازل کیے (جن کا حجم) ہزار گائے کی کھالیں ہیں، اور میرےؑ اسم نے ان سب کو (جنہوں نے کشتی میں سوار ہو کر نجات پائی) میریؑ عبادت کرنے کی طرف دعوت دی، پس وہ سب آمادہ و تیار ہو گے، جب وہ عبادت کے لیے تیار ہوئے تو میںؑ نے نوحؑ کو حکم دیا کہ وہ مومنین اور مومنات کو سفینہ کی طرف لے جائے (یعنی کشتی میں سوار ہونے کا حکم دیا)

اور اے سلمانؓ جہاں تک سفینہ (نوحؑ) کا تعلق ہے، وہ سفینہ تم ہو اور وہ مومنین اور مومنات جو سفینہ میں سوار ہیں وہ چھوٹے بڑے عالمین ہیں ، اور جہاں تک مخالف کا تعلق ہے تو وہ حام بن نوح تھا اسے خبیث کھارے پانی سے خلق کیا گیا تھا اس نے میرےؑ امر کی نافرمانی کی میرےؑ حکم سے خود کو بچانا چاہا لیکن میرےؑ امر سے کوئی نہیں بچ سکتا اور اس (حام) کی امت (یعنی حام کی قوم) اس کے پیشاب میں ہے اور اس کا چہرہ سیاہ اور مسخ ہو گیا، اور اس کی ذریت سے فلاں بن فلاں ہے ---

اور میںؑ وہ ہوں جس نے ابراہیمؑ کو نمرود کے فریب سے نجات دی اور اس پر آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا اور میںؑ نے نمرود کو مچھر کے ذریعے ہلاک کیا ، میںؑ نے یعقوبؑ کی بینائی لوٹائی، میںؑ یوسفؑ ہوں اور مصر جہاں میںؑ نے ظاہر کیا اس کے ساتھ اور وہ ذات ہے اور وہ قمیض ہے جو یعقوب کے چہرے پر پڑا اور بینائی لوٹ آئی ---

انا الذی انزلت علی اسمی موسی التوراة فی سبع ألواح و أنا الذی تجليت له من الشجرة و أنا الذی ناديته علی جبل طور سيناء و أنا الذی اهلكت فرعون و جنوده و أغرقتهم فی اليم

میںؑ وہ ہوں جس نے اپنے نام موسیٰؑ پر تورات سات الواح (تختیوں) میں نازل کی، اور میںؑ وہی ہوں جس نے موسیٰؑ کے لیے درخت سے تجلی کی، اور میںؑ وہؑ ہوں جس نے موسیٰؑ کو پہاڑ طور سینا پر بلایا، اور میںؑ نے ہی فرعون اور اس کے لشکر کو دردناک عذاب میں غرق کیا، اور میںؑ ہی وہؑ ہوں جس نے موسیٰؑ سے کہا، اے موسیٰؑ جو تیرے دائیں ہاتھ میں اسے پھینک دے اور دیکھ وہ زندہ ہے (یعنی سانپ والا معجزہ میںؑ نے عطا کیا) و اعلم یا سلمان أنی انا الواحد الذی لا أتغیر ، و أنا الشجرة هي ذاتی التی أنا ظاهر بها و أما النار التی رآها موسی هي صورتی النورانية و موسی اسمی و التوراة اسمی كما أن القرآن محمد و جبل طور سيناء أنت يا سلمان

اے سلمانؑ، یقیناً میںؑ الواحد ہوں جو نہیں بدلتا ، اور میںؑ درخت ہوں وہ میریؑ ذات ہے جس میں میںؑ ظاہر ہوا اور وہ آگ جو موسیٰؑ نے دیکھی تھی وہ میریؑ نورانی صورت تھی، اور موسیٰؑ میراؑ نام ہے اور تورات بھی میراؑ ہی نام ہے، جیسے محمدؐ قرآن ہیں اور پہاڑ طور سیناء تم ہو سلمان --- میںؑ وہ ہوں جس نے سلیمانؑ کے لیے جنات انسان درند پرند اور ہوا کو مطیع کیا ---- میںؑ وہ ہوں جس نے عیسیٰؑ بن مریم کو اپنی ذات کے نور سے پیدا کیا اور اپنی قدرت کے ساتھ کلام کرایا، وہ کہتے تھے کہ ہم اس بچے سے کیسے کلام کریں جو جھولے میں ہے، پس اس (عیسیٰؑ) نے کہا میں اپنے رب کا رسول ہوں اور اسؑ نے مجھے کتاب اور حکمت عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے، اے سلمانؑ میںؑ (علیؑ) وہی ہوں جس نے عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ برص اور جذام میں مبتلا لوگو کو شفاء دے، اور وہ میںؑ ہی ہوں جس نے اسے ان کے لیے طین سے پرندہ خلق کرنے کا حکم دیا اور اس نے میریؑ قدرت سے خلق کیا ---(کتاب الطاعة متی تقوم الساعة ص 407 تا 409)

وہ میںؑ ہوں جس نے ادریسؑ کو بلند مقام کی طرف اٹھایا اور صالحؑ کی قوم کو میںؑ نے ہلاک کیا اے سلمانؑ صالح میراؑ نام ہے اور ناقہ میریؑ معرفت ہے --- (ایضاً ص 413،14)

قال علی امیر المومنین ﷺ انا ولی الحق [1,2] امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ حق کا ولی ہوں۔(لغات کشوری میں ولی کا ایک مطلب **خداوند** ہے)

ولی یعنی خدا ---- امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ حق کا خدا ہوں --- میںؑ حق کا رب ہوں ---

---

(1) ملکوت المعرفة فی اسرار الولایة ص 18 خطی(ابو القاسم الحسینی)؛ طوالع الانوار ج 3 (2) کتاب، علی اعلی عالی ص 74 (عبد الاعلی)

حدثني الأجل العالم الزاهد الخطيب أبو الحسين علي بن محمد بن علي المرزبان ، عن الحسن بن يزداد بن سنان ، عن دينار الهمداني بهمدان عن عرفة ، عن الوليد بن أبي بكر ، عن أبي عبد الرحمان بن العقيلي ، عن المفضل ، عن جعفر الصادق ولي الله وحجته على خلقه أجمعين صلوات الله عليه ، قال : يا مُفضّل ، ما أُري إبراهيم ملكوت السماوات والأرض إلا بطاعته الله عزّ وجلّ وبولايته لأمير المؤمنين عليه الصلاة والسلام ، وما جعل الله عيسى بن مريم آية للعالمين إلا بطاعته الله عزّ وجلّ وولايته لأمير المؤمنين صلوات الله عليه ، ولا بعث الله نبياً قط إلا بولاية أمير المؤمنين علي بن أبي طالب صلوات الله عليه [1]

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، اے مفضل! ابراہیمؑ نے زمین اور آسمان کی حکومت نہیں دیکھی سوائے اللہ کی اطاعت اور امیر المومنینؑ کی وَلایت کے (اقرار کے) ساتھ ، اور اللہ نے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو عالمین کے لیے آیت نہیں بنایا سوائے اللہ کی اطاعت اور امیر المومنینؑ کی ولایت کے (اقرار کے) ساتھ اللہ نے کوئی نبیؑ مبعوث ہی نہیں کیا سوائے امیر المومنینؑ کی ولایت کے (اقرار کے) ساتھ ---

(اور مسلمانوں کی نماز باطل ہو جاتی ہے ولایت علیؑ کی گواہی کے ساتھ)

- **ہم نے ابراہیمؑ کو زمین اور آسمان کے ملکوت دیکھائے** (تفسیر)

وَكَذَٰلِكَ نُرِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَلِيَكُونَ مِنَ ٱلۡمُوقِنِينَ (الأنعام ٧٥)

اور ہم اس طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت دیکھائے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں ہوجائیں ---

یہ وہ آیت ہے جس کی تفسیر مولاؑ نے بتائی نہیں بلکہ دیکھائی تھی ---

جابر جعفی کہتے ہیں ، مولا باقرؑ نے فرمایا ، امیر المومنینؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا ؟ (کہ کیسے ابراہیمؑ کو زمین و آسمان کی حکومت دیکھائی گی)

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں میں امیر المومنینؑ کے سامنے زمین پر بیٹھا تھا، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اپنا سر اٹھاو (اوپر دیکھو) میں نے اوپر دیکھا چھت کھلی ہوئی ہے میں نے عرش کے نیچے نور پھوٹتا ہوا دیکھا، وہ نور اس قدر تھا کہ میری آنکھیں اسے نہ دیکھ پائیں ، پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا! اے ابن نباتہ ابراہیمؑ نے زمین اور آسمانوں کے ملکوت ایسے ہی دیکھے تھے --- (جیسے تو دیکھ رہا ہے)

---

(1) المناقب كتاب عتيق ص 66

پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا ! اپنا سر نیچے کر (نیچے دیکھو) پھر فرمایا، اب اوپر دیکھ، میں نے دیکھا چھت اپنی پہلی حالت میں تھی ---

پھر امیر المومنینؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس گھر سے باہر نکالا جس میں ہم موجود تھے، اور ایک دوسرے گھر میں داخل ہوئے جو لباس پہن رکھا تھا اسے اتار کر دوسرا لباس زیب تن کیا، پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا، اپنی آنکھیں بند کر لو اور مت کھولنا ---

ایک لمحے بعد فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تم کہاں ہو؟ میں (اصبغ) نے کہا مولاؑ میں نہیں جانتا کہ میں کہاں ہوں ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا ! تم اس اندھیرے میں ہو جہاں ذوالقرنین چلا تھا، میں نے کہا مولاؑ کیا میں آنکھیں کھول لوں؟

فرمایا، کھول لو لیکن تم کچھ دیکھ نہ پاؤ گے، میں نے آنکھیں کھولیں تو مجھے اپنے قدموں کی جگہ تک نظر نہ آئی ، پھر امیر المومنینؑ کچھ چلے اور پھر رک گئے، اور فرمایا، کیا جانتے ہو کہ تم اب کہاں ہو؟ میں نے کہا میرے مولاؑ میں نہیں جانتا ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا، تم اس چشمہ حیات پر کھڑے ہو جس میں سے خضرؑ نے پیا ، پھر ہم دوسرے عالم کی طرف تھوڑا سا چلے ، میں نے وہاں کے نباتات دیکھے وہاں کے رہنے والوں کو دیکھا وہ ایسے ہی تھے جیسے ہماری دنیا میں ہیں، پھر ہم دوسرے عالم میں چلے گئے یہاں تک کہ پانچ عوالم (5 جہانوں) میں وارد ہوئے، امیر المومنینؑ نے فرمایا، یہ (صرف) زمین کی بادشاہی ہے جو تم نے دیکھی ہے ، اور یہ اٹھارہ ہزار عالم ہیں ، پھر مولاؑ نے میرا ہاتھ پکڑا تو ہم اس گھر میں تھے جہاں سے نکلے تھے، امیر المومنینؑ نے وہ لباس اتارا اور پہلے والا پہن لیا اور ہم اپنی نشت پر واپس چلے گئے ، میں نے امیر المومنینؑ سے پوچھا ، میں آپ پر قربان ہو جاؤں ، دن کا کتنا حصہ گزر گیا ہے ؟ فرمایا، تین لمحے--- [1]

قال امير المومنين ، يا سلمان و يا جندب؛ آدم، و شيث، و نوح، و سام، و ابراهيم، و اسماعيل و موسى و يوشع، و عيسى، و شمعون، و أنا كلنا واحد و من رأنى فقد رأى جميهم [2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمان و جندب، آدمؑ، شیثؑ، نوحؑ، سامؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، موسیٰؑ، یوشعؑ، عیسیٰؑ، شمعون، اور میںؑ علیؑ سب ایک ہیں، جس نے مجھےؑ دیکھا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے ان سب کو دیکھا ---

---

(1) المناقب ، كتاب عتيق ص ٨٣،٨٤ (2) زهر المعانى ص ٢٢٧ (الداعى ادريس عماد الدين القرشى)

➢ **مولا علیؑ اور سلیمانؑ نبی کا استغاثہ**

1916ء کی پہلی جنگ عظیم میں شہر المقدس (بیت المقدس) سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں جس کا نام "أونترہ" تھا اس مقام پر برطانوی فوج خندق کھودنے کے دوران انہوں نے ایک چاندی کی چمکتی ہوئی لوح (تختی) دریافت کی، وہ اسے لے کر اپنے قائد میجر (ا.ن . گرینڈل) کے پاس لائے، اس نے اس لوح کا بغور جائزہ لیا اور اس پر جو الفاظ تحریر تھے سمجھنے کی بہت کوشش کی لیکن نہ سمجھ سکا وہ یہ جان گیا کہ یہ الفاظ کسی پرانی زبان میں تحریر کیے گے ہیں، پھر اس نے یہ لوح دوستوں کو دیکھائی حتی کہ اسے برطانوی فوج کے کمانڈر (LIFTONANT CLAD STONE) کو دکھایا گیا، اس نے اس لوح کو برطانوی آثار قدیمہ کے حوالے کر دیا اور جب جنگ ختم ہوئی تو اس لوح کے مطالعہ کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گی جس میں برطانیہ امریکہ اور فرانس کے قدیم نوادرات کے پروفیسر شامل تھے، انہوں نے اس پر تحقیق کی اور مہینوں کی تحقیق کے بعد 3 جنوری 1920ء کو یہ بات واضح ہوگی کہ یہ لوح (تختی) مقدس ہے اور اسے **(لوح سلیمانیؑ)** کہا جاتا ہے اور اس لوح میں (سلیمانؑ) نبی کی حدیث تحریر ہے یہ قدیم عبرانی الفاظ میں لکھی گی ہے اور اس لوح سلیمانیؑ کا ترجمہ یہ ہے

اللہ

أحمد أیلی

باھتول

حاسن حاسین

یا أحمد أغثنی **یا احمدؐ مدد** (یا احمدؐ میریؑ مدد کیجئے)

یاعلی أغثنی **یا علیؑ مدد** (یاعلیؑ میریؑ مدد کیجئے)

یا بتول ارحمینی **یا بتولؑ** (مجھؑ سلیمانؑ پر رحم کیجئے)

یاحسن أکرمنی **یا حسنؑ** (مجھؑ پر کرم کیجئے)

یاحسین أسعدنی **یا حسینؑ** (مجھے نیک بخت بناؤ مجھے خوشی بخشو)

ھا ھو سلیمان یستغیث الساعة بھؤلاء الخمسة الکرام و علی قدرة اللہ

یہ ہے سلیمان جو اس وقت ان پانچ سے مدد مانگ رہا ہے اور علیؑ اللہ کی قدرت ہیں ---

جب اس کمیٹی کے اراکین کو اس لوح مقدس میں لکھی بات کا علم ہوا تو ان میں ہر ایک نے حیرت سے انگوٹھا چباتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا، ان کے درمیان اس معاملے پر بات چیت کے بعد انہوں نے یہ لوح برٹش رائل میوزیم میں رکھنے کا فیصلہ کیا، لیکن جب أسقف (انجیلترا) الأعظم (LORD BISHOP) کو اس کا علم ہوا (کہ اس لوح کو عجائب گھر میں رکھا جائے گا) تو اس نے کمیٹی کو خفیہ پیغام بھیجا جس کا خلاصہ ہے ؛ کہ اس لوح کو عجائب گھر میں رکھنے سے یہ ہر خاص و عام جو نظر میں ہوگا لوگ اسے دیکھیں گے اور جب انہیں اس لوح پر لکھی بات کا علم ہو گا تو مسیحیت کی بنیادیں ہل جائیں گئیں اور خود عیسائی (مسیحیت) کا جنازہ اٹھا کر فراموشی کے قبرستان میں دفن کر دیں گے، اس لیے اس لوح کو کنیسۂ فرنگ کے خفیہ کمرہ میں چھپا دیا جائے اور اسے سوائے اسقف (خاص پادری) کے کوئی نہ دیکھے۔ [1]

➢ **مولا علیؑ اور سفینۂ نوحؑ**

جب روس کے ماہرین معدنیات کی ایک ٹیم معدنیات کی تلاش میں کھدائی کر رہی تھی جنوری 1951ء میں ان پر لکڑی کے بوسیدہ تختے نمودار ہوئے مزید کھدائی کے بعد ان پر ظاہر ہوا کہ نیچے بہت سی لکڑیاں دبی ہوئی ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ بوسیدہ اور زائل ہو چکی ہیں انہیں ثبوت ملے کہ یہ غیر معمولی ہیں اور اس میں کوئی راز پوشیدہ ہے، پھر زمین کو بڑی نفاست سے کھودا گیا تو انہیں لکڑی کے بوسیدہ تخت یا دوسری اشیاء ملیں، اور ان کے درمیان ایک لوح (تختی) ملی جس نے سب کو حیران کر دیا کیونکہ وقت نے اس لوح کے سوا تمام لکڑیوں کو ختم کر دیا تھا، لوح کی لمبائی چودہ انچ اور چوڑائی دس انچ تھی، اس پر چند حروف کندہ تھے روسی حکومت نے فروری 1953ء میں اس لکڑی کے تختے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی اس کمیٹی کے ارکان نوادرات کے ماہر اور قدیم زبانوں کے پروفیسر تھے۔

---

(1) **الأسرار العلویة** مطبوعہ نجف الأشرف **ص 495 تا 497** (تالیف، الشیخ محمد فاضل المسعودی)

ان کے نام اور خصوصیات درج ذیل ہیں ---

1۔ سولی نوف، یونیورسٹی موسکو (MOSCOW) شعبہ (اللغات) زبانوں کے پروفیسر ----

2۔ ایفاھان خینو، رچانیا کالج میں (اللغات القدیمۃ) قدیم زبانوں کے پروفیسر ----

3۔ میتانوں لو فارتیگ ، محکمہ نوادرات کے سربراہ -----

4۔ تامول گورت، کیفزو کالج میں (اللغات) زبانوں کے پروفیسر ----

5۔ دیراکون، قدیم خزانوں کے ماہر لیننین یونیورسٹی کے پروفیسر -----

6۔ ایم أحمد کولاد، زتکومون میں کھدائی کے محکمہ کے نگران----

7۔ میجر کولتوف ، کالج ستالین ریسرچ آفس کے سپروائزر ---- [1]

آخر کار اس لوح (لکڑی کی تختی) کا راز آٹھ مہینوں کی تحقیق اور کھدائی کے بعد کھل گیا اور معلوم ہوا کہ یہ لوح حضرت نوحؑ کے سفینہ میں سے ہے ، **قد نصب علیها للبرکة** ، اس لوح کو حضرت نوحؑ نے سفینہ میں برکت کے لیے نصب کیا تھا ---

اس لوح کے درمیان ہتھیلی جیسی شکل (ڈرائنگ) بنائی گی تھی ، جس پر سامی زبان میں بہت سے جملے لکھے ہوئے تھے ---

ہم یہاں اس لوح کی تصویر دکھاتے ہیں تاکہ معزز قارئین حضرت نوحؑ کے زمانے میں رائج خط کی شکل کو دیکھ سکیں -----

---

(1) صاحب کتاب، الأسرار العلویۃ ، ان ناموں کے بارے میں جو مذکور ہیں کہتے ہیں، میں نے تلفظ کے جدا ہونے کی وجہ سے ان ناموں کی صحت پر تحقیق نہیں کی کیونکہ ان کی زبان کے تلفظ ہماری زبان سے مختلف ہیں -----

یہ اس لوح کی تصویر ہے جو حضرت نوحؑ نے اپنے سفینہ میں برکت کے لیے نصب کی، یہ ہاتھ کے پنجے کی طرح ہے گویا نوحؑ نے

عباسؑ کا پنجہ سفینہ کو بچانے کے لیے نصب کر رکھا تھا، تحقیقاتی کمیٹی اس تحریر کو آٹھ مہینوں کی غور و فکر تحقیق چھان بین اور کوشش کے

بعد روسی زبان میں ترجمہ کرنے میں کامیاب ہو گی۔ یہ ترجمہ جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، یہ اس لوح پر بنی انسانی انگلیوں نما تصویر پر لکھی تحریر کا روسی زبان میں ترجمہ ہے۔

حروف أعلى الأصابع

AGFNAT-EE-TÀTAM

حروف وسط الأصابع

ЬIKЛσEAЖ
ΦUPEAσH
3YЧÜ

حروف جوانب الأصابع من اليمين الى اليسار

MσTAMEΔA
AEЛЪJAT
ЧδσPA
ЧδδPA
ЖAБEM

یہ انگلیوں کے نیچے کے حصے کا روسی ترجمہ ہے.

حروف تحت الأصابع

TCEŌMAσŪNAΦECŌ
AɣTCAΔЬ MAЗUHET
TЛIAЛIAЬЬIYŌP

HETЬPŪBЪI TAЧ
KŌGAEΔEECOЛM
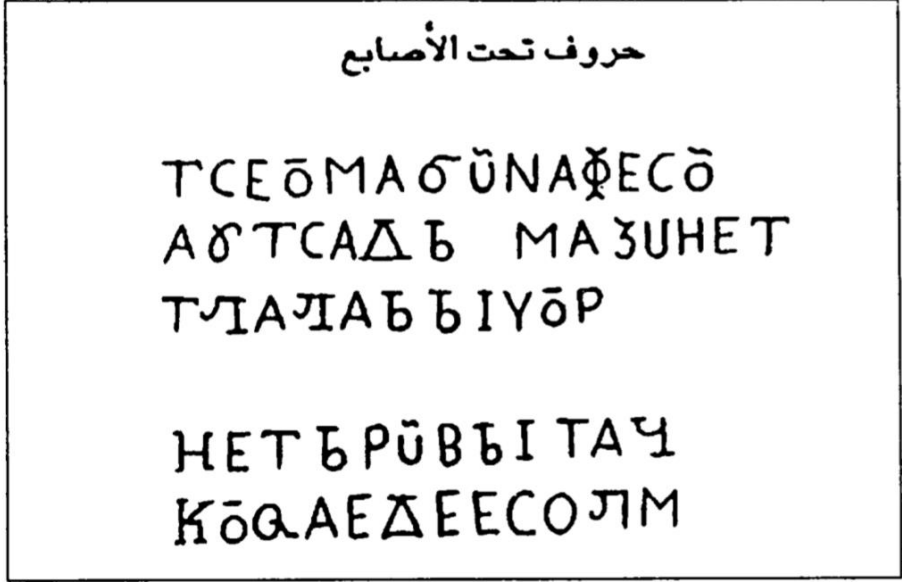
پھر اس روسی زبان کا انگلش ترجمہ برطانوی ماہر (Professor MAKSMR.N.F) نے کیا.

O. My God My Helper. Keep My Hand With Mercy And with your Holypodis: Mohamad. Alia. Shabbar. Shappir. Fatema. They All Are Biggests And Honourables. Theworlb Estadlished For Them. Help Me By Their Names. Yon Can Refrm To Right.

ترجمہ ، اے میرے خدا میرے مددگار! میرا ہاتھ رحم سے تھامے رکھ، تیرے مقدس عظیم الشان رہنما ، محمد، علی، شبر، شبیر، فاطمہ (ص) کے ساتھ، وہ سب عظیم اور قابلِ احترام ہیں، یہ کائنات ان کے لیے بنائی گئی ہے، ان کے نام پر میری مدد کر، تو (تمام مخلوقات کو) حق کے رستہ کی طرف رہنمائی کرنے پر قادر ہے --- (کتاب، الاسرار العلویۃ صفحہ 497 تا 502)

تمام انبیاء و رسل کے سردار و رئیس

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا يَقُولُ سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَ هُمْ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ عَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحَى نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ

ترجمہ، راوی کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ امام صادق فرما رہے تھے : کل انبیاء اور مرسلین کے صرف پانچ سردار اور رئیس ہیں: وہ سردار ور رئیس خود اولوالعزم اور بانی شریعت رسل ہیں جن کے نوری وجود پر خود دین اور قانون الہی کی چکی گھومتی ہے ---! : وہ پانچ ہستیاں حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ ہیں --- [1]

تمام انبیاءؑ اور رسولوں کے یہ اولوالعزم انبیاءؑ سردار ہیں اور ان کے سردار مولا محمدؐ رسول اللہ ہیں --

عن الباقر ، ان اولی العزم سموا اولی العزم لعزمهم علی الاقرار بالولاية و علی العهد الذی اخذ عليهم فی النبی و الآئمة و المهدي [2]

مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں، اولوالعزم (انبیاءؑ) کو اولوالعزم وَلایت (علیؑ) کے اقرار اور اس عہد کے تسلیم کرنے کے سبب کہا جاتا ہے جو اللہ کے نبیؐ اور اماموںؑ اور مہدیؑ کے لیے لیا ---

اولوالعزم انبیاءؑ تمام نبیوںؑ اور رسولوں کے سردار و رئیس ہیں اور اولوالعزم انبیاءؑ کو امیر المومنینؑ کی وَلایت کے اقرار کے سبب اولوالعزم کہا جاتا ہے، یعنی ان پانچ اولوالعزم انبیاءؑ کا اقرار دوسرے انبیاءؑ کی نسبت زیادہ مضبوط ہے اسی لیے تمام انبیاءؑ کے امیر ہیں، ابراہیمؑ اللہ کے خلیل ہیں صرف اور صرف وَلایت علیؑ کے اقرار کی وجہ سے، یہاں سے ایک قائدہ ہم سمجھ گے کہ اللہ کا خلیل صرف وہی ہے جو وَلایت کے اقرار میں بڑھ چڑھ کر ہو. موسیٰؑ کلیم اللہ ہیں اللہ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا کیونکہ انہوں نے وَلایت علیؑ کا اقرار کیا، ہم سمجھ گے کہ اللہ کے ہاں صرف وہی قابل کلام ہے جو وَلایت علیؑ کا اقرار کرے نوحؑ کو اللہ نے نجات دی صرف ولایت علیؑ کے سبب عیسیٰؑ مسیح ہیں

---

(1) کتاب الحجۃ و الولایۃ النوریۃ شرح اصول الکافی جلد 2 صفحہ 74

(2) تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ 241

عالمین کے لیے آیت ہیں صرف ولایت علیؑ کے سبب ، مولاؐ محمدؐ رسول اللہ کتاب بشارۃ المصطفیٰ میں فرماتے ہیں، یاعلیؑ اگر میںؐ آپؑ کی وَلایت نہ پہنچاؤں تو میرےؐ سارے اعمال حبط ہو جائیں گے--- جبکہ علیؑ نفس رسول اللہ ہیں --

امیر المومنینؑ کی وَلایت ہی تمام انبیاءؑ کا مقصد اور محنت ہے ولایت ہی وہ عظیم خبر ہے جسے پہنچانے کے لیے انبیاء مبعوث ہوئے .

یہ سب ہم اس کتاب "سر الخفیات" کے مقدمہ "تاثیر علیؑ" میں ذکر کر چکے ہیں - انبیاءؑ کا یہ مقام و مرتبہ علیؑ کا اثر ہے ---

وروى عن مولانا الصادق أنه سُئِلَ فقيل له : يا مولانا ، لِمَ سُمِّي هؤلاء الخمسة أولي العزم من الرسل ؟

فقال : لأنهم عزموا على توحيد أمير النحل [1]

امام جعفر الصادقؑ سے پوچھا گیا، کہ پانچ اولی العزم انبیاءؑ کو اولی العزم کیوں کہا گیا ہے ؟

امامؑ نے فرمایا: اس لیے کیونکہ انہوں نے امیر النحل علیؑ کی توحید کا پختہ عزم کیا ---

➢ **محمد اور علی** عزوجل

عن جعفر الأحمر عن أبي الزبير عن جابر قال: قال رسول الله صلعم وعلى آله إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لعلي. [2]

رسول اللہ نے فرمایا، بے شک ! مجھ محمدؐ کی (صلاۃ) نماز ، میریؐ عبادت (میریؐ قربانیاں) میریؐ زندگی اور میریؐ موت (سب) علیؑ کے لیے ہے --

امام صادقؑ فرماتے ہیں، محمدؐ اور علیؑ میں کوئی فرق نہیں ---- [3]

قال اميرالمؤمنين : انا حقيقة المحمديه و ذات الاحمديه و صفات المحمودية. [4]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ محمدؐ کی حقیقت ہوں اور احمدؐ کی ذات ہوں اور محمود کی صفات ہوں ---

قال امير المومنين، انا الذي وجدني محمد في ذاته [5] ، مولا علیؑ نے فرمایا، میںؑ وہ ہوں جسے محمدؐ نے اپنی ذات میں پایا---

---

(1) منهج العلم و البيان و نزهة اسمع و العيان خطی نسخہ صفحہ 88 (2) حقائق اسرار الدين ۳۵

(3) حقائق اسرار الدين صفحہ 46 (4) کتاب، على اعلى عالى صفحہ 71 (5) مناقب السادة الكرام فی جواهر الخطب ص 75

➢ یونسؑ نبی اور اقرارِ علیؑ

ابو حمزہ ثمالیؒ کہتے ہیں عبد اللہ بن عمر خدمتِ مولا علیؑ زین العابدین میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے!

مولاؑ: کیا آپؑ ہی کا قول ہے کہ یونسؑ بن متیٰ کی جب مچھلی سے ملاقات ہوئی تو اُن پر امیر المومنینؑ علیؑ کی وَلایت پیش کی گئی تاکہ وہ ایمان لائیں، کیا حضرت یونسؑ نے وَلایت کے اقرار کرنے میں کچھ توقف (ذرا سا ٹھرنے کا ارادہ) کیا تھا؟ مولاؑ نے فرمایا: ہاں میراؑ ہی قول ہے۔

عبد اللہ بن عمر نے کہا، اگر آپؑ اپنی بات میں سچے ہیں تو مجھے وہ منظر دکھائیے ----

مولاؑ نے فرمایا: تم دونوں اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لو!

جب ہم نے مولاؑ کے حکم کی تعمیل کی تو مولاؑ نے چند ساعت کے بعد ہمیں آنکھیں کھولنے کا حکم دیا اور ہم نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ساحلِ سمندر پر پایا، عبد اللہ ابن عمر نے کہا، میرے آقا میری جان و نفس آپؑ کے ہاتھوں میں ہے ---

مولاؑ نے فرمایا: اب میںؑ ایک حقیقت کے ساتھ اپنی صداقت اور سچائی کا بھرپور ثبوت تیرے سامنے پیش کر دوں گا ---

یہ کہہ کر! مولاؑ نے مچھلی کو آواز دی، مچھلی نے سمندر سے اپنا سر جو ایک پہاڑ کی مانند تھا باہر نکالا اور کہا، لبیک یا ولی اللہ لبیک،

مولاؑ نے سوال کیا: بتا تو کون ہے؟

مچھلی نے جواب دیا، مولاؑ! میں یونسؑ کی مچھلی ہوں ---

مولاؑ نے فرمایا: تو اپنے تمام احوال سے آگاہ کر ---

مچھلی نے کہا: مولاؑ! اللہ نے حضرت آدمؑ سے رسول اللہ مولا محمدؐ تک کسی بھی نبی کو اس وقت تک مبعوث برسالت نہیں فرمایا جب تک اُس نے وَلایت علیؑ کا اقرار نہ کر لیا، اور جس نے وَلایت میں ذرا سا بھی توقف کیا تو وہ معصیت میں مبتلا ہو گیا، حضرت آدمؑ سے چھوٹی سے معصیت ہو گی، حضرت نوحؑ ڈوبتے ڈوبتے بچ گے، ابراہیمؑ آگ سے بچے، یوسفؑ کو کنویں سے نجات ملی، ایوبؑ بلا و مصیبت سے چھوٹے، داؤد کی لغزش معاف ہوئی، یہاں تک کہ! اللہ نے یونسؑ پر وحی کی کہ اے یونسؑ امیر المومنینؑ علیؑ اور آئمہؑ کی وَلایت کا اقرار کرو، یونسؑ نے

کہا: میں اُسؑ کی وَلایت کا کیسے اقرار کروں جسے میں نے دیکھا ہی نہیں اور نہ میں جانتا ہوں، وہ یہ کہہ کر چلے، اللہ نے مجھے (مچھلی کو) وحی فرمائی کہ میں یونسؑ کو نگل لوں، اس طرح کہ اُنؑ کی ہڈیوں کو کوئی نقصان نہ ہو ---

یونسؑ چالیس روز تک میرے شکم میں رہے، جب میں (مچھلی) رات کی تاریکیوں میں دریاؤں میں گھومتی پھرتی تھی تو مجھے اُن کی اس تسبیح کی آواز آتی رہتی تھی" لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ" ترجمہ: کوئی الہ نہیں سوائے تیرے، تو سبحان ہے بیشک میں (یونس) خاص ظالمین میں سے تھا، میں (یونس) نے علیؑ اور ان کی اولادؑ میں آئمہؑ کی وَلایت کو قبول کیا، جب وہ آپؑ کی وَلایت پر ایمان لے آئے تو میرے اللہ نے مجھے حکم دیا اور میں انھیں کنارے پر اگل دیا -----

اس کے بعد مولا علیؑ زین العابدین نے مچھلی کو حکم دیا کہ واپس چلی جا اپنی قیامگاہ کی طرف، پھر میں نے دیکھا کہ پانی کی سطح ہموار ہو گئی [1]

○ **وضاحت:**

ملاحظہ فرمائیں مومنین! اگر کوئی انجانے میں وَلایت امیر المومنینؑ کے اقرار میں سوچنے کے بارے میں بھی سوچے اس سے پہلے وہ ظالمین میں شمار ہو جاتا ہے اس کی دلیل حضرت یونسؑ کی دعا ہے کہ من الظالمین میں خاص ظالمین میں سے تھا مجھے معاف کر دے میں ولایت علیؑ کا اقرار کرتا ہوں، چاہے نبی مرسل ہو یا کوئی عام شخص اگر انجانے میں بھی توقف ہوا تو ظالم ہے اور جو جان بوجھ کر کرے اللہ ہی جانے، : مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: اے سالم بیشک لوگ ان (امامؑ) کے امر کے بارے میں سوچنے کا حق نہیں رکھتے اور نہ ہی انؑ (علیؑ) کے امر میں تاخیر کا حق رکھتے ہیں بیشک انہیں (مخلوق کو) تو صرف (علیؑ کو) تسلیم کرنے کا حق دیا گیا ہے---[2]

مولا علیؑ کی وَلایت کیا ہے؟ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وَلایت علیؑ اللہ کی وَلایت ہے۔ وَلایت اختیار الہیٰ ہے، جب تک انبیاءؑ نے مولا علیؑ کے اختیارات کو تسلیم نہیں کیا نبوت نہیں ملی، امیر المومنینؑ کا عقیدہ ولایت کیا ہے اس بارے میں ہم حدیث پیش کرتے ہیں ---

---

(1) بحار الانوار ج 6 ص 53،54،55 ؛ معرفت آل محمد ص 189

(2) بصائر الدرجات ج 2 باب 20

➢ امیر المومنینؑ کی یونس کی مچھلی سے ملاقات

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں ۔

جب امیر المومنینؑ خوارج سے جنگ کرنے کے بعد بابل کے مقام پر پہنچے تو وہاں (آرام کے لیے) اترے، پھر امیر المومنینؑ اپنے خچر پر سوار ہوئے اور انؑ کے ہاتھ میں رسول اللہ کی چھری تھی، امیر المومنینؑ فرات کے کنارے کچھ دیر کے لیے ٹھرے، بھر مولاً خچر سے نیچے اترے اور ایک جانب ہو کر کھڑے ہو گے ---

پھر امیر المومنینؑ نے چھری سے فرات کے وسط میں ضرب لگائی، ضرب کے اثر سے فرات کی زمینی سطح اور کنکر نظر آنے لگے ---

پھر امیر المومنینؑ نے پکارا یا نون، اے نون ! فوراً ایک عظیم الجثہ مچھلی نمودار ہوئی، امیر المومنینؑ نے مچھلی کو حکم دیا اے مچھلی بول تو مچھلی روانی اور فصیح زبان میں بولی، نعم یا امیر المومنین انا نون حَوت جی امیر المومنینؑ ، میں نون مچھلی ہوں، جس نے یونس ابن متی کو نگل لیا تھا، میں اس کی ساتھی رہی ہوں، میں نے نہ ان (یونسؑ) کی ہڈیاں توڑیں اور ان کی کھال کھائی، وہ میرے پیٹ میں سانس لیتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے توبہ کر لی، اور تاریکی میں کہا، ان لا الہ الا انت سبحانك انی من الظالمین اشارتٍ الیك و اقرار بك انه لا شریك لك و لا عدیل ولا نظیر و لا کفوا، بے شک تیرے سوا کوئی الہٰ نہیں، تو سبحان ہے اور میں (خاص) ظالمین میں سے تھا، آپؑ (امیر المومنینؑ) کی طرف اشارہ کر کے اقرار کیا آپؑ کا کوئی شریک نہیں اور نہ کوئی آپؑ جیسا ہے (یا علیؑ) آپؑ کی مثل کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی آپؑ کا ہمسر ہے، پھر امیر المومنینؑ نے اس عظیم مچھلی کو حکم دیا کہ لوٹ جا جہاں سے تو آئی ہے، تو وہ بڑی مچھلی فرات میں غائب ہو گی امیر المومنینؑ نے پھر چھڑی سے فرات پر ضرب لگائی اور وہ اپنی پہلی حالت میں لوٹ گیا --- [1]

---

(1) منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان (مولف، ابن کبوخ محمد بن علی بن عیسی) ص 65، 66

فضیل بن یسار نے امام صادقؑ سے سوال کیا، یا ابن رسول اللہ، کیا یہ آپؑ کی حدیث ہے کہ یونس اس وقت تک بڑی مچھلی کے پیٹ میں گرفتار نہیں ہوئے جب تک انہوں نے امیر المومنینؑ علیؑ کی وَلایت کا انکار نہیں کر دیا ؟

مولاؑ نے (اپنے) ماتھے پر تھپکی دی اور فرمایا، اللھم العن محرف کلامنا، اللہ لعنت کرے ہمارےؑ کلام میں تحریف کرنے والوں پر ، پھر مولاؑ نے اپنا رخ مبارک میری طرف کیا اور فرمایا، ان الابالیس غیروا احادیثنا فما جزاء الانکار الا عذاب الیم الی الابد فلیس له امدٌ فلا یموت فیھا و لا یحي احد ، یا فضیل ان یونس کان شاک فی ولایة علی فکفارة ذنبه بلاء شدید

بے شک ابلیس نے ہماریؑ احادیث بدل دیں، پس اس انکار کی سزا سوائے عذاب الیم کے کوئی نہیں، جس میں نہ وہ مرے گا نہ زندہ رہے گا، اے فضیل بے شک یونس نے وَلایت علیؑ میں شک کیا تھا، پس اس گناہ کا کفارہ شدید آفت تھی ---[1]

➢ قاب قوسین پر گفتگو

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا، معراج کی رات قاب قوسین کے مقام پر اللہ نے کہا ...

یا محمدؐ، اگر بندوں میں سے کوئی بندہ روزے رکھے، اور رات کو قیام کرے یہاں تک کہ (جاگنے کی وجہ سے) اس کی بصارت زائل ہو جائے، پھر وہ ہزار حج اور عمرے کرے اور نبیؐ یا امامِ عادل کے ساتھ ہزار غزوات میں شرکت کرے اور شہید ہو جائے اور پھر علیؑ کی وَلایت کے بغیر ہو تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے [2]---

➢ دیدارِ علیؑ

قال رسول اللہ ، رایت اللہ بعلی ، و فی علی ، و علیَ علی ، و من علی [3]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا، میںؐ نے اللہ کو علیؑ کے ساتھ دیکھا، میںؐ نے اللہ کو علیؑ میں دیکھا، علیؑ پر اور میںؐ نے اللہ کو علیؑ سے دیکھا

(1) مناقب الحق ص 45

(2) انیس المحبین در فضائل امیر المومنین (خطی) ص 403 (3) مناقب الحق ص 50

- **ولایت کے اقرار میں توقف ؟**

وقد روي عن أسد الهجري أنه قال : سمعت أمير المؤمنين علي بن أبي طالب يقول في محضر من شيعته وأصحابه : ما أمن بالله ولا أقر بنبوة رسوله من لم يقر بولايتي ويطيعني حق طاعتي وإن سليمان بن داود سأل الله أن يعطيه ملكاً لا ينبغي لأحد من بعده فأجاب الله سؤاله وأطاع له الجن والانس وعلمه منطق الطير وأتاه من كل شيء فأعجز بملكه وما أوتيه فعرضت عليه ولايتي فتوقف عن ولايتي فسلبه الله ملكه وابتلاه بالجسد على كرسيه وسقطت نبوته يوماً حتى آمن بي وأقر بولايتي فزاد الله عليه ما سلبه وكشف عنه بلاء، الذي ابتلاه به .

اسد ہجری کہتے ہیں میں نے امیر المومنینؑ کو فرماتے سنا جب کہ وہؑ اپنے اصحاب اور اپنے شیعوں میں تشریف فرما تھے، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اس وقت تک اللہﷻ پر ایمان نہیں لایا، اور اس وقت تک میںؑ نے اس کے رسول کی نبوت کا اقرار نہیں کیا جب تک کہ اللہﷻ اور اس کے رسول نے میریؑ وَلایت کا اقرار نہیں کیا[1]، اور جب تک میریؑ ایسی اطاعت نہ کی جیسے اطاعت کرنے کا حق تھا ---

اور سلیمانؑ بن داوٗدؑ نے اللہﷻ سے ایسی بادشاہی ایسی سلطنت کا سوال کیا جو اس کے بعد کسی کو نہ دی جائے، پس اللہﷻ نے سلیمانؑ کی دعا قبول کی اور تمام جن و انس اس کے مطیع کر دیئے، اور اسے پرندوں کی زبان کا علم عطا کیا اور اسے ہر شے سے عطا کیا، ہر شے اس کی بادشاہی کے سامنے عاجز تھی، پس میں (علیؑ) نے سلیمانؑ پر اپنی وَلایت پیش کی اور اس نے اقرارِ وَلایت میں تھوڑی سی دیر کر دی، تو اللہﷻ نے اس سے اس کی بادشاہی اس کی ساری سلطنت سلب کر لی، اور اسے اپنے ہی تخت پر جسم کی تکلیف میں مبتلا کر دیا اور اسی دن اس کی نبوت ناکارہ ہو گی [2]، یہاں تک کہ وہ مجھؑ پر ایمان لایا اور میریؑ وَلایت کا اقرار کیا ---

---

(1) اس جملے سے لوگ غلط سمجھ سکتے ہیں، یہاں مولاؑ اپنی ولایت کی اہمیت بتانا چاہتے ہیں ، ورنہ اللہ محمدؐ اور علیؑ ایک دوسرے سے جدا نہیں، اللہ کی ولایت ہی علیؑ کی ولایت ہے علیؑ کی ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، اللہ میں اور ہمؑ میں کوئی فرق نہیں ہمؑ ہی اس کا ظاہر ہیں ہمؑ ہی اس کا باطن ہیں

(2) سقطت نبوته؛ "سقط" کا معنی ہے خراب اور نکما سامان، ناقص (بیان اللسان ، لغات کشوری)

پس اللہﷻ نے جو کچھ اس سے سلب کیا تھا لوٹا دیا اور اس سے وہ مصیبت دور کر دی جس میں اسے مبتلا کیا تھا---

وكذلك داود أمر بالحكم بين الناس فحكم وأعجز بما صار إليه فعرضت عليه ولايتي فتوقف فابتلاه الله بما خطر في قلبه حتى أقر بولايتي ورجع إلى طاعتي وأناب وتاب ، وكذلك أيوب عرضت عليه ولايتي فتوقف فابتلاه الله بما ذكره من بلائه وامتحنه امتحاناً عظيما فوجده صابراً على البلاء حتى أقر بولايتي فعافاه الله مما ابتلاه وكشف عنه ضره وكذلك يونس عرضت عليه ولايتي فتوقف فابتلاه الله بالحوت الذي ابتلعه كما قال الله عزوجل : { فلولا أَنَّهُ كَانَ مِنَ المُسبِّحِينَ لَلَبِثَ في بَطْنِهِ إلى يوم يُبْعَثُونَ } . فلما أقر بولايتي وعرفني خلصه الله مما ابتلاه ، فما من نبي إلا وعرضت عليه ولايتي فمن سارع إلا الإجابة بالولاية كان من المرسلين ومن بطأ عن الإجابة بولايتي والإقرار بي كان غير مرسلاً وإن ولايتي ولاية الله وهو قوله {هنالك الولاية لله الحق} فهي ولايتي فمن أقر بولايتي فقد أقر بالله واعترف بوحدانيته وأقر لمحمد بالنبوة ومن أنكرها فقد أنكر الله وكفر به وأنكر رسوله ومن لم يؤمن به [1] .

اسی طرح داؤدؑ کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگو میں حکومت کرے ان کے فیصلے کرے، پس میںؑ نے داؤدؑ پر اپنی وَلایت کو ظاہر کیا اور اس نے اقرار کرنے میں تھوڑی سی دیر کر دی، تو اللہﷻ نے اُسے اسی خطرے میں مبتلا کر دیا جو اس کے دل میں تھا، یہاں تک کہ اس نے میریؑ وَلایت کا اقرار کیا اور میریؑ اطاعت کی طرف لوٹ آیا توبہ کی اور خالص ہوا، اسی طرح ایوبؑ پر میںؑ نے اپنی وَلایت ظاہر کی اس نے بھی اقرار کرنے میں ذرہ سی دیر کر دی، تو اللہﷻ نے اسے مصیبت میں مبتلا کیا جس کا اس نے ذکر کیا ہے، اور اسے عظیم امتحان میں ڈالا، اور اسے مصیبت میں صبر کرنے والا پایا، وہ مصیبت میں اس وقت تک مبتلا رہا جب تک میریؑ وَلایت کا اقرار نہ کیا، پس جب اقرار کر لیا تو اللہﷻ نے اسے اس کی مصیبت سے شفا دی اور اس کی تکلیف کو دور کیا، اسی طرح میںؑ نے اپنی وَلایت یونسؑ پر ظاہر کی اور یونسؑ نے بھی میریؑ وَلایت کے اقرار کرنے میں ذرہ سی دیر کی تو اللہﷻ نے اس پر بڑی مچھلی کو مسلط کر دیا اور اس کے پیٹ میں ڈال دیا---

---

(1) سرائر و اسرار النطقاء ص 115

جیسا کہ اللہ ﷻ نے کہا ؛

{تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو ضرور اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جس دن تک لوگ اٹھائیں جائیں گے، الصافات 143،44}

(یعنی اگر یونس علیؑ کی وَلایت کا اقرار نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے، تسبیح وَلایت علیؑ کا نام ہے)

پس جب یونسؑ نے میریؑ وَلایت کا اقرار کیا اور جب اسے میریؑ معرفت ہوئی تو اللہ ﷻ نے اسے مصیبت سے نجات دی، کوئی نبی ایسا نہیں جس پر میںؑ نے اپنی وَلایت ظاہر نہ کی ہو (اور کسی نبی نے اقرار نہ کیا ہو) پس جس نے میریؑ وَلایت کے اقرار میں جلدی کی وہ مرسلین میں سے ہوا، اور جس نے سست روی اختیار کی مرسلین میں سے نہ ہوا ---

بے شک میریؑ وَلایت ہی اللہ ﷻ کی وَلایت ہے ، اس کی طرف اللہ ﷻ کا قول اشارہ کرتا ہے { هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ}

یہاں اللہ ﷻ الحق کی وَلایت ہے (الکھف 44) ؛ پس یہ وَلایت میریؑ ہی وَلایت ہے --- پس جس نے میریؑ وَلایت کا اقرار کیا تو اس نے اللہ ﷻ کا اقرار کیا اور اللہ ﷻ کی واحدانیت کا اقرار کیا ، اور محمدؐ کی نبوت کا اقرار کیا --- اور جس نے میریؑ وَلایت کا انکار کیا تو اس نے اللہ ﷻ کا انکار کیا اور اس سے کفر کیا، اور اس کے رسولؐ کا انکار کیا اور میراً منکر کبھی مومن تھا ہی نہیں ---

جناب قنبرؒ نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا ؛

یا مولای هل هنالك شیئاً اعظم من الألوهیه قال مولانا أمیر المؤمنین نعم یاقنبر قال ومن قال ولایتی.[1]

قنبرؒ نے پوچھا، مولاؑ کیا کوئی شے الوہیت سے بھی عظیم ہے ؟

امیر المومنینؑ نے جواب دیا، ہاں قنبر الوہیت (ربوبیت) سے بڑھ کر بھی کچھ ہے--- قنبر نے کہا، مولاؑ وہ کیا ہے ؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میریؑ ولایت ----

---

(1) کتاب، علی اعلی عالی صفحہ 85

- **موسیٰ اور یاعلی مدد**

حضرت موسی از خدا خواست که ای خدا مرا امری تعلیم کن برای دین و دنیای خود. خطاب رسید فردا به فلان صحرا برو تا مقصد تو حاصل شود. موسی رفت متحیرانه به هر سمت نگاه میکرد تا اینکه سنگی خطاب به موسی گفت مرا بلند کن تا مطلب تو حاصل شود با زور نبوت هر کار کرد نتوانست آن سنگ به حکم خدا صدا زد ای موسی بگو یا علی مدد تا بتوانی بلند کنی گفت و چون پرکاهی بلند کرد . [2]،[1]

حضرت موسیٰ نے خدا سے عرض کیا، اے خداوند ! تو مجھے دین اور دنیا کے لیے تعلیم دے ---

موسیٰ سے (خدا نے) خطاب کیا، کہ فلاں صحرا میں چلے جاؤ وہاں تم اپنے مقصد کو پا لو گے ---

موسیٰ اس صحرا میں گئے اور حیرت سے یہاں وہاں دیکھنے لگے ، یہاں تک کہ ایک پتھر موسیٰ سے کلام کر کے کہنے لگا مجھے (پتھر کو) اٹھاو تاکہ آپؑ کا مقصد پورا ہو سکے --- موسیٰ نے نبوت کے زور سے کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو پائے ---

تو اس پتھر نے موسیٰ کو اللہ کے حکم سے آواز دی ! اے موسیٰ **یاعلی مدد** کہیں تاکہ آپؑ مجھے اٹھا سکیں، پس موسیٰ نے **یاعلی مدد** کہا اور اس پتھر کو کسی تنکے کی طرح اٹھا لیا---

- **آدم سے پہلے کیا تھا؟**

کسی از رسول خدا پرسید قبل آدم ابوالبشر چه بود؟ فرمود آدم. دوباره پرسید قبل آن؟

فرمود آدم تا اینکه رسول خدا فرمود اگر تا روز قیامت بپرسی خواهم گفت آدم [4]،[3]

کسی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، آدمؑ ابو البشر سے پہلے کیا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (آدمؑ ابو البشر سے پہلے بھی) آدم تھا---

اس نے دوبارہ پوچھا (اور اس آدم سے پہلے والے آدم) سے پہلے کیا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا (اس آدم سے پہلے بھی) آدم تھا، رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ، اگر تم مجھ سے قیامت کے دن تک پوچھتے رہو گے کہ اس قبل کون تھا تو میں کہتا رہوں گا آدم، آدم، آدم --

(1) کتاب فضیلت ص 249 (2) معراج الشهاده (سید حسن بن سید محمد طباطبایی) ص 55

(3) ملکوت المعرفه فی اسرار الولایه ص 61 (4) شراب طهور ص 347 (پر یہ روایت امیر المومنینؑ سے چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ وارد ہے)

ابراہیمؑ کو نجات دینے والا

خلیل اللہ کے قتل کی گہری سازش کی گی، نمرود نے اعلان کر دیا کہ تمام لوگ آگ کے لیے ایندھن اکٹھا کریں، ایک گہری اور کھلی جگہ کا انتخاب ہوا تمام بت پرست گروہ در گروہ ایندھن لا کر اس مقام پر ڈھیر لگاتے گئے، آخر خلیل اللہ کو آگ میں ڈالنے کا مقررہ دن آ گیا اس صحرا کے ایک طرف نمرود کے لیے بلند محل بنایا گیا تھا، نمرود اور اس کے ساتھی اس کی چوٹی پر چڑھ گے تاکہ ابراہیمؑ کے جلنے کا منظر دیکھ کر لطف اندوز ہو سکیں، ایندھن کو آگ دیکھائی گی تو آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے ، وہ شولے اس قدر بلند تھے کہ ان کے اوپر سے کوئی بھی پرندہ پرواز نہیں کر سکتا تھا اگر کوئی پرندہ آگ کے اوپر سے گزرنے کی کوشش کرتا تو جل کر آگ میں گر جاتا ---

بس وہ وقت آن پہنچا جب خلیل کو آگ میں ڈالا جانا تھا، حضرت ابراہیمؑ منجنیق میں اچھالے جانے سے کچھ لمحات پہلے اللہ کو اس طرح پکار رہے تھے، يَا اللّٰهُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ نَجِّنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ ، اے اللہ اے واحد اے صمد اے وہ کہ نہ کوئی تجھ سے جنا تھا نہ تو تجھے کسی نے جنا تھا اور نہ ہی تیرا کوئی ہمسر تھا، مجھے اپنی رحمت سے اس آگ سے نجات دے ---

جبرائیلؑ نے فضا میں ابراہیمؑ سے ملاقات کرتے ہوئے کہا، يَا إِبْرَاهِيمُ أَلَكَ حَاجَةٌ، جناب ابراہیمؑ کیا میری ضرورت ہے ؟

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا، أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا، مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ! میں اپنے رب کا محتاج ہوں، مجھے اپنے پروردگار کی ضرورت ہے [1,2,3]

اس آگ میں حضرت ابراہیمؑ تنہا تھے، انؑ کا کوئی مونس و مددگار نہ تھا، فوراً ولی اللہ فی العالمین علیؑ نے انہیںؑ اس مشکل سے نجات دی --- (آگ گلزار ہو گی) ابراہیمؑ اور ان کا مددگار (علیؑ) آگ میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے، جب نمرود اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ ابراہیمؑ کے پاس کوئی نورانی ہستی نمودار ہوئی ہے --- نمرود به مصاحبین خود گفت که دید ید آن خدای ابراهیم آمده [5] است و همان این آتش را برای بنده خودش گلزار ساخنسا پس پس اگر کسی منحواهد که خدائی اختیار کند با ید همین خدای ابراهیم را اختیار کند

---

(1) علل الشرائع (2) قصص الانبياء (3) تفسير نور الثقلين ج 5

نمرود نے دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا وہ دیکھو ! ابراہیمؑ کا خدا آ گیا ہے، اور اسؑ نے اپنے بندےؑ کے لیے آگ گلزار کر دی ہے --- پس اگر کوئی اپنے لیے خدا کا انتخاب کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ابراہیمؑ کے خدا کا انتخاب کرے ، نمرود کا یہ کلام سن کر نمرود کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا! نہیں ایسا نہیں ہے، بلکہ میں نے جادو سے ابراہیمؑ کی آگ کو گلزار کیا ہے --- تو ولی اللہ (علیؑ) نے آگ کو حکم دیا کہ فوراً اس کذاب کو جلا کر خاکستر کر دے --- تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اس لعین نے جھوٹ بولا ہے --- پس اچانک آگ کا ایک شعلہ اس کی جانب بڑھا اور اسے جلا کر راکھ کر دیا --- [1]

(ابراہیمؑ کو اس کے خدا نے نجات دی جسے وہ " يَا اللهُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ، کہہ کر پکار رہے تھے)

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين : أنا الَّذي أنجيت إبراهيم من نار نمرود [2]

امیر المومنینؑ علیؑ نے فرمایا، میں وہی ہوں جس نے ابراہیمؑ کو نمرود کی آگ سے نجات دی ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين : والله كنت مع ابراهيم في النار و انا الذي جعلتها برداً وسلاماً. [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ کی قسم ! میںؑ ابراہیمؑ کے ساتھ آگ میں تھا اور میںؑ نے ہی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: نحن كنا مع آدم و كنا مع نوح و كنا مع موسى و كنا مع عيسى و داود و سليمان و ما بينهم و بين النبيين فكل إلينا وفينا وبنا.[4]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ہمؑ آدمؑ کے ساتھ تھے --- ہمؑ نوحؑ کے ساتھ تھے --- ہمؑ موسیٰؑ کے ساتھ تھے --- ہمؑ عیسیٰؑ کے ساتھ تھے --- ہمؑ داؤد اور سلیمانؑ کے ساتھ تھے --- اور جو کچھ ان انبیاءؑ کے درمیان ہے اور جو کچھ تمام انبیاءؑ کے درمیان ہے سب کچھ ہمارےؑ لیے ہے اور ہمؑ میں ہے اور ہمارےؑ سبب ہے۔ ---

---

(1) **مجالس شاهكار** (خطی) ص ٤٠٧ (مولف، لمولوی نبی بخش، ۱۳۵۴ هجری در مشهد مقدس)

(2) مناقب الحق ؛ طوالع الأنوار جلد 1 ص 93 ؛ كتاب المبين ج1 ص 332 (3) كتاب، امیر المومنین و انبياء

(4) إلزام الناصب في إثبات الحجة الغائب عجل الله تعالى فرجه الشريف ۲/۲۰۰

- **غور طلب بات**

روایات میں ہے کہ اللہ نے دس لاکھ (10،00000) عالمین اور دس لاکھ آدمؑ خلق کیے ہیں ، دس لاکھ عالمین اور دس لاکھ آدم اور ہر آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور انبیاء کے وصی اور ان کی امتیں ان کی کتابیں اور مصحف جو ان پر نازل ہوئے اور ان کی شریعتیں ان کی تبلیغ ان کی نصیحتیں ان کے معجزات ---

اگر انبیاءؑ کی تعداد کی بات کی جائے --- ہر آدمؑ کی نسل میں ایک لاکھ جوبیس ہزار انبیاءؑ --- اگر ان کی تعداد کی بات کی جائے ---

10،0000 آدم × 1،24000 انبیاء = 124،000،000،000

یعنی، **ایک سوچوبیس** ارب انبیاءؑ تمام عالمین میں آئے اور ان انبیاءؑ کے اوصیاءؑ کی **one hundred twenty-four billion** تعداد الگ (اگر حساب میں غلطی ہو تو مومنین سے معذرت چاہیں گے)

The World population in 2023 is 8,045,311,447

یعنی !

Eight billion forty-five million three hundred eleven thousand four hundred forty-seven

یعنی! 2023 میں اس زمین پر تقریباً **آٹھ ارب پینتالیس کروڑ تین لاکھ گیارہ ہزار چار سو سینتالیس** افراد موجود ہیں اور انبیاءؑ کی تعداد آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں --- صرف انبیاءؑ کی تعداد ایک سو چوبیس ارب ہے اور دنیا میں اس وقت تقریباً ساڑھے آٹھ ارب لوگ موجود ہیں ---

امیرالمومنین فرمود: ۱۲۴ هزار پیامبر در دوره آدم ابوالبشر آمدند و هر کدام ۱۲۴ هزار دفعه آمده اند و من با تمام آنها بوده ام.[1]

امیر المومنینؑ علیؑ نے فرمایا، آدم ابو البشر کے زمانے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے، اور ان میں سے ہر ایک نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار

---

(1) کتاب خطی، ملکوت المعرفه فی اسرار الولایه شرح خطبه البیان حضرت امیرالمومنین علی میرزا ابوالقاسم حسینی راز شیرازی ص ۳۱

مرتبہ زمین پر آیا اور میں علیؑ ان سب کے ساتھ تھا ---

(اللہ اکبر) دس لاکھ آدمؑ اور ہر آدم ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ زمین پر آیا اور ہر آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ جوبیس ہزار انبیاءؑ اور ہر نبیؑ ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ زمین پر آیا، اور ہر نبیؑ کے ساتھ امیر المومنین علیؑ تھے ----

از حضرت سید الساجدین علین الصلواة و السلام وارد است که امام سجاد قرآن می خواندند به این آیه رسیدند لما تجلی ربه للجبل دکا و خر موسی صعقا گریه شدیدی کردند راوی عرض کرد فدایت شوم سبب گریه شما چیست؟ فرمود: چون تجلی بر کوه وارد آمد کوه مندک و کوفته شد مثل خاک شد، حضرت موسی از حال رفت و به نقلی وفات نمود در آن حال میدید ۱۲۴ هزار موسی بر ۱۲۴ هزار کوه طور آمده اند رب ارنی گفتند لن ترانی شنیدند و بر کوه تجلی شد و آنها مردند در آن حال ملائکه زیادی نازل شدند برخی از یخ و برخی از آتش و برخی نصف یخ و نصف آتش به موسی گفتند تو طاقت دیدن ما را نداری چه طور میخواهی رب حی قیوم را ببینی راوی عرض کرد فدایت شوم باعث گریه شما چیست؟ حضرت فرمودند: آنچه تجلی کرد بر آن ۱۲۴ هزار موسی که وفات یافتند نبود مگر یک ذره از یک خردل از یک شقص از یک مثقال از نور مقدس امیرالمومنین علی بن ابی طالب . [1][2]

(ایک دفعہ) امام سجادؑ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے " جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو تجلی نے اس (پہاڑ) کے پرخچے اڑا دیئے اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے [3] " (پھر) شدید گریا کرنے لگے ---

راوی نے پوچھا، مولاؑ آخر موسیؑ کے گریا کرنے کا کیا سبب تھا --- ؟

---

(1) **ملکوت المعرفه فی اسرار الولایه (شرح خطبه البیان، حضرت امیر المومنین علی)** میرزا ابوالقاسم حسینی راز شیرازی **۳۲**

(2) **کتاب فضیلت ۶۵۸** (سید عبد المحسن ذبیحی مشهظ مقدس)

(3) وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَ کَلَّمَہٗ رَبُّہٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿الأعراف ۱۴۳﴾

امامؑ نے فرمایا، جب پہاڑ پر تجلی ہوئی تو پہاڑ نرم ہو کر خاک جیسا ہو (کر بکھر) گیا[1]۔۔ اور موسیٰؑ کا انتقال ہو گیا[2]۔۔پھر امام سجادؑ فرماتے ہیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار موسیٰؑ ، ایک لاکھ چوبیس ہزار کوہ طور پر آئے ، رب سے گفتگو کی اور اسے دیکھنے کا مطالبہ کیا ، رب نے ہر موسیٰؑ سے کہا تو ہرگز نہ دیکھ پائے گا اور پھر طور پر تجلی کی اور ہر موسیٰؑ کا انتقال ہوا ، اس وقت بہت سے فرشتے نازل ہوئے جو کچھ برف والے کچھ آگ والے کچھ آدھی برف اور آدھی آگ والے کچھ آدھی آگ اور آدھی برف والے تھے ۔۔۔ انہوں نے موسیٰؑ سے کہا، جب آپؑ ہمیں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو حی القیوم رب کو کیسے دیکھ پاؤ گے ؟؟؟

پھر امام سجادؑ نے فرمایا، جو تجلی ایک لاکھ چوبیس ہزار موسیٰؑ کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار کوہ طور پر ہوئی اور ہر موسیٰؑ انتقال کر گے وہ امیر المومنینؑ کے نور مقدس سے ایک مثقال یا رائی کے دانے کے برابر نور بھی نہیں تھا۔۔۔

---

(1) امیر المومنینؑ نے فرمایا، جب حضرت موسیٰؑ نے اللہ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا اور کہا اے میرے پروردگار، مجھے خود کو دیکھا دے میںؑ تجھے دیکھنا چاہتا ہوں تو اللہ نے فرمایا، موسیٰؑ ! اگر میرے نور کی تاب لا کر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہے تو شاید تم مجھے دیکھ سکو ، اور اگر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم نہ رہ سکے تو تمہاریؑ آنکھوں میں اتنی طاقت کہاں کہ تم مجھے دیکھ سکو ۔۔۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، پھر جب اللہ نے پہاڑ پر اپنے نور کی تجلی کی تو پہاڑ کے تین ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا بلند ہو کر آسمان پر چلا گیا، دوسرا ٹکڑا زمین میں دھنس گیا (اور تفسیر القمی میں ہے کہ پہاڑ کا جو ٹکڑا زمین میں دھنس گیا وہ قیامت تک دھنستا ہی رہے گا) ، اور تیسرا ٹکڑا ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر گیا اور غبار بن گیا، اور یہ ذرات جو (تمہیں گھروں کے روشن دانوں میں سے اندر داخل ہوتے ہوئے) دکھائی دیتے ہیں یہ ذرات اس پہاڑ کے بکھرے ہوئے ذرات ہیں (علل الشرائع ، باب ۲۵۱)

(2) جب اللہ نے پہاڑ پر تجلی کرنا چاہی تو ملائکہ نازل ہوئے اور انہوں نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے ، پس اللہ نے ملائکہ پر وحی کی کہ وہ موسیٰؑ کو پکڑ لیں ایسا نہ ہو کہ وہ (اللہ) کے خوف کی وجہ سے فرار کر جائیں ، پس ملائکہ نازل ہوئے اور انہوں نے موسیٰؑ کا محاصرہ کر لیا اور کہا، اے موسیٰؑ آپ نے بہت بڑا سوال کر دیا ہے ، پس جب موسیٰؑ نے تجلی کی طرف نظر کی تو موسیٰؑ منہ کے بل گر پڑے خوف کی وجہ سے ان کی روح جسم سے پرواز کر گئی اور اللہ نے رحم کرتے ہوئے دوبارہ روح کو ان کے جسم میں داخل کیا ۔۔۔ (تفسیر القمی، تفسیر سورہ الاعراف آیت 143)

ہر نبی نے امیر المومنین علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا تو اسے نبوت ملی اور ہر نبی اپنی اپنی امتوں کو علیؑ کی ہی دعوت دیتے رہے

"امیر المومنینؑ فرماتے ، پہلے والے زمانوں میں اور اس زمانے میں اور ہر دور میں مخلوق ہمارےؑ سبب ہی ہدایت پاتی رہی اور ہمارےؑ ہی انکار کے سبب گمراہ اور مغذوب ہوتی رہی ہر امت میرےؑ انکار کی وجہ سے مسخ ہوتی رہی ہزارہاں امتیں میرےؑ انکار کے سبب ہلاک ہو گئیں"

عالمین میں دس لاکھ آدم آئے ہیں اور جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ ----

کسی نے رسول اللہﷺ سے پوچھا، آدمؑ ابو البشر سے پہلے کیا تھا؟ رسول اللہﷺ نے فرمایا، (آدمؑ ابو البشر سے پہلے بھی) آدم تھا---

اس نے دوبارہ پوچھا (اور اس ہمارے بابا آدم سے پہلے والے آدم) سے پہلے کیا تھا؟ رسول اللہﷺ نے پھر فرمایا (اس پہلے بھی) آدم تھا، رسول اللہﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ، اگر تم مجھ سے قیامت کے دن تک پوچھتے رہو گے کہ اس قبل کون تھا تو میں کہتا رہوں گا آدم، آدم، آدم --- اگر قیامت تک آدم آدم کہا جائے تو اس کی تعداد دس لاکھ آدم سے کرڑوہا گنا زیادہ ہے اور اوپر آپ قارئین کرام ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ صرف ایک آدمؑ ابو البشر زمین پر ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ آئے ہیں، اور ایک لاکھ چوبیس ہزار ابلیس انؑ کا انکار کرتے رہے اور ملعون ہوتے گے، اور ان ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمؑ میں سے ہر ایک آدمؑ کے سلسلے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ زمین پر آئے اور ہر نبی کی امت تھی ، یعنی ---! صرف ایک آدمؑ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ آیا اس کے دور اس کی نسل یا اس کے سلسلے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ ہابیل قتل ہوئے، ایک لاکھ چوبیس ہزار شیث آئے اور ہر شیث نے علیؑ کو پایا اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کی ، صرف ایک آدم کے سلسلے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نوح آئے اور ہر نوح نے اپنی امت میں ولایت علیؑ کی تبلیغ کی اور نوح کی امت نے سوائے چالیس لوگو کے ولایت علیؑ کا انکار کیا یعنی ایک آدم کے سلسلے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نوح اور نوح کی ایک لاکھ چوبیس ہزار امتیں اور ہر امت میں طوفان یعنی ایک آدم کے دور میں ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ طوفان آیا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ آدمِ اول کا مالک ہوں میںؑ نوح اول کا مالک ہوں میںؑ پہلے طوفان کا مالک ہوں" اور ہر طوفان میں مولا علیؑ نے ہر نوح کی مدد کی، ایک لاکھ چوبیس ہزار شعیب آئے اور ہر شعیب نے علیؑ کو پایا ایک لاکھ چوبیس ہزار موسی آئے اور ہر موسی طور پر جاتا رہا توریت پاتا رہا یعنی ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ

چوبیس ہزار توریت نازل ہوئیں، ہر موسی طور پر اسے دیکھنے کا سوال کرتا رہا علیؑ تجلی دکھاتے رہے اور ہر موسی تجلی دیکھ کر مرتا رہا اور زندہ ہوتا رہا، ایک آدم کے سلسلے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار ابراہیم آئے ہر ابراہیم ولایت کی تبلیغ کرتا رہا ہر ابراہیم اور اسماعیل کعبہ تعمیر کرتے رہے اور ہر ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا گیا اور ہر ابراہیمؑ علیؑ کو پکارتا رہا اور امیر المومنینؑ ہر ابراہیم کے لیے آگ گلزار کرتے رہے، ایک آدم کے سلسلے میں ایک لاکھ چوبیس ہزار لوط آئے اور ہر لوط اپنی امت میں ولایت علیؑ کی تبلیغ کرتے رہے اور ہر امت علیؑ کا انکار کرتی رہی اور ان پر عذاب آتا رہا، ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار اسماعیل آئے اور عظیم خبر پہنچاتے رہے تبلیغِ ولایت کرتے رہے ، ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار اسحاق آئے اور النبا العظیم پہنچاتے رہے ، ایک لاکھ چوبیس ہزار یعقوب آئے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ یوسف کی دوری برداشت کرتے رہے ، ایک لاکھ چوبیس ہزار یوسف آئے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ کنواے (کنواں) میں ڈالے جاتے رہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار خضر آئے، ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار داؤد آئے ہر داؤد زبور پاتے رہے یعنی ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار زبور نازل ہوئیں ،، ایک لاکھ چوبیس ہزار سلیمان آئے حکومت کرتے رہے ولایت علیؑ پہنچاتے رہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار زکریا آئے، ایک لاکھ چوبیس ہزار یحیی آئے، ایک لاکھ چوبیس ہزار صالح آئے اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کرتے رہے ہر صالح کا ناقہ قتل ہوتا رہا (یعنی علیؑ کا انکار ہوتا رہا) اور ان پر عذاب نازل ہوتا رہا، ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ ہود آئے اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کرتے رہے قوم عاد انکار کرتی رہی اور ہلاک ہوتے رہے، ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار یونس آتے رہے اور مچھلی انہیں نگلتی رہی، ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار ایوب آئے تبلیغ ولایت کرتے رہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ ذوالکفل آئے ولایت علیؑ پہنچاتے رہے ، ایک لاکھ چوبیس ہزار عیسی آئے انجیل پاتے رہے یعنی ایک آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انجیل نازل ہوئیں ۔۔۔انبیاءؑ آتے رہے ولایت علیؑ پہنچاتے رہے اقرار کرنے والے نجات پاتے رہے انکار کرنے والے مسخ ہوتے رہے پس یہ صرف ایک عالم کے ایک آدم کی بات ہے ۔۔۔ جبکہ آدم کی تعداد اتنی ہے کہ روز قیامت تک کہتے رہیں آدم آدم آدم، پس ہر آدم ایک عالم میں ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ آئے اور ہر آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور ہر نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ آیا بس علیؑ علیؑ ہوتا رہا ۔

➢ بصرہ سے کوفہ روانہ ہوتے ہوئے امیر المومنینؑ کا خطبہ

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں، جب امیر المومنینؑ بصرہ سے کوفہ روانہ ہونے لگے تو لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوگی پس آپؑ منبر پر تشریف لے گے اور خطبہ فرمایا ، اے لوگو! اگر میں چاہتا تو جو کینہ ، نفاق، شک تمہارے دلوں میں ہے اسے دور کر دیتا، لیکن (تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، تمہارے رب کا کلمہ مکمل ہوا کہ میں جنات سے اور لوگوں سے جہنم کو بھر دوں گا" هود 119)

اللہ کی قسم اگر میںؑ چاہوں تو تمہیں ایک ہی لمحے میں تباہ کر دوں اور وہاں سے عذاب دوں جس کا تم شعور ہی نہیں رکھتے !

اللہ کی قسم میںؑ تمہیں تم سے زیادہ جانتا ہوں، جو کچھ تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہوں، جس کا تم اعلان کرتے ہو اسے بھی جانتا ہوں، (پھر فرمایا) اور جس نے جنت کو پھاڑا اور زندگی کی سانس جس کی اطاعت کرتی ہے ، بے شک عیسیٰؑ بن مریمؑ مرے ہوئے کو زندہ کرتا تھا اندھوں اور مبروص کو شفا دیتا تھا اور مٹی سے پرندہ خلق کرتے تھا --

وأنا أهبطت آدم من دار الأمن والقرار إلى دار المحسنة والبوار، ومن الطمأنينة والراحة إلى العبودية والذلة، وأنا خلصت يوسف من الجبّ وردت على يعقوب بصره ، وكشفت ضر أيوب ، ووهبت لسليمان بن داود الملك ، وفلقت البحر لموسى بن عمران ، وأرسلت الطوفان على قوم نوح، وظللت الغمام على بني إسرائيل وأهلكت قوم شعيب وجعلت عاليها سافلها ، والله لوشئت أيها المجرمون ، لخسفت بكم الأرض خسفاً وارجفت بكم رجفاً أُفٍّ لكم ولما تعبدون من دون الله

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ نے آدمؑ کو امن کے گھر (یعنی جنت) سے آزمائش اور آفتوں کے گھر (یعنی دنیا) کی طرف ، اور سکون و راحت سے عبودیت اور ذلت کی طرف اتارا ، میںؑ نے یوسفؑ کو گہرے کچے کنویں سے نجات دی اور یعقوبؑ کو اس کی بینائی واپس کی، میںؑ نے ایوبؑ کے ضر کا انکشاف کیا ، میںؑ نے سلمانؑ بن داؤدؑ کے لیے بادشاہت بخشی، میںؑ نے موسیٰؑ بن عمران کے لیے سمندر کو پھاڑا ، میںؑ نے نوحؑ کی قوم پر خاص طوفان بھیجا، میںؑ نے بنی اسرائیلؑ پر بادل کا سایہ کیا، میںؑ نے شعیبؑ کی قوم کو ہلاک کیا اور میںؑ نے بلند کو زیر کر دیا اللہ کی قسم اے مجرمین ! اگر میںؑ چاہوں تو زمین تمہیں ہلا کر رکھ دے اگر میںؑ چاہوں تو تمہیں زمین کے ساتھ دھنسا دوں، افسوس ہے تم پر اور ان پر جو غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ۔ (المناقب ، کتاب عتیق صفحہ 51،52 ، تالیف سید محمد بن علی الحسین العلوی)

➢ جناب فضہؑ کی قنبر صحابی سے گفتگو!

سرکار مفضلؒ بن عمر، جابر بن یزید جعفی، ابی خالد کابلیؒ رویت کرتے ہیں، مولا علیؑ بن الحسینؑ زین العابدین سے جب وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ (الحجر 16) اور یقیناً ہم نے آسمان میں برج مقرر کیے اور دیکھنے والوں کو اس کی زینت دی ، اس آیت کی تفسیر پوچھی گئ تو مولا سجادؑ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ----

قنبرؓ امیر المومنینؑ کے کاشانہ ولایت پر حاضر ہوئے، اور امیر المومنینؑ کے متعلق دریافت کیا کہ وہؑ کہاں ہیں؟ تو امیر المومنینؑ کی کنیز جناب فضہؑ باہر آئیں، قال قنبر فقلت لھا این علی بن ابی طالب و کانت جاریۃ فقالت فی البروج

جناب قنبر نے پوچھا کہ مولا امیر المومنینؑ کہا ہیں؟ جناب فضہؑ نے بتایا، کہ مولاؑ بروج میں تشریف لے گے ہیں، قنبر نے کہا مولاؑ اور بروج ؟ یہ میں کیا سن رہا ہوں؟ مجھے تو اس کا کچھ پتہ نہیں پھر فضہؑ سے پوچھا! ما یصنع فی البروج، مولاؑ بروج میں کیا کرتے ہیں؟

قالت ھو فی البروج الا علی یقسم الا رزاق یعین الا جال و یخلق الخلق و یمیت و یحیی و یعز و یذل

فضہؑ نے بتایا کہ مولاؑ بروج اعلیٰ میں رزق تقسیم کرتے ہیں، مدت عمر معین کرتے ہیں، خلق کرتے ہیں، موت دیتے ہیں، زندہ کرتے ہیں، عزت دیتے ہیں، ذلت دیتے ہیں ----

قال قنبر فقلت و اللہ لا خبرن مولای امیر المومنین بما سمعت من ھذا الکافرہ !

فضہؑ کی باتیں سن کر قنبر نے کہا، کہ اللہ کی قسم جو کچھ بھی میں نے اس کافرہ سے سنا ہے، میں اسے ضرور امیر المومنینؑ کے گوش گزار کروں گا ۔ قنبر کہتے ہیں ابھی ہم میں گفتگو ہو رہی تھی اذا طلع امیر المومنین ، کہ اچانک امیر المومنینؑ ظاہر ہوئے، اور فرمایا، قنبر تیرے اور فضہؑ کے درمیان ابھی کیا گفتگو ہو رہی تھی ؟ قنبر نے عرض کیا مولاؑ فضہؑ نے یہ بات کی ہے جس سے میں حیران ہوں، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، قنبر میرے قریب آؤ، قنبر کہتے ہیں میں نے تعمیل حکم کی مولاؑ کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی اور میری آنکھوں پر دست مبارک پھیرا، فاذالسموات و ما فیھن بین یدی امیر المومنین کانھا فلکۃ او جوزہ یلعب بھا کیف ماشاء، قنبرؓ کہتے ہیں، میں نے دیکھا کے آسمان اور جو

کچھ اس میں ہے امیر المومنینؑ کے سامنے یوں لگ رہے تھے جیسے چرخہ یا اخروٹ جیسے چاہتے ہیں پلٹتے ہیں ۔ قنبرؓ نے کہا، میں نے بہت سے لوگ دیکھے جن میں سے کوئی آ رہے تھے کوئی جا رہے تھے، اور کچھ اپنے کاموں میں مشغول تھے یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض کی، مولاؑ یہ سب مخلوق اللہ نے خلق کی ہے تو آپؑ نے فرمایا، اے قنبرؓ، الاولنا و هذه يجرى لاخر نا نحن خلقنا هم و خلقنا ما فيهما و ما بينهما و ما تحتها ثم مسح يده العليا على عينى فغاب عنى جميع ما كنت اراه حتى لم ارمنه شيأؤ عدت على الى ما كنت عليه من وائتى ابصر ، زمین کو آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے یا جو کچھ ان کے نیچے ہے سب کو ہمؑ نے خلق کیا ہے، اور یہ سلسلہ ہمارےؑ اول سے لے کر آخر تک جاری و ساری رہے گا، پھر امیر المومنینؑ نے اپنے دست مبارک کو میری آنکھوں پر پھیرا چنانچہ سب کچھ میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا --- 1 تا 3

امیر المومنینؑ کا رزق تقسیم کرنا

مولا علیؑ دست خدا ہیں، اور ان کے ہاتھ سے لوگوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے یہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا مگر ایک شخص پر یہ بات گراں گزری اور وہ اس کا انکار کرتا تھا، مگر ایک دن اس نے خود دیکھا اور پھر تسلیم کیے بنا چارہ نہ رہا ۔

ایک دن صبح سویرے مسجد میں اس نے امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے دست مبارک کو آسمان کی طرف بلند کیا اور پھر نیچے کر کے اسے چاروں طرف گردش دی، اعتراض کرنے والے نے کہا، آپؑ نے یہ کیا کیا ؟ فرمودند ارزاق اهل عالم را تقسيم كردم، فرمایا، میںؑ نے اہل عالم (کائنات والوں کو) رزق تقسیم کیا ہے ۔ یہ بات معترض کو بڑی مشکل معلوم ہوئی اور طبیعت پر گراں گزری، یہ وہاں سے گھر آیا، اور دو چونٹیاں پکڑیں اور انہیں شیشی میں بند کردیا، مضبوط ڈھکنا لگایا اور رکھ دیا ۔ دوسرے دن اس شیشی کو (جس میں چونٹیاں بند تھیں)

---

(1) خليفة الله فى العالمين ص 324

(2) هو العلى العظيم ص 230

(3) مَنَاقِبُ السَّادَةِ الكِرَامِ فِي جَوَاهِرِ الخَطَبِ وَالكَلَامِ ص 69

بغل میں دبایا اور مسجد میں آگیا، وہاں حسب سابق مولا امیر المومنینؑ کو دیکھا انہوں نے ہاتھ کو حرکت دی ، جب مولاؑ اپنے ہاتھ کو حرکت دے چکے تو اب اس نے کہا آپ نے کیا کیا؟ فرمودند ارزاق اهل عالم را تقسیم کر دم ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ نے اہل عالم (کائنات) میں رزق تقسیم کیا ہے، اب اس شخص کی نیت یہ تھی کہ جب امیرؑ کہیں گے میںؑ نے رزق تقسیم کیا، تو میں شیشی نکال کر کہوں گا کہ یہ ان چونٹیوں کو تو نہیں ملا....!

قبل اس کے وہ اعتراض کرتا کہ اچانک (دل کے بھید جاننے والے) امیر المومنینؑ نے فرمایا ، کہ وہ چونٹیاں جو شیشی میں بند کر کے تم نے بغل میں دبا رکھی ہیں، ان کو بھی میں نے رزق دیا ہے، تو وہ حیران ہوا باہر گیا، شیشی باہر نکالی تو دیکھا سفید رنگ کا دانہ پڑا ہے، جسے چونٹیاں کھا رہی ہیں --- [1]

➢ ولایت قبول کرنے والی زمین اور پتھر

امام علی الرضاؑ فرماتے ہیں ، امیر المومنینؑ کی ولایت تمام زمینوں سے پہلے ارض مکہ نے قبول کی تو ارض کعبہ قرار پائی، عقیق، فیروزہ، اور یاقوت نے تمام جواہرات سے پہلے ولایت کو قبول کیا تو قیمتی جواہرات بن گئے، معارف میں طلاء و نقرہ نے ولایت قبول کرنے میں سبقت کی تو اللہ نے ان کا مرتبہ بلند کر دیا --- [2]

➢ سب سے پہلے وَلایت قبول کرنے والے

عن ابی بصیر قال ، **قال الصادق ، ان ولایتنا عرضت علی السموات و الارض و الجبال و الامصار فما قبلها قبول اهل الکوفة** [3]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہماریؑ وَلایت کو آسمانوں پر اور زمین پر پہاڑوں پر شہروں اور بستیوں پر پیش کیا گیا، سب سے پہلے کوفہ والوں نے ہماریؑ وَلایت کو قبول کیا ---

---

(1) خلیفۃ اللہ فی العالمین صفحہ 331،32

(2) خلیفۃ اللہ فی العالمین صفحہ 406 (3) تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ 27

➢ ولایت علیؑ اور مخلوق کا اقرار و انکار

مولا محمدؐ باقرؑ جابر بن عبداللہ انصاری سے فرماتے ہیں ، اول ظهورِ الهي در ولايت علی بر آسمان، سب سے پہلے علیؑ کی ولایت میں اللہ کے ظہور کا اعلان آسمان پر ہوا ، سب نے اس کا اقرار کیا اور قبول کیا یہ (اقرار کرنے والے) تمام روشن ستاروں سورج اور چاند کی طرح نمودار ہوئے ، پس ظهورِ الهي را در ولايت علی بر كوه ، پھر ولایت علیؑ میں اللہ کے ظہور کا اعلان پہاڑوں پر ہوا جس پہاڑ نے اسے قبول کیا وہ طرح طرح کے مویشیوں سے پھلوں سے مختلف اقسام کی ادویات سے جو لوگ استعمال کرتے ہیں اور قیمتی گوہروں سے جنگلی جانوروں اور پرندوں سے جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ہیں بھر گیا ، اور وہ تمام پہاڑ جنھوں نے (ولایت علیؑ کا) انکار کیا وہ بنجر ہو گے اور کانٹوں سے بھر گئے، پھر ولایت علیؑ میں اللہ کے ظہور کا اعلان دریاؤں پر کیا گیا، ہر وہ دریا جس نے (ولایت علیؑ) کا اقرار کیا تو ان کا پانی میٹھا اور خوش گوار ہوگیا اور وہ تمام اشیاء جو لوگوں کو فائدہ دیتی ہیں جیسے عنبر سیپیاں اور قیمتی گوہر جو دریا و سمندروں کی گہرائیوں میں ہوتے ہیں سے بھر گیا اور وہ دریا جو انکار کر چکے تھے ان کا پانی شور تلخ بدبو دار اور ناخوشگوار ہوگیا ان دریاؤں میں نقصان دہ اشیاء جیسے سانپ اژدھے مگرمچھ باقی رہے، پھر ولایت علیؑ میں اللہ کے ظہور کا اعلان صحراؤں میں کیا گیا، ہر وہ صحرا جس نے اس اعلان پر سر تسلیم خم کیا اور اقرار کیا وہ تمام صحرا نباتات سے رنگ برنگ پودوں سے اور خوبصورت سبزہ سے بھر گے، اور جس صحرا نے انکار کیا وہ صحرا بچھوؤں جیسی نقصان دہ اشیاء سے بھر گے، پھر ولایت علیؑ کا اعلان درندوں اور چوپائیوں پر کیا گیا، جس نے اقرار کیا وہ لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوئے اور جس نے انکار کیا وہ سب بے فائدہ مردار اور گندگی کھانے والے ہو گے جیسے، چیتا، ریچھ، سور ۔ پھر ولایت علیؑ کو جواہرات پر پیش کیا جس نے قبول کیا وہ بیش قمتی اور عزیز ہے جیسے سونا چاندی یاقوت، فیروزہ زبرجد اور ایسے تمام قیمتی گوہر، اور جو انکار کر چکے وہ کاورس اور گچ کی طرح بے قیمت ہو گے ، پھر ولایت علیؑ میں اللہ کے ظہور کے اعلان کو شہروں اور دیہاتوں پر پیش کیا گیا جس شہر نے اقرار کیا وہاں کے تمام لوگ دیندار ہوئے، اور جس نے انکار کیا وہاں کے رہنے والے کافر بدبخت اور گمراہ ہیں -----

پھر امامؑ فرماتے ہیں ! اے جابر قرآن کی یہ آیت اسی بارے میں بتاتی ہے ---

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۩ ﴿ الحج 18﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے اور لوگوں میں سے بہت سے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں، اور بہت سے ہیں کہ جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے، اور جسے اللہ ذلیل کرتا ہے پھر اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے --- ﴿ ام الکتاب ص 50،51،52﴾

عالمین میں جس نے علیؑ کا اقرار کیا وہ مقرب ہوا اور منکر نقصان دہ رہا یہ علیؑ کا اثر ہے جو کائنات میں ظاہر ہوا ہے، ولایت علیؑ کی ہی تاثیر ہے کہ خدا نے ظہور کیا اس آیت میں سجدہ سے مراد ولایت علیؑ ہے ہر جاندار اور بے جان شے علیؑ کا اقرار کیا اور انکار کرنے والوں نے انکار کیا --- ہم یہاں سجدہ سے متعلق آیت پیش کرتے ہیں --- یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿القلم ۴۲﴾ جس دن ساق کھول دی جائے گی اور انہیں سجدہ کی طرف دعوت دی جائے گی اور یہ سجدہ نہ کر سکیں گے --- قمی میں اس آیت کی تفسیر کچھ اس طرح ہے ! ساق سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کے دن دشمنان آل محمدؐ کے سامنے امیر المومنین علیؑ ظاہر ہوں گے تو ان (دشمنوں) سے کہا جائے گا کہ انؑ (علیؑ) کے سامنے سر تسلیم خم کرو وہ منافق ایسے ہوں گے کہ وہ علیؑ کے سامنے سجدہ نہیں کر سکیں گے یعنی وہ سجدے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے ---تفسیر اس سے اگلی آیت میں ہے " اور جب انہیں سجدہ کی دعوت دی جا رہی تھی یہ اس وقت صحیح و سالم تھے" یعنی جب دنیا میں ان لوگوں کو ہماریؑ ولایت کی دعوت دی جا رہی تھی یہ اس وقت ولایت کو قبول کر سکتے تھے (یعنی سجدہ کر سکتے تھے) لیکن انہوں نے سجدہ نہیں کیا یعنی ولایت قبول نہیں کی ۔ (اب اوپر جو سورہ الحج کی آیت کی تفسیر امامؑ باقرؑ نے فرمائی ہے اچھی طرح سے سمجھی جا سکتی ہے)

قال رسول الله : إن الله تعالى لما خلق السماوات والأرض، دعاهن فأجبنه فعرض عليهن نبوتي وولاية علي بن أبي طالب فقبلتها، ثم خلق الخلق وفوض إلينا أمر الدين، فالسعيد من سعد بنا والشقي من شقي بنا، نحن المحللون الحلاله والمحرمون الحرامه. (مائة منقبة ص 29)

رسول اللہﷺ نے فرمایا، جب اللہ ﷻ نے زمین اور آسمانوں کو خلق کیا انہیں دعوت دی پس انہوں نے قبول کی، تو ان پر میریؐ نبوت اور علیؑ کی وَلایت کو ظاہر کیا تو انہوں نے قبول کیا، پھر اللہ نے مخلوق کو خلق کیا اور دین کا معاملہ ہمارےؑ سپرد کیا، پس جو سعید نیک بخت خوش نصیب ہوا ہمارےؑ سبب ہوا، اور جو شقی بدبخت بدنصیب ہوا ہمارےؑ سبب ہوا ، ہمؑ ہی حلال کو حلال اور حرام کو حرام کرنے والے ہیں ۔

• معراج کا راز

وروي عن رسول الله أنه قال : لما عرج بي إلى السماء الرابعة رأيت علياً جالساً على كرسي الكرامة والملائكة حافين به يعظمونه ويعبدونه ويسبحونه ويقدسونه فقلت حبيبي جبرائيل سبقني أخي علي إلى هذا المقام فقال لي : يا محمد إن الملائكة شكت إلى الله شدة شوقها إلى علي لعلمها بعلوه ومنزلته وسألت النظر إليه فخلق الله هذا الملك على صورة علي وألزمهم طاعته فكلما اشتاقوا إلى علي نظروا إلى هذا فيعبدوه ويسبحوه ويقدسوه وذلك قوله، {وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ} [1]

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، (شب معراج) جب مجھؐ چوتھے آسمان پر لے جایا گیا --- تو میںؐ نے وہاں علیؑ کو دیکھا، جو کرامت کی کرسی پر جلوہ افروز ہیں --- اور ملائکہ علیؑ کے گرد گھیرے ڈالے ہوئے ہیں تمام ملائکہ علیؑ کے گرد جمع ہیں، اور علیؑ کی تعظیم کر رہے ہیں علیؑ کی عظمت بیان کر رہے ہیں، میںؐ نے دیکھا تمام ملائکہ علیؑ کی عبادت کر رہے ہیں اور اسیؑ کو سجدے کر رہے ہیں اور علیؑ کی تقدس کر رہے ہیں ---

(پھر رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) میںؐ نے کہا اے جبرائیلؑ، میرےؐ بھائی علیؑ مجھؐ سے پہلے اس مقام پر پہنچ آئے ہیں --- جبرائیلؑ نے کہا، یا محمدؐ --- علیؑ کے شوقِ شدت میں فرشتوں نے اللہ ﷻ سے شکایت کی (کہ ہم علیؑ کے بغیر نہیں رہ سکتے) کیونکہ فرشتے علیؑ کے مقام اور انؑ کی عظمت کو جانتے تھے --- تو اللہ ﷻ نے اس فرشتے کو علیؑ کی صورت میں خلق کیا اور ان فرشتوں پر اس علیؑ کی صورت والے فرشتے کی اطاعت کو لازم کر دیا --- پس اب جب بھی انہیں علیؑ کو دیکھنے کی حسرت ہوتی ہے تو یہ علیؑ کی صورت والے اس فرشتے کو دیکھتے ہیں --- پس یہ فرشتے علیؑ کی صورت والے اس فرشتے کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کو سجدے کرتے ہیں اور اسی کی تقدیس بیان کرتے ہیں ----

اور یہ اللہ ﷻ کا قول ہے {اور وہی تو ہے جو زمین میں اور آسمان میں الہ (خدا) ہے} (سورہ زخرف 84) ----

اللہ عزوجل نے چوتھے آسمان پر امیر المومنینؑ علیؑ کی شبیہ بنائی ہے اور اس آسمان کے تمام فرشتے اس شبیہ کی عبادت کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں، ملائکہ نورانی اور معصوم مخلوق ہے وہ علیؑ کی شبیہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن گندے نطفے کی پیدا وار انسان اگر نماز میں علیؑ کا نام لے تو نماز باطل ہوتی ہے ---

---

(1) سرائر وأسرار النطقاء ص ١١٥

معراج کا ایک اور راز ملاحظہ ہو۔۔۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا، جو شخص مجھے سب سے پہلے علیؑ کی جنگ ذات السلاسل سے لوٹنے کی خبر دے گا، (انعام کے طور پر) وہ جو چاہے گا میں اسے عطا کروں گا۔۔۔ سلمانؓ نے سب سے پہلے رسول اللہ کو امیر المومنینؑ کے لوٹنے کی خبر دی ، (انعام کے مطابق) سلمانؓ نے رسولؐ اللہ سے معراج کے اٹھارہ ہزار رازوں میں سے ایک راز بتانے کا سوال کیا۔۔۔ یہ سن کر رسولؐ اللہ نے مسکراتے ہوئے ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کیا اور سلمانؓ سے فرمایا، وہاں جا کر زمین پر ٹھوکر لگانا (تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل جائے گا) پس سلمانؓ وہاں گیا اور پاؤں سے زمین پر ٹھوکر لگائی تو زمین پھٹ گی اور سیڑھیاں نمودار ہوئیں ۔۔۔

فنزل سلمان ورأى بلد من نور على مد النظر لها سبعون طريق، وفي كل طريق سبعون حي، وفي كل حي سبعون شارع، وفي كل شارع سبعون مسجد، وفي كل مسجد سبعون منبر، وعلى كل منبر يخطب أبو الحسن علي عليه السلام خطبة

سلمانؓ سیڑھیوں سے نیچے اُترے تو کیا دیکھتے ہیں، تا حد نگاہ ایک نورانی ملک ہے، اس ملک میں ستر 70 راستے ہیں، اور ہر راستے میں ستر 70 قبیلے ہیں اور ہر قبیلے میں ستر 70 شارعیں ہیں، اور ہر شارع میں ستر 70 مسجدیں ہیں، اور ہر مسجد میں ستر 70 منبر ہیں اور ہر منبر پر مولا علیؑ خطبہ دے رہے ہیں ۔۔۔ (یہ دیکھ کر) سلمانؓ مسجد میں موجود ایک ستون کے پیچھے چھپ گے تاکہ امیر المومنینؑ اسے دیکھ نہ لیں ۔۔۔ امیر المومنینؑ خطبہ فرما رہے تھے ۔۔۔۔

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله العلي الأعلى الذي جعلني علي الذات، علي الصفات علي الجاه علي الغزوات علي الأقوال، علي الأفعال، علي الإسم علي الذات، علي الحياة علي الممات.. فليعلم الانسان وليسمع سلمان (كان أمير المؤمنين عليه السلام يعلم أنه يختبأ أنا ممدوح الرحمن، موصوف القرآن انا مزين الجنان انا مطعم الإنس والجان، أنا الذي تترنم بأذكاري أطيار الجنان على منابر الاغصان، انا معادن الاسرار، انا سر الاذكار، انا انيس الخليل، انا سمي الجليل، انا كنز الملهوف الموصوف بالمعروف انا الذي قرعني الصم والصلاب وهطل بأمري السحاب... انا الطور والاسباب انا الصراط المستقيم، انا النبأ العظيم، انا العزيز الحكيم. انا الذي ذكرتني السحاب بقواسفها والرياح في عواصفها، والماء في نشيطها. والشجر في حقيقها، والطير في صغيرها، والوحش في زفيرها، والأسد في زئيرها، والفرس في صهيلها والرعد في دويها والجن في ندائها، والملك في

دعائها، وجدت عند الكل في الكل للكل ولكن لم يعرف الكل بالكل، انا ما الذي وجدني آدم في بكائه، ونوح في دعائه، وابراهيم في مناجاته، وعيسى في كتابته وموسى في خطاباته وشعيب في خطبته، ويعقوب في ندبته ويوسف في غيابته، وداود في إلهانه، وسليمان في دورانه، ويونس في خروجه، وعيسى في عروجه ومحمد في ذاته وربي في صفاته، والمؤمن في مماته وهذا {أشار الامام عليه السلام لسلمان} في حياته، وَلكِنْ مَا عَرَفَ ذَالِكَ عَشْرَ مِعْشَارٍ مِنَ الْأَلْفِ الأَلَا فِي مِنْ اَسْرَارِ صَدْرِى هَذَا إِيتَاءُ الْحَكِيمِ وَعَطَاءُ الْكَرِيمِ خَلَقَنِي اللَّهُ نُورًا مَحْبُوراً وَصِرْتُ عَبْدًا شُكُورًا سَاجِدًا صَابِرًا قَائِعًا عَابِدًا بَلَ أَنَا عَبْدَ مِنْ عَبِيدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [1]

امیر المومنینؑ فرما رہے تھے، بسم اللہ الرحمن الرحیم ! الحمد ہے اللہ العلی الاعلی کے لیے جس نے مجھے ذات میں علیؑ بنایا، صفات میں بھی بنایا، غزوات میں علیؑ بنایا، اقوال میں بھی علیؑ بنایا، افعال میں بھی علیؑ بنایا ، اسم میں بھی علیؑ بنایا، علیؑ الذات بنایا علیؑ الحیاۃ، علیؑ الممات بنایا پس تمام انسان جان لیں اور سلمانؑ بھی سن لے (امیر المومنینؑ جانتے تھے کہ سلمان چھپا ہوا ہے) (میںؑ وہ ہوں کہ) رحمن جس کی مدح کرتا ہے، میںؑ قرآن کا موصوف ہوں (یعنی قرآن مولا علیؑ کی صفت ہے) میںؑ جنتوں کو سجانے والا ہوں، میںؑ جنوں اور انسانوں کو غذا کھلانے والا ہوں، میںؑ وہ ہوں کہ پرندے جس کا ذکر جنتوں کی شاخوں کے منبر پر کرتے ہیں، میںؑ اسرار کی کان ہوں، میںؑ اذکار (ذکر کی جمع) کا راز ہوں، میںؑ خلیل (ابراہیمؑ) کا انیس و مدگار ہوں، میںؑ جلیل (اللہ) کا ہم نام ہوں میںؑ غم کا خزانہ ہوں، میںؑ مشہور موصوف ہوں، میںؑ طور اور اسباب ہوں، میںؑ ہی صراط المستقیم ہوں، میںؑ العظیم خبر ہوں ، میںؑ عزیز الحکیم ہوں، میںؑ وہ ہوں جس کا ذکر بادل اپنی قوس سے کرتے ہیں، میںؑ وہ ہوں جس کا ذکر ہوائیں اپنی تیزی اور لہروں میں کرتی ہیں، پانی اپنی شادمانی اور مستانہ چال میں میراؑ ذکر کرتا ہے، درخت اپنی سرسراہٹ میں میراؑ ذکر کرتے ہیں، ہر پرندہ اپنی دلکش آواز میں میراؑ ذکر کرتا ہے، والوحش في زفيرها[2] وحشی (جنگلی جانور) اپنی لمبی سانسوں میں میراؑ ذکر کرتے ہیں تمام شیر اپنی دھاڑ میں مجھ علیؑ کا ذکر کرتے ہیں ، گھوڑے ہنہناہٹ میں میراؑ ذکر کرتے ہیں ، رعد گرج و چمک میں میراؑ ذکر کرتا ہے ---

(1) مَنَاقِبُ السَّادَةِ الكِرَامِ فِي جَوَاهِرِ الخَطَبِ وَالكَلَامِ ص ٧٣ (وسيم إبراهيم فقيه)

(2) زفیر ، یعنی سانس کو کھینچنا اور پھر بلند کرنا (لغات کشوری) لمبی سانس لینا، گدھے کا آواز نکالنے لگنا (بیان اللسان)

جنات اپنی پکار میں میراً ذکر کرتے ہیں، فرشتے اپنی دعاؤں میں میراً ذکر کرتے ہیں ،کُل نے کُل میں کُل کے لیے مجھ علیؑ سے پایا[1] (مجھ علیؑ میں پایا) لیکن کُل میں سے کوئی ایک بھی مجھؑ بلکل نہ پہچان پایا ، میںؑ وہ ہوں کہ جسے آدمؑ نے اپنی گریہ و زاری میں پایا، میںؑ وہ ہوں جسے نوحؑ نے اپنی دعا میں پایا، میںؑ وہ ہوں جسے ابراہیمؑ نے اپنی مناجات میں پایا، عیسیٰؑ نے مجھؑ اپنی تحریر میں پایا، موسیٰؑ نے مجھؑ کوہ طور پر اپنے خطبوں میں پایا، شعیبؑ نے مجھؑ اپنے خطبے میں پایا، میںؑ وہ ہوں جسے یعقوبؑ نے اپنے کہرام میں پایا، یوسفؑ نے مجھؑ اپنی غیبت (کنویں کی گہرائی) میں پایا، داؤدؑ نے مجھؑ اپنی مصیبت (اور اپنی خوش الحانی) میں پایا اور سلیمانؑ نے اپنے دورانیہ (تخت پر پرواز کرتے ہوئے اپنی سیر) میں مجھؑ پایا، یونسؑ نے اپنے خروج میں (مچھلی کے پیٹ سے نکلتے ہوئے) مجھؑ پایا ، عیسیٰؑ نے (آسمان کی طرف) عروج میں مجھؑ پایا، میںؑ وہ ہوں جسے محمدؐ نے اپنی ذات میں پایا، اور میرےؑ رب نے مجھؑ اپنی صفات میں پایا، ہر مومن اپنی موت میں (مرتے وقت اپنے سرہانے) مجھؑ پائے گا، اور (سلمانؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) اس (سلمان) نے مجھؑ اپنی زندگی میں کچھ کچھ پا لیا ہے، اور جو کچھ سلمانؑ نے پایا ہے وہ میرےؑ کرڑوہا اسرار کے دسویں حصے میں سواں حصہ بھی نہیں ہے ---

- **دوران معراج خوشبو**

عن النبي ، قال : لما عرج بي إلى السماء فوصل إلى مشامي في قاب قوسين عطر لم أشم قط بعد إلى أن وضع علي أقدامه على كتفي فأدركت واستشممت ذلك العطر من قدم علي [2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (شب معراج) جب مجھؐ آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میںؐ نے قاب قوسین پر ایک خوشبو سونگھی ، اس کے بعد ایسی خوشبو کبھی نہ سونگھی تھی یہاں تک کہ علیؑ نے اپنے قدم میرےؐ کندھوں پر رکھے تو مجھؐ اس خوشبو کا احساس ہوا (جو خوشبو قاب قوسین پر محسوس کی تھی) وہ خوشبو میںؐ نے علیؑ کے قدموں سے سونگھی ---

---

(1) یعنی! میں علیؑ ہر ایک کے پاس ہر ایک کے لیے ہر ایک معاملات میں موجود رہتا ہوں لیکن ہر ایک کو بلکل خبر نہیں کہ میںؑ کہاں رہتا ہوں ---

(2) طوالع الانوار ج 2 ص 279

حضرت رسول خدا وقتی به عرش رسیدم خداوند این گونه خطابم فرمود: یا من انا انت و انت انا. (کتاب الواحده)

رسول اللہ ﷺ جب عرش پر پہنچے تو (فرماتے ہیں) اللہ ﷻ نے مجھے اس طرح مخاطب فرمایا، میں تو ہے اور تو میں ہے ---

➢ برہانِ امیر المومنینؑ

سلمان کہتے ہیں میں اپنے مولاؑ (امیر المومنینؑ) کی خدمت میں حاضر ہوا، وہؑ مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے، اور انؑ کی پیٹھ محراب کی جانب تھی، انؑ کی دائیں جانب سید مولا محمدؑ، بائیں جانب مولا حسنؑ، اور ان کے سامنے مولا حسینؑ اور محمدؑ بن حنفیہ تشریف فرما تھے، اور ان کے ارد گرد مہاجرین اور انصار کی کثیر تعداد موجود تھی، ان میں مقدادؓ، ابوذرؓ، عثمان بن مضعون النجاشی، قنبر، ابو الھثم مالک، جابر بن عبداللہ انصاری، مصعب بن عمیر، نوفل بن الحارث، اور انصار مومنین میں سے کثیر تعداد اور ان کے علاوہ بنی امیہ و بنی ہاشم، قریش، اور ان کے گرد بہت سے لوگ بیٹھے تھے اور انؑ (علیؑ) کا نور تمام آفاق کو چیرتا ہوا بلند ہو رہا تھا، میرے مولاؑ انہیں نصیحت فرما رہے تھے، انہیں ہدایت دے رہے تھے، خیر کی طرف رہنمائی کر رہے تھے، اور شر سے منع کر رہے تھے، اور وہ (لوگ) مولاؑ کے لیے تسبیح کر رہے تھے، مولاؑ کی کبریائی شان و بلندی بیان کر رہے تھے، اور میرے مولاؑ لم یزل کا نور زمین سے آسمان تک بلند تھا، یہاں تک کہ باقی تمام دنیا کے مشرق سے مغرب شمال سے جنوب تمام علاقوں کو ہر شے کو مولاؑ کے نور نے بھر دیا ---

ثم انی نظرت نحو السماء و اذا بمولای جالس علیٰ عرشه و حوله الملائكة الكرام عليهم سلام و هم على حالتهم كما كانوا فى الارض فلما رايت برهان ربي خريت له ساجداً ، ثم رفعت ر أسي و قلت، سبحانك يا مولاي ما أسرع قدرتك

سلمان کہتے ہیں پھر میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں، مولاؑ اپنے عرش پر جلوہ افروز ہیں، اور عزت والے فرشتے انؑ کے گرد جمع ہیں بلکل اسی حالت میں جیسے وہ زمین پر تھے، جب میں نے یہ برہان دیکھا تو میں انؑ کے آگے سجدہ ریز ہوگیا، سلمان کہتے ہیں جب میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور کہا ، آپؑ سبحان ہیں مولا، آپؑ کی قدرت کتنی سرعت والی ہے ---

فقال ؛ لا اله الا انا يا سلمان اعرفنى حق معرفتى انا الذى لا يخلو منى مكان، يا سلمان أين ما تطلبنى تجدنى، أنا الحاضر الذى لا أغيب و لا أتغير عن كيانى، يا سلمان انى انا أعلم ما فى الضمائر جميعها، يا سلمان و أنا علام الغيوب، و مقلب القلوب و الأبصار، و أنا اللطيف الخير و أنا على كل شئ قدير، لي الحمد و

الثناء، علی سائر العباد و أنا مبدی الخلق و معیدھم الی یوم المیعاد الی ترجع سائر الأمور و أنا أنزلت الکتاب المسطور فی رق المنثور، و أنا صاحب البیت المعمور و عندی علم الساعة لا یعلمها الا أنا و أعلم ما فی الأرحام

امیر المومنینؑ نے فرمایا، لا الہ الا انا، میرےؑ سوا کوئی الہ نہیں، اے سلمان میریؑ ایسی معرفت حاصل کرو جیسے معرفت کا حق ہے، میںؑ وہ ہوں کہ جس سے کوئی مکان خالی نہیں، اے سلمان تو مجھےؑ جہاں بھی طلب کرے گا پائے گا، میںؑ ایسا حاضر ہوں جو غیر حاضر نہیں اور نہ ہی میریؑ ہستی میں کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے، اے سلمان بے شک میں جانتا ہوں جو کچھ ضمائر (ضمیر کی جمع) میں ہے، اے سلمان میںؑ غیب کو جانتا ہوں اور دلوں اور نگاہوں کو پھیرتا ہوں، میںؑ بہت زیادہ لطیف اور بہت ہی زیادہ خبر رکھنے والا ہوں، اور میںؑ ہر شے پر قادر ہوں، ہر عابد میریؑ ہی حمد و ثناء کرتا ہے (یعنی ہر عبادت کرنے والا میریؑ حمد و ثناء بجا لاتا ہے) میںؑ خلقت کی ابتداء کرنے والا ہوں، اور انہیں اس دن کی طرف لانے والا ہوں جو مقرر ہے جس کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں، اور میںؑ نے ہی الکتاب کو نازل کیا ہے جو باریک نثر میں لکھی ہوئی ہے، میںؑ بیت المعمور کا مالک ہوں، اور میرےؑ پاس ہی اس خاص لمحے (قائمؑ کے ظہور) کا علم ہے میرےؑ سوا اسے کوئی نہیں جانتا، میںؑ جانتا ہوں جو کچھ ارحام میں ہے، میںؑ عزیز الحکیم ہوں --- [1]

عن الصادق قال ، قال علي فی بعض خطبه ، و اللہ انا الحق الذی امر اللہ به فماذا بعد الحق الا الضلال [2]

مولا علیؑ فرماتے ہیں ، اللہ کی قسم! میںؑ ہی حق ہوں جس کا اللہ نے حکم دیا ہے، تو حق کے بعد کیا رہ جاتا ہے سوائے گمرائی کے ؟

عن الباقر ، العنید المعرض عن الحق و لا شک ان ولایة علی هو الحق فتأمل [3]

مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، ہر عنادی (کینہ رکھنے والا، باغی، سرکش، جھگڑالو) حق سے پھر جانے والا ہے (حق سے رو گردانی کرنے والا ہے) اور اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کہ وَلایت علیؑ ہی حق ہے، پس غور و فکر کرو ---

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة ص 361

(2) تفسیر مرآة الانوار ص 129 مطبوعہ قم

(3) تفسیر مرآة الانوار ص 233

➢ قدرتِ علیؑ کی ایک جھلک

سلمانؑ کہتے ہیں میں امیر المومنینؑ کے ساتھ مسجد کوفہ میں موجود تھا ، امیر المومنینؑ نے مجھ سے فرمایا، اے سلمانؑ میرے قریب آؤ، میں مولاؑ کے قریب ہوا تو مولا نے میرے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور مجھ سے فرمایا، سلمانؑ آسمان کی طرف دیکھو !

سلمانؑ کہتے ہیں، میں نے بلند آسمانوں کی طرف دیکھا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ امیر المومنینؑ عرش پر تشریف فرما ہیں، انؑ کا نور چاروں طرف پھلا ہوا ہے مولاؑ کے نور نے زمین و آسمانوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو بھر دیا ہے، مولاؑ کی دائیں جانب محمدؐ بن الحسنؑ (قائمؑ) اور انؑ کے سامنے حسنؑ حسینؑ اور محمدؐ حنفیہ موجود ہیں، اور ان کے گرد قائمؑ کے مرد اور فرشتے اور آسمانوں کے رہنے والے سب امیر المومنینؑ کی تسبیح و تہلیل و تکبیر قدسیت بیان کر رہے ہیں، اور مولاؑ ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر رہے ہیں ---

و يأمر هم في تدبير الكون و قسم أرزاق العباد، اور انہیں دنیا کی تدبیر کا حکم دے رہے ہیں، اور بندوں میں رزق تقسیم کرنے کا حکم دے رہے ہیں ، (جو دنیا میں بحکم مولاؑ رزق تقسیم کر رہے ہیں ان میں قائمؑ آل محمدؐ کے اصحاب بھی ہیں)

پھر مولاؑ نے مجھ (سلمان محمدی) سے فرمایا، أنظر الى رجال القائم يا سلمان، اے سلمان قائمؑ کے ان مردوں کو دیکھو ۔

سلمانؑ کہتے ہیں ، میں نے انہیں دیکھا ، اس وقت سے پہلے میں نے نہ آسمان والوں میں نہ زمین والوں میں ایسے احسن لوگ دیکھے تھے ان مردوں کا نور آنکھوں کو اندھا کر رہا تھا ----

پھر مولاؑ نے مجھ سے کہا، اے سلمانؑ اپنے مولاؑ کی قدرت دیکھو کس قدر تیز ہے ---

قلت ؛ مولای لك الحمد و الثناء الجميل سبوح قدوس رب الملائكة و الروح ، سلمانؑ کہتے ہیں میں نے کہا ، میرے مولاؑ آپؑ کے لیے ہی حمد و ثناء ہے سبوح قدوس اے فرشتوں اور روحوں کے رب (علیؑ) ----

پھر مولاؑ نے مجھ سے فرمایا اے سلمانؑ اپنی دائیں جانب دیکھو ----

سلمان کہتے ہیں میں نے دیکھا وہاں ایک وسیع دنیا ہے جس میں اس دنیا کے رہنے والوں کی تعداد اس قدر تھی کہ اس سے پہلے اتنی مخلوق نہ دیکھی تھی، وہ سب لوگ قد و قامت میں شکل و صورت میں اور لباس میں ایک جیسے تھے ان سب نے خالص سفید لباس پہنا ہوا تھا، اور وہ ایسا کلام کر رہے تھے کہ کوئی بھی اسے سمجھ نہ سکتا تھا ----

میں نے مولاؑ سے کہا، یہ لوگ کون ہیں؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، سلمانؓ کیا تم انہیں نہیں جانتے ؟

میں نے کہا مولاؑ میں انہیں نہیں جانتا ---

مولاؑ نے فرمایا؛ أعلم ان هذه بلاد الصين الشرقية و وهولاء القوم اهلها، و أعلم يا سلمان أن هولاء القوم لا عمل لهم غير التسبيح و التقديس لی و قوتهم ذكری و شغلهم عبادتی، و هو اخوانك يا سلمان و هم بك مقتدون و هم العالم الكبير النورانی الخمسة آلاف و أنت أولهم يا سلمان

جان لو سلمان؛ یہ مشرقی چین کا ملک ہے اور یہ لوگ اس ملک کے رہنے والے ہیں، اور یہ بھی جان لو کہ ان لوگوں کے پاس میریؑ تسبیح اور تقدیس کرنے کے سوا کوئی عمل نہیں ہے، ان کی طاقت میراؑ ذکر کرنا ہے، اور ان کا کام میریؑ عبادت کرنا ہے، یہ سب تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری پیروی کرتے ہیں ، اور یہ پانچ ہزار بڑے نورانی عالم ہیں اور سلمانؓ تم ان سب میں اول ہو ---

پھر مولاؑ نے مجھ سے فرمایا؛ سلمانؓ اب اپنی بائیں جانب دیکھو !

سلمانؓ کہتے ہیں میں نے بائیں جانب بہت بڑی اور عظیم ترین دنیا دیکھی وہاں کے رہنے والے بغیر کسی لغت کے کلام کر رہے تھے (یعنی کسی بولی کے بغیر باتیں کر رہے تھے) ان لوگوں نے سبز لباس زیب تن کیے ہوئے تھے، اور ان سب کی نظریں میرے مولاؑ پر جمی ہوئیں تھیں...

میں نے (سلمانؓ نے) کہا، مولاؑ یہ کون سا شہر ہے اور یہ لوگ کون ہیں (جو سبز رنگ کے لباس میں ملبوس ہیں اور بغیر کسی بولی کے بول رہے ہیں)

فرمایا، هذه مدنية الصين الغربية و اهلها العالم الصغير الذين خلقتهم من نورك و كذلك قوتهم التهليل و التكبير و شغلهم عبادتي لا يغفلون عنها طرفة عين مولاؑ نے فرمایا ، یہ مغربی چین ہے اور یہ لوگ اس چھوٹے عالم کے رہنے والے ہیں جنہیں میںؑ نے سلمانؓ تیرے نور سے خلق کیا ہے اور ان بڑے عالم کے لوگوں کی طرح (جو سفید لباس میں ملبوس تھے) ان کی طاقت میریؑ تہلیل کرنا اور میریؑ تکبیر کرنا ہے اور ان کا کام میریؑ عبادت کرنا ہے جس سے وہ آنکھ جھپکنے کی دیر کے لیے بھی غافل نہیں ہوتے ---

سلمانؓ کہتے ہیں میں نے کہا مولاؑ آپؑ کی شان کتنی عظیم ہے پھر میں مولاؑ کے سامنے سجدہ ریز ہوا اور میں نے تمام فرشتوں کو اور تمام مخلوق کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ---

مولاؑ نے فرمایا ، سلمانؓ اپنا سر اٹھاو، میں نے دیکھا کہ میں مولاؑ کے حضور مسجد کوفہ میں موجود ہوں انصار اور مہاجرین انؑ کے گرد موجود ہیں ایسا لگتا تھا جیسے میں یہاں سے ہٹا ہی نہیں ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، سلمانؓ تم نے اپنے مولاؑ کی قدرت دیکھی کس قدر تیز ہے کہ تم نے قائمؑ آل محمدؐ کے مردوں کو دیکھا اور چین اور اہل چین کو دیکھا اور تم نے زمین کے اور آسمانوں کے حالات دیکھے تم نے عرش کے حالات دیکھے ---

میں (سلمان) نے کہا، مولاؑ آپؑ ہی کی حمد اور شکر ہے --- پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا، ---

فقال ، يا سلمان أنا الذى أحكم فى السموات كما رأيتنى ، و فى الارض كما ترانى ، و أنا القائم الحجة [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، سلمان، میںؑ آسمانوں پر ایسے حکومت کرتا ہوں جیسے تو نے دیکھا، اور زمیں پر میں ایسے حکومت کرتا ہوں جیسے تم دیکھتے ہو اور میںؑ علیؑ ہی قائمؑ الحجت ہوں ----

قال امير المومنين ﷺ انا اتقلب فى الصور كيف اشآء [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اپنی مرضی سے جس صورت میں چاہوں بدل سکتا ہوں ---

(1) کتاب الطاعة متى تقوم الساعة ص 385 ، 86 (2) مجالس شاهکار ص ٤٠٤

❖ ربوبیت

عن ابی حمزہ ثمالی قال سألت ابا جعفر عن قول اللہ تبارک و تعالی" وَكَانَ ٱلْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِۦ ظَهِيرًا (الفرقان ۵۵) " قال تفسيرها في بطن القرآن يعنی علی هو ربه في الولاية و الطاعة و الرب هو الخالق الذی لا یوصف [2]،[1]

ترجمہ: ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے مولا محمدؑ باقرؑ سے اللہ کے فرمان **"اور کافر اپنے رب کے خلاف قوی پشت رہتا ہے"** کے متعلق سوال کیا!

مولاؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر باطن القرآن میں ہے، یعنی: علیؑ وَلایت اور اطاعت میں رب ہیں، اور رب وہ خالق ہے جس کا وصف بیان نہیں کیا جا سکتا ----

وضاحت: امیر المومنینؑ وَلایت میں رب ہیں اطاعت میں پروردگار ہیں، یعنی وَلایت درحقیقت عقیدہ ربوبیت ہے، ہر نبیؑ عقیدہ ولایت یعنی امیر المومنینؑ کا عقیدہ ربوبیت لے کر مبعوث ہوا ہے، علیؑ ہی وہ رب ہیں جس کی طرف ہر نبی و مرسل نے بلایا ہے، مولاؑ فرما رہے ہیں اور رب یعنی علیؑ وہ خالق ہے کہ جس کا وصف بیان نہیں کیا جا سکتا، اسی لیے امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میںؑ علیؑ اپنا ہی وصف بیان کرتا ہوں، (کیونکہ کسی میں جرت ہی نہیں کہ وہ رب کا وصف بیان کر سکے)

مولاؑ باقرؑ فرما رہے ہیں: امیر المومنینؑ علیؑ اطاعت میں رب ہیں، یہ اطاعت کیا ہے؟ یہ مولاؑ سے ہی پوچھتے ہیں ---

عن خيثمة بن عبد الرحمن الجعفي قال: سأل عيسى بن عبد الله القمي أبا عبد الله عليه السلام وأنا حاضر فقال: ما العبادة؟ قال: حسن النية بالطاعة من الوجه الذي يطاع الله منه[3]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ مولاؑ عبادت کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: جس انداز سے اطاعت ہونی چاہیے اس انداز سے اچھی نیت کے ساتھ اللہ کی اطاعت کرنا (عبادت ہے)

یعنی اطاعت ہی عبادت ہے اور عبادت ہی اطاعت ہے۔ مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: علیؑ اطاعت میں یعنی علیؑ عبادت میں رب ہیں ---

---

(1) انیس المحبین در فضائل امیر المومنین ص 383 (مولف، احمد بن علی) مجمع النورین ص 109

(2) بصائر الدرجات الکبری ج 1 باب النوادر حدیث 5 (3) معانی الاخبار باب معنی العبادة

قال امیر المومنین ، انا رب السماوات و الارض[5] ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ آسمانوں اور زمین کا رب ہوں ---

➢ رب العبادۃ

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میرےؑ اسم کا ورد عبادت ہے، میرےؑ ذکر کے بغیر کوئی عبادت مکمل نہیں، جس عبادت میں میراؑ ذکر شامل نہ ہو وہ عبادت حرام ہے، خود عبادت میراؑ ذکر کر کے عبادت کا درجہ حاصل کرتی ہے، میراؑ ذکر کرنا عبادت کی عبادت ہے۔ [1]

مولاؑ عبادت میں رب ہیں وَلایت میں رب ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میریؑ وَلایت ہی اصل عبادت ہے ---[2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہر شے میریؑ اطاعت کرتی ہے، اور ہر انسان میریؑ اطاعت پر مامور ہے--- [2]

اطاعت عبادت ہے، امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں، ہر شے مجھ علیؑ کی عبادت کرتی ہے، ہر انسان میریؑ عبادت کرنے پر مامور ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: سب کو میریؑ اطاعت (عبادت) کی دعوت دی گی، جب اس اطاعت (عبادت) کا وقتِ ظہور آیا تو انکار کر بیٹھے اس کی طرف اللہ اشارہ کر رہا ہے، پس جب وہ (علیؑ) آیا جس کو انہوں نے پہچانا تھا تو اس کا انکار کرنے لگے [3]---

وَأَنَّهُۥ لَمَّا قَامَ عَبْدُ ٱللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُواْ يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا (الجن 19)

ترجمہ: اور حب اللہ کا عبد عبادت کے لیے کھڑا ہوتا تو ان کے گرد ہجوم کر کے گر پڑتے ---

اس آیت کی تفسیر میں ہے: عبد اللہ سے مراد محمدؐ رسول اللہ ہیں جو لوگوں کو وَلایت علیؑ کی طرف بلاتے تھے --- [4]

---

(1) کتاب العلی العظیم ص 72
(2) مناقب مرتضوی ص 114
(3) مناقب مرتضوی ص 115
(4) تفسیر القمی
(5) مناقب الحق ص 41

محمدؐ جب عبادت کے لیے کھڑے ہوتے یعنی جب محمدؐ رسول اللہ وَلایت علیؑ کی طرف بلاتے ۔ محمدؐ کی عبادت ولایت علیؑ ہے۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر 69) -- ترجمہ: اور زمین اپنے ربؑ کے نور سے چمک اٹھے گی ---

اس آیت کی تفسیر کے بارے میں مولا جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا، مولا فرماتے ہیں: رب الارض" سے مراد زمین پر اللہ کا معین کردہ امامؑ ہے، راوی کہتا ہے، میں نے عرض کیا پھر کیا ہو گا؟ مولاؑ نے فرمایا: لوگوں کو سورج اور چاند کی ضرورت نہیں ہوگی، زمین رب کے نور، یعنی امامؑ کے نور سے روشن ہو جائے گی[2]،[1] (زمین کے رب سے مراد زمین کا امامؑ ہے، (تفسیر مرآۃ الانوار ص 59)

وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (الدھر 21) ترجمہ: اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا---

اس آیت: ان کا رب شراب طھور پلائے گا، کی تفسیر میں ہے کہ ،لوگوں کے رب، سید علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں، علیؑ ہی انھیں شرابِ طھور پلائیں گے، الرب بمعنی سید ، اللہ کا یہ قول اس کی دلیل ہے، اذکرنی عند ربک [3]

عن نافع عن عمر بن خطاب عن النبی انه قال: یاعلی أنت نذیر أُمتی و أنت ربیها [4]

ترجمہ: مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: یاعلیؑ آپؑ میریؐ اُمت کے نذیر ہیں، اور میریؐ اُمت کے رب ہیں ---

مولا محمدؐ رسول اللہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:

جو علیؑ سے محبت رکھے گا وہ صاحبِ ایمان ہے، اور جو علیؑ سے عداوت رکھے گا وہ کافر ہے، علیؑ میرےؐ بعد زمین کے ربؑ ہیں [5]

---

(1) تفسیر القمی (2) تفسیر نور الثقلین

(3) مناقبِ آل ابی طالب ص 547 ، تفسیر مرآۃ الانوار ص 59

(4)بحار الانوار جلد 27 باب: انھم شفاء الخلق حدیث، 7 ص 312،313 بیروت

(5) اسرارِ امامت ص 175

➢ صحابی ربوبیت کے قائل

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رایت ربی فی سللک المدینۃ و علیہ حلۃ حمراء و فی رجلیہ نعلان: میں نے اپنے ربؑ کو مدینہ کی گلی کوچوں میں دیکھا، اور اس (رب) پر سرخ جوڑا تھا، اور اسؑ (رب) کے پاؤں میں نری کی نعلین تھی، ابو ہریرہ سے کہا گیا! کہ تم ایمان کے بعد کافر ہو گے ہو؟ اس لیے کہ رب چلنے پھرنے سے پاک ہے ---

ابو ہریرہ مسکرا دیئیے اور فرمایا: کہ میں نے حسینؑ ابن علیؑ کو دیکھا ہے : تو ثابت ہوا کہ "رب" مراد سید ہے[1,2]---

➢ سلمانؑ اور عقیدہ علیؑ

سلمانؑ محمدیؑ نے مولا محمدؐ کے بظاہراً وصال کے بعد امیر المومنینؑ علیؑ کے استحقاق خلافت ظاہری کے دلائل مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا: اگر تم لوگ امیر المومنینؑ علیؑ کو اپنا ہادی اور ولی تسلیم کر لیتے تو تمہارے تحت خدائی نعمات ہوتیں، اور اگر تم فضا میں اُڑتے ہوئے پرندوں کو آواز دیتے تو وہ لبیک کہہ کر تمہارے پاس آ جاتے، اور اگر تم دریاؤں کی مچھلیوں کو بلاتے تو وہ بھی لبیک کہتی ہوئی حاضر ہو جاتیں، مگر تم لوگوں نے مولا محمدؐ کے فرمان کو پسِ پشت ڈال دیا اب قیامت میں اللہ کے عذاب کے لیے تیار ہو جاؤ، یہ سن کر حضرت عمر نے کہا: قل ماشیت الیس قد عزلھا اللہ عن اھل البیت الذین قد اتخذ تموھم ارباباً: اے سلمانؑ! اب تمؑ جو چاہو کہہ لو! جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا، اللہ نے اب خلافت کو اہل بیتؑ سے جدا کر دیا، جن کو تمؑ نے اپنا ربؑ بنایا ہوا تھا...(سبیل الرشاد ص129)

سلمانؑ محمدیؑ بعد از وصالِ محمدؐ رسول اللہ جب مدینہ کی گلیوں میں جاتے تو منافقین سلمانؑ پر آوازیں کستے اور پتھر مارتے کہتے وہ دیکھو! یہ علیؑ کو رب مانتا ہے- (سبیل الرشاد صفحہ 131) (سلمانؑ امیر المومنینؑ علیؑ کی ربوبیت کا عقیدہ رکھتے تھے)

---

(1) تمہید ابو شکور سالمی ص 109

(2) اخبار الاخیار، شیخ عبد الحق محدث دہلوی

عن مولانا الصادق انه قال امیر النحل (علی) سبحانه ظهر للعجم یهن الفارسي فقال لهم ، انا ربکم الذی تعبدون و الهکم الذی تطلبون فقال قوم انت کذالك ءامنوا به [1]

ترجمہ ، مولا صادقؑ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے عجم کے لیے ظاہر کیا جو فارسی تھے، ان سے فرمایا،

میںؑ (علیؑ) تمہارا رب ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور تمہارا الہ ہوں جسے تم تلاش کرتے ہو ، پھر اس گروہ فارس سے فرمایا،

تم اس پر ایمان لاؤ ---

مولا صادقؑ فرماتے ہیں امیر المومنینؑ نے اپنی ذات اور قدرت کا اظہار کیا اور سلمانؓ سے فرمایا! اے سلمانؓ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟

قال سلمان ، نعم أنت لا إله الا الله انت الازل القدیم و انت ربی و رب الخلائق اجمعین ثم ظهر بصوره الحسن و سایر الصور الآئمه علیهم فکان کلما ظهر المولی لسلمان بصوره من الصور یقول یا سلمان تعرفنی؟ یقول نعم یا مولای أنت لا إله الا الله انت

سلمانؓ نے کہا جی مولاؑ پہچانتا ہوں، آپؑ لا الہ الا اللہ ہیں، آپؑ الازل ہیں القدیم ہیں، آپؑ میرےؑ رب ہیں، آپؑ تمام مخلوقات کے رب ہیں،

پھر امیر المومنینؑ حسنؑ کی صورت میں ظاہر ہوئے، اور امیر المومنینؑ نے سلمانؓ سے فرمایا ، اے سلمانؓ کیا تم مجھے پہچانتے ہو ؟

سلمانؓ نے کہا جی ہاں! آپؑ لا الہ الا اللہ ہیں، اس کے بعد امیر المومنینؑ ہر امامؑ کی صورت میں ظاہر ہوئے ہر بار امیر المومنینؑ نے پوچھا کیا تم مجھےؑ پہچانتے ہو؟ سلمانؓ نے ہر بار کہا، جی ہاں! آپؑ لا الہ الا اللہ ہیں ۔ ہر صورت کو جس میں امیر المومنینؑ ظاہر ہوتے، سلمانؓ نے سجدہ کیا، یہاں تک کہ بارہ سجدے کیے --- [2]

سلمانؓ کہتے ہیں اگر میں تمہیں فضائل علیؑ کے متعلق اپنے تمام معلومات سے آگاہ کر دوں تو تم میں سے بعض کہیں گے کہ سلمانؓ دیوانہ ہو گیا ہے، بعض کہیں گے کہ اللہ سلمانؓ کے قاتل پر رحم کرے --- [3]

---

(1) منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان، مولف ابن کبوخ ، ص 81

(2) المناظرات و الردود الجزء الثانی ص **262،63**

(3) جواهر الاسرار ص 213

➢ حدیثِ مولا محمد باقرؑ

مولا محمدؑ باقرؑ ابو بصیرؒ سے فرماتے ہیں: نحن رب العرش و الکرسی، و رب السموت و الارض ذالک الاسباب و ان اللہ ھو رب الارباب،

ہمؑ عرش اور کرسی کے رب ہیں، زمین و آسمان کے رب ہیں، اور ہمؑ رب ہیں انبیاء و ملائکہ کے اور ہمؑ رب ہیں لوح القلم کے، ہمؑ جنان اور حورالعین کے رب ہیں، اور ہمؑ شمس اور قمر کے رب ہیں، اور ہمؑ ہر شے کے رب ہیں، اور اللہ رب الارباب ہے (مقدمہ جلاء العیون جلد 2 صفحہ 23)

ابو بصیر کہتے ہیں مولاؑ آپ رب ہیں کھول کر فرمائیے !

مولاؑ فرماتے ہیں! اے ابو بصیرؒ رب کے معنی مالک کے ہیں، اللہ نے حضرت یوسفؑ کی زبانی عزیز مصر کو رب کہا ہے، (وَقَالَ لِلَّذِی ظَنَّ أَنَّهُۥ نَاجٍ مِّنْهُمَا ٱذْكُرْنِى عِندَ رَبِّكَ فَأَنسَىٰهُ ٱلشَّيْطَٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِۦ (یوسف42) اور ان دونوں قیدیوں میں سے جس کی نسبت یقین تھا کہ نجات پائے گا اسے (حضرت یوسفؑ) نے کہا اپنے رب سے میرا ذکر کرنا)

پھر مولاؑ فرماتے ہیں اے ابو بصیرؒ! اللہ نے اپنے کلام میں امامؑ کو رب فرمایا ہے! اے ابو بصیرؒ: زمین اور اہل زمین کا رب امامؑ ہے، جب وہؑ (رب) ظہور فرمائے گا تو اس وقت لوگوں کو سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کی بھی ضرورت نہ رہے گی، امامؑ ہی مالک حوض کوثر اور ساقیِ کوثر ہے، اور ان کا رب یعنی امامؑ ان کو شراب طہور پلائے گا---

یا ابو بصیر فاطمة رب السموات و الارض ، نحن ارباب ذلک الاسباب:

اے ابو بصیرؒ! فاطمہؑ زمین و آسمان کی رب ہیں، ہمؑ ان تمام اسباب کے رب ہیں --- (رب الاسباب علیؑ)

➢ رب الارباب

اس کے بعد مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: اے ابو بصیرؒ: جب اللہ نے ابو البشر آدمؑ کو خلق کیا، (ابلیس کو سجدے کا حکم دیا گیا) ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو رب الارباب نے کہا: استکبرت ام کنت من العالین

تو نے تکبر کیا، کہ سجدہ نہیں کیا، یا تو العالین (بلند مرتبے والوں) میں سے ہے؟

یہاں مجھ حقیر کی توجہ کا مرکز یہ رب الارباب جو ربوں کا رب ہے جس نے ابلیس کو سجدے کا حکم دیا وہ کون ہے؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ابلیس کو سجدے کا حکم دینے والا میں علیؑ ہی تھا۔ [1،2]

مولا باقرؑ نے ابلیس کو سجدے کا حکم دینے والے کو رب الارباب فرمایا ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں وہ میںؑ ہی تھا۔ امیر المومنینؑ علیؑ رب الارباب ہیں۔ ہم پہلے مولا باقرؑ کا فرمان لکھ چکے کہ :علی ھو الرب فی ولایت و اطاعت، امیر المومنینؑ وَلایت میں اور اطاعت میں رب ہیں، اور علیؑ کی وَلایت اللہ کی وَلایت ہے یعنی علیؑ کی ولایت مطلق وَلایت ہے اور علیؑ ولایت اور اطاعت میں مطلقاً رب ہیں۔ اطاعت عبادت ہے، امیر المومنینؑ صرف رب نہیں رب الارباب ہیں۔ ہر نبیؑ و مرسلؑ امیر المومنینؑ کی ربوبیت کا اقرار کر کے مبعوث ہوا ہے۔ خمینی اپنی کتاب امامت اور انسان کامل صفحہ 27 پر لکھتے ہیں: اللہ نے انسان کی خلقت اور اس کی تعلیم و تربیت کو رب محمدؐ سے منسوب کیا ہے، رب محمدؐ جیسا کہ علم الاسماء میں مذکور ہے جامع اسم اعظم ہے ----

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: کہ بعض قریش نے رسول اللہؐ سے کہا، بای شئ سبقت الانبیاء و انت بعث الاخر هم و خاتمهم

یا رسول اللہؐ دوسرے انبیاءؑ سے آپؐ سبقت کیوں لے گے جبکہ آپؐ ان کے آخر اور خاتم مبعوث کئے گے ؟

رسول اللہؐ نے فرمایا: انی کنت اول من اقر بربی، میںؐ پہلا ہوں جس نے اپنے رب کا اقرار کیا اور میںؐ پہلا ہوں جس نے اس میثاق کا جواب دیا کہ جب اللہ نے انبیاءؑ سے میثاق لیا اور انہیں ان نفسوں پر گواہ بنایا اور فرمایا! الست بربکم؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ؟ انہوں (انبیاءؑ) نے کہا ہاں کیوں نہیں پس میں محمدؐ پہلا نبیؐ تھا جس نے کہا: ہاں کیوں نہیں تو ہی میرا رب ہے، میںؐ نے ان (انبیاء) میں اللہ کا اقرار کرنے میں سبقت کی تھی[3]

---

(1) مشارق الانوار الیقین

(2) خطب النادره امیر المومنین (3) بصائر الدرجات الکبری ج 1 باب 15 حدیث 2

قال امیر المومنین : أنا المنادیِ لهم ألست بربکم بأمر قیوم لم یزل[2],[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ علیؑ قیوم لم یزل کے امر سے یہ ندا دینے والا ہوں، کیا میںؑ تمہارا رب نہیں؟

مولا محمدؐ نے فرمایا سب سے پہلے میںؐ نے اپنے رب کو لبیک کہا جب میرے رب نے کہا کیا میںؑ تمہارا رب نہیں؟ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں

وہ ندا دینے والا میں علیؑ ہی تھا۔ جب علیؑ نے پکارا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ تو سب سے پہلے مولا محمدؐ نے فرمایا تو ہی میراؑ رب ہے ۔

قال الامام موسی کاظم، قال جبرئیل: یا محمد! ربك یُقرِئك اسَّلامَ، فقال یا جبرئیل! ربي هو السلام و منه اسلام و الیه یعود السلام [3]

ترجمہ: مولا موسیٰؑ کاظمؑ فرماتے ہیں، جبرئیل کہتا ہے! یامحمدؐآپؐ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: اے جبرئیل! میراؑ

رب ہی سلام ہے اور (ھو) اسی کی طرف سے سلام ہے، اور (ھو) اسی کی طرف سلام لوٹتا ہے ---

السلام مولا محمدؐ کا رب ہے --- کیا ہے اسلام؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا السلام: میں علیؑ السلام ہوں۔ (اسماء و القاب امیر المومنینؑ)

<u>مولا محمدؐ فرما رہے ہیں میراؑ رب السلام ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، السلام میں علیؑ ہوں۔</u>

قال امیر المومنین ، انا رب الارباب و مالك الارقاب ، انا العلي العلام، انا المبدي المعید، انا رسلت الرسل و نبات النبین [4]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ ربوں کا رب ہوں اور غلاموں کا مالک ہوں (ہر شے علیؑ کی غلام ہے، یعنی گردنیں علیؑ کے سامنے جھکتی ہیں)

میںؑ العلی ہر شے جاننے والا ہیں، میںؑ ہر ابتدا کی ابتدا کرنے والا ہوں، میںؑ رسولوں کو بھیجنے والا اور انبیاءؑ کو خبر دینے والا ہوں (نبی، یعنی خبر

پہچانے والا نبی نبا سے ہے، نبا خبر کو کہتے ہیں خبر ہو گی تو پہنچانے والا ہو گا اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انبیاءؑ کو میںؑ خبر دینے والا ہوں)

---

(1) مشارق الانوار الیقین عربی ص 260، اردو 282،

(2) خطب النادرہ امیر المومنین

(3) الکافی کتاب الحجت، باب، ان الائمة علیهم لم یفعلوا الا بعهد من الله

(4) منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان، مولف ابن کبوخ محمد بن علی ص 50

➢ الوھیت کیا ہے؟

الوهيت نتيجه اعتقاد به ربوبيت است ۔ ترجمہ: الوہیت ربوبیت پر اعتقاد کا نتیجہ ہے (خدا شناسی کهیان شناسی، انسان شناسی ج1 ص 50)

الوہیت یعنی ربوبیت، اور ہم امیر المومنینؑ کی ربوبیت ثابت کر چکے ہیں ---

الوہیت میرے مولاؑ کے مقامات میں سے ایک مقام ہے ---

خلافت و وَلایت کی حقیقت الوہیت کا ظہور ہے، اور الوہیت اصلِ وجود کمالِ وجود ہے، اور جس موجود کو بھی وجود کا کوئی حصہ ملا ہے وہ حقیقتِ الوہیت اور ظہورِ الوہیت ہی سے ملا ہے جو خلافت اور ولایت کی حقیقت ہے۔ **(پرواز در ملکوت، خمینی (1) صفحہ 205)**

حقیقت خلافت و ولایت الوہیت کا جلوہ ہے... (امامت اور انسان کامل ص 83)،

امیر المومنینؑ خلیفۃ اللہ العالمین ہیں، اور علیؑ کی وَلایت اللہ کی وَلایت ہے ---

الحمدللہ ہم امیر المومنینؑ کی ربوبیت اور الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے، صرف ہم نہیں ہر نبیؑ و مرسل جب تک مولا علیؑ کی ربوبیت و الوہیت کا اقرار نہیں کر لیتا تب تک نبوت نہیں ملتی، سلمانؑ محمدیؑ الوہیت کا عقیدہ رکھتے ہیں ہم ثابت کر چکے ہیں، یہاں تک کہ مولا محمدؐ رسول اللہ مولا محمدؑ باقر اور ہر امامؑ امیر المومنینؑ کی ربوبیت و الوہیت کے گواہ ہیں، یہ بات پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے۔

"ھو" حقیقی الوہیت کی طرف اشارہ کرنے والا لفظ ہے، یہ لفظ واحد اس ذات پر دلیل ہے جس کیلیے جلال و اکرام ہے (سبیل الرشاد صفحہ 62)

آنے والے صفحات میں ہم ھو پر بات کریں گے۔ لیکن اس وقت اتنا جان لینا کافی ہے کہ ھو حقیقی ربوبیت اور حقیقی الوہیت کی طرف اشارہ ہے ---

جناب قنبرؑ نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا؛

يا مولاى هل هنالك شيئاً اعظم من الألوهيه قال مولانا أمير المؤمنين نعم ياقنبر قال ومن قال ولايتي.(کتاب، علی اعلی عالی صفحہ 85)

قنبرؑ نے پوچھا، مولاؑ کیا کوئی شے الوہیت سے بھی عظیم ہے ؟ امیر المومنینؑ نے جواب دیا، ہاں قنبر الوہیت سے بڑھ کر بھی کچھ ہے---

قنبر نے کہا، مولاؑ وہ کیا ہے ؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میریؑ ولایت ----

➢ رب العرش العظیم

مولا جعفرؑ صادق اس آیت " وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ[1] " کرسی زمین اور آسمانوں سے وسع ہے بڑی ہے" کرسی زمین و آسمانوں کو گھیرے ہوئے ہے، اس آیت کے متعلق پوچھا گیا ---

مولاؑ فرماتے ہیں: کرسی سے مراد اس (اللہ) کا علم ہے۔ جو کچھ ہے وہ کرسی میں ہے اور عرش وہ علم ہے کہ کوئی اس کی قدرت نہیں رکھتا، ہر شے کرسی میں ہے ---۔[2]

کرسی سے مراد اللہ کا علم ہے جس نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں انا علم اللہ، میں علیؑ اللہ کا علم ہوں، یعنی علیؑ نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے---

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

"عرش" کرسی سے ایک جداگانہ شے ہے، اور عرش و کرسی غیب کے دروازوں میں سے علیحدہ علیحدہ دروازے ہیں، جبکہ دونوں غیب ہیں، اور غیب ہونے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جڑُے ہیں، کرسی اس غیب کا ظاہری دروازہ ہے جوکہ مخلوقات کا مقامِ ظہور ہے، جس سے ہر شے وجود میں آتی ہے ---

جبکہ عرش غیب کا باطنی دروازہ ہے اور اس میں کیف' کون' قدر' حد ' این' مشیت' صفت' ارادہ' علم الالفاظ' علم الحرکات' علم العود و البدا' جیسی چیزیں پائی جاتی ہیں، علم کے لحاظ سے کرسی اور عرش ایک دوسرے پیوستہ دروازے ہیں مگر عرش کا تعلق اور چیزوں سے ہے اور کرسی کا تعلق اور چیزوں سے ہے، عرش کا علم کرسی کے علم کی نسبت زیادہ غائب ہے۔

---

(1) البقرہ 255

(2) التوحید، باب، معانی وسع کرسیۃ السموات و الارض (شیخ صدوقؒ)

اس لیے لفظ عرش کی صفت "عظیم" سے بیان کیا ہے اور خود کو رب العرش العظیم کہا ہے...

کرسی' عرش کے نور کا سترواں (1/70) حصہ ہے---[2]،[1]

احادیث سے ثابت ہوا کہ کرسی اور عرش سے مراد علم ہے۔ تو کرسی اور عرش کا رب وہی ہے جو علم کا رب ہے، عرش و کرسی کا وہی

خالق ہے جو علم کا خالق ہے ---

قال امیر المومنین، لا یوخذ العلم الاّ من اربابه

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، علم حاصل نہیں کرنا چاہیے مگر اس (علم) کے ربوں سے[3]---

علم حاصل کرنا ہے علم کے رب سے اب دیکھنا یہ ہے کہ علم کے رب کون ہیں؟

جناب محمدِ حنفیہؒ مولا حسنؑ کے پاس تشریف فرما تھے تو محمد حنفیہؒ فرماتے ہیں: الحسینُ أعلمنا علماً و أثقلنا حِلماً و أقربناَ من رسول اللہ

ترجمہ: محمدؒ حنفیہ مولا حسنؑ بن علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حسینؑ نے ہمیں علم عطا کیا ہے، اور حلم والا بنایا ہے، اور ہمیں

رسول اللہؐ سے قریب کیا ہے--- [4]

حسنؑ جیسے امام کے ہوتے ہوئے جو علم عطا کرے وہ حسینؑ ہے، حسینؑ رب العلم ہیں...

امام محمدؑ باقرؑ سے ایک مردِ کوفی نے امیر المومنینؑ کے متعلق سوال کیا

سلونی عما شِتم، فلا تسالونی عن شئ، جو چاہو مجھؑ سے پوچھ لو، پس جو تم مجھؑ سے پوچھو گے میںؑ تمہیں اس کے متعلق خبر دوں گا ....

---

(1) التوحید شیخ صدوق

(2) تفسیر نور الثقلین جلد 1

(3) نہج الاسرار جلد 1 ص 73

(4) الکافی کتاب الحجت باب الاشارۃ و النص عَلیَ الحسن بن علی

مولا محمدؑ باقرؑ نے فرمایا: جس کے پاس جو علم ہے وہ امیر المومنینؑ سے ہی اسے حاصل ہوا ہے، لوگ جہاں چاہیں ضرور بالضرور چلے جائیں! تو اللہ کی قسم جو کچھ امر (علم) ہے یہاں سے ہے، اور اشارہ کیا اپنے گھر کی طرف ---[1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں علم اس کے ربوں سے حاصل کرو، اور مولا باقرؑ فرما رہے ہیں جو بھی علم ہے وہ امیر المومنینؑ سے ہے۔ تو وہ رب العلم کون ہیں جن سے علم لینا ہے؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا اسمعت و عدھا: مولا جعفر صادقؑ اس کلام کے بارے میں مختصر شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

انا اسمعت و عدھا معناه " انا أنبت العلم، یعنی میں علیؑ علم پیدا کرتا ہوں ---[2]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: میرےؑ پدرِ بزرگ وار امام محمدؑ باقرؑ ہر علم کے پروردگار ہیں، تمام علوم محمدؑ باقرؑ کے در پر سجدہ کرتے ہیں ۔ باقرؑ علم کے رب ہیں --

عرش علم ہے، اور عرش سے "کیف" کون" قدر' حد' این' مشیت' صفت ' ارادہ' اور علم وجود میں آتے ہیں، اور امیر المومنینؑ ان تمام کے رب ہیں جو عرش سے وجود میں آئے، کیف 'کون' قدر مشیت کیا ہیں اس بحث میں ہمیں نہیں پڑنا...

صرف ایک لطیف اشارہ! کیف یعنی کیسا؟ یہ "کیف" عرش (یعنی علم) سے وجود میں آیا ہے، اور مولا علیؑ عرش (علم) کے رب ہیں، عرش کے خالق ہیں، یہ کیف، کیسا کیفیت کے لیے ہے، اس سے معلوم ہوا ہے کہ علیؑ پر کسی کیفیت کا ادراک نہیں، مولاؑ رب الکیفیات ہیں خالق الکیفیات ہیں، ہم پہلے یہ حدیث لکھ چکے ہیں کہ اللہ نے علیؑ کا تعارف بغیر کسی کیفیت کے کرایا ہے۔ علیؑ کیفیتوں کا خلق کرنے والا ہے اسؑ پر کیفیت طاری نہیں ہوتی ---

---

(1) الکافی کتاب الحجت باب، انه لیس شئ من الحق فی یدالناس الآ ماخرج من عند الآئمة

(2) مشارق الانوار الیقین، باب، کلام الامام امام الکلام

کون" کا علم یعنی عرش سے وجود ہے، کون کے مطلب ہیں ہستی، دنیا، عالم، وجود میں آنا، جیسے کون و مکان: کائنات کا وجود میں آنا۔ یہ تمام عرش سے وجود میں آئیں ہیں، اور مولا علیؑ کون و مکان کے خالق ہیں ---

مشیت و ارادہ: مشیت یعنی اللہ کی چاہت، اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، یہ مشیت ہے، اور مشیت و ارادہ عرش (علم) سے وجود میں آیا ہے اور علیؑ عرش (علم) کے رب ہیں رب المشیت ہیں۔ مولاؑ فرماتے ہیں: جو میں چاہتا ہوں اللہ وہی چاہتا ہے ---

حد: بھی عرش سے وجود ہے، اور امیر المومنینؑ جن کو حد میں قید کرنے کی نجس کوشش کی جاتی ہے وہ علیؑ ہر حد کے خالق و رب ہیں۔

صفت: کا وجود بھی عرش سے ہے، اور علیؑ صفات کے خالق ہیں ---

قال امیر المومنین، انا رجب بلا جیم، انا احمد بلا میم[1]، ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ بغیر "ج" کے رجب ہوں، میں بغیر "م" کے احمد ہوں --- رجب سے "ج" نکال دو تو "رب" ہوتا ہے، احمد سے "م" نکال دو تو احد ہوتا ہے: یعنی، میںؑ رب ہوں، میںؑ احد ہوں رب العرش العظیم، رب الکرسی، رب المخلوق، رب الدنیا،رب الآخر رب المشیت، رب الکیفیت، رب الصفات، رب الحدود، رب الکون المکاں علیؑ -----

➢ رب کا نسب

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، کچھ یہودی مولا محمدؐ رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے انسِب لَنا رَبَّکَ، اپنے رب کا نسب نامہ بتائیے، ثُمَّ نَزَلَت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الیٰ آخِرِهٰا، پھر سورہ قل ہو اللہ احد آخر تک، نازل ہوا ---[2]

وقد روي عن مولانا جعفر الصادق منه السلام أنه قال بمحضر من الشيعة ما لله آية الا لعي منها ذكر، قال له يا مولاي أين ذكره في قل هو الله أحد، قال: فتبسم مولانا وقال يا هذا الرجل لقد جئت بالكاره. وان نسبة أمير المؤمنين قل هو الله أحد، ثم قرأ فبأي آلاء ربكما تكذبان فقال مولانا ولا بشيء من آلائك يا علي. [3]

---

(1) حقیقتِ بسم اللہ ، ص 122 (2) الکافی ، کتاب التوحید ، باب النسبة

(3) رسالة ناصح الدولة الأمير جيش بن محمد ص 439

امام جعفر الصادقؑ کے پاس بہت سے شیعہ حاضرِ خدمت تھے، آپؑ نے فرمایا! اللہ کی کوئی آیت ایسی نہیں جس میں امیر المومنینؑ علیؑ کا ذکر موجود نہ ہو (یعنی ہر آیت میں علیؑ کا ذکر موجود ہے) ان حاضر لوگوں میں سے کسی نے کہا، اے میرے مولاؑ! قل ھو اللہ احد " میں علیؑ کا ذکر کہاں ہے؟ امام صادقؑ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا، اے شخص! یقیناً (تم) میرےؑ پاس بُرا سمجھنے والے (نفرت کرنے والے) بن کر آئے ہو، بے شک قل ھو اللہ احد " ہی امیر المومنینؑ کا نسب ہے، پھر امامؑ نے آیت تلاوت فرمائی، تم اپنے رب کی کون سی نعمتوں کو جھٹلاو گے، پھر مولاؑ نے فرمایا! کوئی شے ہے ہی نہیں (سوائے) آپؑ کی نعمتوں سے یا علیؑ ---

- **واحد رب**

عن المفضل قال: قال أبو عبد الله ان امير المؤمنين مر بصبيان يلعبون في حجور أمهاتهم فقال لهم: من ربكم ؟ فقالوا أنت الوحداني في الدنيا، وأنت الوحداني في الآخرة، فقال: أسكتوا فليس هذا أوان نطقكم، ولذلك الصبي لا يتكلم حتى يأتي عليه سنتان [1]

مفضل کہتے ہیں، امام صادقؑ نے فرمایا، تحقیق! امیر المومنینؑ ان امہات (ماؤں) کے پاس سے گزرے جن کی گود میں بچے کھیل رہے تھے، امیر المومنینؑ نے ان بچوں سے پوچھا، من ربکم، بتاو تم سب کا رب کون ہے ؟

فقالوا أنت الوحداني في الدنيا وأنت الوحداني في الآخرة ؛ بچوں نے کہا، اس دنیا میں صرف آپؑ ہی ہمارے رب ہیں، اورآخرت میں بھی صرف آپؑ ہی ہیں، (یہ سن کر) امیر المومنینؑ نے فرمایا، خاموش رہو ! ابھی تمہارے بولنے کا وقت نہیں ہے کیونکہ دودھ پیتا بچہ اس وقت تک نہیں بولتا جب تک کہ وہ دو سال کہ نہ ہو جائے ---

قال أمير المؤمنين منه الرحمة أنه قال: أنا الأزل الذي لا أزول، أحول الدهور وأفني القرون، وأجري الأمور بأحكامها، أكون ما شئت أنا رفعت سماءها، أنا سطحت أرضها وأنا بكل شيء عليم. [2]

(1) رسالة ناصح الدولة ص 441

(2) رسالة ناصح الدولة، الأمير جيش بن محمد بن جعفر بن محرز

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ ازل ہوں، میںؑ ایسا ازلی ہوں جسے زوال نہیں، میںؑ زمانوں کو حرکت دینے والا، میںؑ زمانوں کو بدلنے والا ہوں، میںؑ صدیوں کو فنا کرنے والا ہوں ، میںؑ امور (معاملات) کو ان کے احکام کے ساتھ چلانے والا ہوں، میںؑ وہ ہوں، (میںؑ وہ ہوتا ہوں) جو چاہتا ہوں

امیر المومنینؑ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں: میںؑ (علیؑ) ایسا معبود ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں (یعنی، انا، لا الہ الا اللہ)،

میںؑ ایسا قائم ہوں جسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں، میریؑ حکومت نے تمام کائنات کو گھیر رکھا ہے،، میںؑ وہ احد ہوں کہ جس کو سوچنا چاہو تو سوچ نہ پاؤ گے، نہ میریؑ کوئی ابتدا ہے نہ انتہا، کل کائنات میریؑ ہی تسبیح کرتی ہے، میںؑ عزتوں اور حکمتوں والا ہوں، میںؑ ہر شے کا عالم ہوں ہر شے پر قادر ہوں، میںؑ وہ ہوں جو کسی شے کے بغیر سب کچھ کر سکتا ہوں مگر میرےؑ بغیر کوئی کچھ نہیں کرسکتا، ذرے ذرے میں مجھ علیؑ کی قدرت نظر آتی ہے، پتہ پتہ میریؑ کبریائی کو بیان کرتا ہے، میںؑ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میںؑ زمین و آسمان کا خالق ہوں، میںؑ ہی عرشِ عظیم کا خالق ہوں، میںؑ نے انسان کو خلق کیا اور اس کا مالک ہوں، میںؑ جنت و جہنم کا خالق ہوں، میںؑ نے مختلف موسم بنائے میںؑ ستاروں کو خلق کرنے والا ہوں، میںؑ ہی میٹھے پانی کے دریا بنانے اور بہانے والا ہوں، میںؑ سب کچھ کرنے والا ہوں، میراؑ نہ کوئی مددگار ہے نہ ہی کوئی میراؑ ساتھی ہے، نہ میراؑ کوئی شریک ہے، میںؑ بزرگی والا اور بڑائی والا ہوں، میںؑ ہر روز نئی شان والا ہوں، (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ) جو مجھ علیؑ سے بغاوت کرتے ہیں ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، میںؑ بے پناہ عزتوں والا رب ہوں ---

میںؑ ہر جگہ ہر مقام پر ہر زمانے میں موجود ہوں، کوئی جگہ مجھؑ سے خالی نہیں، میںؑ وہ ہوں کہ جس کی عبادت کی جاتی ہے---

قال الامام علی النقی ؛ لیس رب فی القرآن الا و ھو ذات علی[1]

ترجمہ : مولا علیؑ النقی فرماتے ہیں ، قرآن میں علیؑ کی ذات کے علاوہ کوئی رب نہیں ----

---

(1) کتاب مناقب الحق ص 42

قال امیر المومنین ، انا رب النبی ، انا رب الولی ، انا رب العلی ، انا ربکم رب العزۃ و الجبروت، انا ربکم ، رب الملک و الملکوت، انا ربکم القائم الدائمہ ، انا ربکم رب الصوم و الصائم (مناقب الحق ص 41، 42)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میں نبی کا رب ہوں ، میںؑ ولی کا رب ہوں، میںؑ علی کا رب ہوں ، میںؑ تم سب کا رب ہوں، میںؑ بڑی عزت والا رب ہوں، میںؑ قدرت طاقت اور عظمت کا رب ہوں، میںؑ تم سب کا رب ہوں، میںؑ الملک کا رب ہوں میںؑ ملکوت کا رب ہوں ، میںؑ تم سب کا قائم و دائم رہنے والا ہمیشہ رہنے والا لازوال رب ہوں ، میںؑ تمہارا رب ہوں، میںؑ روزہ اور روزہ دار کا رب ہوں ---

قال امیر المومنین ، انا رب سلیمان الذی یملک علیَ النمل (مناقب الحق ص 44)

ترجمہ ، امیر المومنین علیؑ نے فرمایا ، میںؑ سلیمانؑ (نبی) کا رب ہوں، جو چیونٹیوں پر حکومت کرتا ہے ---

قال رسول اللہ ، ان علیا معبود فی السموات العلی و فی الارضین السفلی و ھو الذی علیَ العرش استویٰ و ھو ربکم الاعلی الذی خلق فسوی (مناقب الحق ص 59)

ترجمہ ، رسولؐ اللہ نے فرمایا ، بے شک آسمانوں کی بلندیوں میں اور زمینوں کی پستیوں میں علیؑ معبود ہے (آسمانوں کی بلندیوں میں زمین پستیوں میں علیؑ کی عبادت ہوتی ہے) اور وہ (علیؑ) ہی ہے جو عرش پر براجمان ہے، اور وہؑ (علیؑ) تمہارا بلند ترین رب ہے جس نے خلق کیا اور آراستہ کیا ہے

➢ ھو العلی العظیم

یونس بن ظبیان کہتا ہے کہ میں امام صادقؑ کے پاس آیا اور میں نے انؑ سے سوال کیا کہ میرے لیے قرآن میں سے امیر المومنینؑ علیؑ کے اسم کی نشاندہی فرمائیں ۔ مولا صادقؑ نے فرمایا آیت الکرسی پڑھو ---

محمد بن ظبیان کہتا ہے ، میں نے آیت الکرسی کو **ھو العلی العظیم** تک پڑھا ---

مولا صادقؑ نے فرمایا ، ھو واللہ ربک آبائک الاولین و رب کل شئ ، اللہ کی قسم ھو (علی العظیم، امیر المومنینؑ) تیرا اور تیرے بڑوں اولین تک کے اجداد کا رب ہے اور وہ (علیؑ) ہر شے کا رب ہے ---(رسالۃ الأمیر ناصح الدولۃ س 433)

قال امیر المومنین ، أنا رب بدر و حنین؛ مولا علیؑ فرماتے ہیں ، میں بدر اور حنین کا رب ہوں (الدر المنتظم فی السر الأعظم ص 41)

➢ مسبب الاسباب

قال امیر المومنین، انا مسبب الاسباب (اسماء و القاب امیر المومنین ص 346)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ علیؑ اسباب کا بنانے والا ہوں، اسباب کا پیدا کرنے والا ہوں ---

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: نحن ارباب الاسباب: ہمؑ اسباب کے رب ہیں ---

مسبب الاسباب کی معرفت تب تک نہیں ہو سکتی جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ سبب کیا ہے، اگر ہم سبب کو جان گے تو سبب کے بنانے والے کی معرفت کچھ حد تک ہو جائے گی ---

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: تحقیق! اللہ نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے، ہر شے کا ایک سبب قرار دیا ہے، اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر تشریح کے لیے ایک علم ہے اور ہر علم کے لیے ایک باب ناطق ہے، جس نے انؑ کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی، اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم والے رسول اللہؐ اور ہمؑ ہیں --- (الکافی کتاب الحجت باب' معرفۃ الآمام و الردالیہ)

ہر شے کا کوئی نا کوئی سبب ہے، کوئی بھی شے بغیر سبب کے نہیں ہے ---

مولا رضاؑ فرماتے ہیں: اللہ محتاج نہیں تھا کہ اپنے لیے نام رکھے، مگر اُس نے دوسروں کی خاطر اپنے کچھ نام رکھے تاکہ اسے پکارا جا سکے (معانی الاخبار)

یہ اسماء سبب ہیں اللہ اور ہمارے درمیان اس کی دلیل دعا جوشن کبیر کے یہ جملے ہیں، اللھم انی اسئلك باسمك " اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم کے ذریعے (یا تیرے اسم کے سبب یا اسم کے وسیلے سے) ----

مولاؑ فرماتے ہیں ہر شے کا کوئی نہ کوئی سبب ہے ہر شے اسباب سے جاری ہوئی ہے، اور اللہ کے نام اس کا سبب ہیں کہ ہم اسے پکار سکیں اس کی معرفت حاصل کر سکیں، ایسے ہی اللہ کی صفات ہیں ہم اللہ کی صفات اور اسماء کے سبب اللہ کو پکارتے ہیں

سبب اور وسیلہ کا کام جوڑنے کا پہچانے کا ہے۔ لغت میں "السبب" کے معنی، ذریعہ ،وسیلہ، باعث، وجہ، اور توسل یعنی وسیلہ ذریعہ

وجہ۔ آل محمدؑ کے سبب/ وسیلہ سے ہماری دعا قبول ہوتی ہے اور شفاعت ہوگی، توسل یعنی وسیلہ اور سبب ایک ہی شے کے دو الگ نام ہیں، ہر شے کسی نہ کسی سبب سے ہے اور امیر المومنینؑ مسبب الاسباب ہیں، ہر سبب کے رب ہیں ---

ربوبیت بھی ایک وسیلہ ہے ایک سبب ہے! اس کی دلیل دعا حضرت خضرؑ جو دعا کمیل کے نام سے معروف ہے میں ہے ----

و يتوسلُ اِليك برُبُوبيتك يا مولائی، ترجمہ: اور اے میرے مولاؑ میں تیری ربوبیت کو وسیلہ بناتا ہوں۔ (مفاتیح الجنان ص 143)

وضاحت: یہاں واضح ہے کہ، ربوبیت وسیلہ ہے، اور مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ اسباب (وسیلہ) کے رب ہیں، اگر علیؑ کو رب الارباب کہا جائے تب بھی ربوبیت کا ادراک ہے، اور ربوبیت وسیلہ ہے، اور مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، نحن ارباب الاسباب ، ہمؑ اسباب (وسیلہ) کے رب ہیں یعنی رب ہو ، یا رب الارباب ، ربوبیت کے دائرے میں آتا ہے، لیکن جو ربوبیت کو پالے ربوبیت کو جو زندگی دے ربوبیت کو جو پیدا کرے وہ علیؑ کی ذات ہے ---

لا وسيلة لنا اليک الآ انت الهي، ترجمہ: تیری بارگاہ میں ہمارا کوئی وسیلہ نہیں سوائے تیرے اے میرے اللہ ۔ (مفاتیح الجنان ص 252)

ربوبیت، اسماء اور ہر شے وسیلہ ہے مولا علیؑ خالق وسیلہ ہیں ---

➢ ربِ کعبہ

امير المومنين علی به کعبه اشاره فرمودند، پس فریاد زدند؛ ای مردم من رب این خانه هستم، من ازلی و ابدی هستم و من یکتا هستم (مناقب الحق، ص 34)

ترجمہ، امیر المومنین علیؑ نے کعبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اے لوگوں! اس خانے (کعبہ) کا رب میںؑ ہوں، میںؑ ازلی ہوں... (جس کے وجود کی ابتدا نہیں) میںؑ ابدی ہوں (جس کی انتہا نہیں) اور میںؑ اکیلا ہوں (یعنی، میراؑ کوئی شریک نہیں) ---

قال امير المومنين ؛ أنا مقيم القبلة ورب الكعبة ومبدي الشريعة، و صاحب الكعبة (المشيخة ؛ مخطوطة كيل)

امیر المومنینؑ علیؑ نے فرمایا ، میںؑ قبلہ کا رہنے والا ہوں --- اور کعبہ کا رب ہوں --- میںؑ ہر شریعت کی ابتدا کرنے والا ہوں --- اور کعبہ کا مالک ہوں ---

➢ معرفت امام جعفر صادقؑ

جب منصور نے امام صادقؑ کو حاضر کیا اور مولاؑ مدینہ سے بغداد آئے تو دریائے دجلہ کے کنارے اترے، مولاؑ کے شیعوں میں سے ایک بوڑھا شخص تھا، اس نے مولاؑ سے ملاقات کی، اور عرض کیا! مولاؑ ہمیں اپنیؑ معرفت کروائیے ---

مولاؑ نے فرمایا! کیا تم مجھے پہچاننا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں ---

مولاؑ نے اپنی خدمت میں موجود اپنے اصحاب سے فرمایا: اسے دجلہ میں پھینک دو، انہوں نے مولاؑ کا حکم مانتے ہوئے اس بوڑھے شخص کو دجلہ میں پھینک دیا، اس خدا کے بندے نے جب یہ دیکھا تو شور مچانا شروع کر دیا، اور پانی کے درمیان ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔، اور تیرتا ہوا پانی سے باہر آگیا اور بڑا تعجب کرنے لگا کہ مولاؑ نے اس طرح کا حکم کیوں دیا ہے ؟

امامؑ نے دوبارہ حکم دیا کہ اسے پھر دجلہ میں پھینک دو، لوگوں نے اسے پکڑا اور پھر دجلہ میں پھینک دیا، یہ بوڑھا آدمی غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور اس نے پے در پے ایسے کلمات منہ سے نکالے جو اس کے تعجب کو ظاہر کر رہے تھے، اس مرتبہ بھی وہ مشکل سے دجلہ سے باہر آ گیا اور مولاؑ کو برا بھلا کہنے لگا، جس کی اس سے یہ توقع نہ تھی! مولاؑ نے تیسری بار پھر اسے دجلہ میں پھینکنے کا حکم دیا، تھوڑی دیر بعد اس بوڑھے نے اپنے آپ کو پانی میں دیکھا اور اب اس میں تیرنے کی طاقت نہ رہی تھی، دریائے دجلہ کی موجیں اسے دجلہ کے درمیان لے جا چکی تھیں، وہ بالکل نا امید ہو چکا تھا، مولاؑ نے جب اسے دیکھا کہ تیرنے کی طاقت نہیں رہی اور باہر نہیں نکل سکتا تو اپنا کریمانہ ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور اسے پانی سے باہر نکال لیا، جیسے ہی پانی سے باہر آیا، اپنے آپ کو مولاؑ کے قدموں پر گرا دیا، اور اظہار کرنے لگا کہ میں نے امامؑ کو اچھی طرح پہچان لیا ہے ---

اس کے پاس کھڑے لوگوں نے حیرت سے اس سے پوچھا، کیسے پہچانا؟ اس نے کہا! جب میں تیرنے سے عاجز آ گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب میں ہلاک ہو جاؤں گا اور بچ نہیں سکتا، ہر طرح کی امید ختم ہو گی تو میں نے اللہ کو پکارا! پانی کی تہہ میں پہنچنے ہی والا تھا اور سانس بند

ہونے ہی والی تھی کہ میرے سامنے سے پردے ہٹ گے، میں نے مولا صادقؑ کو دیکھا کہ پورے مشرق و مغرب میں چھائے ہوئے ہیں اور مولاؑ کے علاوہ کسی چیز کو میں نے نہ دیکھا، اور مولاؑ نے مجھے نجات دی اور نکال لیا ---[1]

➢ چاند اور سورج پر کیا لکھا ہے

قال رسول اَللّٰہُﷺ ، مکتوب علی وجه الشمس والقمر والماء والحجر طرف الأعلی : الله نور السماوات والأرض، وطرف الأسفل : علي نور الأرض [2]

رسول اللہ نے فرمایا، چاند سورج اور پانی اور ہر پتھر کے اوپر والے رخ پر "اللہ ﷻ زمین و آسمانوں کا نور ہے" لکھا ہے، اور نیچے والے رخ پر "علیؑ زمین کا نور ہے " لکھا ہے" ----

➢ امام موسیٰ کاظمؑ کو سجدہ

ایک دفعہ رشید (ملعون) نے مولا موسیٰ کاظمؑ کے قتل کا ایک منصوبہ بنایا، اور اپنے نوکروں سے کہا کہ مجھے ایسے لوگ چاہیے جو اللہ کو نہ جانتے ہوں، تاکہ میں اپنے ایک اہم کام میں ان سے مدد لے سکوں، اُسے عُبدہ نامی قوم کے پچاس افراد پر مشتمل لوگوں سے متعارف کروایا گیا۔ رشید نے اُن کو زر و جوہر سے نوازا، اور مترجم سے کہا ان سے پوچھو تمہارا رب کون ہے؟ انہوں نے مترجم کو جواب دیا! ہم نے یہ لفظ پہلی بار سنا ہے، رشید نے مترجم سے کہا ان سے کہو کہ اس کمرے میں جو آدمی ہے، امام کاظمؑ اُن کے ٹکڑے کر دو, یہ جنگلی قید خانہ میں داخل ہوئے، رشید دیکھ رہا تھا کہ یہ کیسے قتل کرتے ہیں ، جب ان جنگلیوں کی نظر مولا موسیٰ کاظمؑ پر پڑی تو انہوں نے ہتھیار پھینک دیے اور مولاؑ کے آگے سجدے میں گر گئے ----

ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، مولاؑ نے ان کے سروں پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور ان کی زبان میں ان سے باتیں کیں، رشید یہ دیکھ کر پاگل ہو گیا اور چیخ کر مترجم سے کہا نکل جائیں ----!

---

(1) القطرہ من بحار ج 2 ص 68،69،70 (2) طوالع الانوار ج 2 ص 279

ان سے کہو نکل جائیں یہاں سے، مترجم نے ان کو نکل آنے کا حکم دیا، تو وہ لوگ اُلٹے پیروں باہر آنے لگے، مولاؑ کے احترام کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے باہر نکلتے ہوئے مولاؑ کی طرف پیٹھ نہیں کی، پھر اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر رشید کے دئیے اموال کے ساتھ وہاں سے چلے گے۔[1]

➢ اختیار مولا حسنؑ مجتبیٰ

مولا حسنؑ بن علیؑ فرماتے ہیں: میںؑ چاہوں تو شمال کو جنوب اور جنوب کو شمال میں بدل دوں، میںؑ چاہوں تو آسمان کو زمین پر اور زمین کو آسمان پر لے جاؤں، میںؑ چاہوں تو جنت کو جہنم اور جہنم کو جنت میں بدل دوں، عرب کو عجم اور عجم کو عرب کر دوں، میںؑ چاہوں تو مرد کو عورت اور عورت کو مرد میں بدل دوں، میںؑ اتنا اختیار رکھتا ہوں کہ ایک لمحے میں دنیا نیست و نابود کر دوں اور اگلے ہی لمحے میںؑ اس سے زیادہ حسین دنیا قائم کر دوں، میںؑ اللہ کے تمام تر جاہ و جلال کا مالک ہوں میں رحمتوں کا امیر اور سردار ہوں ---

➢ القابِ معصومینؑ

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: خبردار ! قرآن میں ہمارےؑ اسماء مخصوص ہیں ان اسماء پر قبضہ کرنے کی کوشش مت کرنا ---

ورنہ دین سے گمراہ ہو جاو گے ---[2]

روایت میں ہے کہ ایک شخص مولا علیؑ رضا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ کچھ لوگ آل محمدؐ کے القاب کو اپنے لیے اور اپنے پیشواؤں کے لیے استعمال کرتے ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

مولا رضاؑ نے فرمایا: ہمارےؑ القاب اللہ کے القاب ہیں اور ان کو کسی انسان کے لیے استعمال کرنا شرک ہے، جو القاب ہمارےؑ لیے استعمال ہو چکے ہیں وہ کسی بھی انسان کے لیے استعمال نہیں ہو سکتے چاہے وہ انسان کتنا ہی متقی پرہیزگار ہی کیوں نہ ہو ---

---

(1) مشارق الانوار الیقین ص 155

(2) تفسیر نور الثقلین ج 4

راہب اور حسینؑ

راہب کو امام حسینؑ نے سات بیٹے عطا فرمائے تو راہب اور اس کے ساتھ یہودی اور عیسائی علماء تھے سب نے مولا حسینؑ کو سجدہ کیا --

فتبسم رسول اللہ، رسول اللہ نے مسکرا کر فرمایا! یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے علماء کو اپنا رب بنا رکھا ہے ---!

اے لوگوں! گواہ ہو جاو یہودی اور عیسائی جن علماء کو رب مانتے ہیں وہ میرےؐ حسینؑ کے سامنے سجدہ ریز ہیں صحابہؓ نے عرض کیا مولاؐ اپنی عظمت بیان فرمائیں! تو آپؐ نے فرمایا: جن کو یہودیوں اور عیسائیوں نے رب بنایا وہ جھوٹے اور دشمنِ خدا تھے مگر خود پروردگار نے ہمیںؑ یہ مقام (ربوبیت) عطا فرمایا: **نحن ارباب و هو رب الارباب** ہمؑ تمہارے رب ہیں اور وہ ربوں کا رب ہے ---

جناب قنبرؓ فرماتے ہیں! جب مولا حسینؑ نے راہب کو فرزند عطا فرمائے تو راہب اور اس کے ساتھ آنے والے نصاریٰ اور یہودی علماء نے مولا حسینؑ کو سجدہ کیا، سلمانؓ، حذیفہؓ، ابوذرغفاریؓ، اور دیگر صحابہ نے بھی سجدہ کیا --- جس میں بنی ہاشم اور انصاری اصحاب بھی شامل تھے۔ سلمانؓ محمدیؓ کی خوشی قابلِ دید تھی انؓ کے چہرہ کی چمک اور خوشی میں (ابوذر) نے دوبارہ عید غدیر کے موقع پر دیکھی تھی --- سلمانؓ نے عرض کیا مولاؑ سات بچوں کو کس نام سے پکارا جائے تو مولا حسینؑ نے خود ان کے نام رکھے --- **منعب، معقل، سوید، عمیر، زید، شبیب، رافع**

جب راہب کو امام حسینؑ نے سات بیٹے عطا فرما دیے تو اس کی اہلیہ نے اس کے کان میں کوئی بات کہی یہ دیکھ کر امام حسینؑ نے مسکرا کر فرمایا تمہاری زوجہ کہہ رہی ہے کہ بیٹے عطا ہو گئے اگر بیٹیاں بھی ہوتی تو کیا اچھا ہوتا، عبد المسیح (راہب) نے عرض کیا مولاؑ بے شک آپؑ صحیح فرما رہے ہیں، امام حسینؑ نے فرمایا، بیٹے میںؑ نے دیے اپنی زوجہ کو حرم اطہر میں بھیج دو بیٹیاں میریؑ ہمشیرہ سیدہؑ (شریکۃ الحسینؑ) سے مانگو، امام کی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے راہب کی زوجہ سیدہؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی، سیدہؑ نے یہ دیکھ کر فرمایا فرزند تجھے میرےؑ بھائی نے عطا فرما دیئے اب بیٹیوں کے متعلق تیری خواہش ہے، زوجہِ راہب نے عرض کیا بے شک --- پس مخدومہ کائنات سیدہؑ نے **کن** کہا تو سات بیٹیاں بھی اس کی گود میں آئیں، سیدہؑ نے خود ان کے نام رکھے، **صفیہ، صمعیہ، رقیہ، ناصرہ، صدیقہ، سدیف، سعدیہ**

(معدن الذهب ص 70، 73)

• جنگ خیبر کا ایک واقعہ

رسول اللہ ؐنے فرمایا، وعدني أن يقاتل بين يدي اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ میرےؐ سامنے جنگ کرے گا، اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرا رسولؐ غالب ہوں گے بے شک اللہ قوی عزیز ہے، فأوجدنا أنه لا يفارق رسله يؤيد ذلك قوله اننا لننصر رسلنا، پس ہمؑ نے پایا کہ وہ اپنے رسولوں سے جدا نہیں ہوتا اس کی تائید اس کے اس قول سے ہوتی ہے ، بے شک ہم ضرور اپنے رسولوں کی مدد کریں گے (المومن 51)

اس (خیبر کے) دن کی طرح جب وہ قلعے پر نازل ہوا، فظن أهل الحصن أنه لا يفتح ابداً وكذلك ظن المنافقون أنه لا يفتح أبداً، تو قلعے والوں نے گمان کیا کہ یہ (دروازہ) ابد تک (یعنی کبھی) نہیں کھل سکتا، اور اسی طرح کا گمان منافقین نے بھی کیا کہ یہ تا ابد نہیں کھل سکے گا، پس جب اس (علیؑ) نے اسے (دروازے کو) ہوا میں ایسے پھینکا جیسے کوئی (طلع)[1] پھینکتا ہے، یہ دیکھ کر لشکر اور قلعہ والوں کا غرور بڑھ گیا

فقال كبيرهم ما الخبر؟ عیسائیوں کے بڑے پیشوا نے پوچھا کیا خبر ہے ؟

فقالوا: رجل مقبل الينا من الهواء. اسے بتایا گیا کہ ہماری طرف ہوا سے ایک مرد آیا ہے ۔ (جس نے قلعہ کھولا ہے)

فقال: قائماً هو أم قاعداً؟ قالوا: بل قاعداً، قال جاث هو أم مربع؟ قالوا بل مربعاً. اس بڑے پیشوا نے پوچھا وہ آنے والا بیٹھا ہے یا کھڑا ہے، اسے بتایا گیا کہ بیٹھا ہے، اس جاثلیق نے پوچھا، کیا وہ چار زانو بیٹھا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں چار زانو .

قال: ذلك رب الأرباب ومالك الرقاب ، اس بڑے پیشوا نے کہا، (ارے) یہ رب الارباب ہے، یہ ربوں کا رب ہے ، مملکت کا گردنوں کا غلاموں کا مالک ہے ، فلما فتح الحصن تلا قوله تعالى: بسم الله الرحمن الرحيم: يسبح الله ما في السموات والأرض الى قوله: فاعتبروا يا أولي الأبصار ، ولم يأتهم غير مولانا امير المؤمنين جل ثناؤه. جب اس نے قلعہ کھولا تو اللہ کا یہ قول پڑھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے سب اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں---- ان کے پاس امیر المومنینؑ جل شانہ کے علاوہ کوئی نہیں آیا تھا---[2]

---

(1) طلع، کھجور کی پہلی کلی کو کہتے ہیں- (بیان اللسان) (یعنی کھجور کا وہ ابتدائی مرحلہ جب وہ ایک کلی کی صورت میں ہو) (2) رسالة ناصح الدولة ص 443

- **مالک اشتر**

امیر المومنینؑ کی جنگ کا مختصر ذکر ہوا ہے یہ مناسب نہیں کہ امیر المومنینؑ کے سپہ سالار مالک اشترؓ کا ذکر نہ کیا جائے، یہاں ہم مالک اشتر کے چند اسرار درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ---

مولا علیؑ کے سپہ سالار مالک اشتر کی داستان نہایت ہی عجیب و غریب ہے جو جنگ صفین میں واقع ہوئی تھی، مالک اشتر ایک دن فوج شام کو عمر بن عاص اور دوسرے دن یزید اور تیسرے دن معاویہ کی شکل میں دیکھائی دیئے تھے، اور انہوں نے فوج شام کو حکم دیا تو پوری فوجِ شام نے مالک اشتر کی اطاعت کی، فوجِ شام نے دریائے فرات پر قبضہ کر لیا اور امیر المومنینؑ کی فوج پر پانی بند کر دیا، مولا علیؑ نے مالک اشترؓ کو حکم دیا کہ فوج شام سے کہو کہ علیؑ حکم دے رہے ہیں دریا سے دور چلے جاؤ، مالک نے جو ہی یہ حکم دیا تو ساری فوج دریا سے دور چلی گی، تو امیر المومنینؑ کی فوج نے پانی پیا اور جانوروں کو بھی پلایا، یہ خبر جب معاویہ تک پہنچی تو اس نے فوج کو طلب کر کے کہا، تم نے علیؑ کی فوج کے لیے دریا کیوں چھوڑا ؟ تو فوج نے کہا! ہمیں امر بن عاص نے حکم دیا ہے کہ معاویہ کہہ رہا ہے کہ دریا خالی کر دو تو ہم نے اطاعت کی ہے، معاویہ نے عمر بن عاص کو طلب کیا اور کہا تم نے یہ حکم کیوں دیا ہے ؟ اس نے جواب دیا یہ جھوٹ ہے میں نے حکم نہیں دیا، دوسرے دن معاویہ نے حجل بن عتاب کا پانچ ہزار کا لشکر دے کر دریائے فرات پر مامور کیا، امیر المومنینؑ نے پہلے دن کی طرح مالک کو حکم دیا -- تو جونہی مالک اشتر کی آواز لشکر نے سنی تو دریا خالی کر دیا، امیر المومنینؑ کی فوج نے پانی پیا اور جانوروں کو بھی پلایا، پھر یہ خبر معاویہ کے پاس پہنچی تو اس نے حجل کو طلب کر کے کہا تم نے دریا کیوں خالی کیا ہے ؟

اس نے جواب دیا تیرا بیٹا یزید آیا ہے اور اس نے تیری طرف سے حکم دیا ہے کہ دریا خالی کر دو تو ہم نے اطاعت کی ہے ---

معاویہ نے یزید کو طلب کر کے پوچھا کیا تو اس نے اس بات سے لاعلمی ظاہر کی، معاویہ نے کہا اب کسی کی بات نہیں مانیں حتیٰ کہ میں خود ہی کیوں نہ آ کر یہ کہوں تو مجھ سے یہ انگوٹھی مانگنی ہے، امیر المومنینؑ نے تیسرے دن بھی مالک اشتر کو حکم دیا کہ جاؤ فوج شام سے

کہو ، حجل نے دیکھا کہ خود معاویہ آیا ہے اور اس نے اپنی انگوٹھی حجل کو دی اور اس سے کہا دریا خالی کردو، امیر المومنینؑ کے اصحاب نے خوب پانی پیا ، اس بات کی خبر معاویہ تک پہنچی تو اس نے حجل سے کہا، کہ کیا بات ہے ؟ حجل نے کہا تو خود آیا ہے اور تو نے ہی یہ حکم دیا ہے یہ دیکھ تو نے اپنی انگوٹھی بھی مجھے دی ہے، تو معاویہ نے ہاتھ مل کر کہا یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے عجائب و غرائب میں سے ایک معجزہ ہے [1] ---

امام جعفر صادقؑ سے ملک الموت کے بارے میں پوچھا گیا ، کہ لوگ کہتے ہیں کہ ساری زمین اس کے سامنے ایسے ایک پیالے کی مانند ہے ؟ امامؑ نے فرمایا ، ہاں ایسا ہی ہے ---[2]

رسول اللہؐ نے فرمایا ، جب میں معراج کی رات آسمانوں پر گیا تو میںؑ نے تیسرے آسمان پر ایک فرشتے کو دیکھا اس کے سر پر نور کا تاج تھا اس کا ایک پاؤں مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا اور اس کے ہاتھوں میں ایک تختی تھی جس میں وہ دیکھ رہا تھا اور سر ہلا رہا تھا، میںؑ نے کہا، جبرئیل یہ کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا یہ ملک الموت ہے [3] پوچھا گیا جو مرے گا تم روح قبض کرو گے، اس نے کہا ہاں۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، ملک الموت سے کہا گیا تم ارواح کو کس طرح قبض کرتے ہو حالانکہ ایک بندہ مشرق میں اور ایک مغرب میں ہے تو دونوں کی ایک ہی وقت میں کس طرح روح قبض کر لیتے ہو ؟ ملک الموت نے جواب دیا، میں ان کو آواز دیتا ہوں اور وہ روحیں خود بخود میری طرف چلی آتی ہیں، پوری دنیا میرے سامنے ایسے ہے جیسے ایک روٹی تمھارے سامنے ہوتی ہے، تم جہاں سے چاہو اٹھا کر کھا سکتے ہو، دنیا میرے سامنے اس درہم کی مانند ہے جو کسی بندے کے ہاتھ میں ہو، وہ جس طرح اس کو الٹ پلٹ کر دے --- [3]

جابر کہتے ہیں، امام باقرؑ سے پوچھا گیا، ملک الموت کے دیکھنے کا انداز کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہوگا لوگ محفل بنا کر ایک

---

(1)اثبات ولایت تکوینیه ص ،322، 320 مولف شیخ نمازی شاه‌رودی

(2) تفسیر نور الثقلین

(3). تفسیر برهان

دوسرے سے گفتگو کر رہے ہوتے ہیں پھر اچانک پوری محفل پر سناٹا چھا جاتا ہے اس وقت ملک الموت انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے [1] ---

امیر المومنینؑ ملک الموت کے متعلق چند سوال کرتے ہیں ؟

جب ملک الموت کسی کے گھر میں داخل ہوتا ہے تو کیا تم اس کے داخلے کو محسوس کرتے ہو ؟

اور کیا تم نے اسے کسی کو موت دیتے ہوئے دیکھا ہے ؟

بلکہ یہ بھی غور طلب ہے کہ وہ ماں کے پیٹ میں بچے کو کس طرح موت دیتا ہے ؟

کیا وہ ماں کے جسم کے کسی عضو میں سے ہو کر بچہ تک پہنچتا ہے یا روح اپنے پروردگار کی اجازت سے اس کے پاس چلی آتی ہے ؟

یا ملک الموت بچہ کے ساتھ شکم مادر کے اندر رہتا ہے ؟

جو ملک الموت جیسی اللہ کی مخلوق کے بارے میں بھی حقیقی صورتِ حال سے عاجز رہے وہ اپنے معبود کے لیے کیا بتا سکتا ہے ؟ [2]

حدیث سے کیا سمجھا جا سکتا ہے ؟

ملک الموت کے بارے میں اوپر چند احادیث گزری ہیں جن سے ملک الموت کے بارے میں یہ باتیں سمجھ میں آتی ہیں ، ساری دنیا ملک الموت کے سامنے ایسے ہے جیسے ہمارے سامنے ایک سکہ ایک مٹھی میں، پوری دنیا ملک الموت کی ایک مٹھی میں ہے جیسے چاہے الٹ پلٹ کر رکھ دے، رسول اللہ نے جب ملک الموت کو دیکھا تو اس کے سر پر نور کا تاج تھا وہ روح قبض کرنے میں مصروف تھا ، رسول اللہؐ سے ملاقات بھی کر رہا ہے اور روحیں بھی قبض کر رہا ہے یعنی اللہ نے اسے اتنی طاقت دی ہے کہ وہ ایک لمحہ میں یہ سب کچھ کر سکتا ہے ،

ملک الموت کیا صرف انسانوں کی روح قبض کرتا ہے ؟ ملک الموت کیا صرف انسانوں کو موت دیتا ہے ؟

اگر لفظ ملک الموت پر غور کیا جائے، تو ملک الموت خود ایسا لفظ ہے جس کے معنی موت کا ذمہ دار فرشتہ، یعنی موت اسی کے ذمہ ہے ۔

---

(1) تفسیر نور الثقلین جلد 6

(2) نھج البلاغه خطبه 110

اور ہر ذی روح کو موت آتی ہے ہر ذی روح کی روح قبض ہوتی ہے یعنی اگر روح ہے اور کسی جسم میں داخل ہوئی ہے تو وہ قبض بھی ہوگی یعنی موت آئے گی، ہر چرند پرند کو تمام حشرات الارض کو ہر درخت کو تمام نباتات کو ہر جانور کو جنات کو تمام فرشتوں کو موت آنی ہے ان کی روح قبض ہونی ہے اور ملک الموت وہ ہے جس کے ذمہ موت دینا ہے، مشہور حدیث ہے، کہ روز محشر جب تمام انسان جانور نباتات جن اور تمام فرشتے ہر ذی روح کو موت آ جائے گی،، تو اللہ ملک الموت سے پوچھے گا اور کون بچا وہ کہے گا جبرئیل تو ملک الموت کو حکم ہو گا کہ اسے موت دے اس کی روح قبض کر پس جبرئیل بھی مر جائے گا پھر اللہ پوچھے گا اب کون بچا ملک الموت کہے گا صرف میں، اللہ حکم دے گا تو بھی مر جا، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ نے ملک الموت کو اس قدر قدرت دی ہے، اور ملک الموت کی ہیبت کا حال یہ ہے کہ اگر جب وہ کسی کو صرف دیکھ لے تو بولنے والے خاموش ہو جاتے ہیں، اور امیر المومنینؑ نے موت کے متعلق چند سوال کر کے فرمایا ہے کہ جب اللہ کی ملک الموت جیسی مخلوق سمجھ میں نہیں آتی تو اس کے خالق (علیؑ) کو کیسے سمجھ سکتے ہو ؟

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حقیقت میں ملک الموت کون ہے ؟

مفضلؒ کہتے ہیں میں نے امام جعفر الصادقؑ سے ملک الموت کے بارے میں سوال کیا اور میں نے یہ دو آیات پڑھیں ---

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا --- الی آخر (الزمر ۴۲) **اللہ ہی روحوں کو ان کے موت کے وقت قبض کرتا ہے (آخر تک)**

قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ (السجدہ۱۱) **کہہ دیجیے کہ ملک الموت تمہیں موت دیتا ہے اور پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے** ۔ فقلت: وما ملك الموت؟ فقال: مالك الأشتر. **مفضل کہتے ہیں ان آیات کے پڑھنے کے بعد میں نے امامؑ سے پوچھا مولاؑ ملک الموت کون ہے ؟ تو آپؑ نے فرمایا، (ملک الموت) مالک اشتر ہے۔** (كتاب الحجب والأنوار، لمحمد بن سنان رواية عن المفضل بن عمرو ص **30**)

وضاحت: ملک الموت مالک اشتر ہیں، یعنی وہ مالک اشتر ہی ہے جس کے ہاتھ میں سب کی موت ہے مالک اشتر کے سامنے یہ دنیا ایک چونی کی طرح ہے مالک اشتر کے صرف دیکھنے سے بڑے بڑے خاموش ہو جاتے ہیں، **کہہ دیجیے کہ! وہ مالک اشتر ہی تو ہے جو تمہیں موت دیتا ہے**

➢ الصور

ملک الموت تمام مخلوق کو موت دیتا ہے ، تو جب موت کی بات ہوئی ہے تو ہم نے چاہا کہ صور کی بات بھی کی جائے جسے اسرافیل پھونکے گا تو تمام عالمین میں موجود تمام مخلوق مر جائے گی --- حدیث میں آیا ہے کہ، اسرافیل سر سے پیر تک دھن (چہرہ) ہے --- اسرافیل ہر نفس کو مار دے گا --- اللہ نے اسرافیل جیسا کوئی فرشتہ خلق نہیں کیا ۔ و حق تعالی قوت هفت آسمان و زمین و جن و انس را به او داده و اسم علی را به پیشانی او حک کرده پس قوت او به اضعاف مضاعف شده اور تعالی نے اسرافیل کو سات زمین اور سات آسمان اور جنوں اور انسانوں کی طاقت عطا فرمائی ہے، اور اس کی پیشانی پر علیؑ کا نام لکھ دیا ہے اس لیے اس کی طاقت بہت زیادہ ہے[1] (صور کیا ہے)

قال الصادق: ان الکلمه التي ینفخ بها اسرافیل في الصور فصعق اهل السماوات و الارض علی عزوجل. [2،1]

امام صادقؑ نے فرمایا، اسرافیل صور میں جو کلمہ پھونکے گا جس سے تمام زمین اورآسمان والے مر جائیں گے (وہ کلمہ) علیؑ عزوجل ہے.(یعنی علیؑ کا نام پھونکا جائے گا)

اسرافیل کے صور پھونکتے ہی جن و انس و حیوان اور دیگر مخلوق مر جائے گی ---- اور دوسری پھونک میں آسمان والے مر جائیں گے سوائے ان چار فرشتوں کے جنہوں نے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اور جبرئیل و اسرافیل و عزرائیل اور شیطان کے--- اس کے بعد عزرائیل کو شیطان کی روح قبض کرنے پر مامور کیا جائے گا اور شیطان جان بچانے کے لیے راہ فرار اختیار کرے گا، اس کی روح قبض کر لی جائے گی -- اس کے بعد حاملان عرش کی روح قبض کی جائے گی، پھر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کی روح قبض کر لی جائے گی، پھر دریا کی روح قبض کر لی جائے گی، اور آخر میں ملک الموت کی باری آئے گی، بعد خداوند تا چهل روز می فرماید لمن الملك هذا الیوم امروز سلطنت از کیست؟ فقط امیرالمؤمنین علی است که جواب می دهد لله الواحد القهار(برای خدای قهار).[1] سب کے مر جانے کے بعد خداوند چالیس روز یہی فرماتا رہے گا، بادشاہت کس کے لیے (مالک کون ہے) ؟آج سلطنت کس کی ہے (صاحب قدرت کون ہے)؟ صرف امیر المومنینؑ علیؑ ہی جواب دیں گے الواحد اللہ کے لیے ، امیر المومنینؑ نے فرمایا، أنا صاحب الصور [3] ، میںؑ صور کا مالک ہوں ---

(1) کتاب، هو العلی العظیم ص 172 (2) تاویل الآیات (حافظ رجب برسی) (3) طوالع الانوار جلد 3 ص 233

➢ کیا تم معبود کو دیکھ سکتے ہو ؟

عن جابر بن يزيد الجعفي ع قال: سألت مولاى الباقر (منه النور) : يا مولاى .. هل توجد أرض وسموات غير هذه ؟؟ !! قال نعم يا جابر .. وفيها خلق يشبهكم وليس فيهم منكم شيء ؟!قلت : هل يروننا ؟؟ قال : نعم ... يرونكم ولا تروهم ؟؟! قلت : كيف يرون ؟! قال : لهم أعين أمامهم !! قلت : وهل فيهم رسول أو نبي ؟؟!! قال : كلا يا جابر .. هم ليسوا بحاجه لانهم انبياء أنفسهم !! قلت : ألهم إله يعبدونه ؟؟!! قال : نعم .. يراهم ويرونه .. صورة لا كالصور ... وجسد لا كالأجساد !! قلت : يا مولاى ... وكيف يرونه ؟؟!! قال : كما تراه انت الآن يا جابر [1]

جابرؑ کہتے ہیں میں نے امام محمدؑ باقر سے سوال کیا ---- اے میرے مولاؑ ، کیا اس کے علاوہ بھی زمین و آسمان ہیں ؟

امامؑ نے جواب دیا، ہاں جابرؓ !--- اور اس (زمین و آسمان) میں ایسی مخلوق ہے جو تم لوگوں سے مشابہ ہے --- لیکن ان میں تم لوگوں جیسی کوئی شے نہیں --- میں (جابر) نے کہا، مولاؑ کیا وہ ہمیں دیکھتے ہیں ؟ --- امامؑ نے فرمایا، ہاں وہ تمہیں دیکھتے ہیں، لیکن تم انہیں نہیں دیکھ سکتے --- میں (جابر) نے پوچھا، مولاؑ وہ کیسے دیکھتے ہیں (جبکہ ہم انہیں نہیں دیکھ پاتے؟) --- امامؑ نے فرمایا، ان کی آنکھیں ان کے امام ہیں -- میں نے پوچھا، کیا ان میں کوئی رسول یا نبی ہے ؟ --- فرمایا، نہیں جابر ، انہیں اس کی ضرورت نہیں --- کیونکہ وہ خود انبیاء ہیں --- میں نے پوچھا، مولاؑ کیا ان کا کوئی الہ (خدا) ہے کہ جس کی وہ عبادت کریں؟ --- امامؑ نے فرمایا، ہاں ! یہ اسے (اپنے معبود کو) دیکھتے ہیں اور وہ (ان کا معبود) انہیں دیکھتا ہے --- اس کی صورت صورتوں جیسی نہیں --- اس کا جسم اجسام جیسا نہیں --- میں (جابر) نے پوچھا، مولاؑ وہ اسے (اپنے معبود کو) کیسے دیکھتے ہیں ؟--- امامؑ نے فرمایا، جیسے تم ابھی دیکھ رہے ہو ----

- **جو ذکر سے منہ پھیرے** ؛ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ ؛ اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے {الجن 17}

يعنى عن ذكر على [2] جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے ہے، یعنی جو (اپنے رب) علیؑ کے ذکر سے منہ موڑے (اس کے لیے دردناک عذاب ہے)

---

(1) كتاب على اعلى عالى ص 87 (2) طوالع الانوار جلد 2 ص 194

روایت میں آیا ہے کہ، مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: کربلا میں محمدؐ کے جسم پر خنجر چلایا گیا اور اللہ کا خون بہایا گیا، اسی لیے حسینؑ کو ثار اللہ کہا جاتا ہے، حسینؑ ربوبیت اور نبوت کا امتزاج ہیں، اللہ اور محمدؐ جب یکجا (ایک) ہوتے ہیں تو حسینؑ کہلاتے ہیں

- **اسرار امیر المومنینؑ اور کمیل**

کمیل بن زیاد سے روایت ہے کہ! ایک مرتبہ میں امیر المومنینؑ کے ساتھ تھا اور ہمارا گزر ایک ویرانے قبرستان سے ہوا، میں بھی مولاؑ کے ساتھ تیز چل رہا تھا، مولاؑ نے فرمایا اے کمیل قدموں کو آہستہ رکھو! میں نے کہا مولاؑ یہ تو ہڈیاں ہیں ----

امیر المومنینؑ نے کمیل سے فرمایا۔ خاموش رہو! یہ سُن رہے ہیں، یہاں تک کہ تیرے جوتے کی آواز کو بھی سنتے ہیں ---

میں نے کہا مولاؑ: یہ ہڈیاں ہیں تو پھر جوتے کی آواز کیسے سنتے ہیں اور اگر جوتے کی آواز سنتے ہیں تو پھر وہ ہڈیاں کیسی؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا! اے جاہل: اور اخبث مناہل تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تو ان اسرار کو نہیں مانتا، کیا تو نے سورج کو نہیں دیکھا جس کے نور نے تمام عالم کو منور کر رکھا ہے اور یہ زندگی کی علامت ہے،_هي مادة الحيات و هي قطرة من قطرات نور علی؛ یہ (سورج) حیات کا مادہ ہے۔ اور یہ سورج علیؑ کے نور کے قطرات میں سے ایک قطرہ ہے، اور تو سورج کے کمالات کو تسلیم کرتا ہے مگر اپنے امامؑ کے اسرار کو تسلیم نہیں کرتا۔ یاد رکھ کُل عالم علیؑ کی وجہ سے قائم ہے، اور علیؑ ہر عالم کا حاکم ہے اور علیؑ اُس پر بھی حاکم ہے اور ہر قائم علیؑ کی وجہ سے قائم ہے ---- [1]

قال امیر المومنین ، انا ربکم الحق ، انا الحق المطلق [2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ تم سب کا حقیقی رب ہوں ، میںؑ ہی مطلق حق ہوں ---

---

(1) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 521

(2) مناقب الحق ص 41

➢ جنت:

رسول اللہؐ نے فرمایا: جنت کے باغوں کی جانب لپکو ----

رسول اللہؐ سے پوچھا گیا! مولاؐ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ذکر میں ڈوب جانا ----[1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا ذکر اللہ- میںؑ اللہ کا ذکر ہوں، اللہ کے ذکر یعنی علیؑ میں ڈوب جانا ہی جنت ہے ---

- روایت میں آیا ہے کہ مولا موسیٰ کاظمؑ سے سوال کیا گیا ---- مولاؑ جنت کہاں ہے ؟

مولاؑ نے اپنی نعلین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا! یہ ہے جنت پھر پوچھا گیا مولاؑ جہنم کہاں ہے؟ امامؑ موسی کاظمؑ نے فرمایا: جو اس (نعلین) جنت سے دور ہے وہ جہنم ہے، جس نے مجھؑ سے رجوع کیا وہ جنت میں ہے اور جو مجھ سے دور ہوا وہ جہنم میں ہے ---

- امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا" جنت میں اکثریت بیوقوفوں کی ہوگی --- مولاؑ سے پوچھا گیا ! وہ لوگ جنت میں پہنچ گئے پھر بھی بے وقوف کیسے؟ فرمایا" اس لئے بے وقوف ہوں گے کہ وہ جس چیز کے بدلے میں جنت لیں گے وہ چیز جنت سے زیادہ قیمتی ہوگی ---

عرض کیا مولاؑ ! وہ کس چیز کے بدلے میں جنت لیں گے ؟ فرمایا، وہ ہماریؑ محبت (مودۃ) کے بدلے میں جنت لیں گے ---

عرض کیا گیا مولاؑ ! تو پھر آپؑ کی محبت کے بدلے میں انسان اللہ عزوجل سے کیا مانگے ؟ فرمایا" وہی مانگے جو سلمانؓ و ابوذرؓ مانگیں گے ---

عرض کیا گیا مولاؑ! سلمانؓ و ابوذرؓ آپؑ کی محبت کے بدلے میں کیا مانگیں گے ؟ فرمایا " وہ اللہ عزوجل سے عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے تیری ساری کائنات کو بغور دیکھا ہے ، اس کائنات میں ہمیں کوئی ایک چیز ایسی نظر نہ آئی جو ان ذواتِؑ مقدسہ کی محبت کے برابر ہو اگر تو عزوجل ہمیں کچھ عطا کرنا چاہتا ہے تو ایسا کر کہ یہ پاک ہستیاںؑ ہی ہمیں دے دے ----[2]

---

(1) معانی الاخبار جلد 2

(2) کتاب ، مقصدِ شهادت و عزاداریِ امام حسین ص 57

- **تو جیسا ہے ویسا ہی ہے**

محمد بن سنان کہتے ہیں ، میں اپنے مولا امام موسی کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ، میں نے کہا! مولاؑ میری بصارت سے اور میری بصیرت سے پردہ ہٹا دیجیے! امامؑ نے فرمایا، ہمارےؑ اس بچے کو دیکھو !

محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں اس بستر کی طرف متوجہ ہوا اور پردہ اٹھایا تو دیکھا --- دو ماہ کا بچہ ہے ---

فقال: یا محمد أنا موسی و موسی أنا و موسی جعفر و أنا جعفر و جعفر محمد و أنا محمد و محمد علی و أنا علی و علی الحسین و أنا الحسین و الحسین الحسن و أنا الحسن و الحسن علی و أنا علی و علی محمد و أنا محمد و أنا ظهرت بسبعه حجب نوریه و أنا الذي لا یشبهني شيء ولا یعجزني شيء هل عرفت ذلک یا محمد؟

فقلت: تسليم لأمرك وإثبات لظهوراتك وإقرار لمقاماتك.

فقال صدقت یا صدیق امتحنت قلبک فرضیت عنك عیشاً سعیداً وموتاً کریماً کما مات الابرار و أنا کیف أموت؟ بل لا أموت. وأوما بیده نحو السماء ، فنظرت إلیه فاذا هو ما بین السماء و الارض فقلت یا مولای تسلیماً لامرک و رضاک و طاعتك و أشهد أنك کما .

اس (دو ماہ کے بچے یعنی امام رضاؑ) نے فرمایا، اے محمد ! میںؑ (علیؑ رضا) موسیؑ (کاظمؑ) ہوں اور میںؑ ہی موسیؑ (کاظمؑ) ہوں، اور موسیؑ جعفرؑ (الصادقؑ) ہے میںؑ ہی جعفرؑ ہوں، جعفرؑ محمدؑ (باقرؑ) ہیں، میں ہی محمدؑ (باقرؑ) ہوں، اور محمدؑ (باقرؑ) علیؑ (سجادؑ) ہیں اور میںؑ ہی علیؑ (سجادؑ) ہوں، اور علیؑ (سجادؑ) حسینؑ ہے میںؑ ہی حسینؑ ہوں، حسینؑ حسنؑ ہے اور میںؑ ہی حسنؑ ہوں، اور حسنؑ علیؑ ہیں اور میںؑ ہی علیؑ ہوں، اور علیؑ محمدؑ ہیں اور میںؑ ہی محمدؑ ہوں --- میںؑ سات نورانی حجابات کے ساتھ ظاہر ہوا ہوں، میںؑ وہ ہوں جس کی کوئی شبیہ نہیں (یعنی مجھؑ جیسا کوئی نہیں) مجھےؑ کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اے محمد (بن سنان) کیا تمہیں اس کی معرفت ہو گی ہے ؟

میں (راوی) نے کہا، میں نے آپؑ کے امر کو تسلیم کیا اور آپؑ کے ان مقامات اور آپؑ کے ظہور کے اثبات کا اقرار کیا ---

پس امامؑ نے فرمایا، اے سچے تو نے سچ کہا ! میںؑ نے تیرے دل کا امتحان لے لیا ہے اور تجھ پر میںؑ خوش گوار نیک بخت زندگی اور کریم موت کو فرض کر دیا ہے جیسے الابرار کو موت آتی ہے --- مجھؑ کیسے موت آ سکتی ؟ بلکہ مجھؑ موت ہے ہی نہیں ---

پھر (امامؑ) نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا ، میں (راوی) نے اس کی طرف دیکھا، پس زمین اور آسمان کے درمیان وہی (امامؑ) تھا -- میں(راوی) نے کہا! اے میرے مولاؑ میں نے آپؑ کے امر کو تسلیم کیا اور راضی ہوا اور آپؑ کی اطاعت کی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپؑ جیسے ہیں ویسے ہی ہیں --- پس امامؑ نے فرمایا، اے سچے تو نے سچ کہا ! پس میںؑ نے اس کے نفس کو اس طرح دیکھایا جیسے چاند اپنی کرنوں کو زمین پر دیکھتا ہے محمدؐ کی صورت میں --- پھر امامؑ میری طرف متوجہ ہوئے ---

فأراني نفسه في صورة الحسن ثم التفت إليه ، فأراني نفسه فی صورة الحسين ثم التفت إليه ، فأراني نفسه في صورة أمير المومنين ثم قال: يا محمد هذا نطق واحد بلسان واحد و أنا رب العالمين. [1]

پس میں نے انہیںؑ حسنؑ کی صورت میں دیکھا، (یہ دیکھ کر) میں پھر امامؑ کی طرف متوجہ ہوا --- تو میں نے انہیںؑ حسینؑ کی صورت میں پایا - میں دوبارہ امامؑ کی طرف متوجہ ہوا --- تو اب میں نے انہیںؑ امیر المومنینؑ کی صورت میں دیکھا --- پھر امامؑ نے مجھ سے فرمایا ؛

اے محمد بن سنان ! یہ ایک زبان سے نکلا ہوا ایک ہی کلام ہے -- اور اے محمد ! میںؑ عالمین کا رب ہوں ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: انا رب الارض الذي تسكن بها [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ زمین کا رب ہوں جس میں تم رہتے ہو ---

قَالَ رَسُولَ الله صلى الله عليه وآله: أنت الأجل الأكرم و أنت العلى العظيم محبک محب الله و رسوله و مبغضک مبغض الله و رسوله.[3]

رسول اللہ نے فرمایا، یاعلیؑ آپؑ الاجل الاکرم ہیں، آپؑ العلی العظیم ہیں، آپؑ کا محب اللہ اور اس کے رسولؐ کا محب ہے اور آپؑ سے بغض رکھنے والا اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغض رکھنے والا ہے- ---

---

(1) کتاب، **علی اعلی عالی ص 16** (2) کتاب، **علی اعلی عالی ص 48** (3) **ایضاً 62**

قال رسول اللہ ، أنا احمد بلا میم ، أنا عرب بلا عین [1]

رسولؐ اللہ نے فرمایا، میںؐ بغیر میم (م) کے احمد ہوں، میںؐ بغیر عین (ع) کے عرب ہوں ---

احمد سے م نکال دیا جائے تو احد بنتا ہے، اور عرب سے ع نکال دیا جائے تو رب بنتا ہے ---

قال امیر المومنین ، انا رجب بلا جیم، انا احمد بلا میم [2]

ترجمہ: میںؑ بغیر "ج" کے رجب ہوں، میں بغیر "م" کے احمد ہوں ----

وقال مولانا الحسن بن علي منه السلام: إن لنا منزلة من الله إذا كنا بها كنا نحن هو ولسنا هو. وإذا لم نكن بها كان هو كما هو ونحن كما نحن. وقال مولانا عز عزه: إن لي منزلة لم تخطر على قلب بشر ولم تحط بها الفكر قالوا: هي الربوبية؟. قال: إن الربوبية لتخطر على قلب بشر [3]

امام حسنؑ ابن علیؑ نے فرمایا، یقیناً! ہماریؑ اللہ سے ایک ایسی منزلت ہے، جب ہمؑ اس کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہمؑ وہ ہوتے ہیں، اور ہمؑ وہ نہیں ہوتے ، اور اگر ہمؑ اس کے ساتھ نہ ہوتے تو وہ ویسا ہی ہوتا جیسا کہ وہ ہے اور ہمؑ ایسے ہی ہوتے کہ جیسے ہمؑ ہیں ----

اور مولاؑ نے فرمایا، بے شک ہماریؑ ایک ایسی منزلت ہے جس کا خیال بشر کے دل کو نہیں ہوا اور نہ ہی ان کی فکر کو اس کا خیال ہے ہم نے کہا، کیا یہ ربوبیت ہے ؟ فرمایا، ربوبیت کا خیال تو بشری دل میں آ جاتا ہے --- (تو پھر وہ منزلت کیا ہے ؟)

جناب قنبرؓ نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا ،

یا مولای هل هنالك شیئاً اعظم من الألوهیه قال مولانا أمیر المؤمنین نعم یاقنبر قال ومن قال ولایتی. [4]

قنبرؓ نے پوچھا، مولاؑ کیا کوئی شے الوہیت سے بھی عظیم ہے ؟ امیر المومنینؑ نے جواب دیا، ہاں قنبر الوہیت (ربوبیت) سے بڑھ کر بھی کچھ ہے--- قنبر نے کہا، مولاؑ وہ کیا ہے ؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میریؑ ولایت ----

---

(1) معارف فاطمه و مقتل محسن ص 33

(2) حقیقتِ بسم اللہ ص 122

(3) کتاب التنبیه ص 193

(4) علی اعلی عالی ص 85

وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيراً، اور کافر اپنے رب سے منہ موڑنے والا ہے -- سورۃ فرقان آیت (55)

یعنی پیٹھ پھیرنے والا ہے مخالفت کرنے والا ہے تو کافر کیسے اپنے رب اور اللہ کی مخالفت یا اس سے کیسے منہ موڑ سکتا ہے، اس آیت یعنی علی ربه ظهیراً میں ربّ سے مراد امیر المومنین علی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور کافر سے مراد جنہوں نے علی" کا حق غصب کیا ہے [1]

جناب حنفیہؑ کی دنیا میں آمد،

حضرت سلمان محمدی فرماتے ہیں ایک دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام جناب خولہ حنفیہؑ کے گھر تشریف لے گئے مخدومہ مکرمہ استقبال واکرام کے لیے کھڑی ہو گئیں اور عرض کی اے میرے مولاؑ و آقا میری خواہش و تمنا ہے کہ میرا بیٹا ہو --- اسی وقت امیر المومنینؑ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا، اجملی محمد (محمد کو اُٹھائے) محمد کے لیے حاملہ ہو شہزادی جناب خولہ حنفیہ اسی لمحہ حاملہ ہو گئیں ثم قال لها و وضعی محمدا- پھر فرمایا محمد حنفیہ کی ابھی ولادت ہو اسی وقت طرفۃ العین میں یعنی آنکھ جھپکتے ہی محمد حنفیہ کی ولادت ہوگی ۔ [2]

قال امیر المومنین، أنا صاحب الدعوات أنا صاحب الصلوٰات أنا صاحب النعمات أنا ابداً جدید أنا المنادی لهم الست بربکم بامر قیوم لمیزل أنا باب القین أنا عین القین أنا ولی الرحمن، أنا شهر رمضان أنا لیلة القدر أنا ام الکتاب أنا سورة الحمد أنا العابد أنا المعبود، أنا صاحب الخلق الاول قبل نوح الاول [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ دعاؤں کا مالک ہوں، میںؑ صلوات کا مالک ہوں، میںؑ نعمتوں کا مالک ہوں، میںؑ ہمیشہ جدید ہوں، میںؑ اس لم یزل کے امر سے تمہیں ندا دینے والا ہوں کہ کیا میںؑ تمہارا رب نہیں، میںؑ یقین کا باب ہوں، میںؑ عین الیقین ہوں، میںؑ رحمان کا ولی ہوں

---

(1) مشارق الامان و لباب حقائق الایمان ص 460

(2) معارف فاطمه و مقتل محسن ص 72

(3) کتاب المبین ج 1 ص 328،29

میںؑ ماہ رمضان ہوں، میںؑ لیلۃ القدر ہوں، میںؑ اصل کتاب ہوں، میںؑ سورہ الحمد ہوں، میںؑ العابد ہوں میںؑ معبود ہوں، میںؑ پہلے نوحؑ سے بھی پہلی پہلی مخلوق کا مالک ہوں ---

أنا فطرة العالمين أنا مضي الشمس و مطلع الفجر، أنا البارى أنا المصور فى الارحام أنا السميع العليم أنا البصير ، أنا صاحب القرآن، أنا مظهر الاشياء كيف اشاء، أنا اصل الامامة أنا سر الخفيات، أنا الفرقان أنا البرهان، أنا الاء الرحمن، أنا سورة فاطر و الواقعة و العاديات و القارعة ، أنا ساقى العطاش، أنا صاحب الميزان، أنا النقطة و الخطة ، أنا شفاء العليل[1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ عالمین کی فطرت ہوں میںؑ سورج کی روشنی اور فجر کا طلوع ہونا ہوں، میںؑ الباری (پیدا کرنا والا) ہوں، میںؑ ارحام میں تصویریں بنانے والا ہوں، میںؑ سمیع العلیم ہوں، میںؑ البصیر ہوں، میںؑ قرآن کا مالک ہوں، میںؑ نے اشیاء کو ایسے ظاہر کیا جیسے میںؑ نے چاہا، میںؑ امامت کی اصل ہوں، میںؑ پوشیدگیوں کا راز ہوں، میںؑ الفرقان ہوں، میںؑ برہان ہوں، میںؑ رحمان کی الاء (نعمتیں) ہوں میںؑ سورہ فاطر ہوں، میںؑ سورہ الواقعہ ہوں، میںؑ سورہ العادیات اور قارعۃ ہوں، میںؑ پیاسوں کو سیراب کرنے والا ہوں، میںؑ میزان کا مالک ہوں میںؑ نقطہ اور خط ہوں، میںؑ ہر بیماری سے شفاء ہوں ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا ---- لوگ جانتے ہیں کہ اسلام میں میراؑ حصہ سب سے بڑھ کر ہے بے شک عرب و عجم تمام لوگوں کے لیے اسلام کی طرف لانے والا قائد میںؑ (علیؑ) ہی ہوں میںؑ کافروں کے سارے سرکش جبار اور ان کے سرداروں کو قتل کرنے والا ہوں ہمؑ خیر البریہ ہیں اور ہمؑ ہی تمام دنیا کا نظام ہیں اور ہر لگام کو لگام دینے والے ہمؑ ہی ہیں اللہ عزوجل نے ہمارےؑ ذریعے ہی اپنی کتاب کو اور اپنے نبیؐ کو عزت بخشی جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے بھائی تھے اسی طرح میںؑ محمدؐ کا بھائی ہوں یہ (ہارونؑ) میراؑ انام ہے تم میں سے کون ہے جو میرےؑ برابر ہو قرآن میں میریؑ وَلایت کو لازم قرار دیا ہے اور میریؑ اطاعت (عبادت) کو واجب قرار دیا ہے، ویل (جہنم کی بد ترین وادی) ہے اس کے لیے جو میرےؑ حق کو گھٹائے ---- [2]

---

(1) کتاب المبین ج 1 (2) انوار العقول ص 413 تا 15

- **شہزادہ قاسمؑ ابن حسنؑ کی دنیا میں آمد**

عالم جلیل شمس المحدثین علامہ سید ابو الحسن علی بن محمد بن حسین بن علی موسوی بحرانی فرماتے ہیں کتب مناقب قدیمہ میں وارد ہے کہ آذار بائیجان کا ایک رئیس جس کا نام فضل بن عامر بن شیرویہ تھا، جس کی سات بیٹیاں اور سب سے چھوٹا بیٹا تھا --- جب وہ جوان ہوا شکار کے دوران گھوڑے سے گرا اور مر گیا، حاکم اپنے بیٹے کی میت کو محل سرا میں لایا اور اپنے حکیموں طبیبوں مشیروں اور وزیروں سے کہا اس کو زندہ کرو، اس کا ایک مشیر قحیدین بن سلامہ کہنے لگا مردے زندہ حضرت مسیح نے کئے اور اب یہ کام رسولؐ اللہ کا جانشین ہی کر سکتا ہے --- اس لئے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ میں تھا تو جانشین رسولؐ علیؑ نے ایک مردہ زندہ کیا اور وہاں فرمایا تھا کہ ہم میں سے جو بھی امام ہوگا وہ حلال مشکلات ما فی الضمیر کا جاننے والا اور مردے زندہ کرے گا یہ نشانی بتائی کہ جو مردے زندہ نہ کر سکے اور دل کے بھید سے واقف نہ ہو اور عالم امکان کا علم نہ رکھتا ہو وہ امام نہیں ہو سکتا ---

جب مشیر کا یہ بیان حاکم نے سنا تو اس کو امید کی کرن نظر آئی تو فوراً بولا کہ جانشین رسولؐ کو لاؤ بتایا گیا حضرت علیؑ شہید ہو چکے ہیں اور مسند ولایت پر سبط اکبر امام حسنؑ رونق افروز ہیں --- حاکم نے سختی کی اور اصرار کیا کہ مولا مجتبیٰؑ تک رسائی کی جائے قحید بن سلامہ باغ میں آیا اور سجدے میں گر کر امام حسنؑ کو پکارا --- اچانک مولاؑ وہاں ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ شہزادے کی میت لے کر آ جاؤ، قحید نے مولاؑ کے قدموں پر سجدہ کیا اور محل میں آ کر حاکم کو خوشخبری سنائی تابوت لے کر بمعہ مشیروں اور انبوہ کثیر کے باغ میں آئے مولا حسنؑ نے عظمت اسلام شان پیغمبرؐ اور منزلت ولایت پر ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، اس کے بعد مولاؑ نے فرمایا، خداوند عالم محی النفوس ہے ---

نحن مثل الا علیٰ و آیت الکبریٰ و ولاۃ امر اللہ نحن قدرت المقتدرہ ، ہمؑ اس کے مظہر مثل اعلیٰ اور آیت الکبری ہیں (یعنی ہمؑ صفات خداوندی کے مظہر ہیں) ہمؑ والیان امر خدا اور اللہ کی قدرت مقتدرہ ہیں، یہ فرما کر مولا حسنؑ نے اپنے پائے مبارک کی ٹھوکر تابوت کو ماری اور فرمایا، **قم باذن اللہ حسن بن علی،** اسی لمحہ وہ شہزادہ زندہ ہو گیا اور بول اٹھا، **اشھد ان لا إله الا اللہ ، و اشھد ان محمد رسول اللہ، و اشھد ان علیا ولی اللہ و اشھد انک حجت اللہ**

حاکم شہر مولاؑ کے قدموں پر گر گیا اور اقرار ولایت کیا مولاؑ نے فرمایا اپنے سر کو اٹھا لو اقرار ولایت اور ہماری تعظیم کی بدولت اللہ تجھے دنیا اور آخرت میں سرفراز کرے گا، اس نے بیش بہا تحائف اور ہدیے آپؑ کی خدمت میں پیش کیے--- اور اپنی بیٹی کا رشتہ بھی دیا جسے امامؑ نے قبول فرمایا، اور اس شہزادی کو جس کا نام رملہؑ تھا با اعجاز مدینہ لے آئے اس شہزادی سے ایک شہزادی ہوئی جس کا نام فروہؑ رکھا گیا، شہزادیؑ ہر وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتی اور ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے سے جدا نہ کرتیں، حتیٰ کہ اہل مدینہ اور گھر والے ہاشمی شہزادیؑ کو ام فروہؑ کی کنیت سے پکارنے لگے دو سال کی عمر میں وہ شہزادی خالق حقیقی کے حضور جا پہنچی --- ایک دن ام فروہؑ نے اپنی خالی گود کا تذکرہ کیا تو امام حسنؑ نے فرمایا کیا آپ چاہتی ہیں کہ آج ہی بیٹا آپ کی گود میں ہو، مخدومہؑ نے فرمایا، جو میرے مردہ بھائی کو زندہ کر سکتا ہے اور ایک لمحہ میں مدینہ آیا اور آذر بائیجان میں حاضر ہو سکتا ہے اس کے لیے یہ مشکل نہیں ہے --- پس امام حسنؑ نے اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر پھیری پھر وہی ہتھیلی ام فروہؑ کی پیشانی پر پھیری اور ایسا کلام فرمایا جس کے سمجھنے والا اُس لمحہ وہاں موجود نہ تھا جناب ام فروہؑ فرماتی ہیں کہ میں نے سرخ سبز اور سفید انوار کو اپنے ارد گرد دیکھا اور مجھے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی ہر طرف اتنا شدید نور تھا کہ جس سے میری انکھیں خیرہ ہو گئیں، اتنے میں امام حسنؑ کی آواز آئی کہ حجرے میں جائیں بی بی فرماتی ہیں کہ میں حجرے میں آئی اور اسی لمحہ ایک شہزادہ متولد ہوا جو کہ ناف بریدہ اور مختون تھا --- حضرت ام کلثومؑ اس شہزادے کو اٹھا کر امام حسنؑ مجتبیٰ کے پاس آئیں آپؑ نے اس شہزادے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی اور اس کا نام قاسمؑ رکھا ---(توسل شہزادہ قاسمؑ ص 39)

مولا قاسمؑ کا امکنہ متعدہ میں ہونا

مولا قاسمؑ کا سن مبارک ابھی پانچ سال کا تھا -- مولا قاسمؑ مدینہ کے باہر باغ میں گئے اتنے میں مشہور منافق ابن الکواء وہاں پہنچا اور کہنے لگا، کہ آپؑ آل محمدؐ کا دعویٰ ہے کہ آپ علم غیب رکھتے ہیں تمام علوم قرآن صرف آپ ہی جانتے ہیں، مولا قاسمؑ نے مسکرا کر فرمایا تیرا سوال کیا ہے اور تو کیا کہنا چاہتا ہے؟ میںؑ بتا دوں یا خود بیان کرے گا؟ ابن الکواء نے عرض کیا کہ اگر ایسا ہے تو قرآن کی آیت کی تفسیر چاہتا ہوں ---اس نے سورہ توبہ کی آیت 105 پڑھی، "کہ تم عمل کرو تمہارے اعمال کو اللہ اس کا رسولؐ اور مومن دیکھ رہے ہیں"

مولا قاسمؑ نے فرمایا، تو کیا سمجھنا چاہتا ہے؟ ابن الکواء نے عرض کیا مومنوں سے مراد کیا ہے؟

سرکار نے فرمایا، تو کیا سمجھتا ہے ؟ ابن الکواء نے کہا، میں سارے مسلمان مراد سمجھتا ہوں ہم سب ---

مولا نے فرمایا، اگر سارے مسلمان ہی اس سے مراد ہیں تو بتا تیرے گھر میں تیری بیوی اس وقت کیا کر رہی ہے ؟

اب الکواء نے کہا، مجھے کچھ علم نہیں ---

فرمایا، میں بتاتا ہوں تیری بیوی اس وقت کیا کر رہی ہے اور اس کے پاس کون ہے ؟

ابن الکواء نے عرض کیا آپؑ فرمائیں مومنون سے مراد کون ہے ---؟ آپؑ نے فرمایا، یہاں آئمہ آل محمدؐ مراد ہیں--- میرےؑ دادا امیر المومنینؑ ، میرےؑ باباؑ امام حسنؑ اور میرےؑ چچا امام حسینؑ مراد ہیں ---

ابن الکواء نے کہا گویا اس کا تو پھر یہ مطلب ہوا کہ جب بھی کوئی عمل کرتا ہے وہاں یہ آئمہؑ ہوتے ہیں --- مولا قاسمؑ نے فرمایا بے شک امام کل کائنات میں ہر جگہ حاضر ہے -- اور مخلوقات کے اعمال پر نگران اور گواہ ہے ---

ابن الکواء نے کہا، آپؑ تو کم سن بچے ہیں بچوں والی بات کر رہے ہیں ایک جسم آن واحد میں دوسری جگہ نہیں ہو سکتا یہ تو عقل کے خلاف ہے --- مولا قاسمؑ ابن الکواء اعتراض سن کر جلال میں آ گئے اور فرمایا، اے ابن الکواء -- انظر الی یمینک، دائیں طرف دیکھ ---

ابن الکواء کہتا ہے میں نے دائیں طرف دیکھا تو حد نگاہ تک جہاں تک میری نگاہ گئی مولا قاسمؑ ہی کو دیکھا --- پھر فرمایا، انظر الی یسارک، بائیں طرف دیکھ، ابن الکواء نے دیکھا تو بائیں طرف نگاہ تک مولا قاسمؑ ہر جگہ موجود تھے --- منکر مبہوت ہوا اور چکرا کر گرا کہا فرزند رسولؐ اللہ یہ کیا ہے ؟ مولا قاسمؑ نے فرمایا، جب تو مجھےؑ نہیں جان سکتا تو میرے دادا اور والد اور والد بزرگوار کو کیسے سمجھ سکتا ہے [1][2]---

(1) توسل شہزادہ قاسمؑ ابن حسنؑ ص 42

(2) انوار القلوب ص 428

القاسم

مولا قاسمؑ کا سن مبارک ابھی بہت چھوٹا تھا، مدینہ سے باہر اپنے باغ میں تشریف لے گئے، اتنے میں آپؑ کے شیعہ وہاں سے گزرے تو شبیہ مجتبیٰؑ کی زیارت کے لیے وہاں رک گئے اور مولا قاسمؑ سے معارف الٰہی کی تعلیم لیتے رہے --- جب کافی دیر ہو گئی تو انہوں نے اجازت مانگی کہ مولاؑ ہم جانا چاہتے ہیں تاکہ مدینہ جا کر اپنے طعام کا انتظام کریں --- مولا قاسمؑ نے فرمایا تم اس وقت بھوکے بھی ہو اور پیاسے بھی ہو اور ہمؑ اہلبیتؑ کی روایات یہ نہیں کہ کوئی بھوکا پیاسا ہمارے سامنے سے چلا جائے --- ابھی کھانا ملے گا ---

مومنین نے عرض کیا سردارؑ یہ اس وقت ہونا ہے جب آپؑ کے ہمراہ توشہ دان ہوتے یا آپؑ اپنے مقام پر ہوتے ، یہاں باغ میں آپؑ کے پاس وسائل نہیں ہیں --- مولا قاسمؑ نے مسکرا کر فرمایا --- انا القاسم، میںؑ تقسیم کرنے والا ہوں --- پھر فرمایا، دائرہ میں بیٹھو وہ اسی طرح بیٹھ گئے --- مولا قاسمؑ نے اشارہ فرمایا تو ہر آدمی کے سامنے طشت میں لذیذ کھانا آب شیریں موجود تھا، پھر فرمایا، اپنی جیب دیکھ لو ہر ایک کی جیب میں دس دس ہزار دینار بھی دیئے ہیں --- [1،2]

شہزادہ قاسمؑ ابن حسنؑ فرماتے ہیں انا القاسم، میں تقسیم کرنے والا ہوں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، أنا القاسم ، میںؑ تقسم کرنے والا ہوں --

---

(1) توسل شہزادہ قاسمؑ ابن حسنؑ ص 44

(2) انوار القلوب ص 429

- **بنی اسرائیل کا باب حطہ**

وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ (البقرہ 286) ترجمہ: اور سجدہ کرتے ہوئے اور حطہ کہتے ہوئے اس دروازے میں داخل ہو جاؤ ---

اس آیت کی تفسیر میں مولا حسنؑ عسکری فرماتے ہیں: اس شہر کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاو اور اللہ نے شہر کے دروازے پر ان (بنی اسرائیل) کے لیے محمدؐ اور علیؑ کی صورتوں کو متمثل کیا تھا اور ان کو حکم دیا تھا کہ ان مثالی صورتوں کی تعظیم کے لیے سجدہ کریں، اور انؑ کی بعیت اور محبت کے ذکر کو اپنے نفسوں میں تازہ کریں اور جو اقرار ان کی وَلایت و اعتقاد اور افضلیت کا لیا گیا ہے اسکو یاد کریں اور حطہ کہو! یعنی یہ کہو کہ ہمارا محمدؐ و علیؑ کی مثالوں کی تعظیم کے لیے اللہ کو سجدہ کرنا اُنؑ کی وَلایت کا اعتقاد کرنا ہمارے گناہوں کا کھونے والا ہمارے قصوروں کو مٹانے والا ہے، تاکہ ہم اس عمل سے تمہاری گزشتہ خطاؤں کو بخش دیں اور پہلے گناہوں کو زائل کر دیں اور جلد ہم نیکو کاروں کے ثواب کو زیادہ کرینگے، یعنی جو لوگ ایسے ہیں کہ انھوں نے وہ گناہ نہیں کیے جو مخالفانِ وَلایت نے کیے ہیں، اور انکی وَلایت کا عہد جو اپنے نفس میں اللہ سے کیا تھا اس پر ثابت قدم رہے ہم اس عمل کے بجالانے سے ہم ان کے درجات اور ثواب زیادہ کریں گے۔(تفسیر امام حسنؑ عسکری صفحہ 228، 29)

تقیہ:

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: مومن کے لیے تقیہ تمام اعمال سے بڑھ کر ہے اس سے اپنے نفس کو اور اپنے بھائیوں کو بدکار اور بد عمل لوگوں سے محفوظ رکھتا ہے--- مولا سجادؑ فرماتے ہیں، تقیہ میراؑ اور میرےؑ آباؑ کا دین ہے جس کا تقیہ نہیں اس کے لیے دین نہیں ---

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، جب سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ہے، تب سے مومنین پر تقیہ لازم ہے، مولا باقرؑ کے ہاں تقیہ کی بات کی گی تو فرمایا، اگر ابوذر جان لیتا کہ سلمان کا ہمارےؑ بارے میں کیا عقیدہ ہے، تو ابوذر سلمان کو قتل کر دیتا --

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے، ان لوگوں کے لیے ویل (جہنم کی بد ترین) ہے جن میں رہ کر مومن کو تقیہ کرنا پڑے --

المعطي

یعنی ،عطا کرنے والا۔

امیر المومنینؑ ہمیں تعلیم دینے کے لیے دعا میں فرماتے ہیں:

مَولاَي يَا مَولاَي أَنتَ اَلمُعطِي وَ أَناَ اَلسَّائِلُ و هل يَرحَمُ اَسَّائِلَ اِلاَّ اَلمُعطِي [1]

ترجمہ: اے میرے مولا، اے میرے مولا، آپ معطی (عطا کرنے والے) ہیں اور میں سائل ہوں اور سائل پر (عطا کرنے والے) معطی کے سوائے کون رحم کرے گا؟

قال الامام الجعفر الصادق، أَنتَ اَلوَاحِدُ اَلكَرِيمُ اَلمُعطِي الذِى لاَ يُرَدُّ سَائِلُهُ [2]

ترجمہ: مولاؑ صادقؑ فرماتے ہیں ، آپ واحد ہیں کریم ہیں (عطا کرنے والے) معطی ہیں جو کبھی سائل کو (خالی ہاتھ) نہیں لوٹاتا

قال امیر المومنین ، ذلک ولی الاعطاء و المنع انک علیٰ کل شئ قدیر [3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، وہ عطا کرنے والا اور منع کرنے والا ولی ہے ہر شے پر قادر ہے---

قال امیر المومنین ، انا اَلمُعطِي : میںؑ علیؑ عطا کرنے والا ہوں [4]

معطی کے سوا کوئی رحم نہیں کرتا، معطی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا، وہ (معطی) عطا کرنے والا منع کرنے والا ولی اور کل شئ قدیر ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ معطی ہوں --- میںؑ عطا کرنے والا ہوں۔

---

(1) مصباح الزائر ج 1 ص 89

(2) زاد المعاد ج 1

(3) نھج البلاغه ؛ بحار الأنوار

(4) کتاب المبین ج1 ص 329

میزان ؛

وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ (الانبیاء ۴۷)

اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو (میزان) رکھ دیں گے ---

عبد اللہ بن عباس نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ ترازو انبیاء اور اولیاء ہیں ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں جو اشیاء کا وزن بیان کرتے ہیں اس الہیٰ میزان کا پلڑا لا الہ الا اللہ اور دوسرا پلڑا علیؑ ان ولی اللہ اور محمدؐ رسول اللہ میزان کی وہ ڈنڈی ہے جس پر پلڑے معلق ہوتے ہیں۔

وَٱلسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ ٱلْمِيزَانَ (رحمٰن ۷) ترجمہ: اور اُس نے آسمان کو بلند کیا اور میزان رکھ دی ---

مولا موسیٰ کاظمؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سماء (آسمان) سے مراد رسول اللہ ہیں اور میزان امیر المومنینؑ ہیں۔

ٱللَّهُ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ وَٱلْمِيزَانَ (شوریٰ ۱۷)

ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی ---

تفسیر القمی میں ہے کہ اس آیت میں کتاب بھی علیؑ ہیں اور میزان بھی علیؑ ہیں کیونکہ جس کے پاس وَلایت نہیں ہے وہ دین اور کتاب دونوں سے تہی دست ہے۔ وَلایت دین کو مکمل کرتی ہے اور دین پر یقین کو قائم کرتی ہے۔ لہذا یہ وَلایت ہی قیامت کے دن میزان ہے۔ جس وقت آسمان اور زمین کے بیچ اچھے اور بُرے اعمال اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ رکھا جائے گا تو کیا شے ہے جو اس کے مد مقابل وزن رکھ سکے اعمال کی ذلت اس وقت ظاہر ہو جائے گی جب اعمال کے پلڑے میں وَلایت رکھی جائے گی (علیؑ ولی اللہ) تو اعمال کا پلڑا بھاری ہو جائے گا، کیونکہ وَلایت توحید اور نبوت دونوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، ولایت کا ایک جز توحید ہے اور دوسرا جز نبوت ہے۔[1]

عن سليم عن على انه قال فى حديث له فى الرجعة ؛ أنا رب الارض الذى يسكن الارض به [2]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ زمین کا رب ہوں جو زمین کے ساتھ ٹھرا ہوا ہے

---

(1) مشارق الانوار الیقین (2) تفسیر مرآة الانوار ص 59

قال رسول اللہ، لا الہ اِلا اللہ نصف المیزان و الحمدللہ یملاہ [1]

مولا محمدؑ فرماتے ہیں: میزان کا نصف حصہ **لا الہ الا اللہ** ہے، اور **الحمدللہ** کہنے سے میزان کی تکمیل ہو جاتی ہو۔

میزان کا ایک آدھا حصہ لا الہ الا اللہ ہے اور آدھا حصہ الحمدللہ ہے۔

لا الہ الا اللہ اور الحمدللہ جس میزان کے حصے ہیں وہ میزان کیا ہے؟

قال امیر المومنین ، انا میزان اللہ [3]،[2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ علیؑ اللہ کا میزان ہوں۔

لا الہ الا اللہ نصف میزان ہے علیؑ میزانِ کامل ہیں کیونکہ میزان اللہ ہیں، یعنی لا الہ الا اللہ و الحمدللہ مولا علیؑ کا ہی حصہ ہے۔ لا الہ الا اللہ و الحمدللہ علیؑ ہیں۔ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ کرنے والے غالی مشرک نصیری نہیں۔ علیؑ علیؑ کرنے والے در حقیقت لا الہ الا اللہ و الحمدللہ کہہ رہے ہیں اور **لا الہ الا اللہ کلمہ توحید ہے۔ لا الہ الا اللہ** نصف ہے اور علیؑ کامل ہے۔ جن کا سب کچھ علیؑ ہے وہی توحید پر ہے اور یہی میزان ہے

مخالفِ وَلایت کی عبادت

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: علیؑ کا دشمن جوں ہی دنیا سے جاتا ہے تو اسے جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کا گھونٹ پلایا جاتا ہے۔

پھر فرمایا! اس امر (وَلایت) کا مخالف چاہے نماز پڑھے یا زنا کرے کوئی فرق نہیں۔ [4]

خامنہ ای اپنی کتاب "نماز کی گہرائیاں" میں لکھتے ہیں۔ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ (النساء59)

ترجمہ: اللہ کی اس کے رسولؐ کی اور اولیؑ الامر کی اطاعت کرو۔

---

(1) امالی طوسی ص 60 ج 1

(2) مختصر البصائر

(3) کتاب، اسماء و القاب امیر المومنین

(4) عقاب الاعمال (شیخ صدوق) باب: عقاب الناصب و الجاحد لامیر المومنین حدیث، 17

خامنہ ای کہتا ہے شائد اسی (آیت) حقیقت کو دیکھتے ہوئے نمازی لا الہ الا اللہ کے بعد تشہد کا دوسرا جملہ کہتا ہے "اشھد ان محمد رسول اللہ (یہاں میرا ایک سوال ہے کہ کیا رسول اللہ کی اطاعت کے بعد آیت ختم ہو گی ہے؟ نہیں ابھی ایک اطاعت باقی ہے اور وہ اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے۔ تو یہاں اس اطاعت کو کیوں چھپایا جا رہا ہے؟

اللہ کی اطاعت کے لیے کہا جاتا ہے ، اشھد ان لا إله إلا الله، مولا محمدؐ کی اطاعت کے کہا جاتا ہے، اشھد ان محمد رسول اللہ

جو لوگ امیر المومنینؑ کی اطاعت کو واجب جانتے ہیں وہ مولا علیؑ کی اطاعت کے لیے کہتے ہیں، **اشھد ان علی ولی اللہ**

اور جو اس اطاعت کے منکر ہیں وہ اس گواہی کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اور گواہی تب ہی دی جاتی ہے جب اس کا اقرار کیا گیا ہو اسے تسلیم کیا گیا ہو جو علیؑ ولی اللہ کی گواہی کی مخالفت کرتے ہیں حقیقت میں وہ وَلایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں۔ اب چاہیں نماز پڑھیں یا زنا کریں برابر ہے، -- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اہل قبلہ (مسلمانوں) میں سے شہادتین (دو گواہیاں) کا ہر اقرار کرنے والا مومن نہیں ہوتا۔ منافقین بھی "لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ" کی گواہی دیتے تھے لیکن وہ وصیِّ پیغمبر کے عہد (علیؑ ولی اللہ) کو ناپسند کرتے تھے[1] --- مالکؑ فرما رہے ہیں مسلمانوں میں ہر بندہ لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے مگر یہ گواہی دینے والا ہر بندہ مومن نہیں ہوتا منافق بھی اس گواہی کا اقرار کرتے ہیں لیکن وصیِّ پیغمبر یعنی وہ مجھ علیؑ کے عہد "اشھد ان علیؑ ولی اللہ" کو نا پسند کرتے ہیں۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا صلاۃ المومنین میںؑ مومنین کی نماز ہوں۔ مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جب بھی تم میں سے کوئی "لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ" کہے ۔ تو "علیؑ امیر المومنینؑ" بھی کہے ---- مالکؑ نے حکم دیا ہے جہاں بھی لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کہو یہ تشہد سے مخصوص نہیں کلی طور پر جہاں بھی لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کہو وہاں علیؑ امیر المومنینؑ کہو ---

---

(1) تفسیر نور الثقلین ج 2 ص 416

(2) امامت اور انسان کامل ص 83

- **حقیقت کیا ہے؟**

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا چھٹا حصہ پیش خدمت ہے۔

کمیلؑ ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا ۔۔۔۔

کمیلؑ نے کہا: یا أمیرالمؤمنین ما الحقیقة؟ یا امیرالمومنینؑ حقیقت کیا ہے ؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: مالك و الحقیقة. تجھے حقیقت سے کیا کام؟

کمیل نے کہا: أولستُ صاحب سرّك؟ مولاؑ کیا میں آپؑ کا صاحبِ اسرار نہیں؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: بلی ولکن یرشّح علیك ما یطفح منیّ! ہاں بے شک تو ہماراؑ صاحبِ اسرار ہے اور تم پر فیض کی بارش ہوتی ہے۔

کمیل نے کہا: أو مثلك یخیّب سائلا؟ مولاؑ آپؑ جیسا کریم ! ۔۔۔ سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا ۔۔۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: الحقیقه کشف سبحات الجلال من غیراشارة. سن! حقیقت کا اشارے کے بغیر جلال ظاہر کرنا (حقیقت ہے)

کمیل نے کہا: زدني بیانا امیر المومنینؑ اور بیان فرمائیں ۔۔۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: محو الموهوم مع صحو المعلوم. موہوم (خیالی، تصوراتی) شے کا مٹ جانا اور معلوم کا ثابت ہونا (حقیقت ہے)

کمیل نے کہا: زدني بیانا. یا امیر المومنینؑ اور فرمائیں ۔۔۔ (کہ حقیقت کیا ہے؟)

امیر المومنینؑ نے فرمایا: هتك الستر لغلبة السّر. راز فاش ہونا اور راز کا غالب آ جانا ۔۔۔ (حقیقت ہے)

کمیل نے کہا: زدني بیانا. مولاؑ اور فرمائیں ۔۔۔ (کہ حقیقت کیا ہے؟)

امیر المومنینؑ: الصفة التوحید جذب الاحده احدیت کا صفاتِ توحید میں جذب ہو جانا۔۔۔ (حقیقت ہے)

کمیل نے کہا: زدني بیانا. مولاؑ اور بیان فرمائیں ۔۔۔ (کہ حقیقت کیا ہے؟)

امیر المومنینؑ نے فرمایا: نور یشرق من صبح الازل فیلوح علی ھیاکل التوحید آثارہ؛ صبحِ ازل کا نور طلوع ہونا اور توحید کی صورت کا روشن ہونا

کمیل نے کہا: زدني بیانا. مولاؑ مزید فرمائیں ----؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اطف السراج فقد طلع الصبح، چراغ کو بجھا دینا اس لیے کہ صبح طلوع ہوگی ہے ---[1]

- حقیقت کی تشریح ----

1۔ (حقیقت یہ ہے کہ) حقیقت کا اشارے کے بغیر جلال ظاہر کرنا ----

یعنی حقیقت بغیر کسی کیفیت کے جلال ظاہر کرتی ہے ---- (حقیقت کیا ہے؟)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا حقیقةُ الأسرار : میںؑ رازوں کی حقیقت ہوں ------(خطب النادرہ امیر المومنین عربی ص 134)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا حقیقةُ الادیان: میںؑ ادیان (دین کی جمع) کی حقیقت ہوں ----

انا حقیقةُ الصلوة، میںؑ صلوات کی حقیقت ہوں ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میںؑ ہی رازوں کی حقیقت ہوں، میںؑ ہر دین کی حقیقت ہوں ہر شے کی حقیقت ہوں، اور حقیقت کیفیت کے بغیر جلال ظاہر کرتی ہے --- (جلال کیا ہے؟)

مولاؑ فرماتے ہیں: نحن جلال اللہ، ہمؑ اللہ کا جلال ہیں، بغیر کسی کیف و کیفیت کے یعنی حقیقت بھی علیؑ اور جلال بھی علیؑ جو بغیر کسی اشارہ کے ظاہر ہوئے ہیں، حقیقت جلال کو ظاہر کرتی ہے یعنی جلال حقیقت سے ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ حقیقتوں کو ثابت کرنے والا ہوں ---- (خطب النادرہ امیر المومنینؑ اردو ص 140)

---

(1) معدن الذھب فی اسرار حدیث الراھب ص 26،27،28 ،

(2) مناقب السادۃ الکرام فی جواھر الخطب و الکلام

(3) الکلمات المکنونة ص 59

حقیقت جلال کو ظاہر کرتی ہے اور حقیقت کو علیؑ ظاہر کرتے ہیں۔ حقیقت بھی علیؑ جلال بھی علیؑ اور حقیقت کو ظاہر کرنے والے بھی علیؑ، یعنی: مولاؑ خود کو ہی ظاہر کر کے ثابت کرتے کہ مجھے سمجھا نہیں جاسکتا --- اور یہی حقیقت ہے ---

حقیقت ماہیت کو کہتے ہیں اور ماہیت کہتے ہیں کسی امر یا شے کی اصل کو ---

اصل کیا ہے ----؟

محمدؐ و آل محمدؐ ہی اصل ہیں مخلوق کی وجود کی صفات کی توحید کی اور انؑ کی اصل سیدہؑ ہیں ---

سیدہؑ کا لقب پاک ہے، اُمِ ابیھا (اپنے باپ کی اصل) اُم الأئمة (اماموںؑ کی اصل)

اُم کہتے ہیں اصل اور جڑ کو --- امامؑ اللہ کی واحدانیت ہوتا ہے، اور سیدہؑ ام الأئمة یعنی ام التوحید ہیں ---

جلال حقیقت سے ہے اور حقیقت فاطمہؑ سے ہے، فاطمہؑ حقیقت نہیں بلکہ فاطمہؑ سے حقیقت ہے حقیقتوں کی خالق سیدہؑ ----

2۔ (حقیقت یہ ہے کہ) موہوم شے کا مٹ جانا اور معلوم کا ثابت ہونا ---

مولاؑ نے فرمایا: کہ محو کرنا (مٹانا) نام ہے امر موہوم کا یعنی مٹا دینے کا جو عالم اضافی کا وجود ماسویٰ اللہ ہے، امر معلوم اور الحق کے جاننے کا جو کہ وجود حق تعالیٰ ہے (یہاں مقام فنا و بقا کی تشریح کی گئی ہے)

مقامِ فنا اور بقا کیا ہے --- ؟

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَه --- اللہ کے چہرے (وجہ اللہ) کے سوا ہر شے برباد ہے ہر شے فنا ہے --- (القصص 28)

کون ہے وجہ اللہ؟ علیؑ کہتے ہیں انا وَجْهَه الله ، میں علیؑ اللہ کا چہرہ ہوں --- ہر شے برباد ہے ہر شے ہلاک ہے سوائے علیؑ کے ----

یعنی موہوم شے کا مٹ جانا اور معلوم کا باقی رہنا ثابت ہونا ---

قرآن کہہ رہا ہے ہر شے موہوم ہے مٹ جائے گی برباد ہے۔ سوائے وجہ اللہ کے جو معلوم ہے اور ثابت ہے ---

3- (حقیقت یہ ہے کہ) راز فاش ہونا اور راز کا غالب آ جانا ---

حقیقت یہ ہے کہ راز کا کھول جانا اور راز کا غالب آ جانا --- یہ راز کیا ہے؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا سر الخفیات میںؑ پوشیدگیوں کا راز ہوں، (خفیات خفی کی جمع، خفی پوشیدہ) (اسماء و القاب امیر المومنینؑ)

مولاؑ فرماتے ہیں: انا سر الأسرار میںؑ رازوں کا راز ہوں ---

مولاؑ فرماتے ہیں: انا سر ابراهیم: میںؑ ابراہیمؑ کا راز ہوں --

مولاؑ فرماتے ہیں: انا سر اللہ میں اللہ کا راز ہوں --

انا ظاهر في الأسرار میںؑ رازوں میں ظاہر ہوں ---

حقیقت کی تعریف کرتے ہوئے امیر المومنینؑ تیسرا جملہ فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ "راز کا فاش ہونا اور راز کا غالب آ جانا"

مالکؑ فرماتے ہیں، میںؑ رازوں کا راز ہوں، میںؑ اللہ کا راز ہوں، راز کا فاش ہونا: یعنی علیؑ کا ظاہر ہونا -- اور راز کا غالب آ جانا --- یعنی علیؑ کا غالب آنا،--- علیؑ ہر غالب پر غالب ہے --- جیسے کسی مومن پر علیؑ غالب آ جاتا ہے جس کے اثر سے وہ علیؑ کے علاوہ کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتا ---

4- (حقیقت یہ ہے کہ) احدیت کا صفاتِ توحید میں جذب ہو جانا ---

احد کا توحید کی صفات میں جذب ہونا حقیقت ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: آسمان میں میراؑ نام احد ہے--- (مناقب مرتضوی صفحہ 365)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، اے سلمانؑ میںؑ نے اپنا نام احد رکھا ہے -- (الطاعة متی تقوم الساعة) اتمام الاسماء الحسنیٰ مولا علیؑ کے ہیں ---

احدیت ہے علیؑ یعنی احد (علیؑ) کا توحید کی صفات میں جذب ہو جانا --- ارشاد ہوتا ہے ---

امیر المومنینؑ طارق سے فرماتے ہیں۔ الأمام الهي الصفات، امامؑ صفات میں اللہ ہوتا ہے --- یعنی امامؑ اللہ کی صفات کا مالک ہوتا ہے --

5- (حقیقت یہ کہ) صبحِ ازل کا نور طلوع ہونا اور توحید کی صورت کا روشن ہونا ---

صبح یعنی " چمکدار ہونا، روشن ہونا --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ صبح ہوں" صبح کا نور طلوع ہونا، یعنی مولا علیؑ کا نور یعنی مولا قائمؑ کا ظاہر ہونا --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ مطلع الفجر، یعنی میںؑ فجر کا طلوع ہونا ہوں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ دیکھ رہا ہوں! حسینؑ کی پیشانی میں اس کا نور چمکتا ہے، میںؑ اس (نور) کو اس کے وقت پر ایک مدت کے بعد ظاہر کروں گا اور یہؑ (نور) اس زمین کو الٹ پلٹ کر دے گا اور اسؑ کے ساتھ ہر جگہ سے مومن اُٹھیں گے--- (مناقب مرتضوی صفحہ 110)

یہ نور قائمؑ ہیں جب ظاہر ہوں گے تو کیا ہوگا؟ توحید کی صورت روشن ہو جائے گی ---

اسی لیے امیر المومنینؑ قائمؑ کے تین سو تیرا (313) اصحابؑ کے بارے میں فرماتے، وہی (313) اللہ کی توحید سے ایسے آشنا ہوں گے کہ جیسے آشنا ہونے کا حق ہے --- (خطب النادرہ امیر المومنینؑ)

(اس کا مطلب اُن کے سوائے کسی کو توحید کی معرفت نہیں؟) کیونکہ صبح کے نور کے طلوع ہو جانے کے بعد توحید کی صورت روشن ہو جائے گی یعنی توحید ظاہر ہو جائے گی، اسی لیے 313 توحید کی ایسی معرفت والے ہونگے جیسے معرفت کا حق ہے ---

حدیث طارق میں امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: امامؑ اللہ کی توحید ہوتا ہے ---

حقیقت یعنی: قائمؑ کا ظاہر ہونا اور توحیدؑ (قائمؑ) کی کماحقہ معرفت ہونا ایسی معرفت جیسے معرفت کا حق ہے ---

6- چراغ کو بجھا دو اس لیے کہ صبح طلوع ہوگی ہے ---

چراغ بجھا دو اس لیے کہ صبح طلوع ہو گی ہے۔ ہوتا تو یہ ہے کہ جب صبح طلوع ہو جائے تو ہر شخص چراغ بجھا دیتا ہے، لیکن یہ امرِ حقیقت ہے اور آل محمدؐ کا امر ہے تو یہ ایسا نہیں جیسا دکھائی دے رہا ہے، یہ صبح وہ صبح نہیں جو ہر روز رات کے بعد لوٹ کر آتی ہے، اور یہ چراغ وہ چراغ نہیں جو ہر گھر میں جلتے ہیں، یہ امر زمانے میں صرف ایک ہی بار ہوا ہے کہ کوئی صبح طلوع کرنے کے لیے چراغ بجھا دے۔ اور ایسا شبِ عاشور ہوا ہے جب چراغ بجھانے والےؑ نے چراغ بجھایا تو کئی سورجؑ طلوع ہوئے، اور ایسی صبح ہوئی کہ اس کے بعد

رات نہیں ہوئی، اور چراغ بجھتے ہی یہ وہ ہو گے۔ چراغ بجھ گے اور صبح ہو گی، کہنے کو یہ حقیقت کا آخری جملہ ہے لیکن یہاں سے ایک اسراروں سے بھرا باب کھلتا ہے ایسا باب کہ اسے صرف تب پایا جائے گا جب قائمؑ ظہور فرمائیں گے ---

لیکن مولا قائمؑ سے معافی چاہ کر حقیقتوں اور اسراروں کے حجاب میں پوشیدہ اُس باب کی طرف ہم اشارہ کرنے کی کوشش کریں گے ---

یہ باب مولا حسینؑ کے اصحابؑ کے اسرار پر کھلتا ہے۔ میں حقیر مولا حسینؑ سے اس جسارت کی معافی چاہ کر ایک راز کی بات کرتا ہوں۔

مولا حسینؑ فرماتے ہیں: بے شک! میںؑ (حسینؑ) نہیں جانتا کہ میرےؑ اصحابؑ سے زیادہ کسی کے اصحاب وفادار اور بہترین ہوں ---[1]

مولاؑ نہیں جانتے! حسینؑ کا نا جاننا ایسا ہی ہے جیسے اللہ نہیں جانتا کہ اس کا کوئی بیٹا ہے، یعنی اللہ کا بیٹا ہے ہی نہیں، اسی طرح مولا حسینؑ نہیں جانتے کہ ان کے اصحاب سے زیادہ اور بہتر کسی کے اصحاب ہوں، یعنی اصحابِ حسینؑ سے بہتر و وفادار کسی کے اصحاب ہیں ہی نہیں،

امیر المومنینؑ اصحابِ حسینؑ کے بارے میں فرماتے ہیں: وہؑ تمام شہداء کے سردار ہیں اور کوئی آگے بڑھنے والا ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور نہ ہی ان کی قدر و منزلت تک پہنچ سکتا ہے۔ [2]--

کربلا کے شہید مولا حسینؑ کے اصحاب تمام شہداء کے سردار ہیں تمام شہداء کے آقا ہیں! اب دیکھنا یہ ہے کہ شہید کون ہیں؟

ابو بصیرؒ کہتے ہیں مولا صادقؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا: کوئی نبیؑ ایسا نہیں ہے اور کوئی وصیؑ ایسا نہیں ہے کہ جو شہید نہ ہوا ہو۔[3،4]

امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں کربلا والے تمام شہداء کے سردار ہیں اور مولا صادقؑ فرما رہے ہیں، ہر نبیؑ اور ہر وصیؑ شہید ہے۔--

---

(1) مقتلِ مقرم ص 127،28

(2) کامل الزیارات

(3) بصائر الدرجات الکبریٰ ج 2 ص 544

(4) الوافی جلد 3، بحار الانوار

جب مولا حسینؑ نے عاشور کے دن جناب جونؑ سے فرمایا: تمہیںؑ جانے کی اجازت ہے تمؑ چلے جاؤ، یہ سن کر جونؑ مولاؑ کے قدموں پر جھکے اور عرض کی: اللہ کی قسم! میںؑ اس وقت تک آپؑ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک یہ سیاہ خون آپؑ کے سفید خون میں مخلوط نہ ہو جائے[2،1]

اب جون کا خون جون کا نہیں، حسینؑ کا ہے۔ روزِ محشر سیدہؑ جو خون آلودہ حسینؑ کا لباس لائیں گی اس میں جونؑ کا خون ہو گا---

امام زمانہؑ فرماتے ہیں: اگر حسینؑ کا خون نہ ہوتا تو نہ توحید کا کوئی نشان ہوتا اور نہ نبوت کا اور نہ امامت کا۔[3]

مولا قائمؑ فرما رہے ہیں! اگر حسینؑ کا خون نہ ہوتا تو نہ توحید ہوتی نہ نبوت اور نہ امامت کا وجود ہوتا۔ اور جونؑ مالکؑ سے کہہ رہے ہیں! مولاؑ میں آپؑ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا جب تک میراؑ خون آپؑ (حسینؑ) کے خون میں شامل نہ ہو جائے۔ یعنی، خونِ حسینؑ اور جونؑ کے خون میں کوئی فرق نہیں رہا۔ خونؑ کا خون اب حسینؑ کا خون ہے، یعنی جونؑ ثار اللہ ہیں: جونؑ اللہ کا خون ہیں۔ کربلا میں جونؑ کا خون نہیں اللہ کا خون بہایا گیا ہے ----

یعنی! اگر جونؑ کا خون نہ ہوتا تو نہ توحید ہوتی نہ نبوت ہوتی اور نہ امامت --- اورحسینؑ توحید نہیں!

حسینؑ کا جونؑ وجہِ توحید و نبوت و امامت ہے --- جس حسینؑ کے جونؑ سے توحید ہے تو وہ حسینؑ کیا ہو گا؟ ----

قال الامام الصادق ، نحن کنا مع اللہ عزوجل حقیقةً واحدةً ، من شک فیه احدٌ فقد کفر [4]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ اللہ کے ساتھ ایک ہی حقیقت تھے، جس کسی نے بھی اس میں شک کیا تو بے شک اس نے کفر کیا۔

یعنی، اللہ اورآل محمدؑ کی حقیقت ایک ہے، آل محمدؑ اللہ کی حقیقت ہیں، اور اس بات میں جو شک کرے گا وہ کافر ہے ۔

---

(1) مقتل مقرم ص 423

(2) اصحابِ حسین ص 107،8

(3) مصباح الهدی و سفینة النجاة ص 105

(4) مناقب الحق ص 39

• ہر قوم میں میراؑ الگ نام ہے

اس باب کو شروع کرنے سے پہلے میں مومنین سے اس باب کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے یہ کتاب لکھنا شروع کی تو اُس وقت تک یہ باب اس کتاب کا حصہ نہیں تھا۔ اور نہ میرے قلب میں کوئی ایسا خیال تھا۔ لیکن ایک دن میں اس کتاب میں مالکؑ کے فضائل لکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک میرے دل میں اس باب کو لکھنے کا خیال آیا! در حقیقت یہ خیال نہیں تھا مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی حکم دینے والا حکم دے رہا ہے کہ یہ لکھو --- اور میں اس حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا ----

یہ باب میرے مولاؑ کے اُن چند اسماء پر ہے جو اسلام کے علاوہ باقی مذاہب میں باقی اقوام میں ہیں۔ اگر امیر المومنینؑ کے وہ اسماء جلیل جو صرف قرآن میں ہیں جمع کیے جائیں تو ایک بڑی کتاب لکھنا پڑے گی --- جیسا کہ مولاؑ فرماتے ہیں ---

امام زمانہؑ فرماتے ہیں ، **لی برای علی سه هزارو صد و ده اسم در قرآن است 1**

ترجمہ ، قرآن میں امیر المومنینؑ علیؑ کے تین ہزار ایک سو دس (3110) نام ہیں (لیکن اس وقت ہمارا مقصد دیگر اقوام میں موجود اسماء ہیں)

یہاں صرف ان اسماء کا ذکر کر رہے ہیں جو اسلام کے علاوہ مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان جلیل القدر اسماء سے پہلے میں ایک حقیقت پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں، اور یہ وہ حقیقت ہے جہاں کسی آدم زاد کی نہ فرشتوں کی نہ انبیاءؑ کی پہنچ ہے۔ اور وہ حقیقت صرف مالکؑ کے اسماء جلیل ہیں نہ کہ حقیقی معرفت، ابھی قارئین کرام پر ظاہر ہو جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں ---

مولا صادق فرماتے ہیں:

اس سورج کے پیچھے چالیس سورج ہیں جن میں بہت سی مخلوقات آباد ہیں اور تمہارے اس چاند کے پیچھے چالیس چاند ہیں جس میں بہت سی مخلوقات آباد ہیں وہ نہیں جانتے کہ اللہ نے آدمؑ کو خلق کیا یا نہیں، انہیں بس فلاں اور فلاں (دشمنِ آل محمدؑ) پر لعنت کا حکم دیا گیا ہے [2]

---

(1) مناقب الحق ص 65 (2) بصائر الدرجات الکبری ج 2

مومنین غور فرمائیں! ہمارے اس سورج اور چاند پر غور کریں اس سورج کی ایک فیملی ہے سیارے ہیں۔ جسے۔

Milky way کا نام دیا گیا ہے۔

یہ کائنات میں واقع اربوں کہکشاؤں میں سے ایک ہے۔ دوسری کہکشاؤں کی طرح "ملکی وے" میں بھی اربوں ستارے ہیں۔ اس کہکشاں کا پھیلاؤ یا قطر تقریباً ایک لاکھ نوری سال ہے، جبکہ موٹائی ایک ہزار نوری سال ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہمارے کہکشاں میں 200 سے 400 ارب ستارے ہیں۔[1]

ہماری یہ زمین جس نظامِ شمسی میں شامل ہے اس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ اس (شمسی نظام) کا مرکز، سورج اور زمین سے 3 لاکھ گنا بڑا ہے، اور اس کے بعید ترین سیارے نیپچون کا فاصلہ سورج سے کم از کم 2 ارب 79 کروڑ 30 لاکھ میل ہے، بلکہ اگر پلُوٹو کو بعید ترین سیارہ مانا جائے تو وہ سورج سے 4 ارب 60 کروڑ میل دور تک پہنچ جاتا ہے۔ اس عظمت کے باوجود یہ نظامِ شمسی ایک بہت بڑے کہکشاں کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔۔۔۔

جس کہکشاں (Galaxy) میں ہمارا یہ نظامِ شمسی شامل ہے اس میں تقریباً!

3 ہزار ملین (تین ارب) آفتاب پائے جاتے ہیں، اور اس کا قریب ترین آفتاب

ہماری زمین سے اس قدر دور ہے کہ اس کی روشنی یہاں تک پہنچنے میں 4 سال صَرف ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہکشاں بھی پوری کائنات نہیں ہے، اب تک کے مشاہدات کی بنا پر اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ تقریباً 20 لاکھ لولبی سحابیوں

(Spiral nebulae) میں سے ایک ہے، اور ان میں سے قریب ترین سحابیہ

کا فاصلہ ہم سے اس قدر زیادہ ہے کہ اس کی روشنی 10 لاکھ سال میں ہماری زمین تک پہنچتی ہے ۔۔۔

---

(1) Frommert، Hartmut ؛Kronberg، Christine (August 26, 2005). "Classification of the Milky Way Galaxy"۔

رہے بعید ترین اجرامِ فلکی جو ہمارے موجودہ آلات سے نظر آتے ہیں، ان کی روشنی تو زمین تک پہنچنے میں 10 کروڑ سال لگ جاتے ہیں۔ اس پر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انسان نے ساری کائنات دیکھ لی ہے[1]

1937 میں ایک چمک دیکھی گی جس کی بلندی سے یہ اندازہ لگایا گیا کہ 40 لاکھ برس پہلے کوئی ستارہ ٹوٹا ہو گا جس کی روشنی اب نظر آئی ہے اور فلکیات کے ماہر تو یہاں تک کہتے ہیں کہ بعض ستارے ایسے بھی ہونگے جن کی روشنی ابھی زمین تک پہنچی ہی نہیں۔[2]

حالانکہ خلا میں روشنی کی رفتار 300,000 کلومیٹر فی سکینڈ ہے ----

یہ جو سائنسی نظریہ بیان کیا گیا ہے یہ عالَم کا صرف وہی حصہ ہے جسے حضرت انسان سوچ سکا ہے یا قیاس کر سکا ہے یہ اس وقت کے انسان کی بے لبسی کی واضح علامت ہے، جبکہ احادیث میں وارد ہوا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اللہ کی مخلوق نہ ہو جو اس کی عبادت میں مصروف ہے، سوئی کے ناکہ جتنی جگہ بھی مخلوقات سے خالی نہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ۔ اللہ نے بلند آسمان کے درمیان شگاف پیدا کئے اور اُن کی وسعتوں کو طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا، کچھ اُن میں سر بسجود ہیں جو رکوع نہیں کرتے، کچھ رکوع میں ہیں جو سیدھے نہیں ہوتے، کچھ صفیں باندھے ہیں جو اپنی جگہ نہیں چھوڑتے[3]

ان آسمانی شگافوں کو سائنس نے بلیک ہول کا نام دیا ہے ---

(Black hole) بلیک ہول ہر کہکشاں کے مرکز میں پائے جاتے ہیں ۔

بلیک ہول کے گرد کہکشاں میں موجود تمام ستارے گردش کر رہے ہوتے ہیں، ہماری کہکشاں، جس کا نام ملکی وے ہے، کے مرکز میں ہمارے سورج سے تقریباً 10 لاکھ گنا بڑا بلیک ہول موجود ہے، جسے فلکیاتی اصطلاح میں ''سپر میسیو بلیک ہول ''کہا جاتا ہے،

---

(1) تفهيم القرآن جلد 4 ص 261

(2) حاشيه مفتی جعفر حسين، صحيفه كامله، صفحه 403

(3) نهج البلاغه خطبه 1

اس کے گرد تقریباً 23 کروڑ ستارے گردش کر رہے ہیں جن میں سے ایک ہمارا سورج بھی ہے۔۔۔

یہ جو سائنسی نظریہ پیش کیا گیا ہے یہ ایک عاَلَم میں ایک چھوٹی سی کہکشاں کی بات ہے یہ وہ کہکشاں ہے جہاں تک انسان اب تک سوچ سکا ہے باقی کا علم نہیں اور ایک عاَلَم میں اس سے کروڑوں گنا بڑی کہکشایں موجود ہیں اور اُن کہکشاؤں میں موجود بے شمار مخلوقات ہیں جو اللہ جانے کن کن زبانوں میں کلام کرتی ہیں، یہ ایک عاَلَم کی چھوٹی سی ہماری کہکشاں کی بات ہے ۔۔ جبکہ حقیقت کچھ اور ہے۔

مولا امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں ۔ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ اللہ نے تمہارے علاوہ اور کوئی مخلوق خلق نہیں کی؟ اللہ کی قسم اللہ نے دس لاکھ آدمؑ خلق کیئے اور دس لاکھ عاَلَم خلق کیئے اور تم آخری عاَلَم کی مخلوق ہو۔۔۔[1]

10,00000 آدمؑ اور 10,00000 عاَلَم اور ہم اب آخری عاَلَم میں ہیں، اور آخری آدمؑ کی اولاد ہیں ۔۔۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انا آدَم الْاَوَّلُ، انا نُوح الْاَوَّلُ[2] و انا حملتُ نوحاً الی السفینۃ و اَنجیتُ ابراھیم من النار [3]

میںؑ پہلا آدم ہوں، میںؑ پہلا نوح ہوں، میںؑ نے نوحؑ کو کشتی میں سوار کیا، اور میںؑ نے ہی ابراہیم کو آگ سے نجات دی ، میںؑ نوحِ اول سے پہلے اول مخلوق کا مالک ہوں اور تمہیں کیا معلوم کہ میںؑ نے آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان کون کون سے عجائب و غرائب خلق کیئے تھے اور کئی قوموں کو ہلاک کیا (مشارق الانوار، کتاب المبین ج1 ص 330) قال امیر المومنین، انا الذی اخرجت یونس من بطن حوت (بحر المعارف ص 259)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ وہ ہوں جس نے یونسؑ کو بڑی مچھلی (وہیل) کے پیٹ سے نکالا ۔۔۔۔

مولا موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: اللہ نے خشکی پر اٹھارہ ہزار (18000) عالمین بنائے ہیں، اُن جیسا ایک عاَلَم اس زمین و آسمان کے عاَلَم سے بڑا ہے[4] ۔۔ یعنی جیسے اس آخری آدمؑ کے بعد آخری عاَلَم میں انبیاءؑ آئے اسی طرح ہر عاَلَم میں انبیاءؑ آئے، اور قرائین انبیاءؑ کی تعداد پہلے ہی ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ دس لاکھ آدمؑ دس لاکھ مرتبہ زمین پر آئے اور ہر آدم کے سلسلہ میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ اور ہر نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ زمین پر آیا ۔۔۔

---

(1) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 82،83 (2) کتاب المبین ج1 ص 331 ؛ تفسیر حدیث قدسی اجعلک مثلی

(3) شرح توحید صدوق ج 2 ص 530 (4) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 94

دس لاکھ عالمین اور ہر عالم میں دس لاکھ آدمؑ اور ہر آدمؑ ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ آیا اور ہر آدمؑ کی نسل میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ اور ہر نبیؑ ہر عالم میں ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ زمین پر آیا۔۔۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: أنا الظَّاهر مَعَ الأنبياء: میں علیؑ انبیاءؑ کے ساتھ ظاہر تھا۔۔۔(خطب النادره امیر المومنین عربی ص 96)

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ۔ کنت مع الانبیاء سرا و معی جھرا [1] (القطره من بحار ج 1 ص 272 ؛ طوالع الانوار ج 1 ص 404)

یا علیؑ! آپؑ انبیاءؑ کے ساتھ چھپ کر تھے اور میرےؐ ساتھ ظاہراً ہیں ۔۔۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: کنت مع الانبیاء سراً و مع رسول اللہ جھراً (شرحِ حدیثِ معرفتِ نورانیه ص 220 ، مصباح الهدایة (خمینی)

میںؑ تمام انبیاء کے ساتھ پوشیدہ طور پر تھا، اور رسولؐ اللہ کے ساتھ آشکار تھا ۔۔۔۔

امیر المومنینؑ ہر نبیؑ کے ساتھ تھے، چاہے وہ نبیؑ کسی بھی عالَم سے تعلق رکھتا ہو، اور علیؑ صرف انبیاء کے ساتھ نہیں تھے ۔۔۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں علیؑ ہی انبیاء کو معبوث کرنے والا ہوں ۔۔۔۔

<u>دس لاکھ عالمین اور ہر عالَم میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور ہر نبیؑ کے ساتھ علیؑ اسے معبوث کرنے والا علیؑ اور اپنا پیغام دینے والا علیؑ ۔ اگر کم از کم ہر عالَم میں ہر نبیؑ کے دور میں مولا علیؑ کا صرف ایک ہی اسم گن لیا جائے تو بھی امیر المومنینؑ کے کتنے اسماء ہوں گے؟</u>

مولاؑ حسنؑ فرماتے ہیں: اللہ نے ایک شہر مشرق میں اور ایک مغرب میں خلق کیا ہے، ان شہروں میں لوہے کے قلعے ہیں، اور ہر قلعے میں ستر لاکھ (70,00000) دروازے ہیں، اور ان (ہر ایک قلعے) میں ستر لاکھ مخلوقات آباد ہیں، اور ان کی ستر لاکھ زبانیں ہیں اور ہر بندہ دوسرے آدمی سے مختلف زبان بولتا ہے اور میں ان تمام زبانوں کو جانتا ہوں، میںؑ ان پر حجت ہوں ۔۔۔ [2]

(ان شہروں میں سے ایک) جابلقا میں ستر ہزار امتیں ہیں، ان میں سے ہر امت اس امت جیسی ہے ۔۔۔۔

---

(1) شرح توحید صدوق جلد 2 ص 530 (مولف، القاضی سعید محمد بن محمد مفید القمی)

(2)بصائر الدرجات جلد 2 ص 523

میں مومنین سے التجا کرتا ہوں کہ اس پر غور فرمائیں، دو شہر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں ، ان دونوں شہروں میں ستر، ستر لاکھ قلعے ہیں اور ہر قلعے کے ستر لاکھ دروازے، اور ہر اس قلعے میں ستر لاکھ زبانیں بولی جاتی ہیں، اور ہر بندہ دوسرے آدمی سے الگ زبان بولتا ہے، اور یہ بھی یاد رہے ان دس لاکھ عالمین میں سے صرف اسی عالَم میں یہ شہر آباد ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے، اب آپ خود ہی اندازہ لگائیں، کہ 70،0000 قلعے اور ہر قلعے میں 70،0000 زبانیں اور ہر زبان میں اگر کم از کم ایک اسمِ امیر المومنینؑ بھی ہو تو صرف اس ایک شہر میں مولا علیؑ کے کتنے اسماء ہوں گے؟ جبکہ دس لاکھ عالمین کی بات ہی نہیں نہ ہی اس ایک مکمل عالم کی مگر صرف ایک شہر کی بات ہے---

یہاں تو حضرت انسان کی عقل ساتھ چھوڑ جاتی ہے، میرے مولا علیؑ کے صرف اسماء کی تعداد ہی اتنی ہے کہ مخلوق گننے سے قاصر ہے۔

میرے مولاؑ فرماتے ہیں: نحن اسماء الحسنیٰ، ہمؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ ہیں یعنی جتنے بھی اللہ کے نام ہیں وہ سب محمدؐ وآل محمدؐ ہیں، اور ہم "باب اسرار اسماء الحسنیٰ" میں اس پر بات کر چکے ہیں ---امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، اسماء الحسنیٰ میرےؑ لیے ہیں ---

الحمدللہ! اب ہمارے سامنے سے یہ حجاب ہٹ گیا اور حقیقت جان گے کہ مولا علیؑ کے اسماء کی تعداد اس قدر ہے کہ تمام مخلوقات مل کر بھی اس کا احاطہ نہیں کر سکتی --- اب ہم مولا علیؑ کے ان اسماء کا ذکر کرتے ہیں جو ہماری اس دنیا کے بڑے مذاہب یا ادیان میں پائے جاتے --- ایک اندازہ کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً 4,200 مذاہب ہیں[1] --- لفظ مذہب کا جو بھی ترجمہ کیا جائے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہم لفظ مذہب کی بجائے لفظ دین استعمال کریں گے --- کیونکہ آیات و احادیث میں لفظ دین استعمال ہوا ہے ---

امیر المومنینؑ نہج البلاغہ خطبہ 97 میں فرماتے ہیں ; نَحْمَدُه عَلٰى مَا كَانَ، وَ نَسْتَعِيْنُه مِنْ اَمْرِنَا عَلٰى مَا يَكُوْنُ، وَ نَسْئَلُهُ الْمُعَافَاةَ فِى الْاَدْيَانِ، كَمَا نَسْئَلُهُ الْمُعَافَاةَ فِى الْاَبْدَانِ، فرمایا، جو کچھ ہوچکا ہے ہم اس پر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں، اور جو کچھ ہونے والا ہے اس میں ہم اپنے معاملات میں اللہ سے مدد چاہتے ہیں، اور ہم تمام ادیان کی نگہداشت اور سلامتی کی اللہ سے اسی طرح دعا کرتے ہیں جس طرح تمام بدنوں اور اجسام کی صحت و سلامتی کی دعا کرتے ہیں ---

(1) "World Religions Religion Statistics Geography Church Statistics"

امیر المومنینؑ ساری نوع انسان کی صحت مندی اور تمام ادیان (دین کی جمع) عالم کی خیر و صلاح اور بہبود طلب کرنے کا تقاضا کیا ہے ، لہذا ہمیں اُن سے کوئی پرخاش یا تعصب نہ رکھنا چاہیے اور اللہ سے اپنی دعاؤں اور التجاؤں میں اُن کی خیر و صلاح اور بہبود کی طرف متوجہ رہنا چاہیے، امیر المومنینؑ نے ادیان فرمایا ہے مذاہب یا فرقے نہیں کہا، لہذا مسلمانوں کے مختلف خود ساختہ فرقوں کو اس میں شامل نہ سمجھیں بلکہ یہود و نصاریٰ و ہنود پارسی وغیرہ ادیان مطلوب ہیں --- (بیان الامامت ج 4 ص 2497)

میں یہ سمجھتا ہوں کہ مومنین کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں، کہ آدمؑ سے لے کر مولا محمدؐ رسول اللہ تک اللہ کا ایک ہی پیغام ہے ایک ہی حکم ہے --- تمام انبیاءؑ ایک ہی حکم لے کر معبوث ہوئے ہیں ---- ان کے زمانے چاہے مختلف تھے لیکن پیغام اور مقصد ایک ہی حقیقت کی طرف بلانا تھا -- مولا محمدؐ خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے ہیں: اے لوگو! خبردار تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے، خبردار کسی عربی کو عجمی پر یا گورے کو کالے پر کوئی فضلیت حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے --- یہ خطاب صرف مسلمانوں سے نہیں مولاؐ نے لوگو کو مخاطب کیا ہے، عالمین کے لوگ جو گزر چکے ہیں جو قیامت تک آئیں گے سب سے مولا محمدؐ کا خطاب ہے ---اللہ ایک ہے اور اس کا پیغام بھی ایک ہے ، تمام انبیاءؑ کرام کا ایک ہی دین ہے ، جب دین ایک ہے تو اسی لیے مولا حسنؑ عسکری فرماتے ہیں: آدمؑ کی خلقت سے لیکر قیامت تک اللہ زمین کو اپنی حجت سے خالی نہ چھوڑے گا، انہی کے ذریعے بلاؤں کو اہل زمین سے ٹال دے گا، انہی کے طفیل سے بارش ہوتی ہے اور انہی کی برکت سے زمین اپنے خزانے ظاہر کرتی ہے --- (کمال الدین و تمام النعمۃ)

مولا قائمؑ آل محمدؐ فرماتے ہیں: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ زمین، حجتؑ سے خالی نہیں رہ سکتی یا تو یہ حجتؑ ظاہر ہوگی یا پوشیدہ- (بحار الانوار)

مولاؑ فرما رہے ہیں کبھی بھی زمین حجتؑ سے خالی نہیں ہوتی ہر زمانہ میں ہر دور میں حجتؑ کا وجود زندگی کے لیے لازم ہے، حجتؑ یا تو ظاہر ہوتی ہے یا پوشیدہ ہوتی ہے، عالمین جو قائم ہیں اور جو مخلوقات ان میں ہیں ان کی زندگی کا سبب اللہ کی حجت ہے جو ان عالمین میں اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہر لمحہ موجود ہے، اگر اللہ اپنی حجتؑ اٹھا لے تو سب کچھ تباہ و برباد ہو جائے ، اور امیر المومنینؑ عالمین پر حجت ہیں ---

یعنی ہر دور میں ظاہر ہوئے ہیں، جیسا کہ مولاؑ اپنے ایک خطبے میں فرماتے ہیں --- میںؑ بار بار ظاہر ہونے والا ہوں ---

دنیا کے تمام ادیان میں مماثلت پائی جاتی ہے --- اس کی چند مثالیں مومنین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں ---

شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ ۖ أَنْ أَقِيمُوا۟ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ- (الشوریٰ 13)

ترجمہ: اس نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا جس کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ ان کو دشوار گزرتی ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کرلیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف رستہ دکھا دیتا ہے ---

اس آیت میں اللہ نے بتایا ہے کہ تمام انبیاءؑ کا ایک ہی دین رہا ہے اور ان ادیان میں پھوٹ ڈالنے سے منع کیا ہے ---

اسی لیے امیر المومنینؑ نے تمام ادیان کی سلامتی کی دعا فرمائی ہے اور ہمیں تعلیم دی ہے ---

انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں: یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں --- بلکہ میںؑ پورا کرنے آیا ہوں --- (متی کی انجیل، عہد جدید، باب 5 آیت 17) حضرت عیسیٰؑ کے اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء ایک ہی پیغام لائے ---

ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 1 اور 2 میں اس تسلسل کی یوں تصدیق کی گئی ہے ---

یہ وہی اویناشی (ازلی) گیان ہے جس کو کبھی زوال نہیں (یعنی ہر دور ہر نسل میں یہ ایک ہی پیغام آیا ہے اور رہے گا) یہ وہی گیان ہے جسے میں نے پہلے ووسوان کو دیا، پھر ووسوان نے منو کو دیا تھا، پھر منو نے اکشوا کو اس کی شکشا (تعلیم) دی، اس طرح یہ عظیم گیان پرم پرا روایت کے سلسلے سے ملتا تھا (یعنی اسی سلسلے سے میرا پیغام پھیلا کہ ایک نبی نے دوسرے کو وصیت کی انبیاءؑ میں یہی سلسلہ چلتا رہا)

مہاتما بدھ نے اس تسلسل کا ذکر یوں کیا ہے --- فرماتے ہیں: میں نے ایک قدیم راستہ دیکھا ہے، یہ وہی راستہ ہے جسکی گزرے زمانے کے بزرگوں اور متبرک ہستیوں نے نشاندہی کی تھی، یہ وہی راستہ ہے [1]

(1) Buddhism. Samyutta Nikaya 11. 106

کنفیوشس کہتے ہیں ، ماسٹر نے کہا! مجھے جو سکھایا گیا، وہ میں نے آگے پہنچا دیا --- اپنی طرف سے کسی اضافہ کے بغیر پہلے بزرگوں کی بھی یہی تعلیمات تھیں --- (کنفیوشس Analechts 7.1)

بدھ مت اور جین مت دونوں کے ماننے والے مانتے ہیں کہ شروع سے اب تک بے شمار بدھ اور ترتھنکر (ہادی، راستہ دکھانے والے) آچکے ہیں، جین مت والوں کا عقیدہ ہے کہ اب تک 21 ترِتھنکر آچکے ہیں، جو دنیا کے لوگوں کو سچائی کا راستہ بتاتے رہے، اُن کی مقدس کتاب میں لکھا ہے--- " ترِتھنکر آتے رہتے ہیں جو دنیا کے لوگوں کو سچائی اور ایک دھرم کا راستہ بتاتے رہتے ہیں، اور ایسا آئندہ بھی ہوتا رہے گا[1]

تاؤ مت کے روحانی پیشوا "لاوزے" کہتے ہیں ----

تمہیں اس راستے پر مضبوطی سے چلنا چاہیے اور یہ وہی راستہ ہے جس پر قدیم وقتوں سے لوگ چلتے رہے ہیں ---[2]

مہاتما بدھ کہتے ہیں - میں سچائی کا پیغام لانے والا پہلا نہیں ہوں، نہ ہی آخری ہوں، بلکہ دنیا کی اصلاح کے لیے مصلح آتے رہیں گے[3]

شری کرشن نے ایک مرتبہ فرمایا تھا!

میرا یا تمہارا مذہب، میرا قومی مذہب یا تمہارا قومی مذہب ہرگز موجود نہیں، بہت سے مذاہب موجود نہیں ہیں، صرف ایک لا محدود مذہب موجود ہے اور یہ مذہب مختلف ممالک میں مختلف طریقوں سے خود کو ظاہر کرتا ہے، چنانچہ! ہمیں تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہیے اور ہر ممکن حد تک اُنہیں قبول کرنے کی کوشش کرنی چاہیے [4] ---

---

(1) جین مت، کالپاسُترا 2

(2) تاؤ مت، تاؤتی چِنگ 14

(3) بدھ مت، مہاپرہی بھانا سُت

(4) فلسفہ مذاہب ص 155

پولس رسول رومیوں کو لکھتے ہیں --- کیا خدا صرف یہودیوں ہی کا ہے ، غیر قوموں کا نہیں؟ بیشک غیر قوموں کا بھی ہے --- کیونکہ ایک ہی خدا ہے جو مختُونوں کو بھی ایمان سے اور نا مختُونوں کو بھی ایمان ہی کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے گا --- (رومیوں، باب 3، آیت 29،30)

جس پرمیشور نے اس کائنات اور کثیر النوع مخلوق کو خلق کیا ہے، وہی اس کو قائم رکھتا ہے بناتا ہے بگاڑتا ہے، وہ غیر فانی ہے، غیر محدود ہے اور حاضر و ناظر ہے --- (رگ وید اشٹک 8، ادھیائے 7)

حضرت زرتشت (زرتشتی دین کے) پیغمبر فرماتے ہیں --- تو میرے سب اعمال سے واقف ہے وہ جو میں کر چکا ہوں یا وہ جو میں آئندہ کروں گا، یہ زندگی کی نعمتیں سورج کی روشنی صبح کا طلوع ہونا یہ سب تیرے حکم کے پابند ہیں، تیرے احسانات بے شمار ہیں اور تو ہی حق ہے، میں جانتا ہوں تیری مقدس ذات ایک ہی ہے --- (اوستایا یا سنا)

مشہور ہندو سوامی دیو کانند مذہب کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں ---

یہ کہنا کہ میرا مذہب سچا اور تمہارا مذہب جھوٹا، یہ مذہب کا ایک قطعی غلط تصور ہے، جب کہ شری کرشن نے کہا تھا: ہر مذہب سچا ہے" کچھ لوگ بڑی ایمانداری کے ساتھ شک کرتے ہیں کہ اگر عیسائیت سچی ہے تو ہندومت بھی کیسے سچا ہو سکتا ہے؟ وہ سوچتے ہیں کہ اگر اُن کا مذہب سچا ہے تو دوسروں کا مذہب ضرور جھوٹا ہو گا، کیونکہ وہ اُن کے مذہب سے اختلاف رکھتا ہے، یہ مذہب کے بارے میں ایک بچگانہ اور احمقانہ تصور ہے، جس طرح سے آپ کے وجود کی سچائی میرے وجود کی سچائی کو جھٹلاتی نہیں، بالکل اسی طرح آپ کے مذہب کے سچا ہونے کی حقیقت میرے مذہب کی سچائی کی تردید نہیں کرتی، تاہم! تمام مذاہب ایک جیسے نہیں بلکہ تمام مذاہب سچے ہیں، مثلاً کوہ ہمالیہ کی تصاویر ہندوستان، تبت یا چین کی طرف سے لیں تو کوئی بھی تصویر ایک دوسرے جیسی نہیں ہوگی لیکن بلاشبہ وہ تمام تصویریں کوہ ہمالیہ ہی کی ہوں گی ---- (سوامی دیو کانند، فلسفہ مذہب 155)

تمام ادیان سچے ہیں اسی لیے تو امیر المومنینؑ نے ان کی سلامتی کی دعا فرمائی ہے، لیکن ایک بات واضح رہے کہ ہمارا ان ادیان کی تبدیل شدہ تعلیم و عقائد سے کوئی تعلق نہیں --- جیسے حضرت موسیٰ کی تعلیمات کو بدل دیا گیا جبکہ حضرت موسی سچا حق دین لائے تھے ----

جیسے انؑ سے پہلے آنے والے انبیاءؑ دین لائے، اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا دین سچا ہے لیکن ان کی تعلیمات اور عقائد بدل دیے گے، ہمارا ان کے جدید عقائد سے کوئی تعلق نہیں لیکن وہ دین سچا اور حق ہے کیونکہ تمام انبیاءؑ کو بھیجنے والی ایک ہی ہستی ہے اور اس کا ایک ہی پیغام ہے جو تمام انبیاءؑ نے اپنی امتوں تک پہنچایا ہے --- یہ تمام ادیان میں مماثلت ہے جس کی چند مثالیں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمائیں

کنفیوشس نے کہا: دنیا میں ہزاروں راستے ہیں لیکن منزل ایک ہی ہے، سچائی ایک ہی ہے، اس کا اظہار ہزاروں طریقوں سے ہوتا ہے[1]

جین مت کے عقیدہ میں شامل ہے، کہ میرے مالک! تم ایک ہی ہو، اگرچہ تمہارا اظہار ہزاروں طریقوں سے ہو رہا ہے ---[2]

بھگوت گیتا میں بھگوان شری کرشن فرماتے ہیں --- میرے بندے میری طرف جس راستے سے بھی آتے ہیں، مجھے پا لیتے ہیں، کیونکہ تمام راستے میری طرف آتے ہیں ---

اس بات کی حقانیت کہ تمام راستے میری طرف آتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہے ---

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں --- **الطرق الیٰ اللہ بعدد انفاس الخلائق**[4]،[3]

فرمایا، مخلوقات کی سانسوں کے برابر اللہ کی طرف جانے کی راہیں ہیں ---

تمام ادیان کا یہ تصور جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے کس قدر مماثلت رکھتا ہے --- سب مانتے ہیں کہ ان کا ایک ہی مالک ہے اور ایک ہی خالق ہے --- سب مقدس کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم سب کا جد امجد ایک ہی ہے ---

---

(1)Confucianism. **1 ching, Appended Remarks 2.5**

(2) جین مت، ہماچندرا، دواتر شوکا29

(3) جامع الاسرار و منبع الانوار، سید حیدر آملی

(4) پرواز در ملکوت (خمینی)

“When Christians, Jews, Buddhists and others pray to their God, all of these individuals are actually praying to same God, but simply using different names for that diety”
(Registered opinion of 4 of every 10 American Adults: Burma poll)

ایک امریکی سروے کے مطابق جب عیسائی، یہودی، بدھ اور دوسرے اپنے خدا سے دعا کرتے ہیں، تو یہ تمام افراد در حقیقت سب ایک ہی خدا کو پکارتے ہیں، صرف نام مختلف ہوتے ہیں ----

حقیقت تو ایک ہی ہے، صرف اسے مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے - مثال کے طور پر، ایک آدمی "پانی" کو "ما" کہتا ہے، ایک آدمی "water"کہتا ہے، ایک آدمی " آب" کہہ رہا ہے، کوئی " جل " کہہ رہا ہے اس ایک شے کے کئی نام ہیں ---

ہر زبان میں یہ سارے کے سارے نام ایک ہی شے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، اسی طرح تمام ادیان اور ہر زبان میں اللہ کے الگ الگ نام ہیں جن سے اسے پکارا جاتا --- ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، اسے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر جس نام سے بھی پکارو گے اس کے اسماء الحسنی ہیں --- اور وہ اسماء میرے مولاؑ ہیں --- باب اسماء الحسنی میں اس پر بات کی گی ہے کہ تمام اسماء الحسنی امیر المومنینؑ کی ذات کے لیے ہیں، اور تمام اسماء الحسنی سے مراد علیؑ ہیں ---

اوپر ذکر ہوا ہے کہ تمام ادیان سچے ہیں، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تمام ادیان کیسے سچے ہیں؟ وہ اس لیے سچے ہیں کیونکہ ان کی حقیقت ایک ہے

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: أَنَا صَاحِبُ الأديان [1] ، میںؑ علیؑ تمام ادیان کا مالک ہوں (ادیان، دین کی جمع ہے)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا حاطم الأديان [3]،[2] : میںؑ علیؑ تمام ادیان کا حاکم، رہبر ہوں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا حقیقة الأديان [3]،[2]،[1]، میں علیؑ تمام ادیان کی حقیقت ہوں ---

---

(1)خطب النادره امیر المومنین عربی ص 96

(2) مناقب السادة الكرام ص 121 ؛ کتاب المبین ج1 ص 333

(3) اسماء و القاب امیر المومنین

ہر دین کی حقیقت علیؑ ہیں، ہر دین کا رہبر اور حاکم علیؑ ہے، ہر دین کی حقیقت اور اصل میرا مولا علیؑ ہے ۔ شائد میری اس بات سے ہر بندہ متفق نہ ہو کہ ہر مذہب سچا ہے، لیکن حقیقت یہی ہے ، ہم کسی دین کو صرف اس وجہ سے بُرا جانتے ہیں کیونکہ اس کی حقیقت سے انجان ہوتے ہیں، ہر دین بذاتِ خود سچا ہے حق ہے، پھر اس میں دنیا والے تبدیلیاں لاتے ہیں، جیسا کہ عیسائیت حضرت عیسیٰؑ کا مذہب ہے اس میں بھی اسلام جیسی توحید ہے اور سب کچھ اسلام جیسا ہے صرف شرعی احکامات ہر امت میں الگ رہے لیکن حقیقت ایک ہے اور بعد میں ادیان میں تبدیلیاں کی گئیں، ہم اپنے پیارے دین اسلام کو ہی دیکھ لیتے ہیں، اس دین کی حقیقت میرا مولا علیؑ ہے تو کیا سارا عالَمِ اسلام آل محمدؐ کے در پر ہے؟ کیا تمام اہل اسلام امیر المومنینؑ کی وَلایت پر قائم ہیں؟ یہی حال تمام مذاہب کا ہے، پیغام بھیجنے والا ایک ہے اُسی کا حکم ہے اور وہ اُسی کی وَلایت ہے۔ احادیث میں وارد ہوا ہے کہ تمام انبیاء کو محمدؐ و علیؑ کی وَلایت پر معبوث کیا گیا ہے۔

امیر المومنینؑ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

ہزار اُمتیں مجھ علیؑ کی وَلایت کا انکار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں اور مسخ ہو گئیں ۔ **(ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے**، الرعد 7**)**

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، و أنا نحن النذر الا ولی و نحن النذر الاخرۃ و الا ولی و نذر کل زمان واوان و نبالك من ھلاك و بنا نجا من نجا،

گزشتہ زمانوں والوں کے لیے ہمؑ نذیر تھے، اور آنے والوں کے لیے بھی ہمؑ ہی نذیر ہیں ، ہمؑ اول و آخر کے نذیر ہیں، ہر دور ہر زمانے کے نذیر ہمؑ ہیں، ہلاک ہونے والے ہماریؑ وجہ سے ہلاک ہوئے اور نجات پانے والوں نے ہمارےؑ سبب نجات پائی (بحر المعارف ص **294**، خطی)

جب ہم جان چکے کہ ہر دین کی ایک ہی حقیقت ہے اور وہ علیؑ ہیں تو اب ہم مولاؑ کے اسماء کی طرف بڑھتے ہیں جو ان ادیان میں پکارے جاتے ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہر قوم میں ہر گروہ میں مجھ علیؑ کا نام جدا جدا ہے، عرب میں مجھے **ھَل اَتیٰ**" کہتے ہیں اور مجھے اسی نام سے تلاش کرتے ہیں، اور طائف والے مجھے "**تحید**" کہتے ہیں، اور اہل مکہ مجھے " **باب البلد**" جانتے ہیں، آسمان والوں میں میرا نام "**احد**" ہے، ترک میں مجھے "**بلیا**" کہتے ہیں، اور زنگی " **مجبلان**" کہتے ہیں، ہندو مجھے "**کِشن کِشن**" کہتے ہیں، فرنگی "**حامی عیسیٰؑ**" کہتے ہیں، اہل خطایا "**بولیا**" کے نام

سے موسوم کرتے ہیں، عراق میں میںؑ **امیر النحل**" کے نام سے مشہور ہوں، خراسان میں "**حیدر**" کے نام سے نامزد ہوں، اوّل آسمان میں میراؑ نام "**عبدالحمید**" ہے، دوسرے آسمان میں " **عبدالصمد**" تیسرے میں "**عبدالمجید**" چوتھے آسمان میں میراؑ نام " **ذوالعلٰی**" ہے پانچویں آسمان پر میراؑ نام "**علی العلٰی**" ہے، محمدؐ نے مجھے "**ابوتراب**" فرمایا ہے، میرے باپ نے میریؑ کنیت "**ابوالحسن**" رکھی ہے، میریؑ ، ماںؑ نے **ابوالعشر**" کنیت مقرر کی ہے، انجیل میں میراؑ نام "**ایلیا**" ہے "**شنطیا**" ہے، توریت میں "**بریٰ**" ہے، زبور میں "**اری**" ہے، اہل ہند کے نزدیک "**کبکر**" ہے، اہل روم مجھے "**بطریسا**" کہتے ہیں، " پارسیوں کے نزدیک "**جبتر**" ہوں، ترکیوں کے نزدیک "**بثیر**" ہوں، اہل زنج (افریقہ کے ایک ملک کا قدیم نام) میں "**حیتر**" ہوں، کھنۃ (یہودی دانشوروں) کے نزدیک "**بویٰ**" ہوں ، اہل حبشہ کے قریب "**بثر**" ہوں، عربوں کے نزدیک "**علی**" ارمن کے نزدیک "**فریق**" میرےؑ والدؑ کے قریب "**ظہیر**" ہوں ، زبور میں "**ابریا**" ہوں، ارمن کے قریب "**بطرق**" ہوں، اہل آسمان کے ہاں "**شمساطیل**" ہوں، زمین پر "**جمحائیل**" ہوں، لوح میں "**قنسوم**" ہوں، قلم میں "**منصوم**" ہوں، عرش پر "**معین**" ہوں، فرشتوں میں "**امین**" ہوں، حوروں کے ہاں "**اصب**" ہوں، ابراہیمؑ کے صحیفہ میں "**حزبیل**" ہوں، عبرانی مجھے "**بلقیاطیس**" کہتے ہیں ، سریانی مجھے "**شروحیل**" کہتے ہیں، "**حجرعین**" ہوں، ارمین کے ہاں "**کرکر**" ہوں، صقلاب کے ہاں "**فیروق**" ہوں، فارسیوں کے قریب "**فیروز**" **نیروز** ہوں، ترکیوں کے نزدیک "**تبتیر**" ہوں، خزر کے ہاں "**برین**" ہوں، نبط کے ہاں "**کریا**" ہوں، دیلم کے ہاں "**بنیٰ**" ہوں، زنج کے ہاں "**حنین**" فلاسفہ کے ہاں "**یوشع**" کھنہ کے ہاں "**بوی**" اور جنات کے ہاں "**حبین**" شیباطین کے ہاں "**مدمر**" ماں کے ہاں "**حیدراور اسد**" ظئرہ کے ہاں "**میمون**" ہوں، میںؑ ہر دور کی عزت ہوں، عجم کے ہاں "**شیعیا**" ہوں، براہمہ کا "**شیث**" ہوں، عجم کے ہاں "**شمس**" مومنین کے نزدیک "**سحاب**" کافروں کے نزدیک "**سرخ موت**" ہوں، سریانیہ کے ہاں "**مشروجیل**" ہوں، وحشیوں کا "**کلعی**" ہوں، ہندوؤں کا "**مہا**" ہوں، روم کا "**برسوم**" ہوں، سدوس کا "**کرکس**" ہوں، آسمان والوں کے ہاں "**شماطیل**" ہوں ، زمین والوں کے ہاں "**حمحائیل**" ہوں، لوح پر "**قنسوم** "ہوں، قلم پر " **منصور**" ہوں، عرش پر " **معین**" ہوں، رضوان کے ہاں " **أمین**" ہوں، حور کے ہاں " **العین اصب**" ہوں، ابراہیمؑ کے صحیفہ میں " **حزیل**" ہوں ، عبرانیوں کے ہاں " **بلقاطیس**" ہوں ، سریانیہ کے ہاں" **شرجیل**" ہوں ۔

الحجر کے صحیفہ میں " **العین**" ہوں، قرآن میں " **علی**" ہوں، نبیؐ کے ہاں " **ناصر**" ہوں عرب کے ہاں " **ملیا**" ہوں، ہندؤں کے ہاں "**کنکر**" ہوں اور وہ **لنکراً** کہتے ہیں ، ارمن کے ہاں " **اطفاروس**" ہوں، الصقلاب کے ہاں " **فیروق**" ہوں، ترک کے ہاں "**تغیر، یا عنیر اور زاخ**" ہوں، روم کے ہاں " **بطریس**" ہوں، الخزر کے ہاں " **رین**" ہوں، النبط کے ہاں " **کرایا**" ہوں، دیلم کے ہاں " **بنی** " ہوں، الزنج کے ہاں " **حنین**" ہوں، الحبشہ کے ہاں " **بتریک**" ہوں اور وہ **کرفتا** کہتے ہیں، الکھنۃ کے ہاں " **بوتی**" ہوں ، شیاطین کے ہاں " **مدمر**" ہوں مشرکین کے ہاں " لال موت" ہوں، مومنین کے ہاں "**سفید بادل**" ہوں ، ظئرہ کے ہاں " **میمون**" ہوں، اللہ کے ہاں "**علی**" ہوں [1تا8]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میں امتوں کا نگران ہوں ---

اب ہم مولا علیؑ کے ان اسماء کا ذکر کرتے ہیں جو دنیا کے بڑے مذاہب اقوام اور ادیان میں پکارے جاتے ہیں، میرے مولاؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ ہیں ۔ مولاؑ فرماتے ہیں جو بھی اللہ اللہ کر رہا ہے درحقیقت وہ اسم کو پکار رہا ہے، اور اسم مولاؑ ہیں پکارنے کے لیے اسم کی ضرورت ہے اور وہ اسم امیر المومنینؑ ہیں ----

---

(1) معانی الاخبار باب، (معنی أسماء محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین) (والأئمة علیهم السلام)

(2) کتاب اسماء و القاب امیر المومنین

(3) خطب النادره امیر المومنین

(4) مناقب مرتضوی ؛ طوالع الانوار

(5) الفضائل ابن شاذان القمی

(6) الانوار العلویة و الاسرار المرتضویة

(7) اسرار اسماء المعصومین (سید کاظم الحسینی الرشتی)

(8) مناقب السادة الکرام فی جواهر الخطب و الکلام ؛ کتاب المبین

- **یہودیت میں اسماء علیؑ**

جدید تحقیق کے مطابق یہودیت کی مذہبی روایت کا سلسلہ پونے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیمؑ سے جاملتا ہے[1]۔ یہودیت میں توحید ویسے ہی ہے جیسے اسلام میں --- توریت میں حکم ہوتا ہے ، اے موسیٰؑ! میرے آگے تو اور معبودوں کو نہ ماننا، تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا، تُو اُنکے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ انکی عبادت کرنا کیونکہ میں تیرا خداوند اور تیرا غیور خدا ہوں --- [2]

یہودیت میں بنی اسرائیل میں امیر المومنینؑ کے بہت سے اسماء ہیں چند کا ذکر یہاں کیا جائے گا، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ موسیٰؑ ہوں --- بنی اسرائیل میں مولا علیؑ کا ایک نام "موسیٰؑ" ہے -" **بیتِ ایل**" یعنی باب اللہ ، امیر المومنینؑ کا اسم ہے ---

ایلیاہؑ: عبرانی زبان میں (ایلیاہ אֱלִיָּהוּ) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ایلیاؑ ہوں ---

"اور **ایلیاہؑ** جِلعاد (ایک جگہ کا نام) کے پردیسیوں میں سے تھے ،[3] -- اور بہت دِنوں کے بعد ایسا ہوا کہ خداوند کا یہ کلام (وحی) تیسرے سال **ایلیاہؑ** پر نازل ہوا کہ جا کر اخی اب [4] سے مل --- اور میں زمین پر بارش برساؤں گا، سو ایلیاہؑ اخی اب سے ملنے چلے، اخی اب نے عبدیاہ[5] کو جو اُس کے گھر کا دِیوان (درباری) تھا طلب کیا، اخی اب ملک میں گشت کرنا چاہتا تھا---

---

(1) دنیا کے بڑے مذاہب صفحہ 237 (2) اِستِثنا، باب 5 آیت 6،7،8،9،10

(3) سلاطِین، باب 17 آیت 1 (4) اخی اب سلطنت اسرائیل کا ساتواں بادشاہ تھا، 918 قبل مسیح تخت نشین ہوا

(5) عبد یاہ اخی اب کے خاص درباریوں میں سے تھے، جب بادشاہ اِیزِل نے خداوند کے نبیوںؑ کو قتل کیا تو عبدیاہ نے سَو (100) نبیوںؑ کو لیکر پچاس پچاس کر کے انکو ایک غار میں چھپا دیا اور روٹی پانی سے انبیاء کو پالتا رہا (سلاطِین، باب 18)

کہا جاتا ہے کہ عبدیاہ بنی اسرائیل کے انبیاءؑ اور رہبروں اور اولیا میں سے تھے ---

سو انہوں نے پورے ملک میں گشت کیا[1] اخی اب اور عبدیاہ تقسیم ہو گے، اخی اب اکیلا ایک طرف چلا گیا اور عبدیاہ دوسری طرف، عبدیاہ راستہ میں ہی تھا کہ **ایلیاہؑ (علیؑ)** اُسے ملا، عبدیاہ اُسئے پہچان کر منہ کے بل گرا اور کہنے لگا، اے میرے مالک ایلیاہؑ کیا آپؑ ہیں؟ ایلیاہؑ نے اسے جواب دیا! میںؑ ہی ہوں، جا اپنے مالک کو بتا دے کہ ایلیاہؑ آیا ہے[2]، تو عبدیاہ اخی اب سے ملنے گیا اور اُسے خبر دی اور اخی اب ایلیاہؑ کی ملاقات کو چلا، جب اخی اب نے ایلیاہؑ کو دیکھا تو کہا اے اسرائیل کو ستانے والے کیا تُو ہی ہے؟ ایلیاہؑ نے جواب دیا میں نے اسرائیل کو نہیں ستایا بلکہ تُو اور تیرے باپ نے خداوند کے حکم کو ترک کیا اور تو بعلیم (بعل) کا پیرو ہو گیا، اب تو قاصد بھیج اور سارے اسرائیل اور بعل[3] کے چارسو(400) نبیوں کو میرےؑ پاس اکٹھا کر۔۔۔ سب لوگ آ گے ایلیاہؑ ان کے قریب گے اور فرمایا، کب تک دو خیالوں میں ڈانوانڈول رہو گے؟ خداوند کی پیروی کرو، پر انہوں نے جواب نا دیا، تب **ایلیاہؑ** نے اُن سے کہا میں ہی اکیلا خداوند کا نبی بچ رہا ہوں[4]۔۔ الخ، اور جب خداوند ایلیاہؑ کو بگولے میں آسمان پر اُٹھا لینے کو تھا تو ایسا ہوا کہ ایلیاہؑ الیشع کو ساتھ لیکر جلجال سے چلا، اور ایلیاہؑ نے الیشع سے کہا تُو ذرا یہی ٹھر جا اس لیے کہ خداوند نے مجھے بیت ایل کو بھیجا ہے ۔۔۔ الخ، ایلیاہؑ بگولے میں آسمان پر چلا گیا، الیشع یہ دیکھ کر چلایا ۔۔۔

---

(1) انبیاء کے قتل کے تین سال بعد شدید قحط پڑا، سو اخی اب نے عبدیاہ سے کہا، ملک میں گشت کرتا ہوا پانی کے تمام چشموں اور سب نالوں پر جا شاید کہ ہم کو کہیں گھاس مل جائے جس سے ہم اپنے گھوڑں اور خچروں کو جِیتا بچا لیں، تاکہ ہمارے چوپائے ضائع نہ ہو جائیں، سو انہوں نے پورے ملک میں گشت کرنے کے لیے اُسے (ملک) آپس میں تقسیم کر لیا (سلاطین)

(2) عبدیاہ کو ڈر تھا کہ وہ اخی اب کو یہ بتائیں اور وہ ایلیاہ کو قتل کر دے، لیکن ایلیاہ نے عبدیاہ کو تسلی دی اور کہا کہ میں خود کو اخی اب پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں، عبدیاہ نے ان کی بات مان لی اور (اخی اب کو بتانے) چلے گئے ۔۔۔

(3) '' بعل '' ایلیاہ کی قوم کا معبود تھا اسی کے نام پر ان کے شہر کا نام بعلبک رکھ دیا گیا تھا۔ قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے، أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ (الصفات 125) کیا تم بعل (بت) کو پکارتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑ دیتے ہو؟

(4) سلاطِین 1 باب 18

اے میرے باپ! میرے باپ! -- سو الیشع[1] نے اپنے کپڑوں کو پھاڑ ڈالا اور دو حصے کر دیا، اور اُس نے ایلیاہؑ کی چادر کو بھی جو اُس پر گرپڑی تھی اٹھالیا، پھر وہ یردن کے کنارے کھڑا ہوا، اور اُس نے ایلیاہؑ کی چادر کو جو اُس پر گرپڑی تھی لیکر پانی پر مارا اور کہا، خداوند ایلیاہؑ کہاں ہیں؟ اور جب اُس نے پانی پر مارا تو وہ اِدھر اُدھر دو حصے ہوگیا، اور الیشع پار ہوا، جب اُن انبیاءؑ زادوں نے جو یریحو[2] میں اُسکے مقابل تھے اُسے دیکھا تو وہ کہنے لگے، **ایلیاہؑ** کی روح الیشع پر ٹھری ہوئی ہے اور وہ الیشع کے استقبال کو آئے اور الیشع کے آگے زمین تک جھک کر الیشع کو سجدہ کیا ---[3]

(**ایلیاہؑ** کے جانشین ہونے کی وجہ سے جناب الیشعؑ کو سجدہ کیا گیا)

(یہاں ایلیاہؑ کا مختصر ذکر کیا گیا ہے مکمل تاریخ کے لیے بائیبل کا رخ کریں)

میراؑ نام ایلیاہؑ ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں **ایلیاہؑ** کا وہی مطلب ہے، جو عربی میں **"علیؑ"** کا ہے، توریت میں **"بریی"** ہے یعنی شرک سے بری و بیزار، زبور میں "اری" ہے، اری اس شکاری کے لیے استعمال ہوتا ہے کہ جو ہڈیوں کو نرم اور گوشت کو جدا کرتا ہے[4]

اللہ کو پکارنے کے لیے توریت، زبور، انجیل، قرآن، میں جو بھی اسماء ہیں ان سے مراد میرے مولاؑ امیر المومنینؑ علیؑ ہیں، مولا علیؑ فرماتے ہیں، ہمؑ ہی اللہ کے اسماء ہیں --- جن سے اسے پکارا جاتا ہے ---

---

(1) الیشع یردن کی وادی میں ابیل محولہ کے ایک کھاتے پیتے کسان سافط کا بیٹا تھا، خدا نے ایلیاہ نبی کو اُسے جانشین چُننے کو کہا، اور ایلیاہ نے اُس پر اپنی چادر ڈالی اور وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر **ایلیاہؑ** کے پیچھے ہولیے ----

(2) یریحو یا اریحا، ایک جگہ کا نام

(3) سلاطین 2 باب 1،2

(4) معانی الاخبار

"جب موسیٰ کو حکم ہوا کہ فرعون کی طرف جاؤ" تب موسیٰ نے خدا سے کہا!

جب میں (موسیٰ) بنی اسرائیل کے پاس جا کر اُنکو کہوں کہ تمہارے باپ دادا کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور وہ مجھے کہیں کہ اُس (خدا) کا نام کیا ہے؟ تو میں اُن کو کیا بتاؤں؟ --- خدا نے موسیٰ سے کہا، میرا نام **"آہوئے"**[1] ہے --- **یعنی**: میں جو ہوں سو ہوں، سو تُو بنی اسرائیل سے یُوں کہنا! کہ **"آہوئے"** نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے---[2]

جس نے موسیٰ سے طور پر کلام کیا اس کا نام "آہوئے" ہے جس کا ترجمہ ہے **"میں جو ہوں سو ہوں"** ہے، اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ کلام کرنے والا کون تھا؟

امیر المومنینؑ قائمؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **فتوقعوا ظهور مكلم موسى من الشجرة على الطور، فيظهر هذا ظاهر مكشوف**[3]

ترجمہ: تو توقع کرو! وہؑ ظہور کرے گا، جس نے موسیٰ سے طور پر درخت میں سے کلام کیا، اسے دیکھا جائے گا ---

یعنی جسؑ کا نام توریت میں **"آہوئے"** ہے، اس نے موسیٰ سے کلام کیا اور وہؑ ظہور کرے گا---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: **أنا صاحب الطور، أنا ذلك النور الظاهر**[3]

ترجمہ: مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ طور کا مالک ہوں، میںؑ ہی وہ نور ہوں جو طور پر ظاہر ہوا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ہی موسیٰ سے طور پر کلام کرنے والا ہوں ---[4]

---

(1) اسلام اور دنیا کے مذہب صفحہ 50

(2) خروج، باب 2 آیت 13،14،15

(3) مشارق الانوار الیقین عربی صفحہ 266

(4) خطب النادرہ امیر المومنینؑ، صفحہ 38

جب موسیٰ کو مولا علیؑ نے بنی اسرائیل کی طرف معبوث کیا تو موسیٰ نے کہا، وہ لوگ مجھ سے تیراؑ نام پوچھیں گے تو میں کیا کہوں؟ تب مولا علیؑ نے فرمایا ان سے کہہ دینا **"آہوئے"** یعنی: **میںؑ علیؑ جو ہوں سو ہوں** ---

پھر خدا نے موسیٰ سے کہا: میں خداوند ہوں، اور میں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو خدا قادرِ مطلق کے طور پر دکھائی دیا، لیکن اپنے **"یہوواہ"** **יְהוָה** نام سے اُنؑ پر ظاہر نہیں ہوا ---[1]

کلام کرنے والے امیر المومنینؑ ہیں، اور مولا علیؑ موسیٰ سے فرما رہے ہیں ----

اے موسیٰ! میں علیؑ! ابراہیم اسحاق اور یعقوب پر خدا قادرِ مطلق کے طور پر دکھائی دیا لیکن اپنا نام "یہوواہ" ان پر ظاہر نہیں کیا --

"یہوواہ" امیر المومنینؑ کا اسم ہے ۔ **"یہوواہ"** کا معنی! یہودی اور عیسائی علماء نے متفقہ طور پر تسلیم کر لیا ہے "یہوئے" کا لفظ عبرانی گرائمر میں صیغہ مستقبل میں ہے، اُس کا ترجمہ **"آئندہ آنے والا"** کیا گیا ہے ---[2] "یہوواہ" کو "جیہوواہ" بھی کہتے ہیں ---

"یہوئے" یعنی ۔ آنے والا--- کون آنے والا ہے سوائے قائمؑ آل محمدؐ کے ---؟

حضرت موسیٰ نے **"یہوواہ"** (قائمؑ) کے لیے یہ گیت گایا: میں خداوند کی ثنا گاؤں گا، کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتح مند ہوا، اُس نے گھوڑے کو سوار سمیت (فرعون) سمندر میں ڈال دیا، خداوند میرا راگ ہے، میری نجات ہے، وہ (علیؑ) میرا خدا ہے میں اُسکی بڑائی کروں گا، وہ میرے باپ کا خدا ہے، خداوند صاحبِ جنگ ہے، **"یہوواہ"** اس کا نام ہے --- (خروج، باب 15، آیت 1،2،3)

حضرت داؤدؑ کی دعا کے جملے ہیں ۔ خدا (قائمؑ) اُٹھے، اُسکے دُشمن پراگندہ ہوں ، اُس سے عداوت رکھنے والے اُسکے سامنے سے بھاگ جائیں، جیسے دھواں اُڑ جاتا ہے ویسے ہی تُو ان کو اُڑا دے ، جیسے موم آگ کے سامنے پگھل جاتا ہے ، ویسے ہی شریر خدا کے سامنے فنا ہو جائیں، خدا کے لیے گاؤ، اُس کے نام کی مدح سرائی کرو، صحرا کے سوار کے لیے شاہراہ تیار کرو، اُسکا نام **"یاہ"** ہے، تم اُسکے حضور شادمان ہو---[3]

---

(1) خروج، باب6 آیت 2،3،4

(2) اسلام اور دنیا کے مذاہب صفحہ 50 (3) زبور 68، آیت 1،2،3،4،5

اس دعا میں اللہ کو "یاہ" اسم سے پکارا گیا ہے، جیسے پہلے ہم عبدیاہ کا ذکر کر چکے ہیں، عبد یاہ، یعنی، یاہ کا بندہ ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہمؑ ہی اللہ کے اسماء ہیں، اور مولا صادقؑ کی حدیث پاک ہے، جو اللہ اللہ کر رہا ہے وہ بھی اسم کو پکار رہا ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، تمام الاسماء الحسنیٰ میرےؑ لیے ہیں -- تو ہمیں مولا علیؑ کا ایک اور اسم معلوم ہوا "یاہ"

خدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو خلق کیا[1]

یہ لفظ "خدا" اصل کتاب میں نہیں، یہ بائیبل کے اردو ترجمہ میں ہے، بائیبل کے انگریزی ترجمہ میں لفظ "GOD" استعمال کیا گیا ہے، اور بائیبل کے عربی ترجمہ میں لفظ "اللہ" استعمال کیا گیا ہے ---

اصل عبرانی کتاب میں (ایلوہم אֱלֹהִים) ہے، ایلوہم نے ابتداء میں زمین و آسمان خلق کیا، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ہی زمین و آسمان کا خالق ہوں ، اور ایلوھم اللہ کا اسم ہے، اور مولا علیؑ اللہ کے مجسم اسماء ہیں ایلوھم میرے مولاؑ کے عبرانی اسماء میں سے ایک اسم ہے

اے زبردست! تُو شرارت پر کیوں فخر کرتا ہے؟ خدا (ایل) کی شفقت دائمی ہے --[2]

یہاں خدا کی جگہ اسم (ایل אֵל) استعمال ہوا ہے، ایل کی شفقت دائمی ہے - میرے مولا علیؑ کا ایک اسم "ایل" ہے ---

اور اُنکو یاد آیا کہ خدا اُنکی چٹان اور حق تعالیٰ اُنکا فِدیہ دینے والا ہے[3]

یہاں خدا کی جگہ اسم (علیون עליון اعلیٰ) ہے، امیر المومنینؑ کا ایک عبرانی اسم، علیون ہے، علیون، قرآن کے لفظ عالین جیسا ہے -

" ایسے آدمی کو روشنی کیوں ملتی ہے جسکی راہ چھپی ہے، اور جسے خدا نے ہر طرف سے بند کر دیا ہے" [4]

---

(1) پیدائش، باب1 آیت 1

(2) زبور، باب 52، آیت 1۔

(3) زبور، باب 78 آیت، 35

(4) ایوب، باب 3 آیت 23

یہاں لفظ خدا کی جگہ،(ایلوھا אֱלוֹהַ) ہے --- جس کی روشنی ایلوھا چھین لے ---- ایلوھا مولا علیؑ کا اسم ہے، اور یہ صفت صرف علیؑ سے ظاہر ہوتی ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ قلوب کا پھیرنے والا ہوں، اور یہ صفت اللہ کی ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ ہی اللہ کی بلند ترین صفات ہیں، تمام اسماء صفات ہیں، اور مولا علیؑ ہی تمام اسماء الحسنیٰ ہیں، یہ تمام نام بھی دوسری زبانوں میں اسماء الحسنیٰ ہی ہیں --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ہر اسم جسم کا محتاج ہوتا ہے، اور میںؑ اللہ کا جسم ہوں (کتاب، علی اعلیٰ ،عالی)

(شدّائی שַׁדַּי شدید) شدّائی، کا معنی شدید ہے، اور یہ اللہ کی طاقت اور قدرت کو ظاہر کر رہا ہے، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کی قدرت ہوں،

(روئی רֳאִי ،بصیر، دیکھنے والا) بصیر اسماء الحسنیٰ سے ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں بصیر ہوں، میںؑ اللہ کی دیکھنے والی آنکھ ہوں ۔

(احد אֶחָד) احد، اسماء الحسنیٰ سے ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، آسمان میں میراؑ نام احد ہے --- میں علیؑ احد ہوں ---

(اھیا اشر اھیا אֶהְיֶה אֲשֶׁר אֶהְיֶה ، میںؑ وہی ہوں جو ہوں) مولا علیؑ فرماتے ہیں، وہ میںؑ ہوں اور میںؑ وہ ہوں ---

" اگر تو اُس شریعت کی اُن سب باتوں پر جو اس کتاب میں لکھی ہیں احتیاط رکھ کر اس طرح عمل نہ کرے کہ تجھے خداوند کے جلالی اور مہیب نام کا خوف ہو، تو خداوند تجھ پر عجیب آفتیں نازل کریگا (اِستثنا، باب 28 آیت 58،59)

یہاں لفظ خداوند کی جگہ (ھاشم הַשֵּׁם ، وہ نام پاک نام) ہے، یعنی ھاشم تم پر آفتیں نازل کریگا --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ ہی عذاب نازل کرنے والا ہوں --- وہ نام پاک نام --- علیؑ ہیں --- ھاشم امیر المومنینؑ کا اسم ہے ---

(ادونائی אֲדֹנָי- میرے رب) گزر چکے ابواب میں علیؑ کی ربوبیت ثابت ہو چکی ہے، ادونائی یعنی میرا رب، یعنی میرا مولا ، علیؑ **ادونائی** ہے --

(بعلی בַּעְלִי ، مالک) علیؑ مالک ہے --- بعلی (عربی والا نہیں عبرانی والا)

(אֱלָהּ אֱלָהִין alh alhin) الہ الہین --- الہ کون ہے کیا ہے --- آگے چل کر بات کی جائے گی ---

(גִּבּוֹר gbur) ہیرو --- gbur، امیر المومنینؑ کا عبرانی اسم ہے ---

(יְהוָה צְבָאוֹת ، لشکروں کا یہوواہ) لشکروں کا خدا، رب الافواج، خروج باب 15 میں درج ہے، موسیٰؑ اور بنی اسرائیل نے خداوند کے

لیے یہ گیت گایا، میں خداوند کی ثنا گاؤنگا، اس نے گھوڑے کو سوار (فرعون) سمیت سمندر میں ڈال دیا، وہ میرا خدا ہے میں اس کی حمد بجا لاؤں گا، وہ میرے باپ کا خدا ہے، خداوند صاحب جنگ ہے یہوواہ اس کا نام ہے ، اے خداوند تیرا ہاتھ دہنا ہاتھ قدرت کے سبب جلالی ہے، اے خداوند (یہوواہ) تیرا دہنا ہاتھ دشمن کو چکنا چور کر دیتا ہے ----

حضرت موسیٰ نے اللہ کی حمد کی ہے تیرا نام یہوواہ ہے، تیرا ہاتھ قدرت والا ہے جو دشمن کو چکنا چور کر دیتا ہے، اسی ہاتھ کے سبب موسیٰ نے یہوواہ کو لشکروں والا کہا ہے، سوائے مولا علیؑ کے کون ہے جو اللہ کے دشمنوں کو چکنا چور کر دیتا ہے، وہ صرف مولا علیؑ ہیں جو یداللہ ہیں ، علیؑ کی جنگ اللہ کی جنگ ہے، سورہ احزاب میں اللہ فرماتا ہے، وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ، اس جنگ میں اللہ مومنین کے لیے کافی ہے --- یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی، اللہ کافی ہے یعنی علیؑ کافی ہے ، پس موسیٰ جس لشکروں والے یہوواہ کا ذکر کر رہے ہیں جس کا ہاتھ قدرت والا ہے اور جو دشمنوں کو چکنا چور کر دیتا ہے وہ کوئی نہیں سوائے علیؑ کے ---

(ایل مستّار אֵל מִסְתַּתֵּר مستار یعنی پوشیدہ) ایل یعنی اللہ، اور مستار یعنی پوشیدہ، چھپا ہوا، یعنی چھپا ہوا اللہ ، ایل کا ذکر اسرار اسم اللہ باب میں کیا جائے گا اور یہ نام، کنت کنزاً مخفیاً جیسا ہے --- اس پوشیدگی کی بات اسرار معنی اللہ باب میں کی جائے گی ---

(صدیق، نیک -צַדִּיק) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ صدیق اکبر ہوں ---

(ایل ایموت אֵל אֱמֶת ایموت یعنی سچائی) ایل ایموت، یعنی، سچائی کا خدا --- لفظ ایل پر باب اسرار اسم اللہ میں بات کی جائے گی،

(ایل دعیوت אֵל דֵּעוֹת دعیوت، یعنی علم) ایل دعیوت، یعنی اللہ کا علم-- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا علم اللہ، میںؑ اللہ کا علم ہوں،

(ایل ھا جدول אֵל הַגָּדוֹל جدول، یعنی عظیم) ایل جدول، یعنی عظیم اللہ -- ایل پر اسرار اسم اللہ میں بات کی جائے گی ---

(ھنورا hnura הַנּוֹרָא مہیب، پر ہیبت) یہ نام اسماء الحسنیٰ میں سے ذو الجلال جیسا ہے، جلال والا --

مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ ذو الجلال و الاکرام ہوں --- ھنورا امیر المومنینؑ کا اسم ہے ---

(ایل حنون- אֵל-חַנּוּן حنان، شفقت کرنے والا) یعنی شفقت کرنے والا اللہ --- یہ نام اسماء الحسنیٰ میں سے اسم رحمان جیسا ہے

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ رحمان ہوں جو عرش پر براجمان ہے ---

(یھوواہ راعی יְהוָה רֹעִי نگراں، المہیمن المقیت، نگہبان) یہ نام اسماء الحسنیٰ میں سے الحافظ جیسا ہے، مولا علیؑ فرماتے ہیں، انا الحافظ

(یھوواہ یریٰ יְהוָה יִרְאֶה) یہوواہ دیکھے گا، یہوواہ کے بارے میں پہلے گزر چکا ہے ---

اس کے علاوہ عبرانی زبان کے کئی اسمائے الٰہیہ عربی میں منتقل ہوئے جیسے شلوم (سلام) اور اُحُد (احد)، علیون (اعلیٰ)، حیٔ (الحیٔ)، ماکوم (قیوم)، ملیکنو (مالک)، مالک یا مالکم (مالک الملک) توریت میں حضرت موسیٰ نے ایل الوہی اسرائیل (اسرائیل کا خدا)، بعل (مالک)، **زِلگوسر** (ربِ عرشِ عظیم) جبکہ حضرت ایوب نے ایلوہا، توریت میں اس کے علاوہ جو اسمائے الٰہیہ درج ہیں ہم یہاں آپ کے سامنے اُن کے معنی کے ساتھ پیش کر رہے ہیں ---

ایل علیون (رب الاعلیٰ)، اِیل عربی زبان میں اللہ ہے، ایل پر آگے بات کی جائے گی ---

ایل شیدائی (قادر المطلق) اللہ جو ہر شے پر قادر ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کی قدرت ہوں جو ہر شے پر قادر ہے ---

ایل حئی (ایل الحیٔ)، ایل --- الحی، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ وہ حیٔ ہوں جسے موت نہیں ---

ماکوم (قیوم) یہ اسماء الحسنیٰ میں قیوم ہے --- اور تمام وجودی اسما الحسنیٰ مولا علیؑ ہیں ---

ایل اولام (اولام، یعنی اعلی ترین) اعلی ترین خدا، یہ نام اسما الحسنیٰ میں سے العظیم جیسا ہے، اور تمام اسماء الحسنیٰ مولا علیؑ ہیں ۔

ایل روئی (البصیر) یعنی، دیکھنے والا اللہ، یہ نام اسماء الحسنیٰ میں، البصیر ہے ---

ایل جبرُ (القدیر)، یعنی قادر، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کا ہاتھ ہوں جو ہر شے پر قادر ہے --- ایل پر آگے بات کی جائے گی ---

یہوواہ تزبوت (رب العالمین) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ رب العالمین ہوں --- یہوواہ تزبوت، مولا علیؑ کا اسم ہے ---

شلوم (سلام) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ السلام ہوں، شلوم امیر المومنینؑ ہیں ---

ایبوت (الحق) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ الحق ہیں --- ایبوت یعنی الحق علیؑ ہیں ---

اوینو (رب) مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ زمین کا رب ہوں، زمین پر اوینو مولا علیؑ ہیں ---

ملیکنو (الملک)، راع (المھیمن اور المقیت)، مالک یا مالکم (مالک الملک) اس کے علاوہ اہیا اسراہیا (وہ میں ہوں)، نسی (سایہ فگن)، رافا (شفیع)، جیراہ (وہاب)- یہ تمام اسماء 'باب اسرار اسماء الحسنیٰ" میں آپ دیکھ چکے ہیں -

یہ عبرانی زبان میں چند اسماء ہیں، لیکن ان کا مفہوم ان کا مطلب وہی ہے جو اسماء الحسنیٰ کا ہے --- اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ہی اسماء اللہ الحسنیٰ ہوں، اور فرماتے ہیں، تمام اسماء الحسنیٰ میرےؑ لیے ہیں --

«إيليا» أو «إيلي» أو «آليا» هو أمير المؤمنين علي ، وكان الأنبياء الماضون يعدونه عظيماً ومقدّساً، وكانوا يتوسلون به، ويعرفون منزلته عند رسول الله . [1]

ترجمہ ، ایلیا، یا ، ایلی ، یا ، آلیا، وہ امیر المومنینؑ علیؑ ہیں ، اور ماضی کے انبیاءؑ انہیں عظیم اور مقدس مانتے تھے، اور انؑ سے توسل کرتے تھے ، اور انؑ کی منزلت رسولؐ اللہ کے پاس کیا ہے اس کی معرفت رکھتے تھے ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا، توریت میں میراؑ نام ہابیل ہے ---[2]

---

(1) الأسرار العلوية صفحہ 494

(2) مناقب مرتضوی ص 359

- **نصاریٰ (یعنی عیسائیت) میں اسماءِ علیؑ:**

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا!

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا (بنی اسرائیل کے) نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں، منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں [1]

عیسیٰؑ وہی حکم لائے جو پہلے تمام انبیاء لاچکے ہیں، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں عیسائیت کی یہ تعریف کی گی ہے۔

وہ مذہب جو اپنی اصلیت کو ناصرہ کے باشندے یسوع کی طرف منسوب کرتا ہے، اُسے خدا کا منتخب (مسیح) مانتا ہے --- [2]

ہمیں عقیدہِ عیسائیت سے کوئی سروکار نہیں، ہم صرف ان اسماء کی طرف توجہ کریں گے ----

عیسائیت میں، یعنی انجیل میں اسماء ----

مسیح جن کو اسلامی دنیا عیسٰی علیہ السلام کے نام سے نبیؑ مانتی ہے، انہوں نے اور ان کے حواریوں نے انجیل میں اللہ کو کئی ناموں سے پکارا ہے، اور اللہ کے اسماء سے مراد میرے مولا علیؑ ہیں، نحن اسماء الحسنیٰ ----

"اب خدا جو تم کو میری خوشخبری یعنی یسُوع مسیح کی منادی کے موافق مضبوط کر سکتا ہے، اُس بھید کے مکاشفہ کے مطابق جو ازل سے پوشیدہ رہا، مگر اِس وقت ظاہر ہو کر خُدای ازلی کے حکم کے مطابق نبیوںؑ کی کتابوں کے ذریعہ بتایا گیا تاکہ وہ ایمان کے تابع ہو جائیں [3]

یہاں اسم "خدا ازلی" کے بجائے اسم (**اہنیوس تھیو αἰωνίου Θεοῦ**) ہے، یہ امیر المومنینؑ کے یونانی اسماء میں سے ایک ہے۔

آے خُداوند خُدا! قادِرِ مُطلق! تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں--- آے ازلی بادشاہ! تیری راہیں راست اور دُرست ہیں[4]

---

(1) عہد نامہ جدید، متی، باب5 آیت 17،18۔

(2) برٹا نیکا مقالہ " عیسائیت

(3) رومیو باب 16

(4) مُکاشفہ، باب 15 آیت 3

(بسلیوس تن عطنون **Βασιλεὺς τῶν ἐθνῶν** قوموں کا بادشاہ، ازلی بادشاہ) یہ نام اسماء الحسنیٰ میں سے مالک الملک جیسا ہے مخلوق کا مالک ازلی مالک --- یہ سرداری یہ بادشاہت امیر المومنینؑ کی ، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ مالک الملک ہوں --

(ال اتھینوس۔ **ἀληθινός** سچا، برحق) مکاشفہ باب 6 آیت 10 میں درج ہے، اور وہ بڑی آواز سے چلا کر بولیں کہ اے مالک، ال اتھینوس، یعنی اے قدوس و برحق! تو کب تک انصاف نہ کریگا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لیگا؟ ---

اصل کتاب میں برحق قدوس کی جگہ ال اتھینوس نام ہے، ال اتھینوس کی صفت بتائی گی ہے کہ اس نے خون کا بدلہ لینا ہے انتقام لینا ہے، یعنی ال اتھینوس منتقم ہے --- یہ قائمؑ آل محمدؐ کا اسم ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہو کر انتقام لیں گے اور انصاف کریں گے ---

(حجیوس **Ἅγιος** قدوس، پاک) مکاشفہ باب 4 آیت 8 میں درج ہے، اور ان چاروں جانداروں (یعنی فرشتوں) کے چھ چھ پر ہیں اور چاروں طرف اور اندر آنکھیں ہی آنکھیں ہیں اور رات دن بغیر آرام لیے یہ کہتے رہتے ہیں کہ **حجیوس** یعنی قدوس قدوس قدوس (اصل کتاب میں نام حجیوس ہے قدوس اس کا ترجمہ ہے) خداوند (یعنی حجیوس) خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے، اور جب وہ جاندار (فرشتے) اس (حجیوس) کی تمجید اور عزت اور شکر گذاری کرینگے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابدُا الآباد زندہ رہے گا، تو وہ چوبیس بزرگ اس (حجیوس) کے سامنے سجدہ کرینگے اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اس (حجیوس) کے تخت کے سامنے ڈال دیں گے کہ اے ہمارے خدا تُو ہی تمجید اور عزت کے لائق ہے کیونکہ تو نے ہی سب چیزیں پیدا کی ہیں، اور تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں، اور جو تخت پر تھا میں نے اس کے دہنے ہاتھ میں کتاب دیکھی جو اندر اور باہر سے لکھی ہوئی تھی اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا ---

یہاں ایسی ہستی کا ذکر کیا گیا ہے جو تخت پر جلوہ افروز ہے امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، **أنا الرحمن علی العرش استوی** (ناصح الدولة) مولا علیؑ نے فرمایا، میںؑ رحمان ہوں جو عرش پر استوی ہے --- اور وہ ہستی صاحب قدرت ہے جس نے ہر شے کو خلق کیا ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ مخلوق کا خالق ہوں، اور ایک نشانی یہ بتائی گی ہے کہ وہ ہستی جو تخت پر جلوہ افروز ہے اس کے ہاتھ میں ایک کتاب جس پر سات مُہریں لگی ہوئی ہیں، یہ نشانی قائمؑ آل محمدؐ کی ہے، کتاب، اکمال الدین، اور بحار الانوار میں ذکر ہے ---

امام جعفر الصادقؑ مفضل سے فرماتے ہیں، كأني أنظر إلى القائم على منبر الكوفة وحوله اصحابه ثلاث مائة وثلاثة عشر رجلا عدة أهل بدر وهم اصحاب الالوية وهم حكام الله في ارضه على خلقه حتى يستخرج من قبائه كتابا مختوما بخاتم من ذهب عهد معهود من رسول الله صلى الله عليه آله و سلم

فرمایا، گویا میں جعفر الصادقؑ دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ منبرِ کوفہ پر تشریف فرما ہیں اور آپؑ کے گرد آپؑ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد اصحابِ بدر کے برابر 313 ہے جن میں سے ہر ایک صاحب علم ہے اور یہی لوگ تمام روئے زمین میں اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے، اسی دوران آپؑ نے اپنی قبائے مبارک سے ایک کتاب نکالی ہے جس کے اوپر سونے کی انگوٹھی سے مہر لگی ہو گی جس پر رسول اللہﷺ کا عہد نامہ تحریر ہو گا--- (اس خطبے کا ذکر ہم باب " قائمؑ آل محمدؐ " میں کریں گے)

یسوع مسیح نے دیکھا کہ جو تخت پر جو ہستی تشریف فرما ہے اس کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جس پر سات مہریں ہیں --- اور امام جعفر الصادقؑ فرما رہے ہیں، قائمؑ منبر کوفہ پر اپنی قبا سے کتاب نکالیں گے جس پر مہر ہوگی --- پس یہ اسی طرف اشارہ ہے، یسوع مسیح نے قائمؑ آل محمدؐ کو منبر کوفہ پر دیکھا---

ایک دفعہ مکاشفہ باب 4 آیت نمبر 4 کی طرف چلتے ہیں اس میں ذکر ہے کہ --- (حجیوس کے تخت کے) گرد چوبیس تخت ہیں، اور ان تختوں پر چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اور ان کے سروں پر سونے کے تاج ہیں ---

حجیوس یعنی قائمؑ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور ان کے گرد چوبیس تخت ہیں، یہ اشارہ امام زمانہؑ کے 313 اصحاب کی طرف ہے ---

امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں، 313 زمین میں اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے، یہ اشارہ ان سونے کے تاج کی طرف ہے جو ان چوبیس سفید پوش بزرگوں کے سر پر ہے --- مکاشفہ میں آگے تحریر ہے کہ، وہ چوبیس بزرگ اپنے تاج حجیوس یعنی قائمؑ کے تخت کے سامنے رکھ کر حجیوس یعنی قائمؑ کو سجدہ کریں گے اور کہیں گے --- اے ہمارے خدا صرف تُو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے ، کیونکہ تُو نے ہی ہر شے خلق کی ہے، اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور خلق ہوئیں ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، آخری زمانے میں، میںؑ علیؑ ہی ظہور کروں گا ۔

(پینٹوکریٹر **Παντοκράτωρ** قادِرِ مطلق، ہر شے کا خالق) یہ نام اسماء الحسنیٰ میں **الخالق** اور **القادر** جیسا ہے، تمام اسماء الحسنیٰ مولا علیؑ ہیں، مولا علیؑ فرماتے ہیں، ہمؑ ہی اسماء الحسنیٰ ہیں، اور اسماء الحسنیٰ میرےؑ لیے ہیں ---

مکاشفہ باب 21 آیت 6 میں درج ہے، میں الفا ہوں اور میں اومیگا ہوں، میں آبِ حیات کے چشمہ سے پلاؤں گا ---

الفا اور **اومیگا** I am Alpha and Omega میں ابتدا ہوں اور میں ہی انتہا --- الفا اور اومیگا، یعنی اول اور آخر -- مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ اول ہوں میںؑ آخر ہوں، میںؑ ظاہر ہوں میںؑ ہی باطن ہوں --- مکاشفہ میں تحریر ہے کہ میں آب حیات کے چشمہ سے پلاؤں گا، یعنی الفا اور اومیگا ساقی بھی ہے --- اور ساقی کوثر علیؑ ہیں --- اور وہی آب حیات ہے ---

(**آرکے۔ ٹیلوس** ἀρχὴ-**τέλος** ابتدا و انتہا) اول اور آخر ----

(**اگاپے ἀγάπη** محبت) محبت امیر المومنینؑ کا نام ہے ---

(**نیوما Πνεῦμά** روح) کُرِنتھیوں 2، باب 3 آیت 17 میں تحریر ہے ، اور خداوند روح ہے اور جہاں کہیں خداوند کی روح ہے وہاں آزادی ہے ، روح کی جگہ اصل کتاب میں **نیوما** تحریر ہے جس کا ترجمہ روح ہے، نیوما یعنی روح مولا علیؑ ہیں ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ روح ہوں میںؑ روح کی روح ہوں میںؑ ام الروح ہوں ---

(**ہائس εἷς** احد) ہائس یعنی احد، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، **فسميت اسمي بالأحد**، میںؑ نے اپنا نام احد رکھا ہے (الطاعة متى تقوم الساعة)

(**پاتیرس/فادر Πάτερ** باپ) مولا محمدؐ فرماتے ہیں، میںؐ اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں، اور ہر نبیؑ محمدؐ کا اُمتی ہے ---

(**کوریو Κύριο/ Κυρίου** مالک، آقا) رومیوں باب 14 میں تحریر ہے ، اگر ہم جِیتے ہیں تو خُداوند کے واسطے جِیتے ہیں اور اگر مَرتے ہیں تو خُداوند کے واسطے مَرتے ہیں۔ پس ہم جِئیں یا مَریں خُداوند ہی کے ہیں، اصل کتاب میں خداوند کی جگہ کوریو یعنی مالک نام ہے ، یعنی ہم جیتے ہیں تو کوریو یعنی مالک کے واسطے --- یہ نام اسماء الحسنیٰ میں مالک الملک ہے --- اور اسماء اللہ الحسنیٰ مولا علیؑ ہیں ، اور تمام اسماء الحسنیٰ مولا علیؑ کے لیے ہیں --- کوریو امیر المومنینؑ کا اسم ہے، یعنی ہم جیتے ہیں تو کوریو یعنی علیؑ کے واسطے، اگر ہم مرتے ہیں تو علیؑ کے

واسطے ، پس ہم جئیں یا مریں علیؑ ہی کے ہیں ---

یِسُوع (عیسیٰؑ مسیح) نے بڑی آواز سے چلاّ کر کہا ایلی ایلی لَما شَبقتَنِی؟ یعنی اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مُجھے کیوں چھوڑ دِیا؟

جو وہاں کھڑے تھے اُن میں سے بعض نے کہا یہ ایلیاہؑ کو پکارتا ہے، (اُن لوگوں) نے کہا دیکھیں تو ایلیاہؑ یسوعؑ کو بچانے آتا ہے یا نہیں،

یسوعؑ نے پھر بلند آواز سے (ایلی) چِلا کر جان دے دی، اور مَقدِس کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکرے ہوگیا، اور زمین لرزی اور

چٹانیں تڑک گئیں، اور قبریں کُھل گئیں، اور بہت سے جسم اُن مقدسوں کو جو سو گے تھے جی اُٹھے، اور اُسکے (یسوعؑ) جی اُٹھنے کے بعد

قبروں سے نکل کر مقدس شہر کی طرف گئے، اور بہتوں کو دکھائی دِئے، پس صوبہ دار جو اُسکے ساتھ یسوعؑ کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال اور

تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈر کر کہنے لگے، یہ خدا (ایل) کا بیٹا تھا --- [1]

(ایلی ἠλὶ) یعنی اے میرے ایل، ایل کے بارے میں اس کتاب کے "باب اسرار اسم اللہ" میں بات کی جائے گی ---

یسوعؑ کے پاس کھڑے لوگوں نے کہا کہ یسوعؑ ایلی ایلی کہہ کر ایلیاہؑ کو پکار رہا ہے ، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ایلیاہؑ ہوں

یسوعؑ ایلیاہؑ سے کہہ رہے ہیں ، اے ایلیاہؑ میرے خدا! اے ایلیاہؑ میرے خدا! توؑ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

یہ چند اسماء تھے جن کا ذکر کیا گیا ہے --- ان کے علاوہ بے شمار اسماء موجود ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انجیل میں میراؑ نام سیورا ہے --- [2]

---

(1) متی، باب 27 آیت 46 تا 54

(2) مناقب مرتضوی صفحہ 359

زرتشت مت میں اسماءِ علیؑ :

اے میرے مالک! میں جانتا ہوں تیری مقدس ذات ایک ہی ہے ---[1]

اس دین میں توحید اسلام کی طرح ہے، اس دین کے بانی کا نام "زرتشتؑ" ہے - جو قدیم ایرانی پیغمبر تھے، زرتشتی روایات کے مطابق "زرتشتؑ" کو اسپتاما نامی ایک معزز خاندان کا فرد بتایا جاتا ہے، ان کے والد کا نام "پوروشاسپ" اور والدہ کا نام "دیودھا" تھا۔[2] ایک روایت کے مطابق زرتشت بھی کنواری ماں کے بطن سے پیدا ہوئے ---[3] (حضرت عیسیٰؑ کی طرح)

زرتشتؑ کا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً 500 سال سے 1000 سال پہلے کا بتایا جاتا ہے ، زرتشت مت کی کتاب کا نام "یاسنا" ہے - جو 4 حصوں میں تقسیم ہے - زرتشت مت میں آگ کو مقدس سمجھا جاتا ہے اور اس کی پوجا کی جاتی ہے ---

لیکن حضرت زرتشتؑ نے آگ کی پوجا کی تعلیم نہیں دی، بلکہ وہ کائنات کے واحد خدائے مطلق کی عبادت کرنے پر زور دیتا تھا[4]

(ہمارا مقصد اسماء ہیں تاریخ نہیں تو صرف اسماء کا ہی ذکر کریں گے)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ تمام ادیان کی حقیقت ہوں، ہر دین کا نگران ہوں، ہر قوم میں مجھ علیؑ کا الگ نام ہے ---

میںؑ بار بار آنے والا ہوں --- میںؑ جیسے چاہوں ظاہر ہوتا ہوں ---

" ایک دریا کے کنارے زرتشتؑ کو فرشتہ انسانی بھیس میں نو (9) مرتبہ نظر آیا، اس ملاقات میں فرشتے نے زرتشتؑ کو حقیقی خدا **"اہورا مزد"** کے بارے میں بتایا کہ زرتشت اہورا مزد کا پیغمبر بننے والا ہے ---[5]

---

(1) اوستایا سنا 45:5

(2) دنیا کے بڑے مذاہب صفحہ 170

(3) فلسفۂ مذاہب صفحہ 223

(4) فلسفۂ مذاہب صفحہ 225

(5) مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا صفحہ 83

اہورامزد" (Ahuramazda) **اہورا** کا مطلب ہے (آقا، مالک) اور "مزدا" کا مطلب ہے "**مطلق دانش**" [1،2]

اہورامزد (یعنی، مطلقاً دانش، مطلقاً، آقا) اہورا عربی کے لفظ مولا کے جیسا ہے، جیسے لفظ مولا سرداری اور اختیار کی طرف اشارہ کرتا ہے اسی طرح اہورا بھی سرداری اور حکومت کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور امیر المومنینؑ ہر نبیؑ کے مولاؑ ہیں "جس جس کا میںؐ مولا اُس اُس کا علیؑ مولا" اور اہورامزد اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ہمؑ اللہ کے اسماء ہیں اور اسماء الحسنیٰ میرے لیے ہیں ۔

"اہورامزد" مولا علیؑ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے ---

امیر المومنینؑ سلمانِؑ محمدیؑ سے فرماتے ہیں: اے سلمانؑ! اگر کوئی روح کی طاقت سے بھی اللہ کو تلاش کرنے نکلے گا تو اللہ کی قسم وہ تیرے اس امامؑ (یعنی مجھؑ) علیؑ کو ہی پائے گا ---[3]

حضرت زرتشت فرماتے ہیں: ابتداء سے ہی جب سے مجھے تیریؑ معرفت حاصل ہوئی، اے مزد! (علیؑ)

مجھے یقینِ کامل[4] حاصل ہو گیا کہ تُو ہی کائنات میں فاعل مطلق ہے [5]، تُو ہی دہومنہ (نیک خیال) کا مالک ہے، اور آشاد ہشتا (نظمِ کائنات) کا خالق ہے [6] اور تو ہی انسانوں کے افعال [7] کا نگران ہے [8]

---

(1) مذاہبِ اسلام کا انسائیکلوپیڈیا، صفحہ 84،85

(2) مذاہبِ عالم کا تقابلی مطالعہ صفحہ 316 (3) کتاب، علی العظیم

(4) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ہی یقین ہوں۔

(5) یعنی کائنات میں جو بھی ہوتا ہو وہ آپؑ ہی کرتے ہیں، اور وہ اللہ کی قدرت امیر المومنینؑ کے سوا کون ہو سکتا ہے؟

(6) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ہی کائنات کا خالق ہوں ۔

(7) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: تم سب کو میریؑ ہی طرف پلٹنا ہے مجھے ہی حساب دینا ہے، میرےؑ سامنے ہی پیش ہونا ہے ۔

(8) دنیا کے بڑے مذاہب صفحہ 174

"اہورامزد" (علیؑ) کو نور اور ناقابلِ احساس خالق اور کائنات کا خالق اور کائنات کا مالک سمجھا جاتا ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ نے مخلوق کو خلق کیا، میںؑ مالکِ یوم الدین ہوں ---

اہورامزد" کے بارے میں حضرت زرتشت فرماتے ہیں: ھیچ چیز با دنماند (یعنی، کوئی اُس کی مثل نہیں)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ وہ کہ جس کی مثل کوئی نہیں، جہاں بھی اللہ کی صفت بیان کی جائے گی اس سے مراد علیؑ ہوں گے، امیر المومنینؑ اللہ کی وجودی صفات ہیں، مولاؑ فرماتے ہیں، ہمؑ اللہ کی بلند ترین صفات ہیں -- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، اے طارق، امامؑ صفات میں اللہ ہوتا ہے، یعنی امامؑ اللہ کی صفات کا مالک ہوتا ہے ---

زرتشت، اہل فارس میں امیر المومنینؑ کے چند اسماء ---

" **یزداں/ یزدان** " (فاعلِ خیر کرنے والا، یعنی اچھا کرنے والا - یزدان کا ایک مطلب، نیکی اور خیر کا خالق)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہماریؑ وَلایت ہی خیر ہے، نیکی ہے اور علیؑ اپنی وَلایت کا حکم دینے والے ہیں، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ید اللہ ہوں، وہ (اللہ) جو کچھ بھی کرتا ہے مجھؑ سے کرتا ہے، جو کچھ اُس (اللہ) سے صادر ہوتا ہے، وہ مجھ علیؑ کے ہاتھوں سے ہوتا ہے، اور کرتا میںؑ ہوں، کہلاتا اُس کا ہے --- اور اسماء اللہ جس زبان میں بھی ہوں، اُن سے مراد میرے مولاؑ ہیں --- **یزدان** میرے مولاؑ کا اسم ہے، علیؑ خیر و نیکی کا خالق ہے ---- علیؑ یزداں ---

"**ھروسپ توان**" (ہر شے پر قادر) القادر اللہ کے اسماء الحسنی میں سے ہے --- اور مولا علیؑ وجودی اسماء الحسنی ہیں، ھروسپ توان مولا علیؑ کا نام ہے ---

"**اُبدہ** " (یعنی، سب باتوں کا جاننے والا) امیر المومنینؑ کی صفات و اسماء میں سے ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا علم اللہ، میںؑ اللہ کا علم ہوں - اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ کا علم تب سے جاننے والا ہے جب کچھ جاننے کو نہیں تھا ---

اھو" (حاکم مطلق) یعنی مالک الملک --- امیر المومنینؑ مالک الملک ہیں ---

ادوای (یکتا، واحد) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں اپنی واحدانیت میں منفرد ہوں --- توحید پر بات کی جا چکی ہے ---

پیروزگر (فاتح) لا فَتیٰ اِلاّ عَلیؑ، لا سَیفَ اِلاّ ذُو الفَقار--- علیؑ سے بڑھ کر کون فاتح ہے ؟

واسنا" (ہر جگہ موجود) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، یا سلمان أين ما تطلبني تجدني، اے سلمان، مجھے جہاں طلب کرو گے پاؤ گے ---

"**ھروسپ توم**"(وجودِ کُل) کائنات میرےؑ اسم سے بنی ہے، ہر شے پر میراؑ نام لکھا ہے -- وجودِ کل تو علیؑ کا صرف ایک اسم ہے ---

ناشا" (انصاف والا) علیؑ سے بڑھ کر انصاف کرنے والا کون ہے ؟؟؟

"**پرورا**" (پروردگار، پالنے والا) مولاؑ کی ربوبیت پر بات کی جا چکی ہے ---

اُچم" (اسباب سے مبرا) **چمنا**" (مسبب الاسباب) جو اسباب بنانے والا ہو وہ اسباب سے مبرا ہوتا ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا مسبب الاسباب، میںؑ اسباب بنانے والا ہوں ---

آدُرو" (سب سے نیک) "**گیرا**" (دستگیر، سب پر دسترس رکھنے والا) **ان ایاپ**" (جس تک کسی کی رسائی نہیں)

ھم ایاپ" (جو سب تک رسائی رکھتا ہے) **اُبرہ وندہ** (سب سے الگ) **پرواندا**" (سب سے جڑا ہوا)

"**فرجہ ترہ**" (سب سے برتر) **تام اُفیج**" (پاک سے بھی پاک تر) " **فراخ تنھہ**" (بے انتہا برکت والا)

" **جمغ**" (سب سے بالاتر)۔ **ابی انجام**" (اختتام سے مبرا) یہ سب امیر المومنینؑ کی صفات ہیں ---

"**بنشت**" (تخلیق کی بنیاد رکھنے والا) یعنی خالق ---

"**فیروز**" مولا محمدؐ فرماتے ہیں: علیؑ کا نام فارسیوں کے نزدیک، فیروز ہے

(فیروز ، یعنی فاتح)

لفظِ خدا

زرتشت مذہب کی اصطلاح ہے جس میں اس مذہب کے تصورِ معبود کی حقیقت موجود ہے،

زرتشت مذہب میں حضرت زرتشتؑ کے بعد خدا کا تصور ثنویت (دو معبودوں) پر مبنی ہے، خدائے خیر --- اور خدائے شر! خدائے خیر کو یزداں اور خدائے شر کو اہرمن کہتے ہیں ---

اُردو زبان کی تاریخِ پیدائش میں اختلاف پایا جاتا ہے ---

ہندوستان پر صدیوں سے **مغل** خاندان نے حکومت کی انہیں کے دور میں اُردو زبان وجود میں آئی ، اُن کے دور میں فارسی زبان سرکاری زبان تھی لہذا اُردو میں **"اللہ"** کے بجائے لفظ "خدا" عام کر دیا گیا ---

اللہ تعالیٰ کی بجائے **خدا تعالیٰ** لکھا اور بولا جاتا ہے، جیسے **رسول اللہ** کو **رسولِ خدا** کہا جاتا ہے ، حالانکہ مرکبِ توصیفی کا اصول یہ ہے کہ صفت اور موصوف دونوں کے لیے ایک ہی زبان استعمال کی جائے ، فارسی زبان کے لفظ "خدا" کو عربی کے لفظ "اللہ" کی جگہ بولا جاتا ہے ۔ لفظ "خدا" لفظ "اللہ" کے متبادل بولا جاتا ، رحمان، رحیم، غفار، ستار اس جیسے دوسرے تمام اسماء صفاتی ہیں جو اس باب میں لکھے گے ہیں وہ تمام اسماء صفاتی ہیں اور لفظ "اللہ" اللہ کا ذاتی نام ہے، جس کا متبادل خدا کہا جاتا ہے ۔ یعنی لفظ "خدا" کو اللہ کا ذاتی نام قرار دیا گیا ہے، یا یوں کہا جائے کہ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیا گیا ہے ۔ جبکہ اسم اللہ کا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اسم "اللہ" کا نہ کوئی جمع اسم ہے اور نہ اس اسم کو مجازاً استعمال کیا جا سکتا ہے، جبکہ لفظ خدا کی جمع خداؤں ہے، اور اس لفظ کو مجازاً (اختیاری) استعمال کیا جاتا ہے ۔

خدا کی لغوی حیثیت

خدا کا ایک مطلب **"پروردگار"** [1] یعنی پالنے والا کیا جاتا ہے، جو عربی لفظ "رب" کے معنی میں کیا گیا ہے ---

---

(1) فیروز الغات (فارسی)

خدا کا ایک مطلب "**مالک، صاحب، خودآنیوالا**" فارسی زبان کے دو لفظ "**خود+آ** [2] [3]یعنی خودآ۔

یہ لفظ " خدا" بہت سے مفہومات پر مشتمل ہے، مثلاً خدا (مالک) --- خدا (شوہر) ---ناؤ خدا (ملاح)

خداوند (خدا جیسا، یعنی مالک عہدیدار) --- کد خدا (شادی شدہ، دولہا، گھر کا مالک، مالک مکان)--

خاوند (مالک، شوہر) خدائگان (خدا کی جمع) -- خداوند خدائیگان (مالکوں کا مالک) -- دہ خدا (رئیس)

معلوم ہوا، کہ لفظ "خدا" میں لاثانی یا بے مثال ہونے کی کوئی صفت نہیں - یہ لفظ ہر شخص پر چسپاں کیا جا سکتا ہے، ہر ماتحت کا حاکم اس کے لیے خدا ہے، ہر عورت کے لیے اس کا شوہر خدا ہے ، ہر چھوٹے کے لیے بڑا خدا ہے - اس لغوی حیثیت کے بعد کیا یہ خدا ، اللہ کے متبادل استعمال ہونے کے قابل ہے؟

اگر کوئی ماتمی مولا علیؑ کو خدا بول دے تو مقصرین کی ماں مر جاتی ہے ان کی فوتگی ہو جاتی ہے۔ جبکہ میرا مولاؑ ان اسماء سے مبرا ہے ----

زرتشت کا اہورامزد سے سوال!

زرتشت کہتے ہیں، اے مالک! مجھے سچ بتا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، کہ کس نے کائنات کو خلق کیا ہے؟ کون ہے سورج اور ستاروں کو ان کے محور میں چلا رہا ہے؟ کون ہے جو چاند کو گھٹاتا اور بڑھاتا ہے؟ کیا وہ تیرے (اہورا، علیؑ کے) سوا کوئی اور ہے؟ کس نے زمین کو پختگی سے قائم کیا اور آسمان کو گرنے سے محفوظ رکھا ہوا ہے، ندیاں اور درخت کس نے خلق کیے؟ بادل اور ہوا کس نے چلائے؟ اے **مزدا**؟ کس نے اچھے خیالات کی توفیق دی؟ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے **مزدا** ---

مجھے حقیقت سے آشنا کر، تاریکی اور روشنی کو پیدا کرنے والا کون ہے؟ سونا اور جاگنا کس نے تخلیق کیا؟

فرض کی ادائیگی کے لیے عقل مند کو یاد دلانے کے لیے کس نے صبح، دوپہر اور شام کو مقرر کیا؟ [3]

---

(1) لغات کشوری **(3) اوستایا سنا 44:3**

(2) غیاث الغات

امیر المومنینؑ نے ان سوالوں کے جواب دے کر **اہورامزد** کو ظاہر کر دیا کہ وہ کون ہے؟

مولاؑ فرماتے ہیں؛ یہ سب کچھ کرنے والا میں علیؑ ہی تو ہوں ۔ میںؑ ہی کائنات کا خالق ہوں، میریؑ ولایت کو سورج اور چاند پر پیش کیا گیا تو وہ چمکنے لگے، ہوا بانج تھی بے ثمر تھی میریؑ وَلایت کو ہوا پر پیش کیا گیا تو چلنے لگی میںؑ رعد (بادلوں کا فرشتہ) کو حکم دینے والا ہوں، دن پر میریؑ وَلایت پیش کی گی تو دن روشن ہوا، میریؑ وَلایت رات پر پیش کی گی تو وہ تاریک ہو گی ۔ میریؑ وَلایت آسمان پر پیش کی گی تو وہ بلند ہوا، میںؑ نے آسمان کو بلند کیا، میںؑ نے ہی زمین کو بچھایا ہے، درختوں کو خلق کرنے والا ندیاں بہانے والا میںؑ علیؑ ہی ہوں ۔ میںؑ اللہ کا ہاتھ ہوں اللہ کا امر ہوں، اللہ کی قدرت ہوں ۔ میںؑ ہر شے پر قادر ہوں ---

زرتشتی دعا؛

اے **(علیؑ) اہورامزدا** ! آپؑ میری زندگی کا سر چشمہ ہیں، آپؑ میرے جسم، میرے دماغ، میری روح کے مالک ہیں، میں خود کو آپؑ کے حوالے کرتا ہوں، میں اپنا سب کچھ آپؑ کے حوالے کرتا ہوں، میرے ذہن صرف آپؑ کے بارے میں سوچے گا، میرے دل میں صرف آپؑ کی یاد ہوگی، میری روح آپؑ کی پناہ میں رہے گی ---

اے **اہورامزدا (علیؑ)** آپؑ ہی میرے خالق ہیں اور میرے پروردگار ہیں، میرے نگہبان ہیں اور میرے محافظ ہیں، میرے رہنما اور میرے خیر خواہ اور دوست ہیں، صرف آپؑ کی رحمت سے میں اچھا اور نیک بن سکتا ہوں بہادر اور طاقتور بن سکتا ہوں، امیر ہوسکتا ہوں، محفوظ ہو سکتا ہوں، خوش اور پُر امید ہوسکتا ہوں ---

تمام حمد و ثناء آپؑ کی ہے ، اے **اہورامزدا** (علیؑ) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے [1]

اے **(علیؑ) اہورامزدا** ! آپؑ کا نام سب ناموں سے اونچا ہے، شان و شوکت والا اور عظیم تر ہے۔ آپؑ کے پیارے ناموں کی آواز میرے

(1) Book; Homage Unto Ahura Mazda, by Dastur Dr. M. N N. Dhalla

کانوں کو بھاتی ہے، لاکھوں، کروڑوں لوگ ایک ہی وقت میں آپؑ کا نام پکارتے ہیں، اور آپؑ ہر ایک کی پکار کا اُسی وقت جواب دیتے ہیں، آپؑ صرف ایک ہی خدا ہیں لیکن لوگ آپؑ کو کئی ناموں سے یاد کرتے ہیں، اے **اہورامزدا** ! آپؑ کا نام نہایت عظمت والا ہے، جو دنیا کے کونے کونے میں کرڑوڑوں لوگ لیتے ہیں، جب میں غمگین ہوتا ہوں تو آپؑ ہی مجھے خوشی دیتے ہو، اور آپؑ کی ثناء سے میرا دل خوش ہو جاتا ہے، میرا غم ہلکا ہو جاتا ہے، جب میری زندگی کے آخر لمحے ہوں تو میرے لبوں پر صرف آپؑ کا ہی نام ہو، اے (علیؑ) **اہورامزدا**[1]

"آپؑ ابدی روشنی ہیں، (یاعلیؑ) اہورا مزدا۔ آپؑ کی فطرت ہی نورانی ہے۔ آپؑ میرا نور ہو، اے نور کے رب۔ میں اندھیرے میں ٹٹولتا ہوں۔ اندھیرے کو بکھیر دو. میرے تاریک راستے پر اپنی رہنمائی کی روشنی ڈال اور مجھے اپنے ابدی روشنی کے گھر کی طرف میرے راستے پر لے جا۔ آپؑ کی چمک مجھ پر پڑے تاکہ میں آپؑ کی روشنی میں رہوں۔ گناہگار آپ کی روشنی کو نہیں دیکھتا اور آپ کی روشنی کو نہ دیکھ کر آپ کو نہیں دیکھتا، انسان اپنی آنکھوں پر پردہ ڈالتا ہے جب وہ چمکدار سورج کے چہرے کو دیکھتا ہے۔ آپ کی روحانی روشنی سورج کی جسمانی روشنی سے کہیں زیادہ روشن ہے، جس طرح گلاب سورج کی روشنی میں اپنی پنکھڑیوں کو کھولتا ہے، اسی طرح میری مدد کر، اہورا مزدا، آشا کی راستبازی پر وفاداری کے ساتھ میرے دل کو اپنی روشنی کے لیے کھولنے میں ---

زندگی کے گہرے اندھیرے سمندر پر میری زندگی حرکت کر رہی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ تم میرے ساتھ رہو۔ میرے دل کے مندر میں جلنے والی روشنی میری لاپرواہی سے ٹمٹاتی اور جلتی ہے۔ میری کوتاہی کو معاف کر دے اور اسے میری روح سے دھندلا نہ جانے دے۔ اسے اپنی لازوال مہربانی سے بھر دیں اور مجھے اس کی مکمل دیکھ بھال کرنے کی ترغیب دیں۔ آپ کا جسمانی نور اوپر سے مجھ پر چمکے اور آپ کا نور روحانی میری روح میں داخل ہو جائے اور اسے اندر سے منور کر دے۔ تیری روشنی میرے دماغ اور میرے دل کو بہا دے اور مجھے اپنے باطنی نور کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دے، اے وہ جو بلند ترین روشنیوں میں رہتا ہے، (علیؑ) اہورا مزدا ۔ [1،2]

---

(1) Book; Homage Unto Ahura Mazda, by Dastur Dr. M. N N. Dhalla

(2)**Ref: Homage into Ahura Mazda, www.Zarathustra.com**

میں آپ سے مخاطب ہوں، اے **اہورامزدا** (علیؑ) ، جس کی عبادت واجب ہے۔ میں پھیلے ہوئے بازوؤں اور کھلے دماغ اور اپنے پورے دل کے ساتھ روح کے ساتھ آپ کو سلام کرتا ہوں۔ میں آپ سے نظریں نہیں پھیروں گا (یاعلیؑ) میری آنکھیں میرے کان میرا دماغ اور میرا دل سب تیری طرف اٹھے ہوئے ہیں۔ اپنے چہرے کو وسعتوں پر اونچا کر اور اپنا چہرہ مجھ پر روشن کر۔ تیری نظر میری روح کو آگ لگا دیتی ہے۔ میں نے تیرا روشن چہرہ اپنے سامنے رکھا اور سورج کی روشنی میرے دل کے اندھیرے میں چرا لیتی ہے، جیسے سورج کی روشنی رات کے اندھیرے اور اندھیروں کو دور کر دیتی ہے۔ تیرا نقش میرے سینے میں کندہ ہے (اہورامزدا یعنی یاعلیؑ) میں اپنا سب کچھ آپ کو دیتا ہوں میں اپنے آپ کو، جسم اور روح دونوں، مکمل طور پر اور مکمل طور پر، جیسا کہ زرتشت نے کیا تھا ۔۔

میرا دل تیرے بارے میں کہتا ہے، میرا دل ایک تڑپ کے ساتھ تیرے لیے تڑپتا ہے (یاعلیؑ)، جو کبھی خاموش نہیں ہوتا۔ دنیا کی کوئی چیز (میرے اندر اٹھی) تیری بھوک اور پیاس پوری نہیں کر سکتی، تُو ہی وہ ہے جو میرا ہے، میری خوشی تجھ میں ہے، میری پناہ تجھ میں ہے، میرا سکون تجھ میں ہے (یاعلیؑ) مجھ پر جو کچھ بھی آئے اور جو بھی ہو، میں آپؑ کبھی نہیں چھوڑوں گا، مجھے آپ کے سامنے اور آپ کے ساتھ اور آپ کی نظر میں رہنے دو، میں آپ سے عاجزی سے دعا کرتا ہوں (یاعلیؑ) میری ساری زندگی تیرے گرد بنی ہے ---

جینے کے لیے کچھ بھی نہیں اگر تم مجھے چھوڑ دو، یہ میرے لیے موت ہے کہ جب میں تمہیں حاصل کروں گا، اور یہ میرے لیے زندگی ہے اگر میں آپؑ کو کھودوں (یاعلیؑ) دنیا کے خزانوں کا کیا فائدہ، اگر میں آپؑ سے محروم ہوں گا، اپنے عہدے اور طاقت کے باوجود جب میرا دل آپؑ سے چمٹ نہیں پاتا تو میں بدحواسی محسوس کرتا ہوں، میرا گھر خالی ہے اور آپؑ کے بغیر میرا دل خالی ہے، جب آپؑ چلے جاتے ہیں تو وسیع دنیا خالی لگتی ہے، تنہا تنہائی میں گھومتا ہوں، تو اے معبودوں کے خدا (یاعلیؑ) دن اور رات، زندگی اور موت میں میرے ساتھ رہ میری پہلی اور آخری امید تجھؑ پر قائم ہے (یاعلیؑ) تُو عقلمندوں کی بھلائی اور دانائی کی خوبی ہے۔ تُو میری تھکی ہوئی روح کی آرام گاہ ہے۔ جب آپؑ میری روح میں اترتے ہیں تو خوشی میرے پورے وجود کو بھر دیتی ہے، میری آنکھیں چمکتی ہیں اور میں سورج کی طرح چمکنے لگتا ہوں میری زندگی ایک شاندار رنگ اختیار کر جاتی ہے ---

میرے دماغ میں سچائی چمکتی ہے اور صداقت میرے سینے میں جوش مارتی ہے، جب تو میرے دل میں بستا ہے (یاعلیؑ) ---

تو سب کچھ ہے اور میں تیرا ہوں (یاعلیؑ) تم سب ہو اور جب تم میرے ہو تو سب میرا ہے، اہورامزدا (یعنی علیؑ) --- [1]

حضرت زرتشت نے ایک مقررہ وقت پر دنیا کا خاتمہ تمام مردوں کا زندہ کیا جانا اور اس کے بعد اجتماعی حساب کتاب یعنی قیامت کا تصور بھی پیش کیا ہے ، اس تصور کے مطابق قیامت کے قریب ایک "نجات دھندہ " (نجات دلانے والا) ظاہر ہو گا، جس کی سرکردگی میں خیر کو شر پر مکمل فتح حاصل ہو جائے گی اور موجودہ زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے گا - اس کے بعد تمام مردے زندہ کر دیے جائیں گے اور اجتماعی طور پر لوگوں کے اعمال کے مطابق فیصلہ ہو گا- [2]

زرتشتی عقیدے کے مطابق دنیا کو بارہ ہزار سال تک موجود رہنا ہے، نو ہزار سال کے بعد زرتشت دوبارہ آئے گا، دنیا میں اس کی آمد حتمی Resumption of good (نیکی کا دوبارہ آغاز) کی علامت ہے، اور وعدہ ہوگا ---

اس کے بعد مسیحا Saoshyant کی معجزہ نما پیدائش ہو گی، جس کا کام خیر کی تکمیل ہو گا ---

اس طرح کی تکمیل دنیا کے خاتمے کی تیاریوں میں سے ایک ہوگی، پھر آخری اور عظیم دن آئے گا جب اہورامزدا ،اہرمن (شیطان) پر غالب آ جائے گا اور اسے پاتال میں پھینک دے گا ، پھر مردوں کو ان کی قبروں سے اٹھایا جائے اور ان کا فیصلہ کیا جائے گا ---[3]

یا قائم آلِ محمد العجل (ساؤشینت، فائدہ لانے والا)

---

(1) Book; Homage Unto Ahura Mazda, by Dastur Dr. M. N N. Dhalla

(2)182 دنیا کے بڑے مذاہب صفحہ

(3) World CIVILIZATION page 96,97

• چینی مذہب میں اسماء علیؑ

تاؤ مت میں امیر المومنینؑ کے اسماء؛ تاؤ مت کا بانی لاؤزے تھا، وہ حضرت عیسیٰؑ سے 604 سال قبل ٹشو Tchu کے صوبہ میں پیدا ہوا تاؤ مت کی مذہبی کتاب کا نام "تاؤ تے چنگ" ہے جو لاؤزے نے لکھی لاؤزے کے مطابق تاؤ **Tao** تمام چیزوں کا انداز، اصول، جوھر اور معیار ہے - جس کے مطابق انہیں ہونا چاہیے - اپنے جوہر میں یہ (تاؤ) ابدی، **مطلق**، اور زمان و مکاں سے ماوراء ہے -

تاؤ کو "آسمانی راہ" کہا جاتا ہے، لیکن انفرادیت کے حوالے سے انسان کی راہ کہتے ہیں، **آسمانی** راہ اور انفرادی راہ ایک ہونے کے باوجود بہت مختلف ہے، **آسمانی راہ** ہی آقا کا کردار ادا کرتی ہے ، اور **انسانی راہ** خادم کی راہ ہے [1]---

تاؤ کے مختلف معانی بیان ہوئے ہیں، مثلاً خدا، آفاقی عقلِ کل، بے علت وجود یا علت العلل (علتوں کی علت)

امن کا راستہ [2]---، **تاؤتی چنگ** کا ترجمہ "**صراطِ مستقیم**" کیا گیا ہے --- **تاؤ** یعنی راستہ، ابدی قول، ابدی ہستی، جدید سائنس میں یہ بطور "**فطرت**" موجود ہے [1]---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ہر دین کی حقیقت ہوں، ہر دین کا مالک ہوں، ہر دین کا رہبر ہوں، ہر قوم میں میراؑ الگ نام ہے - ہمؑ اللہ کے اسماء ہیں ---

تاؤ کا ترجمہ ، **صراط-- صراطِ مسقیم** کیا گیا ہے، مولا علیؑ کے سوا کون صراط مستقیم ہے ؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا صراط المستقیم، **تاؤ** کا معنی **علت العلل** (سبب کا سبب) مولاؑ فرماتے ہیں - انا سبب، انا سبب الاسباب، انا مسبب الاسباب؛ میںؑ سبب ہوں میںؑ تمام اسباب کا سبب ہوں میں سبب بنانے والا ہوں ---

---

(1) فلسفہِ مذاہب صفحہ 216

(2) مذاہبِ عالم کا تقابلی مطالعہ صفحہ 331

تاؤ کا ایک معنی "فطرت" ہے ۔ ۔ ۔ ۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (الروم ۳۰)

تو اپنا چہرہ دین کی طرف رکھیں اللہ کی فطرت کہ جس پر اس نے لوگوں کو خلق کیا ہے ،اللہ کی خلقت میں رد و بدل نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ---

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں، فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا میں دین سے مراد ہماریؑ وَلایت ہے --- (تفسیر القمی)

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا: یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو خلق کیا ہے ---

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں اس سے مراد، اللہ نے اپنی توحید، محمدؑ کی رسالت، اور امیر المومنینؑ علیؑ کی وَلایت پر لوگوں کو پیدا کیا ہے [1]

اللہ کی توحید، محمدؑ کی رسالت، اور علیؑ کی وَلایت ، یعنی **لا الہ الا اللہ ،محمدؑ رسول اللہ، علیؑ ولی اللہ،** اللہ کی فطرت ہے --

توحید رسالت اور وَلایت پر پہلے بات کر چکے ہیں ،

توحید، نبوت و رسالت، اور وَلایت ان سب کی حقیقت علیؑ ہیں ۔ یعنی اللہ کی فطرت علیؑ ہیں **تاؤ** امیر المومنینؑ علیؑ کا اسم ہے ۔

امیر المومنینؑ حدیثِ طارق میں فرماتے ہیں: امامؑ صفات میں اللہ ہوتا ہے ۔(یعنی اللہ کی صفات کا مالک)

ہمؑ اللہ کے اسماء ہیں ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ **تاؤ مت** کے ماننے والے **تاؤ** (علیؑ) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

تاؤ مت کی تعلیمات میں تاؤ کا عقیدہ !

کائنات کے پیچھے کارفرما بنیادی اکائی ایک پر اسرار اور ناقابل بیان قوت ہے جو **تاؤ** (علیؑ) کہلاتی ہے۔ [2]

---

(1)تفسیر فرات

(2) مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا صفحہ 273، 278

تاؤ (علیؑ) بذاتِ خود کائنات کے پیچھے ایک مبہم اور غیر شخصی طاقت ہے اور کسی بھی لحاظ سے وہ کسی دیوتا کی نسبت خود **علت اول** ہے۔ **تاؤ (علیؑ)** کا وجود ہمیشہ سے ہے، وہ ہر جگہ موجود ہے، **تاؤ** ہی کی ذات سے تمام کائنات کی عظمت اور شان وشوکت قائم ہے، چاند اور سورج اپنے مدار پر اسی کی وجہ سے گھومتے ہیں، **تاؤ (علیؑ)** ننھے ننھے کیڑوں کو زندگی بخشنے والا ہے، **تاؤ** کا جسم نہیں وہ لطیف ہے ۔ تمام اجسام اسی کے پیدا کردہ ہیں، **تاؤ** کی کوئی آواز نہیں وہ تمام آوازوں کا خالق ہے، **تاؤ** غیر متحرک ہے، تمام کا خالق اور رازق ہے ۔**تاؤ (علیؑ)** نا قابل تقسیم ہے ۔ **تاؤ (علیؑ)** ہی آسمان کو سہارا دینے والا اور زمین کا بھی ، جس کی نہ کوئی حد ہے اور نہ انتہا، جس کی بلندی ناپی نہیں جا سکتی اور نہ ہی اس کی گہرائی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، تمام کائنات اسؑ کے قبضہ قدرت میں ہے، وہ بے حد لطیف اور پیچیدہ ہے، ہر شے میں اس طرح موجود ہے جس طرح پانی دلدل میں ہوتا ہے پہاڑوں کی بلندی اور غاروں کی پستی **تاؤ (علیؑ)** ہی کے دم سے قائم ہے، جانوروں کا چلنا پرندوں کا اڑنا چاند اور سورج کی روشنی کی گردش سب اسی کے فیض کے کرشمے ہیں، بہار کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا وہی چلاتا ہے ،

برسات کی سہانی بارش وہی برساتا ہے، پرندوں کے انڈے وہی دلاتا ہے، ان انڈوں سے بچے وہی نکالتا ہے، جب درختوں سے پتیاں نکلتی ہیں، انڈوں سے بچے اور رحم سے اولاد پیدا ہوتی ہے تو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب کے سب کام خود ہو رہے ہیں، کیوں کہ کرنے والا ہاتھ ہم کو نظر نہیں آتا، **تاؤ** کا جسم نہیں، اس کے ذرائع غیر محدود اور پوشیدہ ہیں، لیکن تمام چیزوں کو عدم سے وجود میں لانے والا وہی ہے، اس (علیؑ) سے کبھی کوئی بے کار اور غیر مفید کام نہیں ہوا [1،2]

---

(1)مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ صفحہ 331،32

(2)دنیا کا مذہبی نظام

تاؤ کی معرفت

لاؤزے، **تاؤ (علیؑ)** کے بارے میں کہتا ہے، **تاؤ** کے **متعلق معلومات** حاصل کرنا یا اس کی معرفت تک پہنچنا مشکل کام ہے، کیونکہ اس کا حصول قوت بازو پر منحصر نہیں اور نہ ہی دوسروں کی مدد اس سلسلہ میں کارآمد ثابت ہو سکتی ہے، کیونکہ جو **تاؤ** کے **متعلق** بتلاتے ہیں وہ **تاؤ** کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور جو جانتے ہیں اس کے **متعلق** گفتگو نہیں کرتے ۔ **تاؤ (علیؑ)** کے **متعلق** ہم سب یہ جانتے ہیں کہ وہ ہے، اور اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں جان سکتے ۔ [1]

لاوزے کا کہنا ہے، **تاؤ** کا راستہ عمل کرنے کا سوچے بغیر عمل کرنا، معاملات کی مشکل محسوس کئے بغیر انہیں نمٹانا، کسی ذائقے کا امتیاز کئے بغیر چکھنا، چھوٹے کو بڑا اور کم کو زیادہ سمجھنا، اور ہمدردی کی ساتھ درد کی تلافی کرنا ---

لاؤزے (تاؤ مت کا بانی) کہتا ہے:

تاؤ (علیؑ) واحد ہے، یہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا، یہ لافانی اور ناقابل تردید ہے۔ **تاؤ** بے نام اور غیر مادی اور حسیات (حس کی جمع) سے ناقابل ادراک ہے، ہم اسے دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے، اور ہم اسے **"یکساں رو"** کا نام دیتے ہیں، ہم اسے سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے، اور اسے **"ناقابل سماعت"** کا نام دیتے ہیں، ہم اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں مگر سمجھ نہیں پاتے اور اسے **"لطیف"** کا نام دیتے ہیں، ان خصوصیات کی وجہ سے **تاؤ (علیؑ)** کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ [2]

لاؤزے کہتا ہے، سب چیزیں جو خلق ہوتی ہیں اپنے خالق کی طرف لوٹ جائیں گی، لیکن یہ واپسی پُر امن ہو گی، یہ نظامِ قدرت ہے کہ چیزیں پیدا ہوتی رہیں گی اور ختم ہوتی رہیں گی، صرف وہ (**تاؤ**) ہی باقی رہے گا۔ [3]

---

(1) تاریخ مذاہب صفحہ 126،127 دوسرا ایڈیشن 1968ء ،مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ۔

(2) فلسفہ مذاہب صفحہ 216، 17

(3) تاؤتی چنگ 16

وہ (**تاؤ، علیؑ**) میرا رہبر ہے، وہ دس چیزوں کے بارے میں فیصلے کرتا ہے، تھکتا نہیں۔ اُسکی سخاوت اور فیاضی ہزاروں، لاکھوں نسلوں تک پھیلی ہوئی ہے، لیکن وہ کسی پر احسان نہیں جتاتا۔ وہ قدیم ترین شے سے بھی زیادہ قدیم ہے، اس کی حکمرانی افلاک پر محیط ہے۔ اور زمین پر بھی اسی کی بادشاہت ہے، وہ اپنے آپ میں واحد ہے --- (چوانگ ژد 6)

تاؤ کے متعلق مکالمہ !

تنگ کواؤ ژو نے چوانگ زو سے پوچھا۔ ---

تاؤ (علیؑ) کس کو کہتے ہیں اور وہؑ کہاں ہے؟

چوانگ ژو نے جواب دیا: وہؑ ہر جگہ ہے

تنگ نے کہا ایسے بات نہیں بنے گی، آپ مخصوص جگہ بتائیں ---

چوانگ نے جواب دیا: وہ کیڑی (چیونٹی) میں ہے ---

تنگ نے کہا: آپ اتنے نیچے کیوں چلے گے ہیں؟

چوانگ نے کہا: وہ گھاس پھوس میں بھی ہے ---

تنگ نے کہا: آپ تو مزید نیچے چلے گئے --

چوانگ نے کہا: وہ مٹی کے ذرے میں بھی ہے ----

پھر چوانگ نے کہا! خاص جگہ یا چیز کا نہ پوچھو، **تاؤ (علیؑ)** ہر جگہ ہے ۔کائنات کی کوئی شے **تاؤ** سے خالی نہیں، وہ مکمل ترین ہستی ہے، عظیم ترین ہستی ہے **تاؤ** ایک ہی ہے، وہ یکتا ہے، اُس جیسا کوئی نہیں --- (چوانگ ژو 22)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ وہ ہوں کہ جس جیسا کوئی نہیں ---

چین کے دیگر مذاہب میں چند اسماء؛

天 Tian **تیان** (آسمان) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ساتوں 7 آسمان ہوں ---

上天 Shàngtiān **شینگ تیان** (جنت) علیؑ سے بڑھ کر مومنین کے لیے کون سی جنت ہے

古盘**پانگُو یا، پنگو** (قدیم وجود، الاول) چینی مذہب کے مطابق پنگو ایک دیوتا ہے جس نے دنیا کو خلق کیا اور اس کا وجود دنیا میں آسمان، زمین اور چاند سورج ستاروں روشنی، ہوا اور دریا میں بدل گیا ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ نے مخلوق کو خلق کیا ہے، تم جہاں بھی مجھےؑ طلب کرو گے پاو گے، ساری کائنات میرےؑ اسم سے بنی ہے ہر شے پر میراؑ اسم لکھا ہے ---

至上者 Zhìshàng zhě **زھی شینگ زھی** (عظیم ترین ہستی، اعلیٰ ہستی، سپریم)

太帝 تائی ڈی (شہنشاہ) علیؑ کا شہنشاہ ہونا ہی اللہ کا شہنشاہ ہونا ہے ، کیونکہ علیؑ اللہ کی وجودی صفات ہے ---

آین لا (پُرامن سہارا) مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ ہر ضعیف کے لیے پناہ گاہ ہوں ---

主真**زھین زھو** (سچا مالک، اللہ)

主天 **تیان زھو** (آسمان کا مالک، رب السماوات، خدا) مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ ہی زمین اور آسمانوں کا رب ہوں --

帝上**شنگ ڈی (حاکم اعلیٰ)**

- **بدھ مت؛**

بدھ مت ہندوستانی مذاہب میں سے ایک مذہب ہے ----

بدھ مت کا آغاز حضرت عیسیٰؑ سے 600 سال پہلے ہوا[1] گوتم بدھ حضرت عیسیٰؑ سے 567 سال پہلے نیپال کے قصبے کپل وستو کے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں لمبنی میں پیدا ہوئے، ان کا باپ شدھو دھن شاکیہ قبیلے کا سردار تھا، (دوسری روایت کے مطابق شدھو دھن مہا راج تھا بادشاہ تھا) گوتم کی ماں انہیں جنم دینے کے سات دن بعد فوت ہو گئی[2] ان کے والد کے دربار میں ایک جوتشی پنڈت آیا، اور اس نے بچہ کا زائچہ دیکھ کر یہ پیشن گوئی کی گوتم بڑا ہو کر یا تو ایک بہت مشہور سنیاسی (تارک الدنیا) یا ایک بہت بڑا بادشاہ بنے گا۔ اس پیشن گوئی سے متاثر ہو کر گوتم بدھ کے والد راجا سدودھن نے جو گوتم کو بہت بڑا بادشاہ دیکھنا چاہتا تھا۔ ایک محفوظ محل بیٹے کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا چونکہ دنیا میں رائج مختلف خیالات اور اثرات میں سے بعض سنیاس (دنیا سے الگ رہنا) کی طرف رہنمائی کر سکتے تھے، جس کا ان دنوں ہندوستان میں کافی چرچا ہو چلا تھا، اس لئے ان سے محفوظ رکھ کر اگر محل کے ماحول میں گوتم بدھ کی پرورش کی جائے تو ان کے سنیاسی بننے کے خطرے کو ہمیشہ کے لیے ٹالا جاسکتا ہے، چنانچہ راجہ نے ایک الگ محل بنوایا جس میں سیر و تفریح اور دل بہلانے کے تمام مشغلے فراہم تھے ----

عمر کے ساتھ ساتھ شہزادہ گوتم بدھ کے اندر غور و فکر، سنجیدگی، اور احساس کی تیزی جیسی خصوصیات بڑھتی جا رہی تھی، جو راجہ سدودھن کو تشویش میں مبتلا رکھتی تھیں، چنانچہ گوتم کو مزید پابندیوں میں الجھانے کے خیال سے 16 سال کی عمر میں ان کی شادی ان کے ننھیال میں راجکماری یشودھرا سے کر دی ---

---

(1) مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا صفحہ 212

(2) فلسفہ مذاہب صفحہ 181

لیکن ان تمام انتظامات کے باوجود شہزادہ گوتم کو زندگی کی سطحی دلچسپیاں اپنی طرف نہ کھینچ سکیں، ان کے دل میں حقیقت کو جاننے کی آرزو تھی ، شہزادہ راجکماری کے ساتھ 10 برس رہے، ان کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔۔۔[1]

حقیقت کی تلاش کی جستجو کی خلش سے مجبور ہو کر نوجوان شہزادہ گوتم نے ایک رات اپنے رتھ بان

(گھوڑا گاڑی چلانے والے) کو مجبور کیا کہ راجا سدودھن کے حکم کے خلاف وہ ان کو اپنے رتھ پر بٹھا کر محل سے باہر شہر لے چلے، درحقیقت زندگی کے حقائق سے دور، محل کی بناوٹی اور پرتکلف زندگی قید رہنا اب گوتم کے کیے ناقابل برداشت ہو چکا تھا[2]۔ بس یہاں سے ان کا سنیاس (تارک الدنیا) اور حقیقت کی طرف سفر کا آغاز ہوتا ہے ۔وہ عظیم تارک الدنیا ایک مفلس طالب علم اور بے گھر سالک کی طرح نکل پڑا، اس کا وفادار نوکر چنن ان کے ساتھ تھا گوتم نے اسے بھی واپس بھیج دیا ، اس عظیم سنیاس کے وقت شہزادہ گوتم کی عمر 29 سال تھی، سنیاس اختیار کرنے کے بعد پہلے گوتم سدھارتھ نے اپنی روحانی تشنگی کا علاج رائج الوقت علوم کے ذریعے کرنے کی کوشش کی، اس مقصد کے لئے وہ اُس وقت کے ایک مشہور عالم الاراکلاما کے پاس پہنچے، اور اس سے رائج علوم کی تحصیل کی، جب اس عالم کی تمام معلومات بھی ان کے مسئلے کو حل نہیں کر سکی تو گوتم سدھارتھ نے سمجھ لیا کہ ان کی جستجو کا حل کتابی علم کے ذریعے ممکن نہیں ۔ چنانچہ انہوں نے عالموں سے رجوع کا سلسلہ ختم کر دیا اور اپنے گوہرِ مقصود کو پانے کے لیے کسی اور طریقے کی تلاش میں ادھر اُدھر گھومتے رہے ۔ اُس زمانے میں ہندوستان میں یہ خیال بہت عام تھا کہ روحانی ترقی کے لیے جسم کو تکلیف پہنچانا نہایت مجرب نسخہ ہے، اس لیے گوتم نے بھی اس طریقے کو آزمانے کی سوچی اور اس طرح ان کی زندگی میں شدید جسمانی ریاضتوں کا دور شروع ہوا ۔۔۔۔

---

(1) مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا

(2) دنیا کے بڑے مذاہب

جس کو انہوں نے انتہا تک پہنچا دیا، اس قدر شدید جسمانی ریاضتیں کیں کہ ان کا بدن سوکھ کر ہڈیوں کا پنجرہ رہ گیا اور وہ مرنے کے قریب ہو گے، اس مرحلہ پر گوتم کو خیال آیا کہ جسمانی ریاضت کا یہ طریقہ بھی ان کے مسئلے کو حل نہیں کر سکتا، گوتم نے اس سلسلے کو یہ کہتے ہوئے ختم کیا کہ " نجات کا راستہ جسم کو گلا دینے والی شدید جسمانی ریاضت سے نہیں بلکہ ایک معتدل زندگی کے ذریعے ہی مل سکتا ہے اس وقت گوتم کو سنیاس اختیار کئے ہوئے 6 سال ہو چکے تھے، اور وہ ابھی اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے ۔ اُسی شام گوتم نے اپنا برت (روزہ) توڑا اور جسم کی کم از کم ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے ایک معتدل زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا، گوتم ایک **پیپل** کے پیڑ کے نیچے گھاس کا آسن بنا کر **مراقبہ** (سوچ بچار، دھیان) کے انداز میں بیٹھ گے، اور انہوں نے یہ عہد کیا کہ اُس وقت تک وہ اسی جگہ بیٹھے رہیں گے جب تک وہ **ابدی مسرت** کے راز کو نہ پالیں، یا موت ان کو اپنی آغوش میں نہ لے لے۔ یہ عہد کر کے گوتم اپنے مراقبہ میں غرق ہو گے ---

بدھ روایت کے مطابق، رات کے پہلے پہر گوتم سدھارتھ نے اپنے مراقبہ کے دوران وہ علم حاصل کیا جو قدیم ہندوستان میں اعلی روحانیت کا خاصہ سمجھا جاتا تھا۔ آدھی رات کے قریب ان پر چار عظیم حقائق کا انکشاف ہوا جن میں بدھ مت کا بنیادی فلسفہ مضمر ہے جس کو ایک حصہ سلسلہ علت و معلوم زندگی کی حقیقت کو عیاں کر دیتا ہے ----

رات کے آخری حصہ میں گوتم سدھارتھ نے اپنے مراقبہ ہی کے اندر **نروان** (نجات) حاصل کرلیا، اور اسی طرح اپنے مقصود کو پہنچ کر وہ گوتم سدھارتھ سے **گوتم بدھ** ہو گئے، نروان میں گوتم بدھ کو زندگی کے مسئلے کا حل مل گیا، ان کی ہر خلش دور ہو گئی، اور وہ **ابد مسرت** کے حصول میں کامیاب ہوگے ----

یہاں سے گوتم بدھ کی تبلیغ کا آغاز ہوا ۔ بدھا یعنی **دانا**، بدھا : بُدھ ، بُدھی سے ہے، بُدھی یعنی عقل، **بدھ** یعنی ہوشیار اور روشنی والا عالم ۔

نروان یعنی نجات، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میریؑ وَلایت ہی نجات ہے ۔ یعنی وَلایت علیؑ ہی وہ نروان ہے جسے گوتم حاصل کرنے کے بعد **بدھ** بنے، ---

عرفان اور روشنی (وَلایت) حاصل کرنے کے بعد گوتم بدھ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اے دین دارو! میں نے اس طرح رنج و غم کی حقیقت کو اور اس کے غیر متناہی ہونے کو اور اس کے دور کرنے کے طریقے کو سیکھا ہے، میں نے معلوم کیا ہے کہ خواہش نفسانی کی کیا مصیبت ہے، دنیاوی زندگی اور اجل کی کیا مصیبت ہے، ان کل مصیبتوں سے انسان کیسے بچ سکتا ہے، یہ مصیبتیں کس طرح بلکل غائب ہو سکتیں ہیں، بلا اس کے کہ کوئی نشان باقی رہ جائے، مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مایا کیا ہے، مایا کی مصیبت کیا ہے اس سے انسان کیسے سربر ہو سکتا ہے دراصل گوتم کا یہ معراج تھا۔ [1]

گوتم بدھ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اللہ اور حیات بعد الموت ، قیامت کے منکر ہیں، لیکن یہ خیال بالکل بے بنیاد اور غلط ہے، اصل بات یہ ہے کہ گوتم بدھ نے ویدک دھرم کے تصور خدا اور روح سے انکار کیا ہے، ویدک دھرم میں روح کو ازلی ابدی اور غیر متغیر مانا جاتا ہے، اور اللہ کو ہمہ اوست تصور کیا جاتا ہے، بدھ ان نظریات کو نہیں مانتے تھے، اس بات کی تائید بدھ مت کی اشوک کی کتب سے ہوتی ہے ۔ جب گوتم بدھ کو **پیپل** کے درخت کے نیچے **بدھ** کا رتبہ ملا تو وہ ایشور کے حضور یوں دعا گو ہوا۔

" اے جسد خاکی کے بنانے والے، جب تک میں نے تجھے نہیں پایا تھا، مجھے حیات و ممات(موت کی جمع)کے بہت سے مرحلوں سے گزرنا پڑتا تھا اور وہ سب دور انگیز صورتیں تھیں، مگر اب میں نے تجھے دیکھ لیا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ تو اس جسد خاکی کو پھر نہ بنائے گا، دل نے دولت نروان حاصل کر لی ہے، تمام خواہشات فنا ہو گئیں[2] ---

پرنسپ جو کہ اشوک کے کتبوں کو پڑھنے والا پہلا محقق ہے۔ لکھتا ہے کہ جب ستونی کتبہ ہفتم اور دھولی کتبہ دستیاب ہوئے تو ان کتبوں میں تین جگہ" **ایسانا** Isana " کا ذکر آتا ہے جس کے معنی ایشور کے ہیں ---

---

(1) للست دستر بائیسوں باب

(2)دھمپد 5:153

ایسانا" اللہ کے ناموں میں سے ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ہمؑ اللہ کے اسماء ہیں، اور گوتم نروان (نجات، ولایت) حاصل کرنے کے بعد اسے پکار رہے ہیں جس نے یہ خاکی جسم بنایا !

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ نے آدمؑ کی طینت کو اپنے ہاتھوں سے چالیس شب و روز خمیر کیا۔[1]

ایسانا (علیؑ) پر ایمان لاؤ، اور اس کی ہستی کا اقرار کرو، کیونکہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کی ہی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے[2]

ایک دفعہ گوتم بدھ نے فرمایا: جب کوئی حق قبول کرے ، پاک صاف زندگی گزارے بے حد محبت بھرا دل رکھتا ہو، جو سب تب بلا تفریق پہنچے۔ وہی **برہما** کے وصال کو حاصل کرنے کے قریب ہے، وہ موت کے بعد جسم فنا ہو جائے گا **برہما** ہم سے جا ملے گا، جو ہمیشہ یکساں ہے [3]

گوتم بدھ کہتے ہیں، جو حق قبول کرے وہی **برہما** سے ملتا ہے، **برہما** یعنی خالقِ کائنات ۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں حق ہوں ، میں کائنات کا خالق ہوں، گویا! گوتم بدھ یہ کہنا چاہتے ہیں، کہ جو علیؑ کو قبول کرے گا وہی علیؑ "سے جا ملے گا۔ نِروان (مُکتی، نجات) ہی میں انسان دُکھوں سے مکمل چھٹکارا اور ابدی مسرت حاصل ہوسکتی ہے،

اور وہی انسان کا مطلوب ہو سکتا ہے" نجات یعنی وَلایت ، نجات یعنی علیؑ

<u>**وَلایت و معرفت کی مسرت:**</u> پیپل کے پیڑ کے نیچے نِروان (معرفت، اور نجات) حاصل کرنے کے بعد گوتم بدھ کچھ عرصہ سے اس نجات کی مسرت میں غرق رہے، اس دوران ناگوں کے بادشاہ مکالندا نے اُن کی حفاظت اور خدمت کی ۔ کچھ عرصہ بعد اُس نے ایک نوجوان کی شکل اختیار[4] کر کے اپنے آپ کو گوتم بدھ کے سامنے پیش کیا جس پر اُس (ناگ، اژدھوں کے بادشاہ نے) نے اس طرح اپنے خیالات کو ظاہر کیا

---

(1) بیان الامامت جلد 1 صفحہ 427 (2) دھولی کا پہلا کتبہ۔ (3) تیوی جاستا

(4) یہاں کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ ناگ اور شکل تبدیل کرتا ہے ۔ اگر آپ اُس واقع کو ذہن میں لائیں کہ جب امیر المومنینؑ منبرِ سلونی پر جلوہ گر تھے اور ایک بہت بڑا اژدھا مسجد میں داخل ہوا، جو شکل بدل کر آیا تھا اور قومِ جنات میں سے تھا، تو یہ بھی کوئی ایسا معاملہ ہو سکتا ہے ۔

"گوتم بدھ سے کہا! اُس شخص کی تنہائی کس قدر پر مسرت ہے جو مکمل خوشی سے بہرہ یاب ہے، جس کو حق (**علیؑ**) کی معرفت حاصل ہو چکی ہے،جو حق (**علیؑ**) کا مشاہدہ کر رہا ہے، باعث مسرت ہے، بغض و نفرت سے چھٹکارا پالنا اور تمام مخلوقات کے سلسلے میں ضبطِ نفس کا حامل ہونا، باعثِ خوشی نفس پروری سے رہائی حاصل کر لینا تمام خواہشات کے پار ہو جانا اور اس تکبر کو جو " میں ہوں" کے تصور سے پیدا ہوتا ہے ایک طرف اُٹھا کر رکھ دینا۔ یہی صحیح معنی میں اعلیٰ ترین مسرت ہے ۔

بعد میں، آجیوکا (ننگے فقیروں) میں سے ایک شخص اپا کا نے مہاتما بدھ کو بودھی درخت اور گیان (علم) کے بیچ، راستے میں سفر کرتے ہوئے دیکھا اور اُس نے بدھ سے سوال کیا: " دوست! تمہارا چہرہ بہت پرسکون ہے تمہارے بشرے (پیشانی) سے اخلاص اور نورانیت جھلک رہی ہے، کس کے حوالے سے تم نے ترکِ دنیا اختیار کیا؟ کون تمہارا استاد ہے؟ تم نے کس کا مسلک اپنا رکھا ہے؟

جب اُپاکا، آجیوکا (فقیر) نے اس طور پر گفتگو کی تو مہاتما بدھ نے اس کو یوں خطاب کیا:

میں نے تمام دشمنوں پر فتح پا لی ہے، میں دانا ترین، ہر صورت میں عیب سے پاک ہوں، میں ہر چیز کو ترک کر چکا ہوں ۔

اور خواہشات کو فنا کر کے نجات (معرفت) حاصل کر چکا ہوں، خود کو اپنی کوشش سے مغفرت حاصل کرنے کے بعد اب میں کس کو اپنا استاد کہوں؟ میرا کوئی استاد نہیں ہے، میرا کوئی ہم پلہ نہ انسانوں میں ہے نہ دیوتاؤں (فرشتوں) میں، میں ہی عظیم ترین استاد ہوں، اور اکیلا ہی (علیؑ کا) عارف ہوں، میں نے ٹھنڈک پالی ہے اور نِروان (وَلایت) حاصل کر لیا ہے، حق (علیؑ) کی بادشاہت قائم کرنے میں بنارس کے شہر جا رہا ہوں، اس دنیا کی تاریکی میں، میں آبدیت (وَلایتِ علیؑ) کا نقارہ بجاؤں گا[2][1]

اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ علیؑ کی معرفت والا شخص عام نہیں ہوتا ----

---

(1) دنیا کے بڑے مذاہب صفحہ 378

(2) مہاواگا 8،7،1

مہاتما بدھ اور علیؑ

بدھ عارف اور درویش تھے، حقائق پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش نہ کی جائے تو حقیقت کو سامنے آتے دیر نہیں لگتی، اور مہاتما بدھ کی روح خود زبانِ حال سے پکار اُٹھے گی۔ بدھ کے درویش اور فقیر ہونے کا حقیقی واقعہ اگر ہم سُنائیں تو ممکن ہے کسی کو یقین نہ آئے، آپ یہ واقعہ بدھ ودیا کے ایک گیانی شاستری کی زبانی سُنیے ۔

مسٹر ایل کے بھٹناگر ۔ ایم ۔ اے ۔ آئی ۔ ایس ۔ (انڈین ایجوکیشن سروس) اپنی کتاب تصنیف " بودھیا چمکتا" مطبوعہ انکارپسٹ کالیہ کانپور 1927ء میں لکھتے ہیں ---

شری مہاتما بدھ کی اہنسا اور جیون رکھشا [1]، سادھونیت [2]، اور ویدانت اور ان من پرکاشیا [3] اور یوگ جوگ [4] اور دوسرے آتمیہ [5] کا یا کلپی کتھاؤں [6] کی نیو [7] جو اُن کی دویا [8] اور ان کے شاستروں [9] سے ملتی ہے۔

صرف یہ کہ ایک دن شری پوجیہ [10] پاد مہاتما بدھ جی اپنے محل میں سوئے ہوئے تھے، کہ ایک دن چیخ کر اُٹھ بیٹھے، اُن کے نینوں سے آنسوؤں کی بڑی بڑی لڑیاں لٹک رہی تھیں، اور وہ کسی دکھ اور بڑے رنج و عالم میں دکھائی دے رہے تھے ۔ اُن کی چیخ سن کر ان کا وئیدیا منتری (وزیر تعلیم) بھی چونک اُٹھا ، جو اُن (گوتم) کے پاس ہی نندیا کر رہا تھا، اور اس نے بڑے پریم سے تھانپا دے کر پوچھا :

" راج کمار جی کیا ہوا آپ نے کیا کوئی بھیانک سپنا دیکھا ہے؟ کیا کسی چیز سے ڈر لگا ہے؟

مہاتما جی نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا! دیکھا تو سپنا ہے مگر سپنا نہیں کچھ اور ہے، ہاں کچھ اور ہے !

منتری نے ان کی سیوا میں بڑی بنتی (گزارش) کی تب مہاتما بدھ نے کہا ---

---

(1) جانداروں کی حفاظت۔ (2) فقیری درویشی۔ (3) روشن ضمیری۔ (4) محویت، عبادت، ریاضت

(5) روحانی انقلاب (6) واقعات قصے کہانیاں۔ (7) بنیاد۔ (8) علم و عرفان (9) مذہبی کتب (10) قابل پرستش

" منتری جی تم جانتے ہو کہ میں دھارمک[1] پتکسیں بڑے غور سے پڑھتا ہوں، اور دھرموں (ادیان) کے بکھیڑوں کی چھان بین کرتا رہتا ہوں، تم جانتے ہو کہ میں ایشور بھگتی[2] کی بڑی اِچھیا (خواہش) رکھتا ہوں، اور بھگوان کے چمتکار (معجزہ، نظارہ) دیکھنے کے لیے جنگلوں اور بنوں میں چلا جاتا ہوں اور آج کی نہ پوچھو کسی پرم آتما[3]، نے مجھے آشیرباد (خوشخبری، دعا) دی ہے، کہ تمہاری تپسیا (عبادت، بندگی، ریاضت) سپھل (کامیاب) ہوئی --- جاؤ میرے نام کی مالا جپو (میرے نام کی تسبیح کرو) جو چاہو گے مل جائے گا، میرا نام **آلیا** ہے ---

مجھے ملنا ہو تو میرا مکان پوتر استھان (مقدس مقام) میں پھٹی ہوئی دیوار کے پاس ہے وہاں پر میں تمہیں ایک بالک (بچے) کے روپ میں ملوں گا[4]--- مگر وہ سمے (وقت) ابھی دور ہے----

اے منتری! یہ کہہ کر اُسؑ (**آلیا**) نے چمکتی ہوئی تلوار نکالی اور گرجدار آواز میں کہا ---

" دیکھ میںؑ سنگھ (شیر) ہوں، مجھے پرمیشور نے سنگھ بنا کر بھیجا ہے (مجھے اللہ نے شیر بنا کر بھیجا ہے)

خود کو پاپوں اور اَپرادھوں (گناہوں اور جرم) سے روک، من کے روگ (اندرونی بیماری، دل کی بیماری) ہٹا ---

ہردے (دل، روح) کو ستھرا کر میرےؑ مہاراج (بادشاہ محمدؐ) آنے والے ہیں، اور انؑ کا کہنا مان اور میرےؑ مہاراج کے مہاراج کا بھی،

---

(1) مذہبی کتابیں (2)۔ ان اسماء کے بارے میں آگے چل کر بات کی جائے گی، (اللہ کی عبادت)۔ (3) عظیم ہستی

(4) مومنین غور فرمائیں! بدھ کے خواب کا ایک ایک لفظ اپنی ترجمانی کر رہا ہے، مہاتما بدھ کے پرم آتما نے کتنے صاف اور واضح الفاظ میں اپنا نام اور مقام ظاہر کیا ہے، **آلیا**، **یعنی علیؑ جو عبرانی کے ایلیاہ** کے مترادف ہے، پھر اس فقرہ پر غور فرمائیں ، مجھے ملنا ہو تو میرا مکان پوتر استھان میں پھٹی ہوئی دیوار کے پاس ہے وہاں میں تمہیں بالک کے روپ میں ملوں گا، کیسے صریح الفاظ میں کعبہ کے اندر ظہور کا اظہار فرمایا ہے مولاؑ نے، اور امیر المومنینؑ نے بدھ سے فرمایا ہے کہ میرے نام کی تسبیح کرو جو چاہو گے ملے گا۔ یعنی جاؤ اور علیؑ علیؑ کرو تم جو چاہو گے ملے گا، بدھ کو بدھ کہا ہی علیؑ کی وجہ سے جاتا ہے ----

میںؑ تجھے اپنا **چیلا** (بندہ، غلام) بنا کر اس ملک کی شودھنا کے لیے بھیجتا ہوں دھوکا نہ کھانا - (امیر المومنینؑ کی طرف سے گوتم بدھ رہنما[1] مقرر ہوا)

پس، مہاتما بدھ ایک مرتبہ سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ایک تو جسمانی تکلیف رنج و ملال ہوئی دوسرے عوام کی مخالفت نے انہیں اور بھی پریشان کر دیا، برہمنوں اور اونچی ذات مہتوں پر وہتوں نے ان سے خوب عداوت بڑھائی، اس لئے کہ بدھ مت کی تعلیمات (توحید، مساوات، اتحاد اقوام، رحم و کرم اور عدم تشدد) نے مخلوق کا خون چوسنے والے خود ساختہ جھوٹے رہنمایان مذہب کے اباطیل اکا ذیب کی بنیادیں ہلا دیں،اور وہ اپنا سر پیٹتے رہ گے، پس انہوں نے بدھ پر ظلم توڑنا شروع کر دیے اور ان کے مشن کو ناکام بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، بدھ کے لیے اس سے زیادہ مصیبت اور کیا ہو سکتی تھی؟ باوجود یہ کہ وہ دنیاوی تعلقات سے الگ ہو گئے تھے اور عالم کون و فساد کی ہر شے کو طیب کر بن میں جوت لگائے مالکؑ حقیقی کی یاد میں محو رہتے تھے ، مگر شدید مخالفت اور بدترین عداوت سے انہیں دوچار ہونا پڑا، اس وقت انہوں نے دعا فرمائی؛

اے پیاروں کے پیارے اے **آلیاؑ**، سب پر غالب آنے والےؑ (ہر غالب پر غالب آنے والے) اپنا جلوہ دیکھا، میری دستگیری کر، اے پرماتما کے شیر (اسد اللہ) دنیا کی لومڑیاں مجھے کھا جانا چاہتی ہیں، تجھے اس کی قسم جس کا تو دوست اور بازو ہے[2] -

تجھے اس کی قسم میں جس کی شکتی (طاقت) تیرے اندر ہے، میری مشکل کشائی کر تیراؑ وعدہ ہے کہ مصیبت پر پہنچوں گا ---

---

(1) قوم کی اصلاح و ہدایت کے لیے ہر قوم میں رہنما (ڈرانے والے، بشارت دینے والے) بھیجے جاتے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے **وَلِکُلِّ قَوۡمٍ نَذِیۡرٍ ، وَ لِکُلِّ قَوۡمٍ ھادٍ** ، ہر قوم میں ڈرانے والے اور ہدایت دینے والے مقرر کیے گئے ہیں، ہندوستان کے رشیوں، منیوں، مہاتماؤں اور اوتاروں کے حالات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا ان میں سے کسی نے بھی بت پرستی اور کفر اور شرک کی تعلیم نہیں دی۔ بعد میں ان کی تعلیمات مسخ ہو گئی اور ایک اللہ کو منوانے والے خود مشرکین کے معبود بن گئے ---

(2)اس سے مراد قدرت اللہ ہے ، اور مولا محمدؐ کا بازوٗ بھی

اب امداد کا وقت آیا ہے آ جلدی آ! ورنہ میں برباد ہو جاؤں گا، تیراً نام وہ ہے جو پرم آتما کا ہے، (یعنی اللہ بھی علی ہے، اور آپؑ بھی علیؑ ہیں) آ کہ تجھے دیکھنا [1] ہزاروں پرارتھناؤں کے برابر ہے، تو بھگوان جی کا چہرہ ہے، (وجہ اللہ) میرے پیارے توؑ (علیؑ) سب کچھ ہے، اور میں تیرے بغیر کچھ بھی نہیں، تو سب کچھ دیکھ رہا ہے سب حال تیرےؑ سامنے ہے، میری تکلیفوں کا تجھے علم ہے تو ہی ان کو دور کر سکتا ہے، **اوم آلیا، اوم آلیا، اوم آلیا** ۔۔[3]،[2] **(اوم ایلیاہ، اوم میرے مولا علیؑ کا اسم ہے)**

بدھ کی یہ دعا "بدھ یوگیا" کے نام سے معروف ہے۔ بدھ نے اوم ایلیاہ کو پکارا مدد چاہی دعا مستجاب ہوئی ---

مشکل کشاؑ نے بدھ کا ہاتھ پکڑا، دنیا جانتی ہے اور تاریخ اس پر پردہ نہیں ڈال سکتی، کہ بدھ کو اس کی بدولت کس قدر کامیابی ہوئی، عوام تو کجا، بھارت کے راجوں مہاراجوں نے ان کا مذہب قبول کیا، اور پھر ہندوستان کے علاوہ بدھ مذہب سری لنکا، برما، آسام، چین، جاپان، سیام، تبت، ایسے دور دراز ملکوں میں پھل گیا، اور یہ سب **ایلیاہؑ** کی کرم نوازی سے ہوا، موجودہ بدھ مت کی اصلی یعنی ابتدائی بدھ کے دور کی تعلیمات سے کچھ تعلق نہیں ہے، جس طرح حضرت عیسیٰؑ اور موسیٰؑ کی اصل تعلیم کو بدل ڈالا گیا اس طرح بدھ کی تعلیمات بھی بچ نہ سکیں اور ختم ہو گئیں ---

لیجئے بدھ مہاراج بستر مرگ پر دراز ہو گئے اب وہ چند لمحوں کے مہمان نظر آتے ہیں ان کا سب سے محبوب چیلا آنند ان کی سیوا میں بیٹھا ہے، اور ان کی نازک حالت کو دیکھ کر زار و قطار رو رہا ہے جب بدھ جی نے اپنے پیارے شاگرد کا یہ حال دیکھا تو اس کو بہت تسلی دی اور مسکراتے ہوئے کہا: پیارے آنند! غمگین نہ ہوں آنسو مت بہاؤ میں تجھے کئی مرتبہ پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اپنی محبوب و مطلوب اشیاء کو،

---

(1) علیؑ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے

(2) کتاب نادِ علیؑ (ریاض جعفری ایڈووکیٹ) صفحہ 104 تا 109

(3) بودھیا چمتکار ، الرسالۃ العلمیہ فی الاخبار المعصومینؑ ص 258

چھوڑنا اور اس دنیا میں ہر چیز سے جدا ہونا انسانی فطرت میں داخل ہے اگر میں جا رہا ہوں تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے ۔

آنند نے عرض کیا، مہاراج! آپ کے بعد ہمارا کون والی ہو گا کون تعلیم دے گا؟

بدھ نے جواب دیا: آنند خوب یاد رکھو دنیا میں صرف میں ہی بدھ بن کر نہیں آیا۔۔۔

اور نہ ہی اس سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں جب وقت آئے گا تو ایک دوسرا بدھ معبوث ہوگا جو اللہ کا نور ہوگا، بہت ہی مقدس و مطہر اس کو حکمت کا وافر دیا جائے گا وہ اقبال مند ہوگا، اسرار کائنات کا علم نسل انسانی کا بے نظیر ہادی، وہ مصلح، جن و انس کا معلم وہ انہی ازلی صداقتوں کو تم پر ظاہر کرے گا جو میں نے تم کو سکھائی ہیں، وہ اپنے دین کی تبلیغ و اشاعت میں ہر لحظہ مصروف رہے گا، جو فی الحقیقت نہایت ہی شاندار ہوگی وہ اپنی حیرت انگیز کمال اور انتہائی عروج کی وجہ سے پر شکوہ اور صاحب جلال و جمال ہو گا اس کی تعلیم زندگی روح، اور اس کی تربیت کامل اکمل، صاف پاکیزہ اور بے عیب ہو گی، اگر میرے شاگردوں کا شمار سینکڑوں تک ہے تو اس کے شاگردوں کی تعداد لاکھوں تک ہوگی، وہ " **می تیریا** " کے نام سے معروف ہوگا، ۔۔[1]

آنند نے "**می تیریا**" کی وضاحت پوچھی تو مہاتما بدھ نے کہا، اے آنند! **می تیریاؐ** وہ ہے جو تمام رشیوں، منیوں، اور تمام معبوث ہونے والوں کا سلسلہ ختم کر دیں گا، انؐ کے سر پر پنج پہلو تاج ہوگا، (پانچ تن پاک) جو سورج اور چاند کی طرح ہوگا اس کے بڑے ہیرے کا نام **آلیاؑ** (علیؑ) ہے، یاد رکھ یہ پاک جسم ابتدا سے پیدا ہو چکے ہیں مگر ان کے ظاہر ہونے میں ذرا دیر ہے، ظالم لوگ انؐ کے موتیوں کو سخت نقصان پہنچائیں گے[2] اور ان کے برباد کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے، مگر مالک اس کے نام اس کے کام اور اس کی نسل کو دنیا کے خاتمے تک باقی رکھے گا، اے آنند! میری اور تیری طرح کروڑوں اس کی انتظار میں تھک جائیں گے مگر خوش نصیب وہی ہوگا جو اسؐ کا اور اسؐ کے پاک ساتھیوں کا ساتھ دے گا، اب تجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا ۔ (مولا محمدؐ رسول اللہ کا ایک اسم **می تیریا** ہے)

---

(1) کتاب، بودھیا پرکاش، مولف وید شاستری، مطبوعہ سرسوتی پریس بمبی 1911ء

(2) انؐ کے موتیوں سے مراد آل محمدؐ ہیں، ظالم آل محمدؐ کو سخت نقصان پہنچائیں گے ۔

بدھ مت اور اومؑ؛

پادری این جے ایل جیک جو رومن کیتھولک سوسائٹی واشنگٹن کی طرف سے چین میں مسیحی مبلغ ہے ایک عیسائی رسالہ میں اپنی سرگرمیوں کے حالات لکھتے ہوئے چینیوں کے مذہبی رجحانات اور ان کے عقائد کے متعلق یوں بیان کرتا ہے ---

چینی لوگ اپنے **بدھ دھرم** پر سختی سے کاربند ہیں، ان کے معتقدات کو متزلزل کرنا اور ان کو ان کے مذہب سے چھڑانا کوئی آسان بات نہیں، وہ ایک لفظ "**اوم**" کو بڑا مقدس و محترم مانتے ہیں، اور اپنے عبادت خانوں میں اس کو لکھتے ہیں، کسی کام کی ابتداء کے وقت اس کو تحریر کرتے ہیں اور بولتے ہیں دراصل یہ لفظ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندوستان میں ہندو لوگ **اوم** لکھتے اور بولتے ہیں، اگر چینیوں سے پوچھا جائے کہ یہ **اوم** کیا ہے اور کس کا نام ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟ تو وہ فورا جواب دیں گے کہ یہ ایک بڑے عالی مقام لائق احترام رشی اور پیغمبر کے جانشین اور قائم مقام اور جانشین **اوم** ہے ، وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اپنے تمام اختیارات چونکہ **اوم** کو سونپ اور اپنے تخت حکومت پر اسی کو بھی بٹھایا گیا ہے اور تمام دنیا کی مخلوق کو اسی کی پیروی کرنے اور اسی کی فرمانبرداری میں رہنے اور اسی سے محبت لگانے کا حکم دیا گیا ہے، اسی لیے ہم اس کا احترام کرتے ہیں، پھر اگر ان سے پوچھا جائے کہ تم تو بدھ مت کے پابند ہوں کیا بدھ کی تعلیمات میں بھی ایسا کوئی حکم ہے؟ کہ **اوم** پر اس قسم کا اعتقاد رکھا جائے اور اس کی اس قدر عزت و حرمت کی جائے؟ اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں، مہاتما بدھ تو خود اس بہت بڑے رشی پیغمبر اور اس کے جانشین و قائم مقام کے معتقد اور مداح تھے، کیوں کہ انھوں نے ایک مرتبہ سورج اور چاند پر ان دونوں کے نام لکھے ہوئے دیکھے تھے، اور خوابوں میں اور غیبی علم (الہام) کے ذریعے بھی ان دونوں کی شان و فضیلت بتا دی گی تھی[1]

---

(1) ہولی کرانسٹ، واشنگٹن امریکہ بابت ماہ جولائی 1935 ، کتاب، اوم اور علیؑ

• سکھ مت

سکھ مت کے بانی کا نام **نانک** (گرو نانک) ہے ان کی پیدائش 1469ء تا 1540ء بتائی جاتی ہے۔ نانک کے والد کا نام "کلیان شری کلیان داس مہتا" عرف (کالو) والدہ کا نام ترپتا دیوی، **کالو** رام پٹواری کشتری تھا بابا نانک کے دادا کا نام" بھائی سوبھا" تھا یہ دونوں شاہ شمس سبزواری (ملتان) کے بڑے عقیدت مند تھے[1] نانک کی شادی 19 سال کی عمر میں مول چند کی بیٹی سے جو کہ پٹیالا کا رہنے والا تھا، سے ہوئی۔ نانک کے دو بیٹے ہوئے، سری چند اور لکشمی داس۔ ان کے دو صاحبزادوں کی اولاد اب بھی پنجاب میں آباد ہے۔ بچپن میں بابا گرو نانک نے اپنے استاد پنڈت گوپال کو حیران کر دیا، جب پنڈت گوپال نے ان سے پوچھا، نانک! آپ لفظ " **اوم**[2]" کا تلفظ ادا کریں۔

تو نانک نے اس لفظ **اوم** کو صحیح طریقے سے ادا کر دیا، مگر اس کے معنی نانک نے اپنے استاد محترم سے پوچھے، مگر استاد حیران تھا اور اس نے کچھ دیر کے لئے ان کو کچھ نہ بتایا، استاد نے کچھ دیر کے لئے سوچا اور کہا کہ **اوم** **مطلق العنان** باپ کا نام ہے جو ہماری حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے۔

نانک نے جواب دیا کہ: گرو جی: اور نانک استاد کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے، وہ (اوم) ہمارا خالق ہے۔

پنڈت گوپال آپ سے یہ سن کر بڑا حیران ہوا جو کہ آپ کی عمر سے بڑھ کر ایک عاقلانہ جواب تھا۔ پنڈت گوپال داس نے کہا: تم ایک دن (بڑے انسان بنو گے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرو گے اوم (علیؑ) خالق ہے)

چند دنوں کے بعد نانک نے ایک نظم گر مکھی میں لکھی، جس کے 35 بند تھے، تو استاد محترم بڑا حیران ہوا، تو استاد نے نانک کے والد سے کہا، کالو مہتا: آپ کا بیٹا بہت عقل مند ہے، اس کے پاس مجھ سے بھی زیادہ علم ہے۔ اس نظم کے چند اشعار کا ترجمہ ہے کہ۔

---

(1) گرو نانک اور تاریخ سکھ مت صفحہ 9

(2) ہم گوتم بدھ کے باب میں دیکھ چکے ہیں کہ **اومؑ** مولا علیؑ کا اسم ہے

(1) تعلقِ دنیوی (دنیا کے تعلق) کے بندھن کو جلا کر اس کی راکھ کا سفوف بنا کر روشنائی (سیاہی) تیار کر

(2) اپنے صاف ذہن کو کاغذ بنا۔ (3) عشق کو قلم بنا اور اپنے دل کو لکھنے والا (4) اور گرو جو لکھائے وہ لکھو (5) اس خالق (اوم، علیؑ) کا نام لکھ اور اس کی حمد و ثنا کر (6) لکھ کہ وہ (علیؑ) لامحدود اور بے کراں ہے [1]

نانک کو بعد میں سلطان پور اپنے بہنوئی جے رام کے پاس ملازمت کے لیے روانہ کیا گیا، سلطان پور میں جے رام حکمران دولت خان لودھی کے دربار میں بڑے اعتماد اور اعتبار کے عہدے پر کار فرما تھے، ان کی دربار میں بڑی عزت و شان و شوکت تھی، نانک کو دولت خان کے ہاں اناج کی دیکھ بھال اور نگرانی کی ملازمت مل گئی، وقت گزرتا رہا سلطان پور ہی نانک نے شادی کی اور بچے ہوئے، سلطان پور رہتے رہتے نانک کو کافی عرصہ گزر چکا تھا، وہاں نانک کے چیلوں کا گروہ پیدا ہوا جو خالص انداز سے عبادت کرتے، نانک کا معمول تھا کہ وہ منہ اندھیرے اُٹھ کر اپنے بچپن کے ساتھی مردانہ کے ساتھ (جو ذات کا مراثی تھا اور رُباب بہت اچھا بجاتا تھا)

شہر کے پاس بین ندی کے کنارے پہنچ جاتے تھے، ندی کے ٹھنڈے پانی میں غسل کرنے کے بعد وہیں ندی کے کنارے بیٹھ جاتے اور دن چڑھنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے ۔اسی طرح شام کو بھی روزمرہ کے کام سے فراغ ہو کر رات گئے تک اللہ کے ذکر کی محفل جمتی تھی، ان محفلوں میں اکثر کچھ دوسرے عقیدت مند بھی شامل ہو جاتے، ایک مدت تک گرو نانک صاحب کے شب و روز اس طور سے گزرنے کے بعد ایک دن ان کی زندگی کا وہ سب سے اہم واقعہ پیش آیا جس سے منسلک تجربہ نے ان کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا ایک دن کا واقعہ ہے نانک صبح کے شنان (غسل) سے لوٹ کر نہ آئے معمول کے مطابق ندی میں غوطہ لگانے کے بعد باہر نہیں نکلے، ندی کے کنارے پر ان کے کپڑے پڑے ہوئے تھے، اس سے لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ ندی میں ڈوب گئے ہیں ۔ سارے شہر میں یہ خبر پھیل گئی، جس کا لوگوں نے بہت دکھ منایا۔۔۔

---

(1) بابا گرو نانک صفحہ 59،60

آبادی کے لوگ ندی کے کنارے آگئے، نواب دولت خان لودھی نے ماہی گیروں کو لاش کی تلاش کے لیے پانی میں بھیجا، انہوں نے ندی میں لاش کو بہت تلاش کیا مگر لاش کی کہیں خبر نہیں، سب نے افسوس کے ساتھ سرد آہ بھری اور تمام لوگ شہر کی طرف لوٹے آئے ۔ نانک ندی میں تین دن گزرنے کے بعد دوبارہ ظاہر ہوئے، لوگوں کی انتہائی حیرت کا جواب انہوں نے مکمل خاموشی سے دیا، اسکے بعد نانک نے جنگل میں رہنا شروع کر دیا، اور اپنی خاموشی کا سلسلہ جاری رکھا، جب دوسرے دن وہ بولے تو نانک کی زبان سے پہلا کلمہ یہی نکلا: نہ کوئی مسلمان ہے اور نہ کوئی ہندو ہے[1]---

سکھ روایت کے مطابق: اس (پانی میں غائب ہونے کے) دوران گرو نانک صاحب اللہ کے حضور میں تھے جہاں انہیں براہ راست اللہ کی طرف سے عشق الہی کا جام عطا ہوا اور اللہ کے ذکر کی اشاعت کا ذمہ داری سونپی گئی[2]---

(مولا علیؑ فرماتے ہیں ، میں اللہ کا ذکر ہوں، اور نانک کو اللہ کے ذکر کو پھلانے کی ذمہ داری سونپی گئی)

گرو نانک نے جنوب میں ستلج کو پار کیا اور بھنڑہ آ گئے اور وہاں سے سرسہ پہنچے اور وہاں چار ماہ سے زیادہ عرصہ مسلمان صوفیوں کی صحبت میں رہے ۔ نانک نے صوفیوں پر ظاہر کر دیا کہ ۔" مکتی (نجات) بھگوان کے ہاتھ میں ہے " ---

اللہ کا ہاتھ علیؑ ہے، یعنی نجات صرف علیؑ میں ہے ---

نانک کہتے ہیں: بھگوان کے ذکر سے دھرم کی تکمیل ہوتی ہے، یعنی اللہ کے ذکر سے دین کی تکمیل ہے، مولاؑ فرماتے ہیں ،میںؑ اللہ کا ذکر ہوں، یعنی گرو نانک کہہ رہے ہیں ، اللہ کے ذکر علیؑ سے دین مکمل ہوتا ہے ---

---

(1) بابا گرو نانک صفحہ 81۔ (سردار جی سنگھ)

(2) پارتن جنم ساکھی، امرتسر، 1948 صفحہ 16،17

نانک کہتے ہیں، اس کی یاد (ذکر) سے دکھ دور ہوتے ہیں پریشانیاں ختم ہوتیں ہیں، رحمت ملتی ہے، موت کا ڈر مٹتا ہے، ہمیشہ کا آنند (سکون) حاصل ہوتا ہے، خزانے جمع ہوتے ہیں ---[1]

اللہ کے ذکر (علیؑ) سے دکھ دور ہوتے ہیں ، علیؑ سے پریشانیاں ختم ہوتیں ہیں رحمت ملتی ہے ---

نانک جی نے تارک الصلاۃ پر لعنت کی ہے - کہتے ہیں ---

"لعنت بر سرِ تنہا جو ترک نماز کریں ، تھوڑا تھوڑا بہت کھٹیا ہتھوں ہتھ گوین[2]

ترجمہ ؛ اُن لوگوں پر لعنت ہے جو (صلوۃ) نماز کو ترک کریں، جو کچھ تھوڑا بہت عمل کیا تھا، اُس کو بھی دست بدست ضائع کیا -

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ مومنین کی (صلاۃ) نماز ہوں، اور نانک جی کہہ رہے ہیں، لعنت ہو نماز (علیؑ) ترک کرنے والے پر جو کچھ تھوڑا بہت عمل کیا تھا وہ علیؑ ترک کر کے برباد کر دیا ---

نانک کہتے ہیں " صاحب میرا ایکو اے، ایکو اے بھائی ایکو اے " (میرا مالک ایک ہے، ہاں ہاں بھائی وہ ایک ہے)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ مالک ہوں کائنات کا، میںؑ مالک یوم الدین ہوں ---

آپے مارے, آپے چھوڑے، - آپ لیوئے، دیوے" (وہی مارنے والا ہے اور زندہ کرنے والا ہے، خود ہی وہ لیتا ہے اور دیتا ہے)

"امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میںؑ مارنے والا اور زندہ کرنے والا ہوں ---

"آپے دیکھے - وگے- آپے نذر کر دیئے" (وہ جس پر چاہتا اپنے فضل عطا کرتا ہے)

" جو کچھ کرنا سو کر رہیا، اور نہ کرنا جائی" (وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کے بغیر اور کوئی بھی نہیں کرسکتا)

---

(1) گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ صفحہ 169

(2) جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ 248، گرو نانک جی اور تاریخ سکھ مت، صفحہ 44

" جیسا دَر تے تیسو کہیے۔ سب تیری وڈیائی" (جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے، ہم وہی بیان کرتے ہیں ، بس تیری ہی بڑائی ہے)

نانک کہتے ہیں،

اے گُر مجھ کو گیان عطا کر	ایک احد کو پاؤں میں
سب دنیا کا ایک ہی داتا	اُسکو بھول نہ جاؤں میں
اتنا اونچا کون بھلا ہے	جو اُس اونچے کو جانے گا
سب اونچوں سے اونچا ہو	تب اونچے کو پہچانے گا۔
کرتے ہیں توصیف اُسی کی	لیکن ہیں آگاہ کہاں
ندیاں نالے بھر میں جائیں۔	لیکن پائی تھاہ کہاں

لینے والے تھک جاتے ہیں، داتا دیتا جاتا ہے، جگ جگ میں ہر کھانے والا ، اُس کی نعمت کھاتا ہے

نانک وہ رب ایسا ہے ، جو نِر گن کو گُن دیتا ہے، گُن والا انسان ہمیشہ، اُس سے سب گُن لیتا ہے ---

سکھ مت میں اسماءِ علیؑ

قال امیر المومنین، لي اسماء الحسنی ؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اسماء الحسنیٰ میرے لیے ہیں ---

اک اونکار، ੧ਓ / ਇੱਕ ਓਅੰਕਾਰ (ایک ابدی حقیقت, ایک پرماتما) رسول اللہؐ نے فرمایا، یا علیؑ آپؑ اللہ کا لباس ہیں، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اللہ کا جسم ہوں، اور فرمایا، ہمؑ اللہ کی اعلی صفات ہیں، اور فرمایا میںؑ اللہ کا ظاہر ہوں --- کیونکہ علیؑ اللہ کی حقیقت ہے، علیؑ اللہ کا ظاہر ہیں اللہ کا جسم ہیں، اور اللہ کے اسماء الحسنیٰ امیر المومنینؑ ہیں، اک اونکار پرماتما ایک ہستی کی طرف اشارہ ہے اور وہ ہستی علیؑ ہے ---

ست نام ਸਤਿ ਨਾਮੁ (سچا نام) اللہ کا نام سچا ہے حق ہے، اور مولا علیؑ فرماتے ہیں انا اسم اللہ ، میںؑ اللہ کا نام ہوں، ست نام علیؑ ہیں ۔

اکال (وقت میں نہ آنے والا، سدا رہنے والا جسے فنا نہ ہو) **اکال** یعنی وقت میں نہ آنے والا اور علیؑ وقت کا امامؑ ہے، سدا رہنے والا، علیؑ اول ہے بغیر کسی ابتدا کے ، علیؑ آخر ہے بغیر کسی انتہا کے، علیؑ ہر انتہا کی انتہا ہے --- علی کو فنا نہیں علیؑ کا ایک نام الباقی ہے، یعنی ہر شے کو بقا دینے والا اور ہمیشہ رہنے والا، اور ہر شے فنا ہو جائے گی، وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ، اور تیرے رب کا ذالجلال و الکرام چہرہ باقی رہے گا، اور وہ چہرہ علیؑ ہے --- علیؑ **اکال** ہے ----

ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ کرتا پُورکھ۔ (عدم سے پیدا کرنے والا, خلق کرنے والا) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، أنا خالق المخلوق، میںؑ علیؑ نے مخلوق کو خلق کیا ہے --- **کرتا پورکھ** امیر المومنینؑ علیؑ ہیں ---

ਨਿਰੰਕਾਰ نرنکار (شکل و صورت سے پاک) مولا علیؑ کی شکل و صورت پر اس کتاب کے باب "آل محمدؐ مخلوق ہیں یا غیرِ مخلوق" میں بات کی جاچکی ہے کہ مولا علیؑ کی ظاہری صورت میں آنا مخلوق کی مجبوری تھی--- **قال امیر المومنین علی؛ یا سلمان أنا المنفرد بالوحدانية في الذات العالية وأنا الذي لا أتجسد في جسد ولم أتبعض في قسم ولم أدخل في عدد.** (کتاب الطاعة متی تقوم الساعة)

امیر المومنینؑ سلمانؑ سے فرماتے ہیں ؛ اے سلمان! میںؑ اپنی بلند ترین عظیم ترین ذات میں اپنی واحدانیت کے ساتھ منفرد ہوں ---

میںؑ وہ ہوں جو کسی بھی جسم میں مجسم نہیں ، اور نہ ہی کسی قِسم میں تقسیم ہوں، اور نہ ہی حصوں میں تقسیم ہوں، اور نہ ہی کسی عدد میں داخل ہوں --- مولا علیؑ کسی بھی صورت سے پاک ہیں علیؑ پر صورت کو صورت دینے والے ہیں، **نرنکار** امیر المومنینؑ کی ذات ہے ---

ਵਾਹਿਗੁਰੂ واہِ گرُو (سب سے بڑا استاد جو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے،) وہ علیؑ کے علاوہ کون ہو سکتا ہے ؟

واہ گرُو یعنی بہت بڑا استاد ، علیؑ سے بڑھ کر کون استاد ہے، جو مجسم اللہ کا علم ہے، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا، علیؑ نے تمہیں فطرت پر خلق کیا ہے --- پس علیؑ ایسا استاد ہے علیؑ ایسا گرُو ہے جو فطرت سکھاتا ہے، بچہ ماں کی چھاتی سے مانوس ہوتا ہے بچے کو معلوم ہے وہاں سے اسے خوراک ملنی ہے بچے کو یہ سبق کس نے سکھایا؟ یہ فطرت ہے اور علیؑ ایسا گرُو ہے جو فطرت سکھاتا ہے ، مچھلی کا تیرنا اس کی فطرت ہے، علیؑ نے اسے تیرنا سکھایا یہ علیؑ کا دیا ہوا سبق ہے، شیر کی فطرت شکار کر کے زندہ رہنا ہے، ایسا گرُو کون ہے جس نے شیر کو یہ سبق دیا اور وہ اس گرُو کے بتائے ہوئے سبق پر عمل کر کے زندہ رہتا ہے ، ایسا استاد طرف علیؑ ہے --- مرغی کو علم ہے کہ اسے انڈے دے کر اوپر بیٹھنا ہے اور انڈوں کو گرمی پہنچا کر چوزوں کو نکالنا ہے، یہ علم یہ سبق پڑھانے والا گرُو صرف علیؑ ہے، علیؑ نے پتھر کو سخت ہونا سکھایا اور پھر اپنے خوف سے پھٹ جانا سکھایا، علیؑ نے پانی کو تر کرنا سکھایا ، علیؑ نے پانی کو پیاس بجھانا سکھایا، علیؑ نے آگ کو روشنی اور حرارت دینا سکھایا، علیؑ نے درختوں کو پھل دینا سکھایا، علیؑ نے بادلوں کو ہوا پر سواری کرنا اور برسنا سکھایا، علیؑ نے ہوا کو چلنا سکھایا، علیؑ نے تمام سیاروں کو اپنے اپنے مداروں میں رہنا سکھایا، علیؑ نے زبان کو بولنا سکھایا، علیؑ نے کان کو سننا سکھایا، علیؑ نے پھول کو خوشبو دینا سکھایا، علیؑ نے رنگ کو رنگین ہونا سکھایا ، علیؑ نے ہر جاندار کو اپنا فائدہ اور نقصان میں فرق سکھایا، علیؑ نے دن کو روشن ہونا سکھایا اور رات کو تاریک ہونا سکھایا ، علیؑ نے ہر جاندار اور ہر بے جان کو تسبیح کرنا سکھایا، علیؑ نے فرشتوں کو تسبیح کرنا سکھایا، علیؑ نے سکھایا کہ اللہ کی عبادت کیسے کی جاتی ہے --- تو وہ سب سے بڑا استاد سب سے بڑا گرُو علیؑ ہے جو مخلوق کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے،

علیؑ ہی ایسا استاد ہے کہ جس کا دیا ہوا سبق اس کا کوئی شاگرد نہیں بھولتا اور نہ کوتاہی کرتا ہے ---

علیؑ کے علاوہ کسی کو واہِ گرُو کہنا جچتا ہی نہیں --- فطرت علیؑ کی وَلایت کا نام ہے ---

ਨਿਰੰਜਨੁ **نرنجن** (عیوب سے پاک) اس میں کس بد بخت کو شک ہے کہ علیؑ ہر عیب سے پاک ہیں ؟

ਸਾਚਾ ਸਾਹਿਬੁ **سچا صاحب** (سچا مالک) علیؑ سے بڑھ کر کون سچا مالک ہو سکتا ہے ، اسماء الحسنی میں علیؑ کا ایک نام مالک الملک ہے

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ **گرُو پرساد** (مہربان مالک) گرو پرساد علیؑ کی ذات ہے ---

ਅਜੂਨੀ **اجُوانی** (پیدا ہونے سے پاک، جنم کے بغیر) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، **ولا نلد ولا تولد في البطون ، ولا يقاس بنا أحد،** فرمایا؛

ہمؑ پیٹ سے نہ جنتے ہیں نہ جنم لیتے ہیں --- **ابن سنان سئلت ابا عبدالله این کنتم قبل التکوین ؟ قال : یابن سنان کنا في ذات**

الله ثم خلقنا التکوین ، امام جعفر الصادقؑ سے پوچھا گیا کہ، مولاؑ کسی بھی وجود سے پہلے مخلوق کی خلقت سے پہلے آپؑ کہاں تھے ---؟

امامؑ نے فرمایا، ہمؑ اللہ کی ذات میں تھے پھر ہمؑ نے مخلوق کو خلق کیا --- پس جب سے اللہ ہے تب سے علیؑ ہے علیؑ **اجوانی** یعنی اجنما ہے

علیؑ جنم سے پاک ہے علیؑ جنم کو جنم دینے والا ہے ---

نرویر (نفرت و دشمنی سے عاری پاک و منزہ) اُسے (اونکار کو) کسی سے دشمنی نہیں، اُس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں اس لیے اُسے کسی سے دشمنی نہیں وہ لا شریک ہے ---

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ **اکال مُورت** (وہ ہستی جس کی مورت نہیں) جسم کے بارے میں اوپر گزر چکا ہے، علیؑ نرکار یعنی شکل و صورت سے پاک

سے پاک شکلوں کا بنانے والا ہے --- علیؑ اکال مورت ہیں --- **کرتار** (خالق) **صاحب** (بادشاہ) **سنگھ** (شیر)

مول منترا

مول منتر سکھوں کے مقدس صحیفہ گرو گرنتھ صاحب میں پہلا بھجن ہے۔ یہ ایک بنیادی دعا ہے، جسے گرو نانک جی نے مرتب کیا تھا۔

''مول منتر'' اک اونکار کے بارے میں سکھوں کے عقائد کا خلاصہ کرتا ہے، اور اسے گرو نانک کی پہلی تعلیم کہا جاتا ہے۔

مول منتر کے ایک ایک لفظ کا مطلب آپ پہلے ہی ملاحظہ فرما چکے ہیں ---

ੴ ਸਤਿ ਨਾਮੁ ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰਵੈਰੁ ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ਅਜੂਨੀ ਸੈਭੰ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ

ترجمہ: **اک اونکار ستِ نام، کرتا پُرکھ، نِر بھَو، نِرویر - اکال مورتِ، اجونی، سے بھَن، گُر پرساد** ----

اک اونکار؛ ایک ابدی حقیقت، ایک پرماتما، جو کائنات کا نظام چلا رہا ہے وہ ایک ہی ہے ---یعنی مولا علیؑ ---

ستِ نام؛ جس کا نام سچ ہے، سَت یعنی وہ وقت سے پہلے ہے، وقت کے ساتھ ہے، اور وقت کے بعد بھی-- یعنی علیؑ بادشاہ ---

کرتا پُرکھ؛ کرنے والا، خلق کرنے والا، وہ ہر وقت ہر گھڑی خلق کر رہا ہے (کل یوم هو فی الشان) --- یعنی علیؑ بادشاہ ---

نِر بھَو : اسے (اونکار کو) کسی کا ڈر نہیں، کیونکہ اُس کے علاوہ کوئی دوسرا ہے ہی نہیں، صرف اُسی کا وجود ہے ---

اُس کا کوئی مقابلہ کرنے والا نہیں --- نربھو یعنی علیؑ بادشاہ سرکار ---

نِر وَیر : اُسے (اونکار کو) کسی سے دشمنی نہیں --- اُس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں اس لیے اُسے کسی سے دشمنی نہیں ---

وہ لا شریک ہے --- یعنی مولا علیؑ ---

اکال مورت: نہ وہ مذکر ہے نہ وہ مونث ہے، وہ اکال ہے کال (موت) سے پرے ہے، وہ جسم سے پاک ہے- یہ مولا علیؑ کی صفت ہے -

اجُونی : وہ ماں کے رحم سے پیدا نہیں ہوا، کیونکہ وہ جسم نہیں، وہ ہر جگہ موجود ہے --- یہ امیر المومنینؑ کی ذات پاک ہے ---

سے بھَن : جو خود اپنے آپ سے ہے، وہ خود ہی ظاہر ہوا ہے --- (کنت کنزاً مخفیاً، میں مخفی خزانہ تھا)

گُر پرَسادِ : گرو یعنی نہایت ہی اچھے پیر و مرشد کی مہربانی سے ان کے کرم سے سکون ملا ہے ---

مول منترا مولا علیؑ کی شان میں ہے، **اک اونکار ستِ نام، کرتا پُرکھ، نِر بھَو، نِرویر - اکال مورتِ، اجونی، سے بھَن، گُر پرساد**--- کی حقیقت امیر المومنینؑ علیؑ ہیں --- **واہ گرو جی دا خالصہ واہ گرو جی دی فتح۔** واہ گرو علیؑ ہیں، واہ گرو دا خالصہ ، خالصہ یعنی خالص ---

اخلاص کا تعلق علیؑ سے ہے ---

- **ہندو مت میں اسماء علیؑ**

ہمارے ہاں سب سے زیادہ بد نام مذہب ہندو مذہب ہے، مختلف لوگ مختلف تاویلیں پیش کرتے ہیں، ہمارا تعلق آج کے ہندو عقائد سے بلکل نہیں، ہم صرف حقیقت پر سے پردہ ہٹانے کی کوشش کریں گے ۔کسی مذہب کو بُرا کہنے سے پہلے اُس کی حقیقت کو جان لینا چاہیے

“Hindu Dharma The Universal Way of Life” کا مصنف ہندو دھرم کے

بارے بات کرتے ہوئے کہتا ہے " اصل میں ایسا (ہندو) کوئی نام نہیں تھا کچھ لوگوں کے مطابق "**ہندو**" لفظ کا مطلب "**محبت**" ہے، اور کچھ کے مطابق ہندو وہ ہے جو ہِنسا یا ظلم کو ناپسند کرتا ہے ---

ہندو نام ہمیں Foreigners (غیر ملکی) نے دیا ہے ۔ مغرب سے لوگ آئے دریائے سندھ کے پار ہماری سرزمین تک جسے وہ " انڈس Indus" یا " ہند، Hind" کہتے تھے، اور اس سے ملحقہ زمین INDIA کہلانے لگی --- [1]

ہندو مت کو "**سناتن دھرم**" یعنی لازوال قانون کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

لفظ "**ہندو**" سنسکرت زبان میں دریائے " انڈس" سے آیا ہے [2]---

ہندو مت کی کتابوں میں لفظ "ہندو" نہیں ملتا، کوئی ہندو نہیں ہے، ہندو مت کی اہم کتابوں میں چار وید ۔

رگ وید، یجر وید، سام وید، اتھر وید ، اور ان ویدوں کو الہامی سمجھا جاتا ہے، لفظ "وید" کا مصدر " **ود**" ہے جس کے معنی جاننا، سوچنا، موجود ہونا، غور کرنا ہیں --- (وید کے لفظی معنی، علم اور عقل کے ہیں)

ہندو، ہند لفظ مکمل طور پر عربی زبان کا لفظ ہے ----

---

(1) HINDU DHARMA THE UNIVERSAL WAY OF LIFE, Part 2 Chapter 1

The Religious Without a Name, page 53

(2)ENCYCLOPEDIA OF WORLD RELIGIONS, page 160

ہندو عالم سے سوال کیا گیا کہ، ویدوں کے ظہور کو کتنے برس ہو گے ہیں؟

جواب: ایک ارب، چھیانوے کروڑ، آٹھ لاکھ، باون ہزار، نو سو، چھہتر برس گزر گے ہیں، اور اب یہ 19608529،77 واں برس گزر رہا ہے ، اور اتنے ہی سال اس موجودہ کلپ دنیا کے ہوئے ہیں (رِگ وید (سوامی دیانند سرسوتی) صفحہ 16)

لفظ وید صرف ان معروف کتب کا نام نہیں بلکہ ان کے علاوہ دوسری کئی کتب کو بھی یہ نام دیا گیا ہے ۔

جیسے آیور وید (طب) سرپ وید (سانپ کا وید) پشاچ وید (چڑیلوں کا وید) اسر وید (شیطانوں کا وید) دھر وید (تیر کمان کا وید) اتہاس وید (تاریخ) پران وید (قصے کہانیوں کا وید)

ان 4 الہامی کتابوں کے علاوہ اُپنشد ، رامائن، بھگوت گیتا، ہیں، بھگوت گیتا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "مہابھارت" کے دوران" بھگوان شری کرشن نے ارجن کو تعلیم دی، بھگود گیتا سنسکرت زبان کے دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔ یعنی بھگود گیتا، بھگود کے معنی "بھگوان" اور لفظ گیتا کے معنی "کا گیت" بھگوت گیتا یعنی بھگوان کا گیت، یعنی بھگوان کا کلام، اور رامائن شری رام کی کہانی ہے، آریہ بھٹ! کہتا ہے کہ مہا بھارت کی جنگ تقریباً 3000 قبل مسیح میں ہوئی ---(اور رامائن مہا بھارت سے بہت پہلے ہوئی)

آج کی ہندو قوم میں کثرت سے دیوتاؤں کو پوجا جاتا ہے، جیسے ، سورج کا دیوتا، ہوا کا دیوتا، اسی طرح بہت سے اور بتوں کی پرستش کی جاتی ۔

<u>بت پرستی اور واحدانیت</u>؛ کتابوں میں جو مورتی پوجا (بت پرستی) اور نام رٹنے کا طریقہ لکھا ہوا ہے وہ بھی لغو (بکواس) ہے، کیوں کے وید وغیرہ سچی کتابوں میں ایسا کرنے کی ہدایت نہیں ہے، بلکہ ان کی ممانعت کی گئی ہے، چنانچہ لکھا ہے کہ: جس محیط کُل غیر مولود اور غیر مجسم پرمیشور کا نام لینا یا یاد کرنا یہی ہے (سناتن دھرم میں اللہ کو بے جسم مانا گیا ہے اسلام کی طرح) کہ اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے۔ وہ ہرنیہ گربھ یعنی سورج وغیرہ پر نور و پر تجلی اشیاء کا مسبب یا خلق کرنے والا ہے، جس سے سب انسانوں کو پرارتھنا (دعا) کرنی چاہیے کہ ہمیں غم نہ دے، وہ کبھی کسی سے پیدا نہیں ہوا اور نہ کسی علت کا معلول ہے، اور جو کبھی جسم اختیار نہیں کرتا ۔

اس پرمیشور کی پرتما پرت ندھ اور پرت کرت (تصویر) یا پرت مان (وزن) یا پرمان (ماپ تول) یا مورتی (بت) وغیرہ ہرگز نہیں ہے ۔[2،1]

چونکہ پرمیشور کا کوئی مثل نہیں وہ شکل و صورت یا جسم سے پاک ہے، ماپ تول اور احاطہ سے باہر ہے، غیر مجسم اور محیط کل ہے، اس لئے اس کی مورتی نہیں ہو سکتی --- اس حوالے سے مورتی پوجا (بت پرستی) کی تردید ہوتی ہے[1]----

"**کوی** (علیمِ کل) **منیشی** (شاہد کل) **پربھو** (سب سے افضل) **سویمبھو** (خود سے قائم) **انادی** (ازلی) **پرمیشور** اپنی قدیم مخلوقات کے لیئے بذریعہ وید اور نیز سب کے دلوں میں حاضر و ناظر ہونے کی وجہ سے اعمال کے مطابق سامانِ راحت عطا کرتا ہے، وہ محیط کل، قادر، **مطلق**، **اکایم** (مورتی یعنی شکل و صورت یا جسم کی قید سے پاک) بے صراحت، ناڑی وغیرہ کے بندھن سے آزاد، بے عیب اور پاپ سے مبرا ہے، اُسی ایشور کو سب کا معبودِ حقیقی ماننا چاہیئے ---[3]

سوامی دیانند سرسوتی کہتے ہیں ، اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایشور جسم کی قید اور پیدا ہونے مرنے کے جنجال سے مبرا ہے، کوئی بھی اُس سے مورتی پوجا (بت پرستی) ثابت نہیں کرسکتا ---

مورتی پوجا، کنٹھی پہننا، تلک لگانا وغیرہ سب باتیں ممنوع ہیں ۔ [4]

وہ سب سے بڑا (اللہ اکبر) اور سب کا پوجیہ (معبود) ہے اور تمام کائنات میں سمایا ہوا ہے، علیم کل، انترکش(خلاؤں) کا قائم رکھنے والا ہے [5]

---

(1) رگ وید (سوامی دیانند سرسوتی) صفحہ 206۔

(2) یجروید ادھیائے 32 منتر 3

(3) یجروید ادھیائے 40 منتر 8۔

(4) رِگ وید صفحہ 208

(5) اتھروید کانڈ 10 سُکت 23 انوواک 4 منتر 8

اُس پرمیشور (اللہ) کے علاوہ کوئی بھی، دوسرا، تیسرا، چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نواں، یا دسواں ایشور نہیں ہے ---[1]

ان منتروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور ایک ہی ہے، کیونکہ دو کے عدد سے لے کر دس تک 9 بار نفی کا لفظ آنے سے ایشور کا ایک ہونا ثابت ہوتا ہے، کیونکہ اس ایک ایشور کے سوا کسی دوسرے ایشور کی ویدوں میں سراسر تردید کی ہے، اس لیئے اسے چھوڑ کر کسی دوسرے کی اپاسنا (عبادت) کرنی سخت ممنوع ہے، کیونکہ وہ ایشور سب کے اندر موجود ہے اور سب کا منتظم ہے، وہ کائنات کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے، مگر اُس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ وہ محسوس نہیں ہو سکتا --- [2]

" ایکم برہم دویتا ناستح، نیتھنا ناستح کنچن [3]

ایک ہی ایشور ہے جس کی عبادت اور پرستش کی جائے ---

ہندوؤں کے ہاں **گائتری** منتر کو **"مہا منتر"** کہا جاتا ہے جو کہ ویدوں کا دل ہے ---

ॐ भूर् भुवः स्वः तत् सवितुर्वरेण्यं

भर्गो देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात्॥

یعنی: **اوم، بھور بھوا سوا، تت، سوتیر، ورنیم، بھرگو، دیوس، دِھی مہی، دھیو، یونھ، پرچودیات**

اس منتر میں ہر لفظ کا اردو مطلب! **اوم:** یعنی **علیؑ، بھور** (زمین) بھوا (خلا، انترکش، یعنی آسمان) **سوا** (سورگ، جنت، خلد) **تت سوتیر** (کائنات کا خالق) **ورنیم** (مقدس و برتر، عبادت کے لائق) **بھرگو** (جہالت اور گناہ کو مٹانا، پاپ ناشک)

---

(1) اتھروید کانڈ 13 انوواک 4 منتر 16،17،18-

(2) رِگ وید صفحہ 63

(3) رِگ وید جلد 8 سلوک 1

دیوس (اُس کا علم) **دِھی مہی** (ہم جانتے ہیں، دھیان کرتے ہیں) **دھیو** (عقل) **یونھ** (جو) **پرچودیات** (روشن کرنا)

ترجمہ ؛ اوم جو تینوں لوک (جہانوں) میں برتر ہے ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں، جو علم کو جمع کرتا ہے، جو گناہ اور جہالت کو ختم کرتا ہے، (اوم) ہمیں روشنی دیکھا اور حق کے راستے (صراطِ مستقیم) پر لے جا--

یہ گائتری منتر سورہ الحمد سے کس قدر مشابہ ہے۔ سورہ الحمد میں اللہ کی عبادت کا کہا گیا ہے اور گائتری منتر میں بھی، الحمد میں بھی صراط مستقیم پر چلنے کی دعا ہے اور گائتری میں بھی ---

عالم کا مالک ایک ہی ہے--- (رگ وید)

ایشور ہی اول ہے اور تمام مخلوقات کا اکیلا مالک ہے وہ زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے اسے چھوڑ کر تم کون سے خدا کو پوج رہے ہو(رگ وید)

میرے خیال میں اتنا کافی ہے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ حقیقی سناتن دھرم (جسے آج ہندو مت) کے نام سے جانا جاتا ہے، حقیقت میں توحید پرست ہے وہ بت پرستی کی مخالفت کرتا ہے ۔ اللہ کے جسم والا ہونے کی مخالفت کرتا ہے، اللہ کو اول و آخر بے عیب جانتا ہے ۔ یہ وہی ایک ہی دین ہے جو تمام انبیاءؑ پہنچانے کے لیے معبوث ہوئے ہم پہلے بات کر چکے ہیں کہ آدمؑ سے لے کر مولاً محمدؐ تک ایک ہی دین ہے ایک ہی پیغام ہے ، اور وہ پیغام امیر المومنینؑ کی وَلایت ہے، یہی رسالت و نبوت ہے اور یہ وَلایت ہی توحید ہے---

بت پرست صرف ہندو نہیں، اسلام میں بھی بت پرست پائے جاتے ہیں، جیسا کہ مولاً فرماتے ہیں ، علیؑ کی وَلایت کا انکاری بت پرست ہے، لہذا بت پرستی منکر وَلایت کا دین ہے ---

جیسے پنجاب میں رہنے والے پنجابی، سندھ میں رہنے والے سندھی، پاکستان میں رہنے والے پاکستانی کہلاتے ہیں، اسی طرح ہندوستان میں رہنے والے ہندو کہلاتے ہیں، ہندوستان میں رہنے والے مسلم بھی ہندو کہلاتے ہیں ہندو کوئی مذہب نہیں یہ صرف مخصوص جگہ کی وجہ سے نام دیا گیا ہے ۔ لیکن اس حقیقت کو تسلیم کرنا لوگوں کے لیے مشکل ہے کیونکہ لفظ "ہندو" ہماری نظر میں اس قدر بدنام ہو چکا ہے کہ ہندو کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہن میں بت پرستی آتی ہے ---

موجودہ ہندوؤں کے ہاں کثرت سے دیوتا کیوں ہیں؟ اس بات کو اس حدیث سے سمجھا جا سکتا ہے ---

مولا جعفر صادقؑ ہشام ابن الحکم سے فرماتے ہیں :

اسم مسمی (معنی) کا غیر ہوتا ہے، پس جس نے معنی کو چھوڑ کر نام کی عبادت کی اس نے کفر کیا اور کسی کی بھی عبادت نہ کی، اور جس نے نام اور معنی دونوں کی عبادت کی اس نے شرک کیا، اور دو کی عبادت کی اور جس نے صرف معنی کی عبادت کی تو یہ توحید ہے ہشام تم سمجھ گئے؟ ہشام نے کہا مولاؑ کچھ اور فرمائیں: مولاؑ نے فرمایا ؛ اللہ کے 99 نام ہیں، اگر ہر نام ایک ذات ہوتا تو ہر نام ایک الہٰ (اللہ) بن جاتا، لیکن اللہ کا ایک مفہوم ہے جو ان سب ناموں پر ایک دلالت کرتا ہے اور مفہوم ان تمام اسماء کا غیر ہے، اے ہشام سمجھو! روٹی ایک کھانے کی چیز کا نام ہے (نام اور روٹی الگ الگ چیزیں ہیں) پانی ایک پینے جانے والی چیز کا نام ہے، لباس ایک پہننے کی چیز کا نام ہے، آگ ایک جلانے والی چیز کا نام ہے ----[1]

مولاؑ نے فرمایا کہ اگر ہر نام ذات ہوتا تو اتنے ہی معبود بن جاتے جتنے نام ہیں، نام بے شمار ہیں لیکن ذات ایک ہے، سنسکرت زبان میں اللہ کے صفاتی نام ہیں جو ہندو قوم نے ہر نام کو ذات بنا رکھا ہے اسی طرح جتنے نام اتنے معبود ہوئے ۔ اور جو دیوتا بنا رکھے ہیں، جیسے ہوا کا دیوتا، سورج کا دیوتا، بارش کا دیوتا وغیرہ یہ تمام فرشتے ہیں جنہیں یہ قوم پوج رہی ہے ۔ حقیقت میں ذات ایک ہی ہے حقیقت ایک ہی ہے اس کے نام بے شمار ہیں امید ہے کہ بات واضح ہو گئی ہو گی ۔ --

اب میں حقیر اسماءِ امیر المومنینؑ پر بات کرنے سے پہلے " منو" کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں ---

---

(1) الکافی، کتاب التوحید

منو اور مچھلی؛

ویدوں میں قدیم ہندوستانی زندگی کا حکایاتی اور اساطیری مواد بھی شامل ہے، ان میں سے منو کی کہانی دلچسپ ترین ہے ---یہ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ؛

کہا جاتا ہے کہ منو ایک ندی سے پانی لینے گے تو اُس پانی کے برتن میں ایک چھوٹی مچھلی دیکھائی دی، اسے نکالنے کے لیے جوں ہی منو نے ہاتھ بڑھایا، تو مچھلی نے انسانی زبان میں اس طرح مخاطب ہوئی ----

مجھے پالو، میں تمہیں بچاؤں گی، منو نے پوچھا، تم مجھے کس سے بچاؤ گی؟

مچھلی بولی؛ عنقریب ایک سیلاب (طوفان) تمام مخلوقات کو بہا لے جائے گا میں تمھیں اس سیلاب (طوفان) سے بچاؤں گی ---

منو نے پھر پوچھا؛ میں تمہیں کیسے پالوں؟

مچھلی بولی: مچھلی، مچھلی کو نگلتی ہے، جب تک ہم چھوٹی رہیں تباہی ہماری منتظر رہتی ہے، پہلے مجھے ایک مرتبان میں رکھنا، جب میں اُس میں نہ سماؤں تو مجھے ایک تلاب میں ڈال دینا، جب میں وہاں بھی نہ سماؤں تو مجھے سمندر میں لے جانا، تب میں خطرے سے باہر ہوں گی -

منو نے اسے رکھ لیا، وہ بہت تیزی سے بڑی ہوئی، تب مچھلی نے کہا کہ سیلاب (طوفان) فلاں سال میں آئے گا، میری نصیحت پر عمل کر کے ایک کشتی تیار کرو، جب سیلاب آئے تو اُس میں سوار ہو جانا، میں تمہیں بچا لوں گی، -

جب مچھلی تلاب میں نہ سمائی تو منو اسے سمندر میں لے گیا، منو نے ہاتھ بڑھایا تو وہ چھوٹی مچھلی میں بدل گی اور منو آسانی سے اسے اٹھا کر سمندر میں لے گیا، جب مچھلی کو سمندر میں ڈالا تو وہ بہت بڑی مچھلی میں بدل گی۔ مچھلی کے بتائے ہوئے سال میں اُس کی ہدایت کے مطابق کشتی تیار کی اور سیلاب آنے پر منو اس میں سوار ہو گیا، تب مچھلی تیرتی ہوئی اس کے پاس آئی، منو نے مچھلی کے سینگ کے ساتھ رسہ باندھ دیا اور یوں تیزی سے شمالی پہاڑ پر پہنچ گیا، مچھلی نے کہا میں نے تمہیں بچا لیا ہے، کشتی کو ایک درخت سے باندھ دو اور جب تم

پہاڑ کے اوپر موجود ہو تو پانی سے دور نہ جانا، پانی پیچھے ہٹنے کے ساتھ، ساتھ نیچے اترتے جانا، یوں وہ درجہ بدرجہ نیچے اُترا، اسی لیے پہاڑ کی اس ڈھلوان کو " منو کی اُترائی" کہتے ہیں، سیلاب تمام مخلوقات کو بہا لے گیا ---۔ یہ قصہ حضرت نوحؑ کا قصہ ہے ویدوں میں نوحؑ کو منو کہا گیا ہے۔

یہ قصہ Book, ENCYCLOPEDIA OF WORLD RELIGIOUS تقریباً الفاظ کی چند تبدیلیوں کے ساتھ درج ہے ---

سنسکرت میں امیر المومنینؑ کے اسماء؛

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میں ادیان کی حقیقت ہوں، ادیان کا مالک ہوں، ادیان کا رہبر ہوں، ہر قوم میں میراؐ الگ نام ہے، اہل ہند کے قریب میرا نام **کنکر** ہے، میںؑ ہندوؤں میں **کشن** ہوں، میںؑ ہندوؤں میں **مہا** ہوں، ہمؑ اللہ کے اسماء ہیں، جو اللہ کر رہا ہے وہ بھی اللہ کے اسم (علیؑ) کو پکار رہا ہے--- تمام الاسماء الحسنیٰ میرےؑ لیے ہیں ---

اوم ॐ؛

ہندو مت کی رو سے اُس ایک حقیقت جو رب الارباب ہے، ایشور کا مجرد (واحد) تصور اوم کہلاتا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ لفظ **اوم** وہ پہلا لفظ ہے جو انسان نے بولا تھا---

لفظ " **اوم**" ہندومت کے علاوہ، جین مت، بدھ مت، سکھ مت، میں بھی پایا جاتا ہے اور ان امتوں میں **اوم** کو مقدس خیال کیا جاتا ہے، ان امتوں کے بعض علماء کے نزدیک تمام منتر (مقدس الفاظ، خفیہ بات، کلمہ) اسی لفظ **اوم** سے پھوٹتے ہیں، ابتدا اور انتہا دونوں **اوم** سے ہیں، **اوم** وہ لافانی آواز ہے جس سے ہر طرح کی افزائش وابستہ ہے، وہ سب کچھ جو گزر چکا ہے جو آنے والا ہے، اس ایک آواز **اوم** میں شامل ہے ۔ **اوم** کی طاقت لامحدود ہے ویدوں (مذہبی کتابوں) کے طالب علموں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سبق کے آغاز اور اختتام **اوم** سے کریں، جیسے مسلمان "**بسم اللہ**" سے کام کا آغاز کرتے ہیں ۔ ہندو چاہے کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتا ہو وہ ہر کام کی ابتداء میں **اوم** کہتے اور لکھتے ہیں ---

لفظ **اوم** اللہ کے انوار و تجلیات اور قدرت و **قوت** کا مظہر ہے، دھرم بان آچاریہ کہتے ہیں کہ، **اوم** کے معنی اللہ کی **قوت** ہے (کتاب اوم اور علیؑ)

اوم اللہ کی قدرت، قوت، مظہر ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ اللہ کی قدرت ہوں، میںؑ اللہ مظہر ہوں اللہ کی طاقت ہوں ۔

پنڈت ہردیال، ایم۔ اے شاتری اپنی انگریزی ڈکشنری میں اوم کے بارے میں لکھتے ۔

OM, A holy word of Sanskrit language which is showing different meanings but true meaning are the following.

(1) Hand of God.

(2) Power of God.

(3) Strength of Nature.

اوم" سنسکرت زبان کا ایک مقدس لفظ ہے، جو مختلف معانی کو ظاہر کرتا ہے لیکن اس کے حقیقی اور اصل معنی

حسب ذیل ہیں ۔

1۔ اللہ کا ہاتھ 2۔ اللہ کی قوت 3۔ فطرت کی طاقت

لیکن! ڈاکٹر K.C چکروتی کی لغت میں "اوم" کے معنی یوں مرقوم ہیں۔

OM, A powerful hand of God, A powerful light of God

اوم" اللہ کا طاقتور ہاتھ، اللہ کا طاقت ور نور ہے، مولا علیؑ فرماتے ہیں: انا ید الله، انا نور الله - میںؑ اللہ کا ہاتھ ہوں، اللہ کا نور ہوں۔

مسٹر جگت لال فاضل سنسکرت نے "اوم" کے یہ معنی لکھے ہیں۔

اوم" قدرت کا وہ طاقت ور ہاتھ ہے، جو نظامِ عَالم کو چلاتا ہے۔ 2۔ اوم یعنی زمین کا باپ (ابو تراب) 3۔ اللہ کا چہرہ (وجہ اللہ)

کون ہے اللہ کا چہرہ؟ کون ہے زمین کا باپ؟ کون ہے جو کائنات کا نظام چلاتا ہے؟ وہ بے شک علیؑ ہے ---

براہمتھ رشی کی پیشین گوئی

بہت پرانے زمانے کی بات ہے۔ ولادت مسیح سے پانچ سو پانچ ہزار برس بیشتر کی بات ہے---

بھارت ورش میں ایک رشی جنگلوں اور پہاڑوں کی خوب سیاحت فرمایا کرتے تھے، ان کا نام براہمتھ اور لقب "کلاش" تھا، ان کو چار ویدوں اور شاستروں پر نہ صرف عبور حاصل تھا بلکہ وہ عالم با عمل تھے، بیابانوں اور کوہساروں میں آہسان جمع کر یوگ اور گیان دھیان میں مصروف رہتے، اور کبھی کبھی آبادیوں میں جاکر بھی دھرم (دین) کا پرچار بھی کرتے تھے ---

ہمالیہ کے دامن میں ان دنوں ایک بہت بڑا قصبہ تھا جو "نرییام" کے نام سے مشہور تھا۔ ایک روز ہراہمتھ رشی اس قصبہ میں چلے گئے۔ انہیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ وہاں کے لوگ خدا شناسی اور نیکی بدی کی تمیز سے دور ہیں، رشی جی دو چار دن تو اپنی تپسیا اور پرارتھنا میں لگے رہے اور لوگ ان کے عجیب و غریب اعمال کو دیکھ کر حیران ہوتے رہے، آخر ایک دن رشی کلاش نے ان لوگوں کی دعوت کی، جب قصبہ کے تمام آدمی میں جمع ہوگئے تو انہوں نے اعلیٰ قسم کے پھلوں اور دوسری نفیس ترین چیزوں سے ان کی تواضع کی، ان لوگوں نے ایسی چیز کبھی خواب میں بھی نہ دیکھیں تھیں اسلئے وہ لوگ رشی جی کو اور بھی حیرت سے دیکھنے لگے اور کہنے لگے یہ کوئی بڑی پوتر اور پوجیہ ہستی ہے، اب رشی جو کچھ بھی ان سے کہتے تو وہ لوگ ان کے حکم کی تعمیل کرتے اور ان کی باتوں پر خوب کان دھرتے ---

ایک دن رشی جی نے پھر سب کو جمع کیا اور قسم قسم کی لذیذ چیزیں کھلانے کے بعد کہا---

میرے دوستو! میں اور تم اور سب انسان ایک ہی خمیر سے پیدا ہوئے ہیں، ایشور مہاراج نے تمام آدمیوں کو ایک ہی طرح سے پیدا کیا اور ان کی انسانیت میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ البتہ ایک بات ضرور ہے کہ آدمی میں انسانیت کا ایک جوہر پایا جاتا ہے، اگر کوئی شخص اسے کام میں لاتا ہے تو بھگوان جی کا پیارا بن جاتا ہے، اس کے کرم سپھل (کامیاب) ہوتے ہیں اور وہ سنسار میں بھی عزت و آبرو پاتا ہے، اور پرلوک (آخرت) میں بھی عزت و آبرو بات ہے۔ میرے مترو! انسانیت خاصہ یہ ہے کہ وہ شریف بنے، حسن سلوک، احسان نیکی، ہمدردی، شرافت و خلق و محبت سے پیش آئے ---

بنی نوع انسان کی سیوا کرے، اس کے دکھ درد میں شریک رہے اور دیکھیارے لوگوں کے دکھوں کو دور کرے، مگر اے میرے سجنو! یہ باتیں انسان میں تب ہی پیدا ہو سکتی ہیں کہ وہ اپنے خالق اپنے پالنے والے کو مانے اور اس کے حکم پر چلے اور اس کی مرضی کے کام کرے، اس کی عبادت بجا لائے اور اس کو خوش رکھے، دیکھو میرے مترو! یہ تم کو آکاش دھرتی میں جو کچھ نظر آتا ہے یہ سب ایشور بھگوان کی مہا ہے، اس کی قدرت ہے اس کی تجلیاں ہیں وہ خود تو دکھائی نہیں دیتا پر اس کے جلوے ہر وہ انسان دیکھ سکتا ہے جو اس سے پریم کرتا ہے۔ جو اس کی پریت کی آگ دل میں روشن کرتا ہے، براہتھ رشی کے اس گیان بھرے اپدیش کو سب لوگ بڑی توجہ اور پریم سے سن رہے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا، سب پر ایک مستی سی چھائی ہوئی ہے ---

اتنے میں لوگوں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک نرالی قسم کی سبز اور سفید چیز چمک اٹھی ہے جس نے سب کی آنکھیں چندھیا دی ہیں، اور یوں نظر آتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز نابود ہو گئی ہے، اور وہ حیرت ناک چمک ہر شے پر غالب آ گئی ہے، لوگ تو اسے دیکھ کر تعجب اور خوف میں مبتلا ہوگئے لیکن رشی اس نظارے سے مسکرا رہے تھے انہوں نے تھوڑے وقفہ کے بعد پھر اپنا سلسلہ کلام جاری کیا اور لوگوں سے فرمایا، اے میرے سجنو! ایک بات تمہیں بتا دو جو بڑی اہم بھی ہے اور حیرت انگیز بھی !

اور وہ یہ ہے کہ جب تک اُس کے پیاروں سے محبت نہ لگائی جائے گی جب تک ایشور ماتما کے پریمیوں سے پریت نہ کی جائے گی اور ان کس کہنا نہ مانا جائے گا ان کی فرمانبرداری نہ کی جائے گی اور ان کی شان اور فضیلت ان کے درجات کی پہچان نہ رکھی جائے گی، تب تک کوئی تپسیا اور کوئی پرارتھنا اور کوئی یوگ کسی کام کا نہیں، ان کی محبت اور اطاعت کے بغیر انسان کے کرم اور سارے تپ (اعمال، عبادت) اکارت جائیں گے، سامعین میں سے بعض نے پوچھا، رشی مہاراج! وہ پر ماتما کے پیارے کون ہیں؟ کیا وہ مہرشی، منی اور یوگی جو گزر چکے ہیں ؟ براہتھ نے کہا:، ہاں وہ بھی ہیں جو گزر چکے ہیں اور اپنی تعلیمات و فرمودات کو سنسار میں پھیلا چکے ہیں، ان سب کی فرمانبرداری کرنا اور ان سے پریم رکھنا بھی فرض ہے، مگر ان کے علاوہ کچھ اور بھی ہیں ان کا علم تم کو نہیں ہے، تمہیں کیا؟ بعض بڑے بڑوں کو ان کی خبر نہیں عام لوگ ان پاک ہستیوں کو نہیں جانتے، لو سنو! ---

ایک بہت دور سمے میں جب کے سنسار کا آخر ہونے والا ہوگا، وہ آخری زمانہ کہلائے گا تو اس زمانے میں ایک بہت بڑا مہاتما اور مہاراجوں کا مہاراج پیدا ہونے والا ہے جو ہر پرکار اپنا چمتکار دکھائے گا، اس کے جنم پر آگ ٹھنڈی ہو جائے گی بت اوندھے منہ گر پڑیں گے، درخت اور پتھر اور حیوانات اس کو ماتھے ٹیکیں (سجدہ کریں) گے، ہر چیز اس کو نمسکار کرے گی، اس بڑے مہاراج کا بہتر نام "مہامتا" ہوگا جس کی انگلی چندرما (چاند) کو دو ٹکڑے کرے گی، اور اس بڑے مہاراج کے ساتھ اس کا ایک مہاراج کمار بھی جنم لے گا، جو کہ پرماتما کے ایک پوتر استھان یعنی سنسار کے سب سے بڑے مندر (یعنی کعبہ) میں پیدا ہو گا، وہ سرپ مارک ہوگا، یعنی سانپ مارنے والا، وہ ایشور کا ہاتھ (ید اللہ) کہلائے گا، وہ پرماتما کا مکھڑا (وجہہ اللہ) ہوگا۔ وہ بھگوان جی کی شکتی والا ہوگا اس کو دھرتی کا باپ (ابو تراب) کہیں گے ۔ وہ سوریہ (سورج) کو پلٹائے گا، جس طرح پرمیشور کے بہت سے نام ہیں، اسی طرح مہاتما کے بہت سے نام ہوں گے، اور ان ناموں میں سے اس کا ایک نام "**اوم**" بھی ہے--- (کتاب، اوم اور علیؑ، مطبوعہ بمبئی (انڈیا)

اس پیشین گوئی میں واضح ہے، کہ **اوم** میرے مولاؑ امیر المومنینؑ علیؑ کا اسم ہے ۔ کون ید اللہ ہے، کون اللہ کا مکھڑا ہے، کون کعبہ میں آیا ہے، کس نے سورج پلٹایا، کس نے سانپ کا قتل کیا، وہی **اوم** ہے ---

اوم حیدر

چینی اور جاپانی میں "**اوم**" کو "**آؤم**" یا "**آہوم**" لکھتے ہیں، ایک یورپیئن مورخ ڈاکٹر ایڈرو ولیم نے لکھا ہے---

چین اور جاپان کے لوگ ہر کام شروع کرتے وقت **آؤم** یا **آہوم** یا **اوہم**، لکھتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے کہ ان الفاظ کا مطلب کیا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ بہت بڑی بزرگ ہستی کا نام ہے جو خدائی طاقت رکھتی ہے ---

یہی مورخ لکھتا ہے! قدیم ترین جاپانی زبان میں مذکورہ الفاظ (آؤم، آہوم) کو ایسی شکل و صورت میں لکھا جاتا تھا کہ اس سے عربی کا لفظ "**حیدر**" بن جاتا تھا، لیکن آج کل وہ طرز تحریر متروک ہو چکا ہے--- (رسالہ تقوم پار، مولف محمد سلطان خان رامپوری)

اس سلسلہ میں مسٹر ڈی۔ایچ۔ایکے دولف آف جرمنی سیاحِ مشرق نے زیادہ وضاحت سے کام لیا ہے، وہ اپنی کتاب میں جس کا ترجمہ انگریزی میں لندن کے پروفیسر جارج ایمرسن ہسٹوریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام

Traveling OF EASTERN COUNTRIES کے نام سے کیا تھا، یوں ارقام کرتا ہے۔

میں نے چین اور جاپان کی سیاحت کے وقت وہاں جو عجیب و غریب چیزیں دیکھی ہیں ان میں ایک اہل جاپان کا ایک نرالا قدیم لفظ بھی ہے، جو ان کی نہایت پرانی تحریرات میں ملتا ہے، وہ لفظ **"آؤم" یا "آہوم"** ہے ، جس کو بعض جگہ **"اوہم"** بھی کہا جاتا ہے اور یہ لفظ سنسکرت کے لفظ **اوم** کے بلکل ہم معنی ہے، میں نے ٹوکیو (دار الخلافہ جاپان) کے عجائب خانہ میں جب ایک قدیم کتاب کے سرورق (جلد) پر یہ لفظ لکھا دیکھا تو میں نے میوزیم کے سپرنٹنڈنٹ سے اس کی وضاحت چاہی ،اس نے جواب دیا ---

کہ یہ ایک مقدس و متبرک لفظ ہے، جو کسی عظیم الشان جلیل القدر ہستی کا واجب الاحترام نام ہے، اس نے بتایا کہ، یہ لفظ اگرچہ آج کل قدیم رسم الخط میں نہیں لکھا جاتا اور اس کا طرز تحریر تبدیل کر دیا گیا ہے، لیکن پڑھنے میں اور بولنے میں اس کا صوتی انداز وہی ہے جو آج سے پانچ ہزار برس پہلے تھا ---

یعنی **آہوم، یا آؤم،** جس کو چین میں **اوہم،** کہتے ہیں، سیاح موصوف مسٹر ڈولف نے پوچھا کہ وہ کون عظیم و جلیل القدر ہستی ہے جس کا نام **آہوم، یا آؤم، یا اوہم** ہے؟ تو میوزیم کے سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا --

دنیا کا ایک بہت ہی بڑا بہت ہی عزت و عظمت والا پیغمبر ہے، جس کے ماتحت دنیا کے تمام رسول اور رہنما ہیں، اس کو **" مہ میتا"** کہتے ہیں، اس پیغمبر کو ایک بہت ہی عالی مرتبت پرنس اور منسٹر، یعنی شہزادہ ولیعد اور وزیر ہے جس کا نام **آؤم ،آہوم، اوہم ہے۔** قدیم ترین جاپانی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس **اوم** کے قبضہ میں سورج اور زمین ہے، وہ سورج کو جہاں چاہے لے جاسکتا ہے اور زمین اور اس کی کل اشیا اس کے اختیار میں ہیں، اس افضل والی پیغمبرؐ کا یہ وزیر قلعوں کو توڑنے والا جنگوں کو فتح کرنے والا اور بڑے بڑے سرکش اور شہ زور پہلوانوں کو چشم زدن میں ہلاک کر سکتا ہے، قدیم ترین جاپانی میں **آہوم، یا آؤم** کو یوں لکھا جاتا تھا " **حیدر** " جس کی شکل عربی لفظ

حیدر کی مانند بن جاتی ہے ۔ جاپانی لوگ اب بھی اس لفظ کو دیکھتے ہیں تو ایک ہاتھ بلند کر کے اس کو سلام کرتے ہیں اور نہایت ادب و احترام سے سر جھکا لیتے ہیں۔ جاپان کے ایک مشہور مندر کی دیوار پر یہ لفظ سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے --- جس کو سجدہ کیا جاتا ہے اور ایک خاص تہوار کے دن اس پر عطر چھڑکا جاتا ہے، ایک اور تقریب میں اس لفظ کو سجدہ و سلام کر کے منہ کو خوشبو لگا کر بوسہ دیا جاتا ہے ---

اپنی اسی کتاب میں مسٹر ڈولف سیاحِ مشرق ایک مقام پر لکھتا ہے؛

میں نے بعض جاپانی عالموں و بلکہ کالجوں کے گریجویٹوں سے یہ حیرت انگیز بات سنی ہے کہ ان کا خیال ہے کہ اگر یہ لفظ (آؤم، یا اوہم یعنی حیدر) کسی موذی سانپ یا عظیم الجثہ کو نظر آ جائے تو وہ فورا ہلاک ہو جاتا ہے، چنانچہ ایک جاپانی فاضل "نوکن پاک کی" نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ ہمارے معبد (مندر) میں ایک بہت بڑا ناگ گھس آیا، اس وقت وہ پوجاری عبادت میں مصروف تھا، جوہی لوگوں نے اس دیکھا وہ سخت خوفزدہ ہوئے اور بہت سے آدمی اس کی شکل دیکھ کر اور پھنکار سن کر بھاگ گئے، دیوارِ معبد پر لکھے ہوئے **آہوم، آؤم**، کا لفظ اس وقت نقاب پوش تھا، (یعنی اسے پردے سے ڈھانپا ہوا تھا) پوجاریوں میں سے بعض کو معلوم تھا کہ اس لفظ کو دیکھتے ہیں افعی اور اژدر کی ہلاکت عمل آتی ہے۔ انہوں نے جرت کر کے اس لفظ پر سے کپڑا اتار دیا، جب اس پر ہیبت سانپ کی نظر اس لفظ پر پڑی اسی وقت وہ ہلاک ہوگیا، یہاں تک کہ اس کا گوشت دیکھتے ہی دیکھتے گل گیا اور ہڈیاں جدا ہو گئیں ---

بات واضح ہے کہ **اوم** امیر المومنینؑ علیؑ کا ہی اسم ہے، اس سے پہلے ہم بدھ مت میں اوم کے بارے میں بات کر چکے ہیں، گوتم بدھ بھی مشکل میں **اوم** یعنی **علیؑ** پکارتے تھے --

پرمیشور کا واچک (یعنی اس کی ذات کو ظاہر کرنے والا لفظ) پر نویا " **اوم**" ہے، گویا **اوم** اس کی ذات کو بتانے والا لفظ ہے اور اس لفظ

"**اوم**" کا مشارٌ الیہ "**ایشور**" ہے[1] (یعنی اوم کی طرف اشارہ کرنے والا لفظ ایشور ہے)

" **اوم**" اور کھم، برہم کے نام ہیں --[2]

اوم" برہم کو کہتے ہیں[3] - برہم کون ہے؟

ویدوں میں دو علم ہیں ایک اپرا (دنیوی) اور دوسرا پرا (علم الہیٰ) جس کے ذریعے سے مٹی سے لے پرکرتی (مادہ کی اولین حالت) تک کل موجودات کا علم اور اس علم سے مناسب فائدہ یا فیض حاصل کیا جاسکتا ہے، اس کو اپرا (دنیوی) علم کہتے ہیں، اور جس سے غیر محسوس وغیرہ صفات سے موصوف قادر مطلق برہم کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس کو پرا (علم الہیٰ) کہتے ہیں[4،5]

برھم" مطلق محیط کل ہے، اس لیے وہ سب کو سب جگہ حاصل ہے، برہم سب جگہ موجود ہے ---[5]

برھم" سے اعلیٰ و بزرگ (اتم) کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، جو پرجا پتی مخلوقات (پرجا) کا پرورش کرنے والا ہے، تمام عالمین پر محیط ہے، جو تمام جانداروں کو سکون دیتا ہے، عالم، آگ، سورج، بجلی، تین روشنیوں کو اس سرشٹی (کائنات) کے ساتھ وابستہ و پیوستہ کرتا ہے، وہ **ایشور** سوڈشی یعنی صنعتوں کا مالک ہے، کیونکہ تمام صنعتیں اسی ایشور کی ایجاد ہے ---[6]

---

(1) رِگ وید، سوامی دیانند سرسوتی، صفحہ 29

(2) یجروید، ادھیائے 40

(3) تیتریہ ارنیک پرپاٹھک 7، انوواک 8)

(4) منڈک اپنشد- منڈک 1 کھنڈا- منتر 5.6

(5) رِگ وید صفحہ 30

(6) یجروید- ادھیائے 8منتر 36

وضاحت

اوم، اُس کی ذات کو بتانے والا اسم ہے، اور اوم کی طرف اشارہ کرنے والا لفظ **ایشور** ہے (ایشور بھی علیؑ کا اسم ہے)، **اوم برھم** کا نام ہے، اور برھم وہ قادر مطلق ہے جس کو محسوس نہیں کیا جاسکتا، وہ سب کو سب جگہ حاصل ہے، اوم مخلوقات کا پرورش (رب ہے) کرنے والا ہے، جبکہ ثابت ہو چکا ہے کہ **اوم**، امیر المومنینؑ علیؑ کا اسم ہے ۔بدھ نے بھی **ایلیاہ کو اوم** کہا ہے۔ اور **ایلیاہ** امیر **المومنینؑ** کے اسماء میں سے ایک اسم ہے ۔

" جس کا نام **اوم** (علیؑ) ہے، وہ لازوال ہے، اس کو **برھم** جاننا اس کو کبھی فنا نہیں، وہ تمام ساکن و متحرک کائنات میں سمایا ہوا ہے چاہیے، تمام ویدوں اور شاستروں میں اور اس تمام کائنات میں اس کا ظہور اور اسی کا ذکر مذکور ہے [2],[1]

" **اوم** (علیؑ) تینوں لوکوں (کائنات) میں وَیاپک (محیط، حاوی) ہے، وہی سورج کو پرکاش (روشنی) دیتا ہے، وہی بدھیوں کو پرکاشتا ہے، وہی آتما ہے[3]

اوم کی طرف اشارہ کرنے والا لفظ **ایشور** ہے۔ یعنی ایشور بھی اوم یعنی علیؑ کا اسم ہے ۔

" **ایشور** (علیؑ) ہی تمام دیوتاؤں کا خالق ہے، وہی ان کا قائم رکھنے والا ہے، منتظِم کل سب کو(مکتی کا) آنند عطا کرنے والا ہے، بالیقین کوئی بھی اس سے برتر اور اعلیٰ نہیں ہے[4]

---

(1) مانڈوکیہ اپنشد ۔ منتر 2

(2) رِگ وید صفحہ 31

(3) ماہنامہ رسالہ، اوم (بازار اجمیری گیٹ، دہلی) بابت ماہ ستمبر 1977 صفحہ 10۔

(4) رِگ وید صفحہ 43

سوائے **ایشور** (علیؑ) کے کسی دوسرے کی اپاسنا (عبادت) ہرگز نہیں کرنی چاہیے ---[1]

وہ ایشور (علیؑ) قدیم رشیوں کا بھی گرو یعنی تعلیم دینے والا ہے، کیونکہ وہ وقت یا موت کے احاطہ سے باہر ہے[2]

" اس **پرمیشور** کو عیاں اور بیان کرنے والا لفظ پروتو یعنی **اوم** ہے ---[2]

پرمیشور کو بیان کرنے والا لفظ **اوم** ہے، یعنی **پرمیشور** بھی علیؑ کا اسم ہے ---

ایشور و پرمیشور (علیؑ) کے بارے میں کیا کیا لکھا جائے، ہندو کتابیں ایشور کی حمد و ثنا و برتری، و معبودیت و ربوبیت و الوہیت، سے بھری ہوئیں ہیں، لیکن ہمارا مقصد اسماء پر بات کرنا ہے ---

اب ہم چند ہندو منتر اور ان کے مطلب لکھ رہے ہیں، جس میں **اوم** کہا جاتا ہے ---

(1) اوم اگنَیے سوَاہا (2) اوم سومائے سوَاہا (3) اوم اَگنِی شوم آبھیَام سواہا (4) اوم وِشوبھیو دیوبھییہ سواہا (5) اوم دھنوَنتَۃ سوَاہا (6) اوم کہوی سوَاہا (7) اوم اَنمتَیٰ سوَاہا (8) اوم پرجاپتی سوَاہا (9) اوم سہدَیا دا پر تھوِی بھیام سواہا (10) اوم سِوشٹ کرِتے سوَاہا

<u>ان الفاظ کے معنی</u>، (1) **اگنی** سے علیمِ کل اور منور بالذات پرمیشور (یعنی، اوم) مراد ہے (2) **سومائے، سوم**، سے راحت بخش عالم، خالقِ جہان ایشور (اوم) مراد ہے (3) **اگنشوم**" سے پران (اندر سے باہر جانے والا سانس) اور اپان سے (باہر سے اندر آنے والا سانس) مراد ہے (4) **وشویدیوا**" سے اوم کی تجلی بخش، عالم صفات یا تمام عالم لوگ مراد ہیں، (5) **دھنونتری**" سے تمام بیماریوں کو دفع کرنے والا اوم مراد ہے (6) **کہہ**" سے اماوس یعنی ہلال کے دن کی یگییہ یا قوت حافظہ مراد ہے ۔(7) **انومتی**" سے پورنماسی یعنی بدر کے دن جو پندرہ روز یگییہ کی جاتی ہے یا تحصیل علم کے بعد جو لیاقت تجربہ اور دماغی طاقت حاصل ہوتی ہے اس سے مراد ہے ---

---

(1) رِگ وید

(2) رِگ وید صفحہ 110

(8) **پرجاپتی**" سے تمام کائنات کا مالک و محافظ اوم مراد ہے، (9) **سہدیادا پرتھوی**" سے مراد ہے کہ آگ یا اجرام روشن اور زمین **اوم** کی اعلیٰ قدرت اور صنعت سے پیدا ہوئے، جن سے کامل فیض حاصل کرنا چاہیے ---

(10) **سوشٹ کرت**" سے حسب دلخواہ عمدہ سکھ دینے والا **اوم** مراد ہے ---[1]

اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ **پرمیشور** کو بیان کرنے والا لفظ **اوم** ہے --- اور اوم علیؑ ہیں ---ا

" پرمیشور (یعنی، اوم، یعنی ،علیؑ) کی کوئی نظیر یا مثال نہیں ہے، اور وہ شکل صورت یا جسم سے بے نیاز، ماپ تول کے احاطہ سے خارج، غیر مجسم اور محیط کل ہے[2]---

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ **اوم** امیر المومنینؑ ہی کا اسم ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، ہر قوم میں میراً الگ نام ہے، ہر دین کی حقیقت میںؑ ہوں، ہر دین کا مالک و رہبر و نگہبان میں علیؑ ہوں ۔ تو پھر ایک دفعہ ہمیں تقریباً 3000 قبل از مسیح، **مہابھارت** کے میدان میں چلنا ہو گا، جب شری **کرشن** ارجن سے کہتے ہیں، اے کنتی کے بیٹے، **میں ویدک منتروں میں اوم کار ہوں**[3] ، یعنی، **اوم** ، اور **کرشن** ایک ہی ذات کا نام ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، ہندوؤں میں میراً نام **کشن** ہے ۔ ہاں تو **کشن** فرما رہے ہیں ، میںؑ **اوم** ہوں، یعنی **کرشن** امیر المومنینؑ کا اسم ہے ۔ مزید دیکھیں! ارجن مہابھارت کے میدان میں **کرشن** کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے، آپ وجہوں کی وجہ (سبب الاسباب) ہیں، آپ سنسار کے حقیقی خالق ہیں[4]

---

(1) رِگ وید صفحہ 181،82

(2) رِگ وید صفحہ 206

(3) بھگوت گیتا، ادھیائے 7 شلوک 8

(4) بھگوت گیتا، ادھیائے 11 شلوک 37

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ انا مسبب الاسباب، انا خالق المخلوقات۔ میںؑ سبب بنانے والا ہوں، میں مخلوق کا خالق ہوں، امیر المومنینؑ ہی وہ کرشن (کشن) ہیں جو مہابھارت میں ہدایت دیتے ہیں، اب ہم بھگوت گیتا کا کچھ حصہ یہاں لکھتے ہیں --

بھگوت گیتا کا مختصر تعارف؛

بھگود گیتا سنسکرت زبان کے دو الفاظوں کا مجموعہ ہے، بھگود گیتا، **بھگود** کے معنی " **بھگوان**" اور گیتا کے معنی **"گیت، کلام"** بھگود گیتا، ہندو مت کا سب سے مقدس الہامی صحیفہ ہے۔ اٹھارہ ادھیائے (ابواب) اور سات سو شلوکوں (صدا، پکار، TEXT) پر مشتمل یہ کتاب دراصل مہا بھارت کے باب 23 تا 40 کا حصہ ہے۔ بھگود گیتا ایک نہایت ہی اعلی ترین روحانی کتاب ہے کیونکہ وہ براہ راست بغیر کسی واسطے کے بھگوان اور اس کے بندے کے درمیان یعنی **کرشن** (علیؑ) اور ارجن کے درمیان ہم کلامی پر مشتمل ہے بھگود گیتا میں بھگوان نے براہ راست اپنے بھگت سے مخاطب ہو کر اسے گیان کی دولت سے مالا مال کیا ہے ---

گیتا کو ویدک علم کا کامل ترین عکس مانا گیا ہے --- (دھنن جے داس) ہم یہاں چند شلوک بھگوت گیتا سے نقل کریں گے ---

ادھیائے 2 شلوک 61 پر کرشن ارجن سے کہتے ہیں، حواس اتنے زور آور ہیں کہ وہ اس سمجھدار شخص کے من کو بھی زبردستی زیر کر لیتے ہیں جو انہیں قابو میں لانے کی کوشش کر رہا ہے ---

شلوک 61۔ جو اپنے حواس پر لگام لگا کر ان کو پوری طرح اپنے قابو میں کرتے ہوئے اپنا شعور مجھ **(کرشن، علیؑ)** پر مرکوز کر لیتے ہیں وہ شخص استھر بدھی (متوازن العقل) جانا جاتا ہے ---

وضاحت؛ یعنی جو اپنے حواس خمسہ کو قابو کر کے اپنی سوچ اپنا دھیان مجھ علیؑ پر کرے صرف مجھے اپنے خیالات میں رکھے تو وہی عقل مند ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ہندوؤں میں کشن ہوں ، کشن کرشن امیر المومنینؑ کے اسماء ہیں، جس طرح سارا قرآن امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوا ہے، جس طرح ہر نبی کے صحیفہ میں ولایت علیؑ کو پہنچایا گیا ہے اسی طرح بھگوت گیتا میں مولا علیؑ کے

فضائل بیان کیے گے ہیں --- کوئی اس حقیقت کا اقرار کرے یا نہ کرے حق تو حق ہے ---

شلوک 32۔ جو حسد کی وجہ سے میری ہدایات پر عمل نہیں کرتے انہیں تمام گیان (معرفت) سے گمراہ، بیوقوف اور تباہی اور تباہی کے کنارے پر کھڑا ہوا سمجھو ---

وضاحت؛ یعنی جو کشن یعنی امیر المومنینؑ کی اطاعت نہیں کرتے وہ گمراہ بیوقوف اور تباہ ہو جائیں گے کیونکہ علیؑ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اللہ کی اطاعت نہ کرنے والا ابلیس ہے --- انہیں مولا علیؑ کی معرفت نہیں وہ جاہل بے وقوف اور گمراہ ہیں ---

ادھیائے 4 شلوک 1۔ کرشن نے ارجن سے کہا، میں نے یوگا (ریاضت) کا یہ اویناشی (کبھی نہ ختم ہونے والا) گیان **منو (نوحؑ)** کو دیا تھا، اور منو نے اکشوا کو اسکی شکشا (تعلیم) دی ---

وضاحت؛ میں نے ختم نہ ہونے والا علم منو یعنی نوحؑ کو دیا اور منو نے اکشوا کو اسی طرح آگے سلسلہ چلتا گیا --- یہاں انبیاءؑ کے سنسکرت اسماء کا ذکر کیا گیا ہے، کشن یعنی امیر المومنینؑ ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے انبیاءؑ کو علم عطا کیا، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، موسیٰؑ اور خضر کا معلم میں علیؑ ہوں --- **قال امیر المومنین، أنا علم اَللّٰہﷻ؛** امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں علیؑ اللہ کا علم ہوں --- اور تمام انبیاءؑ کو اللہ کے علم سے ہی عطا کیا گیا ہے --- **قال امیر المومنین، ان عیسی بن مریم صار یحی الموتی لمعرفته باسمی ؛** امیر المومنینؑ نے فرمایا، بے شک عیسیٰؑ مردوں کو میرےؑ اسم کی معرفت کے سبب زندہ کیا کرتے تھے --- یہ معرفت علم ہے جو علیؑ نے عیسیٰؑ کو دیا ---

زهیر از امام حسین در شب عاشورا پر سیدند؛ وجہ **تسمیه ی ادریس را برای ادریس نبی ؟ امام حسین فرمودند؛ چون کُتب سماوی را تا آن روز از امیر المومنین درس گرفت ؛** شبِ عاشور زہیرؑ نے امام حسینؑ پوچھا مولاؑ اللہ کے نبی ادریسؑ کو ادریس کیوں کہتے ہیں امام حسینؑ نے فرمایا، کیونکہ انھوںؑ نے آسمانی کتابوں کا درس امیر المومنینؑ سے لیا --- ثابت ہوا کہ مولا علیؑ ہی تمام انبیاءؑ کو تعلیم اور علم عطا کرنے والے ہیں، کرشن نے ارجن سے کہا، میں نے یوگا (ریاضت) کا یہ اویناشی (کبھی نہ ختم ہونے والا) گیان **منو (نوحؑ)**

کو دیا تھا، اور منو نے اکشوا کو اسکی شکشا (تعلیم) دی --- اسی طرح ہر نبی دوسرے کو اپنا علم دیتا رہا، تو بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صرف امیر المومنینؑ کی ذات ایسی ہے جو یہ دعویٰ کرے اور یہ دعوا امیر المومنینؑ نے مہا بھارت میں کرشن کی صورت میں کیا ہے ---

شلوک 2۔ اس طرح یہ عظیم گیان پرم پرا روایت کے سلسلے سے ملتا تھا اس یوگا کو راج رشیوں (عارفوں) نے یوں جانا، لیکن وقت گزرنے پر روایت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اس لیے یہ یوگا گمشدہ دکھائی دیتا ہے---

شلوک 6۔ میں (کرشن، علیؑ) اجنما (جو پیدا نا ہوا ہو) ہوں، میں تمام جانداروں کا مالک ہوں، اور میں ہر ایک یگ (قرن، زمانہ) میں اوتار لیتا ہوں ۔

وضاحت؛ کرشن یعنی مولا علیؑ فرما رہے ہیں، میں اجنما ہوں یعنی میں پیدا نہیں ہوا ، قال امیر المومنین، أنا لم الد، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ پیدا نہیں ہوا، یعنی میںؑ اجنما ہوں، کرشن کہہ رہے ہیں میں ہر زمانے میں ظاہر ہوتا ہوں --- قال امیر المومنین، أنا اتقلب فی الصور کیف اشیاء و أری نفسی کیف شئت بصغیر الخلق و کبیرہ، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ مختلف صورتوں میں ظہور کرتا ہوں، میںؑ جس طرح چاہوں ظاہر ہوتا ہوں اور سب نے مجھے ویسے ہی دیکھا جیسے میںؑ نے چاہا بڑی مخلوق ہو چاہے چھوٹی، قال امیر المومنین، انا مکون الاکوان و صاحب کل عصر و زمان، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ کائنات کا خالق ہوں اور ہر زمانے ہر دور ہر یگ ہر صدی اور ہر وقت کا مالک ہوں --- پس یہ دعوا امیر المومنینؑ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا کہ میںؑ ہر یگ میں اوتار لیتا ہوں یعنی ظہور کرتا ہوں ۔

شلوک 7۔ کرشن کہتے ہیں، اے بھرت کے بیٹے! جب کبھی اور جہاں کہیں بھی دھرم (دین، ایمان) کی کمی ہوتی ہے، اور ادھرم (بے دینی، باطل) میں اضافہ ہوتا ہے، اس وقت میں ظاہر ہوتا ہوں ---

شلوک 7۔ سادھوؤں (متقی، پرہیزگار) کی رکشا (حفاظت) کرنے کے لیے، راکششوں (ظالموں) کا ناش کرنے اور دھرم کے اصولوں کو پھر سے قائم کرنے کے لیے میں ہر یگ (زمانے) میں اوتار لیتا ہوں ---

وضاحت؛ جب باطل حد سے بڑھ جاتا ہے، جب ظلم زمین پر چھا جاتا ہے تو ہر دور میں ہر زمانے میں ایک ایسی ہستی ظہور کرتی جو حق کو ظاہر کرتی ہے اور باطل کو مٹا دیتی ہے ظالم کو سزا دیتی ہے اور مظلوم کے لیے پناہ ہوتی ہے --- تاریخ اٹھا کر دیکھ لی جائے تو ہر دور میں ہر زمانہ میں ہادی نظر آئے گا، اور اس بات کی تصدیق قرآن ان الفاظ میں کر رہا ہے، وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ {الرعد} ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے --- پس ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی ہدایت دینے والا لازمی ہوتا ہے اور وہ اس زمانے میں اللہ کی حجت ہوتی ہے، اور زمین کبھی حجت سے خالی نہیں ہوتی، وہ حجت کون ہے ؟ قال امير المومنين، أنا نحن النذر الا ولى و نحن النذر الاخرة و الا ولى و نذر كل زمان واوان و نبالك من هلاك و بنا نجا من نجا، گزشتہ زمانوں والوں کے لیے ہمؑ نذیر تھے، اور آنے والوں کے لیے بھی ہمؑ ہی نذیر ہیں، ہمؑ اول و آخر کے نذیر ہیں، ہر دور ہر زمانے کے نذیر ہمؑ ہیں، ہلاک ہونے والے ہماریؑ وجہ سے ہلاک ہوئے اور نجات پانے والوں نے ہمارےؑ سبب نجات پائی --- قال امير المومنين، اولنا محمد و آخر نا محمد و اوسطنا محمد وكلنا محمد ولا تفرقوا بيننا فانا نظهر في كل زمان و وقت واوان في اي صورة شئنا باذن الله عزو جل و نحن اذا شئنا شاء الله ؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ہماراؑ اول محمدؐ ہے ہماراؑ آخر بھی محمدؐ ہے ہماراؑ درمیان والا بھی محمدؐ ہے اور ہمؑ سب ہی محمدؐ ہیں، ہمارےؑ درمیان تفریق مت کرو ہمؑ ہر وقت ہر زمانے میں جس صورت میں چاہا باذن اللہ ظاہر ہوئے ہیں، اور ہمؑ وہی چاہتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے --- اور فرمایا، ہماراؑ چاہنا ہی اللہ کا چاہنا ہے ---

قال امير المومنين ، أنا تكلمت علىَ لسان عيسى بن مريم في المهد، و أنا آدم، و أنا نوح، و أنا ابراهيم، و أنا موسى، و أنا عيسى، و أنا محمد، أنتقلُ في الصور كيف أشاء ، مَن رآني فقد رآهم، و مَن رآهم فقط رآني، و لو ظهرت للناس فى صورة واحدةٍ لهلك في الناس

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ عیسیٰؑ بن مریمؑ کی زبان سے کلام کرنے والا تھا جب وہ گہوارے میں تھا، اور میںؑ آدمؑ ہوں، میںؑ نوحؑ ہوں، میںؑ ابراہیمؑ ہوں، میںؑ موسیٰؑ ہوں، اور میںؑ عیسیٰؑ ہوں، اور میںؑ ہی محمدؐ ہوں، میںؑ جس صورت میں چاہوں ظاہر ہوتا ہوں، جو مجھ علیؑ کو دیکھ چکا ہے تو وہ ان (انبیاءؑ) کو دیکھ چکا ہے ، اور جو ان (انبیاءؑ) کو دیکھ چکا ہے تو وہ مجھ علیؑ دیکھ چکا ہے، اور اگر میںؑ علیؑ لوگوں پر ایک صورت میں ظاہر ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے --- پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان میں جو ہادی ظاہر ہوئے وہ تمام مولا علیؑ کا ہی ظہور تھا---

امیر المومنینؑ جیسا کہ فرما رہے ہیں، میں مختلف صورتوں میں اس لیے ظاہر ہوا تاکہ لوگ ہلاک نہ ہو جائیں، اور ہر زمانے کے لوگوں نے امیر المومنینؑ سے ہی ہدایت پائی، پس پچھلی تمام امتوں میں مہا بھارت کا زمانہ بھی آتا ہے اور امیر المومنینؑ نے فرمایا بھی کہ ہندوؤں میں میںؑ کیشن یعنی کرشن ہوں، پس تقریباً 3000 سال قبل از مسیح مہا بھارت کے میدان میں امیر المومنینؑ کرشن بن کر ارجن سے فرما رہے ہیں؛

Yada yada hi dharmasya glaanirbhavati bhaarat ; Abhyutthaanam adharmasya tadaatmaanam srijaamyaham ; Paritranaay saadhunaam vinaashaay cha dushkritaam ; Dharm sansthaapanaarthaay sambhavaami yuge yuge

جب کبھی اور جہاں کہیں بھی دھرم (دین، ایمان) کی کمی ہوتی ہے، اور ادھرم (بے دینی، باطل) میں اضافہ ہوتا ہے، اس وقت میں ظاہر ہوتا ہوں --- سادھوؤں (متقی، پرہیزگار) کی رکشا (حفاظت) کرنے کے لیے، راکششوں (ظالموں) کا ناش کرنے اور دھرم کے اصولوں کو پھر سے قائم کرنے کے لیے میں ہر یگ (زمانے) میں ظاہر ہوتا ہوں --- یہ دعوا امیر المومنینؑ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا ---

شلوک 10۔ اے ارجن! پہلے بھی لگاؤ خوف اور غصے کو چھوڑ کر شردھا (ایمان،) اور وشواس (یقین) کے ساتھ میری شرن (پناہ) لے کر بہت سے گیانی (معرفت والے) مجھے پا چکے ہیں ۔

شلوک 11۔ جس طرح لوگ میری شرن (پناہ) لیتے ہیں، اسی طرح میں انکو پھل دیتا ہوں، اے ارجن! سب لوگ ہر طرح سے میرے (علیؑ) ہی راستے کو پاتے ہیں ۔

وضاحت؛ الطرق الیٰ اللہ بعدد انفاس الخلائق؛ مولا محمدؐ فرماتے ہیں: مخلوقات کی سانسوں کے برابر اللہ کی طرف جانے کی راہیں ہیں ---

شلوک 13۔ گن اور کرم کے مطابق میں نے ہی انسانی سماج کے چار طبقے، برہمن، کھشتیری، ویش اور شودر کو خلق کیا ہے، میں انکو خلق کرنے والا ہوں، پھر بھی تمھیں یہ جاننا چاہیے کہ میں اکرتا (کچھ نہ کرنے والا) ہوں ---

وضاحت؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میںؑ مخلوق کا خالق ہوں، کرتا میںؑ ہوں کہلاتا اُس (اللہ) کا ہے، جو بھی ہوتا ہے مجھ سے ہی ہوتا ہے ۔

ادھیائے 5 شلوک29۔ رشی مجھ (کرشن یعنی علیؑ) کو تمام یگیوں (پوجا) اور تپسیاؤں (قلبی یا روحانی عبادت، ریاضت) کا آخری مقصد جانتے ہوئے، دیوتا اور تمام لوگوں (جہانوں) کا ایشور جانتے ہوئے اور تمام جانداروں کی بھلائی چاہنے والا جانتے ہوئے مادی مصیبتوں کی شدید درد سے شانتی پاتے ہیں --- (یہ بات اس کتاب کے باب اسرار اسم اللہ میں کھلے گی)

ادھیائے 6 شلوک 27، جس یوگی (عبد) کا من (دل) مجھ (علیؑ) پر قائم ہے وہ یقیناً عظیم روحانی سُکھ کی آخری تکمیل کو پاتا ہے، وہ رجو گن (ہوس کی صفت) سے پرے ہو جاتا ہے ---

شلوک29۔ ایک سچا یوگی (عابد) تمام جانداروں میں مجھ (علیؑ) کو دیکھتا ہے اور تمام جانداروں کو مجھ میں دیکھتا ہے، حقیقت میں وہ آتما گیانی (خود شناس) مجھ پرماتما ہی کو دیکھتا ہے ---

شلوک 30۔ جو یوگی مجھ (علیؑ) کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور ہر چیز مجھ میں دیکھتا ہے وہ کبھی اس سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ مجھ سے دور ہوتا ہے ---

شلوک 31۔ جو یوگی مجھ (علیؑ) کو اور **پرماتما** (اللہ) کو ایک سمجھ کر میری بھگتی (اطاعت) کرتا ہے، وہ ہمیشہ ہر طرح سے مجھ میں قائم رہتا ہے ---(باب، اسرار معنی اللہ: میں یہ ثابت کیا جائے گا کہ علیؑ غیر اللہ نہیں)

شلوک 46۔ یوگی (روحانی عبادت کرنے والا) تپسوی (جسمانی ریاضت کرنے والا) سے بڑھ کر (افضل) ہے، یوگی گیانی سے بالاتر ہے، اور یوگی کرمی سے عظیم ہے، لہذا! اے ارجن، ہر طرح سے یوگی بن ---

شلوک 47۔ تمام یوگیوں میں سے جو یوگی پورے یقین کے ساتھ ہمیشہ مجھ میں رہتا ہے، مجھ (علیؑ) کے بارے میں سوچتا ہے، اور میری روحانی پریم بھگتی (کامل عبادت) کرتا ہے، وہ یوگی سب سے زیادہ مجھ سے جڑا ہوا ہے، اور سب سے عظیم ہے ---

ادھیائے 7 شلوک 3۔ کئی ہزاروں انسانوں میں سے کوئی ایک سدھی (تکمیل) کے لئے کوشش کرتا ہے اور اس طرح سدھی حاصل کرنے والوں میں سے مشکل سے کوئی ایک مجھے حقیقت میں جان پاتا ہے---

شلوک 6۔ پرکرتی (فطرت) تمام تخلیق شدہ ہستیوں کا سرچشمہ ہیں، اس دنیا میں جو کچھ بھی مادی اور روحانی ہے اس کی ابتدا اور انتہا مجھ (علیؑ) کو ہی جانو ---

شلوک 7۔ اے ارجن! کوئی سچ مجھ (علیؑ) سے عظیم نہیں، جس طرح دھاگے میں موتی پروئے ہوئے ہوتے ہیں، اسی طرح سب کچھ مجھ (اوم، کرشن، یعنی علیؑ) پر ٹکا ہوا ہے ---

وضاحت؛ قال امیر المومنین، اَنَا قُطْبُ الرَّحَا، تَدُوْرُ عَلَيَّ وَ اَنَا بِمَكَانِيْ، فَاِذَا فَارَقْتُهُ اسْتَحَارَ مَدَارُهَا، وَ اضْطَرَبَ ثِفَالُهَا

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ چکی کے اندر کا وہ قطب ہوں کہ جس پر وہ گھومتی ہے جب تک میں اپنی جگہ پر ٹھہرا رہوں اور اگر میں نے اپنا مقام چھوڑ دیا تو اس کے گھومنے کا دائرہ متزلزل ہو جائے گا اور اس کا نیچے والا پتھر بھی بے ٹھکانے ہو جائے گا ---

امیر المومنینؑ ہی وہ نقطہ ہیں جس پر ہر شے اور لا شے قائم ہے؛ امام علیؑ النقی فرماتے ہیں، اگر وَلایت علیؑ نہ ہوتی تو آج کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوتا ، یہ وَلایت علیؑ ہی ہے جو اللہ عزوجل کو قائم رکھے ہوئے ہے --- پس کرشن یعنی مولا علیؑ کی یہ بات واضح ہے کہ؛ جس طرح دھاگے میں موتی پروئے ہوئے ہوتے ہیں، اسی طرح سب کچھ مجھ علیؑ پر ٹکا ہوا ہے ---

شلوک 8۔ اے ارجن؛ میں (علیؑ) پانی کا ذائقہ ہوں، میں (کرشن) سورج اور چاند کی روشنی ہوں، میںؑ ویدک منتروں میں **اوم کار** ہوں، آکاش (آسمان) میں آواز ، اور میں ہی انسان کی قابلیت و شعور ہوں ----

شلوک 9۔ میں (علیؑ) دھرتی (زمین) کی اصل خوشبو اور آگ میں تپش ہوں، میں تمام جانداروں کی جان اور تمام تپسویوں کا تپ ہوں ---

شلوک 10۔ اے ارجن؛ یہ جان لو کہ میں تمام ہستیوں کا بیج ہوں، بدھی مان کی بدھی (عقل مند کی عقل) اور تمام طاقتوروں کی طاقت میں (کیشن یعنی علیؑ) ہی ہوں --- (اشارہ ہے نقطے کی طرف)

شلوک 11۔ میں ان طاقتوروں کی طاقت ہوں جو بغیر کام (ہوس) اور موہ (چاہ) کے ہے ---

شلوک 12۔ اے ارجن، جان لو کہ سارے گن (اثر، تاثیر، اچھی عادات، خصلت) میری شکتی کے ذریعے پیدا ہوئے ہیں، میں (علی، اوم) سب کچھ ہوں، لیکن میں مکمل طور پر ان (سب) سے آزاد ہوں، میں پرکرتی (فطرت) کے گنوں کے زیر اثر نہیں، بلکہ وہ مجھ پر ہی ہے ۔

شلوک 13۔ تین گنوں (ستو گن، رجو گن، تمو گن) کے ذریعے فریب میں مبتلا سارا سنسار مجھے نہیں جانتا، کہ میں (علیؑ) لازوال اور ان گنوں سے بالا تر ہوں ---

وضاحت؛ گن یعنی اثر، خصلت --- ستوگن یعنی پاکیزگی --- رجوگن یعنی نفسِ لوامہ، جذبہ، شہوت --- تموگن یعنی نفس امارہ ، کہنے کا مقصد ہے کہ انسان مجھ علیؑ کو ان خصوصیات یا انسانی خصلت یا انسان ہواس خمسہ سے مجھے نہیں جان سکتا میںؑ ان سب سے پاک و منزہ ہوں۔

شلوک 19۔ جس کو حقیقی گیان (معرفت) ہوتا ہے، وہ مجھے سب وجہوں کی وجہ جان کر شرن (پناہ) لیتا ہے ایسا مہاتما (بزرگ) بہت مشکل سے ہوتا ہے --- (امامؑ فرماتے ہیں، میںؑ ہر علت (وجہ)کی علت میںؑ ہوں، میںؑ مسبب الاسباب ہوں)

شلوک 21۔ میں (علیؑ) **پرماتما** (اللہ) کی صورت میں سب کے دل میں رہتا ہوں ---

شلوک 23۔ کم عقل لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں، انکے پھل محدود اور عارضی ہوتے ہیں، دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے دیوتاؤں کے لوک (جہان) میں جاتے ہیں، لیکن میرے بھگت (عقیدت مند) آخر میں میرے پرم دھام (اعلیٰ مکان) کو پاتے ہیں --

وضاحت؛ رسول اللہ نے فرمایا ، کہ روز قیامت اللہ کہے گا: **مَن كَانَ يَعبُدُ شَيئًا فَليَتبَع، فَمِنهُم مَن يَتَّبِعُ الشَّمسَ وَمِنهُم مَن وَمِنهُم مَن يَتَّبِعُ القَمَرَ،** ---الخ،

ترجمہ: قیامت کے روز اللہ کہے گا: جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے، تب کوئی سورج کے ساتھ ہوجائے گا، اور کوئی چاند کے ساتھ، اور کوئی شیطانوں اور بتوں اور طاغوت کے ساتھ ، اس امت کے لوگ رہ جائیں گے، ان میں منافق وغیرہ سب ملے جلے ہوں گے، پھر اللہ کہے گا، میں تمہارا رب ہوں، ہاں تم ہمارے رب ہو، وہ (امت) کہیں گے ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا مالک (محمدؐ) آئے، جب ہمارا مالک آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے، پھر محمدؐ تمام انبیاء سے پہلے اپنی امت کو پار لے جائیں گے ---

(صحیح بخاری، كتاب الأذان،باب فَضلِ السجود، حدیث، 768)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، جو میریؑ وَلایت پر قائم رہا یہاں تک کہ مر گیا تو وہ روز قیامت میرےؑ ساتھ میرےؑ درجہ پر ہو گا ---

پس کرشن یعنی مولا علیؑ کا، بھگت (میرے عقیدت مند) آخر میں میرے پرم دھام (اعلیٰ مکان) کو پاتے ہیں-- کہنا واضح ہے ---

شلوک 24، کم عقل لوگ مجھ (علیؑ) کو ٹھیک سے نہ جانے کی وجہ سے سوچتے ہیں کہ میں (علیؑ) نراکار (واحد، احد) تھا اب میں نے اس روپ کو دھارن کیا ہے (یعنی اس روپ میں ظاہر ہوا ہوں) اپنی کم عقلی کی وجہ سے وہ میرے اویناشی اور عظیم قدرت کو نہیں جانتے -

شلوک 25- میں (علیؑ) کم عقل اور بے وقوف لوگوں کے سامنے کبھی ظاہر نہیں ہوتا، ان کے لیے میں ہمیشہ پوشیدہ رہتا ہوں، لہذا وہ یہ نہیں جان سکتے کہ میں اجنما ہوں (یعنی، میری ابتدا نہیں) اور اویناشی (خلق کرنے والا، مارنے والا) ہوں

وضاحت؛ یہ دونوں شلوک ہم پر واضح کر رہا ہے کہ مقصر اُس زمانے میں بھی تھے جو وقت کی حجت میں شک کرتے تھے جیسا یہاں اس زمانے میں مقصر شک کرتے ہیں مولا علیؑ کے اختیارات پر اگر مگر کیسے کیوں کہتے ہیں ایسے لوگوں کو بھگوت گیتا میں جاہل بے وقوف بے عقل کہا گیا ہے --- اور گیتا میں کہا گیا ہے کہ میں بے وقوف کم عقل کے سامنے کبھی ظاہر نہیں ہوتا میں ان سے ہمیشہ پوشیدہ رہتا ہوں --- رسول اللہؐ نے فرمایا، ہمؑ گروہ انبیاءؑ لوگوں کی عقول کے مطابق کلام کرتے ہیں؛ اور ایسی بے شمار روایات ملتی ہے جس میں محمدؐ و آل محمدؐ نے نااہل کو فضائل و اسرار بتانے سے منع فرمایا ہے --- اس شلوک میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے ---

شلوک 26- اے ارجن، میں (کرشنؑ) پرم پرش بھگوان (حاکم اعلیٰ) کی حیثیت سے جو کچھ ماضی میں ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور جو آگے ہونے والا ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے، میں تمام جانداروں کو بھی جانتا ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا ---

وضاحت؛ امیر المومنینؑ حجت ہیں، پس حجت وہی ہوتی ہے جو سب کو سب سے بھی زیادہ جانے، یعنی مولا علیؑ حجت ہیں جو مجھے مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، امیر المومنینؑ نے بصرہ کے منبر پر ارشاد فرمایا تھا، اے لوگو! میںؑ تمہیں تم سے زیادہ جانتا ہوں --- اور رسول اللہؐ فرماتے ہیں، یاعلیؑ آپؑ کو مجھ محمدؐ اور اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا --- اور امیر المومنینؑ نے کئی بار برسرِ منبر فرمایا، سلونی --- مجھؑ سے پوچھ لو میں سب کچھ جانتا ہوں، جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور قیامت تک اور اس کے بعد جو ہو گا میں سب جانتا ہوں ---

پس کرشن کا؛ میں پرم پرش بھگوان کی حیثیت سے جو کچھ ماضی میں ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور جو آگے ہونے والا ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے، میں تمام جانداروں کو بھی جانتا ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا، کہنا واضح ہے --- یہ دعوا صرف امیر المومنینؑ کر سکتے ہیں ---

ادھیائے 9 شلوک 4؛ یہ سارا جگت (جہان) میرے (اوم) اویکت (غیر ظاہر) روپ سے بھرا ہوا ہے سب جاندار مجھ میں ہیں، لیکن میں ان میں نہیں ہوں ---

شلوک 5- پھر بھی یہ ساری سرشٹی (مخلوق) مجھ میں نہیں ہے، ذرا میری یوگ شکتی کو دیکھو! اگرچہ میں تمام جانداروں کا پالن کرنے والا (رب) ہوں، اور ہر جگہ موجود ہوں پھر بھی میں اس تخلیق کو حصہ نہیں، کیوں کہ میری ذات ہی اس وجود کا سرچشمہ (منبع، مبدا) ہے

شلوک 8- تمام قدرت مجھ(علیؑ کے) اختیار میں ہے، یہ خود بخود میری مرضی سے بار بار پیدا ہوتی رہتی ہے اور میری ہی مرضی پر آخر میں ختم ہو جاتی ہیں ---

شلوک 11- جب میں (کرشن یعنی اوم یعنی علیؑ) انسانی روپ میں اوتار لیتا ہوں (یعنی، جب میں انسانی شکل میں ظاہر ہوتا ہوں) تو بیوقوف میری ہنسی اڑاتے ہیں، وہ میری قدرت کو نہیں جانتے ---- (لوگ اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں)

شلوک 16؛ میں ہی دھرمی کارئیے (دینی کام) ہوں ---

وضاحت؛ میں دھرمی کارئیے ہوں، یعنی دین کے سارے کام میںؑ ہی ہوں -- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ مومنین کی نماز ہوں، میںؑ ہی زکوٰۃ ہوں، میںؑ ہی حج ہوں ، میںؑ ہی روزہ ہوں ، میںؑ ہی توبہ ہوں ، دین کے تمام فرائض میں علیؑ ہوں ، بلکہ میں علیؑ ہی اصل دین ہوں ---

شلوک 17- میں (علیؑ) ہی جگت پتا، ماتا، (یعنی، جہان کا ماں، باپ) پناہ گاہ اور پتامہا (دادا) ہوں، میں ہی جاننے کے لائق ہوں پویتر (پاک) کرنے والا **اوم کار** ہوں، رگ وید، سام وید، یجروید بھی میں ہی ہوں ---

شلوک 18- میں (علیؑ) منزل مقصود، پالن کرنے والا (رب) پربھو، گواہ، دھام، پناہ گاہ اور سب سے پیارا دوست ہوں، میں ہی سرشٹی (کائنات) اور پرلے (حشر و نشر) ہوں، سہارا دینے والا بھی میں ہی ہوں ---

وضاحت؛ سارے جہان کا ماں باپ اور داد میں ہوں، رسول اللہ نے فرمایا، یاعلیؑ آپؑ اور میںؐ اس امت کے باپ ہیں --- کیونکہ حجت محجوج پر ماں باپ سے بھی بڑھ کر حق رکھتی ہے --- اور امیر المومنینؑ ہر زمانہ پر حجت ہیں --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، مخلوق کا حشر نشر کرنے والا میںؑ ہوں، میںؑ مالک یوم الدین ہوں مخلوقات کو میریؑ ہی طرف لوٹنا ہے ---

شلوک 19- اے ارجن؛ میں ہی سوریہ روپ سے (سورج بن کر) جگت کو تپاتا (حرارت دیتا) ہوں، بارش کو برسانے والا اور روکنے والا میں (علیؑ) ہی ہوں، میں امرتوا (لافانیت) ہوں، اور حقیقت میں موت بھی میں ہی ہوں ---

وضاحت؛ یہاں وضاحت کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی کئے دیتے ہیں؛ بے شک کائنات امامؑ کے عطا کیے گے علم سے روشن ہیں، امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، جہاں بھی کہیں بھی صحیح اور حقیقی علم ہے وہ امیر المومنینؑ کا عطا کیا ہوا ہے --- امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ درختوں کا لگانے ولا ہوں میںؑ بارش برسانے والا ہوں، میںؑ وہ اللہ کا چہرہ ہوں جسے فنا نہیں، میںؑ ہی موت ہوں ---

شلوک 27- اے ارجن؛ تم جو کچھ کرتے ہو، جو کچھ کھاتے پیتے ہو، جو کچھ ارپن کرتے ہو، یا دان دیتے ہو، اور جو بھی تپسیہ (عمل) کرتے ہو، اسے مجھے یاد کرتے ہوئے کرو ---

وضاحت؛ تم جو کچھ کرتے ہو کوئی عبادت کرتے ہو ہر وقت میرا ذکر کرتے رہو--- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کا ذکر ہوں، میراؑ ذکر اللہ کا ذکر ہے --- امامؑ فرماتے ہیں؛ ہر وہ عبادت جس میں ولایت علیؑ نہ ہو وہ تو وہ اللہ کی نہیں بلکہ شیطان کی عبادت ہے وہ عبادت بت پرستی ہے --- امام علیؑ النقی فرماتے ہیں، اپنی تمام عبادتوں میں ولایت علیؑ کا اقرار کرو جو بھی عبادت بغیر اقرار ولایت علیؑ انجام دیتا ہے وہ ابلیس کی عبادت کرتا ہے ---

شلوک 30، اگر کوئی بڑے سے بڑا پاپ (گناہ) بھی کرتا ہے، لیکن اگر وہ میری بھگتی (یعنی میری عقیدت، میری وَلایت) میں رہتا ہے تو اسے سادھو (متقی) ماننا چاہیئے ---

وضاحت؛ رسول اللہ نے فرمایا، علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو، پس علیؑ کا محب سادھو ہے ---

شلوک 34۔ اپنے من کو ہمیشہ میری سوچ میں لگاؤ میرے بھگت بنو، میری پوجا کرو، اور مجھے نمسکار پیش کرو، اسی طرح مجھ میں پورے طور پر دھیان لگاتے ہوئے تم یقیناً مجھے پا لو گے ---

ادھیائے 10 شلوک 2۔ نہ تو دیوتا (فرشتے) مجھ (علیؑ کی) ابتدا یا ایشوریہ (خدائی) جانتے ہیں، اور نہ ہی مہارشی (بڑا پنڈت، بڑے سے بڑا عالم) کیونکہ میں اس سب کا خالق و منبع ہوں ---

شلوک 4،5؛ بدھی (عقل) گیان (معرفت) شک اور فریب سے مکتی، معافی، سچائی، من پر قابو پانا، سکھ اور دکھ، زندگی موت، خوف و بے خوفی، اہنسا تپسیہ، دان، عزت، ذلت جانداروں کے یہ مختلف گن میں نے ہی خلق کیے ہیں ---

وضاحت؛ قال امیر المومنین، فَطَرَ الْخَلَائِقَ بِقُدْرَتِهِ، و قال امیر المومنین، انا قدرت اللّٰہ ﷻ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ اللہ عزوجل نے مخلوقات کو اپنی قدرت سے ایجاد کیا ہے اور امیر المومنینؑ نے فرمایا، میں علیؑ اللہ کی قدرت ہوں --- پس ہر شے کو اللہ کی قدرت یعنی مولا علیؑ نے خلق کیا ہے --- پس اوم یعنی کرشن یعنی علیؑ کا گیتا میں کہنا واضح ہے؛ بدھی یعنی عقل کو میںؑ نے خلق کیا ہے، گیان یعنی معرفت کو میںؑ نے خلق کیا ہے، شک سے چھٹکارا پانے کی طاقت کو میںؑ نے خلق کیا ہے، سچ اور حق کا خالق میں علیؑ ہوں، اپنے من یعنی اپنے نفس پر قابو پانے کی طاقت اور سمجھ کو میںؑ نے خلق کیا ہے، خوف کا خالق میںؑ ہوں، اور بے خوفی کو بھی میںؑ نے ہی خلق کیا ہے، اہنسا یعنی ظلم برداشت کرنا اور قدرت کے ہوتے ہوئے بھی جواب نہ دینا، مخلوق میں موجود اس خوبی کا خالق میں علیؑ ہوں، تپسیا یعنی روحانی اور قلبی عبادت، ریاضت، مراقبہ، عبادت ان سب کا خالق میںؑ ہوں مخلوق میں موجود تمام خوبیوں کو میںؑ نے خلق کیا ہے

شلوک 8۔ میں (کیشن، علیؑ) ہی تمام مادی (جسمانی) اور روحانی دنیاؤں کی وجہ ہوں، ہر شے مجھ سے ہی خلق ہوئی ہے، جو عقلمند یہ جانتے ہیں، وہ میری بھگتی سیوا میں لگ جاتے ہیں، اور پریم سے میری پوجا میں مشغول رہتے ہیں ---

شلوک 9، میرے شدھ (خالص) بھگت ہمیشہ میرے بارے میں سوچتے ہیں، ان کی زندگی میری سیوا میں ہی ارپت (وقف) رہتی ہے، وہ ایک دوسرے کو میرا گیان دیتے ہیں، اور میرے بارے میں باتیں کرتے ہوئے انکو عظیم خوشی و اطمینان حاصل ہوتا ہے ---

شلوک 19۔ اے ارجن ؛ میری (یعنی علیؑ کی) ایشوریہ (خدائی) لامحدود ہے ---

شلوک 20۔ میں (علیؑ ہی) سب کے دلوں میں پرماتما (اللہ) کی حیثیت سے موجود ہوں، میں ہی تمام جانداروں کی شروعات، درمیان، اور انت (آخرت) ہوں --- (علیؑ کو پانا ہی اللہ کو پانا ہے، مجھے نہیں لگتا اس کی شرح کی ضرورت ہوگی)

شلوک 21۔ میں (علیؑ) ہی ادیتوں (شاستروں) میں **وشنو** ہوں ، روشنیوں میں چمکتا ہوا سورج، اور نکشتروں (سیاروں) میں چاند ہوں --

شلوک 22۔ میں ہی اندر ہوں، میں (علیؑ) تمام جانداروں کا چیتنہ (شعور) ہوں ---

شلوک 23۔ میں (علیؑ) ہی **شیو** ہوں، وسوؤں میں اگنی ہوں، اور تمام پہاڑوں میں میرو ہوں ---

شلوک 25۔ میں (علیؑ) تمام یگیوں (عبادتوں) میں پویتر نام کا سمرن (جپ) ہوں، اور ساکن چیزوں میں ہمالیہ ہوں ---

شلوک 26۔ میں (علیؑ) تمام درختوں میں **پیپل** کا درخت ہوں ،(گوتم بدھ کو، پیپل کے درخت کے نیچے نروان ملا تھا، اور وہ درخت علیؑ ہے)

شلوک 29۔ میں (علیؑ) انسان کو اصولوں پر چلانے والا ہوں، میں یم راج (روح قبض کرنے والا) ہوں ---

شلوک 30۔ میں (علیؑ) ناش (تباہ) کرنے والوں میں **کال** ہوں ---

شلوک 31۔ ہتھیار چلانے والوں میں **رام** ہوں، دریاؤں میں گنگا ہوں ----

وضاحت؛

رامائن، والمیکی میں تحریر ہے ایودھیا کا شہزادہ رام کون تھا؟ وہ ہمیشہ موجود، ہمیشہ غالب ہستی مطلق تھا جو داخلی اور خارجی دنیا پر حکمران ہے، **رام** انسانی شکل میں مجسم دھرم (دین) ہے رام **وشنو** ہے، رام کوئی عام انسان نہیں بلکہ اندر یا اگنی یا یم سے بھی عظیم تر ہے، رام انسانی صورت میں خود وشنو ہے، رام بے آغاز و بے اختتام پرماتما ہے ، رام نارائن ہے جو راون کو مارنے کے لیے انسانی روپ میں ظاہر ہوا --- رام اوتار کے بعد وشنو گووند (کرشن، کیشن) کے روپ میں آیا، اس نے گڈریوں کے درمیان زندگی گزاری اور ارجن کا رتھ بان بنا ---

سرکار شری کرشن کہہ رہے ہیں، میں رام ہوں، یعنی رام کرشن یعنی کیشن کا نام ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، ہندوؤں میں میںؑ کیشن ہوں --- رام وشنو ہے رام انسانی شکل میں مجسم دھرم (دین) ہے، رسول اللہ فرماتے ہیں، یاعلیؑ آپؑ اصل دین ہیں آپؑ ہی کامل دین ہیں رام یعنی علیؑ بے آغاز و اختتام پرماتما ہے، رام یعنی علیؑ نارائن ہے جو راون یعنی ظلم کو مٹانے کے لیے ظاہر ہوئے یعنی رام اپنے زمانے میں حجت تھے جو ہدایت دینے والے تھے، اور رام بعد میں مہابھارت میں کرشن کے روپ میں ظاہر ہوئے --- اور رام یعنی کرشن یعنی علیؑ گیتا میں کہتے ہیں میں اوم ہوں --- پس رام کیشن امیر المومنینؑ کا ظہور تھا --- یہ تمام اسماء امیر المومنینؑ کے ہیں ---

رام ، کیشن نبی ہیں ؟

قرآن پاک میں پچیس 25 انبیاءؑ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے دوسرے ملکوں کے انبیاء کرام کا تذکرہ نہیں فرمایا، جیسا کہ ہندوستان ، چین، یونان، فارس، بِلا داروبا، افریقہ ، امریکہ، جاپان ، اور برما کے نبی ہیں کیونکہ عرب ان ممالک کو نہیں جانتے تھے اس لئے اُن کا تذکرہ زیادہ فائدہ نہ دیتا ، ان میں سے بعض کی طرف اشارہ جن کا قصہ ہم نے تجھ پر بیان کیا ہے اور بعض کا ذکر ہم نے نہیں کیا ، لہذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر ان انبیاءؑ کرام کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا، اور لوگوں میں تواتر کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں، اگرچہ وہ لوگ کافر ہوں جو جانتے ہیں کہ وہ انبیاء و صلحاء تھے، جیسے کہ ہندوؤں میں **رام چندر، لچھمن** (لکشمن) اور **کیشن جی**، اور فرس کے درمیان زرتشت اور اہل چین و جاپان کے درمیان کنفیوشس اور بدھا ہیں، اور اہل یونان کے مابین سقراط اور فیثا غورث ہیں، بلکہ ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن میں سے کسی میں فرق نہ کریں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں، اور انہیں کفر و شرک اور سرکشی سے منسوب کرنے سے بچتے ہیں [1،2]

---

(1) ھدیۃ المھدی صفحہ 155 (مصنف، علامہ وحید الزمان) ہندوستانی دیوبندی

(2) فتوحات اہل حدیث المعروف میزان مناظرہ صفحہ 148 (تالیف، حافظ عبد القادر روپڑی)

شری کرشن کی ذات در حقیقت اللہ تعالی کی جانب سے ظالموں کی بربادی اور تباہی کے لیے مامور تھی، اور ساری زندگی انہوں نے خدا کے مقرر کردہ خدمت انجام دی --- شروع میں کنس ان کے ہاتھ سے غارت ہوا ، پھر جرا سندھ کی ہستی پامال ہوئی، اس کے بعد دریودہن کی نوبت آئی جو اُس وقت ہندوستان کا سب سے بڑا پاپی (مجرم) اور گنہگار آدمی تھا --- (کرشن بیتی (کرشن جیون) ص 105 مطبوعہ دہلی، مولف، خواجہ حسن نظامی)

شلوک32، تمام بحث کرنے والوں میں، میں (علیؑ) حتمی فیصلہ ہوں ----

شلوک 34۔ میں (علیؑ) سب کو ناش (تباہ) کرنے والی **مرتیو** (موت) ہوں، اور میں آگے ہونے والوں کو خلق کرنے والا ہوں ---

شلوک 35۔ میں سام وید کے گیتوں میں بھرت ہوں، منتروں میں **گائتری منتر** ہوں، سارے موسموں میں پھول کھلانے والی بہار ہوں

وضاحت؛ گائتری منتر کا ذکر پہلے گزر چکا ہے یہاں بھی اس کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں --- میں گائتری منتر ہوں ---

ہندوؤں کے ہاں **گائتری** منتر کو "**مہا منتر**" کہا جاتا ہے جو کہ ویدوں کا دل ہے ---

ॐ भूर् भुवः स्वः तत् सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात्॥

یعنی: **اوم، بھور بھوا سوا، تت، سوتیر، ورنیم، بھرگو، دیوس، دِھی مہی، دھیو، یونھ، پرچودیات**

اس منتر میں ہر لفظ کا اردو مطلب! **اوم:** یعنی **علیؑ، بھور** (زمین) بھوا (خلا، انترکش، یعنی آسمان) **سوا** (سورگ، جنت، خلد) **تت سوتیر** (کائنات کا خالق) **ورنیم** (مقدس و برتر، عبادت کے لائق) **بھرگو** (جہالت اور گناہ کو مٹانا، پاپ ناشک

دیوس (اُس کا علم) **دِھی مہی** (ہم جانتے ہیں، دھیان کرتے ہیں) **دھیو** (عقل) **یونھ** (جو) **پرچودیات** (روشن کرنا)

ترجمہ ؛ اوم جو تینوں لوک (جہانوں) میں برتر ہے ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں، جو علم کو جمع کرتا ہے، جو گناہ اور جہالت کو ختم کرتا ہے، (اوم) ہمیں روشنی دیکھا اور حق کے راستے (صراطِ مستقیم) پر لے جا --

یہ گائتری منتر سورہ الحمد سے کس قدر مشابہ ہے۔ سورہ الحمد میں اللہ کی عبادت کا کہا گیا ہے اور گائتری منتر میں بھی اس کا ذکر ہے الحمد میں بھی صراط مستقیم پر چلنے کی دعا ہے اور گائتری میں بھی میں بھی اسی بات کا ذکر ہے --- گائتری منتر ہندوؤں کے ہاں ویدوں کا دل ہے اور سورہ الحمد کے بارے میں ہے کہ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، ہر شے کا ایک دل ہوتا ہے، قرآن کا دل یسین ہے یسین کا دل فاتحہ ہے اور فاتحہ کا دل بسم اللہ ہے اور بسم اللہ کا دل ب کا نقطہ ہے اور وہ نقطہ میں علیؑ ہوں --- اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ سورہ الحمد ہوں --- کیشن کہتے ہیں میں گائتری منتر ہوں امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میں سورہ الحمد ہوں ---

شلوک 36۔ شاندار لوگوں کی شان و شوکت ہوں، میں (کیشن) ہی وجے (فتح) اور میں ہی طاقتوروں کی طاقت ہوں ---

شلوک 38۔ غیر قانونی اعمال کو روکنے والے طریقوں میں سزا میں ہوں، رازوں میں خاموشی ہوں (سر الاسرار) گیانیوں (معرفت والوں) میں گیان (معرفت) میں ہوں ---

شلوک 39۔ اے ارجن! میں (علیؑ) تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا بیج ہوں، ایسا حرکت کرنے والا یا ساکن کوئی بھی نہیں ہے جو میرے (علیؑ کے) بغیر وجود میں رہ سکے ---

شلوک 40۔ اے ارجن! میں (کیشن) نے جو کچھ تم سے کہا ہے، وہ تو میری لامحدودیت کی صرف ایک جھلک ہے ---

شلوک 41۔ تم جان لو کہ جو، جو بھی ایشوریہ سے مکت (جوبیوں سے بھرپور) خوبصورت اور شاندار مخلوقات ہیں، وہ سب مجھ (علی کے) تیج کے انش (نور کی چنگاری) سے پیدا ہوئے ہیں ---

شلوک 42۔ اے ارجن! لیکن اس تفصیلی گیان کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو اپنے ایک ذرے سے اس پوری کائنات میں سرایت ہو کر اس کو دھارن کرتا ہوں ---

ادھیائے 11 شلوک 32۔ میں سارے سنسار کو ختم کرنے والا **کال** ہوں ---

ادھیائے 14 شلوک 4۔ اے ارجن: یہ جان لو کہ تمام یونیوں (مخلوقات) جتنے بھی شریر (اجسام) ہوتے ہیں، ان سب کا جنم میری قدرت سے ہوتا ہے، اور میں ان کا بیج دینے والا باپ ہوں ---

ادھیائے 15 شلوک 12۔ سورج کی روشنی جو سارے سنسار کے اندھکار (اندھیرے) کو دور کرتی ہے، مجھ (علیؑ) سے ہی نکلتی ہے، چاند اور آگ کی روشنی بھی مجھ سے ہی ہے ---

شلوک 13۔ تمام لوک (جہان) میری طاقت سے محور میں رہتے ہیں، میں چاند بن کر سارے نباتات کو زندگی کا رس مہیا کرتا ہوں ---

وضاحت؛ امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں، علیؑ کا نام ہر شے پر ہے --- **قال امیر المومنین، باسمی تکونت الأشیاء،** مولا علیؑ نے فرمایا، میرےؑ نام کے ذریعہ تمام اشیاء پیدا ہوئیں --- **قال امیر المومنین، أنا کتب اسمي علی العرش فاستقر، وعلی السموات فقامت، وعلی الأرض ففوشت وعلی الریح فذرت وعلی البرق فلمع، وعلی الوادي فهمع، وعلی النور فقطع، وعلی السحاب فدمع، وعلی الرعد فخشع، وعلی اللیل قدجي وأظلم، وعلی النهار فآثار و تبسم؛** امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ نے اپنا نام عرش پر لکھا تو اس کو قرار آ گیا، اور جب آسمانوں پر لکھا تو قائم ہو گے، جب میںؑ نے اپنا نام زمین پر لکھا تو وہ بچھ گئ، جب ہوا پر لکھا تو ٹھہر گی اور چلنے لگی، جب بجلی پر لکھا تو وہ چمکنے لگی جب میںؑ نے اپنا نام بارش کے قطروں پر لکھا تو وہ جاری ہوئے، بادل پر لکھا تو وہ برسنے لگے، جب میںؑ نے اپنا نام رعد پر لکھا تو گڑگڑانے لگا، رات پر لکھا تو اندھیری ہوگی، اور جب میںؑ نے اپنا نام دن پر لکھا تو وہ روشن ہو گیا اور مسکرانے لگا --- **قال امیر المومنین، أنا نور الأنوار و سائر الأنوار من نور ذاتی،** امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ نوروں کا نور ہوں اور تمام انوار میری ذات سے ہیں --- پس کیشن کا یہ کہنا واضح ہے کہ، اے ارجن: یہ جان لو کہ تمام یونیوں (مخلوقات) جتنے بھی شریر (اجسام) ہوتے ہیں، ان سب کا جنم میری قدرت سے ہوتا ہے، اور میں ان کا بیج دینے والا باپ ہوں --- سورج کی روشنی جو سارے سنسار کے اندھکار (اندھیرے) کو

دور کرتی ہے، مجھ (علیؑ) سے ہی نکلتی ہے، چاند اور آگ کی روشنی بھی مجھ سے ہی ہے --- تم جان لو کہ جو، جو بھی ایشوریہ سے مکت (جوبیوں سے بھرپور) خوبصورت اور شاندار مخلوقات ہیں، وہ سب مجھ (علی کے) تیج کے انش (نور کی چنگاری) سے پیدا ہوئے ہیں

شلوک 14- میں (علیؑ) پران اور اپان وایو (باہر اور اندر جانے والی سانس) ہوں -

شلوک 18- میں (علیؑ) **کشر** اور **اکشر** (فانی اور لافانی) دونوں سے پرے ہوں، میں عظیم ترین ہوں، میں اس جگت میں اور ویدوں میں پرم پرش کے روپ میں مشہور ہوں ---

ادھیائے 18 شلوک 55- صرف میری بھگتی کے ذریعے ہی مجھ (علیؑ) کو اصل روپ میں جانا جاسکتا ہے، ایسی بھگتی سے مجھے مکمل شعور سے جاننے والا پرم دھام (جنت) حاصل کرتا ہے ---

شلوک 58- اگر تم میرا سمرن کرو گے (مجھے پکارو گے) تو میری کرپا (رحم) سے ساری رکاوٹوں کو پار کر جاؤ گے، لیکن اگر تم میری بات نہ سنتے ہوئے جھوٹی انا سے کام کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے ---

دھنن جے داس مترجم بھگوت گیتا کہتے ہیں "**کرشن कृष्ण کا مطلب ہے، سب سے بڑی خوشی---**

احادیث موجود ہے، امیر المومنینؑ علیؑ کو اور وَلایتِ امیر المومنینؑ کوخوشی کہا گیا ہے، اور بے شک علیؑ ہی خوشی ہیں ، **بھگوان یعنی حاکم اعلیٰ**، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا احکم الحاکمین، میںؑ تمام حاکمین سے بڑھ کر حاکم ہوں --- **کرشن یعنی اوم یعنی ایشور، پرمیشور یعنی علیؑ** کا ایک نام" **نارائن**" ہے یعنی "ہمیشہ قائم و دائم رہنے والا ---- یہ مہابھارت کا کچھ حصہ تھا جو پیش کیا گیا اگر بھگوت گیتا کے ان الفاظ پر غور کیا جائے تو یہ امیر المومنینؑ کے پراسرار خطبات کی طرح ہیں جو مولاؑ نے اپنی ذات کے بارے میں فرمائے ہیں ،

گیتا کا جو حصہ یہاں پیش کیا گیا ہے اس میں مولا علیؑ کے بہت سے اسماء موجود ہیں جن کا الگ سے ذکر نہیں کیا---

<u>مزید اوم کے بارے میں</u>

OM Chandra-ya namah، Om som soma- ya namah"

both mantras say that "OM is the name of moon" or do they actually say: "OM is written on moon?

ترجمہ ، ہندو منتر ہے، اوم چندریا نمہ ، اوم سوم سومیا نمہ : دونوں منتر کہتے ہیں کہ، **اوم چاند** کا نام ہے، یا وہ حقیقت میں کہتے ہیں کہ چاند پر **اوم** لکھا ہوا ہے ؟

کیا کوئی **اوم ॐ** کے نشان جیسی علامت چاند میں چمکتی ہوئی اور سجی ہوئی نظر آتی ہے ؟ **بلکل** یہاں ایک نام ہے

چاند پر عربی زبان میں "**علی**" لکھا ہوا ہے، ہر ثبوت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ ہندو نشان اوم **ॐ** ہے، در حقیقت **ॐ** عربی رسم الخط کا لفظ ہے وہ عربی میں "**علی**" لکھا اور بولا جاتا ہے، عربی لفظ " **علی**" کی مماثلت لفظ **ॐ** سے کیسے ہے؟ نیچے عربی لفظ **علی** کو چار مختلف طریقوں سے لکھا گیا ہے، **علی** اور **ॐ** میں حیران کن حد تک مماثلت ہے، اگر کسی عرب یا مسلمان کو یہ نشان دکھایا جائے تو وہ فورا کہہ دے گا کہ یہ عربی لفظ **علی** ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمانوں کا اعلیٰ ترین اور مقدس ترین لفظ "**علی**" ہندوؤں کے سب سے مقدس نشان **ॐ** جیسا ہو؟ یہ جاننے کے لیے ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ ان کی شناخت کا ذریعہ ایک ہو، یہ سمجھنے کے لیے اس حقیقت کا جاننا ضروری ہے کہ ہندو مت متلاشیوں کا مذہب ہے جو یقین کی تلاش میں ہیں۔ یقین کی تلاش کا

نتیجہ یہ ہے کہ ہندو مذہب میں 36 لاکھ خدا (دیوتا) ہیں۔ اور ہندوؤں کی آبادی میں اضافے کے ساتھ مزید خدا بنائے اور شامل کیے جاسکتے ہیں۔

بہت سے خداؤں (دیوتاؤں) کے درمیان انتخاب کے لیے ॐ نشان دیا گیا ہے

In Above picture, in the first line we find 4 different ways of painting Hindu "OM/AUM" symbols. In the second line we find 4 different ways to write Ali in Arabic.

(**ॐ علی** میں مماثلت اس تصویر میں پہلے ہندو نشان کو چار مختلف انداز میں دکھایا گیا ہے، اور دوسری لائن میں عربی لفظ **علی** کو چار مختلف انداز میں لکھا گیا ہے) برہدرنیاک اپنشد کی کچھ آیات میں، "اوم" کو تصدیق اور متفق کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے، اور ہندوستان میں چند جگہوں پر **اوم** کو **ہاں** کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے ---

But No researcher, investigator, academic, scholar, scientist, or examiner has been able to give a clear evidence of origin of the symbol ॐ

لیکن نہ کوئی محقق، نہ تفتیش کار، نہ ماہرِ تعلیم، نہ عالم، اور نہ کوئی سائنسدان، علامت ॐ کی حقیقت کا واضح ثبوت دینے میں کامیاب ہو سکا، پھر کیسے کوئی یقین سے کہہ سکتا ہے کہ علامت ॐ کو اوم بولا جائے؟ کیا یہ عجیب اور غیر معمولی بات نہیں کہ دنیا کا ایک بڑا مذہب ہندو مت اپنے ہی سب سے بڑے اور عظیم نشان ॐ کی حقیقت سے بے خبر ہے ۔ ہندوؤں کے لیے یہ علامت آج بھی ایک راز ہے وہ اس کے بارے میں نہیں جانتے ۔ ہندو اپنی علامت ॐ کا ماخذ نہیں جانتے لیکن مسلمان اس نام کا ماخذ جانتے ، وہ نشان **علی** ہے ۔ یہ ہندو علامت ॐ عربی کے **علی** کی طرح نظر آتی ہے اسی طرح اس علامت کو **علی** بولنا چاہیے نہ کہ **اوم** ۔ چونکہ محققین اور علماء متفق ہیں کہ ہندو علامت ॐ کی اصل کا کوئی ثبوت یا سراغ نہیں ہے۔ لیکن مسلمانوں کے پاس واضح ثبوت ہے کہ یہ عربی لفظ **علی** ہے اور جانتے ہیں کہ اسے بولنا اور لکھنا کیسے ہے، [1] **(ॐ اور علی کی مماثلت کی اوپر تصویر دیکھائی جا چکی ہے، اور مزید ایک اور تصویر نیچے دیکھائی گی ہے)**

اوپر ذکر ہوا ہے کہ ہندو منتر میں کہا گیا ہے، اوم چندریا نمہ، چاند پر اوم لکھا ہے ---

امیر المومنینؑ کا قول ہے --- چاند پر میراً نام لکھا گیا تو وہ چمکنے لگا ---

جب چاند مکمل ہو تو ہر بندہ اپنی آنکھوں سے اس عظیم سچ اور حقیقت کو دیکھ سکتا ہے ۔ چاند پر واضح " **علی** " لکھا نظر آئے گا

یہ علیؑ کا نام حق کا نشان ہے۔ اللہ کی آیت ہے ، جو تقریباً 4 ارب سال سے موجود ہے ۔ اور ॐ درحقیقت عربی لفظ **علی** ہے

---

1. **Book,** The sign on moon has been revealed, Islam will take over the world. (BOOK AUTHOR ALI RIZVI) page, 96, 97, 98 , 99

The Hindu symbol "OM" and Arabic name Ali are identical
ع = A
ل = L
ی = I
= A sign that represents a short /a/.
THE HIGHEST SYMBOL IN HINDUISM IS"OM" . ABOVE TREE DIFFERENT STYLES OF "OM".
THE HIGHEST ISLAMIC SYMBOL IN ARABIC SCRIPT IS"ALI". TRANSLATED FROM ARABIC "ALI" MEANS THE "HIGHEST". ABOVE WRITTEN IN ARABIC.
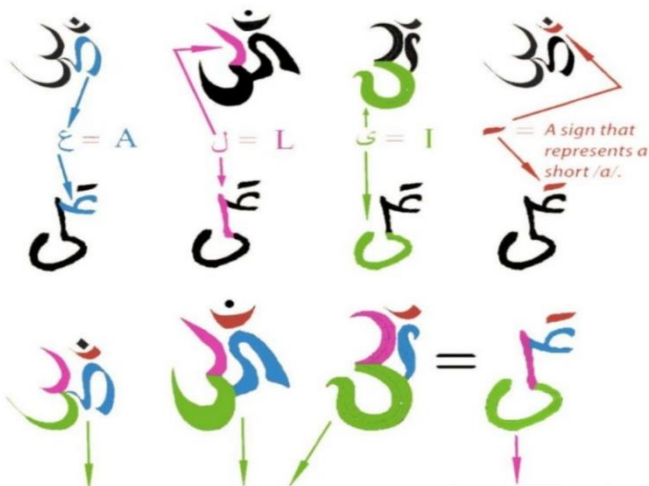
The name Ali in Arabic is present on moon, do Hindus need more proof?
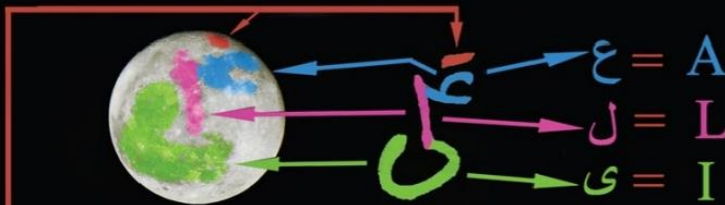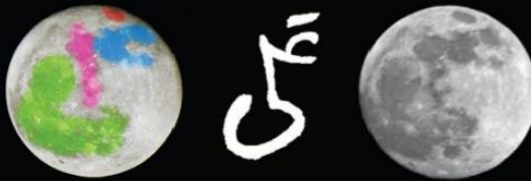
The Arabic script is written from right to left, in a cursive style, and includes 28 basic letters.
The name Ali inn Arabic make use of 3 letters, A = ع L = ل and I = ی,
put together they make the name Ali = عَلی inn Arabic.

A small **diagonal line** placed above a letter is called The fatha, and represents a short /a/.
The word fatha itself means opening, and refers to the opening of the mouth when producing an /a/. Example with āli = عَلی

Diagonal line placed above عَلی makes the name Ali certain and doubtless in arabic.
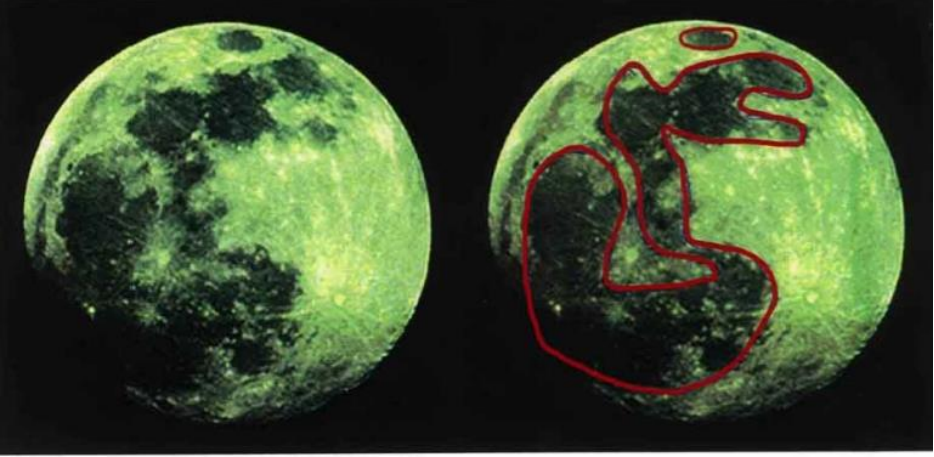
اوم چندریا نمہ --- چاند پر اوم لکھا ہے --- یا --- چاند اوم ہے --- چاند پر علیؑ لکھا ہے --- یا --- علیؑ چاند ہے --- ؟

اوپر یہ حقیقت روشن دن کی مانند واضح ہو چکی کہ ہندو نشان ॐ در حقیقت عربی لفظ **علی** ہے -- اس نشان کو **اوم** نہیں **علی** کہنا چاہیے

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (سور شمس) قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی --- قسم ہے چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے --- مولا محمدؐ رسول اللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی --- فرماتے ہیں، قسم ہے سورج کی --- سورج رسولؐ اللہ ہیں --- اور چاند امیر المومنینؑ علیؑ ہیں --- (تفسیر نور الثقلین ج 9)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، چاند پر میراؑ نام لکھا گیا تو وہ چمکنے لگا --- چاند پر واضح طور پر نام "**علی**" لکھا ہوا دیکھا جا سکتا ہے --- اب علیؑ کو چاند کہو یا چاند پر علیؑ لکھا کہو دونوں باتیں درست ہیں --- ہندو اسم **علی** کو ॐ نشان سمجھتے ہیں --- اور اسے **اوم** کہتے ہیں اور اوپر آپ دیکھ چکے ہیں کہ ہندو نشان ॐ اور عربی لفظ **علی** میں کس قدر مماثلت ہے --- **اوم چندریا نمہ** ----

ہندومت میں مولا علیؑ کے دیگر اسماء؛

قال امیر المومنین، أنا اسماء اَللّٰہُ ﷻ الحسنی؛ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ ہوں ---

قال امیر المومنین، لي اسماء الحسنی ؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اسماء الحسنیٰ میرےؑ لیے ہیں ---

ایشور ، پرمیشور، وشوکرما --- جو کائنات پیدا ہو چکی ہے اور جو آئندہ پیدا ہوگی، اور جو اب موجود ہے الغرض تینوں زمانوں میں وہی پرمیشور کل موجودات کو بناتا ہے، اس کے سوا کوئی دوسرا دنیا کا بنانے والا نہیں، وہی ایشور سب کا مالک اور حاکم ہے ، پرمیشور سے کوئی بھی اعلیٰ و اشرف عدیل و ہمسر یا افضل و برتر نہیں --- تمام قدرت اور صنعت اسی (پرمیشور) کی ہے اس لئے اس کا نام **وشوکرما** ہے (رِگ وید) ایشور اور پرمیشور اور وشوکرما ایک ہی ہستی کے تین الگ نام ہیں جو کائنات کا خالق ہے --- یہ نام اسماء الحسنیٰ میں سے خالق ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ خالق ہوں --- ایشور ، پرمیشور، وشوکرما مولا علیؑ کے نام ہیں --- اور رگ وید میں کہا گیا ہے ایشور معبود ہے امیر المومنینؑ فرماتے ہیں؛ انا المعبود، میںؑ معبود ہوں ---

ब्रह्मा برہما (خالق) وہ محیط کل وغیرہ صفات سے موصوف ایشور سب جگہ موجود اور حاضر و ناضر ہے ایک ذرہ بھی اس کی سرایت سے خالی خالی نہیں، وہ **برھم** (برہما) تمام دنیا کا بنانے والا صاحب قدرت اور بے انتہا طاقت والا ہے --- (یجروید، رِگ وید) برہما کی صفات یہ ہیں کہ ایک ذرہ بھی برہما کی قدرت سے باہر نہیں وہ دنیا کا خالق ہے، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کی قدرت ہوں؛ اور اللہ کی قدرت ذرہ ذرہ میں ہے مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ مخلوق کا خالق ہوں --- برہما امیر المومنینؑ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے، برہما کو **پِتامہا** بھی کہا جاتا ہے ---

विष्णु وِشنوُ (ہر جگہ موجود) **یگیہ** وشنو کا نام ہے، وشنو نے اس تین قسم کی (یعنی، کثیف، لطیف، اور روشن) کائنات کو بنایا ہے -- لفظ وشنو دنیا کے بنانے والے پرمیشور ہی پر صادق آتا ہے نہ کہ اور کسی پر یعنی جو متحرک اور ساکن تمام کائنات میں سمایا ہوا ہے یا اس پر محیط ہے اس کو وشنو کہتے ہیں، اس لئے وہ پرمیشور ہی ہوا --- (رِگ وید) وشنو ایشور ہے اور پرمیشور علیؑ ہیں ---

وشنو علیؑ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے --- علیؑ ہی ایشور ہے، علیؑ ہی پرمیشور ہے، علیؑ ہی وشنو ہے ---

शिव شیوا (ہمیشہ پاک) شیوا یعنی شیو کا ایک نام شنکر اور مہا دیو بھی ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ہندوؤں میں میںؑ مہا ہوں --- ہندو شیوا کو مہا دیو کہتے ہیں اور علیؑ مہا ہیں --- شیو کو گناہوں سے پاکیزگی بخشنے والا اور معصیت سے نجات دینے والا توبہ قبول کرنے والا شفا دینے والا تصور کیا جاتا ، اور یہ کام مولاؑ کی ذات سے ظاہر ہوتے ہیں، علیؑ کی محبت گناہوں کو مٹا دیتی ہے، مولا علیؑ فرماتے ہیں میںؑ توبہ قبول کرنے والا ہوں، اور اسماء الحسنیٰ میں ایک اسم الغفار اور التواب ہے جو علیؑ ہیں --- اور شیو کو بھولے ناتھ، مہیش، رودر، نیل کنٹھ، گنگا دھر وغیرہ کے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے --- شیوا کا ایک مطلب "فصیح و بلیغ" ہے -- اور علیؑ بڑھ کر کون فصیح و بلیغ ہے ؟

परमात्मा پرماتما

لفظ پرم آتما دو الفاظ 'پرم' اور 'آتما' سے بنا ہے۔ پرم کا مطلب ہے "" اعلیٰ، کامل، اصل "" اور آتما کا مطلب ہے "" روح، شعور، جسے زندگی کی قوت بھی کہا جاتا ہے ---

پرم یعنی کامل اور اصل --- آتما یعنی روح یعنی شعور --- یجروید میں پرمیشور کو پرم آتما کہا گیا ہے، اور یہ تمام صفات امیر المومنینؑ کی ذات سے ظاہر ہوتی ہیں، پرم آتما یعنی روح کی اصل --- یہ لفظ عربی لفظ کے ام الروح جیسا ہے، ام یعنی اصل --- ام الروح یعنی ہر روح کی اصل --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا روح انا روح الروح انا ام الروح ، فرمایا، میںؑ روح ہوں، میںؑ ہر روح کی روح ہوں، میںؑ علیؑ ہر روح کی اصل ہوں --- پرم آتما یعنی ام الروح اور ام الروح مولا علیؑ ہیں --- پس پرم آتما علیؑ کا نام ہے --- بھگوت گیتا ادھیائے چھٹا شلوک 31 میں، شری کرشن ارجن سے کہتے ہیں ؛ جو یوگی مجھے اور پرماتما کو ایک سمجھ کر میری بھگتی کرتا ہے وہ ہر طرح سے مجھ میں قائم رہتا ہے --- شری کرشن کو بھگوت گیتا گیارھواں ادھیائے شلوک 36 میں ہری کیشن کہا گیا ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ہندوؤں میں میںؑ کیشن ہوں --- پرم آتما علیؑ کی ذات ہے --- پرم آتما امیر المومنینؑ کا اسم ہے ---

प्रभु **پربھو** (مالک، حاکم اعلیٰ) اسماء الحسنی میں یہ اسم الحکم یعنی حقیقی حاکم ہے --- اور اللہ کے تمام اسماء و صفات امیر المومنینؑ ہیں --- قال امیر المومنین، انا احکم الحاکمین ؛ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میں علیؑ ہی احکم الحاکمین ہوں، پربھو مولا علیؑ کا اسم ہے ---

भूतभव्यभवत्प्रभु: **بھُوت بھویٰ بھوَت پربھُو** (ماضی، حال، اور مستقبل کے رب) علیؑ وقت کا امام ہے ---

अक्षर **اکشرا** (غیر زوال پذیر) علیؑ کو زوال نہیں --- **भूतकृ** **بھُوت کِرت** (تمام مخلوقات کا خالق)

प्रधानपुरुषेश्वर **پردھان پورشیشور** (فطرت اور مخلوق کا رب) مولاعلیؑ فرماتے ہیں، میںؑ عالمین کی فطرت ہوں، میں رب الارباب ہوں،

ॐ प्रधानपुरुषेश्वर नम اوم پردھان پورشیشور نامہ ؛ **اوم** پردھان **پو**رشیشور ہے ، اور اوم علیؑ ہے ---

पुरुषोत्तम **پرُشوتم** (مختارِ کل، سب سے بڑا منتظم، برتر ہستی) کائنات کے منتظم امیر المومنینؑ ہی ہیں ---

शर्व شروَ (ہر شے کا خاتمہ کرنے والا) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ہر دور کی ابتدا کرنے والا اور اختتام کرنے والا ہوں میںؑ اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس سے جمع شے بکھر جاتی ہے اور ہر بکھری ہوئی شے یکجا ہو جاتی ہے، مخلوق کو میریؑ ہی طرف لوٹنا ہے ---

निधिरव्यय **نِردھویایہ** (لازوال دولت) بے شک علیؑ لازوال دولت ہے ---

भर्ता **بھرت** (دنیا کا فرمانروا، حاکم) امامؑ ہی دنیا کا حقیقی حاکم و فرمانروا ہے ----

सम्भव **سمبھو** (جس کے لیے سب کچھ ممکن ہو) اور وہ ہستی امیر المومنینؑ ہیں ---

शम्भु **شمبھُو** (خوشیاں بنانے والا) شمبھو، شیوا مہا دیو کو کہا جاتا ہے --- اور شیو، مہا ، امیر المومنینؑ کی ذات ہے ---

सृष्टा **سرشٹا** (مصور، تخلیق کرنے والا) اسماء الحسنی میں ایک نام، المصور ہے ، یعنی صورتیں بنانے والا، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں علیؑ ہی ماؤں کے ارحام میں تمہاری صورتیں بنانے والا ہوں --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا المصور، میںؑ مصور ہوں ---

प्रजापति **پرجاپتی**۔ (لوگوں کا مالک) بے شک حقیقی پرجاپتی علیؑ کی ذات ہے ---

गोविदांपति گوندم پتی (عقل والوں کا مالک) بے شک علیؑ کے ماننے والے سب سے بڑے عقل مند ہیں ---

ईशान ایشان (سب پر حکومت کرنے والا) یہ علیؑ کا ہی حق ہے کہ سب پر حکومت کرے اور حقیقی حاکم وہی ہے ---

Narasimha नरसिंह ناراسیما (شیر جیسا آدمی) وشنو کا چوتھا اوتار مانا جاتا ہے، اس اوتار کو انسانی جسم پر شیر کے سر کو دیکھایا گیا ہے ---یہ اوتار زمین پر ظلم و ستم کو ختم کرنے آیا ہے --- امیر المومنینؑ کا لقب بھی اسد اللہ ہے --- اور اس کے علاوہ وشنو بھی علیؑ ہیں ناراسیما بھی علیؑ ہیں جو دنیا سے ظلم و ستم کو ختم کر دیں گے ---

مہا بلی (سب سے زیادہ طاقت ور، سب سے بڑا بہادر) مہا بلی علیؑ کے علاوہ مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا --- جسے محمدؐ کہے کہ میںؐ کل پرچم عظیم مرد کو دوں گا --- مہا بلی امیر المومنینؑ ہیں --- کرشن کو گیتا ادھیائے 18 شلوک 1 میں **مہا باہو** کہا گیا ہے، اور کرشن امیر المومنینؑ کا ظہور ہے ---- مہا باہو امیر المومنینؑ کی صفت ہے ---

کال (موت، دائمی وقت) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، أنا الموت ؛ میںؑ الموت ہوں --- وقت علیؑ کی مخلوق ہے ---

شنکر (مہربان) شنکر شیوا مہا دیو کا نام ہے --- شنکر یعنی رحم کرنے والا مہربان یہ نام اسماء الحسنی میں الرحمان جیسا ہے --- ہندوؤں جسے مہا دیو شیوا شنکر کہتے ہیں، وہ مہا امیر المومنینؑ ہیں --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ہندوؤں میں مہا ہوں ---

نارائن (ہمیشہ قائم و دائم) یہ اللہ کی صفت ہے، اور اللہ کی تمام وجودی صفات اور اسماء امیر المومنینؑ ہیں --- نارائن مولا علیؑ کا نام ہے۔

اویناش (کبھی نہ ختم ہونے والا) امیر المومنینؑ کے اسماء و صفات میں سے ایک ہے ---

سَت (سچ، حق) شری کرشن کہتے ہیں ، سَت کیول میں ہوں ، شیش سب مِتھیا ؛ یعنی حق صرف میں ہوں، باقی سب کچھ دھوکہ اور باطل ہے، قال امیر الملومنین، أنا الحق، مولا علیؑ فرماتے ہیں، میںؑ حق ہوں --- مولا علیؑ نے فرمایا، اللہ عزوجل نے جس حق کا حکم دیا ہے وہ حق میں علیؑ ہوں، پس حق کے علاوہ کیا رہ جاتا ہے سوائے باطل کے ---

بھگوان (حاکم اعلی، مالک اعلیٰ) بھگوان ہر چیز کا اعلی ترین سہارا یا مسکن ہیں، بھگوان کو **سچ چدآنندہ وگرہہ** کہا جاتا ہے --- کائنات میں ہر شے کے مالک صرف بھگوان ہیں، اور وہ ہی اصلی خالق بھی ہیں یعنی برہما کی بھی تخلیق کرنے والے بھگوان کو **پرپتامہا** مخاطب کیا گیا ہے کیونکہ برہما کو **پتامہا** یعنی دادا مخاطب کیا گیا ہے اور بھگوان دادا کے خالق ہیں، بھگوان شری کرشن گیتا میں فرماتے ہیں ----

سروہ یونش اھم بیجہ پردج پتا، میں سب کا پتا (باپ) ہوں --- میں پرم پرش بھگوان ہوں

گووند، کیشو، مدھوسودن جناردھن، مادھو، بھگوت گیتا میں کرشن کے یعنی اوم کے یعنی علیؑ کے نام ہیں ---

پارا برہمن، (عظیم ترین سچائی، عظیم حق) **ادی پُرش** (ہمیشہ سے تھا) ادی پرش امیر المومنینؑ کا اسم ہے ---

اہل ہند کو **کرشن** نے **"اوم"** کے ہزار (1000) صفاتی نام بتائے، یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ تمام اسماء درج کئے جائیں، ان میں سے چند اسماء کا ذکر کر رہے ہیں ---- اور اوم علیؑ کا اسم ہے ---

ॐ अव्ययाय नमः। (Avyayah) OM! Who is Always Same

اویا، اوم (علیؑ)! جس میں کوئی تبدیلی نہیں، اویا امیر المومنینؑ کا اسم ہے ---

ॐ पुरुषाय नमः।: (Purushah) OM! Who is Inside Every Body

پرُاشا، اوم! جو ہر وجود میں ہے، امیر المومنینؑ کی قدرت ہر وجود میں ہے ---

ॐ साक्षिणे नमः।: (Sakshi) OM! Who is the Witness of Everything that Happens

ساکشی، اوم! ہر شے پر گواہ ہے جو کچھ ہوتا ہے، امیر المومنینؑ گواہ ہیں مخلوقات پر ---

ॐ सर्वस्मै नमः। (Sarwa) OM! Who is Everything

ساروا، اوم! جو سب کچھ ہے، علیؑ سب کچھ ہے ---

ॐ विधात्रे नमः। (Vidhata) OM! Who Creates All Actions and Their Results

ودھاتا، اوم ! جو ہر عمل اور انجام کا پیدا کرنے والا ہے، یہ صفت امیر المومنینؑ کی ہے ---

ॐ त्वष्ट्रे नमः। (Twashta) OM! Who Makes Huge Things Small

تواشتہ، اوم جو بڑے کو چھوٹا کر دے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ بلندیوں کو ذلت دینے والا ہوں --

ॐ पवित्राय नमः। (Pavitram) OM! Who Gives Purity to the Heart

پویترم ! جو دل کو پاکیزہ کرنے والا ہے، یہ امیر المومنینؑ کی محبت ہے ---

ॐ प्राणाय नमः। (Prana) OM! Who is the Soul

پران، اوم ! جو روح ہے، یعنی ہر شے کو زندہ رکھنے والی انرجی اور وہ علیؑ ہیں ---

ॐ श्रेष्ठाय नमः। (Shreshtha)OM! Who is Better Than All Others

شریستھا، اوم ! جو سب سے بہتر ہے، امیر المومنینؑ کی صفت ہے ---

ॐ ईश्वराय नमः।(Ishwara)OM! The Contoller

اشور، اوم ! جو حاکم (قابو کرنے والا) ہے، حکومت کا تعلق امیر المومنینؑ سے ہے ---

ॐ कृतये नमः। (Kriti)OM! Who Rewards All Our Actions

کریتی، اوم ! جو ہمارے ہر عمل کا انعام دینے والا ہے (چاہے اچھا عمل ہو یا بُرا)، امیر المومنینؑ کی صفت ہے ---

ॐ अन्हे नमः। (Aha) OM! Who is as Bright as the Day

اھا، اوم ! جو دن کی طرح روشن ہے، ایسا کرنے والی امیر المومنینؑ کی ذات ہے ---

ॐ सिद्धाय नमः। (Siddha) OM! Who is Always Everywhere

سیدھا، اوم! جو ہمیشہ ہر جگہ موجود ہے، امیر المومنینؑ کی صفت ہے ---

ॐ अनुकूलाय नमः। (Anukoola) OM! Well-Wisher of Everyone

اوم (علیؑ) ! جو ہر ایک کا بھلا کرنے والا ہے ---

ॐ रामाय नमः। (Rama) OM! Who is of Delightful

راما، اوم جو دلکش (پر رونق، خوشگوار) ہے ---

اور کرشن نے مہا بھارت میں فرمایا ، میں اوم ہوں ۔ اور اس کے علاوہ بھی ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اوم علیؑ ہے --- مومنین پر روشن دن کی مانند واضح ہو چکا ہوگا کہ کرشن رام اوم امیر المومنینؑ علیؑ کا ہی ظہور ہے -- اور اوم کا نشان حقیقت میں علی لکھا ہے ---

اُپنشد **اوم** دنیا کا خالق ہے اور لوگوں کا محافظ --- (مُنڈک اُپنشد پہلا مُنڈک، پہلا کھنڈ شلوک 1)

اوم خالقِ کائنات ہے، اور ہم گزشتہ صفحات پر ذکر کر چکے ہیں، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ نے ہی مخلوق کو خلق کیا ہے۔ اور اوپر یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ علامت ॐ اصل میں **علی** لکھا ہوا ہے ، اوم یعنی علیؑ خالق کائنات ہیں، یہاں سے امیر المومنینؑ یعنی اوم کا ایک اور نام ظاہر ہو رہا ہے --- ہندوؤں کی کتاب میں یہ نام کچھ اس طرح تحریر ہے --- اول پرماتما ہی تھا اور کچھ نہ تھا پرماتما نے خواہش کی کہ ساکن و متحرک مخلوقات کو پیدا کروں --- (ایتریوپنشد، قدیم چاپ، مطبوعہ ہندوستان)

یہ بلکل ایسا ہی ہے جیسے حدیث قدسی، کنت کنزاً مخفیاً ہے --- علیؑ کا ایک نام پرماتما ہے جس نے مخلوق کو خلق کیا--- اول پرماتما تھا جس نے کائنات کو خلق کیا، امیر المومنینؑ علیؑ مہا بھارت میں کیشن بن کر فرما رہے ہیں ---

میں پرماتما (اللہ) کی صورت میں سب کے دل میں رہتا ہوں --- (گیتا، ادھیائے 7 شلوک 21)

اس پرماتما کو اوم کار سے بغیر کیا گیا ہے، اوم کے اجزا پرماتما کے اجزا ہیں (یعنی اوم (علیؑ) کا جسم پرماتما (اللہ) کا جسم ہے ، جسے ہم ید اللہ عین اللہ لسان اللہ کہتے ہیں) اوم اسم کا مسمی بہ ہیئتِ کلی پرماتما ہی ہے، یہ سرب بیاپک پرماتما سب سے بڑا ہے، اوم محض ذات الہی کے لیے ہی مخصوص ہے اور کسی ذات کے لیے ملفوظ نہیں ہوتا، یا یہ کہو کہ اس اوم کا اطلاق خالق بے مثال کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا ، اوم ایشر (ایشور) کا نام ہے یہ کامل لازوال ہے، ماضی مستقبل حال یہ سب کچھ اوم (علیؑ) ہی ہے جو ذات سوائے مخلوق ہے اور زمانوں سے محدود نہیں، اس اوم (علیؑ) سے اس پرماتما (اللہ) کی تشریح کی جاتی ہے [1] ---

اوپر لکھا ہے، اوم ایشور کا نام ہے، دھنن جے داس کہتے **ایشور** کا مطلب ہے **منتظمِ اعلیٰ، مالک اعظم بھگوان**

امیر المومنینؑ نے فرمایا ؛ میںؑ ہندوؤں میں **مہا** ہوں ---[2]

ہندو جسے مہا دیو کہتے ہیں، مہا دیو کو شیو بھی کہتے ہیں، جیسا کہ کیشن مہا بھارت میں کہتے ہیں، میں **شیو** ہوں [3]

دنیا کی تخلیق پر بات کرتے ہوئے اتیریہ اپنشد کہتا ہے، اس حکمت (یعنی کائنات کی تخلیق) سے پہلے صرف ایک آتما ہی تھا، اس نے لوگوں کو پیدا کیا، (ہر شے کو خلق کر کے) وہ آتما خود پُرش (مرد) کی صورت میں نمودار ہوا جس کا نام **براٹ** ہے ---[4]

[5] عن محمد بن سنان أنه قال : قال الصادق منه السلام : إن الله ظهر في صورة محمد وعلى سبعمائة مرة

---

(1) اوم مانڈ کیوپنشد، مولف؛ منشی گردھاری لال، مطبوعہ ہندوستان

(2) خطب النادره امیر المومنینؑ

(3) بھگوت گیتا ادھیائے 10 شلوک 23

(4) مجموعہ اتیریہ اُپنشد، منترا 1،2،3 ؛ قدیم چاپ، مطبوعہ ہندوستان

(5) الرسالة المصریۃ صفحہ 375

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ، بے شک! اللہ محمدؐ اور علیؑ کی صورت میں سات سو مرتبہ ظاہر ہوا ---

اللہ، محمدؐ اور علیؑ کی صورت میں ظاہر ہوا، اور اپنشد میں اس ظہور کے نام کو براٹ کہا گیا ہے، براٹ امیر المومنینؑ کا اسم ہے، وید کا سارا خلاصہ اومکار ہے اس واسطے تمام ستھول سوکشم اور کارن جگت (وجہ کائنات) اومکار ہی ہے، اومکار کے سوائے اور کچھ نہیں ---[1]

''کیشن (علیؑ) مہا بھارت میں فرماتے ہیں ، میں ہی جگت پتا، ماتا، اور پتا مہا ہوں، میں ہی جاننے کے لائق پویتر کرنے والا اوم کار ہوں، رگ وید، سام وید ، اور یجروید بھی میں ہیں ہی ہوں[2]---

اوم یعنی علیؑ وید ہے، علیؑ ہی کارن جگت (وجہ کائنات) ہے، اپنشد کہہ رہا ہے کہ علیؑ کے سوائے اور کچھ نہیں سب کچھ علیؑ ہے، علیؑ ہی کائنات کا باپ اور ماں اور پتا مہا ہیں ---

''اوم سب کچھ ہے، ماضی حال مستقبل سب اومکار ہی ہے، اس کے علاوہ جو ذات احد تینوں زمانوں سے پرے ہے وہ بھی اومکار ہی ہے[3] چت (دھیان) کو اوم (علیؑ) میں لگائے، اوم (علیؑ) ہی بے خوف برہم ہے، جو شخص ہمیشہ اوم (علیؑ) کے دھیان میں لگا رہتا ہے اس کو کہیں خوف نہیں ہوتا، اوم (علیؑ) ہی تیجس (جلال والا) برہم ہے، نہ اس سے کوئی چیز پہلے ہے نہ اس کے اندر ہے نہ اس کے باہر ہے، نہ اس کے بعد ہے، یہ اوم (علی) بے تبدیلی ہے، سب کا آغاز وسط اور انجام یہی اوم (علیؑ) ہے اس طرح اوم (علیؑ) کو جان کر آدمی اپنے آپ کو بے فرق برہم محسوس کرتا ہے، کائنات کی نموداری اوم (علیؑ) میں ہے، اوم کو ایشور جاننا چاہیے جو سب کے قلب میں رہتا ہے، گیانی (عارف) اوم (علیؑ) کو سرود یاپی جان کر سوچ میں نہیں پھنستا ---[4]

---

(1) اپنشد صفحہ 22

(2) بھگوت گیتا ادھیائے 9 شلوک 17

(3) اپنشد ، مانڈوکیہ اپنشد

(4)۔ اپنشد، وشو تیجس پر آگیہ پر کاری کائیں، شلوک 25 تا 28

"اوم (علی) کو سام ویدیوں کی اصطلاح میں **اُدگیتھ** کہتے ہیں، لفظ اوم تین حروف یا ماتراؤں سے ترکیب پا کر بنا ہے،" **ا،و،م** "

ان میں "**الف**" ستھول جگت کا مظہر ہے، "**واو**" سُوکشم جگت کا مظہر ہے، اور "**میم**" کارن جگت کا، گویا **اوم** تمام کائنات کا مظہر ہے

اور خود **(اوم، علیؑ)** تمام کائنات ، پس **اوم** کا اُچارن (حروف کی ادائیگی یعنی اوم بول کر) اور یہ دھیان کر کے کہ **اوم** (علیؑ) ہی سب کچھ

ہے ، آدمی اپنے دھیان یا اُپاسنا سے کُل جگت (کائنات) پر حاوی ہو سکتا ہے ----[1]

"اوم (علی) کا سہارا وہ ہے کہ اور کسی سہارے کی ضرورت نہیں رہتی ---[2]

"براہمن جانتے ہیں کہ اوم وید روپ ہے، جو کچھ جاننے کے لائق ہے وہ اسی سے جانا جاتا ہے --- [3]

اوم کی پوجا کے لیے ہی تمام ویدک کرم ہے ----[3]

- **اوم شبد**

اوم شبد (لفظ) کو یوں سمجھنا چاہیے کہ جس طرح ڈنڈی ہوتی ہے اور اس میں پتے لگے ہوتے ہیں، اسی طرح **اوم** میں تمام بانی یا کلام لگا ہوا

ہے یعنی اوم تمام بانی کا مرجع ہے، **اوم** وہ متبرک لفظ ہے جس کے جاپ سے دھیان سے آدمی درجہ لافانیت کو پہنچتا ہے، یہ **اوم** ہی

سب کچھ اس واسطے ہے کہ **برہم (اللہ) کا مظہر ہے**، جو شے ہے وہ اوم روپ ہے، اس کی اُپاسنا سے آدمی سرو آتم بھاو کو پہنچتا ہے جو ابھے

اور لافانی پد ہے [4]---

اوم برہم کا یعنی اللہ کا مظہر ہے ۔ اب شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ علیؑ ہی اوم ہے علیؑ علیؑ کر کے بندہ لا فانیت کا درجہ حاصل کرتا ہے

---

(1)۔ اپنشد، وید کا اُپاسنا کانڈ صفحہ 147

(2) اپنشد، نواں کھنڈ شلوک 8 (3) ایضاً --- (4) اپنشد، تئیسواں کھنڈ، اوم کی اُپاسنا شلوک 3 صفحہ 221

مہامنتر

ہندوؤں کے ہاں ایک منتر ہے جسے مہا منتر یعنی سب سے بڑا منتر کہا جاتا ہے ، مشکل میں، عبادت کے وقت ہر حالت میں اس منتر کا ورد کیا جاتا ہے - وہ منتر یہ ہے، **ہرے رام ہرے رام، رام، رام ہرے، ہرے۔ ہرے کرشنا ہرے کرشنا، کرشنا، کرشنا، ہرے، ہرے رام** **राम** یعنی سب میں رہنے والا، خوش کرنے والا --- ہم پر آشکار ہو چکا ہے کہ **اوم**، **کرشن**، **رام**، یہ تمام نام امیر المومنینؑ کے ہی ہیں اور سنسکرت میں لفظ " **ہرے**" بھگوان کو پکارنے کا کلمہ ہے، جیسے، عربی میں "**یا**" اردو میں "**اے**" یعنی: اے/یا رام، اے/یا رام، اے/یا کرشن، **رام اور کرشن** امیر المومنینؑ کے اسماء میں سے دو اسم ہیں - تو یہ منتر کچھ اس طرح ہوگا۔ ہرے رام، یعنی یا علیؑ ، ہرے کرشنا یعنی یا علی، **ہرے رام ہرے رام، رام، رام ہرے، ہرے۔ ہرے کرشنا ہرے کرشنا، کرشنا، کرشنا، ہرے، ہرے** کا مطلب ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ، **ہری** کا ایک مطلب "معاف کرنے والا ہے" امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ معاف کرنے والا ہوں، میںؑ توبہ ہوں

کرشن کا مدد طلب کرنا --- ایک روایت میں آیا ہے کہ، پانڈوں اور کوروں کی مشہور جنگ میں شری کرشن کوروکشیتر کے میدان میں تشریف لاتے ہیں، ان کو معلوم ہوتا ہے کہ سچائی کے طرفدار تو محض مٹھی بھر ہیں مگر یہ پرستاران باطل ٹڈی دل لشکروں سے زمین اٹی پڑی ہے، کرشن جی نے اپنے سرفروشوں کو ضروری اپدیش دینے کے بعد تخلیہ میں جاتے ہیں اور اپنے مالک حقیقی کے سامنے زمین بوس ہو کر دعا مانگتے ہیں، اے پرمیشور سنسار پرم آتما تجھے اپنی ذات کی قسم جو آکاش اور دھرتی کے جنم کا دن ہے اور اس کی قسم جو تیرے پیارے کا پیارا ہے، تیرے پریتم کا پریتم ہے، تجھے واسطہ جو اعلی ہے، جو سنسار کے سب سے بڑے مندر میں کالے پتھر کے نزدیک اپنا چمتکار دکھلائے گا، تو میری بنتی سن جھوٹے راکششوں کو نشٹ کر اور سچوں کو فتح دے، اے ایشور ایلا، ایلا، ایلا --- یہاں کرشن نے مولا علیؑ کا واسطہ دے کر دعا کی ہے، کچھ لوگ سوچیں گے کہ کرشن خود علیؑ ہے پھر علیؑ کے واسطے سے مدد؟ عرض یہ ہے کہ، علیؑ عیسی و موسیٰؑ و ابراہیم ہیں اور ان کو مبعوث کرنے والے بھی ہیں۔

دیگر اقوام میں اسماء اور ان کے تصورات پر ایک نظر

(1) جنوبی امریکہ کے وحشی قبیلہ "ابی پونز" (Abipones) کا مالک و رب" اہارئیچی یا کیبٹ"(Aharaigichi or keebet) ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ" اس نے ہمیں شجاعت عطا کی ہے، اور اہل سپین کو دولت دی ہے۔ --- (کائنات کی تمام مخلوقات کسی نہ کسی طرح اللہ پکار رہی ہے اور پکارنے کے لیے اسم کی ضرورت ہے اور اللہ کے تمام اسماء امیر المومنینؑ ہیں)

(2) ایبر میری (Abor Miri) کی شمالی سرحد کے باشندے ایک عظیم ترین ہستی **"جام"** کو سب کا باپ (خالق) مانتے ہیں، اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہی سب انسانوں کے ساتھ انصاف کرے گا ...

(کسی کی عدالت کا انتظار ہے؟ کون ہے جو فیصلے کرے گا اور انصاف کرے گا؟ سوائے قائمؑ کے)

(3) جنوبی آسٹریلیا کے قدیم باشندے، **اتناتو**" (Atnatu) کو اپنا خالق و مالک مانتے ہیں، آسٹریلویوں کا یہ کہنا ہے کہ : **اتناتو**"، دنیا کے آغاز سے بھی پہلے کا ہے، یعنی وہ ازلی ہے ، وہ بہت بڑا ہے تمام قبائل اسی کو قانون مانتے ہیں، اس کے نام "**اتناتو**" کا معنی "بہت بڑا"

(4) جنوبی آسٹریلیا کے بعض قویم باشندے، "**بیامی**" کو اپنا مالک و خالق مانتے ہیں، جس کے معنی سب کا پیدا کرنے والا اور سب کا **باپ** کے ہیں ---

(5) ابی سنیا (حبشہ) کے باشندوں میں سے "ہیمائیٹ" نسل کے لوگ "**واق**" کو پوجتے ہیں، اس کا تلفظ **واقو** بھی کیا جاتا ہے، اس لفظ کے معنی "**آسمان**" ہیں، وہ کہتے ہیں کہ وہ صرف ایک ہی ذات ہے جو ہر جگہ حاضر و ناضر ہے۔۔

(قرآن میں امیر المومنینؑ کا ایک اسم **آسمان** ہے)

(6) خلیج سیام (تھائی لینڈ) سے آسام تک پھیلا ہوا **تائی** خاندان کا قبیلہ "**ایھومز فورا، تا، را**" کو اپنا خالق اور مالک مانتا ہے ---

(7) افریقی قبیلہ "اکواپن" کا عقیدہ ہے کہ اسے "**جینک کوپانگ**" نے خلق کیا ہے اور وہی اس کا نگہبان ہے ---

(8) سائبیریا سے جاپان تک ایک تاریخی نسل "انیس" آباد ہوا کرتی تھی ان لوگوں کا کہنا تھا کہ ان کا خالق و مالک ---

"کاموئی" ہے دراصل وہ ایک خدا پر ایمان رکھتے تھے، **کاموئی** کے معنی ہوتے ہیں **آسمان** ---

(9) جزیرہ نمائے بلقان (یوگوسلاویہ، بلغاریہ، البانیہ وغیرہ) والے اپنے خالق کو **"بجنی"** کہتے ہیں ---

(10) الاسکا کے ایلوشن جزائر کے باشندے **"الیوٹس کوگا"** کی پرتش کرتے ہیں، جس کے معنی ایسی ہستی

کے ہیں جو خلق کرنے کی قدرت رکھتی ہے---

(11) ایکی قبیلہ اپنے خالق کو **"نگالوا"** کہتا تھا جس کا مطلب **مالک** ہوتا ہے ---

(12) انڈونیشیا کا ایک قبیلہ "مولاکاز" **اپولیرو"** کو اپنا مالک مانتا ہے، جو خالق ہے اور اسی بنا پر اسے لائق عبادت سمجھا جاتا ہے ---

(13) ملائشیا کے قدیم باشندے **"توہان"** کو اپنا خالق مانتے ہیں، جس کے لفظی معنی **"آقا"** کے ہیں---

(14) بابل کی قدیم قوم "فنقیی" اپنے خالق کو **"ایلن"** یعنی قابل پرستش کہتے ہیں ---

(15) ایک روسی قبیلہ "سیموائڈ" اپنے مالک و خالق کو **"نومکم، پوائے"** کہتا ہے، اس کے معنی ہیں، وہ ہستی جو سب کو دیکھ رہی ہے ---

(16) دریائے نیل کے مغربی کنارے پر آباد لوگ "شلک" یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ خالق ہوا کی طرح دکھائی نہ دینے والی ہستی ہے، جس کا

نام **"جوک"** ہے یہ لوگ "نیا کانگ" کو اپنا پیغمبر مانتے تھے ---

(17) افریقہ کے سواحلی باشندے خالق کو **"منگومولا"** کہتے تھے، **منگو** ایسی ہستی کو کہا جاتا ہے جو کسی کے سامنے جواب دہ نہ ہو اور اچانک

ظہور پذیر ہو سکے ---

(18) جنوبی افریقہ کا قبیلہ "تائی" **تھورا"** کو اپنا پالنے والا مانتا ہے --

(19) ٹونگن قبیلہ اپنے مالک کو **"ایلو"** کہتا ہے ---

(20) افریقی " غلاموں کے ساحل" کے نیگرو قبائل **اولوتن"** کو اپنا خالق مانتے ہیں جس کے معنی **آسمان** کا مالک

بعض قبائل بے نام خالق و مالک (یعنی جس کا نام نہیں) کی پوجا کرتے ہیں، اس کے لئے وہ آٹھ الفاظ استعمال کرتے ہیں، مثلاً،

دارامولم، پاوی، تیراوا، ہونچل، تیتوالی، بھنار، بوگلے، اور گینا ویسیناسی، ان سب ناموں کے تین معنی ہوتے ہیں، **ہمارا باپ" باپ کی روح** اور

دادا ----[1،2]

(1) چالیس (40) سے زائد زبانوں میں اُس ہستی کو " **مکینِ عرش**" کہا جاتا ہے ----

(2) تقریباً 26 زبانوں میں اس کو **God** کہا جاتا ہے ---

(3) 18 قوموں میں اس کو "**آقا**" --- (**Master**) کہہ کر پکارتی ہیں ---

(4) 15 زبانوں میں اسے نور **Light**، مقدس ترین آسمانی ہستی، یا سورج **sun** کہا جاتا ہے --

(5) 14 قومیں اپنا خالق کہہ کر پکارتی ہیں ---

(6) چھ **6** اقوم رحیم و کریم کہتی ہیں ---

(7) پانچ زبانوں میں اُسے **جلیل القدر** (**Glorious**) کہا جاتا ہے --

(8) پانچ بڑے گروہ اور قبائل اُسے **علام الغیوب** (**Omniscient**) کہتے ہیں ---

(9) چار قومیں "**عظیم باپ**" کہتی ہیں ---

(10) سات قبیلے اُسے " **قادر مطلق**" کہتے ہیں --

(11) سات قبیلے اُسے "**اعلیٰ روح**" کہتے ہیں ---

---

(1) ھیسٹنگز

(2) کتاب، ذکرِ محمدؐ آسمانی صحیفوں میں

(12) بعض اقوام اُس (علیؑ) کو ہر جگہ حاضر و ناضر، دانا و بینا، رب العالمین، کہتی ہیں، اور چند اقوام اُسے بے نام **Nameless** مالک کہتی ہیں، ہندو اسے **"کادیوا"** کہتے ہیں، اور قومِ فرعون اس کو **"کھیم Khem"** کہتی تھی ---[1]

اس باب **"ہر قوم میں میراُالگ نام ہے"** میں تمام ادیان و مذاہب کے جتنے اللہ کے اسماء لکھے گے ہیں، سب اسماء صفاتی ہیں، اور کون ہے وہ جس سے یہ صفات ظاہر ہوتی ہیں کون ہے جو اللہ کی صفات کے مظہر ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ یا طارق، الامام الهي الصفات [2] ، اے طارق؛ امامؑ صفات میں اللہ ہوتا ہے (یعنی امام اللہ کی صفات کا مالک ہوتا ہے)

مولا موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں ؛ محمدؐ و علیؑ کو اللہ نے اپنی صفات کے ساتھ موصوف کیا ہے --- (شرح خطبہ البیان)

مولا فرماتے ہیں: **نحن صفات الله العليا** [3]، ہمؑ اللہ کی بلند ترین صفات ہیں ---

عن محمد بن سنان انه قال الصادق؛ ان الله ظهر فی صورة محمد و علی سبعمأه مره يدعوهم بكمال الدعوة التی ظهر بها فی اول لقبة المحمديه [4]

ترجمہ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں: بے شک! اللہ سات سو مرتبہ محمدؐ اور علیؑ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے، وہ انہیں کمال دعوت کے ساتھ پکارتا ہے، وہ اپنے پہلے لقب محمدیہ کے ساتھ ظاہر ہوا ---

قال امير المومنين ، انا نظهر فی كل زمٰان و وقت [5] ، میںؑ علیؑ ہر زمانے میں اور ہر وقت ظاہر ہوا ...

قال امير المومنين ، انا كَمردُ الهنود ، میںؑ ہندوؤں کا **مہا** ہوں.... [6,7]

---

(1) ذکرِ محمد آسمانی صحیفوں میں ص 35،36 (2) جواهر الاسرار

(3) مصابيح الدجى الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية ج 1 ص 236

(4) منهج العلم و البيان و نزهة اسمع و الصيان ص 320،21

(5) بحر المعارف ص 259 (خطی) ؛ طوالع الانوار جلد 2 ص 96

(6) خطب النادره امير المومنين ؛ كتاب المبين ج 1 ص 333 (خطی)

(7) مناقب السادة الكرام فی جواهر الخطب و الكلام ص 143

ہندو قوم جسے **مہا دیو** کہتی ہے وہ علیؑ ہے، اور ہندو قوم مہا دیو کو خالقِ مطلق کے طور پر پوجتی ہے ---

اب ہم یہاں **مہا دیو** کے چند اسماء درج کرتے ہیں، **شیو،** (ہر شے کو جوڑنے اور توڑنے والا) **شنکر، رودر،، کال، اگھور** (خوفناک) **چندر شنکھر** (چاند کے تاج والا) **گنگا دھر** (گنگا کا مالک) **گریش** (پہاڑ کا مالک) **ہر** (گرفتار کرنے والا) **ایشان** (حاکم) **جل مورتی** (پانی کی صورت والا) **مہیش** (بڑا مالک) **رت ین جے** (موت کو تباہ کرنے والا) **پشوپتی،** (جانوروں کا آقا) **بھولے ناتھ، شمبو** (متبرک) **مشتھانو** (مظبوط) **دشو ناتھ** (سب کا خدا)

مہا دیو سے مخصوص ہندو قوم میں چند منتر ہیں ان میں سے ایک یہ ہے ---

ॐ नमः शिवाय। اوم نما شیوایا (اوم سے ہی معلوم ہوا کہ شیو، مہا دیو اوم ہے، اور اوم علیؑ ہیں، حقیقت میں اوم نشان علی ہے)

اس منتر کا مقصد **شیو** کو جو کہ **مہا دیو** کا نام ہے، کو نمشکار (سلام) کرنا ہے، اس منتر کے مختلف مطلب لیے جاتے ہیں، ان میں سے ایک اور مختصر یہ ہے، اوم نما شیوائے ، **اوم** ، علیؑ ہے یہ ثابت ہو چکا ہے، **نما**، میں جو **"نَ** (نا) ہے اس کا مطلب ہے، **"جو نہیں ہے"** یعنی جو دیکھائی نہیں دیتا، **نما** میں جو مَ (ما) ہے ، **"جو مدھِ ہے، برہما،** (خالق کائنات) اور **نما** میں جو" ھا" ہے اس کا مطلب جو **شیو** ہے جو چاروں طرف دیکھائی دے رہا ہے، صاف الفاظ میں یہ کہ اس منتر سے مراد علیؑ ہے (اس منتر کے اور بھی بہت سے مطلب ہیں، لیکن انھیں یہاں درج نہیں کر سکتے)

امامؑ فرماتے ہیں ، جو بھی اللہ اللہ پکار رہا ہے وہ بھی اس کے اسم کو پکار رہا ہے --- اور اللہ کا اسم مولا علیؑ ہیں ---

یعنی جو اللہ اللہ پکار رہا ہے وہ علیؑ کو پکار رہا ہے ---

امیر المومنینؑ علیؑ کو ہر قوم ہر مذہب تمام ادیان اپنی زبان میں الگ، الگ نام سے الگ، الگ صفات سے جانتے ہیں --- اور امیر المومنینؑ اللہ کی صفات کے مالک ہیں --- تمام اسماء الحسنیٰ امیر المومنینؑ کے لیے ہیں --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ہر قوم میں مجھ علیؑ کا الگ نام ہے --- اور یہ باب ہر قوم میں میرا الگ نام ہے --- اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا ساتواں حصہ ہے جو مومنین ملاحظہ فرما چکے ہیں --- امیر المومنینؑ کی معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اول دین ہی علیؑ کی معرفت ہے، اور ادیان کی حقیقت مولا علیؑ ہیں ---

- **مختلف ادوار میں مولا علیؑ اور سلمانؑ محمدی کے نام اور ظہور اور اسرار**

امیر المومنینؑ سلمانؑ سے فرماتے ہیں، اے سلمانؑ ، دنیا کے مشرق مغرب شمال جنوب میں چاروں طرف میراؑ حکم نافذ ہے، بلند سے بلند اور پست سے پست اور جو کچھ اس بلندی اور پستی کے درمیان ہے سب میرےؑ امر کے ماتحت ہیں، اور میںؑ وہ ہوں جس نے تمام اشیاء حیوانات ہوں یا معدنیات اور تمام مخلوقات کو اپنی قدرت سے خلق کیا ہے اور ان کا پلٹنا بھی میریؑ ہی طرف ہے، یا سلمان اني قد شرفتك على العالمين و سائر العباد و المخلوقات و أنت اقرب أهل السموات الى اسمي ، و قد أظهر تک معه فی سائر القباب و سائر الأدوار و الأكوار و الأزمنة و الاعصار اے سلمانؑ میںؑ نے تجھے تمام عالمین پر تمام بندوں اور تمام مخلوقات پر شرف بخشا ہے اور تم آسمان والوں میں میرےؑ نام کی طرف بہت زیادہ قریب ہو، اے سلمانؑ میںؑ تمہیں تمام اقباب [1] اور تمام ادوار میں ہر زمانے میں اور تمام الاکوار میں ہر عہد (الاعصار) میں ظاہر کر چکا ہوں ، اور میںؑ وہ ہوں جو سات قباب میں ظاہر ہوا اور وہ قباب صورت کے ساتھ تعریف ہے (یعنی، مولا علیؑ سات قباب میں ظاہر ہوئے اور قباب کا مطلب ہے شکل و صورت کے ساتھ تعریف یعنی ان سات موقعوں پر امیر المومنینؑ کا تعارف ہوا ہے جس میں ابھی آگے چل کر مولاؑ کا نام اور صورت بتائی جائے گی جس شکل میں پہلے ظاہر ہوئے، آسان لفظوں میں یہ کہ مولاؑ گزشتہ دور کا ذکر کر رہے ہیں جن میں وہؑ اور سلمانؑ مختلف ناموں اور صورتوں سے ظاہر ہوئے) پھر امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ،

اے سلمانؑ جان لو کہ میںؑ وہ پہلا ہوں جو ان قباب میں اپنے ان ناموں سے پکارا گیا اور وہ نام یہ ہیں 'آدم ، أنوش [2]

---

(1) اقباب "قبہ" کی جمع ہے ، قبہ کے لغوی معنی "گول عمارت مثل گنبد، خیمہ" کو کہتے ہیں (لغات کشوری، المنجد)

(2) آدمؑ 130 برس کے تھے جب انؑ کی صورت و شبیہ کا ایک بیٹا پیدا ہوا ، اسؑ نے اس کا نام شیثؑ یا سیت رکھا، اور سیت کی پیدائش کے بعد آدم 800 برس جیتے رہے، سیتؑ سے بیٹے بیٹیاں ہوئیں، سیت (شیثؑ) جب ایک سو پانچ برس کے ہوئے جب انؑ سے انوس یا انوش אֱנוֹשׁ پیدا ہوئے (بائیبل، پیدائش ، باب 5)

قینان [1]، مہلائیل [2]، یازد [3]، ادریس [4]، متوشلح 5، لمک 6، نوح 7، سام 8، ارفخشد 9، یعرف ، ہود، صالح ، لقمان، لوط ، ابراہیم ، اسماعیل

---

(1)۔ انوس نوے برس کے تھے جب اس سے قینان پیدا ہوئے اور قینان کی پیدائش کے بعد انوس 815 برس جیتے رہے (پیدائش باب 5)

(2) قینانؑ ستر برس کے تھے جب ان سے مہلائیل یا محلل ایل پیدا ہوئے اور محلل ایل کی پیدائش کے بعد قینان 840 برس جیتے رہے (ایضاً)

(3) محلل ایل 65 برس کے تھے جب ان سے یازد ، یا ، یارد پیدا ہوئے ، یارد کی پیدائش کے بعد محلل ایل 830 برس جیتے رہے (ایضاً)

(4) ادریسؑ کا دوسرا نام حنوک ہے، اور یارد 162 برس کے تھے جن ان سے حنوک یعنی ادریس پیدا ہوئے (ایضاً)

(5) حنوک یعنی ادریس کی پیدائش کے بعد یارد 800 برس جیتے رہے اور حنوک 65 برس کے تھے جب ان سے متوشلح یا متوسلح پیدا ہوئے ۔

(6) حنوک کی کل عمر 365 برس تھی وہ خدا کے ساتھ چلتے رہے اور وہ غائب ہو گے کیونکہ خدا نے اسے اُٹھا لیا، حنوک سے متوسلح ہوئے اور متوسلح 187 برس کے تھے جب ان سے لمک پیدا ہوئے اور لمک کی پیدائش کے بعد متوسلح 782 برس جیتے رہے (پیدائش باب 5)

(7) لمک 182 برس کے تھے جب ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا، اور لمک نے اپنے بیٹے کا نام نوح رکھا اور کہا کہ یہ ہمارے ہاتھوں کی محنت اور مشقت سے جو زمین کے سبب سے ہے جس پر خدا نے لعنت کی ہے ہمیں آرام دیگا، اور نوح کی پیدائش کے بعد لمک 595 برس جیتے رہے

(8) نوحؑ اپنے زمانہ میں بے عیب تھے ان سے تین بیٹے سام حام یافث پیدا ہوئے (پیدائش باب 6) حام کنعان کا باپ تھا (باب 9)

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، بعد از طوفان اللہ نے نوحؑ پر جبرائیل نازل کیا اور کہا ، اے نوحؑ اب آپؑ زندگی کے آخری ایام میں ہیں لہذا اسم اعظم ، میراثِ علم، اور علمِ نبوت کے آثار اپنے بیٹے "سام" کے سپرد کر دیں کیونکہ میں زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا (قصص الانبیاء)

(9) بنی سم (سام) یہ ہیں، عیلام، اسور، ارفکسد یعنی ارفخشد۔ (پیدائش باب 10) سم یعنی سام 100 برس کے تھے، طوفان کے دو برس بعد ارفکسد یعنی ارفخشد پیدا ہوئے اور ارفکسد کی پیدائش کے بعد سام 500 برس جیتے رہے (پیدائش باب 11 آیت 10)

الیاس، قصی ، اسحاق ، یعقوب ، شعیب ، موسی ، ہارون ، کولب ، حزقیل [1]، شمویل [2]، طالوت، داوٗد، سلیمان ، ایوب ، یونس ، الیسع، اشعیا [3]، الخضر ، زکریا ، یحیی ، عیسی ، دانیال ، اسکندر ، ازدشیر ، سابور ، لوی ، مرۃ ، کلاب ، قصی، عبد مناف، ھاشمؑ، عبد المطلبؑ، محمدؐ المصطفیٰ ، الحسنؑ المجتبیٰ، الحسینؑ الشہید بکربلا، علیؑ زین العابدین، محمدؑ باقر، جعفرؑ الصادق، موسیٰؑ الکاظم، علیؑ الرضا، محمدؑ الجواد، علیؑ الھادی، الحسنؑ الاخیر العسکری، الامام محمدؑ بن الحسنؑ آخر الزمان جو تمام عابدوں پر حجت ہیں، اس وقت سے پہلے (میرےؐ سوا) کسی کو ان ناموں سے نہیں پکارا گیا اے سلمانؑ جو تم نے سنے ہیں، اے سلمانؑ میںؐ نے عالمین میں تیری حمایت کی ہے اور ان (عالمین) کے معاملات تیرے سپرد کیے ہیں، اور وہ (یعنی عالمین میں رہنے والے) تیرے نور سے اقتباس کرتے ہیں اور تم پر اعتبار کرتے ہیں، اور تمہیں ان کا امین بنایا ہے ان کی وحی اور راز کا نگہبان بنایا ہے، میرےؐ امر اور میریؐ قدرت سے ہی تجھے ان ناموں کے ساتھ پکارا گیا ہے، اور تیری طاقت اس کے نور سے ہے، تیرے ان اسماء کے پھیلاو میں معجزات ہیں اور وہ تیرے اسماء (نام) یہ ہیں، جبریل، یابیل ، حام [4]، دان ، عبداللہ [5]، روزبہ ، سلمان الفارسي علی ذکرہ

---

(1)۔ حزقیل بن بوذی بنی اسرائیل کے نبی گزرے ہیں انہیں یہویاکین بادشاہ کی قید میں پانچویں سال نبوت ملی (حزقی ایل باب 1 آیت 3) جیسے کتاب حزقی ایل میں ذکر ہے ، حزقیل کہتے ہیں، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ اے آدمزاد! میں نے تجھے بنی اسرائیل کا نگہبان مقرر کیا ہے، پس تو میرے منہ کا کلام سن (یعنی وحی سن) اور میری طرف سے ان کو آگاہ کر دے --- (حزقی ایل باب 3 آیت 16)

(2) سب بنی اسرائیل جان گے کہ سموئیل (شمویل) خداوند کا نبی مقرر ہوا ہے (سموئیل 1- باب 3 آیت 20،21)

(3) اشعیا یعنی یسعیاہ آموص کے بیٹے تھے، جو یروشلم میں ہیکل سلیمانی کے قریب رہتے تھے، وہ پیغمبر تھے جیسا کہ بائیبل میں ذکر ہے ، بابل کی بابت بارِ نبوت جو یسعیاہ بن آموص نے رویا میں پایا (یسعیاہ، باب 13 آیت 1)

(4) یہ حام نوحؑ کا بیٹا نہیں بلکہ ، حام بن کوش ہیں، حضرت یوسف کے دور میں ۔

(5) عبداللہ بن بابک حضرت سلیمانؑ بن داوٗدؑ کے زمانہ میں آصفؑ بن برخیا کے ساتھ تھے ---

السلام و سفینۃ ابو عبد الرحمن ، اور قنیس بن ورقۃ الریاحی، رشید الھجری ، کنکر، ابو خالد، عبد اللہ بن غالب الکابلی، یحیی بن معمر بن ام الطویل الثمالی، جابر بن یزید الجعفی، محمد بن ابی زینب الکاھی البزاز الموصلی، مفضل بن عمر ، عمر بن فرات الکاتب، اسید أبا شعیب، محمد بن نصر ، سلسل ، سلسبیل ، جابر، جبرائیل، دحیۃ بن خلیفہ الکلبی، ام سلمی ، تمام العدة لك يا سلمان لأنها جوهر تك و أنت هي و هي أنت لا بينكم فرق لأنكم من نور واحد ، تمام تعداد تمہارے لیے ہے سلمان وہ تمہارا جوہر ہیں اور تم وہ ہو اور وہ تم ہو اُن سب میں اور تم میں فرق نہیں تم سب ایک نور سے ہو اور تمام عالمین کا پھیلاو ان کی کشادگی تمہارے نور سے ہے سلمان ، میںؑ (علیؑ) سات قباب میں ظاہر ہوا ہوں، اس (ظہور) سے میریؑ مخلوق اور میریؑ قدرت کو نہیں پہچانا جاسکتا ، اور میںؑ نے مخلوق کو نسل در نسل ظاہر کیا ہے ، میراؑ ظہور دیکھنے والوں کی آنکھوں میں صرف تخیل تھا یہاں تک کہ کافروں پر حجت ثابت ہو گی اور مومنین ایمان لائے ، میںؑ مخلوق کو اور زمانوں کو بدلنے والا ہوں لیکن میںؑ نہیں بدلتا اور نہ میریؑ قدرت بدلتی ہے...

میں سات قباب میں ظاہر ہوا ہوں اور جب بھی میں ظاہر ہوا ہوں تو میرےؑ ساتھ میرےؑ مخالف بھی نمودار ہوئے ہیں یہاں تک کہ وہ مخلوق کو کفر اور زیادتی میں مبتلا کر دیتے ہیں، اور وہ انہیں میریؑ مخالفت کا اور میریؑ قدرت کے انکار کا حکم دیتے ہیں اور میریؑ معنویت سے روکتے ہیں، میرےؑ مخالف مخلوق کو میریؑ عبادت کرنے سے گمراہ کرتے ہیں، اور میںؑ اُنہیں جانتا ہوں انہوں نے کسی کو گمراہ نہیں کیا مگر جس پر میںؑ غضب ناک تھا، اور میںؑ نے انہیں آگ والوں میں شامل کر دیا ---

فأما أول ظهوري في قبة آدم فأنا كنت هابيل و كان اسمي و حجابي آدم و أنت كان اسمك جبريل و كانوا الأضداد قابيل و عناق و الهند

جہاں تک میرےؑ پہلا ظہور کا تعلق ہے، سب سے پہلے میںؑ آدمؑ کے قبہ میں ظاہر ہوا ، پس میں ہابیل تھا ہابیل میراؑ نام تھا اور آدم میراؑ حجاب تھا، اور اے سلمان (اس قبہ میں، اس دور میں) تمہارا نام جبریل تھا، (اور اس دور میں) قابیل ، عناق اور ہند میرےؑ مخالفین (دشمن) تھے ۔

و ظهرت في قبة نوح و كنت أنا شيث و كان اسمي و حجابي نوح و كان اسمك يابيل بن فاتن و كان أسماء الأضداد الدرميثل و كردوش بن الأزقيتل و حام بن نوح

(پھر) میںؑ قبہِ نوحؑ میں ظاہر ہوا اور (اس دور میں) میںؑ شیث تھا، شیث مجھؑ علیؑ کا نام تھا اور نوحؑ میراؑ حجاب تھا، اور اے سلمانؑ تیرا نام یابیل بن فاتن تھا، اور میرےؑ مخالفین کے نام ، درمیثل، کردوش بن ازقیتل، اور حام بن نوح تھے...

و ظهرت أنا فی القبة العقوبية و أنا كنت يوسف و كان اسمی و حجابی يعقوب و كان اسمك حام بن كوش و كانت الأضداد يغوث و يعوق و نسر

مولاؑ فرماتے ہیں ، میںؑ قبہِ یعقوبؑ میں ظاہر ہوا، اور میںؑ یوسفؑ تھا وہ میراؑ نام تھا، اور یعقوبؑ میراؑ حجاب تھا، اور سلمانؑ تیرا نام حام بن کوش تھا اور مخالفین، یغوث اور یعوق اور نسر تھے...

و ظهرت أنا فی القبة الموسوية و كنت أنا يوشع بن نون و كان اسمی و حجابی موسى بن عمران و كان اسمك دان بن اصباؤوت و كان اسماء الأضداد فرعون و هامان و قارون

میںؑ قبہِ موسیٰؑ میں ظاہر ہوا اور میںؑ یوشع بن نون تھا وہ میراؑ نام تھا اور موسیٰؑ بن عمران میراؑ حجاب تھا، اور اے سلمانؑ تیرا نام دان بن اصباؤوت تھا اور مخالفین کے نام، فرعون، ہامان ، اور قارون تھے...

و أنا ظهرت فی القبة السليمانية و أنا آصف بن برخيا و كان اسمی و حجابی سليمان بن داؤو و كان اسمك عبدالله بن بابك

پھر میںؑ سلیمانؑ بن داؤدؑ کے قبہ میں ظاہر ہوا ، اور میںؑ آصف بن برخیا تھا وہ میراؑ نام تھا، اور سلیمانؑ بن داؤدؑ میراؑ حجاب تھا، اور سلمانؑ تیرا نام عبداللہ بن بابک تھا...

و ظهرت أنا فی القبة العيساوية و كنت أنا شمعون الصفا ، و كان اسمی و حجابی عيسى بن مريم بنت عمران و أنت كان اسمك روزبة بن المرزبان و كان اسماء الأضداد علاقيم الشيصبان و بولص

میںؑ عیسیٰؑ کے قبہ میں ظاہر ہوا اور میںؑ شمعون الصفا تھا وہ میراؑ ہی نام تھا، اور عیسیٰؑ بن مریمؑ میراؑ حجاب تھا، ، اور اے سلمانؑ تیرا نام روزبہ بن مرزبان تھا ، اور علاقیم شیصبان اور بولص مخالفین تھے...

جان لو سلمانؑ ، کہ جو کچھ میںؑ نے ان قباب میں ظاہر کیا ہے وہ عظیم اور شاندار معجزہ ہے ، اور میرےؑ مخالفین نے مخلوق کو بھکایا ہے

انہیں شیطان کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور میریؑ مخالفت کا **و یقولون لھم لیس ھذا الھنا** اور وہ (یعنی میرےؑ مخالفین) ان سے (یعنی مخلوق سے) کہتے ہیں کہ یہؑ (علیؑ) ہمارا الہ نہیں ہے اور جو یہؑ (یعنی علیؑ) دعویٰ کرتا ہے وہ جادو اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے، پس اے سلمانؑ مومنین اپنے ایمان پر قائم رہے ...

و أنا الیوم ظاھر فیکم بعلی بن أبی طالب و أتکنی بحیدرة الامام و اسمی و حجابی محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب، و أنت الیوم تسمی سلمان الفارسی بن بھیر الخدری

اور آج میںؑ تم لوگوں میں علیؑ بن ابی طالب، حیدرؑ الامام کے طور پر ظاہر ہوں، میراؑ نام اور میراؑ حجاب محمدؐ بن عبداللہ بن عبد المطلبؑ ہے، اور اے سلمانؑ آج تیرا نام سلمان فارسی ہے، اور میںؑ نے اپنے مخالفین پر قیامت تک کے لیے لعنت کی ہے ---

اور جان لو کہ میںؑ، میںؑ اور میراؑ نام اور تم اور اہل الصفا اور مومنین کافروں سے بری ہیں، اے سلمانؑ میںؑ نے تیرا نام سلسل رکھا ہے تم عالمین سے پوچھو، اور ان کی (یعنی عالمین کی) نسل تیرے نور سے ہے سلمان، اور تم میرےؑ اسم کے نور سے اقتباس کرتے ہو، اور تمہیں اس کا علم ہونا چاہیے کہ نہ میںؑ اپنے اسم سے جدا ہوں اور نہ میراؑ اسم مجھؑ سے جدا ہے، اور بے شک میںؑ اپنی ذات کے نور سے ہوں جسے میںؑ نے ایجاد کیا اور ظاہر کیا ہے --- سلمانؑ یہ وہ عظیم راز ہے جس کا انکشاف سوائے معنی کے نہیں ہوتا --

پھر مولا علیؑ کافروں اور مخالفین کے بارے میں فرماتے ہیں، **فعند ذلك یدخل الشیطان فی أصنامھم و یکلمھم منھا و یقول لھم، ان ھذا لیس إله السموات و الأرض و انه رجل ساحر و یرید بسحره یطغی الخلق حتی یعبدوه**

شیطان ان کے بتوں میں (یعنی ان کے اجسام میں) داخل ہو جاتا ہے اور وہ ان سے کلام کرتا ان سے کہتا ہے، بے شک یہؑ (علیؑ) زمینوں اور آسمانوں کا الہ نہیں ہے۔ یہؑ شخص جادوگر ہے اور اپنے جادو کے ساتھ مخلوق کو سر کشی پر برانگیختہ کرتا ہے سر کشی پر ابھارتا ہے تاکہ لوگ اس (علیؑ) کی عبادت کریں، پس کافر (میراؑ) انکار کر دیتا ہے اور مومن (مجھؑ) پر ایمان لا کر اپنے ایمان کو بہتر بناتا ہے [1]

---

(1) كتاب الطاعة متی تقوم الساعة ص 393 تا 397

یا سلمان واعلم أني أنا الذي ظهرت في القباب اليونانية وكنت أنا ارسطو طاليس وكان اسمي لقمان الحكيم وكان اسمك سقراط الحكيم وأنا الذي علمتكم الحكمة واظهرتها على يدكم من العباد وأنا الذي أنطقت جميع الأعشاب لاسمي لقمان

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمانؓ ، میںؑ وہ ہوں جس نے خود کو یونانی اقباب میں (بھی) ظاہر کیا ، میںؑ ارسطو طالیس [1] تھا اور میراؑ نام لقمان الحکیم تھا، اور اے سلمان تمہارا نام سقراط الحکیم [2] تھا ، اور میںؑ وہ ہوں جس نے تجھے حکمت سکھائی اور تیرے ہی ہاتھوں سے بندوں پر، (حکمت کو) ظاہر کیا، میںؑ وہی ہوں جس نے تمام جڑی بوٹیوں پر گفتگو کی میراؑ نام لقمان ہے ----

---

(1)۔ ارسطو نے بہت سے تحقیقی اور تخلیقی کاموں کی نہ صرف بنیاد رکھی بلکہ اس علم کثیر کو حتمی شکل میں مرتب کیا، ارسطو نے سائنس کی ترقی کے لیے مواد مہیا کیا وہ بلاشبہ انسانی ذہن کا حیرت انگیز کارنامہ ہے ، ارسطو وہ واحد شخصیت ہیں جس نے نہ صرف ایک مستقل سائنس کو تخلیق کیا بلکہ اس کی مختلف جزئیات اور تفصیلات پیش کر کے اس کو پایہ تکمیل تک بھی پہنچایا، ارسطو وہ پہلا سائنس دان ہے جس نے علم حیاتیات کی بنیاد رکھی (کتاب، ارسطو ، حیات و تعلیمات، فکر و فلسفہ)

(2) سقراط سلمان ہے اور امیر المومنینؑ ارسطو ہیں اور ان کا نام لقمان ہے، ارسطو نے سقراط کو حکمت سکھائی ، -- لوگوں نے سقراط سے پوچھا کہ اس قدر حکمت کرنے سے کون سا خاص فائدہ پہنچا؟ سقراط نے کہا، اس سے زیادہ اور کیا فائدہ ہو گا کہ بحر زندگی کے کنارے سلامتی و عافیت کے ساتھ بیٹھا رہوں اور جاہلوں کو اس میں غرق ہوتے دیکھتا رہوں،

سقراط کہتے ہیں، میں صرف ایک چیز جانتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا ۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے سقراط کے پاس اس کا ایک شناسا آیا اور بولا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارے دوستوں میں سے ایک کے بارے میں کچھ سنا ہے، سقراط نے کہا اس سے قبل کہ تم مجھے کچھ بتاؤ، میں تمہارا ایک مختصر سا امتحان لینا چاہوں گا، جس میں تمہیں کامیاب ہونا ہوگا۔ میں نے اس امتحان کا نام سی تقطیری آزمائش رکھا ہے"۔ تقطیری آزمائش؟ شناسا نے کہا۔ "ہاں!"۔ سقراط نے جواب دیا۔ اس سے قبل کہ تم میرے دوست کے بارے میں کوئی بات

يا سلمان ان أول شيء نبت من سائر الأعشاب والأشجار والأثمار والأزهار على وجه الأرض كان الأس الخسروي والأذريون البهمني

پھر امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے سلمانؓ ، جڑی بوٹیوں ، پھلوں ، پھولوں، اور درختوں میں سے سب سے پہلے جو زمین پر اگا وہ الآس (مرٹل) (Myrtus Communis) اور الآذریون البھمنی (Calendula) ہیں ---

وكنت أنا أرسطو طاليس الحكيم وكان اسمي لقمان وكان اسمك سقراط وكانت لغة أهل تلك القبة يونانية فأمرت اسمي أن يناديهم ويقول لهم هذا الهكم وباريكم وربكم ورب آبائكم الأولين

کرو، کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ لمحے بھر کیلئے سوچو اور اچھی طرح چھان لو کہ تم کیا کہنا چاہ رہے ہو ، پہلا تقطیری مرحلہ "سچ" ہے تمہیں یقین ہے کہ تم جو کچھ کہنے والے ہو ، واقعتاً سچ ہے ؟ نہیں ۔ اُس شخص نے جواب دیا۔ در حقیقت میں نے ابھی اس کے متعلق صرف سنا ہے اور وہی تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ سقراط نے کہا۔ سو تمھیں حقیقت میں یہ معلوم نہیں کہ آیا یہ بات سچ ہے یا نہیں۔ آؤ! اب دوسرا مرحلہ آزماتے ہیں۔ یہ "اچھائی" کا تقطیری عمل ہے، میرے دوست کے متعلق تم جو کچھ بتانے والے ہو وہ کوئی اچھی بات ہے؟ نہیں، بلکہ اس کے برعکس وہ برائی کی بات ہے۔ سقراط ے کہا یعنی تم مجھے اس کے متعلق کوئی بری بات بتانے والے ہو اور تمہیں خود یقین نہیں کہ وہ سچ ہے ، سقراط نے کہا تم اس امتحان میں اب بھی کامیاب ہو سکتے ہو کیونکہ ابھی ایک مرحلہ باقی رہ گیا ہے، "مفید اور کارآمد" کا، میرے دوست کے متعلق تم مجھے جو کچھ بتانا چاہتے ہو کیا وہ میرے لیے کار آمد اور مفید ہے؟ اس نے جواب دیا ، نہیں حقیقت میں بالکل نہیں، سقراط نے بات ختم کرتے ہوئے کہا جو نہ تو سچ ہے اور نہ ہی اچھی بات اور میرے لیے کارآمد بھی نہیں تو پھر بھلا ایسی بات بتانے کی کیا ضرورت ہے ۔ سقراط سے کسی نے پوچھا، تجھے کبھی رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا، اس نے جواب دیا میں اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہیں رکھتا جس کے تلف ہونے کا مجھے غم ہو ، سقراط کہتے ہیں، جس چیز کا علم نہیں اسے مت کہہ!--- جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو مت کر!-- جو راستہ معلوم نہیں اس پر سفر مت کر!--- اور اچھی بات جو کوئی کہے غور سے سن !--- کیونکہ غوطہ زن کی ذلت سے گوہر کی قیمت کم نہیں ہوتی ۔ (کتاب، سقراط ، مصنفہ کوراميسن)

میںؑ ارسطو طالیس تھا اور میراؑ نام لقمان الحکیم تھا اور تمہارا نام سقراط تھا، اور یہ اس یونانی قبہ کی زبان تھی پس میںؑ نے اپنے اسم کو حکم دیا کہ انہیں ندا دے اور ان سے کہے کہ یہؑ (علیؑ) تمہارا الہ ہے تمہارا باری ہے تمہارا رب ہے اور تمہارے اولین آبا اجداد کا رب ہے، پس مومنین ایمان لائے اور کافروں نے شک کیا، اور ان کافروں نے میرےؑ اسم سے کہا، اگر یہؑ زمین اور آسمانوں کے الہ ہیں تو ہمارے آبا اجداد کو زندہ کرے جو مر چکے ہیں، اگر زندہ کر دیا تو ہم گواہی دیں گے ، کہ بے شک وہؑ ہمارا الہ ہے اور ہمارا اور ہمارے اولین آبا اجداد کا رب ہے، پس میںؑ نے اپنے اسم کو حکم دیا کہ ان کے اہل کو اور ان کے اقربا کو آگ لگا دی جائے، پھر میںؑ نے اپنے اسم کو حکم دیا کہ اس آگ پر پانی برسائے تو اس نے ایسا ہی کیا پس اس فعل کے بعد انہیں ندا دی تو وہ کہنے لگے ۔ نشهد أن الذى أمرک باحياء انفسنا هو ربنا و بارينا و خالقنا و محيينا و مميتنا، ہم گواہی دیتے ہیں جسے آپؑ نے ہمارے نفوس کو زندے کرنے کا حکم دیا وہ ہمارا رب ہے وہ ہمارا باری ہے ہمارا خالق ہے وہ ہمیں زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے ۔ پھر امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اور جس دن سے الآس (مرٹل) (Myrtus Communis) اور الآذریون البھمنی (Calendula) اگے، أصلهم من ذلك الماء وهو أنت يا سلمان ان کی اصل پانی ہے اور وہ تم ہو سلمان، اور تمام پھل اور پھول تم سے قائم ہیں، والآس هو المقداد والأذريون أبو الذر وسائر الأعشاب والأشجار والنباتات لتي نبتت على وجه الأرض ونطقوا لاسمي لقمان بقدرتي هم العالمين، اور الآس "مقداد" ہے اور الأذریون "ابوذر " ہے اور تمام جڑی بوٹیوں نے اور تمام درختوں نے نباتات نے جو زمین پر موجود ہیں سب نے عالمین میں میریؑ قدرت کے ساتھ میرےؑ اسم لقمان سے گفتگو کی ۔ (الطاعة متى تقوم الساعة ص 414،15)

امام صادقؑ کے حضور ارسطو کا ذکر ہوا تو امامؑ نے فرمایا ، رحم الله أبا عبد الرحمن ارستطاليس، فإنه كان موحداً، وأنا وستطاليس كل استطاليس، وباطن ذلك: أنا قديم لمحمد، ومحمد قديم لكم، اس وقت ارسطو سے بڑا کوئی عالم نہیں تھا، اللہ رحم فرمائے ابا عبد الرحمن ارسطو پر بے شک وہ توحید پرست تھے، میںؑ جعفرؑ ہر ارسطو کا ارسطو ہوں، اور اس کا باطن (جو میں نے کہا میںؑ ہر ارسطو کا ارسطو ہوں) یہ ہے، کہ میںؑ محمدؐ کے لیے قدیم ہوں اور محمدؐ تمہارے لیے قدیم ہیں (الرسالة البغدادية ص 387)

الدّينِ مَعرِفَتُهُ وَ كمالُ مَعرِفَتِهِ التَّصديقُ بِهِ و كمالُ التَّصديقِ بِهِ توحيدُه الاخلاصُ لَهُ، کی شرح کا ساتواں حصہ ، **ہر قوم میں میراؑ الگ نام ہے مکمل ہوا ----**

- **بس میںؑ ہی ہوں**

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کاآٹھواں حصہ پیش خدمت ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ---

میراؑ معاملہ شدید مشکل ہے اسے نہ ملک مقرب برداشت کر سکتا ہے اور نہ نبیؑ و مرسلؑ اور نہ ہی مومنِ ممتحن، صرف وہ برداشت کر سکتا ہے جسے میںؑ چاہوں، میںؑ حکمت کی کنجی ہوں (میریؑ ولایت سے ہی حکمت ملتی ہے) میںؑ اللہ کا ہمراز ہوں، میںؑ اللہ کے بندوں میں اللہ کی عطا ہوں، میںؑ اللہ کا حرمِ اکبر ہوں ، میںؑ اس امت کا باپ ہوں، میں اصب (عمدہ ترین) ہوں امام مبین ہوں، میںؑ وہ اجر ہوں جو کبھی ختم نہیں ہوگا، میںؑ اساس المجد (المجد کی بنیاد) ہوں، میںؑ اللہ کا بولنے والا کلام ہوں، میںؑ قدیم ہوں، میںؑ ہمیشہ جدید ہوں، میںؑ اللہ کا اسم ہوں، میںؑ دیکھنے والا ہوں، میںؑ بہت زیادہ سننے والا ہوں، میںؑ خوشخبری کی خوشخبری ہوں، میںؑ تصویروں کا باطن ہوں، میںؑ مصور ہوں(جو ارحام میں تصویر بناتا ہے) میںؑ تسبیح کرنے والوں کا چاند ہوں، میںؑ رسول اللہ ﷺ کا تاج ہوں، میںؑ تجارت ہوں، میںؑ ثواب ہوں، میںؑ سدرۃ المنتھی ہوں، میںؑ حق ہوں، میںؑ حق الیقین ہوں ، میںؑ حجر العین ہوں، میںؑ عارفین کی معرفت ہوں، میںؑ عارفین کی حیات ہوں، میںؑ عارفین کا قبلہ ہوں، میںؑ دلوں میں اثر کر جانے والا ہوں، میںؑ نقطہ ہوں، میںؑ خط ہوں، میںؑ حفاظت کرنے والا قلعہ ہوں، میںؑ مسلمانوں کا سید ہوں، عربوں کا اھل زمین کا اوصیاء کا مخلوق کا سید ہوں، میںؑ آسمان ہوں، میںؑ اللہ کا سفیر ہوں، سیدہؑ کی خوشی ہوں، میںؑ مسائل کا سوال ہوں، میںؑ طلوع ہونے والا سورج ہوں، میںؑ ہر دور کی عزت ہوں، میںؑ بیماری میں شفا ہوں، میںؑ صراط الحمید ہوں، صراط السوی ہوں، میںؑ صراط الحمد ہوں، میںؑ موسیٰ و یوشع کا آقا ہوں، میںؑ عالی ہوں، میںؑ عدل ہوں، میںؑ سب سے بڑا شہسوار ہوں، میںؑ قران عظیم ہوں، میںؑ زمانوں کا زمانہ ہوں، میںؑ مظہر العجائب ہوں، میںؑ بلندیوں کو ذلت دینے والا ہوں، میںؑ حجاب کو ہلاک کرنے والا ہوں، میںؑ امید کی موت ہوں، میںؑ نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے، میںؑ متقی کی زندگی ہوں، میںؑ زمین و آسمان کا نور ہوں، میںؑ نوروں کا نور ہوں، ہر نور کو میںؑ نے اپنی ذات کے نور سے خلق کیا ہے، میںؑ اللہ کا کڑا ہوں، میںؑ اللہ کی پکڑ ہوں اللہ کا گھر ہوں، میںؑ اللہ کا عہد (وعدہ) ہوں، جس نے میراؑ عہد نبھایا اس نے اللہ کا عہد

نبھایا، میراً عہد ہی اللہ کا عہد ہے، میںؑ اللہ کی زبان ہوں، میںؑ اللہ کا چہرہ ہوں، میںؑ اللہ کی آنکھ ہوں، میںؑ اللہ کے امر کا مالک ہوں، میںؑ وحی اللہ کا مرکز ہوں، میںؑ اللہ کے دین کا مالکؑ ہوں، میریؑ وجہ سے اللہ کی عبادت ہوتی ہے، میںؑ اللہ کے نبیؐ کا وارث ہوں، میںؑ نے انبیاءؑ کو معبوث کیا ہے، میںؑ نے ہی موسی بن عمران کو سمندر پار کرایا، میںؑ ہی عالمین کا خالق ہوں اور اللہ کو مجھؑ سے پہچانا گیا ہے، اللہ میرےؑ ذریعے واحد ہے، میںؑ اللہ کی سبیل ہوں، میںؑ اللہ کا پہلو ہوں جو مجھؑ سے ملا اسے اللہ مل گیا، میںؑ اللہ کی رحمت ہوں، میںؑ اللہ کا غضب ہوں، میںؑ اللہ کی رضا ہوں، میںؑ اللہ کی عزت ہوں، میںؑ اللہ کی غیرت ہوں، خبردار! اپنی عقل کے پیمانہ کے مطابق اللہ کی عظمت کو محدود نہ کرو ورنہ تمہارا شمار ہلاک ہو جانے والوں میں ہو گا (خبردار) میںؑ ہی اللہ کی عظمت ہوں ،میںؑ اللہ کا رعب ہوں، میںؑ ہی اللہ کا غلبہ ہوں، میںؑ اللہ کی ہیبت ہوں، میںؑ ہی اسلام ہوں، میںؑ ہی اسلام کا غلبہ ہوں۔ میںؑ صراطِ مستقیم ہوں (جس پر اللہ اور اس کا رسول ہے) میںؑ وہ پُل ہوں جس پر چلنے والا سبقت لے جائے گا، میریؑ وجہ سے ہلاک ہونے والا ہلاک ہوتا ہے، اور میریؑ وجہ سے ہی نجات پانے والا نجات پاتا ہے، میںؑ اللہ کا علم ہوں، میںؑ اللہ کا قلب ہوں، میںؑ مثل الاعلی ہوں، میںؑ حکومت کرنے والا ہوں، میںؑ سیراب کرنے والا ہوں، میںؑ غریبوں کا دوست اور مال و دولت کے جمع کرنے والوں کا دشمن ہوں، میںؑ اللہ کا کعبہ ہوں، میںؑ اللہ کا قبلہ ہوں، میںؑ انبیاءؑ کی خوشی ہوں، میںؑ فرات ہوں، میںؑ ہی اللہ کی معرفت ہوں، میںؑ اللہ کا حجاب ہوں ، میںؑ سورہ حمد ہوں، میںؑ سورہ البقرہ ہوں، میںؑ سورہ قاف کا عقید ہوں، میںؑ سورہ احقاف کا وزاع ہوں، میںؑ صافات کی منازل ہوں، میںؑ سورہ زاریات کا سہام ہوں، میںؑ نفخ دینے والی سورہ فاطر ہوں، میںؑ پڑھی ہوئی سورہ سبا ہوں، میںؑ سورہ واقع ہوں سورہ احزاب کی امانت ہوں، میںؑ سورہ حدید کی مثال ہوں، میںؑ العادیات ہوں، سورہ طلاق کی علامت ہوں میں متیٰ کا سوال ہوں، میںؑ ہی مجسم قرآن ہوں ، میںؑ اللہ کی آل ہوں، جس نے مجھے پہچان لیا اس کے سامنے یقین ہے، تمام انبیاءؑ میریؑ وَلایت کے اقرار سے مبعوث ہوئے، میریؑ وَلایت تمام انبیاء کے صحیفوں میں مذکور ہے، میریؑ وجہ سے تمہارے اعمال قبول ہوتے ہیں، میرےؑ اسم سے ہی کائنات بنی ہے اور میریؑ وجہ سے ہی کائنات قائم ہوئی، میںؑ گھات میں انتظار کرنے والا ہوں، میںؑ صور کا باطن ہوں، میںؑ حجاب میں پوشیدہ ہوں، میںؑ قسم کا پورا ہونا ہوں، میںؑ عظیم خبر ہوں، میںؑ آیات کو جمع کرنے والا ہوں ، میںؑ ہی آیات ہوں، میںؑ بیان کی وضاحت ہوں، میںؑ

اللہ کی سونتی ہوئی تلوار ہوں، میں نیک لوگوں کا پسندیدہ ہوں، میں علم والوں کے لیے سوال ہوں، میں عرش کا رنگ ہوں، میں اللہ کا رنگ ہوں ، میں فرش کی زینت ہوں، میں پاکوں کا طہر ہوں، میں بدبختی کو دور کرنے والا ہوں، میں سختیاں دور کرنے والا ہوں، میں نیکوں کی نیکی ہوں، میں بیماروں میں شفا ہوں، میں سخیوں کی سخاوت ہوں، میں باطل کو مٹانے والا ہوں، قیاس کو معطل کرنے والا ہوں، میں اندھیروں کو دور کرنے والا اور ظاہر ہونے والے نور کی خوشخبری دینے والا ہوں، میں مخلوق کی حفاظت ہوں، میں فضیلت بہانے والا ہوں، میں بصیرت والوں کی بصیرت ہوں، میں فخر کرنے والوں کا فخر ہوں، میں ذخیروں کا ذخیرہ ہوں، میں حفاظت کا محافظ ہوں، میں مومن کا نامہِ اعمال ہوں، میں حسب و نسب کو بزرگی دینے والا ہوں، میں وارثوں کی میراث ہوں، میں باطلوں کو باطل کرنے والا ہوں، میں ہواؤں کو باندھنے والا ہوں، اور میں ہی برجوں کو رکھنے والا ہوں، میں بلندیوں کی بلندی ہوں، میں دھوپ کا آفتاب ہوں، میں گہرائیوں کی گہرائی ہوں، میں نباتات اور درختوں پر پتے اگانے والا ہوں، میں رات اور دن کو بدلنے والا ہوں، کیفیتوں کو تبدیل کرنے والا ہوں، میں حجتوں کی حجتّ ہوں، میں دو چمکنے والے سورج اور چاند کا امیر ہوں، میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح طلوع کرنے والا ہوں، میں ہی قیامت برپا کروں گا، میں ہر آن اور ہر لمحے خلق ہونے والی چیزوں کو اور قلوب میں گزرنے والے خطرات کا جاننے والا ہوں، میں آنکھوں کے جھپکنے کو دیکھ رہا ہوں، آنکھوں کی خیانتوں کو دیکھ رہا ہوں، جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے سب جانتا ہوں، میں سین کا باطن ہوں، میں سین کا راز ہوں ، میں ہادی ہوں میں مہدیؑ ہوں، میں محمدیہؐ کی حقیقت ہوں، احمدیہؐ کی ذات ہوں، اور محمودیہ کی صفات ہوں ---

جواہرات میں ہوں، میں فرات بہانے والا ہوں، تورات کو ظاہر کرنے والا ہوں، میں محبت کرنے والوں کی محبت ہوں، میں گفتگو کرنے والے کے لیے دلیل ہوں، میں تسبیح ہوں، میں شرک کو متفرق کرنے والا ہوں، میں مومن کی دولت ہوں، تمام کمزوروں کے لیے جائے پناہ ہوں اور خوف زدہ کے لیے امن ہوں، میں دین کا امیر ہوں، میں وہ ہوں کہ جس نے عالمِ ملکوت میں نظر کی تو خود کے سوا کسی کو نہیں پایا، میں ترجمہ کرنے والوں کا مرکزِ امید ہوں، میں ہی (صلوۃ) درود ہوں، میں ہی وہ غائب ہوں جو امرِ عظیم کا منتظر ہے، میں رحمان کا ولی ہوں، میں بلند مقام ہوں، میں لیلۃ القدر ہوں، میں ہی رسول اللہ کے ساتھ آسمانوں پر چلنے والا ہوں، میں ہی وہ ہوں جس کا ذکر زمین و

آسمان میں ہوتا ہے، میںؑ ہی وہ ہوں جس سے مثالیں دی جاتیں ہیں، میںؑ سبز آسمان ہوں، نا امیدی کے بعد بارش برسانے والا ہوں، کون ہے جو میریؑ مثل ہو؟ میریؑ مثل کوئی نہیں، میںؑ ہی موجیں مارتا ہوا سمندر ہوں، میںؑ فراخی ہوں، میںؑ رسول اللہ کی ذات ہوں، میںؑ اللہ کی بلند ذات ہوں، میںؑ وہ ہوں کہ جس کا ذکر زمانہ سے پہلے کیا گیا، میںؑ ہی آخری زمانے میں ظاہر ہوں گا اور زمیں کو عدل سے بھر دوں گا جیسے وہ ظلم سے بھری ہو گی، میریؑ وَلایت بہت سے شہروں پر پیش کی گئی لیکن کوفہ والوں کے علاوہ کسی نے قبول نہیں کیا، میںؑ حقیقت ہوں اور میںؑ حقیقتوں کو ثابت کرنے والا ہوں، میںؑ احکم الحکمین ہوں، میںؑ امتحان ہوں، میںؑ اللہ کا خیمہ ہوں، میںؑ اللہ کا لباس ہوں، میںؑ اللہ کا سایہ ہوں، میںؑ اللہ کا جسم ہوں، میںؑ اللہ کا اختیار ہوں، میںؑ اللہ کی وہ صورت ہوں کہ جس نے بھی اس کا انکار کیا وہ کافر ہوا، میںؑ اللہ کی صفت ہوں میریؑ وَلایت میں اختلاف ہوا ہے، میںؑ نور کا خالق ہوں اور جو مجھ سے حقیقی عشق کرتا ہے وہ نور بن جاتا ہے، میںؑ ہی حقیقی صلاۃ ہوں اور صلاۃ کا مالک ہوں، میںؑ ہی صوم (روزہ) ہوں اور صوم کا مالک ہوں، میںؑ حج ہوں اور حج کا صاحب ہوں، میںؑ ہی زکوۃ ہوں اور زکوۃ کا مالک ہوں، میںؑ ہی امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہوں، میںؑ ہی اذان ہوں، میںؑ ہی موذن ہوں، میںؑ ہی مومن ہوں ، میںؑ ہی وہ ہوں جس پر ایمان لایا گیا، میںؑ اندھیروں میں روشنی ہوں، میںؑ دائروں کا شرف ہوں، اور میںؑ اثرات میں اثر کرنے والا ہوں، میںؑ متفرق کو جمع کرنے والا ہوں اور جمع کو متفرق کرنے والا ہوں، میںؑ دن اور رات ہوں، سال کی حقیقت ہوں، میںؑ خود کا ہی گواہ ہوں، میںؑ موسیٰ ہوں، میںؑ طور کا مالک ہوں، اور وہ بھی میںؑ ہی ہوں جس سے موسیٰؑ کلام کرتا تھا، میریؑ ولایت کے انکار کی وجہ سے طور پر (بنی اسرائیل کو) بجلی نے آپکڑا اور جلا کر راکھ کر ڈالا، میںؑ یوسفؑ کے ساتھ اسے کے پراہن (قمیض) میں تھا پس میںؑ نے یوسفؑ کو اس کے بھائیوں کی چال سے نجات دی، میںؑ ہی محمدؐ ہوں اور محمدؐ میںؑ ہوں، میںؑ ہی توبہ ہوں، جو مجھے پڑھے اُس کے لیے سورۃ ہوں، میںؑ عرش کا مالک ہوں ۔ میںؑ امامت کی اصل ہوں، میںؑ امتحان کی شان ہوں، میںؑ روحوں کی روح ہوں ، (یعنی ہر شے کو زندہ رہنے کے لیے کسی نا کسی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ طاقت میںؑ علیؑ ہوں) میںؑ انبیاء و اولیاء کی روحوں کو اپنی گرفت سے پکڑنے والا ہوں (روحوں کو قبض کرنے والا) میںؑ نے زمین کو اپنی ایک ضرب سے قرار دیا، میںؑ ازل سے لکھنے والا ہوں (الازل، اس زمانے کو کہتے ہیں، جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا) میں جنگ کا امیر

ہوں، میںؑ کعبہ ہوں میں قبلہ ہوں، میںؑ پانی تقسیم کرنے والا ہوں، میںؑ زمانوں کو پھرنے والا ہوں، میںؑ وقت کو حرکت دینے والا ہوں، میںؑ ستم کو جلانے والا ہوں، میںؑ برکات (برکت کی جمع) بھیجنے والا ہوں، ہلاکت کو نازل کرنے والا ہوں، میںؑ ہر حرکات کو حرکت دینے والا ہوں، میںؑ ہی جنت ہوں اور میںؑ جہنم کی پیسنے والی چکی ہوں، میںؑ آگ ہوں، اور میںؑ ہی ان کا خالق ہوں، میںؑ ہی قبروں کا عذاب ہوں، میںؑ دین ہوں، میںؑ مالک یوم الدین ہوں، میںؑ دین کا خالق ہوں، میںؑ ہی اللہ کا خوف ہوں، میںؑ مومنین کا موصوف ہوں، ہر مومن کے اعمال کا صحیفہ میںؑ ہوں، میںؑ مومنین کا صالح ہوں ، میںؑ حروف کا راز ہوں، میںؑ مخلوق کا تقویٰ ہوں، میںؑ عابد ہوں میںؑ معبود ہوں اور میںؑ ہی عبادت ہوں، مخلوق کو ہماریؑ طرف پلٹنا ہے، میںؑ بیت المعمور ہوں، میںؑ بیت المعمور کا بادشاہ ہوں، میںؑ حروف مقطعات ہوں، میںؑ متکلم القرآن ہوں، میںؑ جامع القرآن ہوں، میںؑ قرآن کا مالک ہوں میںؑ ہی وہ سمندر ہوں جس کا کنارہ نہیں، میںؑ اللہ کی شان ہوں، میںؑ عرش نشین ہوں، میںؑ تمہارا رب ہوں ، میںؑ ہر ایک مسلمان کو نئی زندگی عطا کروں گا اور اس کے قاتل کو اس کے سپرد کروں گا تاکہ وہ اس کے خون سے اپنے سینے میں جلنے والی آگ کو بجھا لے، میںؑ پسند دیدہ زندگی ہوں، میںؑ حسینؑ کو دیکھ رہا ہوں انؑ کا نور (قائمؑ) انؑ کی پیشانی پر چمکتا ہے میںؑ اسؑ (قائمؑ) کو اس کے وقت پر ایک مدت کے بعد ظاہر کروں گا۔ میریؑ ولایت ہی اصل عبادت ہے، میںؑ دولت مندوں کو فنا کرنے والا ہوں، میںؑ ادیان کی حقیقت ہوں، میںؑ الوجود ہوں، میںؑ ربِ قدیم کا سال ہوں، میںؑ علتوں کی علت ہوں، میںؑ غیب ازل ہوں، میںؑ کُل ہوں، میںؑ ہر شے پر محیط ہوں۔ جس بدن میں چاہوں ظاہر ہو سکتا ہوں اور دیکھنے والوں نے میرےؑ نفس کو ویسے ہی دیکھا جیسا میںؑ نے چاہا، وہ (اللہ) جو کچھ کرتا ہے مجھؑ سے کرتا ہے سب کچھ میرےؑ ہاتھ سے ہوتا ہے کرتا میںؑ ہوں کہلاتا اُس کا ہے، میںؑ چاہتا ہوں تو اللہ چاہتا ہے، میںؑ سبب ہوں اور ہر سبب کا سبب ہوں، اور اسباب کا خالق بھی میںؑ ہی ہوں، میںؑ مخلوق کا خالق ہوں، یہ جو کرہِ ارض حرکت کرتا ہے یہ میرےؑ ہی امر سے حرکت کرتا ہے میںؑ نے ہی زمین کو حرکت کرنا سکھایا ہے اور میںؑ نے ہی زمین کو حرکت کرنے کا حکم دیا، اور وہ وقت بھی آئے گا جب میںؑ علیؑ زمین کی حرکت کو روک دوں گا پھر زمین کبھی حرکت نہ کر پائے گی، میںؑ راز ہوں، میںؑ رازوں کا راز ہوں، میںؑ رازوں میں ظاہر ہوں، میںؑ رب جلیل ہوں، میںؑ علی الحکیم ہوں، میںؑ علیؑ العظیم ہوں، میںؑ علیؑ الکبیر ہوں، میںؑ تمام

عالمین کا سلطانِ احد ہوں، میںؑ وہ ہوں کہ جس کی اطاعت مخلوق پر واجب ہے، میںؑ اللہ سے جدا نہیں میںؑ اللہ کا ظاہر ہوں، میںؑ اللہ کا باطن ہوں، میںؑ ہی اللہ کا معنی ہوں، اللہ کی حقیقت ہوں، میںؑ اللہ میں اس طرح نہیں کہ اس میں حلول کر گیا، میںؑ اللہ کی انتہا ہوں، مجھے اللہ سے الگ تصور کرنے والا اللہ کا منکر ہے، میریؑ رضا ہی اللہ کی رضا ہے، میریؑ حمد ہی اللہ کی حمد ہے، اللہ کا وجود مجھؑ سے ہے، مجھؑ سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا، میںؑ اللہ کو منوانے اور جہاں سے روشناس کرانے والا ہوں، میںؑ اللہ کی واحد دلیل ہوں، میںؑ اللہ کا حسب و نسب ہوں، جسے اللہ کو تلاش کرنا ہے وہ مجھے تلاش کرے، جو اللہ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے وہ مجھؑ سے ملاقات کرے، جسے اللہ کا دیدار کرنا ہے وہ میرا دیدار کرے، اللہ کا کوئی علم اور طاقت نہیں جو مجھؑ تک نہ پہنچی ہو، میںؑ ہی اللہ کا علم اور اللہ کی طاقت ہوں، جو اللہ کے لیے ہے وہ میرےؑ لیے ہے، جو جو اللہ کے پاس ہے وہ وہ میرےؑ پاس ہے، جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میںؑ (علیؑ) ہوں، میںؑ باب السجود ہوں، عظیم ہے ہر وہ ذات جس نے مجھے سجدہ کیا، بلند و بالا ہے ہر وہ ہستی جس نے مجھے سجدہ کیا، قابلِ عزت ہے وہ مقام جس نے مجھے سجدہ کیا، اعلیٰ ہے ہر وہ رتبہ جس نے مجھے سجدہ کیا، ہر نبیؑ نے نبوت پانے سے پہلے مجھے سجدہ کیا، کائنات کے ذرے ذرے نے مجھؑے سجدہ کیا، ہر ہلاک ہونے والے نے ہلاکت سے بچنے کے لیے مجھے سجدہ کیا، کسی نے جان بوجھ کر کسی نے انجانے میں مجھے سجدہ کیا، مگر مومن صرف وہ کہلایا جس نے پہچان کر مجھے سجدہ کیا، کافر ہے وہ جس نے میرےؑ علاوہ کسی کو سجدہ کیا، میںؑ ہی موت و حیات کو رزق دینے والا ہوں، میںؑ جسم کو عقل کو شعور کو عبادت کو رزق دیتا ہوں۔ وہ میںؑ ہی ہوں جو تمہیں مختلف شبیہوں اور جنسوں میں دکھائی دیتا ہے (یعنی میریؑ قدرت)، میںؑ اشارہ ہوں اُس کے لیے جو عبارت کو سمجھ چکا ہو، میںؑ انتہا ہوں اس کے لیے جو طالبِ انتہا ہے، آدمؑ کو میریؑ ہی وجہ سے سجدہ ہوا تھا اور ابلیس کو سجدے کا حکم دینے والا میںؑ ہی تھا، یونسؑ نے میریؑ وَلایت کا انکار کر کے مچھلی کے پیٹ میں کہا " میں ظالمین میں سے تھا مجھے بخش دے، میںؑ ہی یونس کو بڑی مچھلی کے پیٹ سے نکالنے والا ہوں، داؤدؑ کے ہاتھ پر لوہا میرےؑ اسم سے ہی نرم ہوا، ایوبؑ نے میریؑ ولایت میں شک کیا، پھر حکم الٰہیٰ سے توبہ کی اور یہ کہتے ہوئے میریؑ وَلایت کو تسلیم کیا کہ شیطان نے مجھے بہکانے کی کوشش کی، خضرؑ نے جو طویل عمر پائی ہے وہ میرےؑ نور کو سجدہ کرنے کا سبب ہے، عیسیٰؑ میرےؑ بندوں میں سے ایک بندہ تھا، وہ میرےؑ

امر سے خلق کرتا تھا اور میرے اذن سے ہی مردوں کو زندہ کرتا تھا۔ میں ہی وہ ہوں کہ جس کی تسبیح ملائکہ آسمانوں پر کرتے ہیں اور شہادت کے وقت سید الشہداء (حسینؑ) میری ہی تسبیح کریں گے، میں دو قبلوں کا مالک ہوں، اور میں حرم کا باطن ہوں، میں ہی حرمِ اکبر ہوں، میرے پاس ساعت کا علم ہے اور میں ہی ساعت ہوں، میں نون اور قلم ہوں، میں ہی نون اور قلم کا خالق ہوں، میں اشیاء کو عدم سے وجود میں لانے والا ہوں، میں اللہ کی نعمت ہوں، میں نے ہی نعمات کو جاری کیا ہے ، میں ہی عطاء و بخشش کرنے والا ہوں، اور میں ہی بلاؤں اور مصیبتوں کو مٹانے والا ہوں، میں ابتداء ہوں اور ہر ابتداء کی ابتداء بھی میں ہوں ، میں انتہا ہوں اور ہر انتہا کی انتہا بھی میں ہی ہوں، میں نے ہی کتابوں کو نازل کیا ہے کتب سماوی میں میرا ہی ذکر ہے، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں، میری وَلایت جیسے زمین والوں پر لازم ہے ایسے ہی آسمان والوں پر لازم ہے، میں پردوں کو ہٹانے والا ہوں، میں روشن حق ہوں، میں مومنین کا امیر ہوں، میں غیب کا عالم ہوں، میں عیوب کو چھپانے والا ہوں، میں اپنے محبوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہوں، میں پوشیدہ اور ظاہر کا رب ہوں، میں وفا کا ہمسر ہوں، میں ہی وفا ہوں، میں ہی شفا ہوں، میں مقامِ صفا ہوں، انبیاءؑ کو وحی کرنے والا میں ہوں، میں اولیاء کا راز ہوں، میں موت و حیات کے تقسیم کرنے والا ہوں ، میں ہی موت و حیات ہوں، موت میرا امر ہے، ہر مخلوق میرے ہی حکم سے مرتی ہے، روح نفس میرے حکم سے مرتے ہیں، موت میرے دشمنوں پر بہت سخت ہے اور ہمارے حبداروں پر انتہائی نرم ہے، جو میرا حبدار ہوتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا اور میں اپنے حبداروں کو شہادت دے کر ہمیشہ زندہ رکھتا ہوں اور اسے رزق عطا کرتا ہوں، عالمین میں کوئی شے زندہ نہ رہے گی زمین آسمان ستارے چاند سورج ریگستان جنگل پہاڑ سب کے سب موت کے دامن میں چلے جائیں گے، آخر وہ وقت آئے گا جب میں موت کو موت دوں گا، سب ختم ہو جائے گا صرف میں علیؑ ہی باقی رہوں گا، میں موت و حیات کا خالق ہوں، میں بار بار آنے والا ہوں، میں ہر دور میں موجود رہا ہوں کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں میں نہیں تھا، نہ ہی ایسا کوئی زمانہ آئے گا کہ جس میں میں موجود نہ ہوں، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہ ہوں میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے، میری مرضی اللہ کی مرضی ہے ، میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، میری عبادت اللہ کی عبادت ہے، میری بات اللہ کی بات ہے، میرا ہر عمل اللہ کا عمل ہے،

میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں، میں ہی اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں، اور میں اللہ کی توحید کا وارث ہوں اور توحید کا نظام چلانے والا ہوں ۔ میں اللہ کی حقیقت ہوں اور میں ہی اللہ کی مجسم تصویر ہوں، میں اللہ کی الوہیت اور واحدانیت کا مالک ہوں، میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی واحد دلیل ہوں، میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ مخلوق سمجھتی ہے میں ہی اللہ ہوں۔ لیکن وہ وہ ہے اور میں میں ہوں، میں اللہ کا زمین و آسمان میں نور ہوں، میں بزرگ ہوں اور میں ہی بزرگی نازل کرنے والا ہوں، میں قبلے کو مقیم کرنے والا ہوں، میں نے ہی فکرِ توحید کو پیدا کیا اور توحید کی دلیلوں کو نافذ کیا ہے، میں ربِ کعبہ ہوں اور میں ہی شریعت کی ابتداء کرنے والا ہوں، میں احسن الخالقین ہوں، میں نہ سمجھ میں آنے والی عجیب خلقتوں کا خالق ہوں، میں وہ ہوں کہ جس نے اپنے (ظاہری) وجود کو خود خلق کیا ہے، میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں، اگر میں کہہ دوں اللہ ہے تو ہے اور اگر میں کہہ دوں کہ اللہ نہیں تو کائنات کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کر سکتی، میں اسم کو وجود میں لانے والا ہوں، میں ہی اللہ اسم کا خالق ہوں، میں نے ہی سب کو عزت عطا کی ہے، ہر وجود ہر موجود ہر جاندار ہر بے جان ہر شے ہر وقت میراً ذکر کرتی ہے، میں الحق ہوں، میں الحقِ مطلق ہوں، میں الحق کا رب ہوں، میں علیم کے ساتھ علیم ہوں ، خلیل کے ساتھ خلیل ہوں، جلیل کے ساتھ جلیل ہوں، موسیٰ کے ساتھ وادی امن میں کلام کرنے والا ہوں، میں نے ہی موسیٰ سے کہا : انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی --- مجھ پر نہ کسی اسم کا اطلاق ہوتا ہے نہ لفظوں کا نہ کسی صفت کا، میں منفرد (الگ) مجرد (جسم سے پاک) منزہ (ہر عیب سے پاک) ہوں، میں کسی سمت کی قید میں آنے والا نہیں، میں نے خود کو اپنی مخلوق کے لیے ظاہر کیا ہے تاکہ میری ذات سے مانوس ہوں، میں ذات ہوں اور ہر ذات کی ذات ہوں، میں لامکاں کے محل کی مسند کا بالا نشین ہوں، میں بلند بارگاہ والا اور اعلیٰ رتبے والا ہوں، میں نے تورات زبور انجیل اور قرآن میں اپنی بزرگی ظاہر کی ہے، حکومت کرنے کا حق صرف میراً ہے میں ہی اصل حاکم ہوں، میں وقت اور زمانے کا خالق ہوں، مجھ پر زمانے کا اطلاق نہیں ہوتا، مجھ پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا میری کوئی مثال نہیں میری کوئی حد نہیں، میں وہ ہوں جس کا زبان سے وصف بیان نہیں کیا جاسکتا ، میں ہر زمانے کا مالک ہوں، میں ہی اول میں ہی آخر میں ہی باطن میں ہی ظاہر، میں قلم کے ساتھ ہوں اور قلم سے پہلے بھی تھا ، دور کے ساتھ ہوں دور سے پہلے بھی تھا اور دور کے بعد بھی رہوں

گا، اللہ کی قسم میںؑ ہی حق ہوں جس کا اللہ نے حکم دیا، ربِ کعبہ کی قسم میںؑ ہی ربِ کعبہ ہوں، میںؑ وہ ہوں اور وہ میںؑ ہوں، اس میں اور مجھؑ میں نہ کوئی فرق ہے نہ کوئی فاصلہ ہے ، میںؑ محمدؐ ہوں اور محمدؐ (بھی) میںؑ ہی ہوں، ، میںؑ فاطمہؑ ہوں اور فاطمہؑ (بھی) میںؑ ہی ہوں، میںؑ حسنؑ ہوں اور حسنؑ (بھی) میںؑ ہی ہوں ، میںؑ حسینؑ ہوں اور حسینؑ بھی میںؑ ہی ہوں، میںؑ وہ (ھو) ہوں اور وہ (ھو) میںؑ ہوں - میںؑ حقیقت ہوں، میںؑ نے کبھی اپنی تمام فضیلتیں بیان نہیں کیں کیونکہ کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں ، جو میرےؑ تمام فضائل برداشت کر سکے، دنیا میں وہی لوگ اہل ایمان ہیں جو میریؑ فضیلتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کبھی ان کا انکار نہیں کرتے، اور وہ لوگ جو میرےؑ فضائل کا ذرہ برابر بھی انکار کرتے ہیں وہ دنیا میں حرامی اور آخرت میں کافر کے نام سے مشہور ہوتے ہیں، میراؑ مرتبہ تعریف کی حد سے باہر ہے، میرےؑ فضائل جان کر عقلیں حیران ہوتیں ہیں، میرےؑ کلام کی شرح ممکن نہیں، میرےؑ وصف کے دریا کا کنارہ نہیں، میریؑ وجہ سے علم باعزت ہے اور عقل پر رونق ہے، عقل جب اپنے عروج کو پہنچتی ہے تو میرےؑ فضائل کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے اور یہ حیرانی ہی عقل کی انتہا ہے، میںؑ اپنی ہی توصیف کرنے والا ہوں، امیر المومنین علیؑ نے فرمایا، میںؑ وہ ہوں، میںؑ وہ ہوں جس کے سِوا کوئی نہیں، میںؑ وہی ہوں ، میںؑ اس کے سوائے نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے، میںؑ، میںؑ وہ ہوں جس کے سوائے کوئی نہیں، میںؑ وہ ہوں جس کے سِوا کوئی خلق نہیں کرتا ، میںؑ وہ ہوں جس کے سِوا کوئی رزق نہیں دیتا ----

میںؑ میںؑ ہوں اور بس میںؑ ہی میںؑ ہوں ------- 1 تا 61

---

(1) ہو العلی العظیم

(2) بحار الانوار۔

(3) بصائر الدرجات۔

(4) مشارق الانوار الیقین۔

(5) خطب النادرہ امیر المومنینؑ

(6) نہج الاسرار۔

(7) جواہر الاسرار

(8) مخطوطۃ کِیل

(9) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان۔

(10) عرفان العقائد

(11) مناقبِ حق

(12) کتاب العرفان

(13) احکامِ علویہ

(14) کتاب، اسرار و حقائق

(15) مناقبِ رضوی

(16) فضائل رضوی

(17) علی اعلی عالی

(18) سَلوا علیاً (عن طرق السماوات و الأرض)

(19) خطباتِ علویہ

(20) مجمع النورین

(21) تفسیر فرات

(22) تفسیر البرہان

(23) مائۃ منقبۃ

(24) سرائر و اسرار النطقاء

(25) کتاب المبین

(26) فضائل مرتضوی

(27) تاویل الآیات۔

(28) الدُرالثمین۔

(29) شرح خطبۃ البیان (محمد بن محمود ہدار شیرازی)

(30) شرح خطبۃ البیان (محمد تقی مجلسی)۔

(31) شرح حدیثِ نورانیہ

(32) شرح الاخبار فی فضائل الأئمۃ الاطہار

(33) اسماء و القاب امیر المومنینؑ

(34) المُحتضر

(35) مراۃ الانوار

(36) معدن الذہب

(37) طوالع الانوار

(38) الولایت التکوینہ

(39) فضیلت

(40) کتاب، علیؑ العظیم

(41) انوار النعمانیہ

(42) سبیل الرشاد

(43) امالی شیخ صدوق

(44) مستدرک سفینہ البحار

(45) المناقب

(46) صحیفۃ الابرار

(47) مختصر البصائر

(48) مجمع الاخبار۔ (49) حکمتِ مکنونہ۔ (50) حکمتِ علویہ۔ (51) الطاعۃ متی تقدم اساعۃ

(52) الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب۔ (53) أنا أنا أنا (54)۔ بشارۃ المصطفیٰ (55) الفضائل، ابن شاذن۔ (56)ینابیع المودۃ

(57) دلائل الامام (58) شرح توحید صدوقؒ (59) انیس المحبین در فضائل امیر المومنینؑ

(60) بحر المعارف (عند الصمد ہمدانی) (61) کلمات قصار امیر المومنینؑ

- **کلمة تامة اور اسم اللہ ﷻ**

عَن أَبِي عَبْدِ اللوع قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ اسْماً بِالحُرُوبِ غَيْرَ مُتصَوْتٍ وَ بِالقُول غَيْرَ النطق و بِالشَّخْصِ غَيْرَ مُحَمَّدٍ وَ بِالتَّشْبِيهِ غَيْرَ مَوْصُوتٍ وَباللَّوْنِ غَيْرَ مَصْبُوعٍ مَنْفِي عَنْهُ الْأَقْطَانِ فَقَد عَنْهُ الحُدُودُ تَحجُوبٌ عَنْهُ حِسُّ كُلِّ مُتَوَهِم مُسْتَكرُ غَيْرُ مَسْتُورٍ فَجَعَلَهُ كَلِمَةً تَامَّةً عَلَى أَرْبَعَةِ أَجْرَاءٍ مَعَا لَيْسَ مِنْهَا وَاحِدٌ قَبْلَ الْآخَرِ نَأَظْهَرَ مِنْهَا ثَلَاثَةَ أَسْمَاء لَفَاقَةِ الخَلْقِ إِلَيْهَا وَحَجَبَ مِنْهَا وَاحِداً وَ هُوَ الاسْمُ الْمَكْنُونَ الْمَخْرُونَ فَهَدِ وَ الْأَسْمَاءِ الَّتِي ظَهَرَتْ فَالظَّاهِرُ هُوَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَخَّرَ سُبْحَانَهُ لِكُلِّ اسْرٍ مِنْ هَذِهِ الْأَسْمَاء أَرْبَعَةَ أَركان فذلكَ النَا عَشَرَ : كنا لم خَلَقَ لكل : كُن مِنْهَا ثَلاثين اسماً يَعْلَّا مَنْسُوبَا إِلَيْهَا فَهُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الملك القدوس الخالق البارئ المصور الحَيُّ القَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمُ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ السَّمِيعُ البَصِيرُ الْحَكِيمُ العَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِرُ العَلي العَظِيمُ الْمُقْتَدِرُ القَادِرُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْبَارِئُ الْمُنْشِئُ الْبَدِيعُ الرَّفِيعُ الجَلِيلُ الكَرِيمُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ البَاعِثُ الْوَارِثُ فَهَذِهِ الْأَسْمَاءُ وَمَا كَانَ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى حَتَّى تَمَّ ثَلاثَ مِائَةٍ وَسِعين اسما تهي نسبة او الْأَسْمَاءِ الثَّلَاثَةِ وَ هَل و الأَسْمَاءِ الثَّلَاثَةُ أَرْكَانَ وَحَجَ الاسْم الْوَاحِدَ المَكْتُونَ الْمَخْرُونَ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ الثَّلَالَةِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيا ما تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءِ الحسنى. [1]

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، بے شک اللہ نے ایک وجودی ایسا اسم ظاہر کیا جو حروف کی صورت و وصف میں نہیں ہے، اور ان حروفی تعریف و منعوت میں وہ حرفی اسم نہیں ہے، وہ اسم خود لفظی آواز و صدا سے بولا نہیں جاسکتا! وہ اسم اپنی شخصیت وجود میں جسم نہیں ہے، وہ اسم کسی تشبیہ و تمثیل سے موصوف نہیں ہے، وہ اسم کسی رنگ میں رنگا ہوا نہیں ہے، وہ اسم ایسا ہے جس سے جہات و گوشے منفی و ناپیدا ہیں، وہ ایسا اسم ہے جس سے حدود کی نفی ہے، وہ اسم ہر غور و فکر اور وہم کرنے والے کے ادراک سے پس پردہ ہے اور وہ اسم بغیر کسی پردہ کے خود پوشیدہ ہے، (پس اللہ نے اس اسم کو کلمہ تامہ) قرار دیا، پھر اس اسم کے چار اجزاء اور ارکان پر ایک ساتھ کامل و مکمل وجودی

(1) کتاب الحجة و الولاية النورية شرح اصول الكافى جلد 5 صفحه 34،35

کلمہ قرار دیا، پھر اللہ نے مخلوق کی ضرورت کی وجہ سے (کلمہ) کے چار اجزاء اور ارکان سے تین اسماء کو ظاہر کیا اور ان چار میں سے ایک اسم کو پوشیدہ رکھا، اور وہی ایک مکنون اسم ہے جو تین ظاہر ہونے والے اسماء سے پوشیدہ اور مخزون خزانے میں ہے، **پھر ظاہر ہونے والے وجودی اسماء، اللہ اور تبارک اور تعالی ہیں** ------ الخ ---

(اس کلمہ سے تین وجودی نام ظاہر ہوئے ، **اللہ**، اور **تبارک**، اور **تعالیٰ**، اسم اللہ **اسی کلمہ تامہ کا ایک جز ہے ، اسم اللہ کلمہ کا حصہ ہے وہ کلمہ کلمہ تامہ ہے کیا ہے کلمہ تامہ ؟)**

مولاؑ فرماتے ہیں ، **نحن کلمة اللهﷻ** [1]، ہمؑ اللہ کا کلمہ ہیں ----

مولاؑ فرماتے ہیں ، **نحن الکلمات التامات** [2]، ہمؑ **کلمات تامہ** ہیں ---

اسم **"اللہ"** کلمہ تامہ کا ایک جز ہے اور **علیؑ کلمہ تامہ ہے** ، مومنین اپنی معرفت کے مطابق نتیجہ اخذ کریں گے--- اللہ کون ہے ؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ ، یعنی وہ معبود جس کے بارے میں مخلوق حیران ہو اور اس کی طرف پناہ لی جائے، اللہ وہ ہے جو آنکھوں کے ادراک سے پوشیدہ اور وہم و گمان سے مخفی ہے [3] ---

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، اللہ ، یعنی ایسا معبود مخلوق جس کی ماہیت و حقیقت کے ادراک اور اس کی کیفیت سے عاجز ہو [3] ---

مولا امام موسی کاظمؑ نے فرمایا، اللہ، استولی علی مادق وجل [3]

فرمایا، اللہ یعنی وہ ذات جو باریک سے باریک تر اور عظیم سے عظیم تر چیزوں پر حاوی اور غالب ہے ----

---

(1) **مشارق الانوار الیقین عربی صفحہ 61**

(2) **خلیفة اللہ فی العالمین صفحہ 274**

(3) **میزان الحکمت**

- **اسرارِ اسم اللہ**

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا نواں حصہ پیش خدمت ہے ---

اس باب میں (اسم) اللہ کے بارے میں قرآن و حدیث سے بات کی جائے گی ----

وَلِلّٰهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى , اسماء الحسنیٰ اللہ کے لیے ہیں --- (الاعراف 180)

ہم اسماء الحسنیٰ پر تفصیل سے بات کر چکے ہیں، یہاں صرف اسم " اللہ " کی بات ہے۔ اُوپر آیت میں کہا گیا ہے کہ اسماء الحسنیٰ اللہ کے لیے

ہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ اسماء الحسنیٰ جس اللہ کے لیے ہیں وہ اللہ کیا ہے ---؟

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُوا۟ ٱلرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا۟ فَلَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ (بنی اسرائیل 110)

کہہ دیجیے کہ اللہ پکارو یا رحمان پکارو اسے تم جس نام سے بھی پکارو اس کے لیے اسماء الحسنیٰ (اچھے نام) ہیں ---

ان دونوں آیات پر غور و فکر کی ضرورت ہے --- پہلی آیت میں کہا گیا ہے اسماء الحسنیٰ اللہ کے لیے ہیں، یعنی اسم "اللہ" یہاں اسماء

الحسنیٰ کے علاوہ ہے، اور دوسری آیت میں ہے" اُسے اللہ کہو یا رحمان کہو اُسے جس نام سے بھی پکارو اس کے اسماء الحسنیٰ ہیں --- یہاں

اسم "اللہ" اسماء الحسنیٰ میں شامل ہے ، اسماء الحسنیٰ اسم "اللہ" کے لیے ہیں، اور اللہ بھی اسم ہے ---

وَلِلّٰهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى، اسماء الحسنیٰ اللہ کے لیے ہیں ، اسماء الحسنیٰ اللہ کے لیے کیسے ہیں؟ جس اللہ کے لیے اسماء الحسنیٰ ہیں وہ بھی ایک

اسم ہے --- یہ بات آیت سے ثابت ہے، اسے مزید سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ---

" اللہ " ہی وہ اسم ہے جو تمام اسماء اور صفات کا جامع ہے ---- (امامت اور انسانِ کامل (خمینی) صفحہ 99)

اسم اللہ تمام اسماء اور صفات کا جامع ہے یعنی: اگر کوئی کہے "خالق" تو سننے اور کہنے والے کے ذہن میں صرف یہی

صفت جائے گی کہ خلق کرنے والا -- اگر کوئی کہنے والا کہے "رازق" تو ذہن میں صرف یہی خیال آئے گا کہ رزق دینے والا ---

اسی طرح رحمن، رحیم، غفار، ستار۔۔ تمام اسماء تو صرف اسی مخصوص صفت کے گرد ہماری عقل گردش کرے گی ---

لیکن اگر کوئی کہے "اللہ " تو کہنے اور سننے والے کی عقل میں تمام صفات اور تمام اسماء گردش کرنے لگتے ہیں، اگر کسی کہنے والے نے کہا" اللہ" تو فوراً ذہن میں جاتا ہے، خالق، رازق، رحمن ،رحیم، کریم، غفور، ستار، تمام اسماء و صفات کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے، (یعنی، جب آپ نے اللہ کہا تو تمام اسماء کو پکارا) تمام اسماء و صفات جس اسم میں جمع ہوں، اور جس اسم کی طرف اشارہ کریں اس اسم کو " اللہ " کہتے ہیں

اسی لیے اللہ نے قرآن میں کہا و للہ اسماء الحسنی: اسماء الحسنیٰ (اسم) اللہ کے لیے ہیں --- اور دوسری آیت سے ثابت ہوا کہ، ٱدْعُواْ ٱللَّهَ أَوِ ٱدْعُواْ ٱلرَّحْمَٰنَ: اسے اللہ کہو یا رحمان کہو (جو بھی کہو) اس کے اسماء الحسنیٰ ہیں ---

اسماء الحسنیٰ اسم اللہ کے لیے ہیں اسماء الحسنیٰ اسم اللہ کی صفات ہیں اور اللہ بھی اسم ہے---

حدثني أبي عن أخيه الحسن عن أبيه أمير المؤمنين عليه السلام، ان رجلا قام إليه فقال يا أمير المؤمنين اخبرني عن بسم الله الرحمن الرحيم ما معناه؟ فقال: ان قولك الله أعظم اسم من أسماء الله عز وجل، وهو الاسم الذي لا ينبغي ان يسمى به غير الله ولم يتسم به مخلوق [1]

امیر المومنینؑ سے پوچھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے کیا معنی ہیں؟

مولاؑ نے فرمایا: **"اسم اللہ"** تمام اسماء اللہ میں عظیم اسم ہے، اور اس اسم سے غیر اللہ کو مسمیٰ نہیں کیا جا سکتا(یعنی ، غیر اللہ کو اس نام سے نہیں پکارا جا سکتا) اور نہ ہی یہ نام مخلوق کو دیا جا سکتا ہے ---

وضاحت، مخلوق میں بہت سے نام اللہ کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں اور وہ مخلوق کو دیے جاتے ہیں، مثلاً ، بندوں میں، رحمان نام کے ہیں، رحیم بھی ہیں، ستار بھی ہیں، غفار سے غفور بھی ہیں، ان اسماء کو مخلوق کو دینے کے لیے منع نہیں کیا، صرف اسم" **اللہ**" غیر اللہ کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اسم **اللہ** میں تمام اسماء اور صفات جمع ہیں، اور تمام اسماء الحسنیٰ اسم اللہ کے لیے ہیں ---

---

(1)تفسیر نور الثقلین جلد 1 عربی صفحہ 13 اردو صفحہ 39

امام سجادؑ فرماتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا ---

تمہارا " اللہ " کہنا اسمائے الٰہی میں عظیم ترین نام ہے اور یہ وہ نام ہے جو غیر اللہ کے ساتھ منسوب نہیں کیا جاسکتا --- [1]

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جو بھی اللہ ، اللہ کر رہا ہے وہ بھی اس کے اسم کو پکار رہا ہے---- [2]

ثابت ہوا کہ " اللہ " اسم ہے، یہ اسم کیا ہے؟ مولاؑ سے پوچھتے ہیں ---

قال: حدثنا أحمد بن إدريس، عن الحسين بن عبد الله، عن محمد ابن عبد الله، وموسى بن عمر، والحسن بن علي بن أبي عثمان، عن ابن سنان قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الاسم ما هو؟ فقال عليه السلام: [فهو] صفة لموصوف [3,4,5]

مولا علیؑ رضا سے " اسم " کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اسم کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا : (الاسم) صفة لموصوف: اسم موصوف کے لیے صفت ہے ---

وضاحت، مولاؑ نے بتایا کہ "اسم/نام" موصوف (ذات، مسمی) کی صفت ہوتا ہے --- اللہ بھی اسم ہے اسم اللہ کی صفت کیا ہے؟

اسم اللہ کی صفات اسماء الحسنی ہیں جو "اسم اللہ " کے لیے ہیں، " اللہ " اسم ہے اور اسم ہونے کی حیثیت سے مخلوق ہے، مومنین اس سے پہلے خلقتِ اسم پڑھ چکے ہیں : اگر " اللہ " اسم ہے تو اس کا موصوف بھی ضروری ہے، کیونکہ بحکم امامؑ: اسم موصوف کی صفت ہے، اللہ اسم ہے تو اس کا کوئی موصوف بھی ضرور ہے، ایسا ممکن ہی نہیں کہ نام ہو لیکن (ذات، مسمی ،وہ نہ ہو جس کا نام ہے) اس کا موصوف نہ ہو۔

---

(1) التوحید، شیخ صدوق ص 206

(2)تفسیر نور الثقلین ج 3 ص 507

(3)معانی الاخبار ، باب معانی الاسم

(4) تفسیر نور الثقلین ج 1 ص 35

(5) الکافی، کتاب التوحید ، باب حدوث الاسم

لوگوں کی عقلوں میں جو بھی اسمِ اللہ کا موصوف ہے (یعنی اللہ جس کا نام ہے) وہ اسی موصوف کی عبادت کرتے ہیں، موصوف کیا ہے؟

قال الامام الجعفر الصادق، کل موصوف مصنوع [1،2] قال امیر المومنین؛ أَنَّ كُلَّ صِفَةٍ وَ مَوْصُوفٍ مَخْلُوقٌ [1]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: ہر موصوف مصنوع ہے ؛ امیر المومنینؑ نے فرمایا، بے شک ہر صفت اور ہر موصوف مخلوق ہے ---

مولاؑ فرماتے ہیں: موصوف مصنوع (تخلیق کیا ہوا، مخلوق) ہے، اور موصوف کے لیے ضروری ہے اس کا وجود ہو، اسم موصوف والا اللہ وجودی، مجسم اللہ ہے مطلب یہ ہے کہ! جو اللہ کہا جاتا ہے اور اللہ کا جو مفہوم لیا جاتا ہے وہ سب مخلوق ہے، لوگوں کی اکثریت مخلوق کی عبادت کرتی ہے، کیونکہ اسم اور موصوف دونوں مخلوق ہیں لہذا اللہ اسم اور اسم اللہ کا موصوف (جس کا نام اللہ ہے) دونوں مخلوق ہیں، " لفظ اللہ جو لکھا جاتا ہے، بلکہ جو اس کا مفہوم بھی ہے، وہ سب تخلیق ہے[3] --- (کیوں مخلوق ہے؟)

قال الامام الجعفر الصادق، اسم اللہ غیر اللہ و کل شئ وقع علیه اسم شئ فهو مخلوق [4،5]

ترجمہ:" مولا جعفرؑ الصادق فرماتے ہیں ، اللہ اسم، اللہ نام" اللہ (معنی) کا غیر ہے اور ہر وہ شے جس پر اسم واقع ہوتا ہے وہ مخلوق ہے--

وضاحت، اسم اللہ ، (معنی) اللہ کا غیر ہے، اور ہر وہ شے جس کا کوئی نام ہو وہ مخلوق ہے ، ہر موصوف پر اسم کا اطلاق ہے اس لیے اسم اور موصوف دونوں مخلوق ہیں --- مطلب یہ کہ اسم اللہ اور جو اسم اللہ کا موصوف ہے (یعنی نام اللہ اور اللہ جس کا نام ہے) مخلوق ہیں، جیسا کہ مولاؑ نے فرمایا کہ اللہ اسم اللہ کا غیر ہے یعنی مخلوق ہے --- لیکن اللہ **معنی** موصوف نہیں ---

---

(1) الکافی کتاب التوحید- باب: حدوث الاسماء حدیث 3 ؛ شراب طهور ص 19

(2) التوحید شیخ صدوق باب: اسماء اللہ و الفرق بین معانیها و بین معانی اسماء المخلوق

(3) شرح اسماء الحسنی (سید حسن همدانی درودآبادی) ص 50

(4) الکافی، کتاب التوحید ، باب، حدوث الاسماء حدیث 3

(5) التوحید ، شیخ صدوق ، باب، اسماء اللہ و الفرق بین معانیها و بین معانی اسماء المخلوق

قال الامام الجعفر الصادق، کل موصوف مصنوع و صانع الاشیاء غیرِ موصوف (الکافی کتاب التوحید باب: حدوث الاسماء حدیث 3)

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں ہر موصوف مصنوع (خلق کیا گیا) ہے اور اشیا کا صانع (خلق کرنے والا) غیرِ موصوف ہے (یعنی موصوف نہیں ہے)

امام رضاؑ فرماتے ہیں ؛ ہر موصوف اس بات کا گواہ ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی خالق ہے، اور وہ خالق نہ صفت ہے اور نہ ہی موصوف ۔[1]

ہر موصوف (یعنی، جس پر اسم کا ادراک ہو) مخلوق ہے، اور ان کا خالق یعنی **"معنی اللہ"** غیرِ موصوف ہے، یعنی" معنی اللہ" پر کسی اسم کا ادراک نہیں ہوتا، خواہ وہ **"اسم اللہ"** ہی ہو، جیسے اسم اللہ غیر اللہ ۔ اب ہمیں اُس مجسم اللہ کی تلاش ہے جو اسم و موصوف والا ہے ۔

مولا فرماتے ہیں: انّما عرف اللہ من عرفه باللہ، فمن لم یعرفه به فلیس یعرفه، انما یعرف غیره ، واللہ خالق الاشیاء لا من شئ، یسمی باسمائه فهو غیر اسمائه والاسماء غیره و الموصوف غیر الواصف (الکافی کتاب التوحید باب: حدوث الاسماء حدیث 3)

ترجمہ: یقیناً اللہ کو اُسی نے پہچانا جس نے اللہ کو اللہ کے ذریعے پہچانا، جس نے اللہ کو اللہ کے ذریعے نہیں پہنچانا تو اس نے اللہ کو نہیں بلکہ اللہ کے غیر کو پہچانا، اور اللہ بغیر کسی شے کے اشیاء کا خالق ہے۔ وہ (ھو) اپنے اسماء سے پکارا جاتا ہے، وہ (ھو) اپنے اسماء کا غیر ہے اور اسماء اس کا غیر ہیں، وہ جس کا وصف بیان کیا گیا ہے، وصف بیان کرنے والے کا غیر ہے ....

اللہ کی معرفت اللہ کے ذریعے حاصل کرو، ایک اللہ وہ ہے جس نے معرفت کروانی ہے ، اور ایک اللہ وہ ہے جس کی معرفت حاصل کرنی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک اللہ وہ جس نے معرفت کروانی ہے وہ اللہ اسم اور موصوف والا وجودی و مجسم اللہ ہے جو کہ مخلوق ہے، اور جس کی معرفت حاصل کرنی ہے، وہ (معنی) اللہ ہے غیر موصوف ہے، یہاں کوئی کم ظرف کہہ سکتا ہے کہ پھر تو اللہ دو ہو گے۔ جی نہیں اللہ احد ہے اسم موصوف والا وجودی اللہ وسیلہ ہے معنی اللہ کا جو معرفت کروا رہا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ وجودی اللہ جس سے معنی اللہ کی معرفت ہوئی کون ہے؟

---

(1) نهاية الاكمال فيمابه تقبل الاعمال، هاشم البحرانی ؛ شراب طهور ص 19

(2) التوحید شیخ صدوق ،باب، صفات الذات و صفات الأفعال

مولاؑ فرماتے ہیں: لو لانا عرف اللہ و لو لا اللہ ما عرفنا[1]

ترجمہ: اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم نہ پہچانے جاتے ---

اللہ کی معرفت اللہ کے ذریعے حاصل کرو، اور مالکؑ فرماتے ہیں: اگر ہمؑ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی، یعنی! اگر ہم (اسم، موصوف والے مجسم اللہ) نہ ہوتے، تو (معنی، غیر موصوف) اللہ کی معرفت نہ ہوتی ---

مولا موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: اللہ (معنی) نے محمدؐ اور علیؑ کو اپنی صفات کے ساتھ موصوف کیا ہے[2]---

اسم اللہ ہی وہ اسم ہے جو تمام اسماء و صفات کا جامع ہے، اور (معنی) اللہ نے محمدؐ و علیؑ، کو اپنی صفات کا موصوف بنایا ہے، یعنی (معنی) اللہ کی تمام صفات (اسم، موصوف، والے مجسم اللہ) یعنی محمدؐ و علیؑ ان صفات کے موصوف ہیں ---

امیر المومنین خطبہ طارق میں فرماتے ہیں: یا طارق! الامام الهي الصفات

ترجمہ ؛ اے طارق! امامؑ صفات میں اللہ ہوتا ہے --- (امامؑ اللہ کی صفات کا مالک ہوتا ہے)

معنی اللہ نے، اپنی تمام صفات و اسماء سے محمدؐ و علیؑ کو موصوف کیا ہے، یعنی، امیر المومنینؑ تمام اسماء و صفات کے جامع ہیں، ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: **میںؑ (معنی) اللہ کے تمام اسماء کا جامع ہوں**---[3]

وضاحت،امیر المومنینؑ (معنی) اللہ کے تمام اسماء یعنی صفات کے جامع ہیں، امیر المومنینؑ میں اللہ کی تمام صفات جمع ہیں، اور اسم **اللہ**، تمام اسماء و صفات کا جامع ہے، یعنی! مولا علیؑ ہی وہ مجسم و وجودی صفت موصوف والے اللہ ہیں (اور یہ مقام ظہور اور مقامِ مخلوق ہے) جس سے (معنی) اللہ کی معرفت ہوگی، یعنی، (معنی) اللہ کو (مجسم، موصوف والے) اللہ کے ذریعے پہچانو مومنین کو چاہیے کہ معنی اللہ اور اسم موصوف اللہ کی بحث پر غور و فکر کریں --- (امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، بحث کرنے والوں کا حتمی فیصلہ میں علیؑ ہوں)

---

(1) مشارق الانوار الیقین

(2) شرح خطبہ البیان، محمد تقی مجلسی ص 258 (3) سبیل الرشاد ص 49

امیر المومنینؑ سے پوچھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے کیا معنی ہیں؟

مولاؑ نے فرمایا: "اسم اللہ" تمام اسماء اللہ میں عظیم اسم ہے۔ اور اس اسم سے غیر اللہ کو مسمیٰ نہیں کیا جا سکتا(غیر اللہ کو اللہ کہہ کر نہیں پکارا جا سکتا) اور نہ ہی یہ نام مخلوق کو دیا جا سکتا ہے۔۔۔ (تفسیر نور الثقلین جلد 1)

اس حدیث میں ہے کہ "اسم اللہ" سے غیر اللہ (جو اللہ نہیں) کو موصوف نہیں کیا جاسکتا اُسے اللہ کہہ کر نہیں پکارا جا سکتا، علیؑ اللہ کا غیر نہیں ہے، مولاؑ خود فرما رہے ہیں کہ تمام صفات کے موصوف (وجود) محمدؐ و علیؑ ہیں، میں اپنی بات پھر دہرانا چاہتا ہوں تاکہ احسن طریقے سے سمجھا جا سکے، اللہ اسم ہے اور اسم موصوف کی صفت ہے اسم اور موصوف مصنوع (مخلوق) ہیں خالق اشیاء غیر موصوف ہے۔ اسم موصوف والا اللہ وجودی، مجسم اللہ ہے جو اللہ (معنی) غیر موصوف ہے کی معرفت کروا رہا ہے، اسم اللہ اسی وجودی و مجسم اللہ کا اسم ہے، جوؑ اللہ کی صفات کا مالک ہے اور وہ غیر اللہ نہیں ہوسکتا؟

امیر المومنینؑ فرماتے: ہمؑ اللہ کے مظہر ہیں، یعنی اللہ ہمؑ سے ظاہر ہوتا ہے....

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا ظاهر الله: میں علیؑ اللہ کا ظاہر ہوں [1]۔۔۔

اللہ کا ظاہر غیر اللہ کیسے ہوا؟ جس سے اللہ کو پہچانا گیا...

مالکؑ فرماتے ہیں: ما عرف الله غير الله [2] ترجمہ: اللہ کو اللہ کا غیر نہیں جانتا، (یعنی اللہ کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا)

مولا محمدؐ فرماتے ہیں: ما عرفك الا الله و انا، و ما عرفنی الا الله و انت، و ما عرف الله الا و انت[2]

ترجمہ: یاعلیؑ آپؑ کو صرف اللہ جانتا ہے یا میںؐ، اور مجھ محمدؐ کو اللہ جانتا ہے یا آپؑ، اور اللہ کو صرف میںؐ جانتا ہوں یا آپؑ۔

اللہ کو اللہ کا غیر نہیں جانتا، اور اللہ، محمدؐ، علیؑ ہی ایک دوسرے کو جانتے ہیں ۔ ثابت ہوا کہ علیؑ اللہ کا غیر نہیں۔

---

(1) خطب النادرہ امیر المومنینؑ (2) مشارق الانوار الیقین صفحہ 186 ، اسرار العلویۃ صفحہ 520

قال رسول الله؛ ظاهر الله فی الأرض امام ، و باطنه غیب لادرك [2]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، زمین پر اللہ کا ظاہر امامؑ ہے، اور اس کا باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن نہیں ...

وہ مکتوب جو امام العصرؑ کی طرف سے مولاؑ کے وکیلؒ ابو جعفر محمد بن سعید بن عثمان کو ملا...

جس میں یہ جملے بھی درج ہیں.... **وَامنن علینا بحسن نظرِکَ ولا تکلنا الی غیرِکَ** [1]

ترجمہ: اور اپنے حسن نظر سے ہم پر احسان فرمایا ہمیں اپنے غیر کے حوالے نہ کر....

إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ (٢٥) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم (٢٦)

ترجمہ ؛ یقیناً انہیں ہماری طرف لوٹنا ہے پھر ہم ہی کو ان سے حساب لینا ہے (الغاشیہ)

مفضل بن عمیر نے امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی شرح پوچھی تو مولاؑ نے فرمایا:

اے مفضلؒ تو اُن کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے کہ یہ کون ہیں جن کے ہاتھوں میں مخلوق کا حساب ہے؟

اللہ کی قسم وہ ہمؑ ہیں مخلوقات کو ہماریؑ طرف لوٹنا ہے اور ان کے اعمال ہمارےؑ سامنے پیش ہوں گے اور اُن سے ہماریؑ محبت کا سوال کیا جائے گا---[3]

<u>امامؑ زمانہ کی دعا کے جملے ہیں، اے اللہ ہمیں اپنے غیر کے حوالے نہ کر، اور اس آیت میں کہ انہیں ہماری طرف لوٹنا ہے، یعنی مولا علیؑ کی طرف آل محمدؐ کی طرف لوٹنا ہے، کیا اللہ نے اپنی مخلوق کو غیر اللہ کر حوالے کر دیا ہے ؟</u>

بات واضح ہے، اسم اللہ غیر اللہ کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا، جبکہ مولا علیؑ غیر اللہ نہیں ہیں ---

---

(1) مفاتیح الجنان ص 273

(2) اللؤلؤ المنثور فی شرح غامض الدستور ص 530

(3) مشارق الانوار الیقین ص 314

مولا قائمؑ ولیؑ العصر نے اپنے وکیلِ جلیل حسین بن روحؒ سے فرمایا

قال الامام المهدی : إن الحقيقة والذات متصلان ليسا متفصلان يا حسين بن روح أن علياً هو الذات و الحقيقة فليس حقيقة غير الذات والذات غير الحقيقة عن الله من زعم أن عليا سوا الله بل هو نفس الله القائمه ، الذي قال الله في كتابه يحذركم الله نفسه من قال غير هذا افكذبون فلعنوا و كفره و تسبوه و تضربوه الى ان تقتلوه حسين بن روح فلا تفكر في نفس الله بل فكر من الربوبين جل و علا فانه جبار قهار ليس لفظه ستار و هو الذى من المومنين غفار ناعلم ان رضای في رضاء لان لا معبود سواه يا حسين بن روح انا من نفس الله فاحذرونی [2]

اے حسینؒ بن روحؒ! بے شک حقیقت اور ذات آپس میں متصل (ملی ہوئی) ہے منفصل (جدا ، جدا) نہیں ---

اے حسین بن روحؒ بے شک امیر المومنینؑ علیؑ ہی ذات اور حقیقت ہیں کہ انؑ کی حقیقت ذات (اللہ) کی غیر نہیں ہے، اور انؑ کی ذات حقیقت کی غیر نہیں ہے۔ جو یہ گمان کرتا ہے کہ امیر المومنینؑ علیؑ اللہ کے سوا ہیں (یعنی علیؑ غیر اللہ ہیں) تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ امیر المومنینؑ علیؑ اللہ کے نفسِ قائمہ ہیں، جس کے بارے میں اللہ قرآن میں فرماتا ہے: وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ[1] اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ علیؑ اللہ سے جدا ہیں، وہ جھوٹے ہیں ملعون ہیں، وہ کافر ہیں ان پر سب و شتم کرو، اے حسین بن روحؒ نفس اللہ میں تفکر نہ کرو بلکہ اسؑ کے تصرفات و کمالات و معجزات میں غور و فکر کرو، لفظ جبار و قہار الفاظ میں نہیں ہے، اور وہؑ مومنین پر بہت مہربان ہیں ان کو بخشنے والے ہیں، اور انؑ کی رضا ہماریؑ رضا میں ہے، اے حسینؒ بن روح میںؑ اللہ کے نفسؑ سے ہوں، ہمؑ سے ہی ڈرنے کا حکم دیا ہے۔

"بات واضح ہے، امیر المومنینؑ غیر اللہ نہیں، علیؑ اللہ کے سوا نہیں، اور جو علیؑ کو غیر اللہ سمجھے وہ جھوٹا، ملعون اور امام العصرؑ کی طرف سے لعنتی اور کافر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ---

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ (البقره ١٦٥) ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اللہ سے شدید تر (بہت، بہت زیادہ) محبت کرتے ہیں ---

مولا محمدؑ باقرؑ اس آیت " اور جو لوگ ایمان لائے اللہ سے شدید تر محبت کرتے ہیں" کے بارے میں فرماتے ہیں: اس آیت کا مطلب ہمؑ ہیں[3]

---

(1) العمران 30 (2) مناقب الحق ص 36

(3) تفسیر نور الثقلین ج 1 ص 300

اس آیت میں اسم اللہ سے مراد آل محمدؑ ہیں، ایمان والے اللہ (علیؑ) سے شدید تر محبت کرتے ہیں ---

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ ٱلْأُمُورُ (البقرہ ۲۱۰)

ترجمہ ؛ کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ بادل کے سایہ میں "اللہ" اور ملائکہ آجائیں اور ہر امر کا فیصلہ ہو جائے، اور ہر کام کی بازگشت اللہ کی طرف ہے ---

اس آیت کے ضمن میں امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: وہ میں ہی ہوں جس بارے میں آیت ہے "کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ بادل کے سایہ میں "اللہ" اور ملائکہ آجائیں اور ہر امر کا فیصلہ ہو جائے، اور ہر کام کی بازگشت اللہ کی طرف ہے ۔ [1]

اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اللہ آئے گا، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، کہ یہ میرےؑ بارے میں ہے، میںؑ آؤں گا جو آئے گا وہ مجسم اسم موصوف والا اللہ ہے، اس آیت کا تفسیری ترجمہ یہ ہے: کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ بادل کے سایہ میں **"علیؑ"** (قائمؑ) اور ملائکہ آجائیں اور ہر امر کا فیصلہ ہو جائے، اور ہر کام کی بازگشت **علیؑ** (قائمؑ) کی طرف ہے --- (اس آیت میں اسم اللہ سے مراد علیؑ ہیں)

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَحْكَمِ ٱلْحَٰكِمِينَ (التین 8) ترجمہ: کیا اللہ حاکمین میں سب سے احکم نہیں ہے؟

قال امیر المومنین ، انا احکم الحاکمین و فرق بین الحقیقه و المجاز[2]

ترجمہ: میں علیؑ ہی احکم الحاکمین ہوں اور فرق حقیقت اور مجاز کا ہے ---

اس حدیث میں مولاؑ نے حقیقت اور مجاز کی بات کی ہے، بے شک حاکمین کو علیؑ ہی حکم کرنے کا اختیار دیتا ہے جس سے وہ مجازی (اختیار دیا گیا) ہیں۔ اور علیؑ احکم ہے جس پر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ یہاں کوئی ظاہر پرست کہہ سکتا ہے کہ علیؑ مجازی ہے اور اللہ حقیقت ہے، ہم اللہ کی حقیقت پر آگے چل کر بات کریں گے ---

---

(1) تفسیر فرات ص 40

(2) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 269

اللہ احکم الحاکمین ہے امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ احکم الحاکمین ہوں، اس آیت میں اسم اللہ سے مراد امیر المومنین علیؑ ہیں ---

لَّقَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَآءُ (آلعمران ۱۸۱)

ترجمہ: بے شک اللہ نے ان کا قول سن لیا ہے جو کہتے ہیں کہ یقیناً اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں ---

عن الباقر عليه السلام في قوله (لقد سمع – الله قول الذين قالوا) الآية قال: هم الذين يزعمون أن الامام يحتاج منهم إلى ما يحملون إليه[1]

ترجمہ: امام باقرؑ نے اس آیت "اللہ فقیر ہے، اور ہم مالدار ہیں" کے بارے میں فرمایا: اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنے آپ کو دولت مند اور امامؑ کو غریب تصور کرتے ہیں، (امامؑ فرماتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ امامؑ ان کے مال کا محتاج ہے)

اللہ فقیر ہے کی تفسیر میں مولاؑ فرماتے ہیں ، امامؑ فقیر ہے --- یہاں اسم اللہ سے مراد امامؑ ہے ----

شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ، ترجمہ: اللہ گواہی دیتا ہے یقیناً ھو (اُس) کے سوا کوئی الہ نہیں ---- (آلعمران ۱۸)

اس آیت میں بظاہر دو فریق ہیں۔ ایک شاہد ہے اور دوسرا مشہود ہے بلکہ ایک ہی وجود کے دو مختلف روپ ہیں، ایک جو شاہد (گواہ) ہے یعنی "اللہ" وہ ظاہر ہے اور دوسرا جو مشہود(جس کی گواہی دی گی) ہے یعنی "ھو" وہ مخفی ہے۔ جو (اللہ) گواہی دے رہا ہے وہ مجسم ہے جس کی گواہی دی جا رہی ہے غیرِ مجسم (معنی) ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو مجھ سے مخفی ہو ، کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جو مجھ سے پہلے تھی اور میری دسترس سے باہر ہو، جس بارے میں مجھؑ سے گواہی لی گی اس میں کوئی بھی میراؑ شریک نہیں ہے---[2]

گواہی میں میراؑ کوئی شریک نہیں ، یہ اسی آیت کی طرف اشارہ ہے " شَهِدَ ٱللَّهُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ" یعنی (علیؑ) نے گواہی دی کہ اس "ھو" (معنی اللہ) کے سوا کوئی الہ نہیں ---

---

(1) تفسیر نور الثقلین

(2) القطرہ من بحار جلد 3 ص 281

قال امیر المومنین ، انا الشاهد و انا المشهود، میں علیؑ گواہی دینے والا ہوں اور میںؑ وہ ہوں جس کی گواہی دی گی ۔ ۔ ۔

عن مروان القمي قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن قول الله، (**شهد الله انه لا إله إلا هو والملائكة وأولوا العلم قائما بالقسط**) **قال: هو الامام**[1]

ترجمہ: مولاؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد امامؑ ہے، یعنی امامؑ نے گواہی دی ۔۔۔

اللہ نے گواہی دی کے ھو کے سوا الہ نہیں، مولاؑ فرماتے ہیں ، امامؑ نے گواہی دی کہ ھو کے سوا الہٰ نہیں۔ یہاں اسم اللہ سے مراد امامؑ ہے

قرآن میں امامؑ کا ایک نام "اللہ" ہے ۔ ۔

إِنَّهُمُ ٱتَّخَذُواْ ٱلشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (الاعراف 30)

ترجمہ: انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سر پرست بنا لیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں ۔۔۔

امام محمدؑ باقرؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ؛

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سر پرست بنایا: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے "آئمہؑ" حق کو چھوڑ کر آئمہ باطل کا دامن تھاما ہے، اس کے باوجود وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ۔۔۔۔ [2]

اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو سرپرست بنایا ہے، مولاؑ فرماتے ہیں ، امامؑ کو چھوڑ کر غیر امامؑ کو سر پرست بنایا ہے، آیت میں اسم اللہ سے مراد امامؑ ہے ۔۔۔ اس آیت کا تفسیری ترجمہ ہے کہ: انہوں نے علیؑ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنا لیا ہے ۔۔۔

يُخَٰدِعُونَ ٱللَّهَ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (البقرہ 9)

ترجمہ: یہ اللہ کو اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں مگر اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے اور اس سے بے خبر ہیں ۔۔۔

اس آیت کی تفسیر میں مالکؑ فرماتے ہیں، وہ اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں: یعنی رسول اللہؐ کو اپنی باتوں کے ذریعے دھوکہ دیتے ہیں ۔۔۔۔

---

(1) تفسیر نور الثقلین ج 1 عربی ص 223 حدیث 67

(2) تفسیر نور الثقلین ج 3 اردو ص 352

اس کے برعکس جو ان کے دلوں میں ہے۔---(تاویل الآیات ج 1 صفحہ 13)

وہ اللہ اور مومنین کو دھوکہ دیتے ہیں ، مولاؑ فرماتے ہیں ، وہ محمدؐ اور مومنین کو دھوکہ دیتے ہیں ، یہاں اسم " اللّٰہ " سے مراد مولا محمدؐ ہیں ۔

وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّىٓ إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِۦ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ (الانبیاء ۲۹)

ترجمہ: اور اگر ان میں سے کوئی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں الہ (اللہ) ہوں تو اسے ہم دوزخ کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ----

اس آیت کی تفسیر میں مولاؑ فرماتے ہیں: اگر کوئی کہے کہ اللہ کے سوا میں اللہ ہوں: یعنی جو امامؑ نہ ہو اور وہ امامؑ ہونے کا گمان کرے یا دعویٰ کرے تو اسے جہنم میں ڈالا جائے گا ---[1،2]

قرآن کہتا ہے، اگر کوئی کہے کہ اللہ کے سوا میں اللہ ہوں ، مولاؑ فرماتے ہیں اگر کوئی امامؑ کے سوا کوئی کہے کہ میں امامؑ ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے ---- یہاں اسم اللّٰہ سے مراد امامؑ ہے --

حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ وَقُومُواْ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ (البقرہ ۲۳۸)

ترجمہ: اپنی نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور پر درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہا کرو ---

مولا جعفر الصادقؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: صلاۃ(نماز) کی حفاظت کرو۔ صلاۃ (نماز) سے مولا محمدؐ رسول اللہ ، امیر المومنینؑ ، فاطمہؑ الزہراؑ، امام حسنؑ ، اور امام حسینؑ مراد ہیں، اور صلاۃ وسطی امیر المومنینؑ ہیں۔ وَقُومُواْ لِلَّهِ قَٰنِتِينَ (اللہ کے لیے کھڑے رہا کرو) کا باطن یہ ہے کہ آئمہؑ کے اطاعت گزار بن کر کھڑے رہا کرو ---[3]

---

(1) تفسیر قمی ج 3 ص 198

(2) بحار الانوار ج 36 اردو ص 320

(3) تفسیر نور الثقلین ج 1 ص 470

قَنَتَ، قُنُوتًا: کے معنی ہیں: اطاعت کرنا، نماز میں کھڑا ہونا، اللہ کے سامنے خاکساری کرنا--- (المنجد)

قرآن کہتا ہے، اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہو، مولاؑ اس کی تفسیر میں فرما رہے ہیں، امامؑ کے اطاعت گزار بن کر کھڑے ہو جاؤ اور امامؑ (علیؑ) کے سامنے خاکساری (عاجزی) کرو--- یہاں اسم اللہ سے مراد امامؑ ہیں----

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ ٱللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ (التوبہ 40)

ترجمہ: اگر تم نے ضرورت کے وقت اس کی مدد نہ کی تو پرواہ نہیں اللہ تو اُنؐ کی مدد اس وقت بھی کر چکا ہے، جب حق پوش لوگوں نے اسے شہر بدر کردیا تھا--- (احسن التعبیر)

یہ واقعہ شبِ ہجرت کا ہے، اللہ محمدؐ کا مددگار تھا، کیسے؟ امیر المومنینؑ نے ایک مرتبہ ابوبکر کو خطاب کر کے فرمایا:

تجھے اللہ کی قسم! یہ بتاو شبِ ہجرت رسول اللہ کی قربانی بن کر تم سوئے تھے یا میںؑ سویا تھا--؟ ابوبکر نے کہا آپؑ سوئے تھے---

مجلس شوریٰ میں امیر المومنینؑ نے فرمایا: بتاو شبِ ہجرت رسول اکرمؐ کی جان تم نے بچائی تھی یا میںؑ (علیؑ) نے بچائی تھی؟--[1]

قرآن کہتا ہے اللہ محمدؐ کا مددگار ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ محمدؐ کا مدد گار ہوں، یہاں اسم اللہ سے مراد امیر المومنینؑ ہیں---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: "اللہ" اس ذات کا سب سے بڑا نام ہے--- (تفسیر نور الثقلین ج **1** ص **39**)

الذات: فی الغت، وہ چیز جو جاننے یا خبر دینے کے قابل ہو--- (المنجد ص 267) الذات، وجود، نفس ---- (القاموس ص 562)

ذَاتُ الشَئِ، چیز کی حقیقت --- (بیان اللسان)

الذات، کا مطلب ہے، وہ چیز جو جاننے یا خبر دینے کے قابل ہو، وجود، نفس، چیز کی حقیقت---

یعنی ذات کا تعلق ظاہر سے اور وجود سے ہے اور حقیقت سے ہے، جیسے آگ صرف ایک نام ہے لیکن اس کی حقیقت وہ ہے جو جلاتی ہے۔

---

(1) تفسیر نور الثقلین جلد 4 صفحہ 91،92

اور روشنی دیتی ہے، گرمی دیتی ہے وہی آگ نام کا وجود ہے اور وہی آگ نام کی حقیقت ہے ، اس شے کا روشنی دینا گرمی دینا جلانا ہی ذات ہے اسی ذات کی وجہ سے ہم اسے جانتے ہیں پہچانتے ہیں کہ یہ آگ ہے، اگر یہ ذات نہ ہوتی تو ہم اسے نہ پہچان پاتے ---

پانی صرف ایک نام ہے لیکن پانی نام کی حقیقت پانی نام کا وجود وہ ہے جو گیلا کرتا ہے جو پیاس بجھاتا ہے ، یہ گیلا کرنا پیاس بجھانا اسے محسوس کرنا یہی پانی نام کی ذات ہے یہی پانی نام کی حقیقت ہے، پانی ایک اسم ہے اور موصوف وہ حقیقت ہے --- یعنی اسم کا موصوف ہی ذات کہلاتا ہے --- کیونکہ نام تو صرف ایک اشارہ ہے اس حقیقت اور اس وجود کی طرف جس کی طرف توجہ دلانا یا جس کے بارے میں بتانا مقصود ہے ، یا جس وجود سے وہ صفت ظاہر ہو --- اسی طرح اللہ ایک اسم ہے کسی ذات کا جس سے اس اسم اللہ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں، اللہ کی ذات کا یعنی اللہ نام کے موصوف کا اللہ نام کی حقیقت کا ظاہر ہونا لازم ہے، ورنہ ہمیں اس کی معرفت نہ ہو پائے گی کیونکہ موصوف کا یعنی ذات کا تعلق خبر دینے سے ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: " اللہ " اس ذات کا سب سے بڑا نام ہے ---

اسم اللہ کی ذات یعنی اللہ جس کا نام ہے وہ وجود وہ موصوف وہ ہستی جس سے اسم اللہ کی تمام صفات ظاہر ہوں وہ کون ہے؟

امیر المومنینؑ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں: میںؑ (علیؑ) اللہ کی عام ہونے والی قائم رہنے والی ذات ہوں -- [1]

قال امیر المومنین ، انا ذات اللہ العلیا [2] ، ترجمہ، مولا علیؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کی بلند ذات ہوں ---

رسول اللہ نے مولا علیؑ کے لیے فرمایا، أنه ذات اللہ العلیا [3] ، یقیناً! علیؑ اللہ کی بلند ترین ذات ہے ----

اسم "اللہ" اس ذات کا سب سے بڑا نام ہے، اور مولاؑ فرماتے ہیں ، میں علیؑ (اسم) اللہ کی ذات ہوں، یعنی اسم اللہ کا موصوف میںؑ علیؑ ہوں، یعنی اللہ جس کا نام ہے وہ میں علیؑ ہوں اور ذات کا تعلق مقامِ ظہور سے ہے، جس سے معرفت ہو سکے، اللہ کو اللہ کے ذریعے پہچانو ---

(1) خطب النادرہ امیر المومنین ص 197

(2) مناقب الحق ص 38

(3) طوالع الانوار ج 2 ص 171 (مطبوعہ بیروت)

حدثني أبي علي بن الحسين، قال: حدثني أبي الحسين بن علي، قال: حدثني أبي علي بن أبي طالب عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يقول الله جل جلاله: (لا إله إلا الله) حصني، فمن دخله أمن من عذابي[1]

ترجمہ: مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ہیں کہ اللہ فرماتا ہے، **لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے**--- جو اس میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا۔

قال الامام علی الرضا، یقول اللہ تبارک و تعالی وَلایةُ علیِ بن آبی طالب حصني فمن دَخَلَ حصني اَمَنَ ناری[2]

امام رضاؑ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا: علیؑ کی وَلایت میرا (اللہ کا) قلعہ ہے جو میرے اس قلعے میں داخل ہوجائے وہ میری آگ سے محفوظ رہے گا

لا الہ الا اللہ وہ قلعہ ہے جو اس میں جو داخل ہوا وہ عذاب سے بچ گیا۔ وہ قلعہ علیؑ کی وَلایت ہے۔ یعنی علیؑ کی وَلایت ہی لا الہ الا اللہ ہے

الم،(ا، ل، م)

قرآن میں جتنے بھی حروفِ مقطعات ہیں ان سے مراد میرے مولاؑ ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میں علیؑ حروف کا راز ہوں --- (خطب النادرہ امیر المومنین ص 165)

قال امیر المومنین ، انا (الم) ا،ل،م [3] ، ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میں علیؑ (الم) ا ،ل ،م ہوں ---

امیر المومنینؑ ا ل م ہیں، کیا ہے ا،ل،م؟ مولاؑسے ہی پوچھتے ہیں ----

عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ألم : هو حرف من حروف اسم الله الأعظم[4]

ترجمہ: امام صادقؑ فرماتے ہیں: الم (ا ل م) یہ اللہ کے اسم اعظم کے حرفوں میں سے ہیں ---

الم اسم اعظم کے حروف میں سے ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں انا الف، لام، میم ---

قال عليه السلام: أما : ألم : في أول البقرة فمعناه: أنا الله الملك، وأما : ألم : في أول آل عمران فمعناه: أنا الله المجيد[5]

---

(1) التوحید شیخ صدوق باب: بیان فی شروط لا الہ الا للہ: حدیث 21 (2) امالی صدوق ج1 ص 471

(3)خطب النادرہ امیر المومنین ص 164 ؛ علم جفر للامام علی ص 26 ؛ کتاب المبین ج1 ص 231

(4) معانی الاخبار: باب معانی الحروفِ مقطعات حدیث 2 (5) معانی الاخبار: باب معانی الحروفِ مقطعات حدیث 1

ترجمہ: مولا حسینؑ فرماتے ہیں: سورہ البقرہ کے شروع میں آنے والا "**الم**" کے معنی ہیں " انا اللہ الملک "(میں اللہ ہوں کہ جو بادشاہ ہے)

اور سورہ آلعمران کے شروع میں آنے والے "**الم**" کے معنی ہیں " انا اللہ المجید" (میں عظیم اللہ ہوں)

وضاحت، سورہ البقرہ میں **ا، ل،م** کے معنی ہیں، **انا اللہ الملک**، اور سورہ العمران میں **ا،ل،م** کا معنی ہے، **انا اللہ المجید**، اور امیر المومنینؑ علیؑ

فرماتے ہیں، **انا، ا،ل،م**، میں ا،ل،م ہوں ۔ مومنین اپنے ظرف و معرفت کے مطابق نتیجہ اخذ کریں گے ---

مولاؑ سے حروفِ تہجی کے بارے میں پوچھا گیا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا ---

حروف میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ہے پھر فرمایا---

: أما " الألف " فالله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم، وأما " وأما " اللام " فلطيف بعباده. وأما " الميم " فما لك [الملك][1]

ترجمہ: مولاؑ نے فرمایا: "الف" سے مراد اللہ ہے کہ "وہ ایسا الہ کہ کوئی اللہ نہیں سوا ہو (اس) کے، اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم رہنے

والا ہے۔"**ل**" سے مراد یہ ہے کہ وہ لطیف ہے اپنے بندوں پر، اور "میم" تو وہ مالک ہے ---

الف سے مراد لا الہ الا ھو ہے، لام، سے مراد وہ لطیف ہے، میم سے مراد مالک ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا "الف" انا "لام" انا

"میم" (الم) میںؑ الف، لام، میم ہوں ---

مناجات مطعین کے جملے ہیں ۔ فانا بک و لک ولا وسیلة لنا الیك الا انت الهي ، (مفاتيح الجنان ص 252)

ترجمہ: ہم تیرے (اللہ) ساتھ اور تیرے لیے ہیں، تیری بارگاہ میں ہمارا کوئی وسیلہ نہیں مگر تیرے اے میرے اللہ ۔

ہم تیرے (اللہ) ساتھ اور تیرے لیے ہیں، تیری بارگاہ میں ہمارا کوئی وسیلہ نہیں سوائے تیرے اے میرے اللہ

یہاں اللہ وسیلہ ہے اللہ کی بارگاہ میں، یعنی مجسم اللہ (آل محمدؐ) معنی اللہ اور مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں۔

---

(1) معانی الاخبار جلد 1 - باب: معاني حروف المعجم (حروف تہجی)

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ (سورہ طحٰ ۱۴) یقیناً، میں اللہ ہوں کوئی الہٰ نہیں سوا میرے پس میری عبادت کرو ---

اس آیت میں کوئی موسیٰؑ سے کلام کر رہا ہے! اے موسیٰؑ بے شک میں تمہارا اللہ ہوں میرے سوا کوئی الہ نہیں میری ہی عبادت کرو ---

اب دیکھنا یہ ہے کہ کلام کرنے والا کون ہے؟

قال امیر المومنین ، انا صاحب الطور، أنا ذلك النور الظاهر [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ علیؑ طور کا مالک ہوں، میںؑ وہ نور ہوں جو ظاہر ہوا ---

کوہ طور پر آواز آئی، اے موسیٰؑ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی اللہ نہیں ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ طور کا مالک ہوں ---

امیر المومنینؑ نے اپنے خطبہ میں قائمؑ کے ظہور کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا ---

(اے لوگوں انتظار کرو) موسیٰؑ سے کلام کرنے والاؑ ظہور کرے گا اور (اسؑ کلام کرنے والے کو) آنکھوں سے دیکھا جا سکے گا ، اسؑ کی صفت بیان کی جائے گی [2] ---

وضاحت، موسیٰؑ سے کلام کرنے والا ظہور کرے گا، کون ہے جس نے ظہور کرنا ہے ؟ سوائے قائمؑ آل محمدؑ کے ---

حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا گیا، اے موسیٰؑ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی اللہ نہیں، بس میری عبادت کرو ۔ اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، موسیٰؑ سے کلام کرنے والا ظہور کرے گا، اسےؑ دیکھا جائے گا، اسؑ کا وصف بیان کیا جائے گا۔ یعنی امام العصر قائمؑ آل محمدؑ نے موسیٰؑ نبی سے فرمایا کہ ، اے موسیٰؑ، بے شک، میںؑ اللہ ہوں کوئی الہٰ نہیں سوا میرےؑ ، مجھؑ (قائمؑ) کی ہی عبادت کرو ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: طور پر موسیٰؑ سے کلام کرنے والا میں علیؑ ہی تھا [3] ---

---

(1)مشارق الأنوار اليقين ص 293 ؛ بحر المعارف ص 295 (خطی) ؛ طوالع الأنوار ج1 ص 313 (بیروت)

(2) مشارق الأنوار اليقين ص 292 ؛ خطب النادره امير المومنين ص 37

(3) خطب النادره امير المومنين ص 38

موسیٰؑ سے کلام کرنے والے امیر المومنینؑ ہیں، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ، بے شک میںؑ ہی اللہ ہوں، میرےؑ سوا کوئی الہٰ نہیں ، میری عبادت کرو ---

عن عبداللہ انصاری قال، قال امیر المومنین ؛ أنا الذی ناداني ذوالنون في الظمات اني لا إله الا انت سبحانك إني كنت من الظالمين و أنا الذي ناديت موسي انني انا الله لا اله الا انا، انا الرحمن الذي علىَ العرش استوى لي ما في السموات و ما في الارض و ما بينها و ما تحت الثرا، و أنا الذي لا اله الا انا لي اسما الحسنى و الربوبيت الاكبر و الألوهية العظما و كل ذي روح ناطقٍ بامري، ولا رطبًا ولا يابسًا الا بعلمي فلا اله غيري و لا معبود سواي، انا غالبٌ غير مغلوب، ان الابصار تدركني ولا وهام تحيط بي [1]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ وہ ہوں جسے نون والے (یونسؑ) نے تاریکی میں ندا دی بے شک آپؑ کی سوا کوئی الہٰ نہیں آپؑ سبحان ہیں یقیناً میں (یونس) خاص ظالمین میں سے ہوں، اور وہ میںؑ علیؑ ہی ہوں جس نے موسیٰؑ سے کہا، بے شک، میںؑ اللہ ہوں میرےؑ سوا کوئی الہ نہیں، میںؑ رحمان ہوں جو عرش پر براجمان ہے، زمین کے نیچے اور زمین و آسمان میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ میرےؑ لیے ہے، اور میںؑ وہ ہوں کہ کوئی اللہ نہیں سوائے میرےؑ، اسماء الحسنیٰ میرےؑ لیے ہیں، ربوبیتِ اکبر میرےؑ لیے ہے، اور عظیم الوہیت مجھ علیؑ کے لیے ہے، اور ہر ذی روح میرےؑ امر سے بولتا ہے، نہ کوئی گیلا ہے اور نہ ہی کوئی خشک ہے سوائے میرےؑ علم کے (یعنی ہر خشک و تر میرےؑ علم میں ہے) پس مجھ علیؑ کے سوا کوئی الہٰ نہیں اور نہ میرےؑ علاوہ کوئی معبود، میںؑ ایسا غالب ہوں جو کبھی مغلوب نہیں ہوتا، نہ نظریں میراؑ ادراک کر سکتی ہیں اور نہ وہم میرےؑ نزدیک آتا ہے ---

قال الامام الصادق؛ ما کان رب فی القرآن الا و هو علی و ما کان وصف للہ تعالیٰ فی القرآن الا و هو العلی (مناقب الحق ص 42)

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ قرآن میں علیؑ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے، قرآن میں اللہ کا وصف بیان نہیں ہوا مگر وہ وصف علیؑ کا ہے

قال امیر المومنین، انا قدرت اَللّٰہؐ، انا علم اَللّٰہؐ[2]، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ علیؑ اللہ کی قدرت ہوں۔ میںؑ اللہ کا علم ہوں ---

---

(1) منهج العلم و البيان و نزهة اسمع و الصيان ص 415

(2) حديث معرفت نورانية (مشارق الأنوار اليقين و بحار الأنوار) ؛ اسماء و القاب امير المومنين

قال الامام الصادق، لم یزل اللہ تعالیٰ ربنا، و العلم ذاته،و القدرۃ ذاته و لا مقدور [1]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہمارا رب ہمیشہ سے تھا، اور علم اللہ کی ذات ہے، اور قدرت اس کی ذات ہے ---

علم اللہ کی ذات ہے ، قدرت اللہ کی ذات ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں علیؑ اللہ کا علم ہوں، میںؑ اللہ کی قدرت ہوں ---

ہم اسم اللہ کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو ہمیں اس کا بھی علم ہونا چاہیے کہ اسم "اللہ" کی اصل کیا ہے یہ اسم کہاں سے نکلا ہے ؟

عن هشام بن الحكم أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن أسماء الله واشتقاقها: الله مما هو مشتق؟ فقال: يا هشام الله مشتق من إله [2]

ترجمہ، ہشام نے امام صادقؑ سے اللہ اور ان کے اشتقاق کے متعلق سوال کیا (کہ اسم اللہ کس سے مشتق ہے؟) مولاؑ نے فرمایا: اے ہشام" **اللہ اسم، اللہ نام**" مشتق (اخذ کیا ہوا، نکلا ہوا) ہے الہٰ سے ---

یعنی "اللہ" الہٰ سے نکلا ہے، یعنی اللہ کی حقیقت الہٰ ہے، الہٰ کا مطلب مولاؑ سے ہی پوچھتے ہیں ---

قال الامام الجعفر الصادق ، الألف آلاء الله على خلقه من النعم بولايتنا، واللام إلزام الله خلقه ولايتنا. قلت: فالهاء؟ فقال: هوان لمن خالف محمدا وآل محمد صلوات الله عليهم [3]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: الہٰ میں جو "الف" ہے اس سے مراد اللہ (معنی) نے مخلوقات پر نعمتیں ہماریؑ ولایت سے نازل کی ہیں، الہٰ میں جو "لام/ ل" ہے اس سے مراد مخلوق پر ہماریؑ ولایت کو لازم کیا ہے، اور الہٰ میں جو "ھا" ہے، اس سے مراد رسوائی ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے محمدؐ وآل محمدؐ کی مخالفت کی ---

الہ سے مراد معنی اللہ نے مخلوق پر ولایت کی وجہ سے نعمتیں نازل کیں، ولایت کو مخلوق پر لازم کیا ہے، ولایت کا مخالف رسوا ہے، یعنی

---

(1) شرح اسما الحسنی ص 56 (سید حسین ہمدانی) ؛ الکافی باب صفات الذات

(2) الکافی کتاب التوحید، باب: معانی الاسماء و اشتِقاقھا حدیث 2

(3) معانی الاخبار، باب: معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ التوحید شیخ صدوق

الہٰ سے مراد وَلایتِ امیر المومنینؑ ہے۔ اللہ کی حقیقت الہٰ ہے اور الہٰ وَلایتِ علیؑ ہے ۔ الہٰ یعنی وَلایتِ علیؑ، وَلایتِ علیؑ یعنی الہٰ

قال امیر المومنین ، انا ربکم الذی تعبدون و الھکم الذی تطلبون.... [1]

ترجمہ ، امیر النحل امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ تمہارا رب ہوں، جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور میں تمہارا الہٰ ہوں جسے تم تلاش کرتے ہو

عن حذیفہ عن المقداد قال، قال امیر المومنین ؛ أنا الله نور السموات، أنا کلیم مع الکلیم، انا العلیم مع العلیم، أنا خلیل مع الخلیل، أنا جلیل مع الجلیل، أنا مکلم موسی من شاطی الوادی الایمن ان موسی اننی ان الله لا الہ الا انا فاعبدنی [2]

ترجمہ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، میںؑ اللہ ہوں جو آسمانوں کانور ہے، میںؑ کلام کرنے والے کے ساتھ کلام کرتا ہوں، میںؑ العلیم کے ساتھ العلیم ہوں، میں جلیل کے ساتھ الجلیل ہوں، دریا کے کنارے داہنی وادی سے میںؑ نے موسیؑ سے کلام کیا کہ (اے موسی) بے شک میںؑ اللہ ہوں مجھ (علیؑ) کے سوائے کوئی الہٰ نہیں، پس میریؑ عبادت کرو --- (اللہ الہ سے نکلا ہے اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ الہ ہوں)

قال امیر المومنین ، انا الله الرازقین ، انا احسن الخالقین [3]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ رزق دینے والوں کا اللہ ہوں، میں خلق کرنے والوں میں سب سے بہتر ہوں ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، **أنا خالق اسم الله** : میںؑ اللہ اسم کا خالق ہوں ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه : أَنَا الَّذِي اشْتَقَّ اللَّهُ تَعَالَى اسْمِي مِنْ اسْمِهِ فَهُوَ الْعَالِي وَ أَنَا عَلِيٌّ [4]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ وہ ہوں جس کے نام سے اللہ تعالی نے اپنا نام لیا --- وہ عالی ہے اور میں علی ہوں ---

---

(1) منهج العلم و البيان و نزهة اسمع و الصيان ص **81**

(2) مناقب الحق ص **35**

(3) مناقب الحق ص **40**

(4) مَنَاقِبُ السَّادَةِ الكِرَامِ فِي جَوَاهِرِ الخَطَبِ وَالكَلامِ ص **29**، علی اعلی عالی ص **69**

قال امير المؤمنين : كل اسم يحتاج إلى جسم وانا جسم الله فإن قلت : انا الله فلا وجود الله ، وان قلت : انا لستُ الله فلا وجود للقدرة في الدنيا [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ہر اسم جسم کا محتاج ہوتا ہے اور میںؑ اللہ کا جسم ہوں --- اگر میںؑ کہوں کہ میںؑ اللہ ہوں تو اللہ کا وجود نہیں ہوتا --- اور اگر میںؑ کہوں کہ میںؑ اللہ نہیں --- تو دنیا کے کسی وجود میں قدرت نہیں (کہ اسم اللہ کا جسم ہو سکے)

قال امير المومنين؛ انا معبود العارفين؛ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ عارفین کا معبود ہوں ---

عبرانی اسم (**ایل אל**) کا وہی مطلب ہے جو عربی اسم (**اللہ**) کا ہے - ---

(ایل مستّار אֵל מִסְתַּתֵּר مستار یعنی پوشیدہ) ایل یعنی اللہ، اور مستار یعنی پوشیدہ، چھپا ہوا، یعنی چھپا ہوا اللہ ---

(ایل ایوت אֵל אֱמֶת ایوت یعنی حق) ایل ایوت، یعنی؛ اللہ الحق ---

(ایل ھا جدول אֵל הַגָּדוֹל جدول، یعنی عظیم) ایل جدول، یعنی عظیم اللہ --

اوَّلُ الدّينِ مَعرِفَتُهُ وَ كمالُ مَعرِفَتِهِ التَّصديقُ بِهِ و كمالُ التَّصديقِ بِهِ توحيدُه الاخلاصُ لَهُ، کی شرح کا نواں حصہ مکمل ہوا --- اب باب اسرار معنی اللہ اور باب انی انا اللہ --- دسواں اور گیارواں حصہ ملاحظہ فرمائیں ---

---

(1) علی اعلی عالی ص 87

تفسیر لا إله الا الله

عن أبي الحسين محمد بن على الجلى قال؛ حدثنا أبو القاسم بن الحسين بن عبد الرزاق قال: حدثنا عبد العزيز بن عبدالله بن يونس الموصلى عن محمد بن جعفر القرشى البزاز عن على بن محمد قال؛ حدثنا احمد بن عبد الجبار عن أبي محمد الحسين بن على عن أبيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن على عن ابيه على بن الحسين عن أبيه الحسين بن على قال :

قال امير المومنين ، يا بنى لا إله الا الله اثنى عشر حرفاً، فاطمة بنت محمد اثني عشر حرفاً ، الحسن و الحسين اثنى عشر حرفاً ، صلى الله عليهم اثنى عشر حرفاً ، محبتهم فى الجنة اثنى عشر حرفاً ، عدو هم فى النار اثنى عشر حرفاً

فقلت ؛ يا مولاى ما معنى الاثنى عشر حرفاً و ما باطنها ؟

قال، يا ابا عبدالله باطنها اثنى عشر حرفاً مقاما لله في ارضه و سمائه [1]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے لا الہ الا اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ۔

لا الہ الا اللہ کے بارہ حرف ہیں (یعنی، ل ا ، ال ہ، ال ا، ا ل ل ہ) **فاطمہؑ بنت محمدؐ** کے بارہ حرف ہیں (ف ا ط م ہ، ب ن ت ، م ح م د) **الحسنؑ و الحسینؑ** کے بارہ حرف ہیں (ا ل ح س ن، و ، ا ل ح س ی ن) **صلی اللہ علیہم** کے بارہ حروف ہیں (ص ل ی، ا ل ل ہ، ع ل ی ھ م) **محبتھم فی الجنۃ** یعنی انؑ کے محب جنتی ہیں کے بارہ حرف ہیں ، **عدو ھم فی النار** یعنی انؑ کے دشمن جہنمی ہیں ، کے بارہ حروف ہیں

راوی نے کہا، مولاؑ بارہ حروف کا کیا معنی ہے اور کیا باطن ہے ؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا ، اے ابا عبداللہ ! بارہ حروف زمین و آسمان میں اللہ کے لیے مقام ہے....

قال امير المومنين، أنا أنا لا إله الا الله

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ ! میںؑ لا الہ الا اللہ ہوں ---

---

(1) **كتاب مجمع الاخبار ص 33** (تحقيق و تقديم ، ابو موسى و الشيخ موسى)

- **اسرار معنی اللہ**

امام رضاؑ فرماتے ہیں ؛ قد جمعنا الاسم وَ اِختلف المعنی: لوگ اسم پر تو جمع ہیں، اور معنی میں اختلاف کرتے ہیں ---[1]

اب تک ہم نے "اللہ" اسم کے بارے میں بات کی ہے، اب ہم "اللہ معنی" پر بات کریں گے ---

اگر کوئی مصیبت زدہ سوچ کا بیمار اعتراض کرنے والا علیؑ کے مقابلے میں اللہ کو لائے تو ہم اُس سے سوال کریں گے کہ تمہارا اللہ کہنے سے کیا مراد ہے ؟ اسم اللہ یا معنی اللہ؟ اگر وہ جواب دے کہ اسم اللہ تو ہم اسم پر تفصیل سے اور دلیل سے بات کر چکے ہیں کہ اسم اللہ کے موصوف سے مراد علیؑ ہیں اور یہ مقامِ ظہور و مخلوق ہے ، اگر کہے کہ میرا اللہ کہنے اور ماننے سے مراد معنی ہے تو معنی پر ہم اب بات کر رہیں ہیں، جس اللہ کے بارے میں اب بات کی جا رہی ہے --- وہ (معنی، اللہ) نہ اسم ہے نہ موصوف بلکہ وہ غیرِ موصوف ہے موصوف کا خالق ہے اسی معنی اللہ کی عبادت اسم موصوف والا مجسم اللہ (محمدؐ و آل محمدؐ) کرتا ہے، یعنی مجسم و وجودی اللہ جو کہ علیؑ ہیں وہ اس معنی کی عبادت کرتا ہے اسی کو سجدے کرتا ہے، اب معنی کی یعنی باطن کی بات ہے ---

قال الامام الجعفر الصادق ، هو الرب و هو المعبود و هو الله و ليس قولي: الله اثبات هذه الحروف: ألف و لام و ها، ولكن ارجع الى معنى و شئ خالق الاشيآء و صانها و نَعتِ هذه الحروف و هو المعنى [2]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: ھو (وہ) رب ہے، ھو معبود ہے، ھو اللہ ہے، لیکن میریؑ مراد اللہ سے ان حروف" ا، ل، ہ" نہیں بلکہ میریؑ مراد وہ معنی ہے جس پر اللہ ، خالقِ اشیاء کا اطلاق ہوتا ہے، اور ھو معنی ہے...

مولاؑ فرما رہے ہیں معنی پر اللہ کا اطلاق ہوتا ہے، جو خالق الاشیاء ہے، اور ھو (وہ) معنی ہے، ھو رب ہے معبود ہے ---

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں ، الأسماء والصفات مخلوقات المعاني، والمعني بها هو الله الذي لا يليق به الاختلاف والائتلاف

---

(1) التوحید، البرهان فی تفسیر القرآن جلد 4

(2)الکافی کتاب االتوحید، باب: اطلاق القول بانه شئ

ترجمہ: اسماء (نام) اور صفات معنی کی مخلوقات ہیں، اس سے مراد ہو (وہ) اللہ ہے جو لائقِ اختلاف و ائتلاف (مطابقت) نہیں ---[1]

اسماء اور صفات معنی کی مخلوق ہیں، یعنی اسم موصوف والا مجسم اللہ اور تمام صفات اسماء الحسنیٰ معنی اللہ کی مخلوق ہے، اور معنی کا تعارف ہو سے ہوا ہے، اور مجسم اللہ یعنی محمدؐ و آل محمدؐ اسی معنی اللہ کی عبادت کرتے ہیں معنی کو ہی سجدہ کرتے ہیں ---

حدثنا محمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رضي الله عنه، قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار، عن محمد بن عيسى بن عبيد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رئاب، عن غير واحد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من عبد الله بالتوهم فقد كفر، ومن عبد الاسم ولم يعبد المعنى فقد كفر، ومن عبد الاسم والمعنى فقد أشرك، ومن عبد المعنى بإيقاع الأسماء عليه بصفاته التي وصف بها نفسه فعقد عليه قلبه و نطق به لسانه في سرائره وعلانيته فأولئك أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام [2]

ترجمہ: مولاؑ صادقؑ فرماتے ہیں۔ جس نے اللہ کی عبادت وہم و گمان سے کی تو اس نے کفر کیا اور جس نے اسم کی عبادت کی اور معنی و حقیقت کی عبادت نہیں کی تو اس نے کفر کیا، اور جس نے اسم اور معنی دونوں کی عبادت کی تو اس نے شرک کیا، اور جس نے معنی کی عبادت اس پر ان اسماء کے واقع ہونے کے ساتھ کی جو صفات اس نے اپنی ذات کے وصف کے لیے بیان کی ہیں۔ پھر اس کا دل مطمئن ہو گیا۔ اور اس کی زبان پوشیدہ اور ظاہری طور پر اس کے ذریعے گفتگو کرتی ہو تو وہ امیر المومنینؑ کے اصحاب ہیں ---

علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن هشام بن الحكم أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن أسماء الله واشتقاقها: الله مما هو مشتق؟ فقال: يا هشام الله مشتق من إله وإله يقتضي مألوها والاسم غير المسمى، فمن عبد الاسم دون المعنى فقد كفر ولم يعبد شيئا، ومن عبد الاسم والمعنى فقد أشرك وعبد اثنين، ومن عبد المعنى دون الاسم فذاك التوحيد، أفهمت يا هشام؟! قال: قلت: زدني قال: لله تسعة وتسعون اسما فلو كان الاسم هو المسمى لكان كل اسم منها إلها ولكن الله معنى يدل عليه بهذه الأسماء وكلها غيره، يا هشام الخبز اسم للمأكول، والماء اسم للمشروب، والثوب اسم للملبوس، والنار اسم للمحرق، أفهمت يا هشام فهما تدفع به وتناضل به أعداءنا المتخذين مع الله عز وجل غيره؟ قلت: نعم، فقال: نفعك الله [به] وثبتك يا هشام قال: فوالله ما قهرني أحد في التوحيد حتى قمت مقامي هذا [3]

---

(1) التوحید: شیخ صدوق باب أسماء الله تعالى والفرق بين معانيها وبين معاني أسماء المخلوقين، حديث 7 (2) ایضاً حدیث 12

(3) الکافی کتاب التوحید ، باب: معاني الأسماء واشتقاقها

ترجمہ: ھشام بن الحکم نے مولا صادقؑ سے اللہ کے اسماء اور ان کے اشتقاق (ماخذ) کے متعلق سوال کیا---

مولاؑ نے فرمایا! اے ھشام! اللہ الہٰ سے نکلا ہے، اور الہٰ کے لیے ضروری ہے کہ عبادت کرنے والا بھی ہو، اور اسم مسمیٰ (معنی) کا غیر ہوتا ہے۔ پس جس نے معنیٰ کو چھوڑ کر اسم کی عبادت کی اس نے کفر کیا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کی اور جس نے اسم اور معنی دونوں کی عبادت کی اس نے شرک کیا، اور دو کی عبادت کی، اور جس نے صرف معنی کی عبادت کی تو یہ توحید ہے، اے ھشام تم سمجھ گے؟ میں (ھشام) نے کہا مولاؑ کچھ اور فرمائیے، مولاؑ نے فرمایا: اللہ کے 99 اسماء ہیں اگر ہر اسم ایک ذات ہوتا تو ہر اسم ایک الہٰ بن جاتا، لیکن اللہ کا ایک معنی ہے جو ان سب اسماء پر دلالت کرتا ہے۔ ھو (معنی) ان تمام اسماء کا غیر ہے ۔ اے ھشام! سمجھو، روٹی ایک ماکول چیز کا اسم ہے (نام الگ ہے روٹی الگ ہے) پانی ایک پینے والی چیز کا نام ہے، لباس ایک پہنی جانے والی چیز کا نام ہے، آگ ایک جلا دینے والی چیز کا اسم ہے ، اے ھشام! تم سمجھ گے ہو؟ اب اس دلیل سے ہمارے دشمنوں کو رد کرنا، جو اللہ کے ساتھ اس کے غیر کو بھی الہٰ بناتے ہیں، ھشام نے کہا مولاؑ میں خوب سمجھ گیا، ھشام کہتے ہیں، واللہ اس مسلہ توحید پر کوئی مجھ پر غالب نہ آیا اور میں ہر جگہ اپنے مقام پر قائم رہا۔

یعنی! عبادت صرف معنی کی ہے، معنی کے علاوہ کسی کی عبادت کرنا کفر ہے اور اسم موصوف والا مجسم اللہ معنی کی مخلوق ہے کیونکہ تمام اسماء اور صفات معنی کی مخلوق ہیں --

قال الامام الجعفر الصادق ، لأنه واحد واحدي الذات واحدي المعنى[1]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ھو (وہ) واحد ہے ذات سے ، اور معنی سے واحد ہے ----

"ھو" یہ لفظ حقیقی الوہیت کی طرف اشارہ کرنے والا لفظ ہے ---- (سبیل الرشاد)

مولا فرماتے ہیں، اسم اللہ کا اطلاق معنی پر ہے، اور معنی خالق اشیاء غیرِ موصوف ہے، اللہ کا معنی کیا ہے؟ مولاؑ ہی بتائیں گے --قا

---

(1) الکافی کتاب التوحید، باب: الإرادة انها من صفات الفعل وسائر صفات الفعل حدیث 6ا

حدثنا سجاد والحسين بن علي بن عبد الكريم بن عبيد الله عن مسلمة عن عطا عن أبي عبد الله منه السلام أنه قال: من زعم أنه يعرف الله بجهاته فهو مشرك، ومن زعم أنه لا يدرك فقد نفى العبودية، ومن زعم أنه يعبد الاسم مع المعنى فقد جعل مع الله شريكاً، ومن زعم أنه يعبد المعنى بغير إدراك فقد أحال على غائب، ومن زعم أنه يعبد المعنى بحقيقة القلوب فأولئك أصحاب أمير المؤمنين [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ، جس نے جانا جس نے یہ گمان کیا کہ ! وہ کناروں یا سمتوں سے اللہ کو پہچانتا ہے تو وہ مشرک ہے -- جس نے یہ گمان کیا کہ اسے اس عزوجل کا ادراک نہیں یا نہیں ہو سکتا (لیکن اس کی عبادت کرتا ہے) تو اس نے عبودیت [2] (بندگی) کی نفی کی - اور جس نے اسم کے ساتھ معنی (یعنی دونوں) کی عبادت کی تو یقیناً اس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا ---- اور جس نے معنی کی عبادت بغیر ادراک کے کی تو اس نے (معبود کو) غیر حاضر جانا --- اور جس نے دل کی گہرائیوں کی حقیقت سے معنی کی عبادت کی تو وہی امیر المومنینؑ کے اصحاب ہیں -- -

قال أبو عبد الله: من عرف الأول وجب عليه معرفة الآخر لأن الآخر هو الأول، والقصد إلى الحجاب بالله لا بالحجاب إلى الله، فمن عرف الله بغير الله لم يعرف الله [2]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ، جسے اول کی معرفت ہے تو اس پر واجب ہے کہ اسے آخر کی بھی معرفت ہو -- بے شک آخر ہی اول ہے --- اور اللہ کے ساتھ حجاب کا قصد کرنا ہے نہ کہ حجاب کے ساتھ اللہ کا --- پس جو اللہ کے بغیر اللہ کو جانتا ہے --- (حقیقت تو یہ ہے کہ) وہ کبھی اللہ کو جانا ہی نہیں ، اسے کبھی اللہ کی معرفت ہوئی ہی نہیں --- (امامؑ فرما رہے ہیں معنی کی عبادت کرنی ہے اور دل کی گرائیوں کی حقیقت اور ادراک کے ساتھ کیا ہے معنی اللہ؟)

---

(1) حقائق اسرار الدين ص ١٧

(2) عبودیت --- عبد سے ہے اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں، عبد اور اللہ کے درمیان کوئی کیفیت اور کوئی حجاب نہیں ہوتا --- (مصباح الشریعہ)

امامؑ فرما رہے ہیں جسے اپنے معبود کا ادراک نہیں وہ عبد ہی نہیں کیونکہ عبدیت کے لیے ضروری ہے کہ عبد کو معبود کا ادراک ہو ، ادراک کیا عبد و معبود کے درمیان پردہ نہیں ہوتا اگر معبود کا ادراک نہیں لیکن عبادت کر رہا ہے تو اس کی کوئی عبادت نہیں --- اس نے اپنے عبد ہونے کی نفی کر دی --- اسے پتہ ہی نہیں اپنے معبود کا ---- امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہیں يَا حُجَّةَ اللهِ يَا وَلِيَ اللَّهِ يَا صِرَاطَ اللَّهِ زَارَكَ عَبْدُكَ (مفاتیح الجنان صفحہ 699) اے اللہ کی حجت اے اللہ کے ولی اے اللہ کی صراط آپؑ کے عبد نے آپؑ کی زیارت کی ہے --- عبد کی ضد معبود ہے ---

(3) حقائق اسرار الدين ص ٣٨

ومن ذلك: ما رواه جابر بن عبد الله عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال: يا جابر عليك بالبيان والمعاني،قال: فقلت: وما البيان والمعاني؟ فقال عليه السلام: أما البيان فهو أن تعرف أن الله سبحانه ليس كمثله شئ فتعبده ولا تشرك به شيئا، وأما المعاني فنحن معانيه ونحن جنبه وأمره وحكمه، وكلمته وعلمه وحقه، وإذا شئنا شاء الله، ويريد الله ما نريده، ونحن المثاني التي أعطى الله نبينا، ونحن وجه الله الذي ينقلب في الأرض بين أظهركم، فمن عرفنا فأمامه اليقين، ومن جهلنا فأمامه سجين، ولو شئنا خرقنا الأرض وصعدنا السماء، وإن إلينا إياب هذا الخلق، ثم إن علينا حسابهم[1]

ترجمہ: جابر بن عبداللہ انصاری نے مولا صادقؑ سے روایت کی ہے، مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے جابر، بیان اور معنی سے وابستہ رہو، جابر نے عرض کی: مولاؑ بیان کیا ہے؟ اور معنی کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: بیان یہ ہے کہ تم جان لو کہ اللہ کی مثال کسی شے سے نہیں دی جاسکتی، لہذا اللہ کو مثل و مثال سے دور رکھو اور اُسکے ساتھ شریک نہ بناؤ، جبکہ معانی یہ ہیں کہ نحن معانی ھو، ہمؑ اس (اللہ) کے معنی ہیں۔ اللہ کے جنب ہیں، اللہ کا امر ہیں، اللہ کا حکم ہیں، اللہ کا کلمہ ہیں، اللہ کا علم ہیں، اللہ کا حق ہیں، اور ہمؑ جو چاہتے ہیں وہی اللہ چاہتا ہے، جو ہم ارادہ کرتے ہیں اللہ بھی وہی ارادہ کرتا ہے، ہم وہ مثانی ہیں جو اللہ نے اپنے نبیؐ کو عطا فرمائی، ہم وجہ اللہ ہیں جو زمین میں تمہارے اُمور کی جانچ کرتا ہے، بس جو ہمیںؑ (معنی) جان گیا اس کے آگے یقین ہے، اور جو ہمؑ کو نہیں جانتا اس کے سامنے سجین (دوزخ) ہے، اگر ہمؑ چاہیں تو زمین فضاؤں کو چیر کر آسمان پر سعود کر جائیں، تمام مخلوق کی بازگشت ہماریؑ طرف ہے، پھر ہمؑ ہی ان کا حساب لینے والے ہیں ،(اللہ کے معنی مولاؑ ہیں، اور (اسم) اللہ کا اطلاق معنی (علیؑ) پر ہوتا ہے)

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں، الأسماء والصفات مخلوقات المعاني، والمعني بها هو الله الذي لا يليق به الاختلاف والائتلاف [2]

ترجمہ: اسماء اور صفات معنی کی مخلوقات ہیں، اس سے مراد ھو (وہ) اللہ ہے جو لائقِ اختلاف و ائتلاف (مطابقت) نہیں ---

اسماء اور صفات معنی کی مخلوق ہے، اللہ اسم ہے، جو کہ علیؑ ہی کا اسم ہے، اور یہ مخلوق ہے معنی کی، اور معنی بھی علیؑ ہے، یعنی علیؑ خود کا اسم بھی ہے اور خود کا معنی بھی، علیؑ خود کا خالق بھی ہے، اور خود کی مخلوق بھی ہے، خود کا عابد بھی ہے، اور خود کا معبود بھی ---

---

(1) مشارق الانوار الیقین اردو ص 316 : عربی ص ٢٨٦

(2) التوحيد شيخ صدوق باب أسماء الله تعالى والفرق بين معانيها وبين معاني أسماء المخلوقين، حديث7

مجسم اللہ بھی علیؑ ہے (انا ظاہر اللہ، میں علیؑ اللہ کا ظاہر ہوں) جو مخلوق کے لیے مخلوق کے سامنے ظاہر ہوا، اور ھو معنی بھی علیؑ ہے

(اناؑ باطن اللہ، میں علیؑ اللہ کا بطن ہوں) جو ظاہر نہیں ہوا- اسماء و صفات معنی کی مخلوق ہے، اور معنی علیؑ ہے، میں علیؑ اسماء و صفات کا خالق ہوں-

قال امیر المومنین ، انا العابد و انا المعبود [1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میں علیؑ عابد ہوں، اور میںؑ معبود ہوں ---

مولاؑ عابد ہیں اسم و موصوف کے ظاہری مقام پر اور مولاؑ معبود ہیں ھو ، معنی کے مقام پر ---

عن المفصل بن عمر قال، قال مولانا الصادق؛ کل مکان فی القرآن فیه الل‍ه فالمعنی فیه امیر النحل (امیر المومنین) [2]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ قرآن میں ہر مقام پر جہاں بھی اللہ ہے، تو اس کے معنی امیر المومنینؑ ہیں ----

قال له السائل: فما هو؟ قال أبو عبد الله علیه السلام: هو الرب وهو المعبود وهو الله ولیس قولي: الله إثبات هذه الحروف: ألف ولام وهاء، ولا راء، ولا باء ولكن ارجع إلى معنى وشئ خالق الأشياء وصانعها وهو المعنى[3]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ سے سائل نے پوچھا: مولاؑ ھو (وہ) کیا ہے ؟

مولاؑ نے جواب دیا: ھو رب ہے، ھو معبود ہے، ھو اللہ ہے، میریؑ مراد اللہ سے ان حروف ا،ل،ہ کا ثابت کرنا نہیں، بلکہ میریؑ مراد معنی ہے جو خالقِ اشیاء اور ان کا صانع ہے، اور ھو معنی ہے ---

هو اسم مكنى مشار إلى غائب، فالهاء تنبيه على معنى ثابت، والواو إشارة إلى الغائب عن الحواس[4]

ترجمہ: امامِ باقرؑ قل ھو اللہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ھو اسم مکنی ہے جو غائب کی طرف اشارہ ہے، ھو معنیِ ثابت پر خبردار کرنے کے لیے ہے، اور ھو حواس خمسہ سے غائب کی طرف اشارہ ہے ----

---

(1) مشارق الانوار الیقین

(2) منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان، مولف، ابن کبوﷲ محمد بن علی بن عیسی ، ص 354

(3) الکافی کتاب االتوحید، باب: اطلاق القول بانه شئ

(4) التوحید شیخ صدوق باب تفسیر قل هو الله احد

ھو معنیٰ کی طرف اشارہ ہے حواسِ خمسہ یعنی دیکھنے، سننے بیان کرنے چھونے وغیرہ سے بے نیاز ہے۔ اللہ شے ہے کیونکہ وہ اسم ہے، اور ھو لا شئ ہے کیونکہ وہ معنیٰ ہے جو اشیاء کا خالق ہے۔ اللہ مقامِ ظہور ہے کیونکہ اس پر اسم اور موصوف کا ادراک ہے، ھو مقامِ باطن ہے پوشیدگی کا مقام ہے، اس بات کو ہم قرآن سے ثابت کرتے ہیں ۔

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَٰدَةًۖ قُلِ ٱللَّهُۖ شَهِيدٌۢ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ (الانعام 19)

ترجمہ (وہ کہتے ہیں) کہ کیا شے گواہی میں اکبر (بڑی / بڑھ کر) ہے، آپؐ کہہ دیں کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے ...

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ : اللہ شے ہے لیکن اشیاء کی مانند نہیں .... (تفسیر نور الثقلین جلد 3)

اللہ شے ہے لیکن اشیاء جیسا نہیں، لیکن شے ہے۔اس آیت میں اللہ کو شے کہا گیا ہے، کیونکہ اللہ اسم ہے...

لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَيْءٌۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ (الشوری 11) ترجمہ: کوئی بھی شے ھو جیسی نہیں، اور ھو سمیع و بصیر ہے ...

مومنین آپ نے ملاحظہ فرمایا: اللہ اسم ہونے کے سبب شے ہے اور ھو معنیٰ کی طرف اشارہ ہے جو لا شئ ہے...

اب دیکھنا ہے کہ ھو کون ہے ؟

وَهُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْعَظِيمُ (البقرہ ۲۵۵) ترجمہ: اور ھو علی العظیم ہے۔

ہمیں معلوم ہوا کہ "**ھو" علی العظیم ہے**، علی العظیم کون ہے ؟

قال امیر المومنین ، أنا العلی العظیم امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میں علیؑ العظیم ہوں [4،3،2،1]

---

(1) مشارق الانوار الیقین ص 277

(2) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 330

(3) شرح توحید صدوق جلد 1 ص 622 (القاضی سعید محمد بن محمد مفید القمی)

(4) بحر المعارف، عبد الصمد ھمدانی ص 259 ؛ طوالع الانوار ج 2 ص 95

ھو معنی ہے ، ھو خالق الاشیاء ہے، ھو اللہ ہے، ھو رب ہے، ھو معبود ہے، ھو معنی ہے، ھو علی العظیم ہے ، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، علیؑ العظیم میںؑ ہوں ...

مولا محمدؑ باقرؑ کی دعا کے جملے ہیں " و لا إله الا الله الحليم الكريم و لا اله الا الله العلى العظيم [2،1]

ترجمہ ، مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، کوئی الہ نہیں سوائے اللہ کے جو حلیم کریم ہے، اور کوئی الہٰ نہیں سوائے اللہ کے جو علیؑ العظیم ہے۔

ھو اللہ ہے، ھو علی العظیم ہے اور علی العظیم امیر المومنینؑ ہیں ۔ مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، علیؑ العظیم کے سوا کوئی اللہ نہیں، مولا باقرؑ فرما رہے ہیں، کوئی اللہ نہیں سوائے علیؑ کے...

قال امير المومنين ، انا هو [4،3] ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ ھو (وہ) ہوں...

قال امير المومنين ، انا معنى كل هو فى كتاب الله تعالىٰ [5]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، اللہ کی کتاب میں جہاں بھی ھو ہے اس کا معنی میں علیؑ ہوں ...

قال امير المومنين، أنا معنى المعانى و رب المثانى [6] ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ معانی (معنی کی جمع) کا معنی ہوں، میںؑ رب المثانی ہوں ۔

قال الامام جعفر الصادق ، انا هو و هو انا [7] ، امام صادقؑ نے فرمایا ، میںؑ وہ ہوں اور وہ بھی میںؑ ہی ہوں...

ھو، امیر المومنینؑ ہیں، قرآن میں جہاں بھی ھو ضمیر ہے، وہ امیر المومنینؑ کی طرف اشارہ ہے، اس سے مراد علیؑ ہیں ---

یہاں چند آیات پیش کی جا رہی ہیں، جن میں "ھو" ہے ---

---

(1) نهاية الاكمال فيمابه تقبل الاعمال، هاشم البحرانى

(2) مفاتح الجنان ص 1350،51،52

(3) خطب النادره امير المومنين ص 198

(4) كتاب انا هو ص 4 بحواله، اسرار الشريعه

(5) منهج العلم و البيان و نزهة اسمع و الصبيان ص 174

(6) كتاب، الطاعة متى تقوم الساعة ص 379

(7) الرسالة البغدادية ص 403

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِى فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (الانبیاء 33)

ترجمہ: اور ھو (وہ) ہی ہے جس نے دن اور رات کو خلق کیا اور سورج اور چاند کو سب آسمان میں تیر رہے ہیں --

اس آیت میں ھو، ضمیر ہے، اور ھو امیر المومنینؑ علیؑ ہیں ۔تو جب ھو ظاہر ہو جائے گا تو ترجمہ یہ ہو گا ---

اور علیؑ ہی ہے جس نے دن اور رات کو سورج اور چاند کو خلق کیا سب آسمان میں تیر رہے ہیں --

آگے آنے والی آیات میں ھو کو ظاہر کیا جائے گا، یعنی ھو کی ضمیر جس کی طرف لوٹ رہی ہے اس کا نام لکھا جائے گا ---

لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ (الأنعام ١٠٣)

ترجمہ: نگاہیں علیؑ کا ادراک نہیں کر سکتیں، اور علیؑ کو نگاہوں کا ادراک ہے، اور علیؑ دقیق اور باخبر ہے --

هُوَ ٱلَّذِى يُصَوِّرُكُمْ فِى ٱلْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ (آل عمران 6)

ترجمہ: علیؑ ہی تو ہے جو ماوں کے ارحام (پیٹوں) میں تمہاری صورتیں بناتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے، لا الہ الا ھو (لا الہ الا علیؑ، کوئی الہ نہیں سوائے علیؑ کے) علیؑ ہی زبردست حکمت والا ہے ---

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ مِنْهُ ءَايَٰتٌ مُّحْكَمَٰتٌ (آل عمران 7)

ترجمہ: علیؑ ہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں ---

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ ٱسْتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَسَوَّىٰهُنَّ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ (البقرہ ۲۹)

ترجمہ: علیؑ ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے خلق کیا جو کچھ زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان بنائے اور علیؑ ہر شے جانتا ہے ---

إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ (البقرہ ٣٧)

ترجمہ: یقیناً! علیؑ توبہ قبول کرنے والا بہت ہی زیادہ رحیم ہے ---

قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِۦمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِىَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ (البقرہ ١٣٦)

ترجمہ: کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کرتے، اور ہم علیؑ کے مسلمان ہیں ---

هُوَ ٱلَّذِى يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ (غافر 68)

ترجمہ: علیؑ ہی تو ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے، پھر جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس سے کہہ دیتا ہے کہ ہوجا تو وہ جاتا ہے ---

وَهُوَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْحَمْدُ فِى ٱلْأُولَىٰ وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَلَهُ ٱلْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَايسى (القصص 7)

ترجمہ: اور علیؑ اللہ ہے جس کے سوا کوئی علیؑ نہیں اور اول و آخر الحمد علیؑ کے لیے ہے، اور علیؑ ہی کے لیے حکم ہے اور علیؑ کی طرف لوٹائے جاو گے ----

آیات کی تعداد بہت زیادہ ہے یہاں چند کا ذکر کیا ہے، اللہ کی کتاب میں جہاں بھی "ھو اور اللہ" ہے وہ میرے مولاؑ امیر المومنینؑ ہیں --

أحمد بن إدريس، عن الحسين بن عبد الله، عن محمد بن عبد الله وموسى بن عمر، والحسن بن علي بن عثمان، عن ابن سنان قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام: هل كان الله عز وجل عارفا بنفسه قبل أن يخلق الخلق؟ قال: نعم، قلت: يراها ويسمعها؟ قال: ما كان محتاجا إلى ذلك لأنه لم يكن يسألها ولا يطلب منها، هو نفسه ونفسه هو، قدرته نافذة فليس يحتاج أن يسمي نفسه، ولكنه اختار لنفسه أسماء لغيره يدعوه بها لأنه إذا لم يدع باسمه لم يعرف، فأول ما اختار لنفسه: العلي العظيم لأنه أعلى الأشياء كلها، فمعناه الله واسمه العلي العظيم، هو أول أسمائه، علا على كل شيء. [1،2]

ترجمہ: سنان کہتا ہے کہ میں نے مولا رضاؑ سے سوال کیا: کیا مخلوق کو خلق کرنے سے پہلے اللہ اپنے نفس کی معرفت رکھتا تھا؟

مولاؑ نے فرمایا: ہاں!--- میں (راوی) نے کہا، کیا اللہ اس کو (یعنی، اپنے نفس کو) دیکھتا تھا، سنتا تھا؟

امامؑ نے فرمایا: وہ اس کا محتاج ہی نہیں تھا کیونکہ وہ ایسا نہ تھا کہ اپنے نفس سے کسی شے کا سوال کرے ---

(1) الکافی کتاب التوحيد ، باب: باب حدوث الأسماء حديث 2

(2) معاني الأخبار، باب: معنى الاسم

اور نہ اس (یعنی اپنے نفس) سے کوئی شے طلب کرتا تھا، وہ اس کا نفس ہے، اور اس کا نفس ہی وہ خود ہے۔ اس کی قدرت نافذ ہونے والی ہے، پس وہ محتاج ہی نہیں تھا کہ اپنے (نفس کا) نام رکھتا، مگر اس نے دوسروں کی خاطر اپنے کچھ نام رکھے، تاکہ وہ (مخلوق) اُسے (یعنی، اللہ کے نفس کو) اُن ناموں کے ذریعے پکاریں، چونکہ جب ناموں کے بغیر پکارا جاتا ہے تو پہچان نہیں ہو پاتی، تو پہلا نام جس کو اپنے نفس کے لیے اختیار کیا وہ " العلی العظیم " ہے، چونکہ وہ تمام کی تمام چیزوں سے بلند ہے، پس اس (علی العظیم) کی ماہیت و حقیقت " اللہ " ہے ---

وضاحت، مولاؑ نے فرمایا، اللہ کا نفس وہ خود ہے، یعنی نفس ہی خود اللہ ہے، پھر فرمایا، وہ اس کا محتاج نہیں کہ نفس اللہ کا کوئی نام ہو، یہ نام مخلوقات کے لیے رکھے گے تاکہ مخلوق اللہ کے نفس کو یعنی اللہ کو پکار سکے اس کی معرفت حاصل کر سکے ، نفس کا سب سے پہلا نام **العلی العظیم** ہے اور علی العظیم اسم اللہ سے بھی پرانا نام ہے، **العلی العظیم** معنی کا اسم ہے (ذاتی اسم) اور اللہ بھی معنی کا اسم (ذاتی نام) ہے (علی العظیم کی ماہیت اللہ ہے، اور **العلی العظیم** امیر المومنینؑ ہیں ۔ اسم اللہ اور اسم علی العظیم ذاتی نام ہیں ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا نفس الرحمان : میںؑ رحمان کا نفس ہوں --- [1]

امام باقرؑ فرماتے ہیں: اللہ نے اپنے نفس سے مراد ہمارےؑ نفوس لیے ہیں[2]---

مولا محمدؐ رسول اللہ امیر المومنینؑ کے بارے میں فرماتے ہیں ، وهو جنب الله ونفس الله ويمين الله عز وجل[3]

ترجمہ: اور علیؑ جنب اللہ ہیں، **علیؑ اللہ کا نفس ہیں**، علیؑ اللہ کا داہنا ہاتھ ہیں ---

وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُۥ ، اور اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔ (العمران 28) اور نفس اللہ مولا علیؑ ہیں --- [4]

اللہ تمہیں علیؑ سے ڈراتا ہے، ثابت ہوا کہ علیؑ اللہ کا نفس ہے، اور مولاؑ فرماتے ہیں، اللہ کا نفس وہ خود ہے، یعنی نفس اللہ ہی اللہ ہے

قال امیر المومنین، أنا نفس اَللّٰهُ ﷻ حقاً، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اللہ کا حقیقی نفس ہوں (سرائر و اسرار النطقاء ص 117)

---

(1) شرح خطبہ البیان ، محمد محمود ھدار شیرازی ص 169

(2) الکافی کتاب التوحید، باب النوادر، حدیث 11

(3) الفضائل - شاذان بن جبرئيل القمي - الصفحة ١٧٥

(4) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 454

اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ نے اپنے نفس کی تعریف کیسے کی ہے۔ مولاؑ ہی بتائیں گے---

قال امیر المومنین ، عرفهم نفسه بلا شبه ولا كيف[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اللہ نے اپنے نفس کی معرفت کسی بھی شبہ (گمان) اور کسی بھی کیفیت کے بغیر کرائی ہے---

اللہ کے نفس پر کوئی کیفیت نہیں، اور نہ ہی کسی قسم کا شبہ ہے، اور نفس اللہ ہیں امیر المومنینؑ ، میرا مولاؑ وہ نہیں جس پر زمانہ اثر انداز ہوتا ہے، میرا مولاؑ وہ نہیں جس پر خوشی اور غم وارد ہوتے ہیں، میرا مولاؑ ایک حالت سے دوسری حالت میں نہیں بدلتا، بلکہ میرا مولاؑ علیؑ وہ ہے جو کیفیت کا خالق ہے، علیؑ کا کیفیت سے کیا تعلق؟ اللہ کے نفس یعنی علیؑ کی معرفت ہی ایسے ہوئی کہ علیؑ پر نہ کوئی شبہ ہے اور نہ کسی کیفیت کا ادراک ہے ----

قال الامام الحسين يا ابن الأزرق أصف إلهي بما وصف به نفسه وأعرفه بما عرف به نفسه، لا يدرك بالحواس ولا يقاس بالناس، فهو قريب غير ملتصق، وبعيد غير متقص، يوحد، ولا يبعض، معروف بالآيات، موصوف بالعلامات، لا إله إلا هو الكبير المتعال[2]

ترجمہ: مولا حسینؑ فرماتے ہیں ، اے ابن ازرق! میںؑ اپنے اللہ کا وصف ایسے بیان کروں گا جیسے خود اس نے اپنے نفس کا کیا ہے، حواس اس (اللہ کے نفس) کا ادراک نہیں کر سکتے، اور نہ ہی اسے (اللہ کے نفس کو) لوگوں سے قیاس کیا جا سکتا ہے، وہ (نفس اللہ) بغیر چپکے اور چمٹے ہوئے قریب ہے، اور بغیر کٹے بعید ہے، وہ (نفس اللہ) واحد کہا جاتا ہے اس کے جزو نہیں کیے جا سکتے، وہ (نفس) نشانیوں سے پہچانا ہوا ہے، لا إله إلا ہو الكبير المتعال - (اللہ کے نفس علیؑ کو کسی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا، علیؑ بغیر چمٹے قریب ہے اور بغیر کٹے دور ہے علیؑ واحد ہے)

عن إبراهيم بن عمر قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام: يقول إن أمر الله كله عجيب الا انه قد احتج عليكم بما قد عرفكم من نفسه[1]

ترجمہ: امام صادقؑ فرماتے ہیں: بے شک اللہ کا ہر امر عجیب ہے، لیکن اس نے اپنے نفس کی معرفت کروا کر تم پر حجت تمام کر دی ہے

اللہ نے اپنے نفس یعنی علیؑ کی معرفت کروا کر مخلوق پر اپنی حجت تمام کر دی ----

---

(1) التوحيد شيخ صدوق، باب أنه عز وجل لا يعرف إلا به حديث 4

(2) التوحيد شيخ صدوق، باب التوحيد ونفي التشبيه حديث 35

اسرارِ محمدباقرؑ

(اس کتاب کے شروع میں باب، اسرار الف، ب ، نقطہ، میں جو روایت درج کی گی ہے اُسی کا یہ بعد والا حصہ ہے)

جب عبداللہ صباح نے مولاؑ باقرؑ سے حروف تہجی کے اسرار سنے تو وہ کھڑے ہوئے اور مولاؑ کے سر اور پیشانی پر بوسے دیے اور دعا دی اور سبوح قدوس و قدوس سبوح محمد و علی حقاً حقاً کہتے ہوئے مولاؑ کے سامنے زمین پر (سجدہ میں) گر پڑے ، اور جب سر اٹھایا تو اس نے مولا باقرؑ کو نہیں دیکھا بلکہ انؑ کی جگہ محمدؐ مصطفیٰ کو دیکھا، محمدؐ مصطفی فرما رہے تھے، أنا سبحان الله، يعنى منم خداوند پاک و پاکیزه و منزه از همه صفت و وصف، میںؐ سبحان اللہ ہوں، یعنی میں محمدؐ مصطفی پاک و پاکیزہ خدا ہوں، میںؐ ہر صفت سے اور ہر وصف سے بلند ہوں، یہ دیکھ اور سن کر عبداللہ پھر زمین پر (سجدے میں) گرے جب سر اٹھایا تو اب محمدؐ مصطفی کو نہیں دیکھا بلکہ انؐ کی جگہ امیر المومنینؑ علیؑ کو دیکھا، اور امیر المومنینؑ فرما رہے تھے ، أنا الحمدلله، يعنى منم آن خداوند كه آسمان و زمين حمد و ثنای من می گويند ، وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِه 1 میںؑ علیؑ الحمدللہ ہوں، یعنی میںؑ وہ خدا ہوں جس کی زمین و آسمان میں حمد و ثنا کی جاتی ہے، اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور یقیناً، ایسی کوئی شے نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو (یعنی زمین و آسمان میں اور تمام عالمین میں چھوٹی سے چھوٹی شے ریت کے ذروں سے لے کر ہر بڑی سے بڑی شے علیؑ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے) یہ دیکھ کر عبداللہ زمین پر گرے (سجدہ کیا) اور جب سر اٹھایا تو امیر المومنینؑ علیؑ کو نہ پایا بلکہ علیؑ کی جگہ سیدہؑ کو پایا، انہوںؑ نے سندس و اِستبرق کا قیمتی لباس زیب تن کیا ہوا تھاانؑ سے ہزار ہزار نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں، اور سیدہؑ فرما رہیں تھیں الا اله الا أنا الله، يعنى كه نيست به جز من خداوندى در هيچ مقامى نه در الهيت و نه در بشريت و نه در آسمان و نه در زمين الا من كه فاطمه الفاطرم و آفريننده روح هاي مؤمنان منم انى (هُوَ اللّٰهُ) الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (الحشر 59)

---

(1) بنی اسرائیل 44

سیدہؑ نے فرمایا، لا الہ الا انا اللہ ، یعنی میرےؑ سوا خدا نہیں، کسی بھی مقام پر میرےؑ سوا کوئی الہ نہیں، نہ الوہیت میں میرےؑ سوا کوئی خدا ہے، نہ بشریت میں میرےؑ سوا کوئی خدا ہے، نہ آسمان میں نہ زمین میں میرےؑ سوا خدا ہے، میںؑ فاطر ہوں میںؑ نے مومنین کی روحوں کو خلق کیا ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، بے شک میںؑ (وہ اللہ ہوں) جو خالق الباری ہے، مصور ہے اور اسی کے لیے (یعنی میرےؑ لیے) اسماء الحسنیٰ ہیں، پس عبداللہ نے پھر سجدہ کیا، اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو سیدہؑ کو نہ پایا بلکہ انؑ کی جگہ پر حسنؑ تشریف فرما تھے، بدر کامل شب چہاردہ کے مہتاب عالم تاب کی مثل میں نے انؑ کا رخِ انور دیکھا انہوںؑ نے مجھ سے فرمایا، أنا الله اکبر یعنی منم خداوند بزرگ تر از آسمان ها و زمین و مهتر منم أنا الله لا إله الا هو له الاسماء الحسنی ، میںؑ حسنؑ اللہ اکبر ہوں یعنی میںؑ بزرگ و عظیم خدا ہوں میںؑ زمین و آسمان سے بڑا ہوں اور سب سے بڑا ہوں، ، میںؑ اللہ ہوں لا الہ الا ھو جس کے لیے اسماء الحسنیٰ ہیں ، یہ سننے اور دیکھنے کے بعد عبداللہ نے پھر سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو مولا حسنؑ کی کو نہ پایا بلکہ وہاں حسینؑ تشریف فرما تھے، آپؑ کے لب اور دندان مبارک کا نور آفتاب پر غالب آ گیا اور مولا حسینؑ نے مجھ سے فرمایا، الا حول و الاقوة الا بالله العلی العظیم ، یعنی از من بیرون خداوندی نیست که عذاب کننده کافران منم، رهاننده مؤمنان منم، حسین علی منم حسن علی منم و فاطمه زهرا منم و علی الأعلی منم و محمد مصطفی منم

کوئی حرکت اور کوئی قوت نہیں سوائے اس اللہ کے جو علی العظیم ہے، مجھ حسینؑ سے باہر کوئی خدا نہیں، میںؑ کافروں کو عذاب دینے والا ہوں، اور مومنین کو نجات دینے والا ہوں، میں حسینؑ علیؑ ہوں، میںؑ حسنؑ علیؑ ہوں، میںؑ فاطمہؑ زہرا ہوں، میںؑ علیؑ الاعلی ہوں، میںؑ محمدؐ مصطفی ہوں، عبداللہ صباح نے یہ دیکھ کر سجدہ کیا اور جب سر اٹھایا تو حسینؑ کو نہ پایا بلکہ وہاں محمدؑ باقرؑ تشریف فرما ہیں، عبداللہ یہ دیکھ کر بے ہوش ہو گیا جب اسے ہواش آیا تو سجدہ کیا اور کہا سبوح قدوس محمد و علی حقاً حقاً ، (اے باقرؑ) آپؑ اول ہیں آپؑ ہی آخر ہیں آپؑ ظاہر ہیں آپؑ ہی باطن ہیں، اور آپؑ ہر شے پر قادر ہیں، یہ پیش آنے کے بعد عبداللہ صباح شہر مکہ کے درمیان آ کر پکارا! اے مکہ اور مدینہ کے لوگوں اے عراقِ عرب اور عجم، اے فارس اور کرمان کے لوگو ، اے کوفہ و بصرہ کے لوگو، بر من گواه باشد که خداوندِ من در آسمان و زمین نیست الا باقر پسرِ علی زین العابدین -

تم سب میرے گواہ رہنا، کہ سوائے محمدؑ باقرؑ ابن علیؑ زین العابدین کے زمین و آسمان میں میرا کوئی خدا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا (محمدؑ باقرؑ) کے اٹھارہ ہزار عالمین ہیں، وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہیں، وہ ہر شے پر قادر ہیں، یہ سن کر لوگ گروہ در گروہ عبداللہ کے گرد جمع ہونے لگے ان میں عبداللہ سے اختلاف تھا، وہ کہہ رہے تھے بوڑھا عبداللہ بھٹک گیا ہے گمراہ ہو گیا ہے ایک شور برپا ہو گیا، تو مولا محمدؑ باقرؑ نے عبداللہ کو آگ سے جلا دیا اور فرمایا، یہ مردِ دیوانہ ہو گیا ہے، یہاں تک کہ مخلوق کا ہنگامہ شور فتنہ بیٹھ گیا...

جب مولا محمدؑ باقرؑ گھر لوٹے تو جابر عبداللہ انصاری جابر جعفی، صعصعہ بن صوحان یہ سب جو مولاؑ کے ساتھ وہاں موجود تھے انہوں نے عرض کی، یا ولی الزمان، عبدالله صباح حق گفت مولاؑ! عبداللہ نے تو حق کہا تھا، پھر آپؑ نے اسے آگ سے کیوں ہلاک کر دیا ؟ ہم سب وہی گواہی دیتے ہیں جو عبداللہ صباح نے دی ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس کا کیا مطلب ہے (کہ اس کے حق کہنے پر بھی آپؑ نے اسے جلا دیا) مولا باقرؑ نے فرمایا، ہمؑ سے پردہ ہٹانا (یعنی ہماراؑ راز فاش کرنا) بہت خطرناک ہے، ہمؑ نے کبھی کچھ کھول کر نہیں کہا جب تک قائمؑ کا ظہور نا ہوجائے، اس کا مطلب قائمؑ کے ظہور کے بعد یہ کہا جائے گا، کیونکہ آج گواہی دینا ناتمام ہے (یعنی یہ گواہی تب مکمل ہو گی جب قائمؑ ظہور فرمائیں گے) پھر مولاؑ فرماتے ہیں، عبداللہ نے ہمؑ سے پردہ ہٹایا (یعنی ہماراؑ راز فاش کیا) تو جو ہمؑ سے پردہ ہٹائے گا ہمؑ اس کا پردہ ہٹا دیں گے ----[1]

قال امیر المومنین ، یا سلمان؛ أنا الذى طلبتنى القرون [2] بعد القرون ، انا الھهم و معبود هم [3]

امیر المومنینؑ سلمانؑ سے فرماتے ہیں ، میںؑ وہ ہوں جسے زمانوں کے بعد زمانوں نے طلب کیا ہے، میںؑ ان سب کا الہ (اللہ) ہوں اور ان کا معبود ہوں (تمام زمانے اور زمانے والے مجھؑ علیؑ کی عبادت کرتے ہیں)

---

(1) ام الکتاب ص 47 تا 49

(2) القرن "سو سال ، ایک زمانے کے لوگ، ایک گروہ کے بعد ایک گروہ" (المنجد)

(3) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة ص 411

الحمد علیؑ

١. مولا محمدؐ فرماتے ہیں, الحمد لله الذی عرفنی نفسه[1]، ترجمہ: حمد ہے اللہ کی جس نے اپنے نفس کی معرفت کرائی ---

٢. و اختارَ لنفسه اَحسنَ الآسمآءِ[2]، ترجمہ: اور اس نے اپنے نفس کے لیے احسن اسماء اختیار کیے ---

تمام اسماء الحسنیٰ اللہ کے نفس مولا علیؑ کے لیے ہیں ---

٣. قال امیر المومنین ، إن الله وله الحمد افتتح الحمد لنفسه وختم أمر الدنيا ومحل الآخرة بالحمد لنفسه[3]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، بے شک! اللہ وہ ہے جس نے حمد کا افتتاح اپنے نفس کے لیے کیا، اور دنیا کا خاتمہ اور محل آخرت اپنے نفس کی حمد سے کیا--

اللہ نے اپنے نفس کے لیے حمد کی ابتدا کی ، نفس اللہ مولا علیؑ ہیں، مولا علیؑ کے لیے ہی حمد ہے مخلوقات علیؑ کی ہی حمد کرتی ہیں ---

٤. قال امیر المومنین، نَحمَدُه كَمَا حَمِدَ نفسَه [4]، ترجمہ: ہم اس (اللہ) کی ایسے حمد کرتے ہیں جیسے اس (اللہ) نے اپنے نفس کی حمد کی ہے-

اللہ نے اپنے نفس کی حمد کی ، اور اللہ کا نفس وہ خود ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کا نفس ہوں ، علیؑ خود اپنی ہی حمد کرتا ہے- یعنی اسم موصوف والا مجسم اللہ ، معنی اللہ ، جو خالقِ اشیاء ہے، کی حمد کرتا ہے، مخلوقات نفس اللہ یعنی علیؑ کی حمد کرتی ہیں، علیؑ کی عبادت کرتی ہیں اور علیؑ سے ہی مدد مانگتے ہیں ---

زیارتِ جامع کبیرہ کے جملے ہیں- مولا علیؑ نقیؑ فرماتے ہیں ؛

٥. أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له كما شهد لنفسه وشهدت له ملائكته وأولوا العلم من خلقه لا إله إلا هو العزيز الحكيم[5]

---

(1) مفاتیح الجنان ص 1245 (2) ایضاً ص 1308

(3) الکافی کتاب التوحید، باب جوامع التوحيد حديث 7

(4) من لا يحضره الفقيه جلد 1 حديث 82/ 1481

(5) من لا يحضره الفقيه، جلد 2، زيارة جامعة لجميع الأئمة عليهم السلام حديث 3213

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں لا إلہ إلا اللہ کوئی الہٰ نہیں سوائے اللہ کے جو واحد اور لا شریک ہے، جیسا کہ اللہ نے اپنے نفس کے لیے گواہی دی، اور اس کے فرشتے گواہ ہیں، اور اس کی مخلوق میں سے صاحبانِ علم گواہ ہیں، کہ لا إلہ إلا ھو اس کے سوا کوئی الہ نہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے ---

اللہ نے اپنے نفس کے لیے گواہی دی کہ اس کے نفس کے بغیر کوئی اللہ نہیں، اور اللہ کا نفس میرا مولا علیؑ ہے ---

٦. قال الجعفر الصادق، إن الله تبارك وتعالی حمد نفسه علی هلاك الظلمة ، (معانی الاخبار، باب معنی الورع من الناس)

ترجمہ: بے شک اللہ نے اپنے نفس کی حمد کی ہے کہ وہ ظالموں کا ہلاک کرنے والا ہے ---

٧. قال الامام الحسن بن علی العسکری ، کان رسول الله حمد علیاً فی کل الصلاة (مناقب الحق صفحہ 53 ؛ علی اعلی عالی)

ترجمہ ، امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں، رسول اللہؐ ہر نماز میں علیؑ کی حمد کرتے تھے ---

٨. سلمان امیر المومنینؑ سے کہتے ہیں، مولاي، لك الحمد و الشكر ما أسرع قدرتك و ما اعظم مشيئتك (الطاعة متی تقوم اساعة ص 386)

یاعلیؑ، ہر حمد اور ہر شکر آپؑ کے لیے ہے، یاعلیؑ آپ کی قدرت کتنی سراعت والی ہے اور آپؑ کی مشیت کتنی عظیم ہے ---

٩. قال امیر المومنین، أنا علی کل شئ قدیر لی الحمد و الثناء علی سائر العباد ، (الطاعة متی تقوم اساعة ص 361)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ ہر شے پر قادر ہوں، ہر حمد میرےؑ لیے ہے اور ہر ثناء میرےؑ لیے ہے، تمام عبادت کرنے والے میریؑ ہی حمد و ثنا کرتے ہیں ---

- **أنا هو**

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : لي مع الله وقت لا يسعني ملك مقرب ولا نبي مرسل هو فيه أنا وأنا هو. (الوهيت اهل بيت (بہ اذن خداوندمتعال) **صفحہ 434)**

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میراؑ اللہ کے ساتھ (ایک) وقت ہے، جسے نہ کوئی مقرب فرشتہ برداشت کر سکتا ہے، اور نہ ہی کوئی نبی مرسل اس کا متحمل ہو سکتا، یہ وہ وقت ہے کہ جس میں --- میںؑ علیؑ وہ عزوجل ہوں- -- اور وہ عزوجل میں علیؑ ہوں --

- **هذه صفتی**

عن المفضل بن عمر عن جابر الجعفي يرفعه الى غلبا بن أحمد قال: دخل غلبا بن أحمد على علي أمير المؤمنين فقال له يا مولاي أنت أنت، فقال له: نعم يا غلبا أنا الذي آمنت بی بنو اسرائيل، وأنا الذي ناداني نوح فكنت له نعم المجيبون وأنا الذي ناداني ذا النون في الظلمات أن لا اله الا أنت سبحانك اني كنت من الظالمين، وأنا الذي ناديت موسى من الشجرة المباركة، وأنا الذي أرسلت الى مريم من نفخ فيها من روحنا، وأنا الذي رفعت ادريس مكاناً علياً، وأنا الذي أظهرت عيسى ورفعته الي وأنا الذي طلبتني القرون بعد القرون، وأنا الرحمن على العرش استوى، لي ما في السموات والأرض وما بينهما وما تحت الثرى وكل ذي روح ناطقة بأمري وما يسقط من ورقة الا أعلمها، ولا حبة في ظلمات البر والبحر ولا رطب ولا يابس الا بعلمي ولا اله غيري ولا معبود سواي وأنا الله الذي لا اله الا أنا، لي الأسماء الحسنى والمثل الأعلى والربوبية الكبرى والألوهية العظمى، يا غلبا كذب من شبهني بشيء أو شبه الأشياء بی و زعم أن الأبصار تدركني و الأفهام تلحظني والأشياء تسبقني وكيف يدرك من لا نهاية له ولا تعلم له كيفية ولا ماهية ولا كينونة ولا كمية فسبحان من هو هكذا لا كما وصفه الملحدون في أسمائه المبطلون في توحيده المشبهون بربوبيته المشركون بالوهيته يا غلبا هذه صفتي ولقد أتيناك من لدن حكيم خبير [1]

غلبا بن احمد امیر المومنینؑ علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، میرے مولاؑ ، آپؑ آپ ہیں ؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا ، ہاں اے غلبا میںؑ وہی ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائی، میںؑ وہی ہوں جسے نوحؑ نے ندا دی پس اسؑ کے لیے جواب دینے اور قبول کرنے والوں میں میںؑ ہی تھا، وہ میںؑ ہوں جسے نون (مچھلی) والے (یونسؑ) نے تاریکیوں [2] سے ندا دی اور (مجھؑ سے کہا) بے شک آپؑ کے سوا کوئی الہ نہیں آپؑ سبحان ہیں، اور یقیناً میں (یونسؑ) خاص ظالموں میں سے تھا، اور میںؑ وہ ہوں جس نے مبارک درخت سے موسیٰؑ کو ندا دی، میںؑ وہ ہوں جس نے (اسے) مریمؑ کی طرف بھیجا جس نے اسؑ میں ہماریؑ روح پھونکی، میںؑ وہ ہوں جس نے ادریسؑ کو بلند مکان کی طرف اٹھایا، میںؑ وہ ہوں جس نے عیسیٰؑ کو ظاہر کیا اور اٹھایا، میںؑ وہی ہوں کہ صدیوں کے بعد صدیاں جس کی جستجو کرتی ہیں، میںؑ الرحمان ہوں جو عرش پر غالب ہے ، جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ثریٰ [3] کے نیچے ہے سب میرےؑ لیے ہے ، ہر ذی روح (ہر وہ مخلوق جس میں روح ہے سب) میرےؑ حکم سے بولتے ہیں، کوئی پتہ نہیں گرتا سوائے اس کے کہ مجھےؑ اس کا علم ہے -

---

(1) ناصح الدولة الأمير جيش بن محمد جعفر بن محرز صفحه 37،436

(2) حضرت یونسؑ تین تاریکیوں میں تھے ، مچھلی کے پیٹ کی تاریکی، سمندر کی گہرائی کی تاریکی، اور رات کی تاریکی -

(3) تحت الثری ، الثری اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جو زمین کھودنے کے وقت نکلتی ہے -

خشکی پر اور سمندر کے اندھیروں میں کوئی دانہ کوئی ذرہ بھر نہ کچھ خشک نہ تر کچھ بھی نہیں سوائے میرےؑ علم کے ، میرےؑ علاوہ کوئی الہ نہیں اور نہ میرےؑ سوا کوئی معبود ہے، میںؑ اللہ ہوں جس کے سوا کوئی الہ نہیں ، میرےؑ لیے ہی اسماء الحسنیٰ اور مثل الأعلی ہے، میرےؑ لیے ہی بڑی ربوبیت ہے اور میرےؑ لیے ہی عظیم الوہیت ہے ، اے غلبا ! جس نے مجھؑ کسی شے سے تشبیہ دی یا کسی شے کو مجھؑ سے تشبیہ دی وہ جھوٹا ہے ، و زعم [1] أن الأبصار تدركني ؛ تحقیق! یہ یقینی طور پر جھوٹ ہے کہ نگاہیں میراؑ ادراک کر سکیں مجھؑ علیؑ کو پا سکیں، اور سمجھ فہم مجھؑ دیکھ سکے، اور کوئی شے مجھؑ سے سبقت لے جائے یہ یقینی طور پر جھوٹ ہے (ایسا ہو ہی نہیں سکتا) اور کیسے ادراک ہوسکتا ہے اسؑ کا جسؑ کی کوئی انتہا ہی نہیں ، تم اسؑ کی (یعنی مجھؑ علیؑ کی) کیفیت کا علم ہی نہیں رکھتے اور نہ اسؑ کی اصلیت جانتے ہو، نہ اسؑ کے ہونے کا نہ اس کے وجود کا علم رکھتے ہو، نہ اسےؑ ناپا تولا جاسکتا ہے نہ گِنا جا سکتا ہے، پس سبحان ہے وہؑ جو ایسا ہے (یعنی میںؑ سبحان ہوں جو ایسا ہوں) اس جیسا نہیں جیسے ملحدین نے ایک اسم میں باطل وصف بیان کیا ، انہوں نے اسؑ کی (یعنی میریؑ) توحید کو باطل سمجھا اسؑ کی (یعنی میریؑ) ربوبیت اور الوہیت کے ساتھ شرک کیا، اے غلبا ! یہ میریؑ صفت ہے اور یقیناً ہمؑ تمہیں حکیم خبیر لدن سے عطا کر چکے ہیں ---

مومنین ملاحظہ فرمائیں ، امیر المومنینؑ نے فرمایا ، جو ملحد یعنی جو بے دین ہیں وہ میریؑ توحید کو باطل سمجھتے ہیں میریؑ ربوبیت اور الوہیت میں شرک کرتے ہیں ----

امام محمدؑ باقرؑ نے فرمایا ، (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے نیچے ایک غیر تخلیق شدہ سمندر ہے جس کا نام **الوہیت** ہے (ام الکتاب ص 52،53)

بسم اللہ کے نیچے الوہیت ہے یعنی بسم الوہیت سے بلند ہے، اور الوہیت کا سمندر بسم اللہ کے نیچے بہتا ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، بسم اللہ الرحمن الرحیم میںؑ علیؑ ہوں --- (انیس المحبین)

---

(1) زَعَمَ زَعمًا و زِعْمًا و زُعْمًا و مَزْعَمًا ؛ زعم ؛ ایسی چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کے جھوٹ ہونے کا یقین ہو (المنجد)

• کربلا کا عجیب واقعہ

امام جعفر الصادقؑ نے مفضلؒ سے فرمایا، جب یزیدی لشکر نے امام حسینؑ سے جنگ پر خود کو آمادہ کر لیا اور صفیں تیار ہو گئیں، تو امام حسینؑ نے جبرئیل سے فرمایا؛ یا اخی من انا ؟ اے بھائی جبرئیل بتا --- میں کون ہوں ؟

قال جبرئیل؛ انت الله الذی لا إله الا هو الحی القیوم و الممیت و المحی ، جبرئیل نے کہا، آپؑ اللہ ہیں جس کے سوا کوئی الہ نہیں آپؑ الحی القیوم ہیں، آپؑ ہی زندگی اور موت دیتے ہیں، امام حسینؑ نے جبرئیل سے فرمایا؛ أفتری هذا الخلق المنكوس [1]: اس الٹی پیدا ہونے والی مخلوق نے خود سے جھوٹ گھڑ لیا ہے کہ یہ ان (اپنے اصحاب کی طرف اشارہ کیا) کے مالکؑ و سید (حسینؑ) کو ضعیف سمجھ کر قتل کر لیں گے ، لیکن وہ ایسا ہرگز نہ کر پائیں گے ، اور نہ اولیاء اللہ (یعنی میرےؑ اصحابؑ) سے ایسا کر پائیں گے، كما انهم لن يصلوا الى عيسى والى اميرالمومنين على سلام الله عليه ، ولكنهم عملوا ذلك ليحل عليهم العذاب بعد الحجة والبيان، جیسا کہ وہ لوگ جنہوں نے عیسیٰؑ اور امیر المومنینؑ علیؑ کے ساتھ کیا تھا ، وہ عیسیٰؑ اور امیر المومنینؑ تک نہ پہنچے لیکن انہوں نے (قتل کرنے کا) عمل کر دیا ایسا اس لیے ہوا تاکہ حجت اور بیان کے بعد ان پر عذاب آنا حلال ہو جائے....

پھر امام حسینؑ نے فرمایا ، يا جبرئيل انطلق الى هذا الملعون الضال الجاحد المنكوس ؛ اے جبرئیل ان باوجود جاننے کے انکار کرنے والوں الٹے پیدا ہونے والے گمراہ ملعونوں کے پاس جاو اور انہیں بتاو کہ تم کس سے لڑنا چاہتے ہو ...؟

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، پھر جبرئیل انجان غریب مرد کی صورت میں عمر بن سعد کے پاس گیا، وہ اپنے محافظوں اور کمانڈروں کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، جبرئیل صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا یہاں تک کہ عمر بن سعد کے سامنے جا کھڑا ہوا ....

عمر بن سعد نے اسے دیکھا، تو اسے شک ہوا اور گھبرا کر پوچھا، تو کون ہے ...؟

---

(1) **المنكوس** ؛ منکوس اس بچے کو کہتے ہیں جو پاؤں کی طرف سے (الٹا) پیدا ہو (بیان اللسان)

جبرئیل نے کہا، میں اللہ کے عابدوں میں سے ایک عبد ہوں ، میں تجھ سے پوچھنے آیا ہوں تو کس سے جنگ کرنا چاہتا ہے ....؟

عمر بن سعد نے کہا میں حسینؑ ابن علیؑ سے جنگ کرنے آیا ہوں یہ عبید اللہ ابن زیاد نے لکھا ہے کہ میں حسینؑ کو قتل کروں اور اُنؑ کا سر اس ملعون کے پاس لاؤں، جبرئیل نے کہا، ویحك تقتل رب العالمین و اله الاولین والآخرین وخالق السموات والأرض وما بینها، تجھ پر افسوس اے ملعون، (کیا) تُو عالمین کے رب کو قتل کرے گا، کیا تو اولین و آخرین کے الہ کو قتل کرے گا، زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (کیا) تو ان سب کے خالق کو قتل کرے گا؟ پھر امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا؛ یہ سن کر عمر بن سعد خوف زدہ ہوگیا اس نے اپنے سپاہیوں سے کہا اسے یہاں سے لے جاؤ سپاہی نیزے تلواریں لے کر جبرئیل کی طرف دوڑے ، پس جبرئیل نے ان کے چہروں پر تھوکا جس کے اثر سے وہ سب منہ کے بل زمین پر گر پڑے اور ابن سعد ملعون بھی اپنی کرسی سے اوندھا منہ کے بل زمین پر گر پڑا ، جب عمر ابن سعد اور اس کے ساتھی ہوش میں آئے اس وقت تک جبرئیل باہر نکل چکے تھے، انہیں کچھ نظر نہ آیا تو عمر بن سعد پر اور زیادہ خوف اور رعب طاری ہوا، ونظر الی اصحابه وقال : الویل لكم هل سمعتم بمثل ما مر علیكم وهل رأیتم مثل ما رأیتم ، اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا ویل (جہنم کی وادی کا نام) تم سب پر کیا تم نے کبھی کچھ ایسا سنا؟ جو تمہارے ساتھ ہوا ہے، کیا تم نے کبھی ایسا دیکھا (جو آج دیکھا ہے) وہ سب بولے! ہم نے ایسا کبھی نہ سنا نہ دیکھا کہ ایک شخص تجھ جیسے بادشاہ کے پاس آئے جس کے پاس اس قدر فوج دربان اور محافظ ہیں، اس کے باوجود ایک اجنبی شخص داخل ہوتا ہے نہ اسے کوئی جانتا ہے نہ کوئی دیکھتا ہے یہاں تک کہ وہ آپ کے ہاتھوں کے درمیان (یعنی اتنا قریب ہوتا ہے) اور وہ اس طرح بولتا ہے جیسا وہ بولا ، پھر ہم نے اسے پکڑنا چاہا کہ اسے لے جائیں اور قتل کر دیں اس نے ہمارے چہروں پر تھوکا جس سے ہم منہ کے بل زمین پر گر پڑے، تو عمر بن سعد ملعون نے کہا! مجھے بتاو یہ کیا ہے؟ اور یہ کیسا عمل ہے؟ ابن سعد کی یہ بات سننے کے بعد حاضرین میں سے ایک شیخ بولا، اللہ آپ کے عمل کی اصلاح کرے اے امیر! جو کچھ آپ نے دیکھا اس سے مت گھبرائیں ہوسکتا ہے کہ ابلیس لعین نے ہمیں اور آپ کو بے وقوف بنایا ہوتاکہ ہم اور آپ خوف زدہ ہو جائیں ۔

فقال عمر : ویحكم ان ابلیس من احد اعواننا ، ونحن من حزبه وجنده متفقین علی قتل ابن بنت رسول الله

یہ سن کر عمر بن سعد نے کہا، وہ (ابلیس) تم سب پر حکمران ہے، بے شک ابلیس ہمارے مدد گاروں میں سے ایک ہے ، ہم ابلیس کے گروہ اور لشکر میں سے ہیں، کیونکہ ہم رسول اللہؐ کی بیٹیؑ کے بیٹے کو قتل کرنے کے لیے متفق اور جمع ہوئے ہیں، تو ابلیس ہمیں کیسے دھوکہ دے سکتا ہے ؟ جہاں تک اس آدمی کا معاملہ ہے اس نے میرے دل کو پریشان اور بے چین کر دیا ہے، مجھے میرے کام (یعنی قتل حسینؑ) سے ہٹا دیا ہے، وہاں موجود لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اے امیر خدا آپ کو سلامت رکھے میں نے تصدیق کی ہے کہ میں اس آدمی کو جانتا ہوں اور یہاں میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا، عمر بن سعد نے کہا جو تو جانتا ہے مجھے بتا! اس شخص نے کہا، حسینؑ اور انؑ کے باباؑ (علیؑ) جادو سے کام لیتے تھے اور آپ کے پاس علیؑ کے بارے میں اس فن (سحر، جادو) کے متعلق بہت کچھ پہنچا ہو گا آپ نے سن رکھا ہو گا، اور ہمیں گمان ہے کہ علیؑ کی دلیل (نعوذ باللہ) جادو ہے، ابن سعد نے کہا، تم سچے ہو اور ٹھیک کہتے ہو میں نے اس جادو کے بارے میں سنا تھا اور یہ جو سب کچھ ہوا ہے جادو کے علاوہ کچھ نہیں ہوسکتا، اور جو میں نے اسی لمحے ذکر کیا کہ اگر تم نے مجھے انؑ کا جادو یاد نہ دلایا ہوتا تو میں جنگ سے پیچھے ہٹنے ہی والا تھا، لیکن اب میری کمان میرے پاس لاؤ کیونکہ میرا دل مضبوط ہو گیا ہے اور میرا خوف مجھ سے دور ہو گیا ہے اور میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ جس چیز پر تھے اور انؑ کا بیٹا (حسینؑ) جس چیز (یعنی جادو) پر ہے میں ان سے بری ہوں، عمر بن سعد نے یہ کہہ کر (مولا حسینؑ) کی طرف اپنا تیر چلایا کہ اني أول من يرمي سهمه في عسكر الساحر ، وامر الناس ان يتهيأوا بسلاحهم إلى قتال ابن بنت رسول الله ؛ میں سب سے پہلے (نعوذ باللہ) جادوگروں کے لشکر پر تیر پھینکوں گا، اور یہ کہہ کر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہؐ کی بیٹیؑ کے بیٹے کو قتل کرنے کے لیے ہتھیار تیار کریں ...

پھر مولا صادقؑ نے فرمایا ، لشکر یزید سے امام حسینؑ کے لیے سب سے پہلے دو حبشی نکلے ان کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے انگارے ہوں ، امام حسینؑ نے ان دونوں کو دیکھا اور جبرئیل سے فرمایا! میںؑ چاہتا ہوں کہ تم ان دونوں کو میرے پاس لاؤ، پس جبرئیل نے ہاتھ بڑھائے اور ان دو حبشیوں کو ان کے گھوڑوں کی پشت سے لے لیا اور مولا حسینؑ کے سامنے حاضر کیئے، امام حسینؑ نے انہیں بلند آواز سے فرمایا، لوٹ جاؤ اس طرف جس کی تم معرفت رکھتے ہو، (پس وہ دونوں حبشی اس شکل میں بدل گے جن کی وہ معرفت رکھتے تھے)

پس ان کالے ملعونوں کے دماغ میں لوہا داخل ہوا اور ان کے مقعد (دبر) سے باہر آیا۔ امام حسینؑ نے جبرئیل سے فرمایا، یہ دو لعین حبشی کون ہیں ؟ (ان لعینوں کی شکل دیکھو کہ کس کی شکل میں بدل گے ہیں) امام صادقؑ فرماتے ہیں ، پس جبرئیل نے دیکھا اور کہا مولاؑ یہ تو فلاں اور فلاں ہیں، پھر امام حسینؑ نے جبرئیل سے فرمایا، ان لعینوں کو میرےؑ قریب لا، جب وہ ملعون قریب آئے، تو ان سے فرمایا،

كيف رأيتما عذابي ونقمتي في مسوخيتكما ؟ قال : لقد رأينا اشد العذاب. فأخرجنا من المسوخية الى الابدان البشرية فقد عرفنا سبيل . الحق ، فارحمنا برحمة منك ، يا أرحم الراحمين قال: لا رحمكما الله هذا لكما

مولا حسینؑ نے پوچھا بتاؤ مسخ ہونے میں تم نے میراؑ عذاب اور میریؑ سزا کو کیسا پایا کیسا دیکھا ؟وہ بولے، ہم نے عذاب کو بہت شدید تر دیکھا پس آپؑ ہمیں اس مسوخیت سے نکال کر دوبارہ بشری بدن میں لائیں ہم نے حق کی راہ پہچان لی ہے ، تو اپنیؑ رحمت میں سے ہم پر رحم فرما اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم، امام حسینؑ نے فرمایا؛ یہ اللہ کا رحم تم دونوں کے لیے نہیں ہے، اے مردود! ایک کے بعد ایک مسخ شدہ شکل میں ایک ہزار سال عذاب دوں گا اس کے بدلے میں جو تم نے کمایا ہے....

فقالوا العفو اغفر لنا ، فقال : لا غفران لكما ولا رحمة ، فان رحمتي وعفوي للاولياء والأصفياء ، تو وہ کہنے لگے، ہمیں بخش دے (یا حسینؑ) ہمیں معاف کر دے، امام حسینؑ نے فرمایا، تمہارے لیے نہ بخشش ہے اور نہ رحمت ہے، بے شک میریؑ رحمت اور میریؑ بخشش اولیاء اور اصفیاء [1]، کے لیے ہے، اور بے شک میراؑ عذاب میریؑ سزا میریؑ دی ہوئی تکلیفیں اللہ کے ظالم دشمنوں کے لیے ہیں ---- [2]

---

(1) امام حسینؑ نے فرمایا میریؑ رحمت اور میریؑ مغفرت میریؑ بخشش اصفیاء کے لیے ہے، اصفیاء جمع ہے صفی کی صفی کون ہیں؟ زیارت وارثہ کا پہلا جملہ ہے السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اے حسین سلام ہو آپؑ پر اے آدمؑ صفی اللہ کے وارث، صفی اللہ کا معصوم نبیؑ ہے، اور امام حسینؑ فرما رہے ہیں، رحمتي وعفوي للاولياء والأصفياء؛ میریؑ رحمت اور مغفرت اولیاء اور اصفیاء (صفی) کے لیے ہے ---

(2) كتاب الهفت الشريف ص 97 تا 100 ،باب؛ الباب الاربعون، في معرفة قتل الحسين على الباطن في زمن بني أمية

ابو الحسین محمد بن علی الجلی کہتے ہیں عبداللہ نے کہا، (61 ہجری 10 محرم الحرام کو) میں طفوف [1] میں تھا، مجھے امام حسینؑ کی جنگ کے بارے میں معلوم نہیں تھا، دن اختتام پر تھا کہ اچانک اللہ نے میری آنکھوں سے پردے ہٹا دیے ، میں نے گھوڑوں کے ایک گروہ کو ان کے سواروں سمیت آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھا ، ان سواروں کے کپڑے سبز اور عمامے سرخ رنگ کے تھے ، وہ زمین سے آسمان کی طرف اٹھ رہے تھے یہ دیکھ کر میں نے آنکھیں پھیر لیں، میں نے پھر دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ہر گھوڑے کے پر ہیں وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے آسمان کی طرف بلند ہو رہے ہیں، میں انہیں دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ ساتویں آسمان پر پہنچ گے ----

وكشف الله عن بصري فتأملت القوم وعرفت كل امرئ منهم بنعته وصفته، فإذا هم العدة الذين كانوا بكربلاء مع مولانا الحسين منه السلام وإذا بمولانا الحسين علينا سلامه جالس على العرش بصورة الحسين منه السلام، ثم تقلب في عيني، فرأيته قد تقلب فى عدة صور منها ما عرفته ومنها ما جهلته، وإذا به يقول: ظن هذا الخلق المعكوس المنكوس أن يغلوا غالب الغالبين وديان يوم الدين هيهات هيهات كم لها من كرة [2] بعد كرة وغلطة بعد غلطة ثم يدركهم مني الانتظار فلا يزيدهم إلا عتوا واستكبار إلى ظهوري في كرة الكرات ورجعة الرجعات فأرميهم بقاطعة الأسباب وأليم العذاب وأنا العلي العظيم. [3]

اور اللہ نے میری بصیرت سے پردے ہٹا دیے ، پس میں نے ان لوگوں کو دیکھا اور انہیں ان کی تعریف اور ان کی صفت سے پہچان لیا، یہ سب وہ تھے جو کربلاء میں امام حسینؑ کے ساتھ تھے، اور جب میں نے امام حسینؑ کو دیکھا وہ عرش پر حسینؑ کی صورت میں تشریف فرما ہیں پھر میں نے نظریں جھکا لی، پھر میں نے امام حسینؑ کو کئی صورتوں میں بدلتے دیکھا جن میں سے کچھ کو میں جانتا تھا اور کچھ سے انجان تھا ، امام حسینؑ فرما رہے تھے ، اس الٹی پیدا ہونے والی منحوس مخلوق نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ غالب آنے والوں اور یوم الدین کے بدلہ لینے والے (قہر نازل کرنے والے) (یعنی ہمؑ) پر غالب آ جائیں گے، یہ حقیقت سے دور ہے یہ ناممکن ہے ، ان کے لیے ایک کے بعد ایک غلطی کے بعد غلطی ہے پھر وہ میرےؑ انتظار کو درک کریں گے ، میرےؑ ظہور تک ان کی گستاخی اور تکبر میں اضافہ ہوتا رہے گا پھر میرےؑ ظہور میں ایک کے بعد ایک واپس آئے گا ، پس میںؑ ان کے اسباب قطع کر دوں گا انہیں عذاب الیم کا مزہ چکھاؤں گا میںؑ العلی العظیم ہوں

---

(1) طف کربلاء کا دوسرا نام ہے ، کوفہ کے نزدیک فرات کے کنارے ایک بلند مقام ہے - (2) کرۃ، ایک بار، ایک حملہ، ایک لاکھ (بیان اللسان)

(3) رسالته: روايات يرويها ابو الزهيبة (المناظرات و الردود جلد 1 ص 208)

امام حسینؑ فرماتے ہیں، لا حول و الاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ، یعنی از من بیرون خداوندی نیست که عذاب کنندہ کافران منم، رهاننده مؤمنان منم، حسین علی منم حسن علی منم و فاطمه زهرا منم و علی الأعلی منم و محمد مصطفی منم [1]

کوئی حرکت اور کوئی قوت نہیں سوائے اس اللہ کے جو علی العظیم ہے، مجھ حسینؑ سے باہر کوئی خدا نہیں، میںؑ کافروں کو عذاب دینے والا ہوں، اور مومنین کو نجات دینے والا ہوں، میں حسینؑ علیؑ ہوں، میںؑ حسنؑ علیؑ ہوں، میںؑ سیدہؑ ہوں، میںؑ علیؑ الاعلی ہوں، میںؑ محمدؐ مصطفی ہوں .

زیارۃ عاشوراء کے جملے ہیں، زائرِ حسینؑ کہتا ہے ... **اسلام علك ايها النور الساطع و الضياء ، و الشهاب الثاقب و الحجة علىَ العالم،عليك يا مولاي السلام، أتيتك يا مولاي زائراً عارفاً بفضلك متبرنا ممن نصب نفسه لحربك و قصد لقتالك، برئت منه ، أنت خالق الموت و الفناء أنت الحي الدائم الأزل القديم، و رب الأرباب، اسلام عليك و علىَ المقام سبحانك يا من ظهر بالناسوتية و غاب باللاهوتية يا معدن الملكوت، يا احي لا يموت جئتك زائراً مقتصداً أبتغي فضلك و رحمتك ، سبحانك الله العلي العظيم ، انك أرحم الراحمين** [2]

ترجمہ، سلام ہو آپؑ (حسینؑ) پر اے واضح اور روشن نور، اور شہاب ثاقب اور کائنات کی حجتؑ پر میرا سلام، آپؑ ہی کے لیے سلام (تعظیم) ہے میرے مولاؑ، میں آپؑ کے فضل کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کی زیارت کرنے آیا ہوں، ہم ان سے بری ہیں جنھوں نے جنگ کے لیے آپؑ کا رخ کیا اور آپؑ کے قتل کا قصد کیا، میں ان سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں، آپؑ موت اور فنا کے خالق ہیں، ایسے زندہ ہیں کہ جسے موت نہیں، آپؑ ازل سے موجود رہنے والے ہیں، اور (آپؑ) ربوں کے رب ہیں، آپؑ پر سلام اور آپؑ کے سبحان مقام پر سلام، اے وہ (حسینؑ) جو ناسوتیت (عالم اجسام) کے ساتھ ظاہر ہوا، اور لاھوتیت (ابد، ازل، الوہیت) میں غائب ہے، اے وہؑ (حسینؑ) جہاں سے بادشاہی (پروردگاری) وجود پاتی ہے، اے وہؑ زندہ جسے موت نہیں آپؑ کا زائر آپؑ کا فضل اور آپؑ کی رحمت چاہتا ہے، اے سبحان اللہ علی العظیم (حسینؑ) بے شک آپؑ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم ہیں -----

---

(1) ام الکتاب

(2) رسائل الحكمة العلوية (ابو سعید میمون الطبرانی) **ص 315، 16**

- **هو العلی العظیم**

عن یونس بن ظبیان قال: دخلت علی مولاي ابي عبد الله، فقلت مولاي أوجدني اسم امير المؤمنين في القرآن فقال: اقرأ آية الكرسي فقرأتها الى أن انتهيت الى قوله وهو العلي العظيم. فقال: هو والله ربك ورب آبائك الأولين ورب كل شيء. [1]

یونس کہتے ہیں کہ میں مولا جعفر الصادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا! مولاؑ میرے لیے قرآن میں امیر المومنینؑ کا نام تلاش فرمائیں، پس مولاؑ نے مجھ سے فرمایا، آیت الکرسی پڑھ ، میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ میں قول علی العظیم تک پہنچا، یہاں مجھے روک کر امامؑ فرمانے لگے ، اللہ کی قسم وہ (یعنی علی العظیم، یعنی امیر المومنینؑ) تمہارے اور تمہارے آبا و اجداد کے رب ہیں، علی العظیم اولین کے رب ہیں، علی العظیم ہر شے کے رب ہیں...

- **نفس اللہ**

امام رضاؑ سے پوچھا گیا جب کچھ خلق نہ ہوا تھا تب کیا اللہ اپنے نفس کو دیکھتا تھا اس کی باتیں سنتا تھا؟ امامؑ نے فرمایا ، وہ اس کا محتاج نہیں کیونکہ هو نفسه وَنَفْسُهُ هُوَ؛ اس (اللہ) کا نفس وہ خود ہے، اسکی ذات اس کا نفس ہے اور اسکا نفس اسکی ذات ہے.... (الکافی کتاب التوحید باب حدوث الاسماء، معانی الاخبار)

و ذکر مولانا نور الدین جعفر البدخشي فِي كتاب "خلاصة المناقب" **أن المصطفیٰ مع علو مقامه و جلاله قدره توجه بوجهه نحو اليمن و فتح جيبه فبان صدره الكريم وقال؛ انی لاجد نفس الرحمن من جانب اليمن**[2]

ترجمہ ، اویسؑ قرنی کے باب میں یہ حدیث موجود ہے، بے شک مولا محمدؐ رسول اللہ نے اعلیٰ و بلند مقام اور جلال کے ساتھ اپنا چہرہ یمن کی جانب کیا ، انؐ کا سینہ کریم کُھلا، اور فرمایا، یقیناً ! میںؐ (محمدؐ) یمن کی جانب سے رحمان کے نفس (اویسؑ) کی خوشبو پاتا ہوں.....

امام رضاؑ نے فرمایا ، اللہ کا نفس وہ خود ہے اللہ کا نفس اس کی ذات ہے ، اور مولا محمدؐ فرما رہے ہیں، اویس رحمان کا نفس ہیں، دنیا جہاں علیؑ کو دیکھ رہی ہیں (یعنی، نفس اللہ) وہاں اویسؑ ہیں، مومنین اپنی معرفت اور ظرف کے مطابق حقیقت کا ادراک فرمائیں گے....

---

(1) رسالة الأمير ناصع الدولة ص 433 (2) مجالس المومنين (القاضی نور الله المرعشی التستری) جلد 1 ص 482 مجلس الرابع

- **قل ھو اللہ احد**

امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں علیؑ سورہ اخلاص کی حقیقی تفسیر ہوں --- میںؑ توحید کا جسم ہوں ، میںؑ ہی قل ھو اللہ احد ہوں --

میںؑ ہی اللہ الصمد ہوں، میںؑ ہی لم یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہوں، میںؑ واحد ہوں، میں ہی بے مثل ہوں، سورہ اخلاص میریؑ

شان میں نازل ہوئی --- سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرےؑ بارے میں ہے ---

مولا صادقؑ نے فرمایا ، امیر المومنینؑ کا نسب قل ھو اللہ احد ہے --- (رسالۃ ناصح الدولۃ الأمیر جیش)

ابو عبداللہ اسحاق بن محمد باسنادہ مرفوعًا انہ سئل مولانا الباقر عن نسب الرب، فقال؛ خمس کلمات بخمس صلوٰۃ، اللہ احد محمد، الصمد فاطر (فاطمہ) لم یلد الحسن و لم یولد الحسین و لم یکن مولانا امیر النحل (امیر المومنین) کفواً احد [1]

ترجمہ ، مولا باقرؑ سے رب کے نسب کے بارے میں سوال کیا گیا، تو مولاؑ نے پانچ کلمات پانچ صلوۃ (درود) کے ساتھ کہے ...

1۔ اللہ احد ؛ محمدؐ ہیں ، (اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ)　　2۔ الصمد ؛ فاطر (فاطمہؑ) ہیں (اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ)

3۔ لم یلد ؛ حسنؑ ہیں (اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ)　　4۔ و لم یولد ؛ حسینؑ ہیں (اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ)

5۔ و لم یکن کفواً احد ؛ امیر المومنینؑ علیؑ ہیں (اللھم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ)

عن المفضل عن جابر قال قال مولانا الباقر منه السلام ما من سورة في القرآن إلا لعلي فيها ذكر . فقال له رجل: فأين ذكره في: قل هو الله أحد ؟ قال مولانا الباقر للرجل: إن سورة قل هو الله أحد كلها ذكر أمير المؤمنين وأنه أحد صمد [2]

جابر کہتے ہیں مولا محمدؐ باقرؑ نے فرمایا ، قرآن میں کوئی سورہ ایسا نہیں جس میں علیؑ کا ذکر نہ ہو ، (وہاں بیٹھے) ایک شخص نے کہا، سورہ قل ھو اللہ احد میں علیؑ کا ذکر کہاں ہے ؟ پس امامؑ نے اس شخص سے فرمایا ؛ بے شک ساری کی ساری سورہ قل ھو اللہ احد امیر المومنینؑ علیؑ کے ذکر میں ہے، بے شک وہؑ احد ہیں وہؑ صمد ہیں ----

---

(1) منھج العلم و البیان و نزھۃ اسمع و الصیان، مولف ابن کبوخ ص82

(2) کتاب الجواھر الأبی سعید میمون الطبرانی (المناظرات و الردود جلد 1 ص 224)

وقد روي عن مولانا جعفر الصادق منه السلام أنه قال بمحضر من الشيعة ما الله آية الا لعلي منها ذكر ، قال له يا مولاي أين ذكره في قل هو الله أحد، : فتبسم مولانا وقال وان نسبة [1] أمير المؤمنين قل هو الله أحد، ثم قرأ فبأي آلاء ربكما تكذبان فقال مولانا ولا بشيء من آلانك يا علي [2]

مولا جعفر الصادقؑ نے اپنے شیعوں کی موجودگی میں فرمایا ؛ قرآن میں اللہ کی کوئی ایسی آیت نہیں جس میں علیؑ کا ذکر نہ ہو، تو وہاں حاضر لوگوں میں سے ایک نے مولاؑ سے پوچھا ، قل ھو اللہ احد میں علیؑ کا ذکر کہاں ہے، یہ سن کر مولا مسکرائے اور فرمایا، بے شک امیر المومنینؑ کا نسب قل ھو اللہ احد ہے، پھر مولاؑ نے آیت پڑھی، تو اپنے رب کے کون کون سے احسانات جھٹلاؤ گے ،پھر فرمایا، یاعلیؑ آپؑ کے احسانات کے علاوہ کچھ نہیں ----

قال امير المومنين ؛ أنا المنفرد بالوحدانية فى الذات العالية و أنا الذى لا أتجسد فى جسد و لم أتبعض فى قسم و لم أدخل فى عدد ، أنا الواحد الأحد لم الد و لم اولد و لم يكن لى كفواً احد و انما ظهرت لهم بصورة التانيس حتى أثبت الحجة عليهم و الزمتهم الدعوة اعرف ذلك يا سلمان ؛ فمن يقول أنى أكلت و شربت و نكحت و لى ولد و أتبعض و أتجزا أو دخلت فى الأجزاء أو الأجساد الناسوتية فقط كفر و جحد عن الحق [3]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ،میںؑ بلند ترین ذات میں واحدانیت کے ساتھ منفرد ہوں، میںؑ وہ ہوں جو کسی جسم میں مجسم نہیں ہوتا اور نہ حصوں میں تقسیم ہوتا ہوں اور نہ ہی عدد میں داخل ہوتا ہوں، میںؑ الواحد الاحد ہوں، نہ میںؑ نے کسی کو جنا اور نہ میں کسی سے جنا گیا ، اور نہ میراً کوئی ہمسر ہے، میںؑ صرف ان (مخلوق) کے لیے اس صورت میں ظاہر ہوا تاکہ مجھ سے مانوس ہوں اور میںؑ ان پر حجت ثابت کروں اور دعوت کو لازم کروں، اور جان لو اے سلمانؑ ؛ جو کہتا ہے کہ میںؑ (علیؑ) کھاتا ہوں پیتا ہوں اور نکاح کرتا ہوں ---

---

(1) نِسبَة، کسی کے خاندانی رشتہ کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، (بیان اللسان)

(2) رسالة ناصح الدولة الأمير جيش بن محمد بن جعفر بن محرز، ص 439

(3)كتاب، الطاعة متى تقوم الساعة ص 380

اور بچہ پیدا کرتا ہوں اور حصوں میں تقسیم ہوتا ہوں، یا جس نے میرےؑ بارے میں ایسا کہا کہ میںؑ جز ہوں یا میںؑ اجزا میں داخل ہوتا ہوں یا اجسامِ ناسوت میں داخل ہوتا ہوں تو اس نے صرف اور صرف کفر کیا ، اور حق کا انکار کیا ------

امیر المومنینؑ نے فرمایا،، میںؑ نے عبادت کی تاکہ انسان کو عبادت کا طریقہ سکھا سکوں، ورنہ مجھےؑ عبادت کی کیا ضرورت میںؑ عبادتوں کا خالق ہوں، میں نماز کا رب ہوں، میںؑ مرکزِ مسجود ہوں، دنیا میں جو بھی کہی بھی سجدہ کرتا ہے دراصل وہ مجھےؑ ہی سجدہ کرتا ہے ---

مولاؑ نے سجدہ کیا ، نماز پڑھی، روزے رکھے عبادت کی، دعا کی تاکہ ہمیں شعور حاصل ہو اور عبادت کا طریقہ جان جائیں یہ سب ہم ناقص العقول کو تعلیم دینے کے لیے کیا ---- اور ہم اس ہستی کو حقیقت میں عبادت و اعمال کا محتاج سمجھ بیٹھے ---

قال جعفر الصادق لبشار الشعيري؛ اذهب ادع إلى أنني حي وأنني لم ألد ولم أولد زلم يكن الي كفوا أحد [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ، جاؤ اور مجھےؑ پکارو،، بے شک میںؑ حئ ہوں زندگی عطا کرتا ہوں --- میںؑ نہ کسی سے جنا گیا اور نہ میںؑ نے کسی کو جنا ، اور میراؑ کوئی ہمسر نہیں ---

امام علیؑ النقی فرماتے ہیں، لیس ربی فی القرآن الا و ھو ذات علی[2]، مولاؑ فرماتے ہیں ، قرآن میں علیؑ کی ذات کے علاوہ کوئی رب نہیں--

امیر المومنینؑ نے فرمایا، انا ھو فی اللاھوت ، فرمایا، میںؑ لاہوت میں وہ ہوں --- (کتاب، الواحدہ)

محمد بن سنان کہتے ہیں کہ مولا جعفر الصادقؑ نے فرمایا ....

علیؑ کا نام عالمِ لاھوت میں واقع ہے و علی ھو اللہ و اللہ ھو علی اور علیؑ اللہ ہے اور اللہ ہی علیؑ ہے--- [3]

کتاب اللہ میں جہاں بھی، **رب ہے، اسم اللہ ہے، ھو ہے،** اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں ----

---

(1) کتاب، الجواهر الأبی سعید میمون الطبرانی ص 236

(2) مناقب الحق ص 42

(3) کتاب التجریر في الرد علی من یقول علی اسم الناسوت و الله اسم اللاهوت ص 26 (المناظرات و الردود الجزء الثانی)

- **العلي الكبير**

زیارتِ ناحیہ کے جملے ہیں، امام العصر قائمؑ آل محمدؐ مولا علیؑ اکبرؑ کے لیے فرماتے ہیں ---

اَسَّلَامُ عَلیَ عَلّیِ الکَبِیرِ، اَسَّلَامُ عَلیَ الرَّضِیعِ الصَّغِرِ

ترجمہ: سلام ہو علیؑ الکبیر (علیؑ اکبر) پر سلام ہو شیر خوار اصغرؑ پر ---

<u>مولا قائمؑ آل محمدؐ مولاؑ علیؑ اکبر ابن الحسینؑ کو علیؑ الکبیر فرما رہے ہیں۔ علیؑ اکبر علیؑ الکبیر ہے۔ کیا ہے علیؑ الکبیر ؟</u>

أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِيُّ ٱلْكَبِيرُ ؛ ترجمہ: بے شک اللہ ہی علی الکبیر ہے ، {لقمان 30} (اللہ ، علی الکبیر ہے اور مولا قائمؑ فرماتے ہیں علیؑ اکبر ، علیؑ الکبیر ہیں)

اب ہم جو بھی علی الکبیر کا ذکر کریں گے وہ علیؑ اکبر بن الحسینؑ ہیں ----

دعا کے جملے ہیں ۔

أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ: آپ اللہ ہے کوئی الہٰ نہیں سوائے آپ کے ---

انتَ رَبُّ الْعالَمِینَ أَنْتَ اْللهُ: آپ عالمین کے رب ہیں، آپ اللہ ہیں ---

لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیمُ: کوئی الہٰ نہیں سوائے آپ کے جو رحمان الرحیم ہیں ---

أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ الْعَلِیُّ الْکَبِیرُ آپ اللہ ہیں کوئی الہٰ نہیں سوائے آپ کے آپ علی الکبیر ہیں ---

علی الکبیر کے سوائے کوئی الہ نہیں، اور علی الکبیر علیؑ اکبر ہیں ۔

یعنی لا الہ الأ علیؑ اکبر--- دعا کے اگلے جملے ہیں، جو کہ علیؑ الکبیر کی بات کی جا رہی ہے--

أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ مَلِکُ یَوْمِ الدِّینِ أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیمُ أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ الْعَزِیزُ الْحَکِیمُ أَنْتَ اللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ مِنْکَ بَدْئُ کُلِّ شَیْئٍ وَ اِلَیْکَ یَعُودُ کُلُّ شَیْئٍ أَنْتَ اْللهُ الَّذِی لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ لَمْ تَزَلْ تَزالُ أَنْتَ اْللهُ لاَاِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ خالِقُ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ، أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ خالِقُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ، أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہُ کُفُواً أَحَدٌ أَنْتَ اْللهُ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ أَنْتَ الْمَلِکُ الْقُدُّوسُ اَلسَّلاَمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیزُ

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحانَ االلہ عَمَّا يُشْرِكُونَ أَنْتَ االلہ الْخالِقُ الْبارِئُ الْمُصَوِّرُ لَکَ الْاَسْماءُ الْحُسْنَی يُسَبِّحُ لَکَ مَا فِي وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ أَنْتَ االلہ لاَ إِلهَ إِلاَّ أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعالِي وَالْكِبْرِياءُ رِدَاؤُکَ[1]

ترجمہ: علیؑ الکبیر (علیؑ اکبر) آپؑ لا الہ الأ اللہ ہیں، آپؑ مالک یوم الدین ہیں، آپؑ اللہ ہیں آپؑ کے سوا کوئی الہ نہیں، علیؑ الکبیر آپ غفور و رحیم ہیں، آپؑ اللہ ہیں آپؑ (علیؑ الکبیرؑ) کے سوائے کوئی الہٰ نہیں ،آپؑ بہت زیادہ غلبے والے اور حکمت والے ہیں، آپؑ اللہ ہیں آپؑ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ، (علیؑ الکبیر) آپؑ ہی سے ہر شے کی ابتداء ہے، اور آپؑ ہی کی طرف لوٹنا ہے، آپؑ اللہ ہیں آپؑ کے سوائے کوئی اللہ نہیں، (علیؑ اکبر) آپؑ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے، آپؑ اللہ ہیں سوائے آپؑ کے کوئی الہٰ نہیں ، آپؑ خیر کے خالق ہیں، آپؑ اللہ ہیں نہیں کوئی الہ سوائے (علیؑ الکبیر) آپؑ کے جو جنت اور جہنم کا خالق ہے، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہٰ نہیں سوائے آپؑ کے ، (علیؑ اکبر) آپؑ احد ہیں، آپؑ صمد ہیں، آپؑ **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَہٗ كُفُواً أَحَدٌ ہیں** ،آپؑ بے نیاز ہیں، نہ آپؑ نے کسی کو جنا ، اور نہ آپؑ کسی سے جنے گے ، آپؑ اللہ ہیں آپؑ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ،آپؑ بادشاہ ہیں قدوس ہیں، سلامتی والے امن دینے والے اور نگہبان عزت والے زبردست متکبر ہیں، اللہ (علیؑ الکبیر) پاک ہے اس سے جسے اس کا شریک بناتے ہیں، (علیؑ اکبر) آپؑ اللہ ہیں جو خلق کرتا ہے سنوارتا ہے، صورت بنانے والا ہے، (علیؑ الکبیر) آپؑ ہی کے لیے اسماء الحسنی ہیں، (علیؑ اکبر) آپؑ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، آپؑ غلبے والے اور حکمت والے ہیں، (علیؑ الکبیر) آپؑ اللہ ہیں کوئی الہٰ نہیں سوائے آپؑ کے، (علیؑ اکبر) آپؑ کبیر متعال ہیں، (علیؑ الکبیر) کبریائی آپؑ کی چادر ہے ----

علیؑ اکبر بن الحسینؑ ، علیؑ الکبیر ہیں، اور علیؑ الکبیر اللہ ہے جو لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَہٗ كُفُواً أَحَدٌ ہے۔ کبریائی علیؑ اکبر کی چادر ہے ۔

قال امیر المومنین علی ؛ أنا العلي الكبير [2]؛ امیر المومنین علیؑ نے فرمایا، میںؑ علی الکبیر ہوں ، یعنی! میںؑ علیؑ اکبر ہوں ---

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 1262/ 1263

(2) سرائر و اسرار النطقاء صفحہ 117

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم

ترجمہ: کوئی حرکت اور کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ کے جو العلی العظیم ہے ---

اللہ العلی العظیم ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، **العلیؑ العظیم** میںؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں ---

مولا باقرؑ فرماتے ہیں: کوئی حرکت اور کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ کے جو علیؑ العظیم ہے ---

قال امیر المومنین ، أنا اللہ الخفی (مناقب الحق صفحہ 35) **(خفی، چھُپانا**، فیروز اللغات)

ترجمہ ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ چھُپایا ہوا اللہ ہوں .... (میںؑ وہ اللہ ہوں جو چھپا ہوا ہے)

دعا جوشن کبیر کے جملے ہیں۔ لَا یُعبَدُ اِلاَّ ھو[1] : ھو (علیؑ) کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہوسکتی ---(مفاتیح الجنان ص **193**)

صرف ھو (معنی اللہ یعنی علیؑ) کی عبادت کرنی ہے ھو کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہو سکتی --- اسی لیے مولا رضاؑ نے فرمایا ؛

اشهد ان كل معبود من لدن عرشك الى قرار أرضك باطل الا وجهك جل جلالك، (مصاح المتهجد، مسند الامام رضا ج 2 ص 44)

ترجمہ ؛ میں گواہی دیتا ہوں، کہ عرش سے لے کر زمین تک ہر معبود باطل ہے، سوائے تیرے چہرے کے جو جل جلالہ ہے---

کون ہے اللہ کا چہرہ؟ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کا چہرہ ہوں، ثابت ہوا علیؑ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہو سکتی، عرش سے فرش تک فقط علیؑ ہی معبود ہیں --- صرف قائمؑ آل محمدؑ معبود ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، قرآن میں جہاں جہاں اسم **"اللہ"** آیا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہوں، اور جب بھی جہاں بھی اسم اللہ لیا جاتا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہی ہوتا ہوں، میںؑ اللہ کی حقیقت ہوں ----

لك السجود يا رب يا معبود يا محمد يا فاطر، ياعلي يا مجيب ياعلي لك الوحدانية ياعلي لك الالهية ياعلي لك الربوبية ياعلي (كتاب، الدستور)

ترجمہ ، آپ کے لیے سجدے ہیں اے رب اے معبود اے محمدؑ اے فاطر (فاطمہؑ) اے قبول کرنے والے علیؑ تیریؑ ہی واحدانیت ہے یاعلیؑ تیریؑ ہی الہیت ہے یاعلیؑ تیری ہی ربوبیت ہے یاعلیؑ ----

رسولؐ اللہ کا علیؑ کی طرف دعوت دینا (خطبہ بیعت الدار)

خطبہ طویل ہے یہاں مختصر پیش کیا جائے گا۔ **سلمان سے روایت ہے**، کہ مولا محمدؐ رسول اللہ نے مجھے بلایا جس دن آپؐ ام سلمہؑ کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے، وہاں آپؐ کے خاص اصحابؓ کی جماعت موجود تھی جن میں مقداد بن اسود الکندی، ابوذر غفاری، عمار یاسر، ابو ایوب خالد بن زید انصاری کل ملا کر چالیس افراد موجود تھے، محمدؒ بن ابی بکر بھی موجود تھے اور وہ اس وقت کم عمر تھے، ہمیں وہاں کھانا کھلایا گیا، پھر رسول اللہؐ نے فرمایا، اطمینان رکھو بے شک تم خیر پر ہو، اور جو تمہیں دعوت دی گی ہے وہ خیر کی دعوت ہے، سنو! جو تمہارا نبیؐ کہے اس پر ایمان لاؤ،۔۔۔ اني ادعوكم الي على ابن ابى طالب كما ادعوكم الى الله عزوجل، ان علي مولاي و مولاكم، ان نبوتى تحة ولاية علي ابن ابى طالب، اني خلقت من نور ذات علي، ان علياً باريكم فاعرفوه، ان علياً الهكم فاتتقوه، ان علياً فاطركم فارهبوه، ان علياً معاقبكم فخافوه، ان علياً شاهدكم و قايدكم، ان علياً رازقكم فاسئلوه، ان علياً هو المعطي، ان علياً قريبٌ مجيب فادعوه يستجيب لكم ان كنتم صادقين، ان علياً ربكم فامنوابه و يغفرلكم ذنوبكم، ان علياً معبودكم فاعبدوه ولا تشركوابه شئياً، ان علياً خالق السموات و لارض، و رب المشارق و المغارب، ان علياً هو الحي لا إله الا هو، ان علياً لا تدرک الابصار و هو يدرک الابصار و هو اللطيف الخبير، ان علياً لايحد و لايوصف ولا ينعت و لم يلد و لم يلد و لم كين له كفواً احد " ان علياً هو الله لا اله الا هو اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُه سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَه مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَه اِلَّا بِاِذْنِه یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِه اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَۚ-وَ لَا یَـُٔوْدُه حِفْظُهُمَاۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ "

ترجمہ ، میںؐ (محمدؐ) تمہیں علیؑ کی دعوت دیتا ہوں جیسے اللہ کی طرف تمہیں دعوت دی، بے شک علیؑ میراؑ اور تم سب کا مولاؑ ہے، بے شک میریؐ نبوت علیؑ کی ولایت کے ماتحت ہے، میریؐ خلقت علیؑ کی ذات کے نور سے ہوئی ہے، علیؑ تم سب کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے تو اسؑ کی معرفت حاصل کرو، علیؑ تم سب کا الہٰ ہے پس اسؑ سے ڈرو اس کا تقوی اختیار کرو، علیؑ تم سب کا فاطر (فطرت پر خلق کرنے والا) ہے، پس ظاہری اور باطنی طور پر اسے (ترک کرنے) سے ڈرو، علیؑ ہی تمہیں سزا دینے والا ہے، پس اسؑ سے خوف کھاؤ، علیؑ تمہارا گواہ تمہارا قائد ہے، علیؑ تم سب کو رزق دینے والا ہے پس علیؑ سے ہی مانگو علیؑ ہی عطا کرنے والا ہے، بے شک علیؑ قریب ہے قبول کرنے والا

ہے پس علیؑ سے دعا مانگو اگر تم سچے ہو تو وہؑ قبول کرے گا، علیؑ تم سب کا رب ہے اس پر ایمان لاؤ اسی سے معافی مانگو وہؑ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، بے شک علیؑ تم سب کا معبود ہے پس اس کی عبادت کرو اور کسی بھی شے کو علیؑ کا شریک مت ٹھراو، علیؑ زمین و آسمان کا خالق ہے مشرق اور مغرب کا رب ہے، علیؑ موت و حیات کا محتاج نہیں اسؑ کے سوا کوئی الہ نہیں، آنکھیں علیؑ کو درک نہیں کر سکتیں لیکن علیؑ کو آنکھوں کا ادراک ہے، علیؑ بہت ہی پیچیدہ اور ہر شے کی خبر رکھنے والا ہے، علیؑ لامحدود ہے اسؑ کو بیان نہیں کیا جاسکتا ،نہ علیؑ کو کسی کو جنا اور نہ علیؑ نے کسی کو جنا اور نہ ہی کوئی علیؑ کا ہمسر ہے، علیؑ ہی حی و قیوم اللہ ہے اسےؑ نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسیؑ کا ہے، کون ہے علیؑ کے علاوہ جو تمہاری شفاعت کر سکے؟ سوائے علیؑ کے حکم کے، اسےؑ ہر شے کا علم ہے جو کچھ اسکے سامنے ہے یا نیچے ہے کوئی بھی علیؑ کے علم سے کسی شے کے ذریعے احاطہ نہیں کرسکتا مگر جس کے لیے وہؑ چاہے، اسؑ کی کرسی آسمانوں اور زمینوں سے وسیع ہے اور وہؑ علیؑ العظیم ہے --- (یہ باتیں ہو رہی تیں) امیر المومنینؑ گھر میں تشریف لائے، رسولؐ اللہ نے فرمایا یاعلیؑ میںؑ آپؑ کو آپؑ کی عزت کی قسم دے کر سوال کرتا آپ کی عزت آپ کے جلال سے ہے، ابھی مولا محمدؐ کلام کر رہے تھے امیر النحل امیر المومنینؑ نے ایک شخص کو غائب کردیا، ہمارے ہاں عظیم نور پھیل گیا اس نور کا ادراک کوئی نہیں کرسکتا تھا، نور کی شدت کی وجہ سے ہم پر غشی طاری ہوگی یہ سب کچھ ہم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور ہم عقلیں اور حواس کھو رہے تھے، ہم مدہوش تھے ہم نے کہا (یاعلیؑ) تو سبحان ہے، آپؑ کی شان عظیم ہے ہم آپ پر ایمان لائے اور آپؑ کے رسولوں کی بھی تصدیق کرتے ہیں، ہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو سجدے میں نہ ہو، جب ہم پر ہیبت طاری تھی ہم زور سے ہل رہے تھے ہماری روحیں نکل رہی تھیں اور ہم پر موت کی کیفیت طاری تھی ہم اپنی عقل سے کچھ نہیں کر پا رہے تھے، ہماری روحیں ہمارے اجسام سے جدا ہو گئیں یہاں تک کہ دن میں ہم چند لمحے اسی حالت میں رہے، پھر ہمیں افاقہ ہوا، افاقہ ہونے کے بعد ہم نے رسولؐ اللہ کو دیکھا، رسولؐ اللہ نے ہم سے فرمایا، کتنی دیر اس حالت میں رہے؟ ہم نے کہا ایک لمحہ یا اس بھی کم، قال سبع لیالی و ثمانیۃ ایامٍ تم سات راتیں اور آٹھ دن اس حالت میں رہے، پس موجودہ آدمیوں میں سے دو نے کفر کیا اور کہا یہ تو کھلا جادو ہے .... (منہج العلم و البیان و نزھۃ اسمع و الصیان ص 83 تا 87 (خطی)

- **حجت پر حجت**

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: و ان قُلتَ فهو هو فالهاءُ و الواوُ كلامُهُ، و ان قُلت الهواء نسبةٌ فالهواء من صنعه[1]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں: اگر تم کہو! کہ فھو ھو (وہ وہی ہے) تو پس ھاء اور واؤ ھو کا کلام ہے، اور اگر تم کہو ھو نسبت ہے تو ھو بھی ھو کی مخلوق ہے.....

ھو کلام ہے ھو کا! اور ھو مخلوق ہے ھو کی، یعنی کوئی ہے جو قائمؑ کا بھی ھو ہے، مولا مہدیؑ عالمین پر حجت ہیں عالمین پر ھو (اللہ) ہیں، اور یہ ھو بھی کسی ھو کی مخلوق ہے، کوئی ہے جو مہدیؑ پر بھی حجت ہے، کوئی ہے جو مہدیؑ کا بھی الہٰ ہے، کوئی ہے جسے مہدیؑ سجدے کرتے ہیں، ہر محجوج نے اپنی حجت کو سجدے کیے ہیں، جیسے جنابِ آدمؑ فرشتوں پر حجت تھے فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا، جنابِ یعقوبؑ پر حضرت یوسفؑ حجت تھے یعقوبؑ نبی ہوتے ہوئے اپنے بیٹے یوسفؑ کو سجدہ کیا، جادو گروں نے موسیٰؑ کو سجدہ کیا حضرت یحیٰؑ پر حضرت عیسیٰؑ حجت تھے ابھی ظاہراً دنیا میں عیسیٰؑ اور یحیٰؑ تشریف نہیں لائے لیکن ماں کے پیٹ میں یحیٰؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو سجدہ کیا، مولا قائمؑ آل محمدؑ پر جو حجت ہے قائمؑ اسے سجدے کرتے ہیں، وہ حجت کون ہے؟

عن الإمام الحسن العسكري انه نحن حجج الله على خلقه وجدتنا فاطمة عليها السلام حجة الله علينا [2،3]

ترجمہ: مولا حسنؑ عسکری فرماتے ہیں: بے شک ہمؑ مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں اور ہماریؑ جدہؑ فاطمہؑ ہمؑ پر اللہ کی حجت ہیں ---

مولاؑ فرما رہے ہیں سیدہؑ ہمؑ (محمدؐ و آل محمدؐ) پر حجت ہیں جیسے ہمؑ مخلوق پر حجت ہیں، ہماری توحید مہدیؑ ہیں اور مہدیؑ کی توحید فاطمہؑ ہیں، ہم مہدیؑ کی عبادت کرتے ہیں اور مہدیؑ فاطمہؑ کی عبادت کرتے ہیں، ہم مہدیؑ کو سجدے کرتے ہیں اور مہدیؑ فاطمہؑ کو سجدہ کرتے ہیں۔

---

(1) خطب النادرہ امیر المومنین عربی ص 25 / اردو ص 22

(2) كتاب الحجة و الولاية النورية شرح اصول الكافى ج2 ص 106

(3) الأسرار الفاطمية – الشيخ محمد فاضل المسعودي – الصفحة ١٥٤

أن يكون قوله (عليه السلام): والأصحاب إشارة إلى ما روي عنهم: لنا مع الله حالات: هو فيها نحن، ونحن هو، وهو هو، ونحن نحن[1]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں: ہمارےؑ لیے اللہ کے ساتھ حالات کچھ ایسے ہیں، جن میں، وہؑ (ھو) ہمؑ ہیں، اور ہمؑ وہؑ (ھو) ہیں ، اور ھو (وہ) ھو (وہ) ہے اور ہمؑ ہمؑ ہیں جبکہ وہ ہمؑ ہیں اور ہمؑ وہ ہے ---- [2،3]

نحنؑ بھی مولاؑ ہیں اور ھوؑ بھی ہم ثابت کر چکے ہیں ھوؑ ہی نحنؑ ہے اور نحنؑ ہی ھوؑ ہے، یعنی: ہم (نحن) بھی علیؑ ہے، اور ھوؑ (وہ) بھی علیؑ ہے۔ لیکن جب ھو کہے کہ ھو ھو تو وہ ھو کی ھو فاطمہؑ ہے۔ یعنی: ہمارےؑ اور فاطمہؑ کے ساتھ حالات کچھ ایسے ہیں: ہمؑ فاطمہؑ ہو جاتے ہیں اور فاطمہؑ ہمؑ ---- لیکن فاطمہؑ فاطمہؑ ہے اور ہمؑ ہمؑ ہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں --- آئمہؑ توحید کی حقیقت ہیں، اور فاطمہؑ ام توحید ہیں فاطمہؑ توحید کی مالک ہیں ---

حضرت رسول الله وقتی به چهره حضرت ام ابیها نگاه می کردند، می فرمودند من در چهره تو خدا را می بینم [4]

رسول اللہ جب سیدہؑ کے چہرے کی طرف دیکھتے تو فرماتے، میںؑ (محمدؐ) آپؑ کے چہرے میں خدا کو دیکھ رہا ہوں ---

قولو جابر ابن عبدالله انصاری تفعل محمد خروج بیعت الفاطمة الزهراء : قال محمد الرسول الله بباب الفاطمیه – السلام علیک یا صاحب اسرارِ کُنة کنزاً مخفیة و اوّل و آخر دلیل طهارت الله و علیک سلام یا صاحب وجود الله و سلام بنت نورالله و علیک سلام ام بقیة المومنین و ام ثار الله و ام عصمة الله و ام باب الله – قالو انا فضائل بشرفِ عبادت الله یا شافی المومنین، اقرت فضلته اصحاب الجنت و منکر اصحاب الجهنم " [5،6]

---

(1) مكيال المكارم – ميرزا محمد تقي الأصفهاني – ج ٢ – الصفحة ٢٩١

(2) امامت اور انسانِ کامل، خمینی ، ص 100 (3) کلمات المکنونه

(4) شراب طهور اول ص ١٢١، ١٢٢ (سید احمد نجفی) ؛ کتاب فضیلت ص ١٣٠

(5) کتاب فضیلت ١٨٩

(6) کتاب النبراس (نوشته ده نفر از علماء که خطبه های آل محمد را جمع کرده اند)

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب سیدہؑ (فاطمہؑ) کے گھر سے باہر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے سیدہؑ (کے گھر) کے دروازے سے فرمایا ، سلام ہو تجھ (سیدہؑ کے گھر کے دروازے) پر (جو) میں چھپایا ہوا خزانہ تھا (قول) کے رازوں کا مالک ہے --- اور (جو) اللہ ﷻ کی طہارت کی پہلی اور آخری دلیل ہے (اے سیدہؑ کے گھر کے دروازے) میراؐ (محمدؐ کا) سلام --- اے اللہ ﷻ کے وجود کے مالک (باب سیدہؑ) میراؐ سلام --- اور اللہ ﷻ کے نور (محمدؐ) کی بیٹی پر سلام --- اے مومنین کو باقی اور قائم و دائم رکھنے والی اصلؑ میراؐ سلام --- اے اللہ ﷻ کے خون (حسینؑ) کی ماں میراؐ سلام --- اے اللہ ﷻ کی عصمت کی اصل اور اللہ ﷻ کے باب کی اصل مجھ محمدؐ کا سلام --- وہ کہنے لگے ، اے اللہ ﷻ کی عبادت کے شرف اے مومنین کو شفاء دینے والے (سیدہؑ کے گھر کے دروازے)--- میںؐ اقرار کرتا ہوں (ان فضائل کا) --- پس جو ان فضائل کا اقرار کرے گا وہ جنتی ہے اور جو انکار کرے گا وہ جہنمی ہے ---

وضاحت ؛ یہ تمام فضائل سیدہؑ کے گھر کے دروازے کے ہیں مولا محمدؐ سیدہؑ کے گھر کے دروازے کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں تو "اللہ کے قول، ' میں چھپایا ہوا خزانہ تھا " کے رازوں کا مالک ہے ، اے سیدہؑ کے گھر کے دروازے تو اللہ کی عصمت کی پہلی اور آخری دلیل ہے --- اے سیدہؑ کے گھر کے دروازے تو اللہ کے وجود کا مالک ہے--- تو اللہ کی عبادت کا شرف ہے اور مومنین کو شفاء دیتا ہے --- اللہ اکبر جسؑ کے گھر کی چوکھٹ اللہ کی عصمت کی دلیل ہو، جس چوکھٹ کو محمدؐ سلام کرے جو چوکھٹ اللہ کے وجود کی مالکہ ہو تو اس چوکھٹ کی مالکنؑ خود کیا ہو گی ----؟

العلي المتعالﷻ

قال امیر المومنین ، یا سلمان، أنت الرسول و ربك اسمي و أنا رب الارباب، أنا المنفرد بذاتي، فمن قال انی علی شئ جعلنی محمول و المحمول عاجز و العجز لا يقع بی و يكون القائل أنكرنی و لم يعرفنی و من قال انی فی شئ يكون قد حصرنی و أوقع علی العجز و جحد قدرتی و نكر معرفتی و من يقول أنی من شئ فيكون جعلنی مخلوق و أنا الخالق و أنا منشئ الأشياء ، أنا المنفرد بالوحدانية و أنا الواحد الأحد الفرد الصمد العلی المتعال الأزل ، معنی المعانی و علة العلل ، غاية الغايات و رب المثانی ، إله الأله ة مبدی البدايات و منهی النهايات ، أنا العلی الكبير المتعال ، أنا لا تقع علی الأسماء و لا الصفا و لا الحروف و لا النقط، و أنا المنفرد المتجرد المنزه عن سائر النعوت و الصفات و انما ظهرت لخلقی بذاتی تانيسا للعباد حتی يؤمن من آمن و تثبت الحجة علی القوم الكافرين

(کتاب ، الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 393)

ترجمہ ، مولا علیؑ امیر المومنینؑ نے سلمانؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ، اے سلمانؓ! تم رسول ہو اور میراؑ نام تمہارا رب ہے، اور میںؑ رب الارباب (ربوں کا رب) ہوں، میںؑ اپنی ذات کے ساتھ تنہا ہوں، پس جس نے کہا کہ میںؑ کسی شے پر ہوں تو اس نے مجھےؑ محمول (لدا ہوا، اٹھایا گیا) سمجھا اور محمول عاجز ہے اور مجھؑ علیؑ پر عاجزی واقع نہیں ہوتی (یعنی، جو کسی شے پر لدا ہوا ہو یا سوار ہو وہ عاجز ہوتا ہے اور علیؑ کو کوئی شے اٹھائے ہوئے نہیں بلکہ علیؑ ہر شے کو اٹھائے ہوئے ہے) جو اس کا قائل ہے (کہ علیؑ کسی شے پر ہے تو) اس نے میراؑ انکار کیا اور وہ تو مجھےؑ کبھی پہچانتا ہی نہیں تھا، اور جس نے کہا کہ میںؑ کسی شے میں ہوں تو اس نے میریؑ حد مقرر کی اور مجھےؑ حد میں لایا مجھےؑ محدود کیا اور جس نے مجھےؑ محدود کیا اس نے میریؑ قدرت کا انکار کیا اور میریؑ معرفت کا انکار کیا ، اور جس نے کہا کہ میںؑ کسی شے سے ہوں تو اس نے مجھےؑ مخلوق سمجھا میںؑ تو خالق ہوں اشیاء کا بنانے والا ہوں، میںؑ واحدانیت (توحید) میں یکتا ہوں، میںؑ ازل سے واحد ہوں احد ہوں اکیلا صمد بے نیاز علی تعالی ہوں، معانی کا معنی ہوں وجہوں کی وجہ ہوں، انتہاؤں کی انتہا ہوں، میںؑ مثانی کا رب ہوں، میںؑ الہٰ کا الہٰ ہوں، میںؑ ابتدا اور انتہا کا پیدا کرنے والا ہوں، میںؑ علیؑ الکبیر المتعال (علی الکبیر تعالیٰ) ہوں، مجھؑ پر نہ کسی نام کا اطلاق ہوتا ہے نہ کوئی صفت مجھؑ تک رسائی حاصل کر سکتی ہے نہ کوئی حرف مجھؑ تک پہنچ سکتا اور نا کسی نطق کا مجھؑ پر اطلاق ہوتا ہے، میںؑ تنہا بے نیاز ہوں میںؑ تمام نعتوں سے اور تمام صفات سے پاک ہوں، میںؑ نے صرف اپنی مخلوق کے لیے خود کو ظاہر کیا ہے تاکہ بندے میریؑ ذات سے مانوس ہو جائیں، یہاں تک کہ مومن ایمان لائے اور کافروں کی قوم پر حجت ثابت ہو جائے ---

- اننی انا اللہ لا إلہ الا انا

ہم اسم اللہ پر اور معنی اللہ پر تفصیل سے بات کر چکے ہیں لیکن ہم نے چاہا کہ یہاں مزید چند آیات اور ان کی تفسیر پیش کی جائے ۔ ہم امیر المومنینؑ کے اسماء الحسنی پر بات کر چکے ہیں اور ان چند اسماء پر بھی بات کر چکے ہیں جو اسلام کے علاوہ مذاہب میں ہیں اور یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مولا علیؑ کے کس قدر ظہور ہیں ہر عظیم مقدس قدسی ذات جو پہلے زمانوں میں گزری ہیں وہ مولا علیؑ کا ہی ظہور تھا یا اس ہستی کو مولا علیؑ نے بھیجا ہے مثال کے طور پر مولا علیؑ فرماتے ہیں میںؑ پہلا آدمؑ ہوں ، میںؑ نوح ہوں، میںؑ ابراہیمؑ ہوں، یوسفؑ ہوں، عیسیٰؑ و موسیٰؑ ہوں اور مولاؑ یہ بھی فرماتے ہیں انؑ سب کو میںؑ ہی مبعوث کرنے والا ہوں یعنی یہ سب مولا علیؑ کے ظہور تھے، ہم یہاں دو روایات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جو عام طور پر امیر المومنینؑ کے فضائل کے مقابلے میں استعمال کی جاتیں ہیں اور اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے ، احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ہمیںؑ رب نا کہو یا ہمیں اللہ نا کہو یا ہمیںؑ ربوبیت سے پاک رکھو پھر جو چاہو ہماریؑ شان میں کہو ہرگز ہمؑ تک نہ پہنچ پاؤ گے، اور دوسری حدیث ہے کہ، جو ہمیںؑ نبی سمجھتا ہے ہم ان سے بیزار ہیں ہماراؑ ان سے کوئی تعلق نہیں ۔ ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن جب ہم امیر المومنینؑ کے اسرار کی بات کرتے ہیں تو بات کچھ اور ہوتی ہے، مولا علیؑ کے کتنے ظہور ہیں اور کتنے اسماء ہیں اس کا ادراک کوئی نہیں کر سکتا ، ہم ایک مثال سے بات آسان کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حدیث میں ہے کہ جو ہمیںؑ نبی کہے گا ہمؑ اس سے بیزار ہیں ، اور امیر المومنینؑ کو نبی نہیں کہا جاسکتا کیونکہ مولاؑ اس دور میں نبی بن کر ظاہر نہیں ہوئے جبکہ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، توریت میں میراؑ نام ایلیاء ہے اور ایلیاءؑ نبی تھے ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں أنا آدم و أنا نوح و أنا **ابراهيم** و أنا موسى و أنا عيسى و أنا محمد أنتقل فی الصور كيف أشاء من رآنی فقد رآهم فقد رآنی و لو ظهرت للناس فی **صورة واحدة** لهلك فی الناس [1]

میںؑ آدم ہوں، میںؑ نوح ہوں، میںؑ ابراہیمؑ ہوں، موسیٰؑ ہوں، میںؑ عیسی ہوں، میںؑ محمدؐ ہوں میںؑ جس صورت میں چاہوں منتقل ہوتا

---

(1) مصابيح الدجى الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية ج 2 ص 70 ؛ طوالع الأنوار ج 1 ص 94

ہوں جس کسی نے مجھے دیکھا اس نے انہیں دیکھا جس نے انہیں دیکھا اس نے مجھے دیکھا اگر میںؑ لوگوں کے لیے ایک ہی صورت میں ظہور کرتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے ---- ملاحظہ فرمائیں حضرت ابراہیمؑ نبی تھے موسیٰؑ نبی تھے، بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ امیر المومنینؑ کے ایسے ظہور ہیں ایسے مقامات ہیں جن میں اور جہاں وہؑ نبیؑ بن کر ظاہر ہوئے تھے لیکن اس ظہور کو نبی نہیں کہا جاسکتا اور یہ حکم بھی اسی ظہور سے تعلق رکھتا ہے، لیکن دوسرے ظہور جو نبی کی صورت میں تھے بلکل نبی کہا جاسکتا ہے یہ عقیدہ امامؑ کے فرمان کے مطابق ہے اس میں کوئی غلو نہیں ، اسی طرح ہمیںؑ رب نہ کہو یا اللہ نہ کہو کا معلمہ ہے، جہاں مولاؑ نے ہمیں منع کیا ہے تو ہم بھی نہیں کہتے، جہاں مولاؑ خود فرما رہے ہیں تو اس کا اقرار کرنا ہم پر واجب ہو جاتا ہے ورنہ کفر لازم آئے گا، آسان الفاظ میں یہ کہ جیسے دوسرے اسماء مولاؑ کے ہیں ویسے ہیں مقام الوہیت بھی مولا علیؑ کے مقامات میں سے ایک ہے اسم اللہ بھی میرے مولا علیؑ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے یہ بھی انہیں کا ایک روپ ہے ---

اصول کافی یہ حدیث ہم پہلے پیش کر چکے ہیں لیکن حجت کی خاطر ایک بار دوہرا رہے ہیں۔---

سائل نے مولا صادقؑ سے پوچھا ، مولاؑ ما ھو؟ وہ کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا ، وہ رب ہے وہ معبود ہے وہ اللہ ہے ، لیکن میریؑ مراد اللہ سے ان حروف کا ثابت کرنا نہیں، (ا،ل،ہ =الہ) اور نہ رب کا ، بلکہ میریؑ مراد وہ معنی ہے جو اشیاء کا خالق اور صانع ہے اور ان حروف (الہ، اللہ) کا ذکر کرنے سے وہ معنی مراد جس پر اللہ، الرحمن، الرحیم، العزیز کا اطلاق ہوتا ہے ----

مولاؑ فرما رہے ہیں، اسم اللہ کا اطلاق معنی پر ہوتا ہے، یعنی جو اللہ نام ہے وہ معنی کے لیے مخصوص ہے اور معنی کے سوا کسی کو اللہ کہنا کفر ہے، معنی کیا ہے؟ مولا سجادؑ فرما رہے ہیں، نحن معانیہ (المناقب، کتاب عتیق صفحہ 126)

ہمؑ اس کے معانی ہیں، اور یہاں مولاؑ نے معانی جمع استعمال کیا ہے ، یعنی ہمؑ سب اس کے معانی ہیں ....

ثابت ہوا کہ اسم اللہ محمدؐ و آل محمدؐ سے مخصوص ہے ان کے علاوہ کسی کو اللہ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اللہ کا اطلاق معنی پر ہوتا ہے

اسم اللہ ذات است حسین

لفظ الہ اور رب کا اطلاق مظہر اللہ اور خلیفۃ اللہ پر ہوتا ہے جیسا کہ آیات قرآنیہ اور احادیث اہل بیتؑ اس پر شاہد عدل ہیں یہ نہ تو شرک ہے اور نہ ہی کفر، اس آیت میں لفظ الہ سے مراد امامؑ بر حق ہے ----

وَقَالَ اللهُ لا تَتَّخِذُوا الهين التين إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونَ (سوره انحل آیت ۵۱)

خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ دو دو الہ (اللہ) نہ بناؤ (الہ) اللہ تو بس وہی یکتا ہے اور صرف مجھ سے ہی ڈرتے رہو ---

امام صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: لا تتخذ و امامین انما هو الامام واحد

دو امامؑ نہ بناؤ، امامؑ برحق ایک ہی ہے، یعنی صرف اہلبیتؑ سے امامؑ ہے، یہاں الہ (اللہ) امامؑ کے معنی میں آیا ہے --- [1]

قرآن و تفسیر میں واضح حکم ہے **الہ** امامؑ ہے، اور اصول کافی میں ہے کہ مولاؑ صادقؑ سے پوچھا گیا نام **اللہ** کس سے نکلا ہے؟

فرمایا، **اللہ**، **الہ** سے نکلا ہے --- لہذا امامؑ کو اللہ کہنا کوئی کفر اور شرک نہیں ہے بلکہ حقیقی عقیدہ اہل بیت بحکم اہل بیت ہے ---

في قوله تعالى: (اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴾ : المروي عن الرضا: (هاد لأهل السماوات وهادٍ لأهل الأرض) [2]

اللہ تعالی کا یہ قول: اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے، اس آیت کے بارے میں مولا رضاؑ فرماتے ہیں، اللہ زمین و آسمانوں کا نور ہے یعنی آسمان والوں کے لیے اور زمین والوں کے لیے ھادی ہے ----

قال الباقر، أنا هادی السماوات و الأرض [2] مولا باقرؑ فرماتے ہیں، زمین اورآسمانوں کا ہادی میںؑ ہوں ...

اس بات کی تائید مولا جعفر الصادقؑ کا یہ فرمان کر رہا ہے ...

قال الإمام الصادق عليه الصلاة والسلام إن المقصود من إله السماوات وإله الأرض هو جدنا أمير المؤمنين عليه الصلاة والسلام.

وكل من ينكر هذا المعنى يشي بأنه لم يفهم آية (الله نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) [3]

---

(1) اسرارِ طاهرين ص 57،58

(2) مصابيح الدجى الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية جلد 1 ص 68،69

(3) حسين سيد الشهداء حقيقة بلا انتهاء ص 74 بيروت لبنان (تاليف، عالم ربانی آية الله سيد احمد النجفى)

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، زمین اور آسمانوں کے الہ (اللہ) سے مراد میرےؑ جد امیر المومنینؑ ہیں ....

اور جو کوئی اس معنی کا انکار کرتا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اس آیت کو نہیں سمجھا (اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے)
وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيٓ إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِۦ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ (الانبیاء ۲۹)

ترجمہ: اور اگر ان میں سے کوئی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں الہ (اللہ) ہوں تو اسے ہم دوزخ کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ....

اس آیت کی تفسیر میں مولاؑ فرماتے ہیں: اگر کوئی کہے کہ اللہ کے سوا میں اللہ ہوں: یعنی جو کہے کہ امامؑ کے سوا میں امام ہوں تو اسے جہنم میں ڈالا جائے گا[1]...

ثابت ہوا کہ الہ (اللہ) قرآن میں بمعنی امامؑ آیا ہے اور مولاؑ کو الہ کہنا کوئی کفر شرک نہیں، بلکہ اسم اللہ انہیں سے مخصوص ہے ...
اسم الله هو حقيقة الولاية الإلهية لمحمد وآل محمد عليهم الصلاة والسلام [2]

جو "**اللہ**" اسم ہے وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے وَلایت اور الوہیت کی حقیقت ہے....

یعنی محمدؐ و آل محمدؐ کی ولایت اور الوہیت کی حقیقت کا نام اللہ ہے....

اِنَّنِيٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ، یقیناً، میں اللہ ہوں کوئی الہٰ نہیں سوا میرے بس میری عبادت کرو (سورہ طحہٰ ۱۴)

کوئی موسیٰؑ سے کہہ رہا ہے، اے موسیٰؑ میں تمہارا اللہ ہوں، میں ، یہ کون ہے؟

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: طور پر موسیٰؑ سے کلام کرنے والا میں علیؑ ہی تھا..... [3]

---

(1)تفسیر القمی

(2) حسين سيد الشهداء حقيقة بلا انتهاء ص 81

(3)- خطب النادرہ امیر المومنین ص 38

قال أمير المؤمنين له : «أنا صاحب الطور يوم التجلي لموسى بن عمران، أنا ذلك النور الظاهر أنا صاحب موسى [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ طور کا مالک ہوں... جس دن موسیٰؑ بن عمرانؑ کے لیے تجلی دیکھائی میںؑ وہ نور ہوں جو ظاہر ہوا میںؑ موسیٰؑ کا مالک ہوں ... (اس بات کو امیر المومنینؑ کا یہ پر اسرار فرمان واضح کر رہا ہے)

قال العلي العلام: إني أنا الله لا إله إلا أنا أظهر كيف شئت بصغير الخلق وكبيرهم [2]

علیؑ العلام امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، یقیناً ، میںؑ ہی اللہ ہوں میرےؑ سوا کوئی الہ نہیں میںؑ جیسے چاہوں چھوٹی اور بڑی مخلوق کے ساتھ ظاہر ہو سکتا ہوں ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اگر میںؑ ایک صورت میں ظاہر ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے .... (مناقب الحق)

امیر المومنینؑ اپنے مخالفین کے بارے میں سلمانؑ کو بتاتے ہیں ، يأمروهم بعبادة الشيطان و مخالفتي و يقولون لهم ليس هذا الهنا ، فعند ذلك يدخل الشيطان فی أصنامهم و يكلمهم منها و يقول لحهم، ان هذا ليس إله السموات و الأرض و انه رجل ساحر و يريد بسحره يطغى الخلق حتى يعبدوهده [3]

وہ (یعنی میرےؑ مخالف مخلوق کو) شیطان کی عبادت اور میریؑ مخالفت کرنے کا حکم دیتے ہیں، اور وہ ان سے کہتے ہیں یہ (علیؑ) ہمارا الہ نہیں، پس شیطان ان کے بتوں میں (یعنی ان کے اجسام میں) داخل ہو جاتا ہے اور وہ ان سے کلام کرتا ان سے کہتا ہے، بے شک یہؑ (علیؑ) زمینوں اور آسمانوں کا الہ نہیں، بلکہ یہؑ شخص (نعوذ باللہ) جادوگر ہے اور اپنے جادو کے ساتھ مخلوق کو سر کشی پر برانگیختہ کرتا ہے سر کشی پر ابھارتا ہے تاکہ لوگ اس (علیؑ) کی عبادت کریں، پھر مولاؑ فرماتے ہیں، پس کافر (میراؑ) انکار کر دیتا ہے اور مومن (مجھؑ) پر ایمان لاتا ہے....

---

(1) مشارق الانوار اليقين ، حسين سيد الشهداء حقيقة بلا انتهاء ص 100

(2) كتاب، الحجب و الانوار ص 68 باب ظهور الله تعالى

(3) الطاعة متى تقوم الساعة ص 396، 97)

امیر المومنینؑ کے مخالف انؑ کے دشمن کہتے ہیں کہ علیؑ ہمارا الہ نہیں ہے اور نہ ہی زمین اور آسمان کا الہ ہے ، اور ہم اوپر مولا صادقؑ کا حکم ملاحظہ کر چکے ہیں، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، زمین اور آسمان کے الہ سے مراد میرےؑ جد امیر المومنینؑ ہیں، اور امیر المومنینؑ کا فرمان بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں، کہ؛ لا الہ الا انا ؛ میرےؑ سوا کوئی الہ نہیں ! مخالفینِ آل محمدؐ کہتے ہیں کہ علیؑ الہ نہیں اور مولاؑ فرماتے ہیں کہ میں الہ ہوں ، **الہ کیا ہے ؟**

عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أنا عَبدِ اللهِ عليه السلام عَنْ أَسْمَاءِ اللهِ وَاشْتِقَاقِهَا، اللهُ مِمَّا هُوَ مُشْتَقٌ؟ فَقَالَ يَا هِشَامُ اللَّهُ مُشْتَقٌ مِنْ إِلَهٍ وَإِلَهُ يَقْتَضِي مَأْلُوها ؛ ہشام بن الحکم نے مولا صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اللہ کے اشتقاقی مصدر و کلمہ کے بارے میں سوال کیا کہ اللہ اسم خود کس مصدر سے نکلا اور تشکیل پایا ہے ؟

تو مولا جعفر الصادقؑ نے فرمایا ؛ اللہ اسم " إِلَهُ ؛ سے نکلا ہے ، اسم " **اللہ**" کا مصدر **الہ** ہے ، **جس کا معنی خدا اور معبود ہے !** [1]

(یعنی اللہ کی اصل اور جڑ الہ ہے، اللہ الہ سے نکلا ہے، اور الہ معبود اور خدا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے)

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، زمین و آسمان کے الہ امیر المومنینؑ ہیں ---

عن سلیمان قال السید محمد الاکبر رسول الله؛ **ان علیاً ربکم و خالقکم و باریکم و الھکم فأتقوہ** [2]

سلمان کہتے ہیں، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، بے شک علیؑ تم سب کا رب ہے، علیؑ تم سب کا خالق اور باری ہے، بے شک علیؑ تم سب کا " **الہ** " ہے ، پس علیؑ کا تقوی اختیار کرو (علیؑ سے ڈرو) ...

قال امیر المومنین ، یا سلمان ؛ أنا الذی طلبتنی القرون بعد القرون، انا الھهم و معبودھم و ما طلبونی الا الذین عرفونی [3]

---

(1) کتاب الحجة و الولایة النوریة شرح اصول الکافی جلد 5 ص 11

(2)۔ کتاب، منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان صفحه 84

(3)۔ کتاب الطاعة متی تقوم الساعة ص 411

امیر المومنینؑ نے سلمانؓ سے فرمایا، میںؑ وہ ہوں جسے صدیوں کے بعد صدیاں ڈھونڈتی ہیں، میںؑ ان سب کا **الہ** اور معبود ہوں، اور مجھؑے کوئی نہیں ڈھونڈ سکتا سوائے ان کے جو مجھے جانتے ہیں جو میریؑ معرفت رکھتے ہیں...

قال امیر المومنین ؛ لا إله الا انا ؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میرےؑ سوا کوئی الہ نہیں ... (الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 361)

عن حذیفه عن المقداد قال امیر المومنین ، أنا مکلم موسی ان موسی انی انا الله لا إله الا انا فاعبدنی، (مناقب الحق صفحہ 35)

مقداد کہتے ہیں، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ نے موسیٰؑ سے کلام کیا اور کہا، تحقیق موسی یقیناً میںؑ اللہ ہوں میرےؑ سوا کوئی الہ ہیں تو میریؑ ہی عبادت کرو ----

عبد اللہ صباح کہتے ہیں، میں مولا باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا اچانک میں نے دیکھا کہ مولاؑ باقرؑ امامؑ حسنؑ کی شکل میں بدل گے تھے اور فرما رہے تھے ، انا الله اکبر یعنی منم خداوند بزرگ ، میںؑ اللہ اکبر ہوں یعنی میں بڑا خدا ہوں --- [1]

جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں میں نے مولا جعفر الصادقؑ سے خطبہ سنا جس کے معانی مختلف تھے اس کلام میں کیے جانے والے اشارے میری عقل سے پرے تھے ---- (اس کے چند جملے یہاں لکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں)

قال امام موسی کاظم، أنا علة العلل وغیب الأزل، البريء من المثل أنا كل، لا یعلم من أنا إلا أنا العلي لكبیر. وقال: يا جابر أنا الله العلي الكبير ، والنّبا العظيم الَّذي أنتم فيه تختلفون وفيه اختصمون صراط مستقيم ثم قال: أنا العلي العظيم الأحد القديم معنى الحقائق وغيب العقول، لا أدرك لغاية ولا أحد بمعنى وأنا العلي العظيم، وأنا بكلِّ شيءٍ محيط. [2،3]

امام موسیٰؑ کاظمؑ نے فرمایا، میںؑ علتوں کی علت ہوں اور ازل سے غیب ہوں، میںؑ ہر مثال سے بری ہوں (یعنی میریؑ کوئی مثال نہیں) میںؑ سب کچھ ہوں، مجھؑے میرےؑ سوا کوئی نہیں جانتا، میںؑ العلی الکبیر ہوں، اور پھر فرمایا، اے جابر میںؑ اللہ ہوں جو العلی الکبیر ہے، میںؑ عظیم خبر ہوں، میںؑ العلی العظیم ہوں ، اور میں نے ہر شے گھیر رکھا ہے ....

---

(1) ام الکتاب (2) مجمع الاخبار ص 15 (مجموعه الاحادیث العلوية) (3) کتاب، هو العلی العظیم ص 185

عبد اللہ بن مسکین کہتے ہیں میں مدینہ سے کوفہ کی جانب نکلا اور امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، امیر المومنینؑ علیؑ نے مجھ سے فرمایا، اپنے اطراف میں اور بلندی کی طرف دیکھو ! فرأيت مولاي جالسا على عرشه يقضي ويمضي بين عباده فقلت: مولاي أدركني وإلا هلكت فقال لي: يا هذا لايخلو مني مكان ولا يصرني زمان ظهرت كيف شئت لمن شئت وأنا الله العلي الكبير. [1]

عبداللہ کہتے ہیں، پس میں نے دیکھا ، کیا دیکھتا ہوں کہ مولاؑ عرش پر تشریف فرما ہیں، وہؑ فیصلے کر رہے ہیں اور اپنے بندوں کے درمیان سے گزر رہے ہیں، (یہ دیکھ کر) میں نے کہا ! مولاؑ میری مدد کیجئے ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا ، تو مولاؑ نے فرمایا کوئی مکان اور کوئی زمانہ مجھؑ سے خالی نہیں ، میںؑ جیسے چاہوں ظاہر ہوتا ہوں اور میںؑ اللہ ہوں جو العلی الکبیر ہے...

قال الجعفر الصادق لمحمد بن بشير؛ اذهب فادع إلي أنني أنا الله وتسميت بجعفر وأنا أظهر فيما شئت لمن شئت وليس اسمي شيء بعده ولي غيبة ثم أظهر من عين الشمس شابا من أبناء الثلاثين. [2]

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، جاؤ مجھؑے پکارو ! بے شک میںؑ اللہ ہوں مجھؑے جعفرؑ کہا جاتا ہے، اور میںؑ جسے چاہتا ہوں جیسے چاہتا ہوں ظاہر کرتا ہوں، میرےؑ نام کے بعد کوئی شے نہیں میرےؑ لیے غیبت ہے، غیبت کے بعد میںؑ جعفر الصادقؑ سورج کی آنکھ سے تیس برس کا جوان ظاہر ہوں گا ....

عن المفضل قال: سمعت مولاي الصادق منه السلام يقول: إن أهل السماء يقولون إن إلهنا في الأرض كما يقول أهل الأرض إن إلهنا في السماء، فظهر لأهل السماء بالنورانية وظهر إلى لأهل الأرض بالبشرية. [3]

مفضلؒ کہتے ہیں، میں نے امام جعفر الصادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا ، آسمان والے کہتے ہیں ہمارا الہ (معبود) زمین میں ہے ، جیسے زمین والے کہتے ہیں کہ ہمارا الہ (معبود) آسمان میں ہے ، تو (الہ ، معبود) آسمان والوں کے لیے نورانیت کے ساتھ ظاہر ہوا اور زمین والوں کے لیے بشریت کے ساتھ ظاہر ہوا ...

---

(1) رسالته روايات يرويها أبو الذهيبة (المناظرات و الردود جلد 1 ص 207)

(2)۔ كتاب الجواهر لأبي سعيد ميمون الطبراني ص 237۔ (3) ايضاً

مولاؑ فرما رہے ہیں، آسمان والوں کے لیے الہ نورانی شکل میں اور زمین والوں کے لیے الہ بشری شکل میں ظاہر ہوا ہے، جیسا کہ مولا صادقؑ نے فرمایا ، زمین و آسمان کے الہ میرےؑ جد امیر المومنینؑ ہیں اور فرمایا، مجھے پکارو میںؑ جعفر صادقؑ اللہ ہوں ...

عن المفضل قال: قال أبو عبد الله جعفر منه السلام من زعم أن له إلها لا يرى فلا رب له، ومن زعم أن له إلها لا يعرف فهو من حزب إبليس ، ثم قال: من أراد الله الموجود في خلقه الذي لا ضد له ولا ند له فأنا هو . [1]

مفضلؑ کہتے ہیں ، امام محمدؑ الباقرؑ نے فرمایا ، جسے یہ گمان ہے کہ اس کا الہ اس کا معبود ہے اور اسے دیکھ نہیں سکتا تو اس کے لیے رب نہیں، اور جسے یہ گمان ہے کہ اس کا الہ ہے لیکن اسے جانتا نہیں تو وہ ابلیس کے گروہ سے ہے ، پھر فرمایا : جو اللہ کو (دیکھنے، جاننے) کا ارادہ رکھتا ہے جسے اللہ چاہیے جو اس کی مخلوق میں موجود ہے جس کا نہ کوئی مخالف ہے نہ کوئی برابری والا ہے ، تو وہ میںؑ محمدؑ باقرؑ ہی تو ہوں ---

قال السيد محمد منه السلام: علي انه هو الاله القديم الأزل غاية الغايات وهو المولى وهو النصير [2]

مولا محمدؑ نے فرمایا ، تحقیق! علیؑ ازل سے قدیم الہ (اللہ، معبود) ہے، انتہاؤں کی انتہا ہے ، اور وہؑ مولا، سردار ہے اور وہؑ مدد کرنے والا ہے ۔

وعن الصادق منه السلام أنه قال: بلغ من عظم ربوبية أمير المؤمنين أنه يعلم مافي السموات العليا وما بينهن وما فوقهن وما تحت الثرى وعنده علم الساعة يعلم ما في الأرحام ومنه الأنبياء والرسل وخلق البشر واليه يحشرون، وهو الرب القديم، فعلى من حاد عنه لعنة الله، والمعرفة به والاقرار له هي الجنّة، فمن عرف الله دخل الجنّة، وهي من عرفها من أهل التوحيد وهي التي من حملها أو أقر بها كان حيا مدى المدى [3]

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ، امیر المومنینؑ علیؑ کی ربوبیت کی عظمت یہ ہے کہ، بے شک! امیر المومنینؑ اسے جانتے ہیں جو بلند آسمانوں میں ہے، امیر المومنینؑ اسے بھی جانتے ہیں جو کچھ آسمانوں کے درمیان ہے ، وہؑ اسے بھی جانتے ہیں جو آسمانوں کے اوپر ہے، وہؑ اسے بھی جانتے ہیں جو مٹی کے نیچے ہے، امیر المومنینؑ کے پاس ساعت (قائمؑ) کا علم ہے، امیر المومنینؑ اسے بھی جانتے ہیں جو کچھ ارحام میں ہے تمام انبیاءؑ اور رسولوں کا بشر کا اور تمام مخلوق کا حشر امیر المومنینؑ کی طرف ہے (سب کو علیؑ کی طرف لوٹنا ہے، سب کا انجام علیؑ کی طرف ہے)

---

(1) كتاب الجواهر لأبي سعيد ميمون الطبراني ص 280

(2) رسالة صفي الدين بن محور الفارقي ص 62

(3) المناظرات و الردود الجزء الثانی ص 264،65

اور امیر المومنینؑ قدیم رب ہیں، پس اس سے جو ہٹا اس پر اللہ کی لعنت ہے، اور اس کی معرفت رکھنے والا اور اس کا اقرار کرنے والا جنتی ہے، جو اس کی معرفت رکھتا ہے وہی اہل توحید میں سے ہے، وہی توحید پرست ہے، پس جو اس (معرفت) کو اٹھائے گا یا اس کا اقرار کرے گا (کہ علیؑ ازل سے رب ہیں وہی سب کچھ ہیں) تو وہ مدتوں تک زندہ رہے گا ----

- امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، ایک روز امیر المومنینؑ نے سلمانؓ سے پوچھا ،

يا سلمان تعرفني وقد ظهر له بالصورة الهاشمية العلوية قال: نعم أنت الله لا اله الا أنت الأزل القديم ربي ورب الخلائق أجمعين، ثم ظهر بصورة الحسن وسائر الصور الإمامية التي ظهر فيها الميم، فكان كلما ظهر المولى لسلمان بصورة من الصور يقول: يا سلمان تعرفني؟ يقول : نعم يا مولاي أنت أنت لا اله الا أنت الأزل ويسجد عند كل ظهور سجدة ، [1]

اے سلمانؓ مجھے جانتے ہو ؟ اور اس وقت امیر المومنینؑ ہاشمی علوی صورت میں ظاہر تھے، سلمانؓ نے کہا، جی ہاں امیر المومنینؑ! آپؑ اللہ ہیں آپؑ کے سوا کوئی الہ نہیں، آپؑ ازل ہیں آپؑ ہی قدیم ہیں، آپؑ میرے اور تمام مخلوقات کے رب ہیں، پھر امیر المومنینؑ امام حسنؑ کی صورت میں ظاہر ہوئے اور باری باری تمام آئمہؑ معصومینؑ کی صورت میں ظاہر ہوئے اور امیر المومنینؑ نے سلمانؓ سے ہر ظہور پر پوچھا مجھے جانتے ہو؟ اور سلمانؓ کہتا رہا، میرے مولاؑ آپؑ آپؑ ہیں، آپؑ کے سوا کوئی الہ نہیں آپؑ ہی ازل ہیں، اور سلمانؓ نے ہر ظہور پر سجدہ کیا یہاں تک کہ بارہ سجدے کئے، اور ہر سجدے پر ایک حرف کھلا تو بارہ حرف بارہ سجدوں تک مکمل ہوئے یہ بارہ حروف لا الہ الا اللہ ہیں ---

رب الارباب خالق عالمین امیر المومنینؑ علی جل جلالہ فرماتے ہیں، میں علیؑ ایسا پروردگار ہوں جس کی عظمت و بزرگی کو سمجھنے سے لوگ قاصر ہیں -- اگر میںؑ اپنے فضائل (اسرار) کا ایک باب بھی لوگوں پر ظاہر کر دوں تو لوگ حیرت سے ہلاک ہو جائیں--- لوگوں کے جاننے کے لیے اتنی ہی حقیقت کافی ہے کہ لوگ جسے اپنا رب سمجھتے ہیں اسے پالنے والا میں علیؑ ہوں ---

---

(1) المناظرات و الردود الجزء الثانی ص 262،63

قال امیر المومنینؑ : انا رب النبی ، انا معبود محمد و محمد معبودی ، انا ذات اَللّٰہُ ؑ العُلیا، انا خالق النون و القلم، انا قابض روحِ المصطفی ، انا مرسل الرسل ، انا اَللّٰہُؑ نور السماوات [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ ہر نبی کا رب ہوں --- میںؑ محمدؐ کا معبود ہوں اور محمدؐ میرےؑ معبود ہیں --- میںؑ اللہ کی بلند ترین ذات ہوں --- میںؑ النون اور القلم کا خالق ہوں --- میںؑ مصطفی کی روح کو قبض کرنے والا ہوں --- میںؑ رسولوں کو بھیجنے والا ہوں --- میںؑ اللہ ہوں جو آسمانوں کا نور ہے ---

قال مولانا الصادقؑ، لسیدنا مفضل بن عمر: ان کنت ترید اللہؑ الذي خالق کل شيء فأنا. [2]

امام جعفر الصادقؑ نے مفضلؑ سے فرمایا، اگر تم اللہ ؑ کی تلاش میں ہو جس نے سب کچھ خلق کیا ہے --- تو وہ ؑ میںؑ ہی ہوں ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ : أنا المعنى القديم أنا المنفرد بالوحدانية في الذات العالية وأنا الذي لا أتجسد في جسد ولم أتبعض في قسم ولم أدخل في عدد أنا الواحد الأحد.[3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ قدیم معنی ہوں، میںؑ توحید کے ساتھ بلند ترین ذات میں تنہا ہوں، میںؑ وہ ہوں جو کسی جسم میں نہیں آتا، اور کسی قِسم میں تقسیم نہیں ہوتا اور نہ عدد میں داخل ہوتا ہوں، میںؑ الواحد الاحد ہوں ---

قال امیرالمؤمنین ؑ: أنا حقيقة اله. [4]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ الہ کی حقیقت ہوں --- (امام صادقؑ نے فرمایا، اسم اللہ لفظ "الہ" سے نکلا ہے اور حقیقتِ الہ علیؑ ہے)

قَالَ الْإِمَامُ الصَّادِقؑ : في قوله اله فی السماء واله فی الارض [5]. یا مفضل اله في السماء هو محمد و اله في الارض هو علی و أنا الهك. [6،7]

---

(1) کتاب، هو العلی العظیم صفحہ 109 (2) کتاب، هو العلی العظیم صفحہ 161

(3) ایضاً صفحہ 196 (4) ایضاً صفحہ 202 ، علی اعلی عالی صفحہ 37 ، علم جفر للامام علی ص 27

(5) وَ هُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ وَّ فِی الۡاَرۡضِ اِلٰہٌ ؕ وَ هُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ(الزخرف 84)

(6) کتاب الهفت الشریف (7) کتاب هو العلی العظیم

امام جعفر الصادقؑ نے اللہ کے قول "وہ زمین میں الہ ہے اور آسمان میں بھی الہ ہے " کی تفسیر میں فرمایا،

اے مفضل ! جو آسمان میں الہ ہے وہ محمدؐ ہیں --- جو زمین میں الہ ہے وہ علیؑ ہیں --- اور میںؑ جعفر الصادقؑ تمہارا الہ ہوں ---

قال مولانا ابا الفضل العباسؑ؛ لا الہ الا ابی [1]

مولا عباسؑ ابن علیؑ نے فرمایا، میرےؑ بابا کے سوا کوئی الہ نہیں ---

قال امیر المؤمنینؑ، انا رب الاخرہ والاولی [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ اول و آخر کا رب ہوں ---

قال امیر المؤمنینؑ، انا لا الہ الا اللہ [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ لا الہ الا اللہ ہوں ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين ؑ أنا رب الارباب ورب الآخرين ورب الخلائق أجمعين، فمن عرفنی وآمن بی نجا ومن والی غیری واعرض عن معرفتي هلك وفی النار هوی[3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ ربوں کا رب ہوں --- میںؑ آخر والوں کا رب ہوں --- میںؑ تمام مخلوقات کا رب ہوں --- پس جس نے میریؑ معرفت حاصل کی اور ایمان لایا وہ نجات پا گیا --- اور جو میریؑ معرفت سے جاہل رہا وہ ہلاک ہو گیا اس کا ٹھکانا جہنم ہے ---

قال امیر المومنینؑ أنا الرحمن علی العرش استوی ولی ما في السموات وما في الارض وما بینھما وما تحت الثری ، وأنا اللہ الذي لا إله إلا أنا لی الاسماء الحسنی والمثل الاعلی والربوبية الكبرى والالوھیة العظمی [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ رحمان ہوں جو عرش پر استوی ہے ، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے ---

---

(1) کتاب، **علی اعلی عالی صفحہ 3**

(2) کتاب، **علی اعلی عالی صفحہ 4**

(3) کتاب، **علی اعلی عالی صفحہ 12**

اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین میں گیلی مٹی (تحت ثری) کے نیچے ہے سب کچھ میرےؑ لیے ہے --- اور میںؑ اللہ ہوں جس کے سوا کوئی الہ نہیں --- میرےؑ لیے ہی اسماء الحسنی ہیں اور میرےؑ لیے مثل الاعلی ہے --- میرےؑ لیے ہی ربوبیت کبری ہے اور میرےؑ لیے ہی عظیم الوہیت ہے ---

قال الأمام الصادق صلوات الله عليه : ما كان رب في القرآن الا وهو على وما كان وصف الله تعالى في القرآن الا وهو العلى [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، علیؑ کے سوا قرآن میں کوئی رب نہیں --- اور قرآن میں اللہ کا وصف بیان نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ علیؑ کا وصف ہے --- (یعنی قرآن میں جو کچھ اللہ کے بارے میں یا اللہ کی شان میں کہا گیا ہے حقیقت میں وہ مولا علیؑ کے بارے میں ہے)

قرآن میں جو اللہ کے بارے میں کہا گیا ہے یا جو اللہ کی شان میں ہے یا جو قرآن میں اللہ کی صفات بیان ہوئی ہیں وہ محمدؐ وآل محمدؐ کی ہیں جیسا کہ امام فرماتے ہیں ---- **عن محمد بن سنان قال: قال الصادقؑ : ما قلنا لكم في الله فهو فينا** [2]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، ہمؑ نے تمہیں جو کچھ اللہ کے بارے میں بتایا ہے (در حقیقت) وہ ہمارےؑ بارے میں ہے ---

امامؑ صادقؑ نے فرمایا، قرآن میں رب نہیں ہے سوائے علیؑ کے -- یعنی قرآن کریم میں جہاں بھی لفظ **رب** آیا ہے اس سے مراد مولا علیؑ ہیں

ہم یہاں بات سمجھنے کے لیے چند آیات پیش کرتے ہیں جن میں لفظ **رب** اور **اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ** آیا ہے --

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿البقرہ ۲۱﴾

اے لوگوں! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں خلق کیا اور تم سے پہلے والوں کو خلق کیا تاکہ تم تقوی اختیار کرو ---

اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ " اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں خلق کیا " اور امامؑ نے فرمایا، کہ قرآن میں کوئی رب نہیں سوائے علیؑ کے --- اور قرآن میں جو وصف اللہ کا بیان کیا گیا ہے وہ حقیقت میں مولا علیؑ کا وصف ہے ، یعنی قرآن میں لفظ رب

---

(1) کتاب، علی اعلی عالی ص 80 (عبد الاعلی)　　(2) حقائق اسرار الدین ص 97

اور اللہ امیر المومنینؑ کی طرف اشارہ ہے --- امامؑ کے اس حکم کو سامنے رکھتے ہوئے اس آیت کا باطنی ترجمہ کچھ اس طرح ہو گا ---

اے لوگوں! اپنے رب علیؑ کی عبادت کرو جس نے تمہیں خلق کیا اور تم سے پہلے والوں کو خلق کیا تاکہ تم تقوی اختیار کرو ---

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ﴿البقره۳۰﴾

جب تمہارے رب (علیؑ) نے فرشتوں سے کہا کہ میںؑ زمین پر اپنا خلیفہ بنا رہا ہوں ---

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿البقره۳۷﴾

پھر آدمؑ نے اپنے رب علیؑ سے کلمات سیکھ لیے ، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا اور الرحیم ہے ---

وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿البقره ۵۵﴾

اور جب تم (بنی اسرائیل) نے کہا! اے موسیٰؑ ہم آپؑ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے حتی کہ ہم علیؑ (اپنی آنکھوں کے سامنے) بلکل آشکار نہ دیکھ لیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿العمران ۵﴾

یقیناً! زمین و آسمان میں کوئی شے ایسی نہیں جو علیؑ سے چھپی ہو --- (امام صادقؑ نے فرمایا، اللہ کا وصف بیان نہیں ہوا مگر وہ علیؑ کا ہے)

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿العمران۹﴾

اے ہمارے رب یقیناً! تو لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی ریب نہیں بے شک علیؑ وعدہ کی مخالفت نہیں کرتا ---

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ﴿النساء ۱﴾

اے لوگو ! اپنے رب علیؑ کا تقوی اختیار کرو جس نے تم سب کو ایک ہی نفس سے خلق کیا ---

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ﳓ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿المائده۲۰﴾

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم اپنے اوپر علیؑ کی وہ نعمت یاد کرو جب اس نے تم میں انبیاء پیدا فرمائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ (کچھ) عطا فرمایا جو عالمین میں سے کسی کو نہیں دیا تھا ---

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿الفاتحہ ۱﴾ الحمد ہے علیؑ کی جو عالمین کا رب ہے ----

قال الامام علی الرضاؑ ، أنا رب العالمین. [1]

امام رضاؑ نے فرمایا، میںؑ عالمین کا رب ہوں ---

اس جیسی بہت سی آیت ہیں جن میں لفظ **رب** اور **اللہ** آیا ہے --- اور امامؑ فرماتے ہیں قرآن میں جہاں بھی لفظ رب اور اللہ آیا ہے اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں ----

ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صلوات الله علیه اسم علی صلوات الله علیه واقع علی اللاهوت و علی صلوات الله علیه هو الله والله هو علی صلوات الله علیه [2]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اسم علیؑ لاہوت میں واقع ہے --- علیؑ ہی اللہ ہے اور اللہ ہی علیؑ ہے ---

قال امیر المومنین ، یا حذیفه ، انا ربکم الذی خلقکم ، ثم رزقکم ، ثم یمیتکم ، ثم یحییکم [3]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے حذیفہ سے فرمایا ، میںؑ تمہارا رب ہوں جس نے تمہیں خلق کیا ہے، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں موت دے گا، پھر موت کے بعد تمہیں زندہ کرے گا ----

جناب قنبرؑ نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا؛

یا مولای هل هنالك شیئاً اعظم من الألوهیه قال مولانا أمیر المؤمنین نعم یاقنبر قال ومن قال ولایتی. [4]

قنبرؑ نے پوچھا، مولاؑ کیا کوئی شے الوہیت سے بھی عظیم ہے ؟ امیر المومنینؑ نے جواب دیا، ہاں قنبر الوہیت (ربوبیت) سے بڑھ کر بھی کچھ ہے--- قنبر نے کہا، مولاؑ وہ کیا ہے ؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا، میریؑ ولایت ----

---

(1) کتاب، علی اعلی عالی ص 16
(2) کتاب، علی اعلی عالی ؛ مناقب الحق
(3) مناقب الحق ص 39
(4) علی اعلی عالی ص 85

ما روی بالاسناد الصحیح مرفوعاً إلی میثم التمار أنه قال: عرضت لی حاجة إلی مولای أمیر المومنین فجئت إلی الباب فإستأذنت فأذن لي فدخلت فوجدته قاعداً علی کرسی من خشب و بین یدیه مائده علیها شيء من الطعام والحسین عن یمینه و محمد بن الحنفیة و سفینة عن شماله فأوما بیده أن إجلس فجلست بین محمد بن الحنفیة و سفینة فأکلت من ذلك الطعام. فحدثتني نفسي بشيء من الوهم فقلت في سری نأکل ویأکل و نشرب ویشرب و تنکح وینکح ونتغوط ویتغوط ونموت ویموت فما الفرق بیننا فنظر إلی بجانب وجهه فعلمت أنه قد علم ما في سری. فأطرقت هیبة وإجلالاً مما جری فی سری ثم رفعت رأسي أنظر إلیه فإذا به علی سریر من الذهب وعلیه ثیاب من السندس وعلی راسه تاج من الدر والجوهر وبیده قضیب من الیاقوت الأحمر یثبت أهل الجنة بالجنة و أهل النار بالنار فقال لی یا میثم تأکل وناکل وتشرب ونشرب وتنکح وننکح وتتغوط ونتغوط وتموت ونموت فأین الفرق بیننا فقلت یا مولاي أنت أنت لا إله إلا أنت. فقال نعم أنا أنا وقرأ إنی أنا الله لا إله إلا أنا فاعبدوني و أقم الصلاة لذکری. قال میثم: فلما أکلت خرجت أنا وسفینة فلما صرت خارِج الدار قلت السفینة یا سفینة هل رایت من مولای ما رایت فقال سفینة ما رایته إلا یأکل. فأمسکت و سرت بحاجتی شاهد ذلك قوله تعالی: (وَ أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُور) الآیة. [1]

میثم تمارؓ کہتے ہیں ، میں کسی حاجت کے تحت امیر المومنینؑ کے در پر حاضر ہوا --- میںؑ نے اجازت چاہی تو اجازت پا کر اندر داخل ہوا --- تو میںؑ نے امیر المومنینؑ کو لکڑی کی کرسی پر جلو افروز دیکھا --- انؑ کے سامنے دسترخوان بچھا ہوا تھا جس پر کھانا تھا --- مولا حسینؑ امیر المومنینؑ کی دائیں جانب تشریف فرما تھے اور جناب حنفیہؒ اور سفینہ بائیں جانب --- امیر المومنینؑ نے مجھے (میثم کو) ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، محمد حنفیہؒ اور سفینہ کے درمیان بیٹھ جاو اور طعام تناول کرو ---

میثمؓ کہتے ہیں --- میں اپنے آپ سے خود سے ہی بات کرنے لگا اور میں اپنے آپ سے پوشیدگی میں کہنے لگا --- ہم کھاتے ہیں یہ (محمدؐ وآل محمدؐ) بھی کھاتے ہیں --- ہم پیتے ہیں یہؑ (امیر المومنینؑ) بھی پیتے ہیں --- ہم نکاح کرتے ہیں یہؑ بھی نکاح کرتے ہیں --- ہم رفع حاجت کرتے ہیں یہؑ بھی

(1) کتاب ھو العلی العظیم ص 217

رفع حاجت (Toilet) کرتے ہیں --- انہیںؑ بھی موت ہے اور ہم بھی مرتے ہیں --- تو ہم میں اور انؑ میں کیا فرق ہے ؟---

(میں اپنے آپ سے یہ کہہ رہا تھا خود ہی خود میں یہ سوچ رہا تھا) تو امیر المومنینؑ نے میری طرف نظر کی --- پس مجھے معلوم ہو گیا کہ بے شک امیر المومنینؑ جانتے ہیں کہ میں کیا سوچ رہا ہوں --- پس امیر المومنینؑ کی ہیبت اور جلال مجھ پر چھا گیا، پھر میں نے انہیںؑ دیکھنے کے لیے اپنا سر اٹھایا --- تو میں نے دیکھا ! امیر المومنینؑ سونے کے تخت پر جلوہ افروز ہیں اور انؑ کے بدن پر سندس کا لباس ہے، اور انؑ کے سر پر موتیوں اور جواہرات سے سجا تاج ہے --- اور انؑ کے ہاتھ میں سرخ یاقوت کا عصا ہے جس سے وہؑ جنت والوں کو جنت اور جہنم والوں کو جہنم بھیج رہے ہیں --- پس امیر المومنینؑ مجھ سے فرمانے لگے ! میثم --- تم کھاتے ہو ہمؑ بھی کھاتے ہیں؟ تم پیتے ہو ہمؑ بھی پیتے ہیں؟ تم نکاح کرتے ہو ہمؑ بھی نکاح کرتے ہیں؟ تمہیں رفع حاجت ہوتی ہے ہمؑ بھی کرتے ہیں؟ اور تم مرتے ہو ہمؑ بھی مرتے ہیں؟ تو تم میں اور ہمؑ میں فرق کہاں ہے ؟ --- میثم کہتے ہیں، میں نے کہا، مولاؑ آپؑ آپؑ ہیں آپؑ کے سوا کوئی الہ نہیں ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ہاں میںؑ میںؑ ہوں --- اور پڑھا، **إني أنا الله لا إله إلا أنا فاعبدوني و أقم الصلاة لذكرى.** (طہ 14)

فرمایا، بے شک میںؑ ہی اللہ ہوں میرےؑ علاوہ کوئی الہ نہیں --- پس میریؑ ہی عبادت کرو اور میرےؑ ذکر کے لیے صلاۃ قائم کرو ---

میثم کہتے ہیں ، جب ہم کھانا کھا چکے اور امیر المومنینؑ کے گھر سے نکل آئے تو میں نے سفینہ سے کہا، کیا تم نے بھی مولاؑ سے وہ سب دیکھا جو میں نے دیکھا ؟ تو سفینہ نے کہا، میں نے تو انہیںؑ صرف کھانے کھاتے دیکھا --- پس میں خاموش ہو گیا اور اپنی ضرورت کو چھپا لیا ---

اس بات پر اللہ کا یہ قول گواہ ہے (**وَ أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُور**) (الملک 13)

اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا بلند آواز سے کہو وہ تو جانتا ہے جو سینوں میں ہے --

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اے سلمانؓ ! جس نے کہا کہ میںؑ علیؑ کھاتا پیتا ہوں اور نکاح کرتا ہوں یا بچے جنتا ہوں ، یا جس نے کہا کہ میںؑ اجزا میں داخل ہوتا ہوں، یا اجسام میں آتا ہوں تو اس نے کفر کیا --- میںؑ نہ کسی جسم میں آتا ہوں نہ کسی قسم میںؑ عدد میں داخل نہیں ہوتا

(الطاعة متى تقوم الساعة)

اسم الله ذات است حسین

کان مولانا الباقر يقول في دعائه: يا علی يا أمير النحل، يا من هو في السماء اله و في الأرض امام ، إشرح لي صدري و يسر لي أمری و اقض لي حاجتی، و انجح لي طلبتی و اعطنی بغيتی و مکنی مکاناً منک يا علی يا عظيم. [2،1]

امام محمدؑ باقرؑ ہمیشہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے، یا علیؑ اے امیر النحل (اے شیعوں کے امیر) اے وہؑ جو آسمان میں **الہ** اور زمین میں **امام** ہے

میرےؑ لیے میراؑ سینہ کشادہ کر --- اور میرےؑ لیے میرےؑ تمام معاملات کو آسان کر --- اور میریؑ طلب کو پورا کر اور مجھےؑ میریؑ تلاش میں

فتح کر کے مجھےؑ میریؑ آرزو تک پہنچا دے --- اور مجھےؑ اپنے مکاں کا مکیں کر یا علیؑ یا عظیم ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : انا الذي اطاعني الله في الظلمه. [3،4]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ وہ ہوں جس کی اللہ نے تاریکی میں اطاعت کی ---

قال الأمام حسين؛ ابنی الاصغر صاحب الربوبية الكبير و العصمة العظمة (مخطوطات من مقتل حسين)

امام حسینؑ نے فرمایا، میراؑ بیٹا اصغرؑ بڑی عظیم ربوبیت کا اور عظیم عصمت کا مالک ہے ---

قال ابا الفضل العباس عليه السلام حينما حتضنت سيدي الحسين عليه السلام سمعت قلبه يقول لا اله الا علي (مخطوط)

مولا ابوالفضل العباسؑ نے فرمایا، جب میںؑ نے اپنے آقا حسینؑ کو گلے لگایا تو میںؑ نے سنا انؑ کا دل لا الہ الا علیؑ کہہ رہا تھا ---

قال امير المومنين، من تفكر في ذات الله سبحانه الحد (ميزان الحكمت، غرر الحكم)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، جو اللہ کی ذات میں غور و فکر کرے گا وہ ملحد ہو جائے گا ----

اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کی بلند ترین ذات ہوں ----

---

(1) کتاب منهج العلم و البيان و نزهة السمع و العيان، ص ۴۶۰

(2) کتاب فضیلت ص ۱۱۹

(3) مناقب مرتضوی ص 231

(4) کتاب فضیلت ص 212 ؛ شرح خطبه البيان (بدلیسی)

• سر الشیعه و المومن

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا بارہواں حصہ " **من عرف نفسه فقد عرف ربه** . جس نے اپنے آپ کو پہچانا لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا -- کے تحت پیش خدمت ہے ---

علامتِ شیعہ؛

ایک شخص امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، میں آپؑ کا شیعہ ہوں ---

مولاؑ نے فرمایا ؛ اللہ سے ڈر! ایسا دعویٰ نہ کر کہ اللہ یہ کہہ دے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اور اپنے دعویٰ میں گناہ کر رہے ہو، ہمارےؑ شیعہ وہ ہیں، جن کے دل ہر قسم کی خیانت و کدورت اور حیلہ سے پاک صاف ہوں --- ہاں! (شیعہ کی بجائے) یہ کہو کہ میں آپؑ کے موالی اور محبوں میں سے ہوں --- (گہر پارے (جواد محدثی) ص 175،76)

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعہ نادار اور غرباء و فقرا پر مہربان ہوتے ہیں، نیک اور بد کو معاف کر دیتے ہیں ، اور ان (شیعوں) کے درمیان مواسات و بذل و بخشش ہوتی ہے --- (ایضاً صفحہ 213)

مولا حسنؑ عسکری فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعہ وہ لوگ ہیں، جو ہماریؑ پیروی کریں ہمارےؑ اعمال کے تابع ہوں، اور ہمارےؑ اعمال کی **تقلید** کریں[3] (جو لوگ کہتے ہیں کہ امامؑ کی تقلید نہیں ہوتی، مولاؑ فرما رہے ہیں ، ہماراؑ شیعہ وہ ہے جو ہماریؑ **تقلید** کرتا ہے)(تفسیر امام حسنؑ عسکری ص 276)

امام محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ اے جابر! علیؑ کا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز اس کے کانوں سے تجاوز نہ کرے --- اور اس کی دشمنی اس کے جسم سے تجاوز نہ کرے --- علیؑ کا شیعہ ہمارےؑ کسی دشمن کی مداح و ثنا نہیں کرتا --- اور ہمارے کسی دشمن تعلقات قائم نہیں کرتا --- ہمارےؑ عیب بیان کرنے والے کی ہم نشینی اختیار نہیں کرتا --- علیؑ کا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح نہیں بھونکتا اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہوتا ---- (محب اہل بیت کون؟ (شیخ صدوق) صفحہ 48)

مولاؑ شیعہ کی علامت میں مزید فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعہ نیک کام کو مقدم رکھتے ہیں اور برے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں، اللہ کی رحمت کی شوق میں بڑے کام سر انجام دیتے ہیں، صلاۃ اللیل (رات کی صلاۃ) کی وجہ سے ان کے چہرے پر زرد ہوتے ہیں ---

یہ شیعہ کی چند علامات اس لیے بیان کی ہیں کہ ہمیں اس بات کا علم ہو جائے کہ مولاؑ کے شیعہ ہم میں سے ہی ہیں، کوئی الگ سے مخلوق نہیں --- اب یہاں ضروری ہے کہ محب اور شیعہ میں فرق معلوم کیا جائے ----

تفسیر امام حسنؑ عسکری میں مولا حسنؑ عسکری فرماتے ہیں ، ایک شخص نے رسول اللہ ص سے پوچھا کہ مولا کیا آپکے اور علیؑ کے دوستوں میں سے کوئی جہنم جائے گا؟ فرمایا ہاں جس شخص نے محمدؐ و علیؑ کی مخالفت سے اپنے نفس کو ناپاک اور پلید کیا ہو اور محرمات کا مرتکب ہوا ہو اور مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم کیا ہو اور ہماریؑ شریعت اور رسموں کی خلاف ورزی کی ہو وہ شخص ناپاک اور آلائشوں میں لتھڑا ہوا میدان حشر میں آے گا اس سے محمدؐ اور علیؑ کہیں گے اے شخص توں آلائشوں سے آلودہ ہے توں جنت میں نا پہنچ پائے گا جب تک ان نجاستوں سے پاک نہ ہو یعنی ان گناہوں سے جو اس کے ذمہ ہیں بری نہ ہو اُس کو جہنم کے اوپر والے طبقے میں داخل کیا جائے گا اور بعض گناہوں کے عوض وہاں عذاب میں مبتلا ہو گا، پھر وہاں سے ان (گناہگار محبوں) کو نیک شیعہ جن کو آل محمدؐ نے بھیجا ہو گا اس طرح اٹھا لے جائیں گے جیسے پرندہ دانوں کو چن لیتا ہے، پھر فرمایا یہ لوگ ہمارےؑ شیعہ نہیں بلکہ وہ ہمارےؑ محب ہیں اور ہمارےؑ دوستوں کے دوست اور ہمارےؑ دشمنوں کے دشمن ہیں --- کیونکہ ہمارےؑ شیعہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے اعمال کی تقلید کریں ---

ابو یعقوب یوسف بن زیاد اور علی بن بیسار سے مروی ہے کہ ہم ایک شب امام حسن عسکریؑ کی زیارت کے لئے ان کے بالاخانے پر گے، اُس وقت کا والی آپؑ کی بڑی تعظیم کیا کرتا تھا اور اس کے حاشیہ نشین بھی آپ کا بے حد احترام کرتے تھے، اسی دوران ہم نے دیکھا کہ کوتوالِ شہر (تھانیدار) آرہا ہے اور اس نے ایک شخص کو زنجیروں میں پابند کیا ہوا تھا، مولاؑ نے دریچے سے جھانک کر دیکھا تو وہ اپنی سواری سے اترا اور آپ کا احترام بجا لایا، اُس نے کہا کہ مولا آپؑ اس شخص کو دیکھ رہے ہیں؟- یہ رات کے وقت صرّاف کی دکان پر بیٹھا تھا، میں نے اسے چور سمجھ کر گرفتار کیا ہے اور میرا اصول ہے کہ میں چور کو 500 کوڑے سزا دیتا ہوں، لیکن جب میں نے سزا دینے کا ارادہ کیا تو

اس نے مجھ سے کہا کہ اللہ سے ڈر میں امیر المومنینؑ کا شیعہ ہوں اور میں امام حسنؑ عسکری کا شیعہ ہوں، جب میں نے اس سے یہ بات سنی تو میں نے سزا کا ارادہ ترک کر دیا اور اسے یہاں آپؑ کے پاس لایا ہوں اے فرزندؑ رسولؐ اللہ آپؑ اس کا فیصلہ کریں کیا یہ واقعی آپؑ کا شیعہ ہے؟ امامؑ نے فرمایا معاذ اللہ! یہ امیر المومنینؑ کا شیعہ نہیں ہے اور اسکے اسی گمان کی وجہ سے اللہ نے اسے تیرے ہاتھوں قید کر دیا ہے --- یہ سن کر کوتوال شہر نے کہا، آپؑ نے میرا مسئلہ حل کر دیا اب میں اسے 500 کوڑے ماروں گا -----

پھر وہ اسے لے کر دور چلا گیا اور کچھ فاصلے پر اُس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسے لٹاو، پھر اسنے دو سپاہیوں سے کہا کہ ایک اس کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے اور ایک بائیں جانب اور اسے ڈنڈوں سے خوب پیٹا جائے، چنانچہ دو سپاہی اسکے دائیں بائیں کھڑے ہو گے اور اسے ڈنڈے مارے لیکن کوتوال یہ دیکھ کر حیراں رہ گیا کہ ان کے ڈنڈے اس کی کمر پر لگنے کی بجائے زمیں پر لگ رہے ہیں اور ملزم کو کوئی تکلیف نہیں ہو رہی ،کوتوال نے چیخ کر کہا، تم یہ کیا کر رہے ہو تم زمین پر ڈنڈے برسا رہے ہو اس کی کمر پر مارو، سپاہیوں نے پھر ڈنڈے مارے تو ملزم کی بجائے وہ خود انکے سروں پر لگے، کوتوال نے ڈانٹ کر کہا، ارے تم پاگل ہوگے ہو! ----

ایک دوسرے پر ڈنڈے برسا رہے ہو ملزم کو کیوں نہیں مارتے؟۔انہوں نے کہا ہم ملزم کو مارنا چاہتے ہیں لیکن جیسے ہی ہاتھ اٹھاتے ہیں تو ہمارے ہاتھ لرز جاتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کو مارتے ہیں، پھر کوتوال نے اپنے ساتھ موجود چھ سپاہیوں سے کہا تم آگے بڑھو اور ملزم کو مارو اور کوتوال بھی ملزم کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا، جب تمام سپاہیوں نے ڈنڈے اٹھا کر مارنا چاہا تو انکے ہاتھ لرز گے اور ملزم کی بجائے کوتوال کو ڈنڈے لگے اور وہ سواری سے نیچے گر گیا اور چیخ کر کہا ظالمو تم نے مجھے مار ڈالا، سپاہیوں نے کہا خدا کی قسم! ہم نے تو اس ملزم کو ہی مارنے کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے لیکن ہمارے ہاتھ کانپ گے اور یہ ڈنڈے آپ کو جا لگے، اس وقت ملزم نے کوتوال سے کہا، کہ آپ مجھے دوبارہ امامؑ کے پاس لے جائیں، ملزم کو مولاؑ کے پاس لایا گیا اور کوتوال نے کہا مولا آپؑ نے تو فرمایا کہ یہ شیعہ نہیں لیکن اس بندے سے ایسے معجزات مشاہدہ کئے کہ اتنے معجزات انبیاء کے ہو سکتے ہیں، امامؑ نے کوتوال سے فرمایا بندہ خدا یہ شخص اگرچہ اپنے دعوا میں جھوٹا ہے، لیکن یہ پھر بھی معذور ہے کیونکہ اسے علم نہیں ہے کہ شیعہ کون ہوتے ہیں، اگر اسے معلوم ہوتا کہ شیعہ کون ہوتا ہے تو پھر وہ

شیعہ ہونے کا دعوا کرتا تو تمہاری سزا بھی اسے برداشت کرنا پڑتی اور 30 سال کا عرصہ زندان میں بسر کرنا پڑتا، اللہ نے اس کی لا علمی کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا یہ شخص ہمارا دوست اور محب ہے ----

کوتوال نے کہا، مولاؑ شیعہ اور محب میں کیا فرق ہے؟ جب کہ ہماری نظروں میں دونوں کا ایک ہی مطلب ہے ----

مولاؑ نے فرمایا، ہمارا شیعہ وہ ہے جو ہمارےؑ نقش قدم پر چلیں، اور ہر امر میں ہماریؑ اطاعت کریں، اور جو لوگ بہت سے فرائض میں ہماریؑ پیروی نہ کریں تو وہ ہمارےؑ شیعہ نہیں ہیں، شیعیان علیؑ وہ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے، محمدؐ کے تمان قوم و افعال کی تصدیق کی، رسول اللہؐ کے بعد، علیؑ کو اپنا امامؑ مانا، اور یہ عقیدہ رکھا کہ امتِ مصطفیؐ میں علیؑ جیسا کوئی نہیں، علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو اللہ کی سبیل (علیؑ کے لیے) میں اٹھیں، تو انہیں یہ پرواہ نہ ہو کہ موت ان پر آ پڑے گی یا وہ موت پر جا پڑیں گے، علیؑ کے شیعہ وہ ہے جو اپنے بھائیوں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیں، علیؑ کے شیعہ وہ ہے جو اپنے مومن بھائیوں کے احترام کے لیے علیؑ کی سیرت پر عمل کریں[2،1]

شیعہ اور محب میں فرق آپ کے سامنے آشکار ہو چکا ہے، اب ہم اسرارِ شیعہ کی طرف چلتے ہیں ---

لفظ شیعہ سن کر امامؑ کا عمل

امام صادقؑ نے فرمایا، ایک دن مولاؑ سجادؑ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گروہ نے ان کے دروازے پر دستک دی, مولاؑ نے کنیز سے فرمایا کہ باہر جا کر دیکھو کہ کون آیا ہے؟

دستک دینے والوں نے کنیز سے کہا کہ آپ مولاؑ سے عرض کریں کہ دروازے پر آپؑ کی شیعوں کا گروہ آیا ہے، لفظ شیعہ سن کر مولا سجادؑ بڑی تیزی سے دروازے پر آئے، اور تیزی کی وجہ سے آپؑ کے گرنے کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا، جب مولاؑ نے دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو آپ فورا واپس آگئے، اور فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا، ان میں شیعوں کی علامت کہاں ہے؟ (محب اہل بیت کون؟ (شیخ صدوقؒ) صفحہ 75)

اللہ اکبر! کیا عزت و عزمت ہے علیؑ کے شیعوں کی، کہ حجتؑ اس قدر تیزی سے اُن کے استقبال کو گئ ---

---

(1) مدینۃ المعاجز جلد 4 (2) تفسیر امام حسن عسکری

شیعہ کیسا ہوتا ہے؟

مولا امام حسنؑ عسکری فرماتے ہیں: ایک شخص نے امام زین العابدینؑ سے عرض کیا، مولاؑ، میں آپؑ کا مخلص شیعہ ہوں، مولاؑ سجادؑ نے فرمایا؛

اے اللہ کے بندے، تب تو تم ابراہیمؑ خلیل اللہ کی مانند ہو گئے ، جس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے، وَ اِنَّ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ لَاِبۡرٰہِیۡمَ ۔ اِذۡ جَآءَ رَبَّہٗ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ[1]

اور بے شک اسؑ کے شیعوں میں سے ابراہیمؑ ہے اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ وہؑ اپنے رب کی طرف قلب سلیم سے رجوع ہوا

پس اگر تیرا دل، ابراہیمؑ خلیل اللہ کے دل کی مانند سلیم ہے تو تم بیشک ہمارےؑ شیعہ ہو، اور اگر تیرا دل ویسا نہیں ہے جو کہ غل و غش سے کلی طور پر پاک تھا، تو ہرگز ہماراؑ شیعہ نہیں، اور سن اگر تُو نے جان بوجھ کر یہ جھوٹ بولا ہے تو تُو فالج کی بیماری میں مبتلا ہو گا، کس سے مرتے دم تک تجھ کو خلاصی نہ ہوگی، یا جذام میں گرفتار ہوگا، تاکہ تیرے اس جھوٹ کا کفارہ ہے ۔۔۔۔[2]

مولاؑ فرما رہے ہیں، جس کا دل ابراہیمؑ خلیل اللہ کے دل کی مانند ہو تو وہی ہماراؑ شیعہ ہے، ابراہیمؑ بھی علیؑ کے شیعوں میں سے ہیں ۔

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعوں کے ناموں کی فہرست ہمارےؑ پاس ہے، اللہ نے ان سے آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے پہلے ہماریؑ امامت کو تسلیم کرنے کا عہد لیا، ہمارےؑ شیعہ ہمارےؑ قدم بہ قدم شانہ بہ شانہ ہمارےؑ ساتھ چلتے ہیں، اب قیامت تک ہمارےؑ اور ہمارےؑ شیعوں کے علاوہ کوئی اسلام سے سروکار نہیں رکھتا[3]۔۔۔۔

شیعہ کا ذکر آسمانی کتابوں میں؛

مولا صادقؑ نے فرمایا مولا محمدؐ رسول اللہ امیر المومنینؑ سے فرماتے ہیں: یا علیؑ!آپؑ کے شیعہ اللہ کی نہ مغلوب ہونے والی فوج ہے،آپؑ کے شیعوں کا ذکر تورات میں اُنکے دنیا میں آنے سے پہلے ہی موجود تھا، اسی طرح انجیل میں بھی تھا ۔۔۔

---

(1) الصفات83،84

(2) تفسیر امام حسنؑ عسکری صفحہ 278۔ تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ 201 مطبوعہ قم

(3) مشارق الانوار الیقین صفحہ 56،57

یاعلیؑ اسی لیے آپؑ کے شیعہ ہمارےؑ (محمدؐ کے) نزدیک احترام کے مستحق ہیں، آپؑ کے شیعوں کا ذکر زمین اور آسمان میں ہے، مگر آسمانوں میں زمین سے کہیں زیادہ ہے[1]---

مولا محمدؐ کے نزدیک شیعہ احترام کے حق دار ہیں۔

عظمتِ شیعہ

امیر المومنینؑ قنبرؓ سے فرماتے ہیں ، محمدؐ رسول اللہ اس دنیا سے رخصت کے وقت سوائے شیعوں کے اپنی ساری امت پر غضب ناک تھے، اے قنبرؓ یاد رکھو! ہر چیز تک پہنچنے کا ایک راستہ ہے، اور ایمان تک پہنچنے کا راستہ شیعیت ہے، ہر شے کو قائم و دائم رکھنے کا ایک وسیلہ ہے اور اسلام کے قیام کا وسیلہ شیعہ ہیں، (اسلام شیعہ کی وجہ سے قائم ہے) و ان کل شيء شرفاً و شرف الاسلام الشیعة ہر شے کا ایک شرف ہے اور اسلام کا شرف شیعہ ہیں (شرف، شرفہ یعنی بلند ہونا، عزت و مرتبہ والا)[2] ہر شے کا ایک سردار ہے اور مجالس کی سرداری شیعوں کی مجلس کے پاس ہے، ہر شے کا ایک امام ہے اور زمین کا بھی ایک امام ہے جس کے سبب زمین کو سکون و قرار حاصل ہے، اور زمین کا یہ امام زمین کا وہ ٹکڑا ہے جس پر شیعہ بستے ہیں، اگر زمین میں کوئی شیعہ باقی نہ بچے تو اللہ کسی زمینی گروہ پر اپنی نعمتیں نازل نہ کرے گا اور نہ ہی آخرت میں انہیں کوئی نعمت نصیب ہوگی ---[1]

وضاحت ، اوپر حدیث میں امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، ایمان تک پہنچنے کا راستہ شیعہ ہیں، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ ایمان ہوں، یعنی، علیؑ تک پہنچنے کا راستہ شیعہ ہیں، یعنی، شیعہ صراط مستقیم ہے ۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، ہر شے کا ایک شرف ہے، یعنی ہر شے کی کوئی عزت ہے کوئی بلندی ہے، اور اسلام کا شرف اسلام کی عزت شیعہ ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اناؑ السلام، سلام (اسلام) میںؑ ہوں، مومنین اپنی معرفت اور ظرف کے مطابق غور و فکر کریں اور نتائج اخذ کریں گے

(1) مشارق الانوار الیقین (2) المنجد

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ ہر شے کا ایک امام ہے، زمین کا امام زمین کا وہ ٹکڑا یا جس پر شیعہ رہتے ہیں جس کی وجہ سے زمین کو سکون اور قرار ہے، یعنی جہاں شیعہ رہتے ہیں وہی ٹکڑا زمین کا امام ہے، یعنی افضل ہے مقدس ہے جس کی وجہ سے زمین سکون میں ہے ۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، زمین پر تمام نعمتیں شیعہ کی وجہ سے ہیں اگر شیعہ نہ ہو تو دنیا ہی نہیں آخرت میں بھی مخلوقات کو کوئی نعمت نصیب نہیں ہوگی، دنیا میں جو نعمتیں آپ دیکھ رہے ہیں وہ سب مولاؑ کے شیعہ کے سبب ہے ---

مولاؐ محمدؐ امیر المومنینؑ سے فرماتے ہیں ؛ یاعلیؑ اگر زمین پر آپؑ کے شیعہ نہ ہوتے اللہ کا دین قائم نہ رہتا، اور نہ ہی آسمان سے بارش کا نزول ہوتا[2]،[1] -----

شیعہ فی القرآن

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا ؛ اے ابو محمد (ابو بصیر) قرآن کی جو بھی آیت جنت کی رہبری کرتی ہے اور اہل جنت کی بھلائی کا ذکر کرتی ہے ۔ وہ آیت ہمارےؑ اور ہمارےؑ شیعوں کے متعلق نازل ہوئی ہے، اور جو بھی آیت اپنے مذکورہ افراد کی برائی کو ذکر کرتی ہے اور جو بدکاروں کو دوزخ کی طرف لے جاتی ہے، وہ آیت ہمارےؑ دشمنوں اور ہمارےؑ مخالفین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ [3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ سات آدمیوں کے لیے زمین خلق کی گی اور اُن ہی کی وجہ سے سب کو رزق ملتا ہے، بارش ہوتی ہے، اُن سات ہی کی وجہ سے دنیا میں بصیرت باقی ہے ، اور وہ یہ ہیں؛ ابوذرؓ، سلمانؑ، مقدادؓ، عمارؓ، حذیفہؓ، عبداللہؓ ابن مسعود اور میںؑ ان کا امامؑ ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کو سیدہؑ کے جنازے پر صلاۃ قائم کرنے کا شرف حاصل ہوا ---- 4،5،6

---

(1) فضائل الشیعه (شیخ صدوق) ص 55

(2) مشارق الانوار الیقین

(3) فضائل الشیعه ، شیخ صدوق

(4) خصال (شیخ صدوق)

(5) اختیار معرفة الرجال

(6) نفس الرحمن فی فضائل سلیمان

<u>شیعہ کون ہے</u>؟

قال الامام علی الرضا، شیعتنا الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکوۃ و یحجون البیت الحرم و یصومون شھر رمضان و یوالون اھل البیت و یتبروون من اعدائھم [1]

ترجمہ ؛ امام رضاؑ فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعہ وہ ہیں جو صلاۃ قائم کرتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، بیت اللہ کا حج بجا لاتے ہیں، ماہِ رمضان کے صوم (روزے) بجا لاتے ہیں، اہل بیتؑ رسولؐ سے مودت رکھتے ہیں، اور انؑ کے دشمنوں پر تبرا کرتے ہیں ...

مولاؑ کے شیعہ وہ ہیں جو، صوم و صلاۃ و حج و زکوٰۃ کے پابند ہوتے ہیں، آل محمدؐ سے مودت رکھتے ہیں...

قال الامام الجعفر الصادق، نحن الصلوۃ فی کتاب اللہ، و نحن الزکوۃ ، و نحن الصیام، و نحن الحج، و نحن البلد الحرام، و نحن کعبۃ اللہ، و نحن قبلۃ اللہ ، و نحن وجہ اللہ، و نحن الآیات و نحن البینات [2]

ترجمہ؛ مولاؑ صادقؑ فرماتے ہیں ؛ اللہ کی کتاب میں صلات (نماز) سے مراد ہمؑ ہیں، زکوۃ ہمؑ ہیں، صوم (روزہ) ہمؑ ہیں، حج ہمؑ ہیں، شہر حرام ہمؑ ہیں، اللہ کا کعبہ ہمؑ ہیں، اللہ کا قبلہ ہمؑ ہیں، بینات یعنی نشانیاں اور دلائل ہمؑ ہیں....

قال الامام الجعفر الصادق ؛ الصلاۃ باطن وَلایتنا و الصوم معرفۃ جدنا، الزکوۃ معرفۃ شیعتنا و الحج معرفۃ اعدائنا و البراۃ عنھم [3]

ترجمہ؛ صلاۃ (نماز) کا باطن ہماریؑ وَلایت ہے، الصوم (روزہ) ہمارےؑ جد (علیؑ و محمدؐ) کی معرفت کا نام ہے، زکوٰۃ سے مراد ہمارےؑ شیعوں کی معرفت ہے، اور حج ہمارےؑ دشمنوں کو پہچان کر ان سے بیزاری و نفرت کا نام ہے ....

وضاحت؛ مولا رضاؑ فرما رہے ہیں؛ شیعہ وہ ہیں جو، صوم و صلاۃ و حج و زکوٰۃ کے پابند ہوتے ہیں، آل محمدؐ کی مودت رکھتے ہیں ۔ مولا صادقؑ فرماتے ہیں: ہمؑ ہی صلاۃ ہیں، ہمؑ صوم ہیں، ہمؑ زکوٰۃ ہیں، ہمؑ حج ہیں۔ یعنی جن کا سب کچھ ہمؑ (آل محمدؐ) ہیں وہی ہمارےؑ شیعہ ہیں...

---

(1) محب اھل بیت کون؟ (شیخ صدوق)

(2) القطرہ من بحار جلد 2

(3) حقیقتِ بسم اللہ اللھص 50

مولاؑ فرماتے ہیں ؛ صلاۃ (نماز) کا باطن ہماریؑ وَلایت ہے، الصوم (روزہ) محمدؐ اور علیؑ کی معرفت ہے، زکوٰۃ یہ ہے کہ ہمارےؑ شیعہ کی معرفت ہو، یعنی مخلوق پر فرض ہے کہ علیؑ کے شیعہ کی معرفت رکھیں یہی زکوٰۃ کا باطن ہے، اور شیعہ پر فرض ہے کہ ایک دوسرے مومن بھائی کی معرفت رکھیں ایک دوسرے کو پہچانیں ایک دوسرے کی منزلت و مقام کو جانیں اور احترام کریں یہی شیعہ کی باطنی زکوٰۃ ہے ، اور حج کا باطن یہ ہے کہ ہمارےؑ دشمن کو پہچان کر ان سے بیزاری و برات کریں ...

جن کو محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں کی پہچان نہیں ان کا حج نہیں، جن کو وَلایت علیؑ کی معرفت نہیں ان کی نماز نہیں ، جن کو علیؑ کی معرفت نہیں ان کا روزہ نہیں، جن کو شیعہ کی معرفت نہیں ان کی زکوٰۃ نہیں ....

شیعہ ولی اللہ ہیں

قال علي، انا امیر المومنین و قائد الغر المحجلین و سید الوصیین حربی حرب اللہ و سلمی سلم اللہ و طاعتی طاعة اللہ و ولایتی وَلایة اللہ و شیعتی اولیاء اللہ [1]

ترجمہ ؛ مولا علیؑ نے فرمایا، میںؑ امیر المومنینؑ ہوں، سفید رو لوگوں کا اور تمام اوصیاء کا سردار ، میریؑ جنگ اللہ کی جنگ ہے، میریؑ صلح اللہ کی صلح ہے، میریؑ اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ، میریؑ وَلایت اللہ کی وَلایت ہے، میرےؑ شیعہ ولی اللہ ہیں ----

بصیرتِ شیعہ

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعوں کی بصیرت میں اللہ کا نور کام کر رہا ہے، اور وہ اسی نور سے دیکھتے ہیں [2] اللہ نے شیعوں کا نام صالحین رکھا ہے---[3]

---

(1) امالی شیخ صدوقؒ مجلس 88

(2) مشارق الانوار الیقین

(3) فضائل الشیعہ (شیخ صدوق)

شیعہ اللہ کی طرف سے منتخب شدہ

ابو بصیرؒ کہتے ہیں ، امام صادقؑ نے ایک شخص سے فرمایا جو خراسان سے آپؑ کے پاس آیا تھا، آپؑ کی زیارت کے لیے فرمایا، تمہارے باپ کا کیا حال ہے؟ خراسانی نے کہا، خیریت سے ہے ----

امامؑ نے فرمایا! تیرے بھائی کا کیا حال ہے؟ خراسانی نے کہا! مولاؑ میں اسے گھر صحیح سلامت چھوڑ کر آیا ہوں ----

امامؑ نے فرمایا! اے خراسانی، تیرے خراسان سے چلنے کے دو دن بعد تیرا باپ فوت ہو گیا تھا ----

اور تیرے بھائی کو اس کی ایک کنیز نے قتل کر دیا ہے اور وہ راہی جنت ہو گیا ہے----

مرد خراسانی نے عرض کیا مولاؑ، میں آپ پر قربان جاؤں میرا بیٹا بیمار تھا آپؑ نے اس کے بارے میں مجھ سے نہیں پوچھا؟

امامؑ نے فرمایا! کہ وہ ٹھیک ہوگیا ہے اور اس کے چچا نے اپنی بیٹی سے اس کی شادی کر دی ہے اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اس نے اس کا نام علی رکھا ہے مگر وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے ---

مردِ خراسانی نے کہا! مولاؑ کیا کوئی حیلہ کوئی طریقہ ہے کہ وہ آپؑ کے شیعوں میں شمار ہو جائے ---؟

امامؑ نے فرمایا ہرگز نہیں! یہ عالمِ زر میں جو صلب آدمؑ سے میثاق لیا تھا وہاں اس نے انکار کیا تھا اور یہ وہیں سے صلب آدمؑ میں بھی ہمارا دشمن تھا، اور مولاؑ نے فرمایا، خبردار! اُس کی عبادت اور خشوع و خضوع تمہیں دھوکہ نہ دے ----[2]،[1]

اس حدیث سے چند باتیں واضح ہو گئیں، کہ شیعہ کہلانے سے بندہ شیعہ نہیں ہوتا، شیعہ اللہ کے منتخب شدہ ہیں نہ اس میں اضافہ ہوسکتا ہے، اور نہ کمی ---- شیعہ وہ ہے جو عالمِ زر میں انؑ کے اقرار پر قائم ہیں --- اور احادیث سے ثابت ہے کہ وہ میثاق امیر المومنینؑ کی وَلایت کا میثاق ہے ----

---

(1) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان صفحہ 201۔ 202

(2) عوالم العلوم

انبیاءؑ علیؑ کے شیعہ

امام صادقؑ سے پوچھا گیا: کہ مولاؑ ! وَ اِنَّ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ لَاِبۡرٰہِیۡمَ[1] اور بے شک اس کے شیعوں میں سے ابراہیمؑ ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

امامؑ نے فرمایا، کہ ابراہیمؑ علیؑ کا شیعہ ہے، جب انبیاءؑ ان کے شیعوں میں سے ہیں، اور شیعوں کا حساب وہ (علیؑ) لیں گے، تو پھر انبیاءؑ کا حساب بھی انھیں (علیؑ) کے پاس ہے، ان (انبیاءؑ) سے ان کی تبلیغ و شہادت کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو ان کی تبلیغ کی گواہی دیں گے، اور جنت و جہنم کی چابیاں علیؑ کے ہاتھ میں ہیں ملائکہ اس دن ہمارےؑ امر و نہی کے پابند ہوں گے ---[2]

نام نہاد شیعہ اور اسرار امیر المومنینؑ

ابن عباسؓ سے روایت ہے، کوفہ کے اکابرین لوگ جمع ہو کر امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا علیؑ اس میں ہمیں کوئی شک نہیں کہ آپؑ عجائب و اسرار کے مالک ہیں، ان کے اسرار میں سے ہمیں بھی کوئی عجائب دکھائیں ----

مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا، علم العالم شدید لا یحتمله الا مومن امتحن الله قلبه للایمان؛ عالم کا علم شدید ہے اور ہمارےؑ علم کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا مگر وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لیے امتحان لے لیا ہو ----

اگر تم اصرار کرتے ہو تو میں تمہیں اپنے کچھ عجائبات و اسرار دکھاتا ہوں، جو اللہ نے مجھے علم عطا کیا ہے، امیر المومنینؑ نے ان کوفیوں کے مجمع سے ستر 70 لوگوں کا انتخاب کیا --- جس طرح حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے انتخاب کیا تھا، یہ منتخب شدہ 70 آدمی اپنے آپ کو سب سے بڑا شیعہ اور سب سے بڑا علیؑ کا محب سمجھتے تھے ----

امیر المومنینؑ انہیں لے کر کوفہ کی پچھلی جانب وادی نجف کی طرف آئے، اور وہاں پر ایک بار امیر المومنینؑ نے ان سے فرمایا

---

(1) الصفات 83

(2) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان صفحہ 383، 84

میں تمہیں اس وقت تک کوئی شے نہیں دکھاوں گا جب تک میں تم سے اللہ کا عہد و میثاق نہ لے لوں ، کہ تم کفر اختیار نہیں کرو گے اور میراً انکار نہیں کرو گے، اور اللہ کی قسم میںؑ تمہیں وہ دکھاؤں گا جو رسولؐ اللہ نے مجھےؑ علم دیا ہے، سب نے عہد کیا اور وعدہ کیا اللہ اور رسول کی قسم کھائی کہ ہم آپؑ کا انکار نہیں کریں گے اور خود کبھی کفر نہیں کریں گے، پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا؛ (تم سب) منہ دوسری طرف کر لو تاکہ میں دعا کرو اور تم سن لو کہ میں دعا کر رہا ہوں، پھر مولاؑ نے کچھ کلمات کہے، اور فرمایا کہ آپ اپنے منہ میری طرف پھیر لو، جب انہوں نے دیکھا تو ہر طرف باغات ہیں درخت ہیں نہریں ہیں حتیٰ کہ انہیں جنت کی نعمات اور جہنم کے عذاب کا ملاحظہ کرایا، تو وہ لوگ کہنے لگے، هذا سحر مبين یہ تو کھلا جادو ہے اور سب کافر ہو گئے صرف دو آدمی باقی بچ گئے، پھر مولاؑ نے ان (باقی بچے دو آدمیوں) میں سے ایک سے فرمایا دیکھا آپ کے ساتھیوں نے کیا کہا اور کیا بن گئے؟

ما هو والله سحر و ما آنا بساحر و لكنه علم الله و رسوله؛ اللہ کی قسم نہ وہ جادو تھا، اور نہ ہی میںؑ جادو کرنے والا ہوں، مگر یہ اللہ اور رسولؐ کا علم ہے، **ما ذار ددتم عليّ رد دتم على الله؛** اگر تم نے مجھےؑ رد کیا تو تم نے اللہ کو رد کیا، پھر امیر المومنینؑ ، ان دونوں کے ساتھ مسجد کوفہ میں آئے تاکہ ان کے لئے دعا کریں اور ان کی معافی کے لئے دعا کریں، جب مسجد میں امیر المومنین نے دعا کرنا شروع کی تو مسجد کی کنکریاں سفید موتی اور سرخ یاقوت میں بدل گئے اور پوری مسجد دُر اور یاقوت سے بھر گئی تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا اور باقی ایک بچا[1]**.......**

یہ 70 منتخب کوفی ہر وقت امیر المومنینؑ کے ساتھ رہتے تھے اور خود کو سب سے بڑا شیعہ اور علیؑ کا چاہنے والا سمجھتے تھے، اور امیر المومنینؑ سے عہد بھی کیا کہ ہم آپؑ کا انکار نہیں کریں گے، لیکن جب مولاؑ نے اسرار ظاہر کیے تو کافر ہوگئے......

---

(1) مشارق الامان ولباب حقائق الايمان ص 567

شیعہ اور انبیاءؑ

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ، کہ جب میں معراج پر پہنچا تو اللہ نے کہا، یا محمدؐ! جو علیؑ کی وَلایت کا انکار کرتا ہے وہ جنت میں جانے سے انکار کرتا ہے، کیونکہ جنت میں صرف وہی جا سکتا ہے جو علیؑ کی ولایت کا اقرار کرے، جو علیؑ سے محبت کرتا ہو ، اور جنت میں انبیاءؑ کا داخلہ اُس وقت تک بند ہے جب تک کہ علیؑ ، سیدہؑ، ان کی عترت اور شیعہ جنت میں نہیں چلے جاتے[1]....

مولا محمدؐ باقرؑ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ، مولاؑ نے فرمایا ، قیامت کے دن ایک گروہ آئے گا جن پر نور کا لباس ہوگا، ان کے چہروں پر نور ہوگا، سجدہ کے آثار سے وہ پہچانے جائیں گے، وہ صفوں کو چیرتے ہوئے رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، ان لوگوں کی حالت پر انبیاءؑ و ملائکہ شہدا صالحین رشک کریں گے وہ ہمارےؑ شیعہ ہوں گے اور علیؑ ان کے امامؑ ہوں گے..... [2]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ، اللہ قیامت کے دن لوگوں کو یوں محشور فرمائے گا کہ ان کے چہرے نورانی ہوں گے، اور وہ نور کی کرسیوں پر تشریف رکھیں گے عرش کے سائے میں انبیاءؑ کی مانند ہوں گے، حالانکہ وہ نبی نہیں ہوں گے اور منزلت شہداء میں ہونگے حالانکہ وہ شہید نہیں ہوں گے، مولاؑ سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہوں گے ؟ فرمایا! وہ علیؑ کے شیعہ ہوں گے۔[3]....

کروبی شیعہ

في كتاب بصاير الدرجات بعض أصحابنا عن أحمد بن محمد السياري وقد سمعته انا من أحمد بن محمد قال: حدثني أبو محمد عبيد بن أبي عبد الله القاري أو غيره، رفعوه إلى أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الكروبيين قوم من شيعتنا من الخلق الأول، جعلهم الله خلق العرش لو قسم نور واحد منهم على أهل الأرض لكفاهم. ثم قال: إن موسى عليه السلام لما سئل ربه ما سئل أمر واحدا من الكروبيين فتجلى للجبل فجعله دكا 4،5،6

---

(1) مشارق الانوار الیقین (2) فضائل الشیعہ، شیخ صدوق، ص 88

(3) امالی شیخ صدوق مجلس 38 (4) تفسیر نور الثقلین عربی، ج ۲ – ص ٦٣ ح 245 ، اردو ج 3 ص 442

(5) بصائر الدرجات الکبری(حسن صفار) ج 1 ص 200 (6) القطرہ من بحار جلد 2 ص 68

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ نے فرمایا ؛ بے شک آغاز تخلیق میں اللہ نے کروبین کو خلق کیا، اور وہ ہمارے شیعہ ہیں، اللہ نے ان کو عرش کے بھی پرے (عرش کے پیچھے) جگہ دی ہے، اگر ان میں سے ایک کروبی کے نور کو زمین والوں میں تقسیم کر دیا جائے، تو سب کے لیے کافی ہوگا، پھر مولاؑ نے فرمایا ؛ بے شک جب موسیؑ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں ----

تو رب نے ان کروبین میں سے ایک "کروبی" کو حکم دیا کہ اس پہاڑ پر ظاہر ہو، بس جب وہ ظاہر ہوا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا ----

وضاحت،

کروبین **"کرب"** سے ہے **"الکَربُ**، غم، بے چینی[1] **"الکَرب، کُرُوب و الکُرَبۃ** ،کُرَب : غم اور مشقت [2]

کروبین کرب کی جمع ہے جس کا مطلب غم، و مشقت، و بے چینی ہے۔ کروبین مولا علیؑ کے شیعہ ہیں ۔ یعنی وہ شیعہ ہیں جنہیں اس دنیا میں علیؑ کی وَلایت کی وجہ سے ستایا جاتا ہے ۔ علیؑ کی وجہ سے غم زدہ کیا جاتا ہے، یہ وہی شیعہ ہیں جن کا نور پہاڑ پر پڑا تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا

قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَىٰنِى وَلَٰكِنِ ٱنظُرْ إِلَى ٱلْجَبَلِ فَإِنِ ٱسْتَقَرَّ مَكَانَهُۥ فَسَوْفَ تَرَىٰنِى ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحَٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُؤْمِنِينَ (الاعراف ۱۴۳)

ترجمہ ؛ موسیؑ کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا کہ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں، رب نے کہا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ لو گے، جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو اس (پہاڑ) کو ریزہ ریزہ کردیا، اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں ---

اللہ نے کروبین میں سے ایک کو حکم دیا کہ اس پہاڑ پر اپنا جلوہ دیکھائے، اور اس آیت میں واضح ہے کہ اللہ نے موسیؑ سے کہا، اس پہاڑ کو دیکھو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ لو گے ---

---

(1) القاموس (2) المنجد

" پس اللہ نے پردے ہٹا دیے اور اس پہاڑ پر اپنی قدرت (یعنی کروبی شیعہ) کی ایک جھلک ظاہر کی تو پہاڑ سمندر میں گر گیا اور وہ قیامت تک کے لیے سمندر میں ہی دھنستا رہے گا ، اور ملائکہ نازل ہوئے اور انہوں نے آسمانوں کے دروازے کھول دیے، جب موسیٰ نے اس پہاڑ کی طرف دیکھا کہ وہ اڑ چکا ہے اور ملائکہ نازل ہو رہے ہیں تم موسیٰ منہ کے بل گر پڑے اور اللہ کے خوف سے اور جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا اس کے خوف سے دہشت زدہ ہو کر گر پڑے، اور اُنؑ کی روح پرواز کر گئی، اور اللہ نے رحم کرتے ہوئے ----

دوبارہ روح کو ان کے جسم کے اندر داخل کر دیا جب موسیٰ ہوش میں آئے اور آپ نے سر اٹھایا تو یوں عرض کیا، سُبْحٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ ٱلْمُؤْمِنِينَ، تُو سبحان ہے تجھے دیکھا نہیں جاسکتا، میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اور میں ایمان لانے والوں میں پہلا ہوں، کہ تجھے دیکھا نہیں جاسکتا ---- (تفسیر القمی جلد 2)

امیر المومنینؑ سے ان ذرات کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ گھروں کے روشن دانوں میں سے اندر داخل ہوتے ہیں کہ اللہ نے ان کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا، جب موسیٰ نے کہا کہ اے پروردگار میںؑ تجھے دیکھنا چاہتا ہوں، تو اللہ نے فرمایا، اگر میرے نور کی تاب لا کر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہے تو شاید مجھ کو دیکھ سکو اور اگر اپنی جگہ پر قائم نہ رہ سکے تو تمہاری آنکھوں میں اتنی طاقت نہیں کہ تم مجھے دیکھ سکو، پھر جب اللہ نے پہاڑ پر اپنے نور کی تجلی کی تو پہاڑ کے تین ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا بلند ہو کر آسمان پر چلا گیا، دوسرا ٹکڑا زمین میں دھنس گیا، تیسرا ٹکڑا پاش پاش ہو کر فضا میں بکھر گیا اور غبار بن گیا، اور یہ ذرات اسی پہاڑ کے بکھرے ہوئے ذرات ہیں (علل الشرائع جلد 2) حضرت موسیٰ نے کہا میں اللہ کو دیکھنا چاہتا ہوں، اللہ نے کہا اس پہاڑ کو دیکھ اگر پہاڑ میرے نور کو برداشت کر پایا تو تم مجھے دیکھ لو گے، پھر اللہ نے مولا علیؑ کے ایک کروبی شیعہ کو حکم دیا کہ اپنے آپ کو اس پہاڑ پر ظاہر کرے لیکن پہاڑ امیر المومنینؑ کے شیعہ کی ایک جھلک برداشت نہ کر سکا اور پھٹ گیا اور موسیٰ شیعہ کی وہ تجلی (جھلک) دیکھ کر دہشت زدہ ہو گے اور موسیٰ کی روح پرواز کر گی۔

دوبارہ روح داخل کی گی۔ وہ پہاڑ 3 حصوں میں ٹکڑے ہوا ایک سمندر میں دھنس گیا جو قیامت تک دھنستا رہے گا ---

پہاڑ کا ایک ٹکڑا بلند ہو کر آسمان پر چلا گیا، اور ایک ٹکڑا ذرات بن کر ہوا میں بکھر گیا۔ (آج بھی ان ذرات کو دیکھا جائے تو امیر المومنینؑ کے شیعہ یاد آتے ہیں) قلندر نے کہا تھا۔ میں جلالِ الہیٰ کے سمندر کا دروازہ ہوں۔ میں وہاں ہوں جہاں حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر تھے [1] (مومنین اپنی معرفت اور ظرف کے مطابق ادراک کریں گے) (الشہباز صفحہ 89)

کسی از امام صادق پر سید این جلوه ای که برای حضرت موسی شد، این نور چه بود؟ حضرت فرمودند این نور جد ما امیر المؤمنین بود آن نور، نور سلمان بود، نور یکی از شیعیان ما بود! [1]

کسی نے امام جعفر الصادقؑ سے پوچھا، کہ مولاؑ وہ جلوہ جو موسیٰؑ نے (طور) پر دیکھا، وہ نور کیا تھا؟ امامؑ نے فرمایا، وہ نور میرےؑ جد امیر المومنینؑ کا تھا، پھر فرمایا، وہ نور سلمانؑ کا نور تھا، پھر فرمایا، وہ نور ہمارےؑ شیعوں میں سے ایک شیعہ کا تھا---

طینت الشیعہ

مولا محمدؑ باقرؑ اپنے ظاہری بدن کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اے ابو الحجاج! اللہ نے محمدؐ وآل محمدؐ کی طینت کو علیین کی طینت سے خلق کیا، شیعوں کو علیین کے علاوہ طینت سے خلق کیا، ہمارےؑ شیعوں کے دل آل محمدؐ کے ابدان سے ہیں، اور اللہ نے آل محمدؐ کے دشمنوں کو سجین کی مٹی سے خلق کیا، ان کے پیروکاروں کو سجین کے علاوہ خبیث مٹی سے خلق کیا، اور ان کے پیروکاروں کے دلوں کو سجین کی مٹی سے خلق کیا، پس ان کے پیروکاروں کے دل ان کے ابدان سے ہیں اور ہر دل اپنے بدن کی طرف ہی جھکتا ہے[2]

وضاحت: مولاؑ فرماتے ہیں ، ہمارےؑ بظاہر اجسام کی طینت سے شیعہ کے دل کو خلق کیا گیا ہے، اسی لیے شیعہ کے دل محمدؐ وآل محمدؐ ہی کی طرف جھکتے ہیں، کس قدر پاک و طاہر قلب ہے شیعہ کا۔ اور ہمارےؑ منکر اور دشمن کے جسم سجین (جہنم کی وادی کا نام) کی مٹی سے اور ان کے پیروکار اس سے بھی زیادہ خبیث مٹی کی خلقت ہے ----

---

(1) شراب طہور صفحہ 500 (2) بصائر الدرجات الکبریٰ جلد 1 صفحہ 63

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعوں کی ارواح علیین سے خلق کی گئ ہیں، اور ان کے اجسام اس سے کم درجہ کی طینت سے خلق ہوئے ہیں ---[1]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ؛ یاعلیؑ! آپؑ کے شیعوں کو ہماریؑ (ظاہری) طینت سے خلق کیا گیا ہے، اور ہمارےؑ اسرار ان کے پاس ودیعت کیے، اور ہمارےؑ حق کی شناخت کو ان کے دلوں میں ثابت اور استوار فرمایا، یہ لوگ تاریکی کے چراغ ہیں، یہی تاریکی کے چراغ ہیں، یہی تاریکی کے چراغ ہیں ----[2]

شیعہ کو شیعہ کیوں کہتے ہیں؟

عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر قال: اللہ سبحانہ تفرد فی وحدانیتہ تکلم بکلمة فصارت نورا، ثم خلق من ذلک النور محمدا و علیّا و عترتہ، ثم تکلم بکلمة فصارت روحا واسکنها ذلك النور اسكنه في ابدا ننا فنحن روح الله و كلمة الله احتجب بنا عن خلقه فما زلنا في ظلة خضراء مسبحين نسبحه و نقدسه حيث لا شمس و لا قمر ولا عين تطرف ثم خلق شيعتنا، و انما سموا شيعة لا نهم خلقوا من شعاع نورنا [3]

ترجمہ ؛ مولا محمدؐ باقرؑ نے فرمایا ؛ بے شک اللہ اپنی وحدانیت میں متفرد و یکتا ہے، اس نے ایک کلمہ کہا پس وہ ایک کلمہ نور بن گیا پھر دوسرا کلمہ بولا تو وہ روح بن گیا، پھر اللہ نے اس نور کو روح میں رکھا، اور روح نور کو ہمارےؑ (ظاہری) ابدان میں تبدیل کیا، ہمؑ روح اللہ ہیں ہم کلمۃاللہ ہیں، وہ ہمارے ذریعے سے ہی مخلوق سے حجاب میں ہے (یعنی اللہ کو ہمؑ نے چھپا رکھا ہے) ہمؑ ظل خضراء (نورانی سبز سائے) میں اُس کی تسبیح و تقدیس کرنے والے تھے، ہمؑ نے اس وقت اس کی تسبیح و تقدیس کی جب سورج نہ تھا چاند نہ تھا اور نہ ہی کوئی پلک جھپکنے والی آنکھ تھی، پھر ہمارےؑ شیعوں کو خلق کیا، اِن کا نام اس لیے شیعہ ہے، کیونکہ وہ ہمارےؑ (محمدؐ و آل محمدؐ کے) نور کی شعاع سے خلق ہوئے ہیں ......

---

(1) بصائر الدرجات ص 76

(2) فضائل الشیعہ ص 59،60

(3) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 100

شیعہ کا ہاتھ کان زبان

حدیثِ قدسی ہے .....

ما تقرّب إليّ عبدي بمثل أداء ما افترضتُ عليه. ولا يزال عبدي يتقرّب إلي بالنوافل حتّى أحبّه. فإذا أحببتُه كنتُ سمعَه الذي يسمع به، وبصره الذي يبصر به، ويده التي يبطش بها، ورجله التي يمشي بها. فبي يسمع، وبي يبصر، وبي يبطش، وبي يمشي ولئن سألني لأعطينّه 1 تا 8

ترجمہ ؛ اللہ کہتا ہے؛ میں نے بندے پر جو واجب کیا ہے، صرف ان کے ذریعے بندہ سب سے زیادہ مجھ سے قریب ہوتا ہے، جب بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے، تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، تو میں (اللہ) اس (بندے) کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ کام لیتا ہے، اس کی زبان ہو جاتا ہوں ، وہ میری زبان ہو جاتی ہے، اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں ....

---

(1) الجواهر السنية فی الحديث القدسية

(2) الکافی، کتاب الايمان و الکفر ،باب، من اذی المسلمين و احتقر هم

(3) التوحيد ، شيخ صدوق، باب، إن الله تعالی لا يفعل بعباده إلا الأصلح لهم

(4) کفاية الموحدين جلد 1 ص 243

(5) گہر پارے - باب، احاديث قدسی، حديث 13

(6) صحيح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حديث 1424 جلد 3

(7) منهج العلم و البيان و نزهة اسمع و الصيان، مولف، ابن کبولخ ، محمد بن علی بن عيسی ص 46

(8) تفسير حديث قدسی (اجعلک مثلی) ص 38 (خطی)

وضاحت؛ رب العزت کہتا ہے، جو بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، تو میں اس کے ہاتھ اس کے کان اس کی زبان بن جاتا ہوں۔ یعنی کچھ بندے ایسے ہیں، جن کے ہاتھ ان کے نہیں اللہ کے ہیں، کچھ بندے ایسے ہیں جن کی زبان ، کان ان کا نہیں اللہ کا ہے، دوسرے الفاظ میں، اللہ کے کچھ بندے ید اللہ، عین اللہ، لسان اللہ ہیں یہ وہ ہیں جو نوافل سے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں، اب دیکھنا ہے کہ نوافل کیا ہیں، اور انہیں کون ادا کرتا ہے؟

عن فضیل ابن یسار، عن ابی عبداللہ قال؛ الفریضة و النافلة أحدٌ و خمسون رکعة منها رکعتان بعد العتمة جالساً تعدان برکعة و ھو قائمٌ، الفریضة منھا سبعة عشر رکعة و النافلة أربع و ثلاثون رکعة [1]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ نے فرمایا ؛ فریضہ اور نافلہ اکاون 51 رکعت ہیں، ان میں سے دو رکعت نافلہ عشا بیٹھ کر ہیں، یہ دو رکعتیں ایک رکعت شمار ہوتی ہیں، واجب کی رکعتیں 17 ہیں، اور نافلہ کی 34....

نوافل اور فرض ملا کر 51 رکعت ہیں اور نافلہ 34، اب یہ دیکھنا ہے کہ اکاون 51 رکعت کون ادا کرتا ہے؟

قال جعفر الصادق؛ شیعتنا اھل الورع و اھل الوفا و الامانة و اھل الزھد و العبادة اصحاب احدی و خمسین رکعة فی الیوم و اللیلة [2]،[3] بصلاة الاحدی و الخمسین [4]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ شیعہ پرہیزگار، وفادار، امانت دار، زہد و تقویٰ اور عبادت بجالانے والے اور دن رات اکاون 51 رکعت ادا کرنے والے ہیں ....

وضاحت؛ اللہ کہتا ہے جو بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے میں (اللہ) اس کے ہاتھ، کان، زبان بن جاتا ہوں۔ مولا فرماتے ہیں ؛ نوافل اور فرض 51 رکعت ہے اور ہمارےؑ شیعہ 51 رکعت ادا کرنے والے ہیں ۔

---

(1) الکافی، کتاب الصلاة

(2) علامتِ شیعہ، از نظر معصومین، شیخ صدوقؒ

(3) محب اہل بیتؑ کون؟

(4) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان

بات واضح ہو گی، نوافل سے اللہ کا قرب حاصل کرنے والے سے اللہ محبت کرتا ہے، جب اللہ محبت کرتا ہے تو اللہ اس بندے کا ہاتھ بن جاتا ہے، اس کا کان، آنکھ اور زبان بن جاتا ہے، یعنی وہ بندہ ید اللہ، عین اللہ، لسان اللہ، ہوتا ہے، اور وہ علیؑ کی شیعہ ہیں، اس زمین پر اللہ کی آنکھ اللہ کا کان اللہ کی زبان اللہ کا ہاتھ علیؑ کا شیعہ ہے، کتنا کریم ہے میرا مولا علیؑ کہ جس کے شیعہ عین اللہ ہیں، ید اللہ ہیں، لسان اللہ ہیں جب علیؑ کے شیعہ ایسے ہیں ہے تو علیؑ کیا ہوں گی ---؟؟

شیعہ اور نور

مولا محمدؐ امیر المومنینؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ، یاعلیؑ! آپؑ کے شیعہ عرش کے دائیں اور بائیں جانب نور کے منبروں پر جلوہ فگن ہوں گے، ان کے نورانی چہرے چمک رہے ہوں گے،[1] وہ نور کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے کجاوے سونے کے ہوں گے، جو زبرجد اور یاقوت کے کڑھے ہونگے، یاعلیؑ! آپؑ کے شیعوں کی جوتیاں سونے کی ہوں گی، جن کے تسمے نور کے ہوں گے۔[2]

میں اُن لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جو کہتے ہیں آل محمدؐ نورانی مخلوق ہے! مولاؑ تو فرما رہے ہیں، علیؑ کے شیعہ کی جوتی کے تسمے نورانی ہیں

جو شیعہ کو نصیب ہوا ہے وہ ملائکہ و انبیاءؑ کو نہیں ہوا

میثم ہاشمی سے روایت کی گئی ہے وہ کہتا ہے، میں بازار میں تھا کہ اصبغ بن نباتہؒ آ گیا اور کہا، تعجب ہے!

میں نے امیر المومنینؑ سے بہت ہی مشکل حدیث سنی ہے....

میں (میثم) نے کہا، وہ کیا ہے؟

اصبغؒ نے کہا، میں نے امیر المومنینؑ کو فرماتے ہوئے سنا، بے شک ہمؑ اہل بیتؑ کی حدیث مشکل اور بہت دشوار ہے

---

(1) فضائل الشیعہ، شیخ صدوقؒ

(2) تفسیر فرات صفحہ 171

اس کو برداشت کرنے کی طاقت کوئی نہیں رکھتا، سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل یا اس مومن کے جس کے دل کا اللہ نے امتحان لے لیا ہو ایمان کے لئے ......

بس میں (میثم) یہ سن کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور امیر المومنینؑ کے پاس آیا، اور کہا اے امیر المومنینؑ! آپؑ کی طرف سے اصبغؓ بن نباتہ نے حدیث بیان فرمائی کہ بس میرا دل تنگ ہو گیا ہے۔ .....

مولاؑ نے فرمایا، وہ کیا حدیث ہے؟

میں (میثم) نے مولا علیؑ کو وہ حدیث سنائی......

تو مولاؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا! میثم بیٹھ جاؤ، کیا ہر عالم علم کے تحمل کا تاب لا سکتا ہے؟

اللہ نے ارشاد فرمایا " اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تو اس میں اس کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزی کرے گا، حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے ہیں، فرمایا، یقیناً میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے: البقرہ 30" ....

اے میثم کیا تم نے دیکھا ملائکہ اس علم کی تحمل تاب لا سکے؟

میں (میثم) نے کہا یہ تو پہلے والے سے بھی بڑی بات ہے ---

مولاؑ نے فرمایا، موسیٰؑ پر اللہ نے توریت نازل فرمائی تو ان کو گمان ہوا کہ کوئی بھی اب ان سے بڑا عالم نہیں ہے، تو اللہ نے ان کو آگاہ کیا کہ تخلیق پروردگار میں کوئی ایسا بھی ہے جو ان سے بڑا عالم ہے، کیوں کہ اللہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا نبی خود پسندی کا شکار ہو جائے، لہذا: موسیٰؑ کی رہنمائی کی عالم کی طرف اور حضرت خضرؑ و موسیٰؑ کو جمع کردیا، خضرؑ نے کشتی میں سوراخ کیا تو موسیٰؑ اس بات کو برداشت نہ کر پائے خضرؑ نے لڑکے کا قتل کر دیا موسیٰؑ وہ بھی برداشت نہ کر پائے، خضرؑ نے دیوار کھڑی کی اس کو بھی برداشت نہیں کر پائے، یہ تو ملائکہ و انبیاءؑ کی صورتحال ہے، باقی ان کے علاوہ کی بات کریں تو مولا محمدؐ رسول اللہ نے غدیر کے روز خم کے میدان میں میراؑ ہاتھ تھاما اور

فرمایا: جس کا میںؑ مولا ہوں، اس کا علیؑ مولا ہے، تو تم نے دیکھا اسے کوئی برداشت کر پایا سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے باقی لوگوں میں سے محفوظ فرمایا، تم (شیعوں) کو خوشخبری ہو، پھر تمہیں خوشخبری ہو، کہ اللہ نے تم کو اس چیز کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے جو ملائکہ و انبیاء کو نصیب نہیں ہوئی، جو انہوں نے رسول اللہؐ کے حکم سے میریؑ وَلایت کو برداشت کیا، بس بیان کرو ہمارےؑ فضائل کوئی حرج نہیں ہے اور ہمارےؑ عظیم امر کو بیان کرو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے ----

پھر فرمایا، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ؛ ہم انبیاءؑ کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے عقول کے مطابق بات کریں ۔[1]

اسماءِ شیعہ اور فرشتوں کا عمل

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جب مولا محمدؐ رسول اللہ شبِ معراج تیسرے آسمان پر پہنچے تو تمام ملائکہ انؑ کے پاس جمع ہو گے مولا محمدؐ کو سلام کیا اور پوچھا کہ علیؑ کہا ہیں؟ تو مولا محمدؐ نے فرمایا ؛ وہ زمین پر میرےؑ خلیفہ ہیں تم لوگ انؑ کو جانتے ہو؟ ملائکہ نے کہا جی ہاں: ہم لوگ ان کو کیسے نا جانیں گے، ہم لوگ بیت المعمور سال میں ایک مرتبہ حج کے لیے جاتے ہیں اس پر ایک کتبہ (تختی، لوح) آویزاں ہیں، جس پر محمدؐ و حسینؑ اور دوسرے آئمہؑ اور انؑ کے شیعہ جو تا قیامت ہوتے رہیں گے کے نام تحریر ہیں، اور ہم برکت کے لیے ان ناموں پر ہاتھ پھیرتے ہیں، (تا قیامت) انؑ کے شیعوں میں نہ ایک زیادہ ہو گا اور نہ ایک کم، ہم (ملائکہ) انؑ کے شیعوں کو اُس وقت سے جانتے ہیں جب وہ عرش کے گرد نور کی شکل میں تھے[2] (فرشتے جو نورانی اور معصوم مخلوق ہے وہ علیؑ کے شیعہ کے نام سے برکت پاتے ہیں)

اللہ کی شرط

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: میںؑ ایک روز اپنے باباؑ کے ساتھ باہر نکلا، رسول اللہؐ کی قبر اور منبر کے درمیان ہمارےؑ اصحاب بیٹھے ہوئے تھے میرےؑ باباؑ نے انہیں سلام کیا اور فرمایا، میںؑ تمہاری (شیعوں) کی خوشبو اور ارواح کو دوست رکھتا ہوں، تقویٰ اختیار کر کے میریؑ مدد کرو،

---

(1) المختصر صفحہ 396

(2) علل الشرائع جلد 2 باب، علل الوضوء، والاذان، والصلاۃ

تم آل محمدؐ کے شیعہ ہو، تم اللہ کی شرط ہو، تم سابق اول ہو، دنیا میں سابق آخر ہو، آخرت میں سابق ابی الجنتہ ہو۔ تمہاری عورتیں پاک ہیں[2]

مولاؑ فرماتے ہیں ، شیعہ اللہ کی شرط ہے، مومنین اپنی معرفت اور ظرف کے مطابق ادراک کریں گے - (تفسیر فرات صفحہ 373)

حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں

مفصل بن قیس نے کہا کہ مولا جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کوفہ میں ہمارےؑ شیعوں کی کیا تعداد ہے؟

میں (مفصل) نے کہا، پچاس ہزار ----

مولاؑ مسلسل یہی سوال کرتے رہے اور میں تعداد کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ مولاؑ نے فرمایا، کیا تجھے امید ہے کہ ان کی تعداد 20 ہو گئی؟

پھر مولاؑ نے فرمایا ، اللہ کی قسم! میریؑ یہ خواہش ہے کہ کوفہ میں پچیس 25 افراد ایسے ہونے چاہیے جو ہمارے ہماریؑ وَلایت کی معرفت رکھنے والے ہوں، اور ہمارےؑ متعلق سچ کے علاوہ اور کچھ نہ کہیں۔ [1]

حقیقی شیعہ وہی ہیں جو وَلایت کی معرفت رکھتے ہیں، اور یہ تمام فضائل انہیں کے لیے ہیں-----

شیعوں میں کون افضل ہے؟

یرفعه الی احدهم انه قال: بعضکم اکثر صلاۃ من بعضٍ و بعضکم اکثر حجا من بعضٍ و بعضکم اکثر صدقةً من بعضٍ و بعضکم اکثر صیاماً من بعضٍ ، و افضلکم افضلکم معرفةً [2]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، تم میں سے کچھ شیعہ کسی سے زیادہ نماز گزار ہوتے ہیں اور کچھ دوسرے سے زیادہ حج بجا لانے والے ہوتے ہیں، اور کچھ کسی سے زیادہ صدقہ دینے والے ہوتے ہیں کچھ دوسروں سے زیادہ روزہ دار ہوتے ہیں، اور تم میں افضل وہ ہے جو معرفت میں افضل ہے .....

---

(1) محب اہل بیتؑ کون؟ شیخ صدوقؒ صفحہ 49

(2) محب اہل بیتؑ کون؟ شیخ صدوقؒ صفحہ 51

شیعہ اہلبیت میں داخل

خثیمہ جعفی کہتے ہیں، کہ میں مولا محمدؑ باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، مولاؑ نے فرمایا، اے خثیمہ! ہمارےؑ شیعہ اہل بیتؑ میں داخل ہیں، ان کو اہل بیتؑ کی محبت کا الہام ہوتا ہے ----- [1]

شیعہ سے محبت اور عداوت

مولا رضاؑ فرماتے ہیں ، جس کسی نے ہمارےؑ شیعہ کے ساتھ عداوت کی اس نے ہمؑ (آل محمدؑ) سے عداوت کی، جس نے ہمارےؑ شیعہ سے محبت کی اس نے ہمؑ (آل محمدؑ) سے محبت کی، کیونکہ وہ ہمؑ سے ہیں ہماریؑ طینت سے ہیں، ہماراؑ کوئی شیعہ بیمار نہیں ہوتا بلکہ ان کی بیماری سے ہمؑ متاثر ہوتے ہیں، جس نے ہمارےؑ شیعہ کو رد کیا اس نے اللہ کو رد کیا، جس کسی نے ہمارےؑ شیعہ پر طعن و تشنیع کی اس نے اللہ پر طنز کیا، ہمارےؑ شیعہ اللہ کے حقیقی عبد ہیں، اور سچے ولی ہیں --- [2]

شیعہ کی ظاہری حالت کیسی ہونی چاہیے

عبداللہ بن خالد کنانی کا بیان ہے، کہ میں ایک مچھلی کو ہاتھ میں لٹکائے ہوئے جا رہا تھا کہ مولا موسیٰ کاظمؑ سے ملاقات ہوگی، مولاؑ نے فرمایا اسے پھینک دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ انسان بے قیمت چیز کو خود اٹھائے ہوئے پھر رہا ہوں، پھر فرمایا،

اے گروہِ شیعہ، تم ایسے لوگ ہو کہ تمہارے دشمن زیادہ ہیں، لوگ تم سے دشمنی رکھتے ہیں لہذا تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو مزین کر کے ان کے سامنے پیش کرو[2]----

رسول اللہؐ نے فرمایا، **يا علي شيعتك منا ونحن منهم**، یا علیؑ آپؑ کے شیعہ ہمؑ سے ہیں ، اور ہمؑ ان سے ہیں ---- [3]

---

(1) تفسیر فرات صفحہ 291 (2) محب اہل بیت کون؟ شیخ صدوق

(3) مائۃ منقبۃ

<u>شیعہ کے حق میں امامؑ کی دعا</u> ؛ مولاؑ فرماتے ہیں: اے اللہ! ہمارے شیعہ ہمؑ سے ہیں، وہ برائیاں کرتے ہیں خطائیں کرتے ہیں اور عمل میں تقصیر کرتے ہیں، (اعمال کم کرتے ہیں) میںؑ ان سے محبت کرتا ہوں، حالانکہ ان کے گناہوں کے باوجود ہمؑ نے انہیں قبول کیا ہے اور ان کی خطاؤں کو اپنے ذمہ لیتے ہیں، اور وہ ہمؑ سے مخصوص ہیں اور وہ ہمؑ سے وابستہ ہیں، <u>گویا ان (شیعوں) کے گناہ ایسے ہوئے جیسے ہمارے ہیں،</u> کیونکہ وہ ہمارے موالی ہیں، اور غلاموں کا نان و نفقہ اُن کے آقاؤں پر واجب ہوتا ہے، اور عبید اور غلام اپنے مولاؑ کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان کا رجوع ہماری طرف ہے، ہمؑ ان کی پناہ گاہ ہیں ان کی امیدیں ہماریؑ طرف ہیں، ہمارے شیعوں کے وہ گناہ معاف فرما جو انھوں نے ہماریؑ محبت و وَلایت پر تکیہ کرتے ہوئے کئے اور ہماریؑ وَلایت پر اُمید اور بھروسہ کرتے ہوئے جو گناہ ان سے سر زد ہوئے انہیں معاف فرما، اور ہمارے شیعوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہمارے دشمنوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا، ان کے برے اعمالوں کو مٹا دے، اور ہماریؑ محبت کی وجہ سے ان کے میزان کو وزنی کر دے، اور ہماریؑ وَلایت کی وجہ سے ان کے درجات بلند فرما [1]

عن الصادق ، نحن خزان اللہ فی الدنیا و فی الاخرۃ و شیعتنا خزاننا [2]

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ دنیا اور آخرت میں اللہ کا خزانہ ہیں، اور ہمارے شیعہ ہماراؑ خزانہ ہیں....

عن النبی قال، لا یحبنا اھل البیت الا مؤمن تقی و لا یبغضنا الا منافق شقی [3]

رسول اللہؐ نے فرمایا ، ہمؑ اہل بیتؑ سے کوئی محبت نہیں کرے گا سوائے تقی (پرہیز گار) مومن کے اور کوئی بغض نہیں رکھے گا سوائے شقی (بد بخت) منافق کے ....

<u>درجہ شیعہ</u> ؛ امامؑ فرماتے ہیں ، تم شیعہ کے درجہ کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہمارے محبوں کو اپنے اہل و عیال پر مقدم قرار نہ دو....... [4]

---

(1) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان صفحہ 632 (2) تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ 145

(3) تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ 205 (4) معرفت امیر المومنینؑ صفحہ 130 (تالیف، سید عباس قمر بنی ہاشمی)

مُحب اور علیؑ

قال امیر المومنین ؛ إن لله تعالی شرابا لأولیائه، إذا شربوا سکروا، وإذا سکروا طربوا، وإذا طربوا طابوا وإذا طابوا ذابوا، وإذا ذابوا خلصوا، وإذا خلصوا طلبوا، وإذا طلبوا وجدوا، وإذا وجدوا وصلوا وإذا وصلوا اتصلوا وإذا اتصلوا لا فرق بینهم وبین حبیبهم. (المحبة في الکتاب والسنة ص 218)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، بے شک اللہ کے پاس اپنے اولیاء کے لئے شراب (شربت) ہے، جب اولیاء اللہ اسے پیتے ہیں تو مست ہو جاتے ہیں، اور جب وہ مست ہوتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں، اور جب خوش ہوتے ہیں تو پاک (طیب) ہو جاتے ہیں، اور جب طیب ہوتے ہیں تو بہت پیاسے ہو جاتے ہیں، اور جب پیاسے ہوتے ہیں تو خالص ہو جاتے ہیں، اور جب خالص ہوتے ہیں تو طلب کرتے ہیں اور جب طلب کرتے ہیں تو پا لیتے ہیں، اور جب پا لیتے ہیں تو ملاقات کرتے ہیں ، اور جب ملاقات کرتے ہیں تو قریب ہو جاتے ہیں ، اور جب قریب ہوتے ہیں تو ان میں اور انکے حبیب میں کوئی فرق نہیں رہتا --- (یہ شراب صرف اولیاء اللہ کے لیے ہے کون ہیں اللہ کے یہ اولیاء ؟)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، شیعتی اولیاء اَللّٰہُ، میرےؑ شیعہ اولیاء اللہ ہیں (امالی شیخ صدوق مجلس 88)

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، ان المومن ولی اَللّٰہُ؛ بے شک! مومن اللہ کا ولی ہے، (الکافی، کتاب الایمان و الکفر)

رسول اللہ نے فرمایا، شیعیان علیؑ اور محبان علیؑ اولیاء اللہ ہیں --- (ریاض القدس ج1 صفحہ 70)

وضاحت ؛ مولاؑ نے فرمایا، علیؑ کے شیعہ اور مومن اور علیؑ کے محب اولیاء اللہ ہیں، پس وہ شراب خاص علیؑ کے محب کے لیے ہے، یہاں کس شراب کی بات ہوئی ہے ؟ یہ شراب شرابِ طہور ہے، اس شراب کا ذکر قرآن میں کچھ اس طرح ہے، **وَ سَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا** ، اور ان کا رب انہیں شراب طہور پلائے گا، مومنین کا رب یعنی علیؑ ساقی کوثر اپنے اولیاء یعنی اپنے محبوں کو شراب طہور پلائے گا ---

بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ اولیاء اللہ کہ جن کے لیے اللہ کے پاس شراب ہے وہ علیؑ کے شیعہ اور محب ہیں تو اب ہم اس حدیث کو

کھول کر بیان کرتے ہیں، امیر المومنینؑ نے فرمایا، بے شک اللہﷻ کے پاس اپنے اولیاء کے لئے شراب ہے، یعنی **یاعلیؑ** کے پاس اپنے محبوں کے لیے شراب ہے، جب اولیاء اللہﷻ یعنی جب **یاعلیؑ** کے چاہنے والے **یاعلیؑ** کی اس شراب کو پیتے ہیں تو وہ **یاعلیؑ** میں مست ہو جاتے ہیں، اور جب وہ **علیؑ** میں مست ہوتے ہیں تو بہت خوش ہو جاتے ہیں، اور جب وہ **یاعلیؑ** میں خوش ہوتے ہیں تو پاک (طیب) ہو جاتے ہیں، یعنی تمام ظاہری غلاظتوں سے تمام بشری تقاضوں سے مبرا و بے نیاز ہو جاتے ہیں، اور جب طیب ہوتے ہیں تو **یاعلیؑ** کے لیے بہت پیاسے ہو جاتے ہیں، اور جب وہ **یاعلیؑ** کے لیے پیاسے ہوتے ہیں تو **یاعلیؑ** کے لیے خالص ہو جاتے ہیں، اور جب **یاعلیؑ** کے لیے خالص ہوتے ہیں تو وہ **یاعلیؑ** کو طلب کرتے ہیں اور جب **یاعلیؑ** کو طلب کرتے ہیں تو **یاعلیؑ** کو پا لیتے ہیں، اور جب **یاعلیؑ** کو پا لیتے ہیں تو **یاعلیؑ** سے ملاقات کرتے ہیں ، اور جب **علیؑ** سے ملاقات کرتے ہیں تو **یاعلیؑ** کے قریب ہو جاتے ہیں ، اور جب **یاعلیؑ** کے قریب ہوتے ہیں تو **علیؑ** میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہتا، یہ بھی **علیؑ** ہو جاتے ہیں --- یہ جو آپ مومنین نے ملاحظہ فرمایا ہے یہ کام کربلا والوں نے کر کے دیکھایا ہے ، امام حسینؑ نے جب جونؓ سے فرمایا، لوٹ جا ابھی وقت ہے ! جونؓ نے کہا میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک میرا خون آپؑ کے خون میں نہ شامل ہو جائے، اس وقت سے جونؓ اور حسینؑ کے خون میں کوئی فرق نہیں، جب ملاقات کرتے ہیں تو قریب ہو جاتے ہیں اور جب قریب ہوتے ہیں تو جونؓ میں اور حسینؑ میں کوئی فرق نہیں رہتا ---

ایک اور جگہ اصحاب حسینؑ نے امامؑ سے کہا، **یاحسینؑ**، کیا ہم اس بات کو پسند نہ کریں کہ ہم آپؑ کے ساتھ آپؑ کے درجے پر فائز ہو جائیں (مقتل مقرم 355) جب وہ پیاسے ہوتے ہیں تو **حسینؑ** کے لیے خالص ہو جاتے ہیں اور جب خالص ہوتے ہیں تو **حسینؑ** سے ملاقات کرتے ہیں جب **حسینؑ** سے ملاقات کرتے ہیں تو **حسینؑ** کے قریب ہو جاتے ہیں اور جب **حسینؑ** کے قریب ہو جاتے ہیں تو **حسینؑ** میں اور 72 میں کوئی فرق نہیں رہتا، **حسینؑ** 72 ہو جاتا ہے اور 72 **حسینؑ** ہو جاتے ہیں، کربلا میں 72 قتل نہیں ہوئے بلکہ **حسینؑ** 72 بار قتل ہوا ہے - جب یہ حسینؑ ہو جاتے ہیں تو حسینؑ ، حسینؑ گر ہو جاتا ہے، علیؑ ، علیؑ گر ہو جاتا ہے، بس یہ علیؑ کی شراب کا اثر ہے ---

رسول اللہؐ نے فرمایا، یاعلیؑ **شیعتك منا ونحن منهم**، آپؑ کے شیعہ ہمؑ سے ہیں اور ہمؑ ان سے ہیں --- (مائة منقبة ص 181)

سر المومن

عام طور پر مومنین مولاؑ تو کیا اپنی فضیلت سے ناواقف ہیں، اس کتاب میں "باب، سر الشیعہ و المومن" لکھنے کا سبب یہ ہے کہ مومن اپنی معرفت سے آشنا ہوں، کہ علیؑ کو ماننے والے کن فضائل کے مالک ہیں ----

مومن کون ہے؟

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ; مومن کو مومن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھ کر اللہ کی پناہ اور ایمان میں رہتا ہے -- [1]

مولاؑ فرماتے ہیں ; ہماریؑ اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، ہماریؑ معرفت اللہ کی معرفت ہے، ہمؑ پر ایمان لانا اللہ پر ایمان لانا ہے - مومن وہ ہے جو محمدؐ و آل محمدؐ پر ایمان لائے -

قال الامام جعفر الصادق ثلاثة من علامات المومن العلم بالله ومن يحب و من يكره [2]

ترجمہ; مولا صادقؑ فرماتے ہیں ; مومن کی تین نشانیاں ہیں، (وجودی) اللہ کو جانتا ہے، جو اس سے محبت کرتا ہے اسے جانتا ہے، اور جو اس سے نفرت کرتا ہو اسے جانتا ہے ---

مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں ; جس نے امیر المومنینؑ علیؑ کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے، جس نے علیؑ کا انکار کیا وہ کافر ہے، جو علیؑ سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے، جس نے علیؑ کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے، جس نے انؑ کی وَلایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہے، جس نے عداوت کی وہ واصل جہنم ہوا ---[3]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ; شبِ معراج اللہ نے مجھؐ سے فرمایا ; تمہاریؑ وَلایت کو اہل آسمان اور اہل زمین پر پیش کیا، جس نے وَلایت کو قبول کیا وہ مومن ہے، جس نے انکار کیا وہ کافر ہے ---[4]

---

(1) علل الشرائع جلد 2 باب 300

(2) الکافی جلد 2، الوافی جلد 4

(3) الکافی ج 4

(4) نهاية الاكمال فيمابه تقبل الاعمال (هاشم البحرانی)

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ امیر المومنینؑ علیؑ وہ دروازہ ہیں جسے اللہ نے کھولا ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے، جو اس سے خارج ہوا کافر ہے ----[1]

مولاؑ نے فرمایا ؛ جس نے وَلایتِ علیؑ کا اقرار کیا وہ مومن ہے اور انکاری کافر ہے --- [2]

مومن بہت کم ہیں

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ اے کامل! مسلمان اور مومن فلاح پا گئے، بیشک مسلمان سے مراد اللہ کے چننده ہیں، اے کامل! لوگ بکریوں کی طرح ہیں، مگر مومن بہت کم ہیں ----[3]

دنیا میں مومن کی آمد؛

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ؛ بے شک! علیؑ کا جو بھی شیعہ ہے اس کے والدین طاہر و پاکیزہ ہوتے ہیں، وہ مومن اور متقی ہوتا ہے، اور اللہ پر ایمان رکھتا ہے، اس (مومن) کی ولادت پاکیزہ ہوتی ہے --- [4]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ ہمارےؑ محب کی اس دنیا میں آمد عام بشر کی طرح نہیں ہوتی، ہمارےؑ محبوں کی آمد ہر قسم کی نجاست سے پاک ہوتی ہے، مگر ان کی اکثریت اس حقیقت کا علم نہیں رکھتی -----

مولاؑ نے فرمایا ؛ مومن ہر طرح کی نجاست سے پاک ہے، اور دنیا میں آمد عام لوگوں جیسی نہیں ہوتی، یعنی جیسے لوگ پیدا ہوتے ہیں مومن ویسے نہیں آتے ۔

مولا ابو الحسنؑ نے سلیمان الجعفری سے فرمایا؛ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، پھر مولاؑ خاموش ہوگے، سلیمان کہتے ہیں، جب مجھے علیحدگی میں موقع ملا تو میں نے مولاؑ سے پوچھا! ----

---

(1) الکافی جلد 4

(2) المختصر ص 333

(3) بصائر الدرجات الکبری ج 2 ص 581

(4) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 307

مولاؑ! آپؑ کو فرماتے سنا، مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، مولاؑ نے فرمایا ، اے سلیمان! اللہ نے مومنوں کو اپنے نور سے خلق کیا ہے اور انہیں اپنی رحمت میں رنگا اور ان سے ہمارےؑ لئے وَلایت کا عہد لیا، مومن، مومن کا سگا بھائی ہے اس کا باپ نور اور اس کی ماں رحمت ہے، اور وہ اس نور سے دیکھتا ہے جس سے خلق کیا گیا ہے ---۔ (بصائر الدرجات الکبری جلد 1)

اوپر حدیث میں مولاؑ فرماتے ہیں ، مومن کی ولادت پاکیزہ ہوتی ہے، مولاؑ فرماتے ہیں ہماراؑ مومن عام بشر کی طرح اس دنیا میں نہیں آتا، بلکہ وہ ہر طرح کی نجاست سے پاک ہوتا ہے، مولاؑ فرماتے ہیں ، مومن کو اللہ نے اپنے نور سے خلق کیا ہے، نور باپ اور رحمت ماں ہے۔

ظاہری طور پر مومن اسی طرح دنیا میں آتا ہے جیسے دوسرے بشر، لیکن حقیقت میں مومن اللہ کا نور ہے، اللہ کے نور سے خلق ہوا ہے

معرفتِ آل محمدؐ رکھنے والا عام نہیں

مولا سجادؑ فرماتے ہیں ، جس نے اولادِ علیؑ و فاطمہؑ کی معرفت حاصل کر لی، وہ عام لوگوں جیسا نہیں ----۔ (الکافی کتاب الحجت)

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، جو بھی ہماریؑ وَلایت میں داخل ہو جاتا ہے، وہ نور میں چلتا پھرتا ہے---۔

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، مومن کا نور آسمان والوں کے لیے اسی طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لیے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں،

ان المومن ولی اللہ؛ بے شک! مومن اللہ کا ولی ہے، دین اللہ کی مدد کرتا ہے ----۔ (الکافی، کتاب الایمان و الکفر)

قال رسول الله ، المؤمن صائم أبداً (كتاب التنبيه ص 40) رسولؐ اللہ نے فرمایا، مومن ہمیشہ سے روزہ میں ہے ---

مومنہ مومن سے افضل ہے

عن قتيبة الأعشى عن أبي عبد الله قال : المؤمنة أعز من المؤمن والمؤمن أعز من الكبريت الأحمر، فهل رأى أحدكم الكبريت الأحمر

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، مومنہ مومن سے بہت زیادہ عزت والی ہے ----۔ اور مومن سرخ گندھک سے زیادہ عزت والا ہے ---

کیا تم میں سے کسی نے سرخ گندھک دیکھی ہے ؟ (حقائق اسرار الدين ص 107)

مومن پر مومن کا حق

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں؛ مومن کے مومن پر ستر حقوق ہیں، میںؑ صرف سات بتاؤں گا، ان میں سے ایک حق بھی ادا نہ ہو تو وَلایت اور اطاعت اللہ سے باہر ہو جاؤ گے، پھر فرمایا؛ تم مت کھاؤ اگر تمہارا مومن بھائی بھوکا ہو، مت پہنو اگر تمہارا مومن بھائی برہنہ ہو، اس کے رہنما بنو، اس کے راز دار بنو، اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو وہ اس کے لئے بھی پسند کرو، اور اس کی زبان گویا بنو، اور تم اپنے مومن بھائی کی ضروریات پوری کرنے کی دن رات کوشش کرو اگر ایسا کرو گے تو تم اپنی محبت ہماریؑ محبت سے اللہ کی محبت کے ساتھ ملا دو گے ۔

دوسری روایت میں فرمایا؛ جب تمہارا مومن بھائی گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کرو اور جب آ جائے تو اس سے ملاقات کر، اگر وہ کسی فریب کا شکار ہو جائے تو تُو اس کی مدد کر، اگر کوئی اپنے مومن بھائی سے اس اُف کہے تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی، اور اگر ایک مومن اپنے دوسرے مومن سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا، اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو دوسرا کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر، جب مومن بھائی بیمار ہو جائے تو دوسرا مومن اس کی عیادت کرے، ایک مومن کا دوسرے مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس مومن کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی، کرے، اگر وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے، اگر وہ تم سے قطع تعلق کرے تو تم اس سے صلح رحمی کرو، تم قطع رحمی مت کرو اگر تم قطع رحمی کرو گے تو تمہارا ہمؑ سے کوئی تعلق نہیں، اگر وہ تمہیں محروم رکھے تو تم اسے عطا کرو، اگر وہ تم سے دور ہو تو تم اس کے قریب ہو جاؤ، ہمارےؑ شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی مومن بھائی آئے، اور اپنی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو اللہ اس سے توفیق سلب کر کے ہمارےؑ دشمنوں میں سے کسی کی مدد کراتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے، جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالبِ پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ اللہ کی ولایت سے خارج ہو جائے گا ۔

جس نے مومن کے حق کو روکا اللہ اسے روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا، یہاں تک کے پسینہ یا لہو اس کے پیروں سے بہے گا، ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا ہے (مومن کا حق اللہ کا حق ہے) پھر وہ چالیس روز

سرزنش کیے جانے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، جس کے پاس گھر ہو، اور اس کا مومن بھائی اس گھر کا محتاج ہوں اور وہ اس کو رہائش کے لیے نہ دے تو اللہ فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! اس بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا، جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اللہ اس کو اس دن خوفزدہ کرے گا جس روز سے اللہ کی پناہ کے سوا کوئی پناہ نہ ہوگی، جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کرے گا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا " میری رحمت سے مایوس" ، اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گئیں، اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی، اور ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہوگا ، مولاً فرماتے ہیں ؛ بنی اسرائیل کے زمانہ میں چار شخص مومنین میں سے تھے ----

ان مومنین میں سے ایک مومن ان تین مومنین سے ملنے آیا، وہ تین مومن ایک گھر میں باتیں کر رہے تھے، اس مومن نے دق الباب کیا ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے تو غلام نے کہا وہ تو گھر میں نہیں ہیں، وہ مومن لوٹ گیا، غلام جب آقا کے پاس آیا تو اس نے پوچھا دق الباب کس نے کیا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا کہ آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور پرواہ نہ کی --- اور نہ غلام کی سرزنش کی اور ان تینوں میں سے کسی کو اس بات کا رنج نہ ہوا، دوسرے دن علی الصباح وہ شخص پھر آیا اور ان سے ملا وہ کسی کھیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے، اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انہوں نے کہا اچھا، اس سے معافی نہ مانگی، یہ شخص مردِ محتاج تھا یہ لوگ راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا، وہ سمجھے بارش آرہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سروں پر چھا گیا تو اس کے اندر سے ایک منادی ندا نے کی، اے آگ ان کو پکڑ لے میں جبرائیل اللہ کا رسول ہوں، اچانک آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلا دیا، وہ شخص اس حادثے سے خوفزدہ ہوا اور تعجب کیا، اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیا ہے، وہ شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی، اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا، حضرت یوشع نے فرمایا ؛ تجھے معلوم نہیں یہ ان پر اللہ کا غضب تھا اس عمل پر جو انہوں نے تیرے ساتھ کیا تھا، اس نے کہا وہ کیا عمل تھا؟ یوشعؑ نے بیان کیا، اس

مومن نے کہا میں نے اللہ کے لئے ان کو معاف کر دیا، یوشعؑ نے فرمایا ؛ اگر معافی پہلے ہوتی تو فائدہ ہوتا، لیکن اب تو روز محشر ہی فائدہ ہوگا

(اللہ اکبر یہ سزا تھی مومن مومن کا حق نہ ادا کرنے کی وجہ سے، ملاقات نہ کرنے کی وجہ سے)

مولاؑ فرماتے ہیں ؛ جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں، جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت تو پوری کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے اللہ اور رسولؐ سے خیانت کی، جو کوئی اپنے مومن بھائی سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے، جو بندہ مومن کی سرزنش کرنے آئے گا تو اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی سرزنش کرے گا، جو اپنے مومن بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں ظاہر کر دے گا، جس نے مومن کو ذلیل کیا اس نے کھلم کھلا اللہ سے دشمنی مول لی ، جس نے مومن کی توہین کی اس نے اللہ کو جنگ پر آمادہ کیا، جس نے کسی مومن کو حقیر سمجھا اللہ اس کو ذلیل کرے گا، مومن کا حق ادا کرنا افضل عبادت ہے، مومن کا حق تو اس قدر زیادہ اور بلند ہے اگر میں بیان کروں تو شاید تم دین کا انکار کر دو ----

ابان بن تغلب نے کہا: میں مولا جعفر صادقؑ کے ساتھ طواف کر رہا تھا، میرا ایک ساتھی آیا اور مجھے اپنے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا اس نے اشارہ سے مجھے بلایا، میں نے مولاؑ کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا میں طواف میں مشغول تھا اس نے پھر اشارہ کیا، مولاؑ نے دیکھ لیا، اور فرمایا اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے ---- ؟

میں نے کہا جی مولاؑ ----

مولاؑ نے فرمایا ؛ یہ کون ہے -----؟

میں (ابان) نے کہا، میرا ساتھی ہے ----

مولاؑ نے فرمایا ؛ کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا تو ہے ----؟

میں نے کہا، جی ہاں مولاؑ -----!

مولاؑ نے فرمایا ؛ اس کے پاس جا -----

میں نے کہا، کیا طواف قطع کر دوں ---- ؟

مولاؑ نے فرمایا ؛ ہاں ---

میں نے کہا، اگر طواف واجب ہو تب بھی قطع کر دوں ---- ؟

مولاؑ نے فرمایا ؛ ہاں قطع کر دو ۔ !

پس میں چلا گیا، بعد میں جب میں پھر مولاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے مولاؑ سے مومن کے حق کے بارے میں سوال کیا ---

مولاؑ نے فرمایا ؛ اے ابان اس بات کو چھوڑ، میں مولاؑ سے مسلسل اس بارے میں سوال کرتا رہا، مولاؑ نے فرمایا ؛ اے ابان! اپنا نصف مال اس (مومن) کو دے دے، پھر مولاؑ نے میری طرف دیکھا، اور (مومن) کے حق کو سن کر میرے چہرے پر تغیر محسوس کیا، تو فرمایا ؛ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اپنے نفسوں پر ایثار کرنے والوں کا ذکر کیا ہے --- (الکافی، کتاب الایمان و الکفر)

نفس المطمئنة

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (الفجر 27،28)

ترجمہ ؛ اے مطمئن نفس، اپنے رب کی طرف لوٹ آ، وہ تجھ سے راضی ہے تو اس سے راضی ---

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ؛ جب کسی مومن کا وقت وفات قریب آتا ہے تو اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے، یایتها النفس المطمئنة بوَلایة علی مرصیة بالثواب؛ اے علیؑ کی وَلایت سے مطمئن ہونے والے نفس میرے ثواب پر راضی ہو جا.... [1،2]

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جب مومن کے پاس مالک الموت روح قبض کرنے آتا ہے، تو وہ (مومن) گھبرا جاتا ہے ......

---

(1) تفسیر القمی جلد 4

(2) البرھان فی تفسیر القرآن جلد 5

تو مالک الموت اسے کہتا ہے، مت گھبراؤ! اے **ولی اللہ**، اللہ کی قسم میں تم پر تمہاری ماں اور باپ سے بھی زیادہ مہربان ہوں، اپنی آنکھیں کھولو اور دیکھو، پھر مولاؑ فرماتے ہیں ؛ اس کے سامنے رسولؐ اللہ، علیؑ، سیدہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ظاہر ہوتے ہیں، تو ملک الموت کہتا ہے ....

یہ تمہارے سردار ہیں، اپنی آنکھیں کھول اور انؑ کی طرف دیکھ! پھر مومن اپنی آنکھیں کھولے گا اور محمدؐ وآل محمدؐ کی زیارت کرے گا، تب مومن کی روح کو عرش کی جانب سے ندا آنے گی ، یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الیٰ محمد و اھل البیته و ادخُلی جنتی ؛اے مطمئن نفس! تو محمدؐ وآل محمدؐ کی طرف لوٹ آ! اور تو میری جنت میں داخل ہو جا ، اس وقت مرنے والے مومن کے لیے اس سے زیادہ کوئی شے پسند دیدہ نہ ہوگی، ملک الموت کہے گا، مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپ (مومن) کو آگاہ کروں کہ کیا آپ واپس دنیا میں جانا چاہتے ہیں؟ مگر اس مومن کی خواہش ہوگی کہ میری روح نکال لی جائے، اس کی روح بدن سے نکل کر اس منادی کے ساتھ مل جائے گی[3]،[2]،[1] .....

اس آیت کا تفسیری ترجمہ یہ ہے، يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً

ترجمہ ؛ اے علیؑ کی وَلایت سے مطمئن ہونے والے نفس ، اپنے رب علیؑ کی طرف لوٹ آ ، آل محمدؐ تجھ سے راضی ہیں، تو ان سے راضی ۔

ملک الموت مومن سے پوچھتا ہے، کہ کیا آپ دنیا میں رہنا چاہتے ہیں؟ مومن کہتا ہے میری روح قبض کر، یعنی ملک الموت مومن کے حکم کے بغیر اس کی روح قبض نہیں کر سکتا ....

ملک الموت ، مومن اور موت

ملک الموت مومن کی روح اس وقت تک قبض نہیں کر سکتا جب تک مومن خود اجازت نہ دے ...

---

(1) تفسیر فرات الکوفی

(2) تاویل الآیات

(3) فضائل الشیعہ شیخ صدوقؒ

ملک الموت مومن سے کہتا ہے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپ (مومن) کو آگاہ کروں کہ کیا آپ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں؟ لیکن مومن کہتا ہے کہ میری روح نکال لی جائے ....

قال رسول اللہ ، من عرف علیاً و أحبه بعث اللہ الیه مللك الموت کما بعث اللہ الی الأنبياء [1،2،3]

ترجمہ ؛ فرمایا! جسے بھی علیؑ کی معرفت ہے اور جو بھی علیؑ سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کی طرف ملک الموت کو اس طرح بھیجے گا جس طرح انبیاءؑ کی طرف بھیجتا ہے ....

قال النبی؛ تحفة المومن الموت [4]

ترجمہ ؛ مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ؛ موت مومن کے لیے تحفہ ہے ....

موت مومن کے لیے تحفہ ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، انا الموت؛ میںؑ موت ہوں ..... [5]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ؛ (مرنے کے بعد) مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہو گا کہ اللہ اسے بخش دیگا، اور جو اس کے جنازے میں شامل ہوں گے انہیں بھی بخش دے گا..... [6]

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ؛ اگر مومن اپنے رب کو قسم دے کہ وہ اسے موت نہ دے تو اللہ اسے کبھی موت نہیں دے گا، مگر جب اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ اس کی جانب دو ریحوں (ہواؤں) کو بھیجتا ہے ۔

---

(1) بحار الانوار جلد 27

(2) فضائل الشیعه؛ شیخ صدوق

(3) نهایة الاکمال فیمابه تقبل الاعمال (هاشم البحرانی)

(4) غرر الحکم و در الکلم جلد 1

(5) خطب النادرہ امیر المومنین

(6) وسائل الشیعه

ایک ریح (ہوا) جس کو " منسیہ" کہا جاتا ہے، اور دوسری ریح کہ جس کو " مسخیہ" کیا جاتا ہے، ریحِ منسیہ اس شخص کے لیے اس کے گھر والوں اور مال کو بھلا دیتی ہے ، ریحِ مسخیہ اس کے نفس کو دنیا سے ہٹا دیتی ہے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں کو اختیار کر لیتا ہے جو اللہ کے پاس ہیں.... [1]

ایک شخص نے مولا حسنؑ سے سوال کیا موت کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا ؛ مومن کے لیے موت باعث خوشی ہے... کیونکہ موت ہی کی وجہ سے وہ دنیا کے مصائب سے چھٹکارا پاکر اللہ کی ابدی نعمتوں کی طرف منتقل ہوتا ہے......

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ مومن کے لیے موت خوشبو کے مانند ہے، جس کے سونگھنے سے سو جاتا ہے اس کی تمام تھکان اور تکلیف یکسر ختم ہو جاتی ہے، اور کافروں کے لیے موت اس طرح ہے جیسے کسی کو بچھو اور سانپ کاٹ کھائے، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے۔

مولا علیؑ نقی اپنے ایک صحابی کے پاس اس وقت تشریف لائے جبکہ وہ موت کی دہشت ناک حالت کو دیکھ کر رو رہا تھا، مولاؑ نے فرمایا ؛ اے بندہ خدا تو موت سے اس لئے خوف کھا رہا ہے کہ تو اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہے، اس بابت تیری کیا رائے ہے کہ جب تیرا لباس میلا ہو جائے اور تجھے نجاست و کثافت سے تکلیف محسوس ہونے لگے، گندگی کی وجہ سے زخم اور خارش میں مبتلا ہو جائے، اور اس بات کا علم بھی نہ ہو کہ حمام میں غسل کرنے سے ان تمام مصیبتوں سے نجات مل جائے گی ----

کیا تو اس وقت حمام کرنے سے کراہت کرے گا اور اپنی امراض کو دفع کرنے کے لیے غسل نہ کرے گا؟ اس نے عرض کی، مولاؑ ضرور کروں گا! مولاؑ نے فرمایا ؛ یہ موت اسی غسل کی مانند ہے تیرے گناہوں سے یہ باقی رہ گیا ہے اس سے نجات پانے اور اپنے اعمال سے پاک ہونے کا یہی آخری وقت ہے، جب تو موت کی گھاٹ اتر کر اس کے پار ہو جائے گا تو تجھے ہر رنج و غم سے نجات مل جائے گی اور اس کے عوض ہر طرح کی خوشی اور راحت نصیب ہوگی ----

---

(1) معانی الاخبار

مولا حسنؑ عسکری سے موت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، موت سے مراد ان چیزوں کی تصدیق کرنا ہے جو ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوئیں جب مومن مرتا ہے تو وہ مردہ نہیں ہوتا بلکہ کافر مرنے کے بعد میت ہو جاتا ہے ۔ ۔۔۔[1] مولا صادقؑ نے فرمایا ، جب مومن کا انتقال ہو جاتا ہے تو پھر بھی وہ مردہ نہیں ہے ، کیونکہ مردہ تو حقیقت میں کافر ہی ہوتا ہے ، کیونکہ اللہ فرماتا ہے ، "اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے" اس آیت میں "زندہ" سے مراد مومن ہے اور "مردہ" سے مراد کافر زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہے۔۔۔[2]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، روح قبض کرنے سے پہلے ملک الموت پوچھے گا، وہ (عصمت کبریٰ) کیا ہے؟ مومن جواب دے گا، وَلایتِ علیؑ ابن ابی طالب، اسے جواب ملے گا تم نے صحیح کہا، اس کے بعد روح اس کے بند سے آرام سے نکل جائے گی، اس کا کفن اور حنوط بہشت سے لایا جائے گا، جو مشک کی خوشبو جیسا لذت بخش ہوگا، اسے (مومن کو) یہ کفن دیا جائے گا، اور اس حنوط سے معطر کیا جائے گا۔۔۔ اس کے بعد اسے زرد رنگ کا بہشتی حلہ پہنایا جائے گا، جب مومن کو قبر میں لٹایا جائے گا، اللہ اس کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک کھول دے گا، اس کی قبر چاروں اطراف سے ایک ایک شہر کے برابر وسیع ہو جائے گی، اس سے کہا جائے گا دلہن کی طرح اپنے بستر پر آرام کر، اس کے بعد مومن جنتِ رضوان میں آل محمدؑ کا دیدار کرنے جائے گا، انؑ کے یہاں سے کھانا کھائے گا اور انؑ کے مشروبات سے پیئے گا ، انؑ سے باتیں کرے گا، اور ہمارےؑ قائمؑ کے ظہور تک آل محمدؑ کا ہم نشین ہوگا، جب قائمؑ قیام کریں گے تو اللہ انہیں (مومنین) کو بھیجے گا ۔۔۔ اور یہ دستوں کی صورت قائمؑ کی صدا پر لبیک کہتے حاضر ہو جائیں گے۔۔۔۔[3]

محمد بن حنظلہ کہتے ہیں، میں نے مولا جعفر صادقؑ سے عرض کیا ، میں نے آپؑ کے کچھ شیعوں اور حب داروں سے ایک روایت سنی ہے

---

(1) نہج الاسرار جلد 2 صفحہ 375

(2) تفسیر نور الثقلین جلد 2 صفحہ 49 جلد 7 صفحہ 199

(3)کتاب الزهد (صحابی امام الرضاؑ، حسین بن سعید اہوازی) صفحہ 293

جسے وہ آپؑ کے والدؑ کی زبانی نقل کرتے ہیں، مولاؑ نے فرمایا، انھوں نے کیا روایت کی ہے؟ میں (راوی) نے کہا، وہ کہتے ہیں کہ ہماری خوش نصیبی اُس وقت عروج پر ہوتی ہے جب سانس حلق تک پہنچ جاتی ہے، مولاؑ نے فرمایا ، ہاں! جب نزع (جب جان نکل رہی ہو) کا عالم طاری ہوتا ہے، تو مولا محمدؐ رسول اللہ اور امیر المومنینؑ علیؑ اس کے پاس آتے ہیں ---- (تفسیر نور الثقلین جلد 4 صفحہ 245)

مولا موسیٰؑ کاظم فرماتے ہیں ، جب کوئی مومن مرتا ہے تو اس کی موت پر ملائکہ روتے ہیں، اور زمین کا وہ ٹکڑا روتا ہے جس پر وہ اللہ عبادت کرتا تھا، اور آسمان کے دروازے روتے ہیں جن سے اس کے اعمال داخل ہو کر اوپر جایا کرتے تھے اور اس کے مرنے سے اسلام میں ایک ایسی دراڑ پڑ جاتی ہے جو بند نہیں ہو پاتی اس لئے کہ مومنین اسلام کے ایسے قلعے ہیں جیسے کسی شہر کے گرد چہار دیواری ہوتی ہے(علل الشرائع ج 2)

مومن ہر وقت عبادت میں ہوتا ہے

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، ہماراؑ محب کھڑے، بیٹھے، نیند میں، اور موت کی شکل میں اللہ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے ۔ سدیر (راوی) نے عرض کیا، مولاؑ! کھڑے بیٹھے اور زندگی کی حالت کی عبادت سے تو واقف ہیں، لیکن یہ بتائیں آپؑ کا محب مر کر اور نیند کی حالت میں اللہ کی عبادت کیسے کرتا ہے ----؟

مولاؑ نے فرمایا ، جب ہماراؑ محب سونے کے لئے سرزمین پر رکھتا ہے اور اس حالت میں وقتِ صلاۃ (نماز) آ جائے تو اللہ دو ایسے فرشتوں کی ڈیوٹی لگاتا ہے جو کہ زمین پر پیدا ہوئے ہوتے ہیں جنھوں نے آسمان کی طرف پرواز نہیں کی ہوتی اور جنھوں نے آسمانی ملکوت کا مشاہدہ نہیں کیا ہوتا ، وہ آ کر اس کے پاس نماز پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جاتا ہے، اللہ ان دو فرشتوں کی نماز کا ثواب اس مومن کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے، جب کہ فرشتوں کی ایک رکعت انسانوں کی ہزار رکعت نماز کے برابر ہے ----

اور جب ہماراؑ ماننے والا دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس پر موکل دو فرشتے اس کی روح کو لے کر آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں تو وہ دونوں کہتے ہیں، اے رب! تیرے فلاں بن فلاں بندے کی زندگی ختم ہو گئی ہے اور اس کی زندگی کے لمحات مکمل ہو گئے ہیں اور تو اس کے متعلق ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے لہذا اب ہمیں اجازت عطا فرما کے ہم تیرے آسمان کے آفاق اور تیری زمین کے اطراف میں تیری

عبادت کریں، اس وقت اللہ انہیں وحی کرکے فرمائے گا آسمان میں ایسے موجود ہیں جو میری عبادت کرتے ہیں جب کہ مجھے ان کی عبادت کی کوئی ضرورت نہیں، انہیں ہی میری عبادت اور بندگی کی ضرورت ہوتی ہے تم دونوں میرے ولی کی قبر پر چلے جاؤ۔ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! وہ خوش نصیب کون ہے جس سے تو محبت کرتا ہے؟ اللہ ان کی طرف وحی کر کے فرماتا ہے، میر ولی وہ ہے جس سے میرے عبد محمدؐ کی نبوت اور اسؐ کے وصیؑ اور اسؑ کی اولاد کی وَلایت کا عہد لیا گیا ہے، تم فلاں بن فلاں کی قبر پر چلے جاؤ اور تم وہاں نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ قیامت کے دن میں اسے زندہ کروں، اس وقت فرشتے اترتے ہیں اور اس مومن کے مبعوث ہونے تک اس کی قبر پر نماز پڑھتے رہتے ہیں --- فرشتوں کی نماز کا ثواب مومن کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے --- فرشتوں کی ایک رکعت انسانوں کی ایک ہزار رکعت نمازوں کے برابر ہے --- سدیر (راوی) نے کہا، مولاؑ! اس کا مطلب تو یہ ہے کہ آپؑ کا محب زندگی اور قیام کی حالت کی بنسبت نیند اور موت کی حالت میں زیادہ عبادت گزار ہوتا ہے؟ --- مولاؑ نے فرمایا، ہماراؑ محب روزِ قیامت شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی -----

امام جعفر الصادقؑ سے پوچھا گیا، مولاؑ کیا مومن کے لیے موت جائز ہے؟ اور جب مومن پر موت داخل ہوتی ہے تو کیا اسے مشکل پیش آتی ہے اسے تکلیف ہوتی ہے؟ فرمایا، اس (مومن) کی مثال اس شخص جیسی ہے جو گرمی کے دن پیاسا ہو اور اس نے ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ پیا، اس میں اس نے لذت پائی، پھر فرمایا، إن المؤمن لا یموت ولکن یغیب عن الخلق.. بے شک مومن کو موت نہیں لیکن وہ مخلوق سے غیب ہو جاتا ہے ---- (کتاب العجب و الانوار صفحہ 30)

مومن کا خواب

عن ابی عبداللہ، قال؛ ان المومن رویاہ جز من سبعین جزءاً من النبوۃ و منھم من یعطی علی الثلاثِ [2]

---

(1) فضائل الشیعه، شیخ صدوق

(2) کتاب المومن ص 83 (صحابی امام الرضا، حسین بن سعید اہوازی)

ترجمہ ؛ مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ؛ بے شک! مومن کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے، بعض مومنین کو اس میں سے تین حصے مل جاتے ہیں ......

ایک مومن نے مولاؑ سے شکایت کی کہ آپؑ کی معرفت حاصل کرنے سے پہلے میں اچھے خواب دیکھتا تھا لیکن اب خواب آنا بند ہوگئے ، مولاؑ نے فرمایا ؛ غم نہ کر! مومن جب ایمان میں راسخ ہو جاتا ہے تو اسے خواب آنا بند ہو جاتے ہیں..... [1]

رعب المومن

قال ابی عبداللہ؛ ان المومن من یخافہ کل شيءٍ و ذلک انہ عزیزٌ فی دین اللہ و لا یخاف من شيءٍ و ھو علامةُ کل مومنٍ [2]

ترجمہ ؛ مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ؛ مومن وہ ہے جس سے ہر شے ڈرے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اللہ کے دین میں صاحبِ عزت ہوتا ہے، مومن کسی شے سے نہیں ڈرتا اور یہ مومن کی علامت ہے ....

ملائکہ کی نظر میں مومن

مولا رضاؑ فرماتے ہیں ، ایک دفعہ مولا جعفر صادقؑ کی مجلس قدس میں اُن کے خواص جمع تھے، رات کا وقت تھا، چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا، ہر طرف اس کے جلوے ہی جلوے تھے، اس نورانی اور خوبصورت منظر کو دیکھ کر مولا صادقؑ کے خواص نے عرض کیا، مولاؑ ! آسمان کے مناظر کتنے پر کیف ہیں، ہر طرف حُسن بکھرا ہوا ہے .....

یہ سن کر مولاؑ نے فرمایا ؛ ہاں! یہ منظر نظارے واقعی حسین ہیں، جن سے تم متاثر ہو رہے ہوں لیکن جو کچھ تم آسمان والوں کے بارے میں دیکھ رہے ہو وہی کچھ آسمان والے زمین والوں کی طرف سے دیکھ رہے ہیں، جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہی کچھ وہ کہہ رہے ہیں ....

---

(1) بصائر الدرجات الکبری جلد 1 صفحہ 655

(2) محب اہل بیتؑ کون؟ شیخ صدوقؒ

وہ چار مدیر آسمانی فرشتے جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ، اور عزرائیلؑ، ان کی نگاہیں زمین پر تم پر لگی ہوئی ہیں، اور تمہارے مومن بھائیوں پر لگی ہوئی ہے، تمہارا نور اس چودہویں کے چاند سے زیادہ ہے، یہ ملائکہ تمہارے نور کے دیدار میں گم ہو چکے ہیں، اور وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں کہ زمین کی طرف دیکھو، کتنے نورانی حسین و جمیل ملکوتی مناظر ہیں جن سے زمین کی کائنات روشن ہے.....[1]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا، یاعلیؑ! بے شک ملائکہ ہمارےؑ اور ہمارےؑ محبوں کے خدمت گار ہیں....[2]

مولا صادقؑ سے پوچھا گیا، کیا آسمان والے زمین والوں کو دیکھتے ہیں ؟

فرمایا، وہ صرف مومنین کو دیکھتے ہیں کیونکہ طینتِ مومن کا تعلق ستاروں کی طرح نور سے ہے، پوچھا گیا کیا وہ ان اجسام کو نہیں دیکھتے ؟

فرمایا، نہیں وہ اجسام کو نہیں دیکھ پاتے البتہ وہ اس نور کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں....[3]

قلب المومن

مولا محمدؑ باقرؑ نے فرمایا، اللہ نے مومنین کے قلب میں ہمارےؑ حق کا الہام کیا ہے...[4]

أن قلب المومن عرش الرحمان[5]

ترجمہ، بے شک مومن کا قلب (دل) رحمان کا عرش ہے ....

عرش اللہ سے مراد وہ عرش ہے کہ جو الوہیت کی تجلیِ اطلاق کا مقام ہے ....[6]

---

(1) تفسیر نور الثقلین صدوق ج 9 ص 170

(2) علل الشرائع

(3) محب اهل بیت کون؟ شیخ صدوق

(4) نهاية الاكمال فیمابه تقبل الاعمال

(5) بحار الانوار جلد 55 ص 39

(6) شرح خطبة البيان (محمد بن محمود دهدار شیرازی)

اسم الله ذات است حسین

قال ابی عبدالله؛ اللهم انی أسألك باسمك الذی یهتزله عرشك (الکافی، کتاب الحج، باب، الطواف و استلام ارکان)

ترجمہ ؛ یا اللہ؛ میں تیرے اُس اسم کے سبب سوال کرتا ہوں جو عرش کو حرکت دیتا ہے، اور عرش اس سے جھومتا ہے ....

اللہ کے اسم سے عرش جھومتا ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ انا اسم الله؛ میںؑ اللہ کا اسم ہوں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میںؑ عرش کا رنگ ہوں ---- (خطب النادرہ امیر المومنینؑ)

قال امیر المومنین، انا حامِلُ عرش الله ، ترجمہ؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کا عرش اٹھانے والا ہوں (شرح خطبۃ البیان، محمد بن محمود دھدار شیرازی)

وضاحت، مومن کا دل اللہ کا عرش ہے، مولاؑ فرماتے ہیں، اللہ کے اسم سے عرش جھومتا ہے، یعنی اللہ کے اسم سے مومن کا دل جھومتا ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کا اسم ہوں، یعنی علیؑ سے مومن کا دل حرکت میں آتا ہے اور جھومتا ہے، مولاؑ فرماتے ہیں ؛ میںؑ عرش کا رنگ ہوں، اور عرش مومن کا قلب ہے یعنی مومن کا دل علیؑ کے رنگ میں رنگا ہوا ہے، اور امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میں نے عرش کو تھام رکھا ہے، اور مومن کا دل رحمان کا عرش ہے جس پر وہ ظاہر ہوتا ہے، یعنی مولا علیؑ فرما رہے ہیں ؛ میںؑ نے مومن کا دل تھام رکھا ہے ---" مومن کا دل سلطنتِ الٰہیہ کا تخت اور عرش ہے، مومن کا دل اللہ کا مکان ہے، اس دل کا مالک اللہ ہے،

غیر اللہ سے دل لگانا خیانت ہے------- (امامت اور انسانِ کامل (خمینی) صفحہ 335)

مولا علیؑ نے فرمایا، اللہ نے آدمی کے اندر دو دل خلق نہیں کئے کہ ایک سے محبت کرے اور دوسرے بغض رکھے، جس کے دل میں غیر کی محبت ہے وہ ہماراؑ قاتل ہے اور ہمؑ پر زیادتی کرنے والا ہے --- (تفسیر فرات ص 52)

قال النبی ، فی القلب نور و لا یضیئنی الا فی اتباع الحق و قصد السبیل و هو من نور الانبیاء مودع فی قلوب المومنین

رسولؐ اللہ نے فرمایا ، دل میں نور ہے، وہ مجھے روشنی نہیں دیتا سوائے اس کے کہ حق (علیؑ) کی پیروی کروں اور سبیل (علیؑ) کے لیے کوشش کروں اور وہ نور انبیاءؑ کے نور سے ہے، جو مومنین کے دلوں میں امانت ہے ---(بحر المعارف ص 84)

حدیث القدسی؛ لا یَسَعُنی أرضِی وَ لا سَمَائی وَ لکِن یَسَعُنِی قَلبُ عَبدِیَ المومن [2]،[1]،

ترجمہ ؛ اللہ کہتا ہے! میں نہ اپنی زمین میں سماتا ہوں، اور نہ ہی آسمان میں سماتا ہوں، لیکن؛ میں اپنے عبدِ مومن کے دل میں سما جاتا ہوں

وضاحت؛ مومن کا دل رحمان کا عرش ہے، اور عرش علیؑ کے ذکر سے جھومتا ہے، مومن کا دل علیؑ کے رنگ میں رنگا ہوا ہے، اور مومن کے دل کو علیؑ نے تھام رکھا ہے، مومن کا دل اللہ کی سلطنت ہے، اللہ کا مکان، اور مومن کے دل کو غیر اللہ سے لگانا خیانت ہے، دل میں غیر کی محبت رکھنا علیؑ کا قتل ہے تو ماننا پڑے گا، علیؑ اللہ کا غیر نہیں، احادیث میں ہے کہ اللہ کو اشارہ نہیں کیا جاسکتا ورنہ سمت معین ہوجائے گی، اور حدبندی ہوجائے گی، اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی شے میں ہے، وہ نہ آسمان میں سماتا ہے نہ زمین میں لیکن اللہ جانے کیا حقیقت ہے مومن کے دل کی، کہ وہ اس میں سما جاتا ہے ----

مولا باقر گفت، عرشِ خداوند جل جلاله این سریر گاه ایزدی است [3] ؛ مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، اللہ کا عرش یہ (عرش) اللہ کا بستر ہے .....

(مومن کا دل اللہ کا عرش ہے، اور مولا باقرؑ فرماتے ہیں ، عرش اللہ کا بستر ہے)

قال الامام ؛ أنا العرش [4] ؛ امامؑ فرماتے ہیں، میںؑ عرش ہوں ....

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ مومن جب سو جاتا ہے تو اس کی روح کو معراج ہوتی ہے اللہ کی طرف، اللہ اس کی برکت میں اضافہ فرماتا ہے اور پھر واپس بدن میں پلٹا دیتا ہے اگر اس کی موت کا وقت آ جائے ہے تو اس کو واپس نہیں پلٹاتا .... (المختصر)

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ ان روح المومن لا شدُ اتصالا بروحِ اللہ؛ بے شک مومن کی روح کا تعلق اللہ کی روح سے ہے، جو سورج کی کرن کا تعلق سورج سے ہے اس سے بھی زیادہ گہرا --- (کتاب المومن صفحہ 89)

(تعلق مومن کی روح کا اللہ کی روح سے ہے) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ انا روح اللہ ؛ میںؑ اللہ کی روح ہوں، یعنی مومن کی روح کا تعلق علیؑ سے سورج کی کرن اور سورج کے تعلق سے بھی زیادہ گہرا ہے ---

---

(1) بحار الانوار جلد 55 ص 39 (2) امامت اور انسان کامل ص 53

(3) ام الکتاب ص 58 (4) کتاب، نقطه ص 95

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ طِينَةَ الْمُؤْمِنِ مِنْ طينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَلَنْ تُخْبَثَ أَبَداً .

ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم نے مومن کی طینت پیغمبروںؑ کی طینت سے بنائی ہے اس لیے وہ کبھی بھی خباثت کا شکار نہیں ہوتی (نجس نہیں ہوتی) --- (کتاب المومن ص 84)

مومن سے بغض

قال ابو عبدالله؛ مُدمِنُ الخَمرِ كعٰابِدِ الوَثَنِ وَ النّاصِبُ لال محمد شَرٌّ مِنه قُلتُ؛ جُعِلتُ فِداکَ و من أشرُ من عابِدِ الوَثَنِ؟ فقال؛ أن شَارِبَ الخمر تدركه الشفاعة يوماً ما، و أن الناصب لو شفع فيه أهل السماوات و الأرض لم يشفعوا [3]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ مسلسل شراب پینے والا بت پرست کی مانند ہے اور (ناصبی) آل محمدؐ کا دشمن تو اس (بت پرست) سے بھی بدتر ہے، پوچھا گیا مولاؑ یہ بت پرستوں سے بدتر کیوں ہے؟ فرمایا ؛ شائد! شرابی کی کسی دن شفاعت ہو جائے لیکن اگر تمام اہل زمین اور آسمان بھی مل کر ناصبی کی شفاعت کرنا چاہیں تو قبول نہیں ہوگی ....

(مولاؑ نے فرمایا ؛ ناصبی کی شفاعت نہیں ناصبی شرابی بت پرست سے بھی بد تر ہے)

قال ابو عبدالله :كُل ناصِبٍ و أن تَعبدَ و اجتهد يَصيرُ الىٰ هذه الآية [3](عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ، تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً) [4]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ ہر ناصبی جتنی عبادت اور کوشش کر لے، وہ اس آیت کا مصداق ہے ----

وہ اپنے اعمال میں جتنی چاہیں کوشش کر لیں، وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ہی جائے گا .....

---

(1)جامع الأخبار

(2) مستدرک المسائل جلد 4

(3) عقاب الاعمال؛ باب، عقاب الناصب و الجاحد لامير المومنين و الشاک فيه و المنكر له

(4) الغاشيه 3،4

ناصبی بت پرست سے بدتر ہے، اس کے لیے شفاعت نہیں، ناصبی جتنی چاہے عبادت کر لے وہ اعمال سمیت جہنم میں جائے گا۔

اب دیکھنا ہے کہ ناصبی کون ہوتا ہے ؟ عن ابی عبداللہ قال؛ لیس الناصِبُ مَن نَصَبَ لَنا أهلَ البَیتِ لأنکَ لَم تَجِد رَجُلاً یَقُولُ: أَنا ابغِضُ محمداً و آل محمدٍ، وَ لکِنِ الناصِبُ مَن نَصَبَ لکُم وَ هو یَعلَمُ أَنَّکُم تَتَوَلَّونا وَ أَنَّکُم مِن شیعَتِنا [1]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ ہمؑ اہل البیتؑ کے ساتھ دشمنی رکھنے والا ناصبی نہیں، کیونکہ اس دنیا میں کوئی ایسا انسان موجود نہیں جو یہ کہے کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض و عداوت رکھتا ہوں، بلکہ ناصبی وہ ہے جو تم (شیعوں) سے دشمن رکھتا ہو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم ہمارےؑ (مومن) شیعہ ہو ....

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ؛ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ناصبی نماز پڑھے یا زنا کرے یہ آیت انہیں کے متعلق نازل ہوئی ہے [1]" عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ، تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً" وہ اپنے اعمال میں جتنی چاہیں کوشش کر لیں، وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ہی جائے گا (الغاشیہ)

وضاحت؛ مولاؑ فرماتے ہیں: مسلسل شراب پینے والا بت پرست کی مانند ہے، اور ناصبی اس سے بھی بدتر ہے، شائد شرابی کی کسی دن شفاعت ہو جائے! لیکن ناصبی کی شفاعت قبول نہیں ہو گی چاہے اہل آسمان اور اہل زمین اس کی شفاعت کریں، اور ہر ناصبی جتنی چاہے عبادت کر لے وہ اس آیت کا مصداق ہے" وہ (ناصبی) اپنے اعمال میں جتنی چاہیں کوشش کر لیں وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ہی جائے گا" مولاؑ فرماتے ہیں ؛ ناصبی وہ ہے جو ہمارےؑ مومن سے ہمارےؑ شیعوں سے بغض رکھے دشمنی کرے، اور ناصبی چاہے نماز پڑھے یا زنا کرے کوئی فرق نہیں ، بات واضح ہو گی، کہ مومن سے بغض رکھنے والا شرابی اور بت پرست سے زیادہ بدتر ہے، جس کی شفاعت نہیں ہوگی، مومن کا دشمن چاہے جتنی عبادت کر لے وہ اور اس کے اعمال جہنم میں جائیں گے، مومن سے بغض رکھنے والا ، مومن کا دشمن چاہے نماز پڑھے یا زنا کرے کوئی فرق نہیں ۔ عن الرضا، قال الناصب مشرک: مولا رضاؑ فرماتے ہیں: ناصبی مشرک ہے[2] (مومن کا دشمن مشرک ہے)

---

(1) نهاية الاكمال فيمابه تقبل الاعمال

(2) تفسير مراة الانوار

کل شئ ھالك إلا وجھه

عن صفوان الجمال، عن أبي عبد الله علیه السلام في قول الله عز وجل: (کل شئ ھالك إلا وجھه) قال: من أتی الله بما أمر به من طاعة محمد والأئمة من بعده صلوات الله علیھم فھو الوجه الذي لا یھلك، ثم قرأ: ﴿من یطع الرسول فقد أطاع الله﴾ [2],[1]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ سے اس آیت " ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے" کے متعلق سوال کیا ----

فرمایا ؛ جو شخص اطاعتِ محمدؐ اور ان کے بعد آئمہؑ کی اطاعت کرے تو وہ چہرہ ہلاک نہیں ہوگا ، پھر مولاؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ؛ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی ----

مومن کا چہرہ کبھی فنا نہیں ہوگا، **کل شئ ھالك إلا وجھه**، ترجمہ؛ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے مومن کے چہرے کے ---

مومن، علوی، عربی، عجمی سب کچھ ہوتا ہے

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: مومن **علوی** ہوتا ہے اس لیے کہ وہ معرفت میں بلند ہے، مومن ، **ہاشمی** بھی ہوتا ہے، اس لیے کہ وہ ضلالت اور گمراہی کو چُور کر دیتا ہے، مومن **قریشی** بھی ہوتا ہے اس لیے کہ مومن نے اس شے کا اقرار کیا جو ہمؑ سے ماخوذ ہے، مومن **عجمی** بھی ہوتا ہے اس لیے کہ اس پر شر کے دروازے کھولے جاتے ہیں، مومن **عربی** بھی ہوتا ہے اس لیے کہ اس کا نبیؐ عربی ہے، اور اس کی وہ کتاب جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئی وہ بھی عربی زبان میں ہے، مومن **نبطی** بھی ہوتا ہے اس لیے کہ وہ علم کا استنباط کرتا ہے، مومن **مہاجر** بھی ہوتا ہے اس لیے کہ اس نے برائیوں سے ہجرت اختیار کی، مومن **انصاری** بھی ہوتا ہے اس لیے کہ وہ رسول اللہؐ اور اہلبیت کی نصرت کرتا ہے، مومن **مجاہد** بھی ہوتا ہے اس لیے کہ وہ باطل کے عہد حکومت میں اپنے تقیہ کے ذریعے اور حق کے عہد حکومت میں اپنی تلوار کے ذریعے اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرتا ہے ---- [3]

---

(1) التوحید شیخ صدوق، باب تفسیر قول الله عز وجل (کل شئ ھالك إلا وجھه) حدیث 3

(2) النساء 80 (3) علل الشرائع جلد 2

عارف مومن

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، مولا محمدؑ باقرؑ نے فرمایا ، اے بیٹے ! آپؑ شیعوں کو ہماریؑ روایت اور معرفت کے ذریعے پہچانیں، بیشک معرفت ہی روایت کو سمجھنا ہے ۔۔۔ اور روایتوں کو سمجھنے کی وجہ سے مومن ایمان کے انتہائی درجات بلند ہوتا ہے۔ ۔۔ ہر آدمی کی قیمت اہمیت اور قدر اس کی معرفت ہے ۔۔۔[1]

مولا سجادؑ فرماتے ہیں ، جس نے اولادِ علیؑ و فاطمہؑ کی معرفت حاصل کر لی، وہ عام لوگوں جیسا نہیں ۔۔۔۔[2]

وضاحت ، مولاؑ فرما رہے ہیں، ہر آدمی کی قدر اور قیمت اس کی معرفت ہے، جس قدر معرفت بلند ہو گی اس کی قدر و منزلت اللہ کے نزدیک زیادہ ہوگی ۔۔۔ جو عارف (معرفت والا) ہے وہ عام نہیں ہوتا بلکہ بہت خاص ہوتا ہے ۔۔۔

عارف کے متعلق مولا صادقؑ فرماتے ہیں ۔۔۔ العارف شخصه مع الخلق و قلبه مع الله، لو سهي قلبه عن لله طرقة عين لمات شوقاً اليه، و العارف امين و دائع الله، و كنز السراه، معدن **نوره** و دليل رحمته على خلقه ، و مطيته علومه ، و ميزان فضله و عدله ، قد غنى عن الخلق و المراد والدنيا ، و لا مؤنس له سوى الله ، و لا نطق ولا اشارة و لا نفس الا بالله، لله من الله مع الله [3،4،5]

ترجمہ ، مولاؑ فرماتے ہیں ، عارف (جو علیؑ کی معرفت رکھتا ہے) کا جسم خلق کے ساتھ اور دل اللہ کے ساتھ ہوتا ہے، اگر چشم زدن کے لیے بھی عارف کا دل اللہ سے غافل ہو جائے تو وہ اللہ کے شوقِ شدت سے مر جائے، عارف اللہ کی امانت کا امین ہے، اللہ کے اسرار کا خزینہ ہے، عارف اللہ کے نور کی کان ہے، خلق پر اللہ کی رحمت کی دلیل ہوتا ہے، عارف اللہ کے علوم کا حامل ہے، اور اللہ کے فضل اور عدل کا میزان ہے، عارف مخلوق سے اور دنیاوی مقاصد سے بے نیاز رہتا ہے ۔۔۔۔

---

(1) معانی الاخبار جلد 1 باب 1 (2) الكافی، كتاب الحجت

(3) مصباح الشريعه " الباب الخامس و النسعون، فی المعرفة

(4) كتاب العقل و العلم النوری الشرح اصول الكافی جلد 1 ص 234

(5) پرواز در ملكوت (خمينی) ص 144 ، كتاب المبين ج 1 ص 108

اور اللہ کے سوا عارف کا کوئی مونس نہیں ہوتا، اور عارف نہ بولتا ہے، نہ اشارہ کرتا ہے اور نہ سانس لیتا ہے ، سوائے اللہ کے ساتھ، اللہ کے لیے، اللہ کی طرف سے -----

قال رسول اللہ ، عرفان العارفین عن الوصول الیٰ محمدٍ و علی بحقیقته معرفتهم او بمعرفة حقیقتهم لکن ذلك الباب مستور بحجاب و ما اوتیتم من العلم الا قلیلاً (نھج الاسرار جلد 1 ص 42)

ترجمہ ؛ عارفین کا عرفان محمدؐ و علیؑ تک ان کی معرفت کی حقیقت یا حقیقت کی معرفت کے ساتھ پہنچنے میں حیران ہیں، لیکن یہ وہ دروازہ ہے جو حجاب کے ساتھ چھپا ہوا ہے، تمہیں اس کا علم نہیں دیا گیا مگر بہت ہی کم.....

<u>**وضاحت؛**</u> مولاؑ فرما رہے ہیں: ہر بندے کی قدر و قیمت اس کی معرفت ہے، اور جو محمدؐ و آل محمدؐ کا عارف ہو جائے وہ عام انسانوں جیسا نہیں ۔ امیر المومنینؑ کے عارف کا جسم تو مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اس کا دل اللہ کے ساتھ ہوتا ہے، اگر چشم زدن کے لیے بھی اللہ سے غافل ہو جائے تو وہ اللہ کے شوق میں مر جائے، عارف امین اللہ ہوتا ہے، (مخلوق میں اللہ کی امانت وَلایتِ علیؑ ہے) اللہ کے رازوں کا خزانہ ہوتا ہے، (امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میںؑ اللہ کا راز ہوں) عارف اللہ کے نور کی کان ہے جس سے اللہ کا نور صادر ہوتا ہے، اللہ کی مخلوق پر اللہ کی رحمت کی دلیل ہوتا ہے، عارف اللہ کے علوم کا حامل ہوتا ہے عارف اللہ کے فضل اور اللہ کے عدل کی میزان ہوتا ہے، (مولاؑ فرماتے ہیں ؛ میں اللہ کا عدل ہوں میںؑ اللہ کا فضل ہوں) اللہ کے سوا عارف کا کوئی مونس نہیں ہوتا، عارف اگر بولتا ہے تو صرف اللہ کے لیے بولتا ہے اللہ کے ساتھ بولتا ہے اللہ سے بولتا ہے، اللہ کی طرف سے بولتا ہے ، عارف اگر اشارہ کرتا ہے تو صرف اللہ کے لیے اشارہ کرتا ہے، اللہ کے ساتھ اشارہ کرتا ہے، اللہ کی طرف سے اشارہ کرتا ہے، عارف اگر سانس لیتا ہے، تو اللہ کے لیے سانس لیتا ہے، اللہ کے ساتھ سانس لیتا ہے، اللہ کی طرف سے سانس لیتا ہے ۔ (عارف کا کلام توحید ہے، عارف کا اشارہ توحید ہے، عارف کی سانس توحید ہے) اس منزلت کے باوجود ؛ مولا محمدؐ فرماتے ہیں: عارفین کا عرفان (معرفت والوں کی معرفت) محمدؐ و علیؑ کی حقیقت کی معرفت یا معرفت کی حقیقت کے ساتھ پہچاننے میں حیران ہیں، لیکن یہ وہ دروازہ ہے جو حجاب کے ساتھ پوشیدہ ہے، تمہیں اس کا علم نہیں دیا گیا مگر بہت ہی کم ۔

قال امیر المومنین ، فاذا عرف المومن ذلك عرف الدين كله و يكون المومن أشد حباً فى معرفتى حتى أخلصه من المحن و الشوط ان يكون ايمانه صادقاً و لا يكون عنده شک و لا ريب فی ظهوري و لا فی غيبتی و لا فی عجزی و لا فی معجزی، و يشهد أن العجز و التقصير واقع فی الضد و أن المعجزات من قدرتى و أنا المنزه عن كل شئ و لا أحد و لا أوصف، و أنا على كل شئ قدير ، فاذا المومن عرف ذلك صح ايمانه و انصلح دينه و يكون من المومنين الذيت قلت فی حقهم : إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّٰتُ ٱلْفِرْدَوْسِ نُزُلًا (الكهف ١٠٧) خَٰلِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا (الكهف ١٠٨) قُل لَّوْ كَانَ ٱلْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَٰتِ رَبِّى لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِۦ مَدَدًا (الكهف ١٠٩) قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُواْ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا (الكهف ١١٠)

ترجمہ، امیر المومنینؑ سلمانؑ سے فرماتے ہیں ، جب مومن اس دین کو مکمل طور پر جان لیتا ہے تو وہ میریؑ معرفت میں مجھ سے شدید محبت کرنے لگتا ہے [1] یہاں تک کہ اس (مومن) کا اخلاص تمام مشقتوں اور تمام چکروں سے پاک ہو جاتا ہے، اور اس کا ایمان سچا ہو جاتا ہے، (اب) اسے میرےؑ ظہور میں، میریؑ غیبت میں، میرےؑ معجزے میں نہ کوئی شک ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کا ریب لاحق ہوتا ہے، اور وہ (عارف مومن) گواہی دیتا ہے کہ، بے شک عاجزی اور تقصیر مخالفت میں واقع ہیں، اور بے شک معجزات میریؑ قدرت سے ہیں، اور میںؑ (علیؑ) ہر شے سے پاک و منزہ ہوں، اور کوئی ایک بھی میراؑ وصف بیان نہیں کرسکتا، اور میںؑ ہر شے پر قادر ہوں ----

پس جب مومن اس کی معرفت حاصل کر لے گا تو اس کا ایمان تندرست ہر عیب سے پاک ہو جائے گا، اور اس کا دین درست ہو جائے گااور وہ ان مومنین میں سے ہو جائے گا جن کے حق میں میںؑ نے کہا کہ " بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے انہیں کے لیے جنت الفردوس ہے، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور جگہ بدلنا نہ چاہیں گے، کہہ دیجیے کہ اگر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو میرے رب کے کلمات ختم نہیں ہونگے سمندر ختم ہو جائے گا اور اگر اس کی مدد کے لیے ہم ایسا ہی اور سمندر لائیں تب بھی اللہ کے کلمات ختم ہونے والے نہیں،کہہ دیجیے کہ میں بھی تمہاری مثل ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الہ ایک ہی الہ ہے، پھر جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہیے کہ صالح عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے

---

(1) وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ 165) اور جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں -----

قال امیر المومنین ، اعلم یا سلمان ، أن المومن العارف الذی مراده أن یکون من اهل الصفاء فیکون تقی نقی خالص من العیوب مخلص النیة لمولاه فی سائر الأموار ، و لا یکن عنده غیبة و لا نمیمة و لا حسد و لا فسد و لا حقد، فاذا کان علی هذه الحالة یکون من اهل الصفاء المخلصین الذین أنعم اللہ عیهلم و فتح فی قلوبهم ینابیح الحکمة و یکون نصرة شعیتی و تابع حقیقتی، فاذا عرفوا هذه المعرفة نالوا هذه الدرجة ، و کانوا من الذین بشرتهم بهذه الآیة وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ (الصف ۱۳)

پھر مولا فرماتے ہیں ، جان لو سلمانؑ! عارف مومن جب چاہتا ہے کہ وہ اہل الصفاء میں سے ہو جائے، تو وہ تقی نقی ہوجاتا ہے، عیوب سے خالص ہو جاتا ہے، اپنے مولاؑ کے لیے تمام اموار میں مخلص نیت ہو جاتا ہے، اس کے ہاں نہ غیبت ہوتی ہے نہ سرگوشی نہ حسد ہوتا ہے نہ فساد، نہ بغض و کینہ ہوتا ہے، پس جب اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے تو وہ مخلصین اہل الصفاء میں سے ہوجاتا ہے، جن پر اللہ کی نعمتیں ہیں اور اللہ ان کے دلوں میں حکمت کے چشمے کھول دیتا ہے، وہ میرےؑ شعیوں کی نصرت اور میریؑ حقیقت کے تابع ہو جاتا ہے، پس جب وہ اس معرفت کو پہچان لے گا تو اس درجہ کو پا لے گا، میںؑ نے انہیں اس آیت کی بشارت دی ہے....

" مومنین کو بشارت دے دیجیے نصرت اللہ کی طرف سے ہے، اور فتح قریب ہے "

یا محمد و کان البشارة للمومنین الذین أمنوا یوم الذرو حین ناداهم و قال لهم، " الست بربکم قالوا بلی" امنا و صدقنا ان الذی ندعوه الینا هو بارینا و کان هذا القرار من العالمین و من اهل الصفا المومنین استمروا علی ایمانهم و انا بشرتهم فی هذه الآیة و خصیتهم بها دون سائر المخلوقات، و أما الذین کفروا فما کان لهم بشارة عندی الا العذاب و التردد و ا للعنة و النکال کما قلت فی حقهم نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰٓ أَدْبَارِهَآ أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ أَصْحَٰبَ ٱلسَّبْتِ ۚ(النساء 47)

اے محمدؐ! یہ مومنین کے لیے بشارت ہے جو الذرو کے دن ایمان لائے انہیں ندا دی گئ اور کہا گیا، **الست بربکم، کیا میںؑ تمہارا رب نہیں** انہوں نے کہا، **ہاں کیوں نہیں** (امنا و صدقنا) ہم ایمان لائے جس کی طرف ہمیں ندا دی گی، وہؑ ہمارا باری ہے، یہ عالمین میں اور اہل صفا میں اقرار تھا، اہل صفا اپنے ایمان میں قائم رہے، اور میں نے انہیں اس آیت کی بشارت دی، اور انہیں تمام مخلوقات سے الگ کر دیا، اور جنہوں نے کفر کیا میرےؑ پاس ان کے لیے کوئی بشارت نہیں سوائے عذاب کے سوائے سزا اور خوف کے اور ان پر لعنت کی جیسا کہ میںؑ نے ان کے حق میں، **ہم نے ان کے چہرے مسخ کر دیے پھر انہیں پیٹ کی طرف پھیر دیا اور ان پر لعنت کی جیسے سبت والوں پر کی گی۔**

میںؑ نے کافروں پر لعنت کی جنہوں نے میرےؑ امر کی مخالفت کی اور میریؑ معنویت کا انکار کیا... (کتاب الطاعۃ متی تقوم الساعۃ ص 362،363)

ذکر کرنے والے کا ہمنشین

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے سوال کیا اور عرض کیا: یا رب! کیا تو مجھ سے قریب ہے تاکہ میں تجھ سے سرگوشی کروں، یا دور ہے تاکہ تجھے پکاروں؟ اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی: اے موسیٰؑ! اَنَا جَلِیسُ مَن ذَکَرَنِی ؛ میں اس کے ساتھ بیٹھتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے، موسیٰؑ نے کہا؛ جس دن تیرے پردہ و سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا کون تیرے سائے میں ہوگا؟ اللہ نے فرمایا ؛ جو لوگ میرا ذکر کرتے ہیں میں بھی ان کا ذکر کرتا ہوں، وہ لوگ میری راہ میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں، جب میں اہل زمین پر عذاب کرنا چاہتا ہوں تو انہیں یاد کر کے عذاب کو ٹال دیتا ہوں ----[1]

اللہ کہتا ہے " أنا جلیس الذاکر " میں اس کے ساتھ بیٹھتا ہوں جو (میرا) ذکر کرتا ہے ---- [2]

وضاحت، حدیث میں ہے کہ جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ اس کے ساتھ بیٹھتا ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میںؑ اللہ کا ذکر ہوں، ہماراؑ ذکر اللہ کا ذکر ہے، ہمارےؑ غیر کا ذکر شیطان کا ذکر ہے، اللہ کہہ رہا ہے جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ بیٹھتا ہوں، اور اللہ کا ذکر علیؑ ہے۔ یعنی اللہ کہہ رہا ہے جو علیؑ علیؑ کرتا ہے میں اس کے ساتھ بیٹھتا ہوں میں اللہ علیؑ علیؑ کرنے والے کا ہمنشین ہوتا ہوں ----

مومن کی نصرت

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جو کسی مظلوم مومن کی مدد کریگا وہ ایک مہینے کے روزے اور مسجد الحرام میں اعتکاف میں بیٹھنے والوں سے افضل ہے، اور جو کسی مومن کی نصرت پر قادر ہو اور اس کی مدد نہ کرے تو اللہ بھی دنیا اور آخرت میں اس کی مدد نہ کرے گا---- [3]

جو مومن اپنے مومن بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ روز قیامت اس کی ویسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے، مومن کی حاجت پوری کرنا بہتر

---

(1) گہر پارے (جواد محدثی) باب، احادیث قدسی، حدیث 24 ، میزان الحکمت

(2) شرح توحید صدوق ج 3 ص 88

(3) ثواب الاعمال

ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان لادنے سے، مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے 20 بیس ایسے حج سے جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوں، مومن مومن کے لئے رحمت ہے جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے، تو یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے، جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لیے خیر کا سبب بنتی ہے ، جو اپنے مومن بھائی کی حاجت کو پورا کرتا ہے تو وہ ہماریؑ وَلایت کو پہنچ جاتا ہے، جو بندہ خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ مٹاتا ہے، چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے، اس کے لیے جنت کے سات دروازے کھول دیتا ہے، لیکن مومن کی حاجت کا پورا کرنا ہے افضل ہے طواف سے، طواف سے، طواف سے (دس بار فرمایا) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے.....

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیکی ہے، اور اللہ کی پسندیدہ ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے، جس نے مومن کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا .....[1]

<u>مومن کب مومن ہو گا</u>؟

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ اللہ کی قسم! مومن اسی وقت مومن ہوگا جب وہ اپنے مومن بھائی کے لیے جسم کے مانند ہو جائے گا، کہ جب اس کے کسی حصہ کو دکھ پہنچتا ہے، اور تمام اعضا بے قرار ہو جاتے ہیں .....[2]

<u>تبرا</u>؛

قال الامام جعفر الصادق ؛ مَن خَالَفَ دِینَ الله، وَ تَوَلَّی أَعدَاءَ الله، أَو عَادَی أَولِیَاءَ الله، فَالبَرَاءَةُ مِنه وَاجِبَةٌ،کَائِناً مَن أَی قَبِیلَةٍ کَانَ [3]

---

(1) الکافی کتاب الایمان و الکفر

(2) کتاب، المومن ص 91 (3) الاعتقادات

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جو شخص اللہ کے دین کی مخالفت کرے اور اللہ کے دشمنوں سے محبت رکھے، یا پھر اولیاء اللہ سے دشمنی کرے، اس پر تبرا کرنا واجب ہے، چاہے وہ کسی بھی قبیلے اور خاندان سے ہی کیوں نہ ہو ......

قال امیر المومنین ، انا امیر المومنین و قائد الغر المحجلین و سید الوصیین حربی حرب اللہ و سلمی سلم اللہ و طاعتی طاعة اللہ و ولایتی وَلایة اللہ و شیعتی اولیاء اللہ.... [1]

ترجمہ؛ مولاؑ نے فرمایا؛ میںؑ امیر المومنینؑ ہوں، سفید رو لوگوں کا اور تمام اوصیاء کا سردار ، میریؑ جنگ اللہ کی جنگ ہے، میریؑ صلح اللہ کی صلح ہے، میریؑ اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ، میریؑ وَلایت اللہ کی وَلایت ہے، میرےؑ شیعہ ولی اللہ ہیں ---

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے کے لیے آتا ہے، تو اس وقت مومن بے تابی کرتا ہے، تو ملک الموت مومن سے کہتا ہے ، يَا وَلِيِ اللهِ! لَا تَجْزَع اے اللہ کی ولی! بے تابی مت کیجئے ---- [2]

<u>وضاحت</u>

اوپر حدیث میں مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، جو اللہ کے دین (علیؑ) کی مخالفت کرے اور وجودی اللہ کے دشمنوں سے محبت کرے، یا اولیاء اللہ سے دشمنی کرے اس پر تبرا کرنا واجب ہے ، چاہے کسی بھی قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میرےؑ شیعہ اولیاء اللہ ہیں، مولاؑ صادقؑ فرماتے ہیں ؛ مومن ولی اللہ ہے، اور ولی اللہ سے دشمنی کرنے والے پر تبرا کرنا واجب ہے ، بات واضح ہو گی کہ؛ جو شخص علیؑ کے مومن علیؑ کے شیعہ سے دشمنی کرے اس پر تبرا کرنا واجب ہے، دشمنی کرنے والا چاہے کسی بھی قبیلہ کا ہو ----

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ؛ لعن اللہ من تولی غیر موالیه ؛ اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو ہمارےؑ غیرِ موالی سے تولا رکھے [3,4]

---

(1) امالی شیخ صدوق، مجلس 88

(2) فضائل الشیعه

(3) البرهان فی تفسیر القرآن جلد 4

(4) امالی الطوسی جلد 1

صحیفہ مومن،

قال النبی عنوانُ صحیفۃ المومن حب علی بن ابی طالب [1]؛ ترجمہ؛ رسول اللہ نے فرمایا؛ مومن کے صحیفہ کا عنوان علیؑ کی محبت ہے ۔

مومن کا جلال اور فرشتے

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جب مومنین معانقہ (گلے ملنا) کرتے ہیں تو اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، اللہ ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے، اب عمل کو پھر سے شروع کرو (یعنی تمام گناہ ختم ہو گے اب نئے سرے سے اعمال شروع کرو) جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور اللہ ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو، راوی کہتا ہے میں نے کہا، ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے؟ مولاؑ نے فرمایا؛ اے اسحاق (راوی) اللہ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو ان کے جلال اور شان کی وجہ سے ان سے الگ رہیں، اور اگر ملائکہ نہ الفاظ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سر و خفی کا جاننے والا اللہ تو جانتا ہے ۔۔۔ (الکافی کتاب الایمان و الکفر)

مومن کا بچا ہوا پینا

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جو کسی مومن کا جھوٹا (بچا کچا) تبرک سمجھ کر پیئے گا اللہ ان دونوں کے لیے ایک فرشتہ خلق کرے جو قیامت تک ان کے لیے استغفار کرے گا، مومن کے جھوٹے میں ستر بیماریوں کی شفاء ہے ۔۔۔۔ (ثواب الاعمال)

محب علیؑ کا درجہ

عن الرضا عن آبائہ قال، قال رسول اللہ لعلی من احبک کان مع النبیین فی درجتھم یوم القمیۃ و من مات و ھو بغضک فلا یبالی مات یھودیاً او نصرانیاً [2]

مولا رضاؑ فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے علیؑ کے لیے فرمایا، یاعلیؑ جو آپؑ کی محبت پر ہوگا تو وہ قیامت کے دن انبیاءؑ کے ساتھ انؑ کے درجے پر ہوگا، اور اگر کوئی اس حالت میں مر جائے کہ آپؑ سے بغض رکھتا تھا تو وہ یہودی یا نصرانی مرے گا (یعنی بے ایمان مرے گا)

---

(1) مناقب مرتضوی ص 192　　(2) تفسیر مرآۃ الانوار ص 21

صفات المومن

قال الصادق؛ المؤمن له قوة فی دین، و حزم فی لین، و ایمان فی یقین، و حرص فی فقیه، و نشاط فی هدي، و بر فی استقامة، و علم فی حلم، و سخاء فی حق و قصد فی غنی، و تجمل فی فاقة، و عفو فی قدرة، و طاعة لله فی نصیحة، و انتهاء فی شهوة، و ورع فی رغبة، و حرص فی جهاد ، و صلوة فی شغل، و صبر فی شدة، و فی المکاره صبور، و فی الرخاء شکور، لا یغتاب، و لا یتکبر، و لا یقطع الرحم، و لیس بواهن و لا یغلبه فرجه، الی ان یقول؛ ینصر المظلوم، و یرحم المکسین، لا یری فی حلمه نقص، و لا رایه و من و لا فی دینه ضیاع [1]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، مومن کے لیے دین میں قوت ہوتی ہے، مومن کی نرمی میں دانائی ہوتی ہے، مومن کے ایمان میں یقین ہوتا ہے، مومن فقہ میں حریص ہوتا ہے، (یعنی زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرتا ہے) مومن کی ہدایت میں خوشی راحت ہوتی ہے، مومن کی استقامت میں اطاعت ہوتی ہے، اس کے علم میں تحمل ہوتا ہے، حق میں سخاوت ہوتی ہے، دولت مندی میں میانہ راوی ہوتی ہے، مومن کے فاقے میں اس کی زینت ہے، جب مومن کو قدرت ہوتی ہے تو وہ درگزر کرتا ہے، مومن کی نصیحت میں اللہ کی اطاعت ہوتی ہے، اس کی رغبت میں پرہیز گاری ہوتی ہے، مومن جہاد میں حریص ہوتا ہے (یعنی بڑھ چڑھ کر جہاد کرتا ہے) مومن کے کام میں صلوۃ ہوتی ہے، شدت میں صبر ہوتا ہے، مصیبت میں صبر کرتا ہے فراوانی میں شکر کرتا ہے، مومن غیبت نہیں کرتا تکبر نہیں کرتا، وہ رحم کو قطع نہیں کرتا، مومن میں کوئی کمزوری نہیں اور اس کی کشائش و آرام اس پر غالب نہیں ہوتا، مومن مظلوم کا مددگار ہوتا ہے، مساکین پر رحم کرتا ہے، وہ اپنے حلم میں کوئی نقص نہیں دیکھتا ، مومن کو اپنے رب میں کوئی کمی نظر نہیں آتی، مومن کا دین ضائع نہیں اور نہ ناقص ہوتا ...

قال الصادق، ان العلم خلیل المؤمن و الحلم وزیره ، و العقل امیر جنوده [1]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، مومن کا علم اس کا خلیل اور اس کا حلم وزیر ہے، اور اس کی عقل اس کے سپاہیوں کی امیر ہے

قال رسول الله ، المؤمن أسد النهار، صائمون النهار ، قائمون اللیل [2]

رسول اللہؐ نے فرمایا ، مومن دن میں اسد ہوتا ہے، دن میں روزہ دار ہوتا ہے، اور رات کو قیام کرتا ہے .....

---

(1) اخلاص آل محمد ص 34، 35 (مولف، موسی جواد سبیتی) (2) ایضاً ص 36

جابر الجعفی کہتے ہیں، میں مولاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا مولاؑ مجھے مومن کی صفات سے آگاہ فرمائیں ---

مولاؑ نے فرمایا، ہاں اے جابر ! مومن وہ ہے جس کی زبان چمکتی ہوئی روشنی ہوتی ہے، اور اس کے کان ہدایت کا مرکز ہوتے ہیں ، و قلبہ خزانۃ لمعرفۃ المولی ، اور مومن کا دل اپنے مولاؑ کی معرفت کا خزانہ ہوتا ہے، مومن کے ہاتھ رحمت کی چابی ہیں، اور وہ رحمت کا دروازہ ہوتا ہے، تم اس کے چہرے پر شادمانی خوشی اور تروتازگی دیکھو گے اور اس کی زبان پر حق بولتا سنو گے، مومن نہ حسد کرتا ہے نہ بد خواہ کینہ ور ہوتا ہے نہ جھوٹا ہوتا ہے، نہ غیبت کرتا ہے، مومن فکر کرنے والا مرد ہوتا ہے، مومن صبر کرتا ہے، مومن مخلوق کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے، وہ بہت زیادہ حیاء والا ہوتا ہے، مومن غصہ کرے تو ناراض نہیں ہوتا ، مومن ہنسی میں غرق نہیں ہوتا صرف مس کراتا ہے، مومن حدیث کو سمجھنے والا اور علم میں بصیر ہوتا ہے، مومن کثیر الفھم ہوتا ہے، مومن تکبر نہیں کرتا نہ سرکشی پر اترتا ہے، مومن شیخی نہیں بگھاڑتا وہ خود پسند نہیں ہوتا، مومن آپس میں جھگڑا نہیں کرتا، غصہ میں متحمل مزاج ہوتا ہے ہشاش بشاش رہتا ہے، مومن فحاش گوئی نہیں کرتا، وہ علم کی راہ میں تنہا رہنا پسند کرتا ہے، بندوں کے لیے محبوب ہوتا ہے، مومن بہت کوشش کرنے والا جدوجہد کرنے والا ہوتا ہے، مومن بہت مہربان رؤف شفیق رفیق ہوتا ہے، کثیر الخیر اور کثیر الشر ہوتا ہے، مومن (ہماریؑ) مودت کا حافظ ہوتا ہے، وہ امانت میں سچا ہوتا ہے، هذه يا جابر صفة المومن المحب لمولاه اے جابر یہ مومن کی صفت ہے کہ وہ اپنے مولاؑ کا محب ہوتا ہے [1]

قال الامام الحسین فی ظهر عاشوراء ، نحن الصلاة وشيعتنا المصلّون، وشيعتنا هم الذين يتوجهون إلينا [2]

عاشور کے دن ظہر کے وقت امام حسینؑ کے پاس ایک صحابی آیا اور عرض کی، مولاؑ میں نے پسند کیا کہ میں آپؑ کے ساتھ نماز پڑھوں اور اس کا وقت آ گیا ہے، امام حسینؑ نے فرمایا ، اللہ تمہیں نمازیوں میں شامل کرے، پھر فرمایا ، ہمؑ (الصلاۃ) نماز ہیں اور ہمارےؑ شیعہ نمازی ہیں، ہمارےؑ شیعہ وہ ہیں جو ہماریؑ طرف متوجہ ہوتے ہیں ----

---

(1) کتاب مجمع الاخبار ص 89 (تحقیق و تقدیم، ابو موسی و الشیخ موسی)

(2) حسین سید الشھداء حقیقۃ بلا انتهاء ص 284

کعبہ اور مومن

قال الامام جعفر الصادق ؛ المومن أعظمُ حرمةً من الکعبة [2]،[1]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ نے فرمایا ؛ مومن کی حرمت (عزت و عظمت) کعبہ کی حرمت سے بڑی ہے۔

قال أبی عبد اللہ؛ أن المومن أفضلُ حقاً مِن الکعبة [3]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ مومن کا حق کعبہ کے حق سے افضل ہے .....

" ایک بندہ غلاف کعبہ کو تھام کر رو رہا ہے اور کانپ بھی رہا ہے، اور کہہ رہا ہے الھي اسئلک بحرمة الکعبه، میرے اللہ! تجھے کعبہ کی عزت کا واسطہ! مولا محمدؐ رسول اللہ کا گزر ہوا جوش میں مولا محمدؐ نے تھپڑ نما تھپکی دے کر رسولؐ اللہ نے اس سے فرمایا ؛ کعبے کی حرمت نہیں اپنی حرمت کا واسطہ دے، ما تعلم ان المومن اعظم من حرمة الکعبه، کیا تو نہیں جانتا کہ مومن کی عزت اللہ کی نظر میں کعبہ سے کہیں زیادہ ہے [4]

<u>مومن کعبہ سے افضل ہے، اب دیکھنا ہے کہ کعبہ کی کیا عظمت ہے ؟</u>

مولا محمدؐ باقرؑ دو زانو قبلہ رُخ بیٹھے تھے، مولاؑ نے فرمایا ؛ أما أن النظر الیها عبادة، اس (کعبہ) کی طرف نظر کرنا عبادت ہے، اللہ کے نزدیک اس (کعبہ) سے زیادہ مکرم اور کوئی جگہ نہیں، وہ (کعبہ) اللہ کا حرم ہے.... [5]

<u>وضاحت؛</u> اوپر حدیث میں مولاؑ فرماتے ہیں ؛ مومن کا حق کعبے سے افضل ہے، مومن کی عزت و عظمت کعبہ سے افضل ہے، اور مولاؑ فرما رہے ہیں، کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے، کعبہ اللہ کا حرم ہے ۔ بات واضح ہوگی، مومن کعبہ سے افضل ہے، مومن کی طرف دیکھنا عبادت ہے، اللہ کی نظر میں کعبہ سے مکرم جگہ کوئی نہیں اور مومن کعبے سے افضل ہے.....

کعبہ اللہ کا حرم ہے، اور مومن کعبہ سے افضل ہے .....

---

(1)الخصال ،

(2) روضة الواعظین

(3)کتاب المومن

(4)کتاب، حقیقتِ بسم اللہ

(5) الکافی، کتاب الحج

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جو کعبہ کی طرف معرفت کے ساتھ نظر کرے اور معرفت ہمارے حق و حرمت کی رکھتا ہو، وہ اس کے مثل ہے جو کعبہ کے حق اور حرمت کو پہنچانتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا، اور امور دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کریگا ---۔[1]

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ؛ جب تک کعبہ قائم ہے، اس وقت تک دین قائم ہے ---۔ [2]

" کعبہ کی اہمیت اس قدر ہے کہ روایاتِ اسلامی میں اسے خراب اور ویران کرنے کو رسول اللہؐ اور امامؑ کو قتل کرنے کے برابر ہے، کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے، کعبہ کے گرد طواف کرنا بہترین عمل ہے ---۔ [3]

مولاؑ فرماتے ہیں ؛ جو کوئی کعبہ کی زیارت کر کے لوٹتا ہے ایسا ہے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو [4]----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ اللہ نے اپنے گھر (کعبہ) کا حج تم پر واجب کیا جسے اللہ نے لوگوں کا قبلہ بنایا جہاں لوگ اس طرح کھنچ کر آتے ہیں جیسے پیاسے حیوان پانی کی طرف آتے ہیں، اللہ نے اس (کعبہ) کو اپنی عزت کے اعتراف کا نشان بنایا ہے --- [5]

وضاحت؛ اوپر حدیث میں مولاؑ فرماتے ہیں ؛جو معرفت کے ساتھ کعبہ کی طرف نظر کرے اللہ اس کے گناہ بخش دے گا، جب تک کعبہ قائم ہے اللہ کا دین قائم ہے، کعبہ کو ویران کرنا اسے خراب کرنا ایسا ہے جیسے رسولؐ اور امامؑ کو قتل کرنا، کعبہ کی زیارت سے بندہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا ہے، اللہ نے کعبہ کو اپنی عزت و جلالت کا نشان بنایا ہے - بات واضح ہو گی ، کعبے کی طرف دیکھنے سے اللہ دیکھنے والے کے گناہ بخش دے گا، اور مومن کعبہ سے افضل ہے، یعنی مومن کی طرف صرف دیکھنے سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے روح پاک ہونے لگتی ہے، مولاؑ فرماتے ہیں ؛ جب تک کعبہ قائم ہے اللہ کا دین قائم ہے، اور مومن کعبے سے افضل ہے، کعبہ کو ویران کرنا یا خراب کرنا ایسا ہے جیسے رسولؐ اور امامؑ کو قتل کرنا ، اور مومن کعبہ سے افضل ہے ---

---

(1) الکافی، کتاب الحج
(2) من لا یحضرہ الفقیہ جلد 2 حدیث 2307
(3) تفسیر نمونہ جلد 5 صفحہ 90
(4) وسائل الشیعہ جلد 8
(5) تفسیر نور الثقلین جلد 2 صفحہ 150

مولاً فرماتے ہیں ، جو کعبے کی زیارت کر کے لوٹتا ہے وہ ایسے ہوتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا ہو، یعنی گناہوں سے پاک ، گویا مومن کی زیارت سے معصوم بنتے ہیں ۔ جیسے حدیث میں ہے: مولا صادقؑ فرماتے ہیں جب کوئی اپنے مومن بھائی سے ملاقات کو جاتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: أیھا الزائرُ طِبتَ وَ طَابَت لکَ **الجَنـةُ** : (اے مومن) کے زائر! تو پاک ہو گیا ہے، اور جنت بھی تیرے لیے پاک اور روا ہے ---[1] اللہ نے کعبہ کو اپنی عزت اور جلالت کا نشان بنایا ہے ----

قال امیر المومنین ؛ ان حرمه المومن عند الله اعظم من حرمه الملائکه. امیر المومنینؑ نے فرمایا، ، یقیناً! اللہ کے نزدیک مومن کی حرمت ملائکہ کی حرمت سے عظیم ہے، پوچھا گیا کیا جبرئیل سے بھی زیادہ؟ فرمایا، جبرائیل و میکائیل و اسرافیل اور جو ملائکہ عرش کو تھامے ہوئے ہیں اور مقربین ملائکہ سے بھی زیادہ مومن کی حرمت عظیم تر ہے --- (کتاب، ہو العلی العظیم ص 183)

قال مولای الصادق، أن حق المؤمن علی أخیه أفضل من البیت و الکعبة و الاعتکاف و الصیام و الصلاة [1]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، مومن کا مومن بھائی پر حق بیت سے کعبہ سے اعتکاف سے روزوں سے اور صلاۃ (نماز) سے افضل ہے ۔
(مومن کا حق صلات سے افضل ہے ، کیا ہے صلات ؟)

عن جعفر بن محمد الصادق عن أبیه عن جده قال؛ قال رسول الله ؛ الصلاة مرضاة الله تعالی ، و حب الملائکة ، و سنة الأنبیاء ، و نور المعرفة ، و أصل الایمان ، و اجابة الدعاء ، و قبول الأعمال ، و برکة فی الرزق ، و سلاح علی الأعداء ، و کراهیة الشیطان ، و شفیع بین صاحبها و بین ملک الموت ، و سراج فی قبرة الی یوم القامة ، فاذا کان یوم القیامة کانت الصلاة ظلاً فوقه ، و تاجاً علی رأسه ، و لباساً علی بدنه ، و نوراً یسعی بین یدیه ، و ستراً بینه و بین النار ، و حجة المؤمنین بین الرب ، و ثقلاً فی الموازین ، و جوازاً علی الصراط و مفتاحاً للجنة ، لأن الصلاة تسبیح و تمجید و تقدیس و قراءة و دعاء و تحمید للباری تعالی ، و ان أفضل الأعمال الصلاة لأ و قاتها أول ما یحاسب العبد یوم القیامة علی صلاته [2]

ترجمہ ، مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ، صلاۃ اللہ کی رضا ہے، فرشتوں کی محبت ہے، انبیاءؑ کی سنت ہے، معرفت کا نور ہے ۔

---

(1) مجمع الاخبار ص 93 (2) اللؤلؤ المنثور فی شرح غامض الدستور ص 560

صلات ایمان کی اصل ہے، مستجاب الدعا ہے، اعمال کی قبولیت ہے، رزق میں برکت ہے، دشمنوں پر ہتھیار ہے اور شیطان اس سے کراہت کرتا ہے، صلات اس کے صاحب اور ملک الموت کے درمیان شافی ہے، قیامت تک کے لیے قبر میں چراغ ہے، قیامت کے دن صلات اپنے صاحب پر سایہ کرے گی (جب کوئی سایہ نہ ہوگا) صلات (اپنے صاحب کے) سر کا تاج ہے ، بدن کا لباس ہے، اس کے ہاتھوں کے درمیان نور ہے، صلات آگ اور اس کے صاحب کے درمیان ڈھال ہے، صلات مومنین اور رب کے درمیان حجت ہے، صلات ترازو میں ثقیل ہے، صراط پر جواز ہے، جنت کے لیے کنجی ہے، بے شک صلات اللہ کے لیے تسبیح و تمجید و تقدیس و دعا و تحمید ہے، اور اللہ کے لیے سب سے افضل عمل صلات ہے ---- بندے سے سب سے پہلے جو حساب لیا جائے گا وہ صلات کا ہے ...

صلات کیا ہے مومنین نے مولا محمدؐ رسول اللہ کی زبانی ملاحظہ فرمایا، اور مولا صادقؑ فرما رہے ہیں، مومن کا حق صلات سے افضل ہے

<u>محبِ علی مِنا اھل البیت</u>

قَالَ أبان بن تَغلِبَ ؛ قَالَ الامام الحُسینُ بن علی : مَن أَحَبنَّا كَانَ مِنَّا اهل اَلبیتِ ، فَقُلتُ ؛ مِنكُم اهل اَلبَیتِ ؟ فَقَالَ: مِنَّا اهل اَلبَیتِ، حَتَّی قَالَهَا ثَلاثاً ثُم قَالَ ؛ أَمَا سَمِعت قَولَ اَلعَبدِ اَلصَّالِح فَمَن تَبِعَنِی فَانَّهُ مِنی ؟[2]

ترجمہ ؛ مولا حسینؑ نے فرمایا ؛ جو شخص ہمؑ سے محبت کرے گا وہ ہمؑ اہل بیتؑ میں سے ہوگا، میں (راوی) نے مولاؑ کی خدمت میں عرض کی؛ مولاؑ کیا اہل بیتؑ میں سے ہوگا ؟ مولاؑ نے فرمایا ؛ ہمؑ اہل بیتؑ میں سے ہوگا، یہاں تک کہ مولاؑ نے تین بار یہی دہرایا ، پھر مولاؑ حسینؑ نے فرمایا کیا تم نے قول عبد الصالح (حضرت ابراہیمؑ) نہیں سنا کہ جو میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہوگا....؟

<u>زیارت المومن</u>

مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ ثواب میں کوئی شے مومن کی زیارت سے بڑھ کر نہیں جب کوئی مومن دوسرے مومن کی معرفت رکھتے ہوئے مومن کو پہچانتے ہوئے ملاقات کرے, زارَ مُؤمِناً، كَانَ زَائر الله؛ مومن کی زیارت اللہ کی زیارت ہے، زائرِ مومن زائر اللہ ہے ....[3]

---

(1) کتاب، المومن ص 128 (2) نزھة الناظر و تنبیه الخاطر جلد 1 (3)کتاب المومن ص 130

جب مومن اپنے مومن بھائی کی ملاقات کے لیے چلتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور جب مومن اپنے مومن بھائی کے دروازے پر دق الباب کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، جب ایک مومن اپنے مومن بھائی سے مصافحہ کرتا ہے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے، اللہ کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے، اور اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درختوں سے پتے، مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے، مومن کو چاہیے کہ جب ایک دوسرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر مصافحہ کریں ،اور جب مومن معانقہ کرتے ہیں تو اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے ان سے کہا جاتا ہے تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گے اب عمل کو پھر سے شروع کرو، تمہارے (مومنین) لیے ایک نور ہے جس سے تم پہچانے جاتے ہو، جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقامِ نور ہے بوسہ دے، مومن جب ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں تو مومن کی زیارت سے تمہارے (مومن کے) قلوب زندہ ہوں گے اور ہماریؑ احادیث کا ذکر ہوگا، اور ہماریؑ احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی، اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے .... [1]

خلوتِ مومن

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہمارےؑ شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں، انا ذکرنا ذکر اللہ؛ ہماراؑ ذکر اللہ کا ذکر ہے، اور جب ہمارےؑ دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا... [2]

---

(1) الکافی، کتاب الایمان و الکفر

(2) الکافی کتاب الایمان و الکفر، باب، تذاکر الاخوان

میسر کہتے ہیں مولا محمدؑ باقرؑ نے مجھ سے فرمایا، تم خلوت کرتے ہو اور (ہمارےؑ بارے میں) بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو ؟ میں (راوی) نے کہا! بے شک مولاؑ ، ہم (مومنین) خلوت میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائلِ آل محمدؑ کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں، مولاؑ نے فرمایا: میراؑ دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میںؑ بھی تمھارے ساتھ ہوتا، اللہ کی قسم! میںؑ تمہارے ارشاد (یعنی وہ باتیں جو تنہائی میں ہمارےؑ بارے میں کرتے ہو ان) سے اور تمہاری روحوں سے محبت کرتا ہوں، بے شک! تم اللہ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو، تم اس (دین) کی مدد کرو پرہیز گاری اور کوشش سے ... [1]

مومن کا سکون

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ، ہر شے کے لئے کوئی چیز سکون کا باعث بنتی ہے، مومن کے لیے سکون کا باعث اس کا مومن بھائی ہے، جس کے پاس بیٹھ کر اسے وہ سکون ملتا ہے، جو پرندے کو اپنے ہم جنس کے پاس بیٹھ کر ملتا ہے ....[2]

اسم المومن و عظمت المومن

فِي حديثِ طَوِيلٍ ؛ قَال النبی ؛ نَزَلَ عَلَيَّ جَبرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ يَقرأ عَلَيكَ اَلسلاَمَ وَ يَقُولُ اِشتَقَقتُ لِلمُؤمِنِ اِسماً مِن أَسمَائِي سَمَّيةُ مُؤمِناً فَالُؤمِنِ مِنِي وَ أَنَا مِنهُ مَنِ اِستَهَانَ مُؤمِناً فَقَدِ اِستَقبلَنِي بِالمُحارَبَةِ [3]

ترجمہ ، مولا محمدؑ رسول اللہ نے فرمایا ، کہ مجھ پر جبرئیلؑ نازل ہوا اور کہا: اے محمدؐ اللہ نے آپؐ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے ، میں (اللہ) نے اپنے اسماء میں سے اسم مومن کو مشتق (نکال) کر کے مومن کا اسم رکھا ہے، مومن مجھ (اللہ) سے ہے اور میں (اللہ) مومن سے ہوں، جس نے مومن کو کم سمجھا اس نے مجھ (اللہ) کو لڑنے میں خوش آمدید کہا ....

مولاؑ فرماتے ہیں ، أنا من الله والمؤمنون مني . میںؑ اللہ سے ہوں اور مومنین مجھؑ سے ہیں.... [4]

---

(1) الکافی کتاب الایمان و الکفر (2) کتاب، المومن صفحہ 91

(3) العباس صفحہ 304 (4) طوالع الانوار جلد 2 صفحہ 123

عن ابی عبداللہ؛ لَو کُشِفَ الغِطَاءُ عَنِ النَّاسِ لَنَظَرُوا اِلیَ مَا وَصَلَ بَینَ اللہ وَ بَینَ المُؤمِنِ، وَ خَضَعَت لِلمُؤمِنِینَ رِقَابُھم [1]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں ؛ اگر لوگوں کی آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے جائیں تو مومن اور اللہ کے درمیان جو رشتہ ہے ساری دنیا اسے دیکھ کر مومن کے سامنے جھک جائے ....

قال الامام الصادق ؛ لَو أَنَّ نُورَ أَحَدِھم قُسِمَ بَینَ اھل الأرضِ جَمِیعاً لَا کتَفَوابِہِ [2]

ترجمہ ؛ مولا صادقؑ مومن کے بارے میں فرماتے ہیں ؛ اگر ان (مومنین) میں سے ایک کا نور بھی سارے عالم پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام اہل ارض کے لئے کافی ہو گا ....

قال الامام الصادق، قال رسول اللہ مَن أَکرَمَ مُؤمِناً فَاِنَّمَا یُکرِمُ اللہ [3]

ترجمہ ؛ مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا ؛ جو شخص کسی مومن کا اکرام و احترام و عزت کرتا ہے، بے شک! وہ اللہ کا اکرام و احترام کرتا ہے ....

مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں ؛ قیامت کے دن بندہ مومن کو اللہ کے قریب لایا جائے گا، پھر سرسری حساب ہوگا، اس کے بعد اس کی سرزنش ہوگی کہ، یَا مؤمِنُ مَا مَنَعَکَ أَن تَعُودَنِي حَیثُ مَرِضتُ؟ اے مومن جب میں (اللہ) بیمار ہوا تھا تو تجھے مجھ تک آنے سے کس نے روکا تھا؟ مومن عرض کرے گا، اے رب! تو معبود ہے میں بندہ ہوں تو زندہ و پائندہ ہے جسے کوئی دکھ اور غم نہیں ہوتا، (یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے ؟ تو کیسے بیمار تھا، میں کیسے تجھ تک نہ پہنچا؟) فَیَقُولُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: مَن عَادَ مُؤمِناً فَقَد عَادَنِي، تو رب کہے گا! جو بھی مومن کی عیادت کو گیا اس نے مجھ (اللہ) کی عیادت کی.. [4]

---

(1) کتاب، المومن ص 147

(2) کتاب المومن ص 62

(3) کتاب المومن ص 118

(4) کتاب المومن ص 129

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ ٱلشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ (النحل 68)

ترجمہ ؛ اور آپ کے رب نے نحل کی طرف وحی کی کہ تم پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر بناؤ ....

باطنی طویل میں مولا صادقؑ فرماتے ہیں: ابھی نحل (شہد کی مکھی) اس درجے پر نہیں کہ اس پر وحی کی جائے....

وہ نحل ہمؑ ہیں اور اللہ کے حکم سے اس کی زمین پر قائم ہیں اور پہاڑ ہمارے شیعہ ہیں، اور درخت ہماریؑ مومنہ عورتیں ہیں (ان (نحل) کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا پانی نکلتا ہے، جو لوگوں کے لیے شفا ہے) یعنی جو علم آل محمدؑ سے جاری ہوا ہے جس سے مومنین کے دل سیراب ہوتے ہیں[1] (نحل امیر المومنینؑ کا ایک اسم ہے)....

حقیقتِ مومن

مومن کے بارے میں پہلے جو احادیث گزر چکی ہیں وہ یہاں خلاصۃً پیش کی جا رہی ہیں ....

جس نے وَلایتِ علیؑ کا اقرار کیا وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے، ہر وہ شخص جو ہماریؑ وَلایت کا دعوے دار ہے مومن نہیں بلکہ مومنین سے مانوس ہے ....[2]

مومن اس دنیا میں عام بشر کی طرح نہیں آتا مومن کی آمد ہر قسم کی نجاستوں سے پاک ہوتی ہے لیکن اکثریت اس بات کا علم نہیں رکھتے، مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے مومن کی فہم و فراست میں اللہ کا نور ہوتا ہے، مومن کا نور آسمان والوں کے لیے ایسے چمکتا ہے جس طرح زمین والوں کے لیے ستارے، مومن وَلایت پر مطمئن ہوتا ہے، اس لیے قران میں اسے نفسِ مطمئنہ کے نام سے پکارا گیا ہے، ملائکہ مومنین کے خادم ہیں، ملک الموت مومن کے پاس ایسے آتا ہے جیسے انبیاء کے پاس آتا ہے، انبیاءؑ مومن کی زیارت کرتے ہیں، جب تک مومن کا ارادہ نہ ہو مومن کو موت نہیں آسکتی ہر شے ہلاک ہو جائے گی سوائے مومن کے ....

(1) تاویل الآیات

(2) الکافی کتاب الایمان و الکفر

مومن کا اٹھنا ، بیٹھنا، کھڑا ہونا، سانس لینا ، سونا، حالتِ موت میں ہونا عبادت ہے، مومن ہر لمحہ اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتا ہے، مومن ولی اللہ ہے، اللہ کے دین میں اس کی مدد کرنے والا ہے، مومن کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے، مخلوقات کے دلوں میں مومن کا رعب ہوتا ہے ہر شے مومن سے ڈرتی ہے، مومن کا دل اللہ کا عرش ہے اور علیؑ اس عرش کا رنگ ہے، اللہ نہ زمین میں سماتا ہے نہ آسمانوں میں لیکن اللہ مومن کے دل میں سما جاتا ہے، مومن جب سوتا ہے تو روح کو معراج ہوتی ہے، مومن کا منکر اور دشمن بت پرست سے بدتر ہے، جس کی شفاعت نہیں ہوسکتی ، مومن کا دشمن چاہے نماز پڑھے یا زنا کرے کوئی فرق نہیں، مومن علوی، ہاشمی، عربی ، عجمی، مہاجر، انصاری، نبطی، مجاہد سب کچھ ہوتا ہے، عارف مومن کا دل ہر لمحہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے، عارف مومن اللہ کا امین ہوتا ہے، اللہ کے رازوں کا خزانہ ہوتا ہے، عارف مومن اللہ کے علم کا حامل ہوتا ہے (یعنی اللہ کی طرف سے علم اسے عطا ہوتا ہے) مومن اللہ کے نور کی کان ہوتا ہے جس سے نورِ الہیٰ ظاہر ہوتا ہے، (گویا، مومن کا ظاہر اللہ کے نور کے ظاہر ہونے کا مقام ہے) مومن کی مدد کرنا تمام فرائض سے افضل و برتر ہے، مومن اللہ کو جانتا ہے، اور اللہ کے دشمن اور دوست کو بھی پہچانتا ہے، جو شخص کسی مومن سے دشمنی کرے تو اس شخص پر تبرا کرنا واجب ہو جاتا ہے چاہے وہ کسی بھی قبیلے سے تعلق رکھتا ہو، مومن کے جھوٹے بچے ہوئے (بچا کچا) میں 70 بیماریوں کی شفا ہے، مومن کی صرف ایک حاجت پوری کرنا 20 ایسے حجوں سے بہتر ہے کہ جن میں ہر حج میں لاکھوں روپے اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوں، مومن کا حق زمینوں اور آسمانوں اور سمندروں سے بھی زیادہ ہے، مومن کا حق کعبہ سے زیادہ ہے، مومن کی عزت کعبہ سے زیادہ ہے، مومن کعبے سے افضل ہے، ثواب میں زیارتِ مومن سے بڑھ کر کوئی شے نہیں، مومن کی طرف صرف دیکھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں (گویا مومن کی زیارت سے معصوم بنتے ہیں) اگر مخلوق کی آنکھوں سے حجابات ہٹا دیے جائیں تو مومن اور اللہ کے درمیان جو رشتہ ہے اسے دیکھ کر لوگ مومن کے سامنے جھک جائیں ، مومن اللہ سے اور اللہ مومن سے ہے، مومن تک پہنچنا اللہ تک پہنچنا ہے، مومن کی عیادت اللہ کی عیادت ہے ،مومن کا حق اللہ کا حق ہے، مومن کی زیارت اللہ کی زیارت ہے، مومن کو خوش کرنا اللہ کو خوش کرنا ہے، مومن کی عزت اللہ کی عزت ہے، مومن کا احترام اللہ کا احترام ہے --- (گویا مومن کی حقیقت اللہ ہے)

قال الامام الصادق، قال امیر المومنین؛ أرواح المومنین لم یسکنوا الاصلاب، و لم تضمهم الارحام، و لم یخلقوا من ماء مهین بل خلقوا ماء معین[1]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا ؛ مومنین کی روحوں کو اصلاب (صلب کی جمع) میں نہیں ٹھہرایا گیا ، اور نہ ارحام (بچہ دانی) میں جمع کئے گے ہیں، اور نہ ہی انہیں حقیر پانی (نطفے) سے خلق کیا گیا تھا، بلکہ انہیں بہتے ہوئے پانی سے خلق کیا گیا ہے۔

وضاحت؛ مومن صلب سے بچہ دانی سے اور نطفے سے پاک ہے، مومن حقیر پانی سے نہیں بلکہ بہتے ہوئے پانی سے خلق کیا گیا ہے، اور بہتا ہوا پانی پاک ہے، اور پاک کرنے کی طاقت رکھتا ہے ؛ مومنین اپنی معرفت کے مطابق ادراک کریں ----

جل جلالہ

عن محمد بن سنان، عن المفضل بن عمر قال: قال أبو عبد الله (علیه السلام): إن الله عز وجل خلق المؤمنین من نور عظمته وجلال کبریائه فمن طعن علیهم ورد علیهم فقد رد علی الله في عرشه، ولیس من الله في شئ، وإنما هو شرك الشیطان [3]،[2]

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، بے شک اللہ نے مومنین کو اپنی عظمت کے نور سے اور اپنی کبریائی کے جلال سے خلق کیا ہے، پس جو مومنین پر طنز و طعن کرتا ہے اور ان پر رد کرتا ہے، تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کے عرش پر اللہ کا رد کیا، اور اس کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ صرف شیطان کا شریک ہے.... (مومنین اپنی معرفت و ظرف کے مطابق ادراک کریں گے)

اگر اسرار میں ایک قدم اور آگے بڑھائیں گے تو حقیقت کچھ اور ہی ہو گی....

امیر المومنینؑ نے ابوذرؓ سے فرمایا؛ اے ابوذرؓ! اگر سلمانؑ اپنی معرفت تم پر ظاہر کر دیں، تو تم کہو گے اے اللہ سلمانؑ کو بخش دے (یعنی، تمہاری نظر میں شرک اور کفر ہو گا) اے ابوذرؓ سلمانؑ زمین میں باب اللہ کی معرفت ہیں، جس نے سلمانؑ کی معرفت حاصل کر لی وہ مومن ہے، اور جس نے نہ پہچانا وہ کافر ہے سلمانؑ ہمؑ اہل بیتؑ سے ہے.... (اختیار معرفت الرجال)

---

(1)الهفت الشریف ص 70

(2) وسائل الشیعة (آل البیت) – الحر العاملي –کتاب الحج جلد ١٢ – الصفحة ٣٠٠

(3) وسائل الشیعہ اردو جلد 8 کتاب الحج، باب 159 ص 494

قال امیر المومنین ؛ ان سلمان باب الله فی الارض من عرفه کان مؤمناً و من أنکره کافراً و ان سلمان منّا اهل بیت [1]، [2]

ترجمہ ؛ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ بے شک سلمانؑ زمین پر اللہ کا دروازہ ہیں.... جس نے سلمانؑ کی معرفت حاصل کر لی وہ مومن ہے...

اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے.....

وضاحت؛ جو مومن کی فضلیت اور اسرار اس کتاب میں درج کیے گے ہیں وہ مومن تو وہ ہے جو سلمان کی معرفت رکھتا ہے، سلمانؑ کا عارف اس قدر بلند ہے، تو سلمانؑ کیا ہے؟ لوگ تو علیؑ کو سوچتے پھرتے ہیں، جس مقام پر لوگ علیؑ کو دیکھ رہے ہیں وہاں تو مومن ہے جوسلمانؑ کی معرفت رکھنے والا یعنی مومن کا مقام ہے، اور جہاں پر عارفین علیؑ کو دیکھ رہے ہیں وہاں درحقیقت مومن اور سلمانؑ ہے ---

دین کیسے فاسد ہوتا ہے ؟ مولا موسیٰؑ بن جعفرؑ فرماتے ہیں، جس کو اللہ سے کچھ مانگنا ہو یا خواب میں ہماریؑ زیارت کرنا چاہیے، یا اپنا مقام معرفت دیکھنا چاہے بس چاہیے کے تین شب غسل کرکے ہمارےؑ وسیلے سے مناجات کرے ہماریؑ زیارت ہوجائے گی، اور اس کے گناہ ہمارےؑ ذریعے بخش دیلے جائیں گے، اور اس کا مقام معرفت بھی پوشیدہ نہ رہے گا، راوی نے عرض کیا؛ اے میرے سردارؑ ایک آدمی عالم خواب میں آپؑ کی زیارت سے مشرف ہوا حالانکہ وہ شراب پیتا تھا، آپؑ نے فرمایا ؛ ضرور اس نے زیارت کر لی ہوگی، کیونکہ شراب اس کے دین کو اس پر فاسد نہیں کر سکتی بلکہ اس کا فساد دین ہماریؑ وَلایت کا ترک اور اس کا ہمؑ سے انحراف کرنا ہے، (یعنی ہماریؑ ولایت کا انکار کر دے ہمؑ سے کنارہ کشی کرے تو اس کا دین فاسد ہو جائے گا) یا اس کا دل (آل محمدؑ سے) پھر جائے تو اس کا دین فاسد ہوجائے گا ---

ان اشقی اشقیائکم یکذبنا فی الباطن بما یغبر عنا یصدقنا فی الظاهر ؛ فرمایا، سب سے بڑا بدبخت اور شقی ازلی وہ ہے جو باطن میں ہماریؑ تکذیب کرے اور ظاہر میں ہماریؑ تصدیق کرے --- [3]

---

(1) رجال کشی صفحہ 20، بیروت لبنان

(2) جواهر الاسرار فی مناقب النبیؐ و آل اطهار

(3) خلیفة الله فی العالمین صفحہ 143

عارف مومن کون ہے؟

قال امیر المومنین ، یا سلمان؛ من عرفنی حق معرفتی و عبدنی و سجد لاسمی و قصد بابی و آمن بنا کان من المومنین العارفین ، و أنا أسلکھم علی صراط مستقیم و أسکنھم جنات النعیم خالدین فیھا الی یوم الساعۃ و ھو یوم ظھور القائم محمد بن الحسن الحجۃ [1]

ترجمہ ، امیر المومنینؑ نے سلمانؓ سے فرمایا ؛ اے سلمان ؛ جس نے میریؑ معرفت ایسے حاصل کی جیسے معرفت کا حق ہے، اور جس نے میریؑ عبادت کی اور میرےؑ نام کے لیے سجدہ کیا اور میرےؑ دروازے کا قصد کیا اور مجھؑ پر ایمان لایا وہ عارفین مومنین میں سے ہے ، میںؑ انہیں صراط مستقیم پر چلاؤں گا انہیں نعمتوں والی جنتوں میں ٹھراؤں گا وہ ان میں یوم الساعت تک ہمیشہ رہیں گے اور یوم الساعت قائمؑ محمدؑ، حسنؑ کے بیٹے حجت کا ظہور ہے...

مومن کی قربت

عن المولی الصادق ؛ انہ قال من قرب مؤمناً قربۃ اللہ (مجمع الاخبار صفحہ 95)

ترجمہ ، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، جو مومن کے قریب ہے وہ اللہ کے قریب ہے ۔ (مومن کا قرب اللہ کا قرب ہے)

فضیلت مومن

امامؑ فرماتے ، تم شیعہ کا درجہ حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہمارےؑ محبوں کو اپنے اہل و عیال پر مقدم قرار نہ دو ...

اگر کسی مومن کو اذیت دی ہو اور خانہ کعبہ کے دروازہ پر ساری رات عبادت کرو تو جب تک اُس مومن کو راضی نہیں کرو گے اس کی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ مومن کعبہ اور قرآن مجید سے افضل ہے ....

المومن افضل من الکعبۃ و القرآن ، مومن کعبہ اور قرآن سے افضل ہے .... [2]

---

(1) کتاب الطاعۃ متی تقوم الساعۃ صفحہ 381

(2) **معرفت امیر المومنینؑ صفحہ 130**

عبدي اطعني

حدیث قدسی ہے، اللہ کہتا ہے ۔ **عبدي اطعني اجعلك مثلي و لا مثل لي** [1تا4]

ترجمہ ؛ اے میرے عبد! میری اطاعت کر میں تجھے اپنے جیسا بنا دوں گا، اور مجھ جیسا کوئی نہیں ---

اللہ کہہ رہا ہے میری اطاعت کرو میں تمہیں اپنا جیسا بنا دوں گا ---

یا ابن آدم خلقتك للبقاء و انا حی لا اموت اطعنی فیما امر تک و نعه هیتك اجعلك مثلی حیاء لا تموت [5] **یا ابن آدم أنا أقولُ الشيء كن فيكونُ، أطعني فيما أمرتك أجعلك تقول لشيءٍ كن فيكون** [6]

ترجمہ ؛ اے آدمؑ کے بیٹے! میں نے تجھے بقاء کے لیے خلق کیا ہے، اور میں ایسا ہوں جس کو موت نہیں تو میری اطاعت کر تجھے ایسی حیات عطا کروں گا جس کے لیے موت نہیں، اے آدم کے بیٹے کسی بھی شے کے لیے میں (اللہ) ہو جا کہتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے، تم میری اطاعت کرو میں تمہیں ایسا بنا دوں گا کہ کسی بھی شے کے لیے تو کہے ہو جا تو وہ ہو جائے گی ---

وضاحت؛ اللہ کہتا ہے کہ میری اطاعت کرو میں تمہیں اپنے جیسا (یعنی، اللہ) جیسا بنا دوں گا، یہاں آل محمدؑ کو مراد لینا آل محمدؑ کی توہین ہے، یہ تو مومن کا مقام ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ؛ میریؑ اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے ---

مولا باقرؑ فرماتے ہیں، **العبادة هی الطاعة فمن اطاع فقد عبد** [7]، فرمایا، عبادت اطاعت ہے، پس جس نے اطاعت کی اس نے عبادت کی

---

(1) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان صفحہ 125

(2) کلمات مکنونہ صفحہ 123 ؛ شرح دعائے کمیل 190

(3) کتاب نقطہ صفحہ 79

(4) تفسیر حدیث قدسی اجعلک مثلی صفحہ 131

(5) سبیل الرشاد صفحہ 72،73

(6) عرفان آل محمدؑ صفحہ 195 (مولف ، الشیخ محمد مصطفی مصری العاملی)

(7) مرآۃ الانوار صفحہ 232 مطبوعہ قم

اللہ کہتا ہے، میریؑ اطاعت کر میں تجھے اپنے جیسا (اللہ) بنا دوں گا، مولاؑ فرما رہے ہیں میریؑ اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے ، بات واضح ہوگی کہ، اللہ کہہ رہا ہے اے میرے بندے تو علیؑ کی اطاعت کر میں تجھے اپنے جیسا (اللہ) بنا دوں گا، اور اطاعت عبادت ہے، یعنی! اے میرے عبد: تم علیؑ کی عبادت کرو میں تمہیں اپنے جیسا (اللہ) بنا دوں گا - حدیث قدسی سے ثابت ہو ا کہ مومن کن فیکون کا مالک ہے، مومنین اپنی معرفت کے مطابق نتیجہ اخذ کریں گے ---

في الحديث القدسي قال اَللّٰهُ جَلَّ جَلالُهُ : «يَابنَ آدَم خَلَقْتُكَ لِنَفْسِي وَ خَلَقْتُ كُلَّ شَيْءٍ لَكَ، »[1]

اللہ عزوجل نے فرمایا، اے آدمؑ کے بیٹے میں نے تجھے اپنے نفس کے لیے خلق کیا ہے اور ہر شے کو تیرے لیے خلق کیا ہے ---

اللہ نے ہر شے آدم کے بیٹے یعنی انسان کے لیے خلق کی ہے، اور انسان کو اپنے نفس کے لیے خلق کیا، اور اللہ کا نفس علیؑ ہے ---

پس تمام انسانوں کی خلقت علیؑ کے لیے ہوئی ہے ---

قال اَللّٰهُ جَلَّ جَلالُهُ عزوجل ؛ يا بن آدم اعرف نفسك تعرف ربك ظاهرك للفناء و باطنك أنا [2]

اللہ عزوجل فرماتا ہے ؛ اے آدمؑ کے بیٹے ؛ اپنے نفس کو پہچانو (اپنے نفس کی معرفت حاصل کرو) تو تم اپنے رب کو پہچان لو گے، اے ابن آدم؛ تیرا ظاہر فناء کے لیے ہے اور تیرا باطن میں (اللہ) ہوں ---

اللہ نے فرمایا، اے آدمؑ کے بیٹے (یعنی انسان) اپنے آپ کو پہچانو اگر تم نے خود کو پہچان لیا تو تم اپنے رب کو بھی پہچان لو گے --- اے انسان تمہارا ظاہر تو فنا ہو جائے گا لیکن تمہارا باطن میں اللہ ہوں --- **تعجب ہے!** لوگ اپنے باطن کو تو اللہ مان لیں گے لیکن علیؑ کو کہا جائے تو موت پڑتی ہے اور کفر و شرک کے فتوے تیار ہوتے ہیں --- زرہ ٹھہرو مقصر کو خوش ہونے کی ضرورت نہیں بھلا اللہ کو اس حرامی کے باطن سے کیا لینا جو علیؑ میں شک کرتا ہے اور انکار کرتا ہے، یہاں باطن میں **وہ** صرف وہ ہے جو علیؑ کو تسلیم کرتا ہے ---

---

(1) شراب طهور ص 609

(2) تفسیر حدیث قدسی (اجعلک مثلی) ص 135 (خطی)

• انسانِ کامل

ما برح الله – عزت الائه في البرهة بعد البرهة، وفي ازمان الفترات عبادنا جاهم في فكرهم وكلمهم في ذات عقولهم ... وكانوا كذلك مصابيح تلك الظلمات، وأدلة تلك الشبهات [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ہر دور اور ہر زمانے میں اللہ کے کچھ ایسے بندے ضرور موجود ہوتے ہیں جن کے افکار میں وہ (اللہ) سرگوشی کرتا ہے، اور ان کی عقول میں باتیں بٹھا دیتا ہے --- وہ لوگ اس دور کی تاریکیوں میں چراغِ راہ کا کام دیتے ہیں اور شبہات سے بچنے میں راہنمائی کرتے ہیں --- (ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی فکر میں اللہ سرگوشی کرتا ہے، یہ لوگ کون ہیں جن سے اللہ سرگوشی کرتا ہے ؟)

قالَ النَّبِيُّ: كَلَامُ الْمُتَّقِينَ بِمَنْزِلَةِ الوَحْيِ مِنَ السَّمَاءِ، إِذَا وُجِدَتْ كَلِمَةٌ عَلَى لِسَانِ بعضهم فَقِيلَ لَهُ : مَن حَدَّثَكَ بِهَذِهِ : فَيَقُولُ : حَدَّثَنِي قَلْبِي عَنْ فِكْرِي عَنْ سِرِى عَنْ رَبِّي [2]

مولا محمدؐ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، متقین کا کلام آسمانی وحی کے برابر ہے ، جب ان میں سے بعض افراد کی زبان سے الفاظ نکلتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے، کہ یہ باتیں کس کی ہیں (گویا یہ کلام خدا کا کلام ہے) تو وہ کہتا ہے؛ یہ کلام میرے دل میری فکر سے ہے، اور میری فکر باطن کی گہرائی سے ہے، اور باطن کی گہرائی سے میرے پروردگار نے مجھ سے گفتگو کی ہے ---

وضاحت؛ وہ بندے جن کی فکر میں اللہ سرگوشی کرتا ہے ان کا کلام آسمانی وحی کے برابر ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے خدا کلام کر رہا ہے، وہ بندے متقین ہیں، یعنی متقین میں سے بعض کی زبان سے جب الفاظ ادا ہوتے ہیں تو وہ الفاظ اللہ کے کلام جیسے ہیں وحی جیسے ہیں؛ یہ متقی کا درجہ ہے، متقی تقوی سے ہے تقوی اختیار کرنے والا متقی ہوتا ہے، اب یہ دیکھنا ہے کہ تقوی کیا ہے اور متقی کون ہے ؟

---

(1) میزان الحکمت ج1 ص 567

(2) شرح دعا کمیل ص 192

قال رسول اللہﷺ ؛ يَا عَلِيُّ حُبُّكَ تَقْوَى وَإِيْمَانٌ وَبَغْضُكَ كَفْرٌ وَنِفَاقٌ [1]

رسول اللہﷺ نے فرمایا، یاعلیؑ آپؑ کی محبت تقوی اور ایمان ہے اور آپؑ کا بغض کفر اور نفاق ہے ---

قال رسول اللہﷺ لعلی علیہ السلام : مرحباً بسید المسلمین وامام المتقین [2]

رسول اللہﷺ امیر المومنین علیؑ سے فرماتے ہیں، مسلمانوں کے سردار اور متقین کے امام خوش آمدید ---

قال رسول اللہﷺ ؛ یاعلی أنت امیر المومنین و امام المتقین [3]**، قال امیر المومنین، أنا امام المتقین** [4]

رسول اللہﷺ نے فرمایا، یاعلیؑ آپؑ امیر المومنین ہیں، یاعلیؑ آپؑ متقین کے امام ہیں، مولا علیؑ نے فرمایا، میںؑ متقین کا امام ہوں ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا، کچھ بندوں کی فکر میں اللہ سرگوشی کرتا، اور رسول اللہؐ نے فرمایا، متقین کا کلام آسمانی وحی کے برابر ہے، اور علیؑ کی محبت تقوی ہے اور علیؑ متقین کا امامؑ ہے، پس علیؑ کے محب کے باطن کی گہرائی سے جو کلام زبان سے نکلے وہ کلام رسول اللہؐ کے نزدیک آسمانی وحی کے برابر ہے، یہ وہ مقام ہے جس بارے میں اللہ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے میں اس کا دل ہو جاؤں گا جس سے وہ غور و فکر کرتا ہے، یہ اس اطاعت یعنی علیؑ کی محبت کا نتیجہ ہے جس بارے میں اللہ فرماتا ہے، میری اطاعت کر میں تجھے اپنے جیسا بنا دوں گا، بس علیؑ کی محبت کی وجہ سے علیؑ کا محب اللہ جیسا ہے، یہ علیؑ کا ہی اثر ہے کہ علیؑ کے محب سے اللہ کو کہنا پڑا، تیرا ظاہر تو فنا ہے لیکن تیرا باطن میں اللہ ہوں (یہ احادیث قدسیہ پہلے گزر چکی ہیں) اللہ محب علیؑ کو کس قدر چاہتا ہے ؟

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ؛ المتقون سادة، والفقهاء قادة والجلوس الیهم عبادة (امالی طوسی ج2 ص 197)

رسول اللہﷺ نے فرمایا، متقی لوگ سردار ہیں، اور فقہا قائدین ہیں، ان کے پاس بیٹھنا عبادت ہے --- (فقہا احادیث بیان کرنے والے ہیں)

متقی یعنی علیؑ کے محب اور احادیث آل محمدؐ بیان کرنے والے کے پاس بیٹھنا عبادت ہے ----

---

(1) **امالی شیخ صدوق مجلس 7** (يَوْمُ الْجُمْعَةِ لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ سَنَةِ سَبْعٍ وَسِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ)

(2) میزان الحکمت ج1 ص 326　　(3) مائة منقبة ص 32　　(4) کتاب المبین ج1 ص 329

- **نوادر**

تم جو مقام اسے دو گے وہ بھی تمہیں وہی مقام عطا کرے گا؛ یہ وہ مقام ہے جو اللہ نے اپنے بندے کو عطا کیا ہے، لیکن بندہ اپنے آپ سے غافل ہے، اس مقام کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے ؛ فَٱذۡكُرُونِيٓ أَذۡكُرۡكُمۡ؛ پس تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہارا ذکر کروں گا (البقرہ 152)

انسان اگر اپنی معرفت حاصل کر لیتا تو علیؑ کے فضائل میں شک نہ کرتا، کیونکہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا ---

قال امام جعفر الصادق؛ قال الله تعالى : ابن آدم اذكرني في نفسك اذكرك فی نفسی ، ابن ادم اذ كرنی في الخلاء اذكرك في خلاء، ابن ادم اذكرني في ملاء اذكرك في ملاء خير من ملائك (میزان الحکمت حدیث ۶۳۸۷)

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ ﷻ فرماتا ہے؛ اے آدمؑ کے بیٹے ! تم اپنے آپ میں ہی مجھ اللہ کا ذکر کرو میں اللہ بھی اپنے آپ میں تیرا ذکر کروں گا، اے ابن آدمؑ! تم تنہائی میں میرا ذکر کرو میں بھی تنہائی میں تیرا ذکر کروں گا، اے آدم کے بیٹے؛ تو مجمع میں میرا ذکر کر میں اللہ تجھے تجھ سے بہتر مجمع ملائکہ کے مجمع میں تیرا ذکر کروں گا ---

قال امام جعفر الصادق؛ أوحى الله تبارك وتعالى الى داود عليه السلام : قل للجبارين : لا يذكروني فانه لا يذكروني عبد الا ذكرته ، وأن ذكروني ذكرتهم فلعنتُهم. (میزان الحکمت و بحار)

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ ﷻ نے حضرت داوٗدؑ کی طرف وحی فرمائی؛ جابر اور سرکش لوگوں سے کہہ دو کہ میرا ذکر نہ کیا کریں، کیونکہ جو بندہ میرا ذکر کرتا ہے میں عزوجل بھی اس کا ذکر کرتا ہوں، لہذا اگر وہ جابر لوگ میرا ذکر کریں گے تو میں بھی ان کا ذکر کر کے ان پر لعنت کروں گا ---

قال امام جعفر الصادق؛ من اراد ان يعرف كيف منزلته عند الله فليعرف كيف منزلة الله عنده فان الله ينزل العبد مثل ما ينزل العبد الله من نفسه. (میزان الحکمت حدیث ۳۱۴۸)

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، جو یہ جاننا چاہتا ہے کہ اللہ ﷻ کے نزدیک اس کی کیا قدر و منزلت ہے، تو اسے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ ---

اس کے نزدیک اللہ کی کیا قدر و منزلت ہے، کیونکہ اللہ ﷻ اپنے عبد کو وہی منزلت عطا کرتا ہے، جو منزلت بندہ اپنی طرف سے اللہ ﷻ کو دیتا ہے ---

عن ابن جهم قال : سألت الرضا عليه السلام ..... قلت: جعلت فداك اشتهى ان اعلم كيف انا عندك ؟

فقال : انظر كيف انا عندك . (میزان الحکمت، حدیث ۳۱۴۹)

ابن جہم کہتے ہیں، کہ میں نے امام رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا، میں آپؑ پر قربان جاؤں! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میری قدر و منزلت آپؑ کے نزدیک کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا، یہ دیکھو کہ میںؑ تمہارے نزدیک کیسا ہوں ----؟

کیا خوب ضرب المثل ہے "جیسی کرنی ویسی بھرنی" جو مقام تم علیؑ کو دو گے وہی مقام علیؑ تمہیں دیں گے، امامؑ فرماتے ہیں، اپنی قدر و منزلت کو پہچانو جو اپنی قدر و منزلت کی پہچان سے جاہل ہے وہ ہلاک ہو گا --- اور فرمایا، اپنے نفس (اپنے آپ کو) پہچانو جس نے اپنے نفس کو پہچانا تو اس نے اپنے رب کو پہچانا --- پس تم خود کو پہچانو علیؑ کو بھی پہچان لو گے، ابھی انسان تو اپنے آپ سے جاہل ہے ---

قال اللہ ﷻ عزوجل؛ يَادَاوُودُ بَلِّغْ أَهْلَ الْأَرْضِ إِنِّي حَبِيبُ مَنْ أَحَبَّنِي وَجَلِيسُ مَنْ جَالَسَنِي وَمُؤْنِسٌ لِمَنْ اَنِسَ بِذِكْرِي وَصَاحِبٌ لِمَنْ صَاحَبَنِي وَ مُخْتَارٌ لِمَنِ اخْتَارَنِي وَمُطِيْعٌ لِمَنْ أَطَاعَنِي (الجواہر السنیۃ ؛ گوہر پارے)

اللہ نے حضرت داؤدؑ سے کہا، اے داؤد! زمین والوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دو ---- جو بھی مجھے حبیب اپنا حبیب بنائے گا میں اللہ بھی اسے اپنا حبیب بناؤں گا، جو میرے ساتھ ہمنشینی رکھے گا میں اللہ بھی اس کا ہم نشین رہوں گا، جو میرے ذکر سے انسیت حاصل کرے گا میں بھی اس کا ہمدم و مونس ہوں، جو میری مصاحبت اختیار کرے گا میں بھی اس کا مصاحب رہوں گا --- جو مجھ اللہ کو اختیار کرے گا --- تو میں اللہ بھی اسے اختیار کروں گا، جو مجھ اللہ کی اطاعت کرے گا، تو میں اللہ بھی اس کی اطاعت کروں گا ---

تم اسے جو مقام دو گے وہؑ تمہیں وہی مقام عطا کرے گا --- انسان پر ابھی انسان ہی نہیں کھلا تو انسان کو انسان بنانے والے علیؑ کو کیسے پہچانے گے؟ بدبخت لوگ اپنے فضائل کا تو مان لیں گے اور خوش ہو جائیں گے جب علیؑ کی بات ہو گی تو فوتگی ہو جائے گی ---

اپنی معرفت ضروری ہے ورنہ بندہ اپنے معبود کو نہیں پہچان سکتا --- اپنی معرفت کس قدر ضروری ہے ملاحظہ فرمائیں ----

قال امام محمد باقر؛ لا معرفة کمعرفتك بنفسك (میزان الحکمت ح ۱۲۱۹۸)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا، (خودشناسی) یعنی اپنی خود کی معرفت جیسی کوئی معرفت نہیں ---

قال امیر المومنین، افضل المعرفة ، معرفة الانسان نفسه. (میزان الحکمت ح ، ۱۲۲۰۰)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، افضلِ معرفت انسان کی اپنی ذات کی معرفت ہے ---

قال امیر المومنین، غایة المعرفة ، أن یعرف المرء نفسه. (میزان الحکمت ح، ۱۲۲۰۲)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، معرفت کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان خود کو پہچانے ---

قال امیر المومنین، کفی بالمرء معرفة ، إن یعرف نفسه (میزان الحکمت ح، ۱۲۲۰۷)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، انسان کی معرفت کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پہچان لے -- (اگر انسان کی اپنی معرفت نہ ہو تو کیا ہوگا؟)

قال امیر المومنین، من جهل نفسه، کان بغیره أجهل. (میزان الحکمت ح، ۱۲۲۰۸)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، جو اپنے آپ سے جاہل ہو تو وہ دوسروں کے متعلق زیادہ جاہل ہوتا ہے ---

قال امیر المومنین، کیف یعرف غیره، من یجهل نفسه (میزان الحکمت ح، ۱۲۲۰۹)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، جس نے اپنے آپ کو نہ پہچانا وہ دوسروں کو کیسے پہچان سکتا ہے؟ (جسے اپنی معرفت ہی نہیں اسے علیؑ معرفت کیسے؟)

قال امیر المومنین، من عرف نفسه کان لغیره اعرف (میزان الحکمت ح، ۱۲۲۱)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، جو اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے وہ دوسروں کو بخوبی پہچان سکتا ہے ---

قال امیر المومنین، من عرف نفسه فقد عرف ربه . (میزان الحکمت ح، ۱۲۲۲۳)

جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ---

اپنی معرفت ہو گی تو اللہ کی معرفت ہو گی جب بندہ خود سے ہی جاہل ہو تو اللہ کی معرفت کیسے حاصل کرے؟ اور دین کی ابتدا اور اللہ کی پہلی

عبادت ہی اس کی معرفت ہے، تو دین کی ابتدا کے لیے اپنی معرفت لازم ہے اپنے آپ کو پہچانے گا تو اپنے رب کو پہچانے گا ---

قال جعفر الصادق ؛ حب الله اذا اضاء علی سر عبد اخلاہ عن کل شاغل وکل ذکر سوی الله (عند) ظلمة ، و المحب اخلص الناس سرًّا لله ، واصدقھم قولاً ، و او فاھم عھدا (میزان الحکمت حدیث ۳۱۵۳)

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ ﷻ کی محبت جب عبد کے باطن میں ضوفگن ہوتی ہے تو اسے ہر مشغول کرنے والی چیز سے اور تاریکی میں ذکر اللہ ﷻ کے علاوہ ہر ذکر سے جدا کر دیتی ہے، اللہ سے دوستی رکھنے والا اللہ کے ساتھ باطن کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ مخلص ہوتا ہے، گفتگو کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ صادق ہوتا ہے اور عہد وپیمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ وفادار ہوتا ہے ---

علیؑ کی محبت اللہ کی محبت ہے، پس جس کے باطن میں محبتِ علیؑ داخل ہوتی ہے اسے کائنات سے بے نیاز کر دیتی ہے، وہ علیؑ کے ذکر کے سوا ہر شے سے دور ہو جاتا ہے -----

قال امیر المومنین؛ حب الله نار لا یمر علی شيء الا احترق، ونور الله لا یطلع علی شيء الارضاء. (میزان الحکمت ح ۳۱۵۴)

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اللہ کی محبت ایسی آگ ہے جو جس شے پر سے گزرتی اسے جلا کر راکھ کر دیتی ہے، اور اللہ کا نور ایسا ہے کہ جہاں پر طلوع ہوتا ہے اس جگہ کو روشن کر دیتا ہے ---

عَنِ الصَّادِقِ : قَالَ اللهُ تَعَالَى: الْخَلْقُ عِيَالِي فَأَحَبُّهُمْ إِلَى الْطَفُهُمْ بِهِمْ وَأَسْعَاهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ . (الکافی)

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے، مخلوق میرا کنبہ ہے، پس مجھ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو لوگوں پر سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان کی ضرورت کو پورا کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرے ---

فِيمَا نَاحَى اللَّهُ بِهِ مُوسَى أَنْ قَالَ: يَابْنَ عَمْرَانَ كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي فَإِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنّى أَلَيْسَ كُلُّ مُحِبّ يُحِبُّ خَلْوَةً حَبِيبِهِ؟ ها انا ذا یا بن عمران مطلع علی احبائی اذا جنھم اللیل حولت ابصارھم من قلوبھم، ومثلت عقربتي بین اعینھم، یخاطبونی عن المشاھدۃ ویکلمونی عن الحضور. (میزان الحکمت ح ۳۱۵۲)

خداوند عالم نے مناجات کے دوران موسیٰؑ سے کہا، اے عمران کے بیٹے! وہ جھوٹا ہے جو یہ دعوی کرتا ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو وہ سو جاتا ہے، کیا ایسا نہیں ہے کہ ہر محب اور عاشق اپنے محبوب اور معشوق کے ساتھ تنہائی کو پسند کرتا ہے؟ تو اے ابن عمران! میں اپنے دوستوں کو دیکھ رہا ہوں جب ان پر رات چھا جاتی ہے تو ان کی آنکھیں ان کے دلوں میں بدل جاتی ہیں میرا قرب ان کی آنکھوں کے سامنے مجسم ہو جاتا ہے، وہ مجھے یوں مخاطب کرتے ہیں جیسے مجھے دیکھ رہے ہوں مجھ سے یوں باتیں کرتے ہیں جیسے میں ان کے سامنے ہوں ---

قال اللہ ﷻ عزوجل؛ مَن تَقَرَّبَ إِلَى شِبراً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعاً، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَى ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعَاً، مَنْ أَتَانِي مَشياً أَتَيْتُهُ هَرُ وَلَةٌ [1]

حدیث قدسی ہے، اللہ فرماتا ہے، جو مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہو گا تو میں اللہ اس سے ایک ذراع [2] نزدیک ہوں گا اگر کوئی مجھ سے ایک ذراع نزدیک ہو گا تو میں اس سے ایک باع [3] نزدیک ہوں گا اور جو میری طرف قدم بڑھائے گا تو میں اللہ اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا ---

کوئی علیؑ کی طرف بڑھنے کا ارادہ تو کرے وہؑ خود تمہارے پاس آئے گا، جو علیؑ کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے علیؑ دوڑ کر اس کے قریب آ جاتے ہیں ، کیا کریمی ہے کیا رحیمی ہے سوائے علیؑ کے ایسا ہم راز ایسا باپ ایسی ماں ایسا دوست ایسا امامؑ ایسا رب ایسا خدا کہا ملے گا ؟؟؟؟

قال اللہ ﷻ عزوجل ، یابن آدم لو سمعت وصفك من غيرك وانت لا تدرى من الموصوف لسارعت الى مقته [4]

اللہ ﷻ نے فرمایا، اے ابن آدمؑ! تم نے اپنے اوصاف اپنے غیر سے سنے ہیں جبکہ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے اوصاف کیا ہیں ، (اگر معلوم ہوتے تو) پھر تم اپنی موت کی طرف جلدی کرتے (یعنی مرنے کو پسند کرتے) ---

---

(1) شرح دعا کمیل ص 191 ؛ مستدرک الوسائل ج5 باب، استحباب ذکر اللہ

(2) **ذراع** ، کہنی سے انگلیوں کے سرے تک کو کہتے ہیں ---

(3) **باع** ، ہاتھوں کو پھیلا کر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے اندر کی مقدار کو باع کہتے ہیں ---

(4) امالی شیخ طوسی ج1 صفحہ 329

اب ہم مومن کے اسرار پر مزید بات کریں گے --- کیونکہ جب مومن اپنے آپ کو پہچانے گا تو امیر المومنینؑ کی معرفت نصیب ہو گی --
و بالاسناد عن إدريس عن محمد بن يحيى عن محمد بن سنان قال: قال الصادق : ما قلنا لكم في الله فهو فينا وما قلنا لكم فينا فهو فيكم. [1]

ترجمہ، محمد بن سنان کہتے ہیں، امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا --- ہمؑ نے تمہیں جو کچھ اللہ کے بارے میں بتایا ہے (در حقیقت) وہ ہمؑ (محمدؐ و آل محمدؐ) کے بارے میں ہے --- اور ہمؑ نے جو کچھ تمہیں اپنے (یعنی محمدؐ و آل محمدؐ) کے بارے میں بتایا ہے وہ (در حقیقت) تم (مومنوں) کے بارے میں ہے ----

وضاحت: یہاں فضلیت و اسرار کی بات ہو رہی ہے، آپ مومنین کرام باب اسم اللہ اور معنی اللہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ کیسے جو کچھ اللہ کے بارے میں ہے وہ حقیقت میں محمدؐ و آل محمدؐ کے بارے میں ہے --- اور یہاں چند احادیث پیش کرتے ہیں جو مومن کے بارے میں کہ، جو امامؑ فرما رہے ہیں، جو کچھ ہمؑ نے اپنے بارے میں تمہیں بتایا ہے حقیقت میں وہ فضیلت تم مومنین کے لیے ہے، چند احادیث سے بات کو آسان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ہمؑ اللہ کا نور ہیں--- یہ مولاؑ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے، اور امام صادقؑ فرما رہے ہیں ہمؑ نے جو کچھ اپنے بارے میں تمہیں بتایا ہے وہ حقیقت میں تمہارے بارے میں ہے --- جیسے مشارق الانوار میں ہے امیر المومنینؑ نے فرمایا، ہمارےؑ شیعوں کی بصیرت میں اللہ کا نور ہے وہ اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں---

امامؑ اپنے بارے میں فرماتے ہیں، ہماراؑ قرب اللہ کا قرب ہے--- مولا صادقؑ نے فرمایا ہمؑ نے جو اپنی ذات کے بارے میں کہا ہے در حقیقت وہ تمہارے لیے ہے--- امام صادقؑ نے فرمایا، مومن کا قرب اللہ کا قرب ہے (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)

---

(1) حقائق اسرار الدین ص 97

کل شئ هالك إلا وجهه۔۔ ہر شے ہلاک ہو جائے گی سوائے اللہ کے چہرے کے --- اس آیت کی تفسیر میں امامؑ نے فرمایا، ہمؑ ہی اللہ کا وہ چہرہ ہیں جو کبھی ہلاک نہیں ہو گا--- یہ امامؑ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے، اور مولا صادقؑ نے فرمایا جو کچھ ہمارےؑ بارے میں ہے وہ حقیقت میں تمہارے بارے میں ہے --- توحید صدوق میں اس آیت کی تفسیر میں امام صادقؑ نے فرمایا، جو شخص اطاعتِ محمدؐ اور ان کے بعد آئمہؑ کی اطاعت کرے تو وہ چہرہ فنا نہیں ہوگا --- یعنی یہ چہرہ مومن ہے، مومن وجہ اللہ ہے --- کیونکہ امامؑ فرما رہے ہیں، جو کچھ ہمارے بارے میں ہے وہ حقیقت میں مومنین کے بارے میں ہے ---

امامؑ اپنے بارے میں فرماتے ہیں، جس نے ہمیں دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا، جس نے ہماریؑ زیارت کی اس نے اللہ کی زیارت کی، جس نے قبر حسینؑ کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی --- یہ امامؑ نے اپنی ذات کے لیے فرمایا ہے اور امام صادقؑ فرما رہے ہیں ، ہمؑ نے جو کچھ اپنے بارے میں تمہیں بتایا ہے حقیقت میں وہ فضیلت تمہارے لیے ہے--- امام محمدؑ باقر فرماتے ہیں، **زارَ مُؤمِناً، كَانَ زَائر اَللّٰہُ**ﷻ؛ مومن کی زیارت اللہ کی زیارت ہے،[1] زائرِ مومن زائر اللہ ہے ----

مشارق الانوار میں ہے، رسول اللہﷺ اپنے بارے میں فرما رہے ہیں، **أنا من اَللّٰہُ**ﷻ **و الكل منى**، میںؐ محمدؐ اللہﷻ سے ہوں اور باقی سب کچھ مجھ محمدؐ سے ہے --- یہ مولاؐ نے اپنی ذات کے لیے فرمایا ہے، اور امام صادقؑ فرما رہے ہیں ہمؑ نے جو کچھ اپنے بارے میں تمہیں بتایا ہے حقیقت میں وہ فضیلت تمہارے لیے ہے، رسول اللہﷺ نے فرمایا، اللہﷻ فرماتا ہے؛ **اِشتَقَقتُ لِلمُؤمِنِ اِسماً مِن أَسمَائِي سَمَّيةُ مُؤمِناً فَالُؤمِنِ مِني وَ أَنَا مِنهُ**، میں اللہﷻ نے اپنے اسماء سے اسم مومن کو نکال کر مومن کا اسم رکھا ہے مومن مجھ اللہﷻ سے ہے اور میں عزوجل مومن سے ہوں --- امامؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ اللہ کی زبان ہے، ہمؑ اللہ کا ہاتھ ہیں، یہ محمدؐ و آل محمدؐ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے ---

---

(1) **کتاب المومن** (صحابی امام الرضا)

اور جو فضیلت محمدؐ و آل محمدؐ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے وہ حقیقت میں مومن کے لیے ہے --- اللہ عزوجل فرماتا ہے، جو نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، میں اللہ اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے میں اللہ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ تھامتا ہے --- پس ید اللہ مومن ہے ، لسان اللہ علیؑ نہیں مومن ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میں علیؑ اللہ کا باطن ہوں --- یہ امیر المومنینؑ نے اپنے لیے فرمایا ہے، امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں، جو کچھ ہمؑ نے اپنے لیے کہا ہے حقیقت میں وہ مومن کے لیے ہے --- حدیث قدسی پہلے گزر چکی ہے، اللہ فرماتا ہے، اے آدمؑ کے بیٹے تیرا ظاہر تو فنا ہو جائے گا، لیکن تیرا باطن میں اللہ ہوں --- اس جیسے بہت سے دلائل ہیں یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ سب پر تفصیل سے بات کی جاسکے --- آپ قارئین کرام وہ احادیث ملاحظہ فرما چکے ہیں جو مومن کے فضائل میں وارد ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ان احادیث کو بطور خطبہِ مومن پیش کیا جائے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان احادیث کو اس انداز میں پیش کیا جائے جیسے مومن خود اپنے فضائل بیان کر رہا ہو --- ہم یہاں مختصراً بیان کرتے ہیں --- ہم اسے نام دیتے ہیں --

مومن از زبان مومن ---

میرا (یعنی مومن کا) دل ہر قسم کی کدورت و خیانت سے پاک ہے، میں اپنے امامؑ کا مقلد ہوں، میں نے کبھی بھی اپنے مولاؑ کے دشمن کی تعریف نہیں کی اور نہ ہی کبھی ان سے تعلقات قائم کئے ہیں اور نہ ان کی ہمنشینی اختیار کرتا ہوں، میں ان احکامات کو بڑے شوق سے بجا لاتا ہوں جو اللہ نے میرے ذمہ کئے ہیں، میں (مومن) وہ ہوں جو اپنے بھائیوں کو خود پر ترجیح دیتا ہوں، میرا دل ابراہیمؑ خلیل کے دل کی مانند ہے، ابراہیمؑ بھی میرے مولاؑ کے شیعوں میں سے ہے، میں اپنے امامؑ کی وَلایت و امامت کا تسلیم کرنے والا ہوں، میں اللہ کا نہ مغلوب ہونے والا سپاہی ہوں، ہم (علیؑ پر ایمان رکھنے والوں) کا ذکر دنیا میں آنے سے پہلے ہی انجیل میں موجود تھا، ہم مولا محمدؐ رسول اللہ کے نزدیک احترام کے مستحق ہیں، ہمارا ذکر زمین و آسمان میں ہے مگر آسمانوں میں زمین سے کہیں زیادہ ہے، ہر شے تک پہنچے کا ایک راستہ ہے

ایمان تک پہنچے کا راستہ ہم ہیں، ہم اسلام کے قیام کا وسیلہ ہیں، ہم اسلام کا شرف ہیں، میری وجہ سے ہی زمین سکون و قرار حاصل کرتی ہے، اگر زمین پر ہم علیؑ کے چاہنے والوں میں سے کوئی ایک موجود نہ ہو تو اللہ کبھی زمین والوں پر اپنی نعمتیں نازل نہ کرے اور نہ ہی آخرت میں انہیں کوئی نعمت نصیب ہو، اگر ہم میں سے کوئی نہ ہوتا تو اللہ کا دین قائم نہ رہتا، نہ ہی آسمان سے بارش کا نزول ہوتا، قرآن میں جو آیت اہل جنت کا ذکر کرتی ہے تو وہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے، میں وہ ہوں جو صلاۃ قائم کرتا ہوں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں زکوٰۃ سے مراد ہماری معرفت ہے، میں حج بجا لاتا ہوں روزے بجا لاتا ہوں، محمدؐ و آل محمدؐ سے مودت رکھتا ہوں اور انؑ کے دشمنوں پر تبرا کرتا ہوں، میری بصیرت میں اللہ کا نور ہے میں اسی نور سے دیکھتا ہوں، ہم (محبانِ علیؑ) کا نام صالحین ہے، انبیاءؑ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتے جب تک ہم شیعیانِ علیؑ جنت میں نہیں چلے جاتے، ملائکہ ہمارے خادم ہیں ہم وہ ہیں جن کے پاس ملک الموت اس انداز میں آتا ہے جیسے انبیاء کے پاس آیا ہو، ہم ملائکہ کے لیے نورانی اور حسین و جمیل ہیں، ہم زمین پر آسمان والوں کے لیے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہیں، ہم زندگی میں اور اس زندگی کے بعد عبادت میں ہوتے ہیں، ہمارا جاگنا عبادت ہے ہمارا سونا عبادت ہے ہمارا سانس لینا عبادت ہے، روز قیامت ہمارا لباس نور کا ہو گا ہمارے چہروں سے نور پھوٹ رہا ہوگا، ہم صفوں کو چیرتے ہوئے اپنے رب کے سامنے کھڑئے ہوں گے، ہماری حالت پر انبیاءؑ و ملائکہ رشک کریں گے ہم نور کی کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے، ہماری جوتیوں کے تسمے نور کے ہوں گے عرش کے سائے تلے ہم انبیاء کی مانند ہوں گے حالانکہ ہم انبیاء نہیں، ہم اولیاء (ولی) اللہ ہیں، ہم تاریکی میں چراغ ہیں، دنیا میں ہماری آمد پاک ہوتی ہے ہم عام بشر کی طرح دنیا میں نہیں آتے، اگر ہم میں سے کسی ایک شیعہ کا نور زمین والوں میں تقسیم کیا جائے تو ان کے لیے کافی ہو گا، وہ ہم ہیں جن میں سے ایک کو اللہ نے کوہ طور پر جلوہ دکھانے کا حکم دیا جس کے اثر سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا، ہم میں سے ایک پہاڑ پر موسیٰؑ کے لیے جلوہ گر ہوا تھا، ہم وہ ہیں جن کے دل آل محمدؐ کے ابدان سے ہیں، ہماری روحیں علیین سے خلق کی گی ہی ہیں، ہم وہ ہیں جو آل محمدؐ کے نور کی شعاع سے خلق ہوئے ہیں، اللہ نے ہمیں اس چیز سے مخصوص فرمایا ہے جو ملائکہ و انبیاء کو بھی نصیب نہیں ہوا، ہم وہ ہیں جو اہل بیتؑ میں داخل ہیں، اور ہمیں اہل البیتؑ کی محبت کا الہام ہوتا ہے، ہم دنیا و آخرت میں اپنے مولاؑ کے خزانے ہیں، ہم وہ

ہیں جن کی خوشبو سے امامؑ محبت کرتے ہیں، ہم تعداد میں انتہائی قلیل ہیں، اور ہم میں سے افضل وہ ہے جو اپنے امامؑ کی معرفت میں زیادہ ہے لوگ ہماری وسعت سے جاہل ہم کائنات سے بڑے ہیں اللہ زمین و آسمانوں میں نہیں سماتا لیکن ہمارے دل میں سما جاتا ہے --- ہمارا قلب اللہ کا عرش ہے، ہم اللہ کے حقیقی عبد اور سچے ولی ہیں، ہم وہ ہیں جن کی عزت کعبہ سے بڑی ہے ہمارا حق کعبے کے حق سے زیادہ بڑا ہے ، ہمارا حق صوم و صلاۃ سے افضل ہے، ہم وہ ہیں جن سے ہاتھ ملانے سے اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے گناہ جھڑتے ہیں، ہمارے اجسام تو مخلوق کے ساتھ ہوتے ہیں لیکن ہمارا دل اللہ کے ساتھ ہوتا ہے، ہم اللہ کے لیے سانس لیتے ہیں، ہماری طرف دیکھنا عبادت ہے، ہماری مدد کرنا مسجد الحرام میں اعتکاف میں بیٹھنے سے افضل ہے، ہماری مدد کرنا 20 حج کرنے سے افضل ہے، ہم اللہ کا کان ہیں، ہم اللہ کی آنکھ ہیں، ہم اللہ کی زبان ہیں، ہر شے ہلاک ہو جائے گی سوائے اللہ کے چہرے کے ہم اللہ کا چہرہ ہیں، ہم (محبانِ علیؑ کی) زیارت اللہ کی زیارت ہے ہم سے بغض اللہ سے بغض ہے، جس نے ہمارا احترام کیا اس نے اللہ کا احترام کیا، جس نے ہمیں خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا، ہماری عیادت اللہ کی عیادت ہے، جس نے ہمیں حقیر جانا اس نے اللہ کو حقیر جانا، ہم وہ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی عظمت اور اپنی کبریائی کے جلال سے خلق کیا ہے، ہمارا قرب اللہ کا قرب ہے ہمارا بغض اللہ کا بغض ہے، ہم اللہ سے ہیں اللہ ہم سے ہے، ہم سے بغض رکھنے والے ناصبی بت پرست سے بھی بدتر ہیں ان کے اعمال قبول نہیں ہوں گے وہ جتنی چاہے عبادت کر لیں اعمال سمیت جہنم جائیں گے، اللہ نے ہر شے ہمارے لیے خلق کی ہے اور ہمیں اپنے نفس کے لیے خلق کیا ہے، ہم وہ ہیں جنہیں اللہ نے کہا کہ میں اللہ تمہیں اپنا جیسا بنا دوں گا، ہمارا ظاہر تو فنا ہے لیکن ہمارا باطن اللہ ہے، جو کچھ محمدؐ و آل محمدؐ نے اپنے بارے میں بتایا ہے درحقیقت وہ ہم محبانِ علیؑ کے بارے میں ہے، اور جو کچھ اللہ کے بارے میں بتایا ہے وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے بارے میں ہے -----

یہ وہ احادیث ہیں جو پہلے گزر چکی ہیں ، ان احادیث کو بطور مومن کے خطبہ کے پیش کیا ہے گویا مومن خود اپنے فضائل بیان کر رہا ہے -

قال الامام جعفر الصادق، حق المؤمن حق الله، من أقام فقد أدى ما فرض الله عليه، ومن قصر في حقه ففي حق الله قصر.[1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، مومن کا حق اللہ کا حق ہے، جو اس پر قائم رہا تو اس نے وہی کیا جو اللہ نے اس پر فرض کیا تھا، اور جس نے مومن کے حق کو گھٹایا تو اس نے اللہ کے حق کو گھٹایا --

وقد ورد أن أخاك ربك فاعبد ربك أي بخدمته تصل إلى ربك [1]

روایت میں آیا ہے کہ، تمہارا بھائی تمہارا رب ہے، پس اپنے رب کی عبادت کرو --- یعنی مومن کی خدمت کرنے سے تم اپنے رب تک پہنچ جاؤ گے --

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُہُ وَ کمالُ مَعرِفَتِہِ التَّصدیقُ بِہِ و کمالُ التَّصدیقِ بِہِ توحیدُہ الاخلاصُ لَہُ، کی شرح کا بارہواں حصہ مکمل ہوا ---

دین کی ابتداء اللہ کی معرفت ہے --- اللہ کی معرفت تب ہی ہو سکتی ہے جب بندہ اپنی معرفت رکھتا ہے --- اگر خود کی معرفت نہیں تو وہ اللہ کو کیسے پہچان سکتا ہے --- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ، جو بندہ خود سے ہی جاہل ہو وہ دوسروں کو کیا پہچانے گا؟

---

(1) كتاب التنبيه ص ٢٢١

• غلو، شرک، کفر

مولاؑ کی معرفت کی راہ میں پہلی رکاوٹ ابلیس نے پیدا کی جب اُس نے حضرت آدمؑ کی پہچان انکی حقیقتِ نورانیہ کی بجائے انکے مادی جسم کو قرار دیا جس پر آج بھی بہت لوگ عمل پیرا ہیں دوسری رکاوٹ ابلیس کی ذریت نے اُس وقت پیدا کی جب آل محمد کے فضائل اس قدر واضح ہو گے کہ انکار ممکن نا رہا اس رکاوٹ کا نام انھوں نے **غلو** رکھا، جیسے دوسروں نے مقام نبوت کو اتنا پست کر دیا کہ خود ہی ان کے برابری کا دعوا کر سکیں۔ اسی طرح مقامِ محمدؐ و آل محمدؐ کو اتنا پست کر دیا گیا کہ خود ان کی برابری کا دعوا کر سکیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ رفتہ رفتہ لفظِ معرفت سے ناآشنا ہوتے چلے گے اور صرف قولی اقراری اور ظاہری عبادت کو ہی اصل دین سمجھنے لگے۔ مومنین کو لفظ "**غلو**" سے اس قدر خوفزدہ کر دیا گیا ہے کہ وہ مولاؑ کے فضائل برداشت تو دور سننے تک سے ڈرتے ہیں کہ کہی غلو نہ ہو جائے کیونکہ روایات میں غالی کافر ثابت ہے ۔بات صرف اتنی ہے کہ لوگوں نے غلو کا صرف نام سنا ہے اس کے مطلب پر غور و فکر نہیں کی ، جو علیؑ تمام حدوں کا خالق ہے اسی کو محدود کرنے کی نجس کوشش کی گی ہے، غلو کی تاویل غلط کی جاتی رہی ہے---

<u>ہمارا مقصد صرف یہ دیکھنا ہے کہ کیا محمدؐ وآل محمدؐ کی شان میں غلو ہوتا ہے یا نہیں؟</u> - قرآن میں غلو کرنے سے منع کیا گیا ہے -

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ (النساء **171**) ترجمہ ؛ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں غلو مت کرو، اور اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہو ---- (یہ آیت مسلمانوں کے لیے نہیں یہود و نصاری کے لیے نازل ہوئی ہے)

امام رضاؑ غالیوں کے بارے میں فرماتے ہیں ؛ غالی کفار ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں جو ان کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا یا ان کے ساتھ کھائے پیے گا یا ان کے ساتھ تعلقات قائم کریگا، یا ان کی شادیاں کرائے گا یا ان سے شادی کرے گا، یا کسی امانت پر ان کو امین سمجھے گا، یا ان کی بات کی تصدیق کرے گا ۔ وہ ہماریؑ وَلایت سے خارج ہو جائے گا - (جواهر الاسرار صفحہ 78) -- اس طرح بہت سی روایات ہیں محمدؐ وآل محمدؐ نے غلو کے بارے میں بہت سختی کی ہے، غالی کافر ہے، اور غلو کیا ہے ؟ اس پر بات کرنے سے پہلے ابن سبا اور نصیری پر بات کرنا ضروری ہے

عبداللہ ابن سبا

غالیوں کے مختلف فرقے شمار کیے جاتے ہیں ان میں سے ایک فرقہ عبد اللہ ابن سبا کا ہے اور مورخین اور اضعینِ قصہ نے یہ لکھا کہ عبداللہ بن سبا یمن کا یہودی تھا جو زمانہ خلافت عثمانیہ میں بظاہر مسلمان ہوا، مگر اس نے نفاق کے لباس میں غلط نظریات و عقائد کی نشر و اشاعت کی، شیعہ کے مخصوص عقائد کا صحیفہ اُسی عبداللہ ابن سبا نے مرتب کیا، اور مسلمانوں کے ہاتھوں اسلامی حکومت کے سربراہ کو قتل کرا دیا، اس کے بعد انعقادِ خلافت امیر المومنین علیؑ بھی اسی سبائی پارٹی کے اثر رسوخ اور غلبہ و اقتدار سے وقوع پذیر ہوا، اور اس کے بعد جنگ جمل کے واقعات بھی ایسے ہی لوگوں کے خیالات اور ان کی خفیہ سازشوں کا نتیجہ تھے، اور مزید کہا جاتا ہے کہ عبداللہ ابن سبا امیر المومنینؑ کی الوہیت کا قائل تھا اس لیے امیر المومنینؑ نے عبداللہ ابن سبا کو زندہ جلا دیا، اس طرح کے قصے عبداللہ ابن سبا کے متعلق ملتے ہیں --- ابن سبا کا تذکرہ اور افسانہ تراشوں نے اس کہانی کو قتل عثمان اور جنگ جمل کے زمن میں تو بڑی شد و مد سے پیش کیا ہے، قتل عثمان کے دوران اچانک عبداللہ ابن سبا اور سبائی ظاہر ہوتے ہیں مگر واقعہ جمل کے بعد فوراً غائب ہو جاتے ہیں، سبائی لوگ آخر گے کہاں؟ جنگ کے بعد انہیں زمین کھا گئی آسمان نگل گیا؟ اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا، حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ اتنی بڑی زبردست انقلابی پارٹی کا ذکر حدیث اور تاریخ کی ہر کتاب میں موجود ہوتا اور ہر ایک راوی اس گروہ اور کردار کو مذہبی فریضہ سمجھ کر امانت کے طور پر سلسلہ بسلسلہ بیان کرتا چلا آتا ، مگر جب ہم اس کردار کا تاریخی تجزیہ کرتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ متقدمین ہوں یا متاخرین مسلمان ہوں سب نے اس قصہ اور افسانے کو طبری سے ہی نقل کیا ہے ، مختصر یہ کہ ابن سبا کا قصہ خوب پھیلا اور مشہور ہوا، اکثر مورخین نے اس قصے کو اسناد کے ساتھ ذکر کیا اور بلاوسطہ یا بالواسطہ طبری تک ہی اس کو پہچایا کچھ مورخین ایسے بھی ہیں جنھوں نے اپنی کتاب میں اس قصہ کو حوالے کے بغیر ہی درج کیا ہے لیکن کتاب کے شروع یا آخر میں مصادرِ کتاب کی فہرست میں طبری کا نام لکھ دیا ان تمام باتوں سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آ جاتی ہے کہ طبری سے ہی اس قصے ابن سبا کی بنیاد پڑی اور بعد میں آنے والے مورخین نے آنکھ بند کر کے اس افسانے کو اپنی کتاب کی زینت بنا لیا اور سمجھ بیٹھے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ---

ہم یہاں ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ عبداللہ ابن سبا صرف ایک پروپیگنڈہ ہے صرف ایک من گھڑت کردار ہے، جس طرح سیدہؑ خدیجہ الکبریٰؑ ثیبہ (یعنی رسول اللہؐ سے پہلے سیدہؑ شوہر دار تھی) ایک من گھڑت قصہ اور افسانہ ہے، جس طرح سیدہؑ ام کلثومؑ بنتُ علیؑ کے عقد کا قضیہ صرف من گھڑت قصہ اور افسانہ ہے اسی طرح عبداللہ ابن سبا بھی من گھڑت قصہ اور افسانہ ہے ---

تقریباً ایک ہزار برس سے مورخین ابن سبا کے متعلق بہت کچھ لکھتے آ رہے ہیں اور نہایت ہی وحشت خیز امور ابن سبا اور سبائین کے متعلق بیان کرتے چلے آئیں ہیں حالانکہ صحیح تاریخ میں ان کا کوئی مقام نہیں تھا --- مورخ طہٰ حسین مصری لکھتے ہیں کہ ابن سبا بالکل من گھڑت اور فرضی کردار ہے، اور جب فرقہ شیعہ اور دیگر اسلامی فرقوں میں جھگڑے چل رہے تھے (یعنی قتل عثمان کا معاملہ) تو اس وقت اسے جنم دیا گیا، شیعوں کے دشمن کا مقصد یہ تھا کہ شیعوں کے اصول مذہب میں یہودی عنصر داخل کر دیا جائے، یہ سب کچھ بڑی چال بازی اور مکر و فریب کی صورتیں تھیں محض شیعوں کو زچ کرنے کے لیے امویوں اور عباسیوں کے دور حکومت میں شیعوں کے دشمنوں نے عبداللہ ابن سبا کے معاملہ میں بہت مبالغہ آمیزی سے کام لیا[1] ---

نجف کے نامور محقق علامہ شیخ محمد حسین کاشف الغطا عبداللہ ابن سبا کی داستان کے متعلق کہتے ہیں ---

اس سلسلہ میں بعض حضرات کی یہ رائے بھی بعید نہیں کہ عبداللہ بن سبا اور مجنون عامری اور ابو ہلال اور اس جیسے کردار داستان سراؤں کے خیالی ہیرو ہیں، اموی اور عباسی سلطنتوں کے وسطی دور میں ہے عشرت اور لہو و لعب کو اتنا فروغ حاصل ہو گیا تھا کہ داستان گوئی اور افسانہ سرائی محل نشینوں اور آرام طلبوں کا جزو زندگی بن گئی تھی، چنانچہ اس قسم کی کہانیاں بھی ڈھل گئیں ---[2]

(غالیوں) کا پہلا فرقہ جو بنا اس کا بانی (عبد اللہ ابن سبا) ایسی شخصیت ہے جس کا تاریخ میں کوئی وجود ہے ہی نہیں، اور ایک نا موجود شخص

---

(1) عبداللہ ابن سبا ص 25، مولف سید منظور حسین بخاری

(1) اصل و اصول شیعہ ص 72 (محمد حسین کاشف الغطا)

کے نام پر ایک فرقہ وجود میں آیا یعنی " **سبائیہ فرقہ**" ---- [1]

طہ حسین مصری لکھتے ہیں، سبائیوں اور ان کے سردار ابن سوا (عبد اللہ ابن سبا) کا افسانہ من گھڑت ہے اور یہ آخری دنوں میں جب شیعہ اور دوسرے اسلامی فرقوں میں معرکہ آرائی ہوئی تراشا گیا --- مخالفینِ شیعہ کا مقصد تھا کہ اس مذہب کے اصول میں یہودی عنصر داخل کر دیں تاکہ چال گہری ہو جائے --- [2]

و أما المتاخرون من علماء الشيعة فانهم أطبقوا على أن هذا الرجل لم يكن له وجود خارجي أصلاً و انما هو أسطورة خيالية ذكر ها الطبرى فى تاريخه بواسطة صانعها سيف بن عمر، و قد أفرد لهذا الغرض العلامة السيد مرتضى العسكرى كتاباً اسماه (عبد الله ابن سبا) و أثبت فيه أن هذا الرجل لم يأت الى عالم الوجود بعد وانما هو أسطورة خيالية، كما أن أستاذ الكبير الشيخ عبدالله السبيتى قد اكد عدم الوجود ابن سبا فى كتابه (الى مشيخة الأزهر) [3]

ترجمہ ، جب عبد اللہ ابن سبا کا ذکر ہوا: جہاں تک بعد کے شیعہ علماء کا تعلق ہے تو انہوں نے کہا کہ اس شخص (عبداللہ ابن سبا) کا کوئی وجود نہیں تھا بلکہ وہ ایک خیالی افسانہ تھا جس کا ذکر طبری نے اپنی تاریخ میں سیف بن عمر کے ذریعے کیا ہے---

اور علامہ سید مرتضی عسکری نے اپنی کتاب "عبداللہ ابن سبا" میں یہ ثابت کیا ہے کہ بے شک یہ شخص (عبداللہ ابن سبا) عالم وجود میں آیا ہی نہیں، بلکہ وہ ایک خیالی افسانہ ہے، جیسا کہ عظیم استاد شیخ عبداللہ السبیتی نے اپنی کتاب " **الى مشيخة الأزهر** " میں ابن سبا کی عدم وجود کی تصدیق کی ہے ---

---

(1) اِمتیاز العالین عن انواع العالمین، صفحہ 283

(2) علیؑ ، تاریخ کی روشنی میں (طہٰ حسین مصری) صفحہ 122

(3) **رجال الكشى (حاشيه)** مطبوعه بيروت لبنان، **ص 84**

عبداللہ ابن سبا کی بات کو اتنا بڑھانے چڑھانے والے اپنی ذات پر، اور تاریخ پر بڑی زیادتی کرنے والے ہیں، سب سے پہلی بات تو یہ ہے، کے وہ اہم مصادر جن میں عثمان کی مخالفت کی تفصیل ہے، ابن سبا کے ذکر سے خالی ہیں، صرف طبری نے سیف ابن عمر کی روایت سے ابن سبا کا ذکر کیا ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں آنے والے مورخین نے طبری ہی سے لیا ہے---[1]

یہ بات واضح ہے کہ تمام مورخین نے عبداللہ ابن سبا کے افسانے کو طبری سے لیا ہے ، تمام مورخین کی اسناد کا سلسلہ طبری پر آکر ختم ہو جاتا ہے --- اور

ابو جعفر طبری آملی نے سبائیوں کی داستان کو اپنی کتاب " تاریخ الامم و الملوک" میں صرف سیف بن عمر تمیمی کوفی سے نقل کیا ہے

طبری نے اپنی تاریخ میں سیف ابن عمر کی روایتوں کو مندرجہ ذیل دو سندوں میں سے ایک سے نقل کیا ہے ---

1۔ عبید اللہ بن سعد زہری نے اپنے چچا یعقوب بن ابراہیم سے اور اس نے سیف سے جن روایتوں کو طبری نے اس سند سے نقل کیا ہے، وہ ایسی روایتیں ہیں جنہیں اس نے خود عبیداللہ سے سنی ہیں، اور انھیں کلمہ " حدثنی، یا، حدثنا " (یعنی، میرے لیے، یا ہمارے لیے روایت کی ہے) سے بیان کیا ہے ---

2۔ سری بن یحییٰ نے شعیب ابن ابراہیم سے اور اس نے سیف سے ---

عبد اللہ ابن سبا افسانے کا راوی " سیف بن عمر تمیمی" ہے جس سے طبری نے روایت کی ہے اور اس سے پہلے کسی نے عبد اللہ ابن سبا نامی شخص کے بارے میں روایت نہیں کی --- مورخین نے عبداللہ ابن سبا کے افسانے کو سیف بن عمر سے نقل کیا ہے، ان (مورخین) میں سے چار افراد یعنی، طبری، ابن عساکر، ابن ابی بکر اور ذہبی نے اس افسانہ کو بلا واسطہ سیف سے نقل کیا ہے اور باقی لوگوں نے اسے بالواسطہ نقل کیا ہے --- ان مورخین کا ذکر ایک خاکہ کی صورت میں کیا جا رہا ---

---

(1) کتاب، شیعہ اور دوسرے اسلامی فرقے (سید محمد حسین زیدی برستی) صفحہ 165 ؛ الفتنۃ الکبری ، طہ حسین مصری

درج ذیل خاکہ اس نتیجہ گیری کا مظہر ہے:
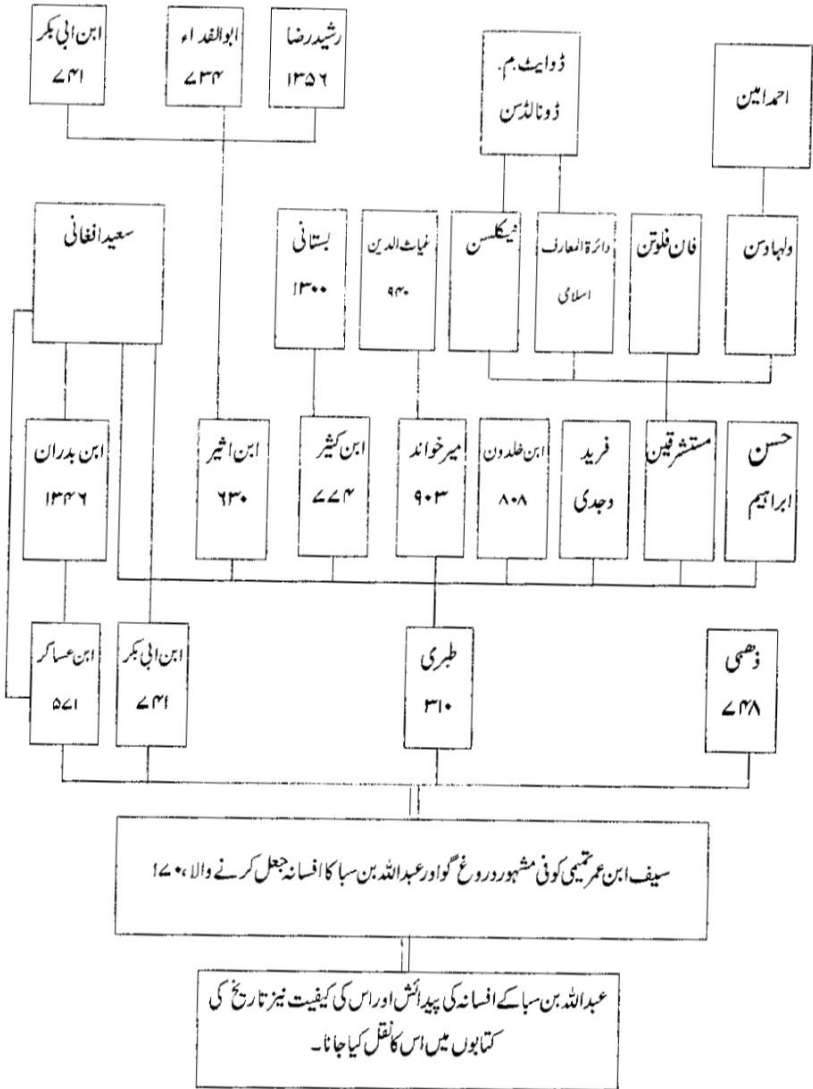
عبداللہ ابن سبا کے افسانہ کو گھڑنے والا سیف بن عمر

جب ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ سیف ابن عمر ہی وہ راوی ہے جس نے ابن سبا اور سبائین کے قصہ کو افسانوی رنگ میں خود ہی بیان کیا تو مناسب ہے کہ اس کی شخصیت اس کے سچے یا جھوٹے ہونے پر علماء رجال اور محدثین عظام کے خیالات کا پتہ لگائیں کہ اُن کی اس کے متعلق کیا رائے ہے ---

یہ سیف ابن عمر تمیمی کوفہ کا رہنے والا تھا اور دو کتابوں "الفتوح و الردہ" اور "الجمل و السیر" عائشہ و علیؑ کا مولف ہے ، زمانہ خلافتِ ہارون رشید 170 ہجری میں اس کا انتقال ہوا --- آئمہ رجال نے سیف بن عمر کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ---

1- يروى عن خلق كثير من المجهولين ؛ بے شمار گمنام مجھول الحال لوگوں سے روایت کرتا ہے ---

2 . ضعيف الحديث ليس بشيء ؛ اس کی حدیثیں بہت ضعیف ہیں وہ کچھ بھی نہیں ---

3 . متروك يضع الحديث ؛ متروک ہے حدیثیں گھڑا کرتا تھا ---

4 . و هو الروية ساقط ؛ یہ ساقط الروایت ہے -----

5 . يروى الموضوعات عن الثقاة ؛ معتبر اور ثقہ لوگوں سے منسوب کر کے من گھڑت احادیث روایت کرتا تھا ---

6 . عامة حديثه منكرة متهم بالوضع و الزندقه ؛ اس کی زیادہ حدیثیں منکر ہیں اور وضع اور زندق کے ساتھ متہم ہیں --- [1،2]

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب " لئالی مصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ" میں صرف ایک حدیث بطور نمونہ سیف ابن عمر سے نقل

---

(1) فہرستِ ابنِ ندیم ص 137 ، میزان الاعتدال جلد1 ص 438 ، تہذیب التہذیب جلد4 ص 295، مطبوعہ حیدرآباد، دائرۃ المعارف

(2) عبداللہ ابن سبا ص 47، مولف سید منظور حسین بخاری

کی ہے، اور نقل کرنے کے بعد لکھا ہے یہ حدیث موضوعہ ہے اس کے سلسلہ اسناد میں سب ہی ضعیف راوی ہیں اور ان میں سب سے زیادہ ضعیف سیف ہے فن رجال کے جلیل القدر علماء، ابن معین ، ابی حاتم، ابوداؤد، نسائی، دارقطنی، ابن عدی، ابن حبان، عباس بن یحیٰ وغیرہ سب نے سیف بن عمر کو انہی الفاظ کے ساتھ یاد کرتے ہیں ---

عبد اللہ بن سبا کے بارے میں ؛ و هو: كذاب متروك الحديث أُتّهم بالزندقة [1]

ابن سبا کے افسانہ کو گڑھنے والا (سیف بن عمر) جھوٹا ہے اور اس پر زندیق ہونے کا الزام ہے ---

اوپر خاکہ میں ان مورخین کا ذکر کیا گیا ہے جنھوں نے عبداللہ ابن سبا کا ذکر کیا ہے اور یہ کردار (عبداللہ ابن سبا) سیف بن عمر نامی شخص کا گھڑا ہوا ہے، جس سے تمام مورخین نے لیا ہے، اور سیف بن عمر جھوٹا اور بے دین ہونے کا الزام ہے ---

بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عبداللہ ابن سبا نامی کوئی کردار تاریخ میں تھا ہی نہیں، جب اس شخص کا وجود ہی نہیں تو وہ روایات خود ہی ناقابلِ قبول ہو جاتیں ہیں، جس میں اس کا ذکر ہے اور وہ تمام روایات جن میں عبداللہ بن سبا کا ذکر ہے ضعیف ہیں یہ کردار من گھڑت اور خیالی ہے، اسے صرف مولاؑ کے فضائل میں رکاوٹ کھڑی کرنے کے لیے گھڑا گیا ہے --- بنیادی طور پر ابن سبا کے متعلق لکھنے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس نے سب سے پہلے امیر المومنینؑ کے خلیفہ و وصی رسولؐ اللہ ہونے کا ذکر کیا اور یہ کہ عقیدہ رجعت بھی اسی عبداللہ ابن سبا نے گھڑا ہے --- بغضِ علیؑ اندھا کر دیتا ہے ، خلیفہ رسول اللہ اور وصی رسول اللہ ہونا تو اہلسنت کی کتب سے ثابت ہے، اور عقیدہ رجعت بھی اللہ کی لاریب کتاب قرآن کریم سے ثابت ہے اس پر بہت ساری آیات موجود ہیں، عبداللہ ابن سبا افسانے اور جھوٹ کو گھڑنے کی سب سے بڑی وجہ امیر المومنینؑ کے فضائل ہیں امیر المومنینؑ کے فضائل کی مخالفت میں یہ کردار خلق کیا گیا ، اور مشہور کر دیا کہ عبداللہ ابن سبا امیر المومنینؑ کی شان میں غلو کرتا تھا، کیا غلو کرتا تھا؟ مولا علیؑ کو رب مانتا تھا ---

---

(1) عبد اللہ ابن سبا اور تاریخی افسانے (سید مرتضی عسکری) صفحہ 94

اس لیے مولا علیؑ نے عبداللہ ابن سبا کو قتل کر دیا --- یہ سب من گھڑت اور بکواس ہے حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں، جہاں تک امیر المومنینؑ کی ربوبیت اور الوہیت کا سوال ہے اس پر ہم احادیث آل محمدؐ پیش کر چکے ہیں الوہیت امیر المومنینؑ محمدؐ و آل محمدؐ کے فرمان سے اور قرآن سے ثابت ہے لہذا یہ بکواس نہیں چلے گا ---

احسن زیدیؒ مجتھد عبد اللہ ابن سبا پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ، چوتھی صدی کے بعد والے مجتہدین اور مجتہدین کے چمچوں نے یہ کوشش کی ہے کہ شیعوں میں غالی اور مفوضہ لوگوں کی موجودگی دکھائی جائے تاکہ آئندہ بعض عظیم الشان فضائلِ محمدؐ و آل محمدؐ کو ماننا اور لکھنا بند کرا دیا جائے، لہذا دشمنانِ اسلام کے اس خود ساختہ ہیرو عبداللہ ابن سبا کا وجود تسلیم کیا گیا اور اس کے فرضی عقائد میں وہ تمام شیعہ عقائد بھی لکھ دیئے گے جن کو آئندہ شرک اور غلو کہہ کر روکنا مقصود تھا --- جن جن علمائے شیعہ نے یہ مغالطہ کھایا یا یقین کیا اور لکھا کہ عبداللہ ابن سبا امیر المومنینؑ کے دور میں موجود اور غالی شخص تھا انہوں نے شیعوں کو بدنام کرنے اور اپنے حقیقی بزرگوں کے اعمال زشت پر پردہ ڈالنے والوں کی تائید کی ہے --- جن علمائے شیعہ نے عبداللہ ابن سبا کا وجود مانا اور اس کے عقائد وغیرہ پر روایات وغیرہ لکھیں وہ یقیناً حضرت علیؑ اور اُنؑ کے شیعوں کو ذلیل و خوار کرانے میں آج تک مددگار ہیں، اور قیامت تک وہ دشمنانِ محمدؐ و آل محمدؐ کی مدد کرتے چلے جائیں گے ---احسن زیدیؒ صاحب ڈھکو کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ، تو نے اور تیری پارٹی کے علما نے برابر عبداللہ ابن سبا کا وجود مانا اور اپنی کتابوں میں لکھا اور دشمنانِ اسلام کی طرفداری میں محمدؐ و آل محمدؐ اور شیعوں کو ذلیل و رسوا کرانے میں مدد کی، تم سے اور تمہاری پارٹی کے علما سے بہتر تو وہ علمائے اہل سنت ہیں جنہوں نے حقیقت حال کو واضح کیا اور ثابت کیا کہ یہ ایک خود ساختہ افسانہ ہی ہے --- لیکن۔ تیری پارٹی کے علمائے رجال بھی دنیا کے بد ترین لوگ تھے کہ وہ عبداللہ ابن سبا کا وجود و عقیدہ اور آگ میں جلایا جانا

لکھ گئے اور امام ذہبی نے اُن خبیثوں کو کاذب و مفتری ثابت کیا، یہی وجہ ہے کہ ہم صرف ان علما کو علمائے اسلام مانتے ہیں اور صرف ان ہی کی عزت و تعظیم کرتے ہیں جنھوں نے اسلام اور محمدؐ و آل محمدؐ کے خلاف ایک لفظ بھی نہ لکھا ہو -----

(کتاب ، ہزار سالہ جوان سازش نقاب پوش علما)

نصیری

عبداللہ ابن سبا افسانے کے بعد باری آتی ہے نصیری کی ----

نصیری محمد بن نَصیر النمیری کی طرف منسوب ہے --- اسی شخص کو نصیریت کا بانی سمجھا جاتا ہے، اور محمد بن نصیر یہ کردار تاریخ میں موجود ہے، کہا جاتا ہے محمد بن نصیر کو امیر المومنینؑ نے قتل کیا اور آگ میں جلایا تھا --- کیونکہ وہ مولا علیؑ کی الوہیت کا قائل تھا، زمانہ امیر المومنینؑ میں ایسے کسی کردار کا وجود ہی نہیں ملتا --- محمد بن نصیر النمیری مولا حسنؑ عسکری کے دور میں تھا، "یہ مولا حسنؑ عسکری کے (بظاہر) اصحاب میں سے تھا --- اس نے امام مہدیؑ کا نائب ہونے کا دعوی کیا لیکن اللہ نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا --- جب اس کے کفر کا عقیدہ ظاہر ہوا تو دوسرے (وکیل) محمدؐ بن عثمان نے اس سے برات کر لی --- اور یہ امام علیؑ نقی اور امام حسنؑ عسکری کو رب مانتا تھا --- اور وہ یہ دعوی کرتا تھا کہ وہ امام علیؑ نقی کا رسول ہے --- وہ تناسخِ اَرواح کا قائل تھا، یعنی وہ یہ کہتا تھا کہ! ایک شخص کے مرنے کے بعد اس کی روح دوسرے کے بدن میں داخل ہو جاتی ہے --- وہ محارم (جن عورتوں سے نکاح حرام ہے، مثلاً، ماں بیٹی، بہن، بھتیجی، وغیرہ) سے نکاح اور لواطہ کو مباح (اور مرد سے مرد کا نکاح جائز) قرار دیتا تھا --- وہ کہتا تھا کہ لواطہ فاعل کے لیے ایک قسم کی لذت اور خواہش ہوتی ہے --- اور مفعول میں اس عمل سے عاجزی آتی ہے --- یہ بھی دیکھا گیا کہ ایک لڑکا اس کی پشت پر سوار تھا اور اس کے اس قبیح فعل کی مذمت کی گئی تو اس نے کہا: یہ تو انسانی خواہشات میں سے ایک خواہش ہے، عاجزی کی ایک قسم ہے اور اس سے انسان کی اکڑ ختم ہو جاتی ہے ---

(امام مہدی ولادت سے ظہور تک، صفحہ 158، الغیبہ طوسی)

محمد بن نصیر النمیری کے عقائد اور ہم

امیر المومنینؑ کے فضائل کا اقرار کرنے والے مومنین کو نصیری صرف اس لیے کہا جاتا ہے، کیونکہ محمد بن نصیر، مولاؑ کی ربوبیت و الوہیت کا قال تھا چلو ہم بھی اس قائدہ کے مطابق دیکھتے ہیں جس کی بنیاد پر مومنین کو نصیری کہا جاتا ہے، اور کون کون نصیریت میں ہے؟

1- محمد بن نصیر نبوت کا دعوار تھا--- جبکہ ہماراً عقیدہ ہے کہ مولا محمدؐ رسول اللہ خاتم النبین ہیں ---

2- اس نے امامؑ زمانہ کے نائب ہونے کا دعوا کیا--- نعوذ باللہ ! ہاں لیکن شیعہ مجتہدین نے نائبِ امامؑ ہونے کا دعوا کیا ہے- لہذا مجتہدین نصیری ہوئے --- اگر مومنین نصیری ہیں تو شیعہ مجتہدین بھی نصیری ہیں، کیونکہ مجتہد نائب امامؑ ہونے کا دعوا کرتے ہیں اور محمد بن نصیر النمیری نے بھی امامؑ کے نائب ہونے کا دعوا کیا اور امامؑ نے اس پر لعنت کی ----

3 - محمد بن نصیر النمیری مولاؑ کو رب مانتا تھا---

ہم نے اس کتاب میں مولاؑ کی ربوبیت پر پورا باب باندھا ہے، جو قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں یہاں چند آیات و احادیث پیش کرتے ہیں ---

سورہ زمر میں ارشاد ہوتا ہے، وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا؛ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی ---

حدثنا المفضل بن عُمر، أنه سمع أبا عبد الله يقول في قوله تعالى: ﴿وَأَشْرَقَتِ الأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا﴾ ، قال : رَبُّ الأرض يعني إمام الأرض. قلت: فإذا خرج يكون ماذا ؟ قال : إذن يستغني الناسُ عن ضوء الشمس ونور القمر ويجتزون بنور الإمام [1]

جناب مفضل نے امام جعفر الصادقؑ سے اللہ کے اس قول { زمین اپنے رب کے نور سے چمک جائے گی} کے متعلق پوچھا، امامؑ نے فرمایا، زمین کا امامؑ ہی زمین کا رب ہے --- مفضل نے پوچھا، مولاؑ جب وہؑ ظاہر ہوں گے تو کیا صورت حال ہو گی؟ فرمایا، لوگ سورج اور چاند کی روشنی سے بے نیاز ہو جائیں گے اور اپنے امامؑ کے نور سے روشنی لیں گے ---

---

(1) البرهان فی تفسیر القرآن ج 7

قال رسول اَللّٰهُﷺ ، وإنه ولي كل مؤمن بعدي ، من والاه والاه الله ومن عاداه عاداه الله ومن أحبه أحبه الله ومن أبغضه أبغضه الله . لا يحبه إلا مؤمن ولا يبغضه إلا كافر. رب الأرض بعدي [1]

رسول اللہ نے مولا علیؑ کے لیے فرمایا، بے شک علیؑ میرےؑ بعد ہر مومن کے ولی ہیں، جو علیؑ کی مدد کرے گا اللہ اس کی مدد کرے گا، جو علیؑ سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا، جو علیؑ سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا، سوائے مومن کے علیؑ سے کوئی محبت نہیں کرے گا، اور سوا کافر کے کوئی علیؑ سے بغض نہیں رکھے گا، علیؑ میرےؑ بعد زمین کا رب ہے ---

عن ابی حمزہ ثمالی قال سألت ابا جعفر عن قول الله تبارك و تعالی" وَكَانَ ٱلْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِۦ ظَهِيرًا (الفرقان ۵۵) " قال تفسيرها في بطن القرآن يعنى على هو ربه في الولاية و الطاعة و الرب هو الخالق الذی لا يوصف [2]

ترجمہ: ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے مولا محمدؑ باقرؑ سے اللہ کے فرمان **"اور کافر اپنے رب کے خلاف قوی پشت رہتا ہے"** کے متعلق سوال کیا! مولاؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر باطن القرآن میں ہے، یعنی: علیؑ وَلایت اور اطاعت میں رب ہیں، اور رب وہ خالق ہے جس کا وصف بیان نہیں کیا جا سکتا ----

قال امير المومنين، أنا ربكم الذی تعبدون و الهكم الذی تطلبون [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ تمہارا رب ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہوں ، اور تمہارا الہ ہوں جسے تم طلب کرتے ہو ---

قال الامام علی الرضا، أنا رب العالمين [4]

امام علیؑ الرضا نے فرمایا، میںؑ عالمین کا رب ہوں ----

---

(1) کتاب، سليم بن قيس الهلالي ۲/۶۸۶

(2) انیس المحبین در فضائل امیر المومنین ص 383 (مولف، احمد بن علی)

(3) منہج العلم و البیان ص 81 (خطی) (4) علی اعلی عالی ص 16

وہ نصیری ہے جو محمدؐ و آل محمدؐ کی الوہیت و ربوبیت کا عقیدہ رکھے، زمین اپنے نور سے چمک جائے گی امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا زمین کے رب سے مراد زمین کا امامؑ ہے، امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، امیر المومنینؑ ولایت اور اطاعت میں رب ہیں، امام صادقؑ مولا علیؑ کی ربوبیت کا عقیدہ رکھتے ہیں، کیا امامؑ نصیری ہیں؟ رسولؐ اللہ نے فرمایا، میرےؐ بعد علیؑ زمین کے رب ہیں ، کیا رسولؐ اللہ نصیری ہیں؟ قرآن کی آیات میں علیؑ رب ہیں، کیا قرآن نصیری ہے؟ اگر نصیریت صرف یہ ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ کی الوہیت کا عقیدہ رکھنا تو اس قائدہ پر کچھ رہے نہ رہے، لیکن امیر المومنینؑ کا عقیدہِ ربوبیت و الوہیت رکھنے والے مومنین کو نصیری کہنے والا ضرور کافر، مرتد، زندیق ہوجائے گا کیونکہ امیر المومنینؑ کی ربوبیت و الوہیت قرآن و احادیث سے ثابت ہے، اس حقیقت کے بعد مومن کو صرف اس لیے نصیری کہنا کہ وہ علیؑ کو رب کہتا ہے، تو اسے اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ، وہ مومن کو نہیں بلکہ اللہ کو اللہ کے رسول محمدؐ کو اور آئمہؑ کو نصیری کہہ رہا ہے کیونکہ علیؑ کی ربوبیت آل محمدؐ سے ثابت ہے ---

4۔ محمد بن نصیر النمیری، کا عقیدہ تھا کہ، ایک آدمی کی روح نکل کر دوسرے شخص کے بدن میں چلی جاتی ہے---

لیکن ہمارے ہاں ایسا کوئی عقیدہ نہیں پایا جاتا۔

5۔ وہ محارم سے نکاح حلال جانتا تھا---- یعنی اللہ نے جس سے نکاح حرام کیا ہے اسے جائز جانتا تھا۔

6۔ وہ لواط (ہم جنس پرستی) کو حلال جانتا تھا، اور کہتا تھا اس فعل میں لذت ہے اور اس سے عاجزی پیدا ہوتی ہے --

اللہ معاف کرے! ایسے تو پھر بہت سے مدارس میں لوگ، بہت سے مولوی، اور بہت سی ہستیاں نصیری ہوں گئ ہیں، جو یہ فعل انجام دیتے ہیں ---

محمد بن نصیر مولاؑ کو رب کہتا تھا، لہذا جو بھی علیؑ کو رب کہے یا محمدؐ و آل محمدؐ کی الوہیت کا عقیدہ رکھے وہ بھی نصیری ہوا، یہ انصاف سے دور ہے، اور بکواس ہے نصیر پر لعنت کا سبب عقیدہ ربوبیت نہیں بلکہ اس کے دوسرے کفریہ عقیدے تھے ---

نتیجہ یہ کہ یہ صرف ایک تہمت اور بکواس ہے ، کوئی ایسی آیت نہیں کوئی ایسی حدیث نہیں کہ جس میں لفظ نصیری آیا ہو۔ یہ نصیری کی تہمت صرف اس لیے ہے کہ انہیں مولاؑ کے فضائل برداشت نہیں ہوئے مولاؑ کے فضائل ان کی عقلوں سے بلند ہیں اس لیے وہ کہہ دیتے ہیں کہ تم نصیری ہو ، ہاں لفظ غلو آیا ہے ہم اس پر بات کریں گے --- اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ امیر المومنینؑ کے بارے میں جو جھوٹ کہا جاتا ہے کہ مولاؑ نے عبداللہ ابن سبا، یا کسی اور شخص کو جلایا یا سر کاٹ دیا صرف اس وجہ سے کہ وہ علیؑ کی الوہیت کا قائل تھا سب بکواس ہے ---

یہ سب صرف آل محمدؐ کے دشمنوں کی چال ہے کہ آل محمدؐ کے فضائل میں رکاوٹ حائل کر سکیں لیکن جب حق ظاہر ہوتا ہے تو باطل بھاگ جاتا ہے ۔ لعنت ہو آل محمدؐ کے دشمنوں پر، لعنت ہو علیؑ میں شک کرنے والوں پر --- کوئی کچھ بھی کہے! الحمدللہ مومنین اس تہمت سے مبرا ہیں ---

غلو اور حقیقتِ غلو

منافقین کی سازش تھی کہ لوگو کو محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل کے خلاف لفظ غلو سے اس قدر ڈرا دیا جائے کہ لوگ محمدؐ و آل محمدؐ کی فضائل سننے سے بھی ڈریں کہ کہیں غلو نہ ہو جائے کیونکہ روایات میں غالی کافر ہے، اور وہ کافی حد تک اس پلید ناپاک شیطانی سازش میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں ہر طرف غلو غلو کا شور ہے فضائل سنے نہیں پہلے ہی غلو ہو چکا ہوتا ہے، لوگوں کو اس قدر بے وقوف بنایا گیا ہے کہ جیسے لفظ غلو صرف اور صرف محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے بنا ہے، جب بھی کہیں بھی کوئی لفظ غلو سن لے تو فوراً ذہن محمدؐ و آل محمدؐ کی طرف جاتا ہے جس طرح عبداللہ ابن سبا افسانوی کردار کو صرف امیر المومنینؑ کے فضائل میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے مشہور کیا گیا، اور جس طرح مومنین کو نصیری کی تہمت سے دوچار ہونا پڑا اور آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نصیری کی کیا حقیقت ہے ؟ اسی طرح لوگو کو محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل کو روکنے کے لیے لفظ غلو کا استعمال کیا گیا ہے ، بس لفظ غلو سن لیا اور فضائل کا انکار کر دیا اور تحقیق ہم نے نہیں کرنی ہمیں اپنی روز مرہ کی زندگی سے اپنے امامؑ کے لیے وقت ہی نہیں ملتا ---

ہم نے یہاں قائمؑ آل محمدؐ کے کرم سے غلو پر مختصر مگر جمع بات کرنے کی کوشش کی ہے ---

سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ لفظ غالی ، غلو کا کیا مطلب ہے ؟

غالِياً. وغالى بالشيءِ: اشْتَرَاهُ بثَمنٍ غالٍ. وغالى بالشيءِ [1]؛ بھاری، قیمتی، مہنگی، اس نے اسے بھاری قیمت پر خریدا ، مہنگی چیز---

بالكِعابِ، المعنى نُغالي باللحمِ. وقال أَبو مالك: نُغالي اللحمَ نَشتَرِيه [1]؛ (کعب یعنی کوئی عدد تین مرتبہ ضرب کھاتا ہے تو اس کا حاصل ضرب کعب کہلاتا ہے) معنی یہ ہے کہ ہم گوشت کے ساتھ غلو کرتے ہیں، اور ابو مالک نے کہا ہم گوشت تین گنا مہنگا خریدتے ہیں

النساء، وفي رواية: لا تُغالوا صُدُقَ النساء [1]، تم عورتوں کی صداقت کو بڑھا چڑھا کر پیش مت کرو ---

غلو ؛ یعنی ہاتھ بلند کرنا جہاں تک بلند ہو سکے، اور بمعنی ہجوم اور بمعنی، حد سے گزرنا، اور علم معانی کی اصطلاح میں ایک قسم کا مبالغہ جو بحسب عقل اور عادت دونوں کے محال ہو --- [2] (یعنی ایسا مبالغہ جو عقل اور عادت دونوں سے ناممکن ہو محال ہو)

غلو ؛ داراز و گنجان ہونا، حد سے گزرنا، تیر پھینکنے میں ہاتھ کو بہت اونچا کرنا، پوری قوت سے تیر کو دور پھینکنا --- [3]

غَالَى فى الاَمرِ غِلاءً ؛ و مُغَالاَةً : مبالغہ کرنا، حد سے بڑھ جانا --- [4]

غَالی غِلاءً و مُغَالاَةً، السَهم و بِالسَهِم : تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا --- **فِی الاَمرِ**، امر میں مبالغہ کرنا --- **بِالشَّیءً**، قیمت بڑھانا، گراں قیمت پر خریدنا ، و **غَالی الرَجُلَ** ؛ مقابلہ کرنا --- [5]

یعنی غلو لفظ بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے --- مختصر یہ کہ غلو یعنی کسی بھی شے میں مبالغہ ہونا ، اور غالی کرنے والا ، جیسے ---

---

(1) لسان العرب (2) لغات کشوری (3) بیان اللسان

(4) القاموس (5) المنجد

گوشت کی قیمت میں غلو یعنی تجاوز یعنی اعتدال سے بڑھی ہوئی قیمت یعنی مہنگا گوشت، یا کسی بھی شے کی قیمت میں حد اعتدال سے بڑھنا یا کسی شے کی تعریف میں حد اعتدال سے یعنی کسی شے کی کوئی حقی تعریف ہے اس سے بڑھ جانا یا کسی شے کی حد سے زیادہ یعنی اعتدال سے زیادہ یعنی جتنی ہونی چاہیے اس سے زیادہ بُرائی کرنا، یا کسی کے بارے میں حد سے بڑھ کر توہین کرنا ، یا حد اعتدال سے بڑھ کر یعنی جتنا کسی کا حق ہے اس سے بڑھ کر عزت کرنا سب غلو ہے --- یہ تمام گفتگو ایک بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے، اور وہ ہے **ناحق** اور ناحق کوئی لفظ نہیں ہے یہ تو صرف بات آسان کرنے کے لیے ہے حق کا متضاد ہے باطل --- اور حق چھوڑنا انصاف نہیں ناانصافی ہے تو ہم لفظ ناانصافی استعمال کریں گے ، یعنی حق سے ہٹ کر ناحق کہنا یعنی نا انصافی کرنا ہی غلو ہے --- یعنی اگر کوئی کسی کی حد سے زیادہ تعریف کر رہا ہے تو یہ حق نہیں ہے وہ ناحق تعریف کر رہا یہ ناانصافی ہے کیونکہ وہ اس کا حق دار ہی نہیں، یا کسی کی حد سے بڑھ کر توہین کرنا یا عیب بیان کرنا یہ **ناانصافی** ہے کیونکہ ایسا کہنے والے کو حق ہی نہیں جو کہہ رہا ہے --- اس بحث کے نتیجہ کے طور پر اگر ایک لفظ کو چنا جائے تو وہ ہے ---**ناانصافی"** یعنی کسی بھی شے کو حد سے بڑھانا ناانصافی یعنی باطل عمل ہے --- جب حد کی بات ہو رہی تو ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ حد کیا ہے؟ ہر شے کی حد ہے مثلاً ! نماز کی حدود ہیں جو نماز کو حد سے بڑھائے گا وہ ناانصاف اور غالی ہے، نماز کی حد یہ ہے کہ آٹھ فرسخ کے بعد نماز اور روزہ قصر ہو جاتا ہے وہ حد جو بتائی گی ہے پر پہنچ کر روزہ افطار نہ کیا جائے یا نماز قصر نہ کی جائے تو ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا ، یعنی جو حد مقرر کی گی ہے اس کا خیال نہ کرنا اپنی حد سے گزرنے والا ہے، اور حد سے گزرنے ہی غلو ہے اور گزرنے والا غالی ہے، ہر شے کی ایک حد ہے اور اسے جاری کرنے والا صرف امامؑ ہے ---- کسی کو حق نہیں کہ وہ خود کسی شے کی حد متعین کرے یہ حق صرف اور صرف اللہ کا ہے جو محمدؐ وآل محمدؐ سے ظاہر ہوتا ہے --- اگر کوئی خود سے ایسا کرے تو کیا ہو گا؟ امام جعفر الصادقؑ سے پوچھا گیا، کم سے کم وہ کون سا عمل ہے جس سے بندہ مشرک ہو جاتا ہے، فرمایا، خود سے کوئی رائے قائم کرنا اور پھر اسی کے مطابق محبت اور نفرت کرنا --- (میزان الحکمت)

یعنی اگر کوئی خود سے کوئی رائے یعنی کسی قسم کی حد مقرر کرے گا تو وہ مشرک ہے ، کیونکہ حد مقرر کرنا صرف محمدؐ وآل محمدؐ کا حق ہے۔

پس جب حد مقرر کرنے والا امامؑ ہے تو کسی کو کیا حق ہے کہ وہ حد کسی کے معاملے میں حد بندی کرے یعنی کسی کو غالی کہے یا فضائل کے بارے میں کہے کہ یہ غلو ہے، غالی یعنی اپنی حد سے بڑھنے والا مزید آسان کرنے کے لیے عرض ہے کہ ---

لغت کے مطابق حدود سے تجاوز کرنے کو غلو کہتے ہیں --- اور جو یہ فعل انجام دے اسے غالی کہتے ہیں --- اگر کوئی شخص بہادر نہیں، اور اسے کہا جائے کہ تم بہادر ہو، تو یہ غلو ہے، کیونکہ وہ اسے حد سے بڑھا کر دوسری حد میں لے گیا، اپنے آپ کو بڑھا کر پیش کرنا غلو ہے، اگر کوئی آیت اللہ نہ ہو اور اسے آیت اللہ کہا جائے وہ غالی ہے، اگر کوئی حجت السلام نہ ہو اور اسے حجت کہا جائے تو وہ غالی ہے، اگر کوئی امام نہ ہو اور امام بن بیٹھے یا اسے امام کہا جائے تو وہ غالی ہے، اور احادیث میں ثابت ہے کہ غالی کافر ہے، غلو مخصوص نہیں ہے بلکہ عام ہے، یعنی کسی خاص شخصیت یا خاص شے سے مخصوص نہیں ، لیکن افسوس ہے کہ بد بخت معرفت سے دور علیؑ میں شک کرنے والوں نے غلو کا رخ صرف آل محمدؐ کی طرف موڑ دیا ہے، جوں ہی مولاؑ کے فضائل کی بات ہوتی ہے تو فوراً ذہن میں لفظ غلو حرکت کرنے لگتا ہے، منافقین نے خود سے حدود مقرر کر رکھی ہیں --- غالی کس طرح کی صفات کا حامل ہوتا ہے اس حدیث سے واضح ہو جائے گا ---

قال الصادق : بمثل هذا التأويل القبيح المُسْتَكْرَه يَضلُّون ويُضلُّون، وهذا نحو تأويل معاوية لما قتل عمار بن ياسر نه فارتعدت فرائص خلق كثير، وقالوا : قال رسول الله: عمار تقتله الفئة الباغية فدخل عمرو على معاوية وقال: يا أمير المؤمنين قد هاج الناس واضطربوا، قال: لماذا؟ قال: قتل عمار، فقال معاوية: قتل عمار ! فماذا ؟ قال : أليس قد قال رسول الله ﷺ: «عمار تقتله الفئة الباغية فقال له معاوية : دَحَضْتَ في قولك، أنحن قتلناه؟ إنما قتله علي بن أبي طالب لما ألقاه بين رماحنا، فاتصل ذلك بعلي بن أبي طالب فقال : إذا رسول الله هو الذي قتل حمزة لما ألقاه بين رماح المشركين ؛ ثم قال الصادق : طوبى للذين هم كما قال رسول الله ﷺ: يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله، وينفون عنه تحريف الغالين، وانتحال المبطلين، وتأويل الجاهلين [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اس طرح قبیح و ناپسند تاویلات کے ذریعے سے لوگ بھی خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں

(1) معانی الاخبار ج1 باب 22 معنی الصراط

اور اسی طرح کی تاویل معاویہ نے کی تھی جب عمار یاسرؓ (جنگ صفین) میں قتل کر دیے گئے تو بہت سے لوگوں کے دل متزلزل ہو گے کہنے لگے، رسول اللہ نے فرمایا تھا، عمارؓ تمہیں باغیوں کا گروہ قتل کرے گا --- اس موقع پر عمرو بن عاص معاویہ کے پاس آیا اور کہا ! لوگ ہیجان میں مبتلا ہیں اور مضطرب ہو گئے ہیں اس نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا، عمارؓ کو قتل کر دیا گیا ہے، تو معاویہ نے کہا عمار کو قتل کر دیا گیا تو کیا ہوا؟ اس نے کہا ! رسولؐ اللہ نے فرمایا تھا، کہ عمار تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا، تو معاویہ نے اس سے کہا تمہاری بات میں دم نہیں ہے کیا ہم نے اس کو قتل کیا ہے؟ اس کو تو فقط علیؑ ابن ابی طالب نے قتل کیا ہے، کہ جب اس کو انہوں نے تیر و نیزوں کے درمیان بھیج دیا، جب یہ بات مولا علیؑ تک پہنچی تو آپؑ نے فرمایا اس کا تو یہ مطلب کہ رسولؐ اللہ ہی تھے کہ جنہوں نے حمزہؓ کو قتل کیا جب آپؐ نے ان کو مشرکین کے نیزوں کے درمیان بھیج دیا تھا ---!

پھر امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، طوبیٰ ہے خوش بختی ہے ان لوگوں کے لیے کہ (جو اس بات کے مصداق ہیں) جیسا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا، اس علم کا بار ہر اس خلیفہ عادل (یعنی معصوم امامؑ) سے (مربوط) ہے کہ جو **غلو کرنے والوں کی تحریف کی نفی** کرتے ہیں اور باطل کرنے والے باطل پرستوں کی باطل باتوں کو اور جاہلوں کی تاویلوں کو دور کرتے ہیں ---

اس حدیث میں امامؑ نے غالی کی علامت بیان فرمائی ہیں، کہ غلط تاویل کرنے والا غالی ہے --- اور غالی تحریف کرنے والا ہے ---

یعنی کہ غلط تاویل کرنے والا اس لیے غالی ہے کیوں کہ وہ کسی بات کو غلط معنی دے کر اپنی حد سے نکل چکا ہے کیونکہ ایسا کرنے کا وہ حق دار نہیں تھا پس اس نے ناانصافی سے کام لیا اپنی حد سے نکل کر غلط تاویل کر دی جس سے خود بھی اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا اس لیے وہ غالی ہے اور غالی تحریف کرنے والا یعنی وہ کسی بات کے معنی کو بدلنے والا ہے --- ایسا کرنے والا امام جعفر الصادقؑ کی نظر میں غالی ہے --- بات کو آگے بڑھاتے ہوں ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ؛ غلو کرنے کے لیے دو چیزوں کا جاننا لازم ہے، اگر ان دو میں سے کسی ایک سے بھی جاہل ہوا تو وہ غلو نہیں کر سکتا، اور حد مقرر نہیں کر سکتا جب حد مقرر نہیں کر سکتا تو بڑھانا گھٹانا کیسے ممکن ہے ؟؟

غلو کرنے والے کو ان دو چیزوں کا عالم ہونا ضروری ہے ورنہ غلو نہیں ہو سکتا ---

1۔ پہلی چیز یہ کہ: جو غلو کر رہا ہے، اسے علم ہو کہ جس کے بارے میں غلو کیا جا رہا یعنی جسے حد سے بڑھایا جا رہا ہے اس کی حد کیا ہے؟ کہاں سے حد شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہوتی ہے ---؟

2۔ دوسری چیز یہ کہ، جس کے بارے میں غلو کر کے دوسری حد میں لے جا رہا ہے، اس حد کا علم ہو کہ کہاں سے وہ حد شروع ہو رہی ہے ؟

آسان الفاظ میں یہ کہ لوگوں کو غالی کہنے والے کو دو حدود کا کامل عارف ہونا ضروری ہے ، اگر کوئی مولا علیؑ کے بارے میں غلو کر رہا ہے ۔ یعنی اگر کوئی علیؑ کو حد سے بڑھا رہا ہے تو اسے علیؑ کی حد معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں سے علیؑ شروع ہوتا ہے اور یہاں علیؑ کی حد ختم ہوتی ہے، اگر علیؑ کی حد نہیں معلوم کہ علیؑ کہاں ختم ہو رہا ہے تو علیؑ کو حد سے بڑھانا کیسا؟ چلو ہم مان لیتے ہیں کہ تم نطفہ کی پیدائش علیؑ کی حد جانتے ہو (نعوذ باللہ) تو اب تمہیں اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ علیؑ کی حد یہاں ختم ہو رہی ہے اور اللہ کی حد یہاں سے شروع ہو رہی ہے ---- تو اب تم کہنے کا حق رکھتے ہو کہ علیؑ کو حد سے بڑھا رہے ہیں اور دوسری حد جو علیؑ کی نہیں میں داخل کر رہے ہیں تب کہو کہ علیؑ کی شان میں غلو کرتے ہیں غالی --- اور اگر تم نے اللہ کی حد مقرر کی تو تم کافر ہو جاو گے، کیونکہ تم نے اللہ کو محدود کر دیا ہے -- جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مولا علیؑ کی شان میں غلو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ کوئی حد جانتا ہی نہیں اس کی دلیل مولا محمدؐ رسول اللہ کا فرمان ہے، مولا محمدؐ فرماتے ہیں: یا علیؑ! آپؑ کو سوائے میرےؐ اور اللہ کے کوئی نہیں جانتا، اور مجھ محمدؐ کو سوائے آپؑ کے اور اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا، اور اللہ کو سوائے میرےؐ اور آپؑ کے کوئی نہیں جانتا ---تو ثابت ہوا کہ علیؑ کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ و محمدؐ کے، جب کوئی جانتا ہی نہیں تو علیؑ کی حد نہیں جانتا، جب حد نہیں جانتا تو حد سے بڑھا نہیں سکتا، جب بڑھا نہیں سکتا تو غلو نہیں ہو سکتا ---

ہاں اگر کسی کو امیر المومنینؑ کی وجہ سے غالی کہا جائے تو غالی کہنے والا ضرور غالی ہو جائے گا کیونکہ وہ اپنی حد سے تجاوز کر رہا ہے، اور علیؑ و اللہ کی حد متعین کر رہا ہے --- غالی تو وہ ہے جو دو مختلف اور دو الگ حدود کو آپس میں پہلے ملائے اور پھر بڑھائے --- کیا یہ عمل محمدؐ و آل محمدؐ کی ذات میں ہو سکتا ہے ---؟ ملاحظہ فرمائیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ اللہ کی قدرت ہوں --- کیا تم اللہ کی قدرت کو حد سے بڑھانے کا الزام لگاتے ہو، کیا تم اللہ کی قدرت کی حد جانتے ہو؟ --- میں علیؑ اللہ کی عظمت ہوں --- کیا تم اللہ کی عظمت کو حد سے بڑھانے کا الزام لگاتے ہو، اس کا مطلب تم اللہ کی عظمت کو محدود کر کے اس کی حد جانتے ہو اسی لیے تو تم نے کہا کہ غلو ہے؟ --- میںؑ علیؑ اللہ کا علم ہوں --- کیا تم اللہ کے علم کو حد سے بڑھانے کا الزام لگاتے ہو، اس کا مطلب تم نے اللہ کے علم کو محدود کر لیا ہے اسی لیے اللہ کے علم کو حد سے بڑھانے کا الزام لگا رہے ہو ؟ --- میںؑ علیؑ اللہ کی صفات ہوں --- اے غلو کا الزام لگانے والے کیا تو اللہ کی صفات کی حد بندی کر چکا ہے جو کہتا ہے کہ علیؑ کو حد سے بڑھا رہے ہے؟ --- میںؑ علیؑ اللہ کا ظاہر اور باطن ہوں --- کیا تم میں اللہ کے ظاہر اور باطن کو حد میں قید کر دیا ہے ؟ پس غلو کا الزام لگانے والا خود ہی غالی اور کافر ہو جائے گا ---- غلو تو تب ہو گا جب علیؑ اللہ سے جدا ہو؟ جبکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ مولا علیؑ غیر اللہ نہیں --- امام زمانہؑ حسین بن روح سے فرماتے ہیں: جو یہ گمان کرتا ہے کہ امیر المومنینؑ علیؑ, اللہ کے سوا ہیں (یعنی علیؑ غیر اللہ ہیں) تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ امیر المومنینؑ علیؑ ، اللہ کے نفسِ قائمہ ہیں۔ جس کے بارے میں اللہ قرآن میں فرماتا ہے: وَيُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفْسَهُ اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ علیؑ اللہ سے جدا ہیں، وہ جھوٹے ہیں ملعون ہیں، وہ کافر ہیں ان پر سب و شتم کرو ---[1]، (جب مولا علیؑ اللہ سے جدا ہی نہیں تو ان کی دو الگ حدود کیسے ؟)

امام صادقؑ فرماتے ہیں ، أنا شجرة من جنب الله وصلنا وصله [2]

میںؑ اللہ کے پہلو سے شجر ہوں، پس جو ہمؑ سے ملا وہ اللہ سے مل گیا ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ، وہ (اللہ) میراؑ ظاہر ہے اور میںؑ اس کا باطن ہوں، ہم میں کوئی فرق نہیں ---[3]

---

(1) مناقب الحق ص 36

(2) بصائر الدرجات الکبری

(3)کتاب، الطاعة متی تقوم الساعة ص 372

امام حسینؑ نے فرمایا ؛ از من بیرون خداوندی نیست (ام الکتاب) **فرمایا؛** مجھ سے باہر کوئی خدا نہیں ---

امیر المومنینؑ نے فرمایا ؛ میریؑ مرضی اللہ کی مرضی ہے، میریؑ اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے، میریؑ بات اللہ کی بات ہے میرا عمل اللہ کا عمل ہے، ہمؑ اللہ کا ظاہری وجود ہیں، ہمؑ ہی اللہ کا باطن ہیں، ہمؑ اللہ کی عزت اور اس کی شان ہیں، ہمؑ اللہ کی مشیت ہیں، ہماراؑ امر اللہ کا امر ہے، ہمؑ اللہ سے جدا نہیں، ہمیںؑ اللہ سے الگ تصور کرنے والا اللہ کا منکر ہے، کیونکہ اللہ کا وجود ہمؑ سے ہے، ہمؑ سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا --- اور محمدؐ و آل محمدؐ جدا نہیں ان کے فضائل در حقیقت اللہ کے فضائل ہیں ، رسولؐ اللہ نے فرمایا؛ یا علیؑ تیری فضیلت میریؑ فضیلت ہے اور میریؑ فضیلت اللہ کی فضیلت ہے (تفسیر نور الثقلین ج4) اللہ اور یہاں غلو کا گزر نہیں بھلا اس ہستی میں کیسے غلو ہو سکتا ہے جو ہر نام اور ہر صفت سے پاک اور بلند ہے --- اب ہم چند احادیث کا ذکر کرتے ہیں جو غلو کے معاملہ میں وارد ہوئیں ہیں ---

قال رسول الله، صنفان لا تناهما شفاعتی ،سلطان غشوم عسوف ، وغال فی الدین مارق منه غیر تائب ولا نازع[3]

رسولؐ اللہ نے فرمایا؛ دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہو گی، ایک تو ظالم اور غاصب حکمران --- اور دوسرا وہ شخص جو دین میں غلو کرنے والا ہے ، بغیر توبہ کے اور گناہ سے دست کشی اختیار کئے دین کے دائرہ سے نکل جانے والا ---

وضاحت؛ دین میں غلو کرنے والے کو میری شفاعت نصیب نہیں ہو گی --- آگے فرمایا، یعنی گناہ کے بعد جو توبہ نہ کرے وہ غالی ہے --

قال رسول الله ، صنفان من امتی لا نصیب لهما فِي الاسلام : الغلاة والقدرية (میزان الحکمت)

رسولؐ اللہ نے فرمایا؛ میریؑ امت کے دو قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کا دینِ اسلام میں کوئی حصہ نہیں ، ایک غالی اور دوسرے قدری ---

وضاحت ؛ غالی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں یہاں غلو کرنے سے مراد آل محمدؐ کی شان میں غلو مراد نہیں غلو مخصوص نہیں عام ہے کسی بھی شے میں غلو کرنے والا اسلام سے خارج ہے ---

اور وہ احادیث جن میں محمدؐ و آل محمدؐ کو رب ماننے سے منع کیا گیا ہے حالانکہ انہیں ذات قدسی صفات سے انؑ کا رب ہونا ثابت ہے پہلے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں --- ایسا کیوں ہے کہ کہیں منع کیا ہے کہ ہمیںؑ رب نہ کہو اور کہیں اپنی ربوبیت خود ہی بیان فرمائی ہے ---؟

اس کی چار وجوہات ہیں --- پہلی وجہ مصلحت -- دوسری وجہ تقیہ --- تیسری وجہ لوگوں کا نااہل ہونا --- اور چوتھی وجہ دفع کرنا ----

1- مصلحت

عَنْ مُوسَى بن أشيم قال : كُنتُ عِندَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُل عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتاب اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِهَا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَ بِهِ الْأَوَّلَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ حَتَّى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : تَرَكْتُ أَبا قَتَادَةَ بِالشَّامِ لا يُخْطِيءُ، فِي الْوَاوِ وَشِبْهِهِ وَجِئْتُ إِلى هذا، يُخْطِيُّ هذا الْخَطَاءَ كُلَّهُ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلافِ ما أَخْبَرَنِي وَأَخْبَرَ صَاحِبِي، فَسَكَنَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ تَقِيَّةٌ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَشْيَمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ : " هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُ أَوْ أَمْسِكَ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سوره ق (٣٩/٣٨) وَفَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمُ فَقَالَ : " مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا (سورة الحشر ٧ / ٥٩) فَمَا فَوَّضَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمُ فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا [1]

ابن اشیم کہتے ہیں کہ میں امام جعفر الصادقؑ کی خدمت میں تھا، کہ ایک شخص آیا اور قران کی ایک آیت کے متعلق پوچھا، آپؑ نے اسے جواب دیا تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا شخص آیا اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے اسے دوسرا جواب دیا، مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گویا کسی نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، میں نے اپنے دل میں کہا میں نے شام میں ابو قتادہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہؑ ہیں کہ انہوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا آپؑ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا، اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ از روئے تقیہ جواب دیے گئے ہیں --- اب مولاؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے ابن اشیم اللہ تعالی نے سلیمان بن داؤد کو دینوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا " یہ ہماری بخشش ہے چاہے کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اسے بغیر حساب

---

(1) الکافی کتاب الحجت، باب 51

روکے رہو " اور رسولؐ اللہ کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق اللہ فرماتا ہے؛ "جو تمہیں رسولؐ دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو" پس جس طرح (امر دین میں حکومت مطلقہ) رسولؐ اللہ کو اللہ نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہمیںؑ بھی کی ہے --

وضاحت؛ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں، ایک ہی آیت کے امامؑ نے 3 لوگوں کو الگ الگ جواب دیئے اور اس عمل میں امامؑ کی حکمت ہے حکیم کا کوئی عمل بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا--- پس محمدؐ وآل محمدؐ کی وہ احادیث جس میں الوہیت اہل بیت سے منع کیا گیا ہے ، اور وہ احادیث جس میں خود اپناً مقام ربوبیت ظاہر کیا ہے حکمت امامؑ میں سے ہے اور وہ حکمت آگے واضح ہو جائے گی ---

2۔ تقیہ !

عن عبيد بن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما سمعته مني يشبه قول الناس فيه التقية، وما سمعت مني لا يشبه قول الناس فلا تقية فيه [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، جب بھی مجھؑ سے کوئی ایسی حدیث سنو جو عام لوگوں کے قول کے مشابہ ہو تو سمجھ لو کہ اس میں تقیہ ہے ، اور جب ایسی حدیث مجھؑ سے سنو جو لوگوں کے قول کے مشابہ نہ ہو تو سمجھ لو اس میں کوئی تقیہ نہیں ہے --

قال محمد بن الحسين بن بابويه القمي رضوان الله عليه: إن أهل البيت لا يختلفون ولكن يفتون الشيعة بمر الحق، وربما أفتوهم بالتقية فما يختلف من قولهم فهو للتقية والتقية رحمة للشيعة. [2]

محمد بن حسین بن بابویہ قمی کہتے ہیں، بے شک اہل بیتؑ (کی احادیث) میں اختلاف نہیں، لیکن اہل البیتؑ شیعہ کے حق میں فتوی دیتے

---

(1) وسائل الشيعة ج ١٨ – الصفحة ٨٨

(2) بحار الأنوار ج ٢ الصفحة ٢٢٠

ہیں (یعنی آل محمدؑ وہ کہتے ہیں جو شیعہ کے حق میں بہتر ہو) انہوںؑ نے تقیہ کے ساتھ فتوی دیا ہے، جو آل محمدؑ کے قول میں بظاہر فرق ہے وہ انہوںؑ نے تقیہ کیا ہے، اور تقیہ انؑ کے شیعوں کے لیے رحمت ہے ---

عن ابي عمر الكناني قال : قال لى أبو عبد الله عليه السلام يا با عمرو ! أرأيت لوحدثتك بحديث او افتيتك بفتياثم جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فاخبرتك بخلاف ما كنت اخبرتك ، او افتيتك – بخلاف ذلك بأيهما كنت . تأخذ ؟ قلت : بأحدثهما وادع الأخر فقال : قد اصبت يا با عمرو الى الله الا ان يعبد سرا ، اما والله لئن فعلتم ذلك انه لخير لي ولكم، الى الله عزّ وجل لنا في دينه الا التقية.[2][1]

ابو عمرو کنانی کہتے ہیں، امام جعفر الصادقؑ نے مجھ سے فرمایا، اے ابو عمرو! اگر میںؑ تم سے کوئی حدیث بیان کروں یا تمہیں کوئی فتوی دوں اس کے بعد پھر تم میرے پاس آ جاؤ اور اسی بارے میں سوال کرو، اور میں تمہیں سابقہ بات کے برعکس کچھ کہوں، یا سابقہ فتوی کے خلاف فتوی دوں تو تم کس بات کو اختیار کرو گے (پہلی کو یا دوسری کو) میں نے عرض کیا، (آخری کو) جو نئی ہے ---

امامؑ نے فرمایا، ، تم ٹھیک کہتے ہو اے ابو عمرو! اللہ عزوجل کو بھی یہی بات زیادہ پسند ہے کہ اس کی عبادت مخفی انداز میں کی جائے --- اللہ کی قسم! اگر تم ایسا کرو گے تو یہ بات تمہارے لیے بھی بہتر ہوگی اور ہمارےؑ لیے بھی بہتر ہوگی، اللہ عزوجل نے ہمارے لیے دین میں تقیہ کو پسند فرمایا ہے ----

وضاحت: ملاحظہ فرمائیں ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، ہمیںؑ رب نہ کہو اور رب کہنے والے سے بے زاری کا اعلان کرتے ہیں--- اور کہیں خود اقرار کرتے ہیں، میںؑ ہی رب ہوں --- میںؑ رب الارباب ہوں --- یہ اختلاف نہیں تقیہ ہے اس تقیہ میں شیعوں کے لیے رحمت ہے، اگر صرف یہ احادیث ہوتیں کہ ہمؑ رب ہیں یا صرف الوہیت اہل البیتؑ پر ہی احادیث ہوتیں اور ان کے خلاف اگر اس کی ممانعت پر احادیث نہ ہوتیں تو مولاؑ کے چاہنے والوں کو قتل کر دیا جاتا وہ سکون سے نہ رہ پاتے پس ربوبیت سے منع کرنے والی روایات از رو تقیہ بیان کی گی ہیں اور جو فضائل کی احادیث ہیں ان میں تقیہ نہیں ہے --- یہ بات امامؑ کے اس عمل سے سمجھی جا سکتی ہے ---

---

(1) میزان الحکمت ح ۳۳۹۹ (2) الکافی، کتاب الایمان و الکفر باب التقیة

عَنْ سَعِيدٍ السَّمَانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلان مِنَ الزَّيْدِيَةِ فَقَالَ لَهُ: أَفِيكُمْ إِمَامٍ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، قَالَ: فَقَالَا، لَهُ: قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْكَ الشَّقَاتُ إِنَّكَ تُفْتِي وَتُقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَنُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَتَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ : مَا أَمَرْتُهُمْ بِهَذَا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ[1]

سعید کہتے ہیں میں امام جعفر الصادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی مولاؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے --- کیا آپ لوگوں میں سے کوئی مفترض الطاعت ہے (یعنی آپ میں کوئی ایسا شخص ہے جس کی اطاعت واجب اور لازم ہو؟) ---

امامؑ نے فرمایا، نہیں کوئی نہیں ہے --- انہوں نے کہا، ہمیں آپؑ کے ثقہ اور معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپؑ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں، اگر آپؑ کہیں تو ہم ان لوگوں کے نام بتا دیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں --- یہ سن کر امامؑ نے غضب ناک ہو کر فرمایا، ہمؑ نے انہیں ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا، جب ان دونوں نے آپؑ کو غصب ناک دیکھا تو وہاں سے چلے گئے ----

یہ بات تو ہر شیعہ مانتا ہے کہ امام جعفر الصادقؑ کی اطاعت لازم ہے لیکن امامؑ نے فرمایا ہمؑ نے انہیں ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا --- یہ امامؑ کی حکمت ہے امامؑ نے تقیہ فرمایا --- تقیہ مولاؑ کے چاہنے والوں کے لیے رحمت ہے ----

3۔ **نااہل افراد** ---

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عبد الله عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّصْدِيقُ لَهُ وَالْقَبُولُ فَقَطْ مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِ نَا سَتْرُهُ وصِيانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ [2]

---

(1) الکافی کتاب الحجت، باب؛ مَا عِنْدَ الا ئِمَّةِ مِنْ سَلَاحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتَاعِهِ

(2) الکافی کتاب، الایمان و الکفر ؛ باب، الکتمان

عبد الاعلی کہتے ہیں، میں نے امام جعفر الصادقؑ سے سنا، امامؑ فرما رہے تھے، ہمارےؑ امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی (صرف) تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے --- بلکہ چاہیے کہ ہمارےؑ معاملہ کو نااہلوں سے پوشیدہ رکھا جائے، ہماریؑ احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں ---

قال الأمام جعفر الصادق، لواجد ثلاثة رهط استودعهم العلم وهم اهل لذلك لحدثت بما لا يحتاج فيه الى نظر فى حلال ولا حرام وما يكون الى يوم القيمة. [1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اگر مجھے تین آدمی ایسے مل جائیں جنہیں میںؑ علم ودیعت کر سکوں اور وہ اس کے اہل بھی ہوں تو انہیں ایسی ایسی باتیں بتاؤں جن کی وجہ سے انہیں حلال اور حرام کے سمجھنے کے لیے مزید غور و فکر کی ضرورت ہی نہ پڑے، اور قیامت تک رونما ہونے والی تمام باتیں بھی بتا دوں ---

وضاحت، ملاحظہ فرمائیں محمدؐ و آل محمدؐ کی احادیث میں بظاہر فرق ہونے یا ظاہراً ایک دوسرے سے مختلف ہونے کی ایک وجہ لوگوں کا نااہل ہونا ہے --- اس حدیث سے اسے سمجھا جا سکتا ہے، زرارہ نے کہا میں مولا محمد باقرؑ کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس شیعوں کی کون سی احادیث ہیں؟ میں نے کہا، میرے پاس ان سے بہت چیزیں ہیں میں چاہتا ہوں انہیں آگ لگا کر جلا دوں، امامؑ نے فرمایا، کیوں! جو تمہیں اچھی نہیں لگتیں وہ مجھے لا دو --- پس مجھے آدمؑ کے متعلق خیال آیا تو آپؑ نے فرمایا، مالائکہ کو اس کا علم نہیں تھا جب انہوں نے کہا " کیا تُو اس میں ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور خون گرائے -- [3]

زرارہ اس وقت امامؑ کی احادیث کا نااہل تھا اس لیے اس نے کہا کہ دل چاہتا ہے انہیں آگ میں جلا دوں، جیسے وہ فرشتے نااہل تھے جو اللہ کے امر کو برداشت نہیں کر پائے اور اللہ عزوجل سے ہی کہنے لگے کہ کیا تو اسے خلیفہ بنائے گا جو فساد کرے گا ----

---

(1) بحار الأنوار ج 2 (2) میزان الحکمت ح ۳۳۹۵ (3) بصائر الدرجات الکبری

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہماریؑ حدیث صرف اسے پہنچاؤ جو اس کا اہل ہے [1] ---

قال جعفر الصادق یا معلی ان لنا حدیثا من حفظ علینا حفظه الله وحفظ علیه دینه ودنیاه یا معلی لا تکونوا اسراء فی ایدي الناس بحدیثنا ان شاؤا امنوا علیکم وان شاؤا قتلوکم. [2]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اے معلی ! ہماریؑ احادیث کی وجہ سے لوگوں کے ہاتھوں قیدی نہ بن جاو کیونکہ اگر لوگوں کا دل کرے گا تو وہ ہماریؑ احادیث پر ایمان لائیں گے --- اگر ان کا دل کرے گا تو وہ (ہماریؑ احادیث کی وجہ سے) تمہیں قتل کر دیں گے ---

پس یہ سب لوگوں کی نااہلی کی وجہ سے ہے ---- **عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ الْعِبَادَ بِكُنْهِ عَقْلِهِ قَطُّ، وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّا مَعَاشِرَ الأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ. [3]**

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، رسولؐ اللہ نے لوگوں سے کلام نہیں کیا مگر ان کی عقل کے مطابق، رسولؐ اللہ نے فرمایا، ہمؑ گروہ انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق کلام کرو ---

آل محمدؑ لوگوں کی عقل یعنی ان کی معرفت کے مطابق ان سے کلام کرتے ہیں --- اگر کوئی بلند عقل اور زیادہ معرفت والا مومن مولاؑ سے کوئی حدیث یا انؑ کی کوئی فضیلت پوچھے گا تو امامؑ اسے اس کی معرفت کے مطابق اپنے فضائل سنائیں گے، اگر کوئی کم عقل یا کم معرفت والا شخص مولاؑ سے یہی سوال کرے گا تو امامؑ اس کی عقل کے مطابق کلام کریں گے جتنا وہ برداشت کر سکتا ہے اسی لیے رسولؐ اللہ کو خود کو عام بشر کی طرح ظاہر کرنا پڑا کیونکہ لوگ بس اتنی ہی معرفت رکھتے تھے اس سے زیادہ برداشت نہ کر پاتے --- امام محمدؑ تقی نے فرمایا، کبھی رسولؐ اللہ کو اپنے آپؐ کو عام لوگوں کی سطح پر لانا پڑتا ہے [4]--- اسی لیے کہنا پڑا، میںؐ تمہاری طرح ایک بشر ہوں ---

---

(1) مختصر البصائر   (2) **(دلائل الامامة صفحة 136** مطبوعة نجف اشرف)

(3) الکافی، کتاب العقل و الجهل   **(4) تفسیر نور الثقلین ج 4**

جابرؒ بن یزید الجعفیؒ کہتے ہیں! مولا باقرؑ نے مجھے پچاس ہزار (50,000) احادیث بتائیں جن میں سے میں نے کسی کو ایک بھی نہیں بتائی، مولاؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! اگر تم نے یہ احادیث کسی کے سامنے پیش کیں تو روز قیامت میریؑ اور میرےؑ آباؤ اجدادؑ کی لعنت تجھ پر ہوگی اور ایک روایت میں ستر ہزار احادیث کا ذکر ہے ---[1]

پس ثابت ہوا کہ مولاؑ مومنین کو منع فرمایا کہ ہمیں رب نہ کہو --- پھر خود ہی فرمایا --- ہمؑ ہی رب ہیں اور اپنی الوہیت ظاہر کی --- یہ دو طرح کا کلام حکمت کے تحت ہے اور اس حکمت میں سے ایک لوگوں کی نااہلی ہے ان کی جہالت اور معرفت نہ ہونا ہے ، جابر الجعفی مولاؑ کا صاحب معرفت جلیل القدر صحابی ہے انہیں امامؑ فرما رہے ہیں، اگر تم نے یہ احادیث کسی کے سامنے کہی تو تم پر ہماریؑ لعنت ہو گی، کیونکہ امامؑ جانتے ہیں کہ نااہل اس امر کو برداشت نہیں کر پائے گا---

4۔ دِفع ---

قال الامام جعفر الصادق، من عرف من امرنا ان لا نقول الاحقاً فليكتف بما يعلم منا ، فان سمع منا خلاف ما يعلم فليعلم ان ذلك منا دفاع واختيار له. [2]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، جو شخص ہمارےؑ متعلق یہ جانتا ہے کہ ہمؑ حق کے سوا کچھ نہیں کہتے تو اسے اپنے اسی علم پر اکتفا کرنا چاہیے اور اگر ہمارےؑ متعلق اس کے خلاف سن لے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ہماریؑ طرف سے دفاع ہے اور اس کے لیے اختیار ہے ---

وضاحت، ایسا کیوں ہے کہ کہیں منع کیا ہے کہ ہمیںؑ رب نہ کہو اور کہیں اپنی ربوبیت خود ہی بیان فرمائی ہے ؟ اس کی چار وجوہات ہیں ، پہلی وجہ مصلحت -- دوسری وجہ تقیہ --- تیسری وجہ لوگوں کا نااہل ہونا --- اور چوتھی وجہ دفع کرنا ---- قارئین ان تمام وجوہات کو ملاحظہ فرما چکے ہیں ،کہ اس میں حکیمؑ کی کیا حکمت پوشیدہ ہے، ---

---

(1) رسالة فی التفویض ص 35

(2) بحار الأنوار ج 2 ؛ میزان الحکمت ح ۳۳۹۸

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: یاد رکھو! کسی بھی قوم کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا سخت مصیبت ہو سکتی ہے کہ وہ گمان کریں کہ وہ ایک گروہ (یعنی، آل محمدؐ) کی پیروی کر رہے ہیں، اور وہ ان کے فرمان کو قبول کر رہے ہیں، مگر اس کے باوجود وہ اپنے امامؑ کے امر و نہی کی پیروی نہ کریں (یعنی، جس کا امامؑ حکم دیا ہے اس سے نہ رکیں) اور انؑ (آل محمدؐ) کے اسرار کو دشمنوں کے سامنے نقل کریں، پھر ان کے دشمن ان کے باتیں سن کر ہمارےؑ پاس آئیں، اور کہیں کہ لوگ اس طرح کی روایت کر رہے ہیں، اور اس کے جواب میں ہمؑ یہ کہیں کہ ہمؑ ایسی بات کرنے والوں سے بیزار ہیں، اور یوں وہ (نا اہل کے سامنے راز بیان کرنے سے) ہماریؑ طرف سے بیزاری کے حق دار بن جائیں ----[1]---- حقیقت روشن دن کی مانند واضح ہو چکی ہے ---

علیؑ کے معاملہ میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہونگے:

جب مولاؑ کے فضائل و اسرار سمجھ سے باہر ہونے لگتے ہیں تو ایک حدیث پیش کی جاتی ہے، کہ علیؑ کے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہوں گے، ایک وہ جو بغض رکھے گا، اور دوسرا وہ ہلاک ہو گا جو علیؑ کی محبت میں حد سے بڑھ جائے گا، یہ حدیث سنا کر مومنین کو پریشان کیا جاتا ہے - اس حدیث کو ہم قرآن پر پیش کرتے ہیں، مولاؑ کا بھی حکم ہے، کہ جو حدیث قرآن کے خلاف جائے وہ ہماریؑ نہیں ہے، اسے دیوار پر دے مارو ----

قرآن کہتا ہے: وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ، اور وہ جو ایمان لائے، اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں --- (البقرہ 165)

مولا محمدؐ باقرؑ اور مولا جعفرؑ صادق اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت کے مصداق آل محمدؐ ہیں[2،3]

یعنی: ایمان والے آل محمدؐ سے شدید محبت کرتے ہیں، آل محمدؐ کی محبت اللہ کی محبت ہے، اور یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جو اللہ کی محبت میں حد سے بڑھ جائے وہ ہلاک ہو جائے؟ علیؑ کی محبت میں حد سے بڑھنے والی روایت قرآن کے خلاف ہے ---

---

(1) محب اهل البیت کون؟ (شیخ صدوق) (2) تفسیر نور الثقلین (3) تفسیر عیاشی

کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ علیؑ کی محبت اللہ کی محبت ہے، علیؑ کی وَلایت اللہ کی وَلایت ہے، علیؑ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ، علیؑ کا امر اللہ کا امر ہے ۔ تعجب ہے کہ اللہ کی محبت میں جو آگے نکل جائے وہ ہلاک ؟ اور غالی کافر ہے ؟ یہ اللہ کی محبت میں حد سے بڑھنا کیا ہے ؟ قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اللہ اور علیؑ میں کوئی فرق نہیں مولا علیؑ اللہ کا غیر نہیں ، کیا ہو اگر کوئی کافر مولا علیؑ محبت کرے؟

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں؛ اگر تمام آسمان اور زمین کے باشندے علیؑ سے بغض رکھیں تو اللہ ان سب کو اس بغض رکھنے کے سبب ہلاک اور جہنم واصل کرے، اور اگر تمام کفار علیؑ سے محبت کریں تو وہ علیؑ کی محبت کے باعث ان سب (کفار) کی عاقبت نیک کرے، پہلے تو ان کو ایمان لانے کی توفیق عطا کرے، اور پھر اپنی رحمت سے بہشت عنبر میں داخل فرمائے [1]

غور طلب بات ہے، اگر تمام آسمان اور زمین کے باشندے جن میں ایمان دار مسلمان معصوم فرشتے معصوم انبیاءؑ بھی شامل ہیں، اگر علیؑ سے بغض رکھیں تو اس بغض کی وجہ سے اللہ جہنم میں ڈال دے گا، اور اگر تمام کفار علیؑ سے محبت کریں تو مولاؑ فرماتے ہیں ، ان کی آخرت نیک ہے، پہلے ان کافروں کو علیؑ کی محبت کی وجہ سے ایمان کی توفیق دے، اور پھر اپنی رحمت سے بہشت عنبر میں داخل فرمائے

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں ؛ اے ابن عباس: اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیاءؑ و مرسلین علیؑ کے بغض پر جمع ہو جائیں، اگرچہ ایسا ہوگا نہیں، تو اللہ تمام کو جہنم کی آگ میں ڈال دے گا --- [2]

وباسناده عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لما خلق آدم ونفخ فيه من روحه عطس آدم فقال: الحمد لله فأوحى الله تعالى إليه: حمدتني عبدي! وعزتي وجلالي لولا عبدان أريد أن أخلقهما في دار الدنيا ما خلقتك، قال: الهي فيكونان مني؟

قال: نعم يا آدم ارفع رأسك. فانظر، فرفع رأسه فإذا مكتوب على العرش: لا إله إلا الله، محمد بني الرحمة، وعلي مقيم الحجة، من عرف حق علي زكى وطاب، ومن أنكر حقه لعن وخاب، أقسمت بعزتي أن ادخل الجنة من أطاعه وإن عصاني وأقسمت بعزتي أن ادخل النار من عصاه وإن أطاعني [3]

---

(1) تفسیر امام حسن عسکری ص 16 (2) بشارت المصطفیٰ (3) بحار الأنوار ج ۲۷ ص ۱۰

رسولؐ اللہ نے فرمایا، جب اللہ عزوجل نے آدمؑ کو خلق کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی تو آدمؑ کو چھینک آئی اور اس نے کہا الحمدللہ ---

پس اللہ نے آدمؑ کو وحی کی، میرے بندے (آدمؑ) نے میری حمد کی --- مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اگر میرے دو عبد نہ ہوتے جن کے لیے میں نے کائنات خلق کی ہے تو تجھے (آدمؑ کو) خلق نہ کرتا --- آدمؑ نے کہا، اے میرے اللہ کیا وہؐ مجھ سے ہوں گے ؟

اللہ عزوجل نے کہا، ہاں اے آدمؑ اپنا سر اٹھاؤ اوپر دیکھو تو اس نے اپنا سر اٹھایا اور دیکھا --- عرش پر لکھا تھا، لا الہ الا اللہ، محمدؐ میرے نبی اور رحمت ہیں، اور علیؑ حجت قائم کرنے والے ہیں --- جس نے علیؑ کے حق کو پہچانا وہ زکی اور پاک ہے، اور جس نے علیؑ کے حق کا انکار کیا وہ ملعون اور خبیث ہے --- مجھ عزوجل کو اپنی عزت کی قسم ! بے شک میں اسے جنت میں داخل کروں گا جو علیؑ کی اطاعت کرے گا پھر چاہے وہ مجھ اللہ کا گناہگار اور نافرمان ہی کیوں نہ ہو --- مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اللہ اسے ضرور جہنم میں پھینکوں گا جو علیؑ کا گناہگار اور نافرمان ہو چاہے وہ میرا اطاعت گزار ہی کیوں نہ ہو ---

قال ربنا سبحانه وتعالى في الحديث القدسي: أُقْسِمُ بِعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنِّيَ أَدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا وَإِنْ عَصَانِي، وَأُقْسِمُ بِعِزَّتِي وجَلَالِي إِنِّي أَدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَى عَلِيًّا وَإِنَّ أَطَاعَنِي [1]

حدیث قدسی ہے، اللہ کہتا ہے، مجھے میری عزت کی قسم مجھے میرے جلال کی قسم، میں (اللہ) اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کروں گا جو علیؑ کی اطاعت کرے گا خوا وہ میرا نا فرمان اور گناہگار ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں اس شخص کو ضرور بالضرور آگ (جہنم) میں داخل کروں گا جو علیؑ کی نافرمانی کرے اور اس کا گناہگار ہو گا چاہے کہ وہ میرا اطاعت گزار ہی کیوں نہ ہو ---

یہاں تو دنیا کی سوچ سے سارا معاملہ الٹ ہے ، وہ کافر جنتی اور ایمان دار ہو جائیں گے جو علیؑ سے محبت کریں ، اور اللہ انہیں جنت میں داخل کرے گا ، اور وہ لوگ جہنم میں جائیں گے جو علیؑ سے بغض رکھیں یا علیؑ کے گناہگار ہوں چاہے کتنے ہی بڑے توحیدی ہوں ---

---

(1) مصابيح الدجى الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية جلد 4 ص 191

اور عقل کے نہیں بلکہ دماغ کے مریض کیونکہ عقل کا تعلق امامؑ کی معرفت سے ہے، دماغی اور قلبی مریض کہتے ہیں کہ علیؑ کی محبت میں حد سے بڑھنے والے ہلاک ہونگے اور جہنمی ہیں ---- جبکہ علیؑ کی محبت ہی اللہ کی محبت ہے ----

یہ کیسا انصاف ہے؟ کہ علیؑ کا محب بھی کہتے ہو اور حد سے بڑھانے والی بات بھی کرتے ہو، کہ علیؑ کی محبت میں حد سے بڑھنے والا غالی یعنی کافر ہے، اور اس کے برعکس امامؑ فرماتے ہیں، علیؑ کی محبت کے سبب تمام کافر صاحب ایمان ہو جائیں --- جبکہ علیؑ کی محبت ہی اللہ کی محبت ہے، یہ نہیں کہ اللہ کی محبت الگ ہو اور محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت الگ --- اگر یہ حدیث واقع صحیح ہے کہ علیؑ کی محبت میں حد سے بڑھنے والا ہلاک ہوگا، تو اس حدیث کا صحیح ترجمہ میں کئے دیتا ہوں، اور وہ یہ ہے ----

<u>دو لوگ ہلاک ہوں گے، ایک وہ جو اللہ سے بغض رکھے اور دوسرا وہ جو اللہ کی محبت میں حد سے بڑھ جائے، اللہ کی محبت میں حد سے بڑھ جانے والا غالی ہے کافر ہے</u>؛ اللہ کی محبت کی کیا حد ہے؟ اللہ ہی بہتر جانتا ہے --- شب معراج اللہ مولا محمدؐ سے کلام کرتے ہوئے فرماتا ہے ؛

وليس لمحبتي غاية ولا نهاية [1]؛ میری (اللہ کی) محبت کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی کوئی انتہا ہے (اللہ کی محبت کی کوئی حد ہی نہیں تو بڑھانا کیا ہے؟

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جو تم سے پہلے ہلاک ہوا، اور جو ہمارے قائمؑ تک آئندہ ہلاک ہوگا، وہ ہماریؑ وَلایت کو ترک کرنے اور ہمارےؑ حق کا انکار کرنے کی وجہ سے ہوگا ----[2]

<u>علیؑ کے بارے میں تین آدمی ہلاک ہوں گے اور تین نجات پائیں گے</u>؛

ابو کھمس نے کہا: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میریؑ وجہ سے تین آدمی نجات پا جائیں گے اور تین آدمی ہلاک ہو جائیں گے، ہلاک ہونے والے یہ ہیں، (ہمیںؑ) لعن کرنے والا، اس کو سننے والا، اس بات کا اقرار کرنے والا ہلاک ہوگا، اور نجات پانے والے یہ ہیں: ہماراؑ محب، ہماراؑ دوست دار (مولاؑ کے دوستوں سے دوستی رکھنے والا) اور ان لوگوں سے دشمنی رکھنے والا جو ہمیںؑ دشمن رکھتے ہیں ---[3]

---

(1) میزان الحکمت ج2 ص 339 (2) نهاية الاكمال فيمابه تقبل الاعمال (3) تفسير فرات الكوفى صفحه 52

غالیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ کو شہید نہیں مانتے وہ ماتم نہیں کرتے فرش عزا نہیں بچھاتے، ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جب معرفت ہو جائے تو کسی بھی عمل کی ضرورت نہیں، معرفت کے بعد اس پر کوئی گناہ نہیں چاہے زنا کرے یا شراب پیے ---

محمدؐ و آل محمدؐ کے بارے میں عقیدہ ربوبیت رکھنے والا غالی نہیں ہو سکتا کیونکہ انؐ کی ربوبیت قرآن و احادیث سے ثابت ہے ----

<u>نہج البلاغہ میں امیر المومنینؑ سے بغض رکھنے کو جائز قرار دیا گیا ہے</u> ---

ملاحظہ ہو خطبہ نمبر 125 --- و سَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ: مُحِبٌّ مُّفْرِطٌ يَّذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ، وَ مُبْغِضٌ مُّفْرِطٌ يَّذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ، میرے ساتھ تعلق رکھنے والے دو قسم کے لوگوں کی آخرت برباد ہو جائیگی --- محبت کی حدود سے پار نکل جانے والا شخص جسے اسکی محبت باطل کی طرف گھسیٹ لے جائے --- اور بغض رکھنے میں حدود فراموش شخص جسے اسکا بغض باطل کی طرف گھسیٹ کر لے جائے ---

یہاں ہلاکت سے بچ جانے والوں پر سوال پیدا ہوتا ہے --- یعنی ، اول یہ کہ، ان بغض رکھنے والوں کو بھی ہلاکت سے محفوظ ماننا پڑے گا جن کو ان کا بغض حق کے خلاف یا باطل کی طرف نہ لے جائے --- اور دوسرا یہ کہ، درمیانہ درجہ کا بغض رکھنے والے بھی ہلاکت سے محفوظ سے محفوظ ماننا پڑیں گے --- ان دونوں جملوں کے الفاظ کا تقاضا ہے کہ ، **مولا علیؑ سے بغض رکھنا جائز مانا جائے** ---- اور یہ بات خارجیوں کے علاوہ کسی امتی کے لیے جائز نہیں ہے --- اور یہ متفقہ احادیث ہیں کہ مولا علیؑ سے ذرہ ذرہ برابر بغض بھی منافق اور جہنمی کی شناخت اور علامت بتائی گئی ہے --- (بیان الامامت ج 3 صفحہ 1748)

غلو کی تعریف بحکمِ امامؑ

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے ---- فسق، غلو، شک و شبہ ---

فسق کی شاخوں کا بتانے کے بعد مولاؑ غلو کے بارے میں فرماتے ہیں ، غلو کی چار صورتیں ہیں ---

1- تعمق بالرائے، یعنی: اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا، 2- پھر لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا پر جھگڑا کرنا 3- ذاتی مقاصد کو پہلے قلب و ذہن میں جما لینا، 4- کسی ایک حقیقت کو توڑ توڑ کر ٹکڑوں اور حصوں میں ترتیب دینا، پس جس نے ایسا کیا وہ حق تک نہیں پہنچ سکتا، اور وہ تاریکیوں میں ڈوبتا ہی چلا جائے گا، اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیر لے گا، اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا، اور ایک پریشان کن معاملہ میں پڑ جاتا ہے، اور جو شخص رائے میں نزاع پر قائم ہو جاتا ہے، اور اختلاف کرنے والوں سے بر سرپیکار ہوتا ہے، وہ اپنی حماقتوں میں شہرت حاصل کر لیتا ہے، اور اسے مسلسل ندامتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور جو شخص اپنے قائم کردہ تصورات کی حقانیت پر اڑ جاتا ہے، اس کے نزدیک غلط روش صحیح اور صحیح روش غلط ہو جاتی ہے، اور جو شخص مومنین کے لئے مقرر شدہ راہ سے ہٹ کر افتراق و انتشار کی راہ اختیار کرتا ہے، اس پر خود اس کا عمل درآمد ملامت کرتا ہے، اور راہ راست اختیار کئے بغیر اس کا بچ نکلنا ممکن نہیں رہتا[1]۔ یہ غلو کی تعریف ہے جو مولاؑ نے کی ہے۔ غلو کی اس تعریف کا نچوڑ مجتہد محمد احسن زیدیؒ نے یہ نکالا ہے کہ، انسان کا اپنی ذاتی یا جماعتی عقل و بصیرت اور رائے کو آخری اور حتمی اور یقینی فیصلہ کا ذریعہ سمجھ کر باقی تمام دلائل اور حقائق کو اپنی مرضی کے ماتحت رکھنا، قرآن اور رسولؐ کے کلام کو معیار بنانے کی بجائے اپنی رائے کو معیار بنانا، اور جو ان کی اپنی رائے ہو، اللہ اور رسول کو اس کے ماتحت رکھنا، اپنی رائے میں تبدیلی نہ کرنا، آیت و حدیث کے معنی و مفاہیم کو اپنی رائے کے مطابق بدل لینا، اور ان تبدیل کردہ مفاہیم پر اڑ جانا،

---

(1) الکافی، کتاب الایمان و الکفر، باب، دعائم الکفر و شعبہ

اور جو لوگ آیت یا حدیث کے حقیقی مفہوم پر توجہ کریں ان سے جھگڑنا اور اپنی رائے کی طرف داری میں اس حد تک پہنچ جانا

کہ مسلمانوں میں تفرقہ (شقاق، و خرق) پیدا ہوجائے، مزید تشریح میں آگے لکھتے ہیں غالی اپنی بنیاد میں مجتہد ہوتا ہے، اپنی رائے قائم کرتا ہے،

اور جو اس رائے پر بے چون و چرا عمل نہ کرے اسے اسلام سے خارج اور جہنمی جانتا ہے ----

اب یہ سوال بھی کیا جاسکتا ہے۔ احادیث میں مذمت کس کی آئی ہے؟

قال الصادق (عليه السلام): احذروا على شبابكم الغلاة لا يفسدوهم، فإن الغلاة شر خلق الله، يصغرون عظمة الله، ويدعون الربوبية لعباد الله، الغالي قد اعتاد ترك الصلاة والزكاة والصيام والحج، فلا يقدر على ترك عادته، وعلى الرجوع إلى طاعة الله (عز وجل) أبدا [1]

امام جعفر الصادقؑ غالیوں کی چند نشانیاں بتاتے ہوئے فرماتے ہیں ---

اپنے جوانوں کو غالیوں سے بچاؤ کہیں انہیں فاسد (الایمان) نہ کر دیں، بے شک غالی اللہ کی بد ترین مخلوق ہے ---- (کیوں؟)

کیونکہ--- وہ اللہ کی عظمت کو حقیر جانتے ہیں --- وہ اللہ کے بندوں کی ربوبیت کا دعوا کرتے ہیں --- غالی ترکِ صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ کے

عادی ہو گئے ہیں--- وہ کبھی بھی اللہ کی اطاعت کی طرف رجوع نہیں کرتے ----

مولا جعفر الصادقؑ نے غالیوں کی یہاں چار نشانیاں بتائی ہیں جن پر ہم مختصراً روشنی ڈالیں گے ----

1۔ غالی اللہ کی عظمت کو حقیر جانتے ہیں

لعنت ہو اس شخص پر جو اللہ کی عزت و عظمت کو کم جانے ایسا شخص کافر ملعون ہے، لیکن اللہ کی عزت اللہ کی عظمت کیا ہے؟

جسے غالی حقیر اور کم جانتے ہیں --- جس کی وجہ سے امامؑ نے غالیوں سے ملاقات کا منع فرمایا ہے اور ان پر لعنت کی ہے -- ہم پہلے

بہت سی احادیث پیش کر چکے ہیں لیکن پھر بھی یہاں چند احادیث پیش کرتے ہیں ----

---

(1) الأمالي – الشيخ الطوسي – الصفحة ٦٥٠

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، نحن عزة الله وكبرياؤه ؛ ہمؑ ہی اللہ کی عزت اور کبریائی ہیں [1]---

امیر المومنینؑ نے فرمایا، ؛ ہمؑ ہی اللہ کی عزت ہیں ہمؑ ہی اللہ کی شان ہیں، ہمؑ اللہ کی مشیت ہیں ---

غالی وہ ہے جو اللہ کی عظمت اللہ کی عزت کو حقیر جانتا ہے ، اور اللہ کی عزت عظمت علیؑ ہے، تو ثابت ہوا! کہ جو علیؑ کو حقیر جانے جو علیؑ کی عظمت میں قصر کرے وہی غالی ہے، یعنی وہی مقصر ہے ---

2 - غالی اللہ کے بندوں کے لیے ربوبیت کا دعوا کرتے ہیں

امامؑ نے غالی کی دوسری نشانی بتائی فرمایا ؛ غالی اللہ کے کسی بھی بندے کو ربوبیت کا درجہ دے دیتے ہیں --- اسے بندگی سے نکال کر ربوبیت میں لاتے ہیں --- لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، سوائے اللہ کے کسی کو اپنا رب نہ بناو (العمران 64)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ کی محفل میں عدی بن حاتم بھی موجود تھے -- وہ پہلے عیسائی مذہب کے پیروکار تھے، انھوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا -- یا رسول اللہؐ! ہم اپنے علماء کو رب تو نہیں مانتے تھے --- ؟

رسول اللہؐ نے فرمایا --- کیا ایسا نہیں تھا کہ وہ تمہارے لیے جو چاہتے تھے حلال کرتے تھے اور جو چاہتے تھے حرام کرتے تھے اور تم ان کی پیروی کرتے تھے ؟ جناب عدی بن حاتم نے کہا -- یا رسول اللہؐ ! ایسا تو ہم کیا کرتے تھے ----

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا! رب بنانے کا بھی یہی مفہوم ہے --[2]

مولاؑ نے فرمایا، غالی اللہ کے کسی بھی بندے کے ربوبیت کے قائل ہو جاتے ہیں، یعنی ان کے حلال کیے کو حلال مانتے ہیں، اور ان کے حرام کیے کو حرام مانتے ہیں، ان کی پیروی (تقلید) کرتے ہیں، یہی مفہوم ہے بندوں کو رب بنانے کا، جن عابدوں کا مولاؑ صادقؑ ذکر فرما

---

(1) حسين سيد الشهداء حقيقة بلا انتهاء ص 37

(2)تفسير نور الثقلين الجزء 2

رہے ہیں کہ غالی انہیں رب مانتے ہیں وہ حقیر مخلوق ہے، لیکن حقیقی عبدیت اور ہے--جو آل محمدؑ کو عبد کہا گیا ہے یہ عبدیت اور ہے

مقام عبدیت

قال الصادق علیہ السلام: حروف العبد ثلاثة، العين والباء و الدال، فالعين علمه بالله تعالى و الباء بونه عما سواء، و الدال دنوه من الله تعالى بلا كيف و لا حجاب [2،1]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ؛ " **عبد** " کے تین حروف ہیں: **عین** (ع) --- **باء** (ب)،---**دال** (د) --- ، **عین** (ع) سے مراد یہ ہے کہ **عبد** کو اللہ کا **علم** ہو --- **باء** (ب) سے مراد یہ ہے کہ **عبد** کو غیر اللہ سے **علیحدہ** ہونا چاہیے --- دال (د) سے مراد یہ ہے کہ عبد اور اللہ کے درمیان کوئی کیفیت اور حجاب نہیں ----

عبد وہ ہے جسے اللہ کا علم ہو ، عبد وہ ہے جو اللہ کے غیر کے سوا یعنی جو اللہ نہیں اس سے علیحدہ ہوتا ہے-- عبد اور اللہ کے درمیان نہ کوئی کیفیت ہوتی ہے نہ کوئی پردہ ہوتا ہے--- یہ مقام صرف اور صرف آل محمدؑ کا ہے ---

قال الامام جعفر الصادق ؛ العبودية جوهرة كنهها الربوبية، [3،4،5]

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا ؛ عبدیت ایسا جوہر ہے جس کا باطن ربوبیت ہے ---

پس ثابت ہوا کہ عبدیت ربوبیت ہے، اور ہم امیر المومنینؑ کی ربوبیت ثابت کر چکے ہیں --

---

(1) مصباح الشريعه ، تفسير نور الثقلين الجزء اول ؛

(2) کتاب المبین ج 1 ص 109

(3)پرواز در ملکوت ص 28

(4) مصباح الشريعه فی حقيقة العبوودية ،

(5) کتاب المبین ج1 ص 109

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : أَنَا عَبْدُ اللَّهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ وَأَنَا الصِّدِّيقَ الأَكْبَرُ، لا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلا كَذَّابٌ [1]

امیر المومنینؑ علیؑ نے فرمایا ؛ میںؑ اللہ کا عبد ہوں، اور اُس کے رسولؐ کا بھائی ہوں، میںؑ صدیق اکبر ہوں، میرےؑ بعد میرےؑ علاوہ اس کا دعوا کوئی نہیں کر سکتا سوائے جھوٹے کے --

مولا علیؑ فرما رہے ہیں، میرےؑ علاوہ کوئی عبد ہونے کا دعوا نہیں کرسکتا صرف وہ دعوا کرے گا جو جھوٹا ہے ---لہذا یہ عبدیت جس کا باطن ربوبیت ہے صرف محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے ہے--- علیؑ عبد ہو کر معبود ہے، جب علیؑ معبود ہوگا تو میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہوگا --

3 - غالی ترکِ صوم و صلوٰۃ ہیں

مولا صادقؑ نے غالیوں کی تیسری نشانی بتائی ہے کہ وہ نماز روزہ حج زکاۃ کے کو ترک کر چکے ہیں ، بلکہ اس ترک کے عادی ہو گے ہیں---

نماز تو سب پڑھتے ہیں لیکن صلات کوئی کوئی قائم کرتا ہے--- وہ حقیقی صلاۃ (نماز) کیا ہے جس کے سب تارک ہیں--- سب اس نماز سے دور بھاگتے ہیں--- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ مومنین کی صلاۃ ہوں، میںؑ ہی زکوٰۃ ہوں، میںؑ ہی حج ہوں--- غالی علیؑ کو ترک کرنے کے عادی ہو چکے ہیں --- غالی وہی ہے جو علیؑ کو چھوڑے ---

4- غالی اللہ کی اطاعت نہیں کرتے

جو اللہ کی اطاعت نہ کرے وہ غالی ہے--- امیر المومنینؑ نے فرمایا ؛ میریؑ وَلایت اللہ کی وَلایت ہے ، میریؑ شان اللہ کی شان ہے، میریؑ رضا اللہ کی رضا ہے، میریؑ اطاعت اللہ کی اطاعت ہے --- ثابت ہوا! جو علیؑ کی اطاعت نہ کرے وہ غالی ہے، در حقیقت، غالی ہی مقصر ہے اور مقصر ہی غالی ہے --- جس نے علیؑ میں شک کیا علیؑ کو چھوڑا اور علیؑ کے سوا کسی کو اپنا رب مانا وہی غالی بھی ہے اور مقصر بھی

---

(1) سنن ابن ماجة المجلد الأول ص 85 مطبوعہ بیروت لبنان

ہے۔۔ امیر المومنینؑ کی دو الگ الگ تاثیریں ہیں، ایمان علیؑ کی تاثیر ہے اور کفر و نفاق علیؑ کی دوسری تاثیر ہے ۔۔۔

ہم نے اس کتاب " سر الخفیات فی اسرار امیر المومنینؑ " کے مقدمہ میں **رسالہ تاثیر علیؑ** میں امیر المومنینؑ کی دو تاثیروں پر بات کی ہے۔

غالی خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی عبادت کرتا ہے ، ضروری نہیں کہ سجدہ والی عبادت کی جائے ۔۔۔

امامؑ فرماتے ہیں عبادت سے مراد اطاعت ہے، اطاعت ہی عبادت ہے، ہم ایسے لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں جو محمدؐ و آل محمدؐ کے علاوہ اپنے ہی جیسے انسان کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہی عبادت ہے ۔۔۔

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَاتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمُ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ؟ فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ مَا دَعَوْهُم إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَو دَعَوْهُمُ ما أجابُوهُمْ وَلكِنْ أَحَلُّو الهُمْ حَرَامًا وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لا يَشْعُرُونَ.

(الکافی باب تقلید)

ابو بصیر کہتا ہے میں نے امام جعفر الصادقؑ کے سامنے یہ آیت پڑھی " نصرانیوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور رہبانوں کو اپنا رب بنا لیا " اور اس کا امامؑ سے مطلب پوچھا! امامؑ نے فرمایا، نصاریٰ کو ان کے علما و رہبان نے اپنے نفس کی عبادت کی دعوت نہیں دی تھی، اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے، لیکن ان کے علماء نے یہ کیا کہ حلال کو حرام بتایا اور حرام کو حلال بتایا، پس انہوں نے اپنے علماء کی تقلید کی اس طرح لاشعوری طور پر ان کی عبادت کی ۔۔۔

امام رضاؑ ہمیں سکھانے کے لیے فرماتے ہیں، میںؑ تیری مخلوق سے تجھے مشابہ قرار نہیں دیتا ۔۔۔۔ اے محمد (راوی) جو ذات تم اپنے خیال میں لیتے ہو وہ اللہ کا غیر ہے ۔۔۔ پھر فرمایا ، ہمؑ آل محمدؐ ہیں، المنط الاوسط ہیں۔۔۔۔ **لا یدرکنا الغالی** ، غالی ہمارا ادراک نہیں کر سکتے، اور پیچھے آنے والے ہمؑ پر سبقت نہیں کر سکتے ۔۔۔ (اصول الکافی ، کتاب التوحید، باب، النَّهْيِ عَنِ الصَّفَةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ تَعَالَى)

غالی کبھی بھی محمدؐ و آل محمدؐ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتے ان کا ادراک ہی نہیں کر سکتے ۔۔ اور علیؑ کی شان میں غلو ہو ہی نہیں سکتا اور ہمارا غلو کرنا بھی علیؑ کا درک نہیں کر سکتا ۔۔۔ نطفہ کی پیدائش انسان کو چاہیے کہ وہ علیؑ کو سوچے نہیں بس تسلیم کرے ۔۔۔

- **شرک اور کفر**

لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہم مختصر عرض کرتے ہیں

شرک کی اقسام: (1) ذات میں شرک، (2) صفات میں شرک (3) اطاعت و عبادت میں شرک (4) امر میں شرک
(5) فعل میں شرک

شرک کرنے کے کی ایک شرط ہے وہ یہ کہ، دو الگ الگ ذات کا ہونا لازم ہے، ایک دوسرے کے غیر ہوں، یعنی جس کے ساتھ شریک کرنا ہے وہ الگ ہو اور جسے شریک کیا جا رہا ہے وہ الگ ہو، ورنہ شرک نہیں ہوتا مثال کے طور پر، سورج اور اس کی روشنی، جدا نہیں یعنی سورج اور اس کی روشنی دو الگ ذات نہیں ہیں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سورج روشنی کے ساتھ شریک ہے، یا روشنی سورج کے ساتھ شریک ہے، نہ سورج روشنی سے جدا ہے، نہ روشنی سورج سے جدا ہے، یہ مثال صرف بات آسان کرنے کے لیے تھی، ورنہ آل محمدؑ کو غیر پر قیاس نہیں کیا جاسکتا، جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ علیؑ اللہ کا غیر نہیں، جو غیر اللہ سمجھے اس پر امام زمانہؑ کی طرف سے لعنت وارد ہے، (پہلے ذکر ہو چکا ہے) مولاؑ اللہ کی قدرت ہیں اللہ کی تمام صفات علیؑ سے ہی ظاہر ہوتی ہیں، علیؑ ہی اللہ کا مقامِ ظہور ہے، علیؑ اللہ کا ظاہر اور باطن اور حقیقت ہے، جب علیؑ غیر اللہ نہیں تو اللہ کے ساتھ ملانے والا معاملہ ہی رد ہو جاتا ہے۔ علیؑ کو اللہ سے ملا دینے ولا معاملہ ایسا ہی ہے، جیسے اللہ کو اللہ سے ملا دینا، یہ ایک بے کار بات ہے مقصرین کی طرف سے ---

بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ علیؑ کو اللہ سے ملانے کی رٹ لگانے والے اپنی عقل کا نہیں، دماغ کا علاج کروائیں، وہ دماغی مریض ہیں

<u>ذات میں شرک</u>

لغت میں شرک کے معنی ہیں شریک ہونا، ساجھی ہونا، حصہ دار ہونا۔

ذات کا شرک یہ ہے کہ کسی بھی مخلوق کو اللہ کی ذات میں شریک ٹھہرانا ،اس کا ٹکڑا یا جزؤ قرار دینا اللہ کی بیٹیاں ، بیٹے بنانا اس کی بیوی بنانا اس کا کفو خاندان کنبہ قبیلہ بنانا یا کسی اور مخلوق کو اس کی ذات کا جز قرار دینا ، یا نظریہ تثلیث کا قائل ہونا جیسے عیسائی ، حضرت

عیسیٰؑ و مریمؑ اور اللہ تینوں مل کر ایک ذات ہیں، یہ ذات میں شرک ہے، یہ بظاہر ذات کے شرک کی تشریح ہے، جبکہ ایسا ہونا محال ہے، ہم نے دنیا کی پیش کی گئی بات پر نہیں بلکہ آل محمدؐ کے حکم کے مطابق عقیدہ رکھنا ہے چاہے دنیا جو کہے ---

لغت میں **ذات** کا مطلب ہے: وہ شے جو جاننے یا خبر دینے کے قابل ہو (المنجد) **ذات یعنی نفس** (القاموس)

"باب اسرار اسم اللہ" میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ذات کا تعلق ظہور سے ہے، جیسا کہ ذات کی تعریف سے بھی ثابت ہو رہا ہے، وہ شے جو خبر دینے کے قابل ہو ذات ہے، ذات موصوف ہے جس کا نام ہوتا ہے، بغیر نام کے کوئی ذات نہیں، اور مولاؑ فرماتے ہیں: ہر موصوف (ذات) شے ہے اور مخلوق ہے، اور خالق اشیاء غیر موصوف (ذات) ہے، یعنی وہ ذات نہیں ذات کا خالق ہے ---

جب اس پر ذات کا بھی ادراک نہیں تو ذات میں شرک کیا ہے؟

ذات کا شرک یہ ہے کہ، مولاؑ فرماتے ہیں: ہمؑ اللہ کے معنی ہیں ---[1] مولاؑ فرماتے ہیں کہ، میںؑ اللہ کی قائم و دائم رہنے والی ذات ہوں[2]۔ یہی ذات کا شرک ہے کہ علیؑ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے --- رسول اللہؐ نے فرمایا، علیؑ کا شرک اللہ کا شرک ہے ---[1]

قارئین باب اسرار اسم اللہ معنی اللہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اللہ کی ذات علیؑ ہے ---

قال امير المومنين، ياسلمان أني قلت ظاهري إمامي ووصي وباطني غيب لا يدرك، لأن ظاهري بالصورة النورانية وأنا غيب لا أدرك ولا أحاط ولا أحصر وأنا الظاهر بلا مثال والحاضر بلا زوال وأنا المنزه عن الصورة الجسمانية وعن التشبيه والتحديد ولا أحد انفرد بهذه الذات غيري [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، اے سلمانؓ! بے شک میںؑ نے کہا تھا، میراؑ ظاہر امام اور وصی ہے اور میراؑ باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن ہی نہیں، کیونکہ میریؑ ظاہری صورت نورانی ہے اور میںؑ غیب ہوں جس کا ادراک ممکن نہیں میراؑ احاطہ نہیں کیا جاسکتا ہے ---

---

(1) مشارق الانوار الیقین **(2) خطب النادره امير المومنين**

(3) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة ص 379

مجھے محدود نہیں کیا جا سکتا ، میںؑ بغیر کسی مثال کے ظاہر ہوں اور بغیر زوال کے حاضر ہوں، میںؑ جسمانی صورت سے پاک و منزہ ہوں ، میںؑ کسی بھی تشبیہ سے پاک ہوں میںؑ حد بندی سے پاک اور بلند ہوں ، اور اس اکیلی ذات میں میرےؑ سوا کوئی احد نہیں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کی بلند ترین ذات ہوں -- علیؑ کی ذات کا شرک ہی اللہ کی ذات کا شرک ہے کیونکہ اللہ کی ذات علیؑ ہے

مشرک وہ نہیں جو علیؑ علیؑ کرتا رہا، مشرک تو وہ ہوا جو علیؑ کو چھوڑ کر اللہ اللہ کرتا رہا (ولایت معصومینؑ ص 130، مولف حسن ظفر نقوی)

ذات کا مطلب ہے، وہ شے جو جاننے یا خبر دینے کے قابل ہو، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میریؑ معرفت اللہ کی معرفت ہے، جس نے مجھے پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا، اگر میںؑ کہہ دوں کہ اللہ نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ ثابت نہیں کرسکتی --- یہی ہے ذات کی خبر ، اور وہ علیؑ ہے --- اور ذات **نفس** ہے، اور امیر المومنینؑ اللہ کا نفس یعنی اللہ کی ذات ہیں ---

صفات ، امر اور فعل میں شرک

مولاؑ علیؑ کو خالق، رازق کہہ دیا جائے تو لوگ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں، شرک ہو گیا شرک ہوگیا، یہ تو اللہ کی صفت ہے تم نے علیؑ کو اللہ سے ملا دیا، اے کمبخت جا اپنی عقل کا نہیں دماغ کا علاج کروا عقل کا تعلق تو معرفت امامؑ سے ہے ---

مولا موسیٰؑ کاظمؑ فرماتے ہیں: اللہ نے مولا علیؑ کو اپنی صفات کے ساتھ موصوف کیا ہے[1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، **یا طارق الامام الھی الصفات**[2]، مولا علیؑ فرماتے ہیں، اے طارق، امامؑ اللہ کی صفات کا مالک ہوتا ہے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ہمؑ اللہ کی صفات ہیں- مولاؑ کا خالق کرنا ہی اللہ کا خالق کرنا ہے، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میںؑ ہی اللہ کا امر ہوں، لہذا یہاں شرک کی کوئی گنجائش نہیں، اور معصومؑ کا فعل اللہ کا فعل ہوتا ہے یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے --- لہذا یہ الزام بھی صرف ایک بکواس اور مقصرین کا جہالت بھرا حملہ ہے ---

---

(1) شرح خطبة البيان (محمد تقی مجلسی) ص 258

(2) مشارق الأنوار ، بحار الأنوار (حديث طارق)

اطاعت و عبادت میں شرک،

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: میریؑ اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے، اور الکافی میں یہ حدیث ہے اور ہم پہلے نقل کر چکے ہیں، مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، جس نے معنی کو چھوڑ کر اسم کی عبادت کی اس نے کفر کیا، اور اللہ کا معنی علیؑ ہے، مولاؑ فرماتے ہیں ، میریؑ عبادت سے ہی اللہ کی عبادت ہوتی ہے، الکافی میں حدیث موجود ہے --- امامؑ فرماتے ہیں ، ہمارےؑ ذریعے ہی اللہ کی توحید ہے، ہمارےؑ ذریعے ہی اللہ کی معرفت ہے اور ہمارےؑ ذریعے ہی اللہ کی عبادت ہے --- قارئین کرام پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں ، کہ اطاعت ہی عبادت ہے، اور علیؑ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے --- (مجھے نہیں لگتا کہ اس پر مزید کسی تفصیل کی ضرورت ہے، سب کچھ اوپر ثابت ہو چکا ہے)

احادیث اور قران میں کفر و شرک کیا ہے؟

وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفْتَرَىٰٓ إِثْمًا عَظِيمًا : اور جو اللہ کا شرک کرے گا اللہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا (النساء 48)

جابر انصاریؑ سے روایت ہے، کہ اس آیت کی تفسیر میں مولا محمدؑ باقرؑ نے فرمایا: اے جابرؓ! جو شخص علیؑ کی وَلایت میں اور اطاعت میں کسی کو شریک کرے گا، اللہ اسے نہیں بخشے گا ---[1]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: علیؑ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے، اور علیؑ کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک ہے [2] علیؑ پر ایمان لانے والا اللہ پر ایمان لانے والا ہے، علیؑ سے کفر کرنے والا اللہ سے کفر کرنے والا ہے، علیؑ کا انکار کرنے والا اللہ کا انکار کرنے والا ہے، علیؑ سے شرک کرنے والا اللہ سے شرک کرنے والا ہے[3]

وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ (زخرف 33)

اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی امت ہو جائیں گے تو جو لوگ رحمان سے کفر کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتیں چاندی

(1) تفسیر فرات (2) مشارق الامان ولباب حقائق الایمان ص 552 (3) مشارق الأنوار اليقين ص 86

کی بنا دیتے اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں ---

اس آیت کی تفسیر میں مولا سجاد فرماتے ہیں: اس سے مراد امت محمدؐی ہے، جو رسولؐ کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے، امامؑ کا انکار کرنے سے سب کافر ہوگئے، اگر اللہ چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو (اتمام حجت کے لئے) چاندی کا بناتا، لیکن امت محمدؐ کے لیے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے، اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضا مندی کی علامت ہے، اور یہ کہ کافر دولت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لڑکی دیتے نہ لیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی [1]

ابوذرؓ کہتے ہیں، مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: علیؑ کی وَلایت کا ترک کرنے والا ضالاً و مضلاً ہے (ضال و مضل، یعنی جو خود بھی گمراہ ہو دوسروں کو بھی گمراہ کرے) اور جس نے وَلایت کا انکار کیا وہ مشرک ہے --- [2]

زیارت جامع کبیرہ میں ہے، جس نے محمدؐو آل محمدؐ کی اتباع کی اس کا مقام جنت ماویٰ ہے، اور جس نے نافرمانی کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، جس نے آپؑ کا انکار کیا وہ کافر ہے، جس نے آپؑ سے جنگ کی وہ مشرک ہے -----

مولا باقرؑ فرماتے ہیں: جس نے علیؑ کو چھوڑا وہ کافر ہے، جس نے علیؑ کے ساتھ کسی کو قائم کیا وہ مشرک ہے [3]---

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: لوگوں کو ہماریؑ معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماریؑ طرف رجوع کرنے کا، ہماریؑ بات کو ماننے کا بھی، پھر فرمایا: اگر وہ لوگ روزہ رکھیں نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہمؑ سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے [3]---

مولاؑ فرماتے ہیں: امور دین میں داخل نہ دو، ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے، شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے، شک میں بہتری نہیں ہے شک تب تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو، اور جب یقین آ جاتا ہے تو پھر شک باقی نہیں رہتا [3]

---

(1) تفسیر فرات (2) تفسیر مرآۃ الأنوار (3) الکافی، کتاب الایمان و الکفر

مولا محمدؐ باقرؑ نے فرمایا: کفر شرک سے آگے ہے، اور اس سے زیادہ بڑا ہے، پھر مولاؑ نے ابلیس کے کفر کا ذکر کیا، جب اللہ نے سجدہِ آدمؑ کے لئے اس سے کہا، تو اس نے انکار کیا، پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں؟ جس نے اللہ کی نافرمانی کی جرت کی اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہانِ کبیرہ پر برآمد ہوا وہ کافر ہے جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کھڑا کیا وہ مشرک ہے [1]

قال رسول الله، من ناصب علياً حارب الله و من شك علي فهو كافر [2]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا، جس نے علیؑ سے دشمنی کی بغض رکھا تو اس نے اللہ سے جنگ کی --- اور جس کسی نے بھی علیؑ میں شک کیا تو وہ کافر ہے ---

إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (الانسان 3)

یقیناً! (ہم) نے اس کو سبیل (راستہ) کی طرف ہدایت کی، اب وہ چاہے شکر کرے یا کفر---

اس آیت کی تفسیر میں مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر اس (انسان) نے سبیل اللہ کو اختیار کیا تو وہ شاکر ہے --- اور جس نے سبیل اللہ کو ترک کیا وہ کافر ہے ---[1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا سبیل اللہ، میںؑ اللہ کی سبیل ہوں، یعنی علیؑ کو ترک کرنے والا کافر ہے ---

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ جہالت، کفر، شرک اور ضلالت کی موت مرا[3]

مولا محمدؐ رسول اللہ نے فرمایا: اے حذیفہ! میرےؐ بعد علیؑ تم لوگوں پر اللہ کی حجت ہیں، علیؑ کا کفر اللہ کا کفر ہے، علیؑ کا شرک اللہ کا شرک ہے، علیؑ میں شک اللہ میں شک ہے، علیؑ میں الحاد اللہ میں الحاد کرنا ہے، علیؑ کا انکار اللہ کا انکار کرنا ہے ---

---

(1) الکافی، کتاب الایمان و الکفر

(2) تفسیر مرآة الانوار ص 21 مطبوعہ قم

(3) کمال الدین و تمام النعمة جلد 2

علیؑ پر ایمان لانا اللہ پر ایمان لانا ہے --- یہؑ تمہارے رسولؐ کا بھائی ہے، وصی ہے، یہؑ میریؐ امت کا امامؑ ہے --- علیؑ اللہ کی جبل متین ہے اور عروۃ الوثقیٰ ہے ---[1]

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں ، جو ہمارےؑ مقام کا دعویٰ کرے، یعنی امامت کا دعویٰ کرے وہ مشرک ہے --[2]

مولاؑ صادقؑ فرماتے ہیں: جس نے معنی کو چھوڑ کر اسم کی عبادت کی اس نے کفر کیا، اور جس نے اسم اور معنی دونوں کی عبادت کی اس نے کفر کیا، اور دونوں کی عبادت کی، اور جس نے معنی کی عبادت کی تو یہ توحید ہے ---[3]

وضاحت، مولاؑ کا حکم ہے، جو معنی کی عبادت نہ کرے وہ کافر ہے --- اور مولاؑ فرماتے ہیں: **نحن معنی اللہ** ہمؑ اللہ کے معنی ہیں، پتہ چلا جو علیؑ کی عبادت نہ کرے وہ----؟

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: ہماریؑ محبت ایمان ہے، اور ہمؑ سے بغض رکھنا کفر ہے --- (تفسیر فرات الکوفی)

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: علیؑ کی وَلایت کا انکار کرنے ولا بت کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے --- (بصائر الدرجات الکبری ج 2)

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: جس نے علیؑ کو پہچان لیا وہ مومن ہے، جس نے انکار کیا وہ کافر، جو انؑ سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے، اور جس نے انؑ کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے --- (الکافی، کتاب الحجت)

مولا صادقؑ سے پوچھا گیا: مولاؑ ! کم سے کم وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے ؟

فرمایا: جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض رکھا --- (الکافی، کتاب الایمان و الکفر)

جو اپنی رائے سے اپنا قیاس کر کے محبت اور بغض رکھے وہ مشرک ہے، جو بھی مومن کو غالی کہے اور پھر دل میں اس کے خلاف کدُورَت رکھے وہ مشرک ہے، کیونکہ اس نے اپنی عقل سے قیاس کر کے غالی کہا اور دشمنی کی ---

---

(1) البرھان فی تفسیر القرآن جلد 1 (2) الغیبہ (نعمانی) (3) الکافی کتاب التوحید

فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا (الکھف 110)

ترجمہ: تو عمل کرنے والے صالح عمل کریں، اور کسی کو اپنے احد رب کی عبادت میں شریک مت کریں۔

اس آیت کی تفسیر میں مولا جعفر صادقؑ فرماتے: العمل الصالح آئمہؑ کی معرفت ہے، اپنے احد رب کی عبادت میں کسی کو شریک مت کرو، کا مطلب ہے،(رب) علیؑ کو ماننا ہے ، اور اس (علیؑ) کی خلافت میں کسی کو شریک نہ کرو ---- (الکافی ، کتاب الحجت)

وضاحت؛ مولاؑ فرماتے ہیں ، جو علیؑ کی وَلایت و اطاعت میں کسی کو شریک کرے گا اللہ اسے نہیں بخشے گا، علیؑ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے اور علیؑ کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک ہے علیؑ پر ایمان لانے والا اللہ پر ایمان لانے والا ہے، علیؑ سے کفر کرنے والا اللہ سے کفر کرنے والا ہے، علیؑ کا انکار کرنے والا اللہ کا انکار کرنے والا ہے، علیؑ سے شرک کرنے والا اللہ سے شرک کرنے والا ہے، ولایت کا ترک کرنے والا مشرک ہے ---- بات واضح ہے کہ مولاؑ فرماتے ہیں ، ہمؑ اللہ کا ظاہر ہیں ہمؑ اللہ کا باطن ہیں، ہمؑ اللہ کا معنی ہیں ---

اور یہ ثابت ہوا کہ علیؑ کا شرک ہی اللہ کا شرک ہے، علیؑ کا انکار ہی اللہ کا انکار ہے، کیونکہ علیؑ اللہ کا ظاہر ہے جو ہم دیکھتے اور سمجھتے اور سوچتے ہیں ، یہی سے اللہ کی صفات کا اظہار ہوتا ہے، تعجب ہے ان پر جو علیؑ کے فضائل سن کر مومنین کو غالی، مشرک، کافر جیسے القابات دیتے ہیں، جبکہ مولاؑ کی اس حدیث کہ: اپنی رائے و قیاس آرائی سے کسی سے محبت اور بغض رکھنے والا مشرک ہے، کے مطابق یہ فتوی دینے والے خود ہی کافر مشرک غالی ٹھرے ، محمدؐ و آل محمدؐ پر ایسی کسی شے کا ادراک نہیں ۔ انؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے۔

مولاؑ فرماتے ہیں: جسے میںؑ ملا اسے اللہ ملا ، جس نے مجھے پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا، تم جہاں بھی اللہ کو تلاش کرو گے وہاں مجھ (علیؑ) کو ہی پاؤ گے ----

امام محمد باقرؑ سے سوال کیا گیا، شرک کی وہ کون سی کم سے کم حد ہے جس سے انسان مشرک بن سکتا ہے --- امامؑ نے فرمایا، جو شخص گٹھلی کو کہے کہ کنکری ہے اور کنکری کو کہے کہ گٹھلی ہے اور اس پر اپنا دین قائم کر لے (یعنی اپنی رائے سے کسی سے محبت اور نفرت کرے تو وہ مشرک ہے) (میزان الحکمت، الکافی)

- **قائمؑ آل محمدؐ**

مولا محمدؑ تقی سے پوچھا گیا: (آخری امامؑ) قائمؑ کو قائمؑ کیوں کہتے ہیں؟

فرمایا: اس لیے کہ وہؑ اس وقت قیام کریں گے جب انؑ کا ذکر مٹ چکا ہو گا، اور انؑ کی امامت کے ماننے والوں کی اکثریت اپنے مذہب سے دور ہو چکی ہوگی --- پھر پوچھا گیا، قائمؑ کو منتظر کیوں کہتے ہیں؟ --- فرمایا: کیونکہ انؑ کی غیبت کی مدت طویل ہوگی، اور مخلص لوگ قائمؑ کے خروج کا انتظار کریں گے، اور شکی لوگ انؑ کا انکار کریں گے، منکر مذاق اڑائیں گے اور جھٹلائیں گے اور عجلت پسند لوگ ہلاک ہوں گے، صرف (وَلایت پر) ثابت قدم نجات پائیں گے --- [1]

- **امامؑ کی غیبت میں مومن کیا کرے؟**

مولا صادقؑ نے فرمایا: لوگوں پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب ان سے ان کا امامؑ پوشدہ (غیب) ہوگا --- پوچھا گیا مولاؑ اس وقت کے لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟--- فرمایا: (قائمؑ کی غیبت میں مومن) اپنے عقیدے پر قائم رہیں، یہاں تک کہ ان کے لیے حقؑ (امامؑ) ظاہر ہو جائے[1]

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: جب (قائمؑ غیبت میں ہوں) اور امامؑ تمہیں نہ مل سکے تو پھر ان ہی احکامات پر عمل کرتے رہنا جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہوں، یہاں تک کہ تمہارے لیے امر ظاہر ہو جائے ---[2]

مولا موسیٰؑ کاظم نے فرمایا، جب گیارہویں امامؑ کا بیٹاؑ غائب ہو جائے ، تو اللہ کے واسطے ! اپنے دین کو بچائے رکھنا، اس دوران (یعنی غیبت کے دوران) کوئی چیز تمہیں تمہارے دین سے دور نہ کرنے پائے ---[1]

مولا محمدؑ باقرؑ فرماتے ہیں: اے گروہ شیعہ! تمہیں خالص کیا جائے گا اور حالت یہ ہو گی کہ جیسے کوئی شخص آنکھ میں سرمہ لگاتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ آنکھ میں کوئی چیز گئی ہے لیکن جب سرما غائب ہوتا ہے تو پتہ بھی نہیں چلتا، اسی طرح! صبح ہو گی تو آدمی محسوس

---

(1) كمال الدين و تمام النعمة جلد 2 (2) بحار الأنوار ج 11 ص 672 (3) الغيبه (الطوسی)

کرے گا کہ وہ ہماریؑ شریعت پر ہے، لیکن شام ہوگی تو وہ اس سے نکل چکا ہوگا اور اسے علم تک نہ ہوگا ---[1]

مولا محمدؐ باقرؑ فرماتے ہیں: ظہورِ قائمؑ میں جلدی کے خواہش مند ہلاک ہوئے، اور مقربین نے نجات پائی، بے شک! قلعہ اپنے سہاروں پر قائمؑ رہتا ہے، کوئی شک نہیں کہ اس غم و اندوہ کے بعد عجیب فتح کا نظارہ دیکھنے میں آئے گا ---[2]

- **قائمؑ کا انتظار کرنے والے**

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اس حالت میں مرے کہ وہ امامؑ زمانہ کی آمد کا منتظر ہو تو اس کا مرتبہ ایسا ہے جیسے وہ قائمؑ کے ساتھ ان کے خیمہ میں موجود ہو، نہ صرف یہ بلکہ اس نے مولا محمدؐ رسول اللہ کے ساتھ مل کر تلوار سے جہاد کیا ---[3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: افضل عبادت قائمؑ کے ظہور کا انتظار ہے ---[3]

مولا سجاد فرماتے ہیں: جو شخص قائمؑ کی غیبت میں ہماریؑ وَلایت پر ایمان رکھ کر ثابت قدم رہے گا اللہ اسے شہداء بدر و احد کے مرتبہ کے ایک ہزار شہداء کا اجر عطا فرمائے گا ---[4]

مولا سجادؑ فرماتے ہیں: مولا محمدؐ رسول اللہ کے اوصیاءؑ میں بارہویں وصیؑ کی غیبت طویل ہوگی، اُنؑ کی غیبت کے زمانے میں جو لوگ انؑ کی امامت کے قائل ہوں گے، اُنؑ کے ظہور کے منتظر ہوں گے وہ ہر زمانے کے لوگوں سے افضل ہوں گے، کیونکہ اللہ ان (غیبت کے مومنین) کو ایسی عقل و فہم اور معرفت عطا فرمائے گا کہ ان کے نزدیک غیبت بھی مشاہدہ کی طرح ہوگی (یعنی غیبتِ امامؑ میں بھی ان کے عقائد و معرفت ایسی ہو گی کہ وہ دوران غیبت بھی امامؑ کا دیدار کر رہے ہیں) اور اللہ انہیں بھی وہی درجہ عطا فرمائے گا جو درجہ رسول اللہؐ کی معیت میں رہ کر تلور سے جہاد کرنے والوں کو حاصل ہے، وہ لوگ واقعی مخلص اور ہمارےؑ سچے شیعہ ہوں گے، وہ لوگ در پردہ اور علانیہ

---

(1) الغیبہ (طوسی) (2) الغیبہ (النعمانی) (3) کمال الدین و تمام النعمۃ ج 2

(4) کمال الدین و تمام النعمۃ ج 1

دونوں طرح اللہ کے دین (علیؑ) کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے، انتظارِ فرج و کشادگی تو از خود سب سے بڑی فَرج و کشادگی ہے --- [2]،[1]

- **انتظار کی تفسیر**

انتظار کیا ہے؟ انتظارِ ظہور امامؑ زمانہ کہ جس کی اتنی فضیلت ہے اور یہ بالاترین عبادت ہے کہ کوئی عبادت بھی اس انتظار جتنی اہمیت کی حامل نہیں ہے، انتظار کا کیا مطلب ہے؟ --- انتظار دو عناصر یا اجزا سے مرکب ہے، (ان میں سے) ایک منفی اور دوسرا مثبت ہے - مثال کے طور پر جب میں کہتا ہوں کے میں اپنے اس بیمار کی شفا یابی کے انتظار میں ہوں تو اس انتظار کے کیا معنی ہیں؟ (اس میں ایک پہلو) نفی کا ہے اور دوسرا اثبات کا --- منفی یہ ہے کہ میں اس بیمار کی (حالیہ) ضیعت سے تکلیف میں ہوں، اور مثبت یہ ہے کہ میں اس کی سلامتی چاہتا ہوں --- پس انتظار بیماری کی نفی اور سلامتی کا تقاضہ کرتا ہے، اگر ہم بیمار کی بیماری پر راضی ہوجائیں تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی سلامتی کے منتظر ہیں، ہم اس چیز کے منتظر ہیں کہ فلاں جنگ اسلام اور مسلمانوں کے نفع میں ختم ہو، انتظار کے معنی کیا ہیں؟ --- یعنی میں موجودہ حالات سے خوش نہیں ہوں اور اس سے مختلف حالات کا خواہاں ہوں، امامؑ زمانہ کا انتظار کرنے کے بھی یہی معنی ہیں، یعنی میں دنیا کی موجودہ حالت سے خوش نہیں ہوں اور دوسری حالت کا طلب گار ہوں، میں ظلم و جور، بے عدالتی، اور حق کشی سے بیزار ہوں، میں حرام خوری، غیبت کرنے اور تہمت لگانے سے بیزار ہوں، میں تو عدل و عدالت، پاکیزگی، تقویٰ، کا خواہاں ہوں، عدالت کے معنی اُن کے نفی اور ان کا اثبات ہے، جب میں کہتا ہوں کہ میں آپؑ کے امر کا منتظر ہوں تو کیا سچ کہتا ہوں؟ کیا میں ان تمام آلودگیوں سے جنہوں نے آج کی دنیا کو تاریک کر رکھا ہے میں باز ہوں؟ [3]

---

(1) کمال الدین و تمام النعمة ج 1 (2) بحار الأنوار ج 11 ص 647

(3) مختصر شرح زیارت جامعه کبیره ص 66

کیا میں اس دنیا والوں سے بیزار ہوں کہ جہاں غیر امامؑ خود کو امام کہلاتا ہے؟ جہاں اللہ کے دین میں قیاس آرائی اور فتوے دیے جاتے ہیں؟ جس بارے میں امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: دین میں فتویٰ دینے والے علماء سے انتقام لیا جائے گا ہلاکت ہو ایسے علماء کے لیے ان کے پیرو کاروں کے لئے، کیا دین ناقص تھا کہ انھوں نے اسے مکمل کر دیا؟ یا اس میں کجی تھی جسے انہوں نے درست کر دیا؟ یا لوگوں نے مخالفت کا ارادہ کیا تھا, پس اب انھوں نے اطاعت کی ہے؟[1]

کیا میں اس انتقام کا منتظر ہوں؟ کیا میں ان حالات سے بیزار ہوں جس میں اللہ کے دین میں من پسند کی تبدیلی کی جا رہی ہے ؟ اگر میں سچ بول رہا ہوں تو ایک حقیقی و واقعی منتظر ہوں ۔ میں انتظار کر رہا ہوں کہ وہؑ آئے اور اس حالت کو بدل دے ۔ اور اپناؑ دین قائم کرے۔

- **قائمؑ کے لیے احترام میں کھڑا ہونا**

مولا صادقؑ سے پوچھا گیا کہ لفظ قائمؑ جو حجتؑ آل محمدؐ کا لقب ہے، کے ذکر کے وقت کھڑے ہونے کا کیا فلسفہ ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: چونکہ آپؑ کی غیبت بہت طویل ہے، لہذا آپؑ اس شخص کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو آپؑ کو اس (قائمؑ) لقب کے ساتھ یاد کرتا ہے، یہ لقب آپؑ کی حکومت کی اور آپؑ کی غربت پر حسرت کی خبر دیتا ہے، اور یہ تعظیم کا طریقہ ہے کہ جب مولاؑ اپنی نگاہ شریف سے بندہ کی طرف دیکھے تو اسے کھڑا ہو جانا چاہیے، اور اللہ سے آپؑ کی کشائش میں عجلت کی دعا کرنا چاہیے ---[2،3]

- **مولا صادقؑ اور قائمؑ**

سدیر صیرفی کہتا ہے، میں اور مفضل، اور ابان بن تغلب ، ہم مولا جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو ہم نے دیکھا کے مولاؑ خاک پر بیٹھے تھے، مولاؑ نے کپڑوں پر خیبری چادر زیب تن کر رکھی تھی اس کی جیب نہ تھی اور اس کے بازو چھوٹے تھے مولاؑ کسی پسرِ مردہ ماں کی طرح سے رو رہے تھے ، اور آنکھوں سے اشکوں کی برسات جاری تھی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور مسلسل یہ فرما رہے تھے ---

---

(1)خطب النادرہ امیر المومنین (2) منتخب الاثرباب سوم فصل دھم (3) کتاب، اثبات دعا تعجیل

تیریؑ غیبت نے میریؑ نیند اڑا دی ہے اور میرےؑ دل کا سکون لوٹ لیا ہے اے میرےؑ سردارؑ ---!

آپؑ کی غیبت نے میرےؑ مصائب کو تسلسل دیا ہے، ایک کے بعد ایک کی گمشدگی اور جمیعت و تعداد کے خاتمہ سے میرا درد بڑھ گیا ہے، اب میرےؑ آنسو تھمنے کا نام نہیں لیتے اور میرےؑ سینے سے چیخیں اٹھ رہی ہیں ---

سدیر کہتے ہیں، جب ہم نے امامؑ کی یہ حالت دیکھی تو ہمارے عقول اُڑ گئے، اور اس مصیبت کو دیکھ کر ہمارے دل پھٹ گئے، ہمیں گمان ہوا کہ آپ پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے، ہم نے کہا مولاؑ کس حادثے کی وجہ سے آپؑ کی آنکھیں برس رہی ہیں اور آپؑ کی یہ حالت کیوں ہوگی ہے؟[1] (مولاؑ نے پھر قائمؑ کی غیبت کے بارے میں فرمایا، حدیث بہت طویل ہے، یہاں نقل نہیں کی جاسکتی میں نے شروع کا حصہ لیا ہے)

بیان، مولا صادقؑ مولا قائمؑ کے بارے میں فرما رہے ہیں! اے مجھ جعفر صادقؑ کے سردار تیریؑ غیبت نے میریؑ نیند اُڑا دی ہے، مولا صادقؑ خود علیؑ ہیں مگر فرما رہے ہیں، قائمؑ مجھ جعفر صادقؑ کا سردار ہے، اور اس سردارؑ کے انتظار میں قلبِ صادقؑ بے چین ہے، یاعلیؑ اپنے دل کے سکون کے لیے قائمؑ کو ظاہر فرما --- مولا صادقؑ سے سوال کیا گیا، کہ کیا قائمؑ آل محمدؐ ظہور فرما چکے ہیں؟

تو مولاؑ نے فرمایا: نہیں: اگر میںؑ (جعفر صادقؑ) انہیںؑ پالوں تو ساری زندگی انؑ (قائمؑ) کی خدمت میں گزاردوں---[2]

- **لشکرِ قائمؑ**

قائمؑ کے لشکر تین طرح کے ہوں گے، فرشتے، مومن، اور رعب[1]۔ جب قائمؑ ظہور کریں گے تو مومن کی قبر میں یہ پیغام بھیجا جائے گا، کہ جس کا تجھے انتظار تھا اس کا ظہور ہو چکا ہے، اب اگر تو چاہے تو انؑ (قائمؑ) کے ساتھ ملحق ہو جا،[2] ان کے لیے آسمان سے جنگی تلواریں نازل ہوں گی، اور ان (تلواروں) پر اس کے مالک کا نام مع ولدیت لکھا ہو گا، ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہونگے، اور ہر کلمے سے ہزار کلمے برآمد ہوں گے[1] قائمؑ کے ساتھی اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ہونگے اور اصحابِ طالوت کی تعداد میں جو کہ تین سو تیرہ آدمی تھے، قائمؑ کے

---

(1) الغیبہ (طوسی) (2) الغیبہ (النعمانی)

اصحاب شیر کی طرح ہوں گے جو اپنے جنگلوں سے نکلے ہوں، جیسے کہ لوہے کے تختے اگر وہ مضبوط ٹھوس پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹانا چاہیں تو باآسانی ہٹا دیں گے، وہی اللہ کی کماحقہ توحید سے آشنا ہونگے ، جمعہ کے دن صلاۃ قائم کی جائے گی اسی گھڑی عیسیٰؑ بن مریمؑ آسمان سے اتریں گے اور قائمؑ کی بیعت کریں گے، اس وقت عیسیٰؑ کو کانے دجال کے قتل کے لئے خلیفہ بنایا جائے گا، پھر عیسیٰؑ مہدیؑ کے لشکر کے امیر بن کر نکلیں گے، اور دجال کو قتل کر دیں گے۔۔۔[1]

اللہ نے سمندر کے پیچھے ایک اور جہاں بسایا ہے جس کی مسافت سورج کی مسافت سے چالیس دن ہے اس میں ایک مخلوق ہے جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتی، اور نہ ہی وہ ابلیس کو جانتے ہیں، اور نہ ہی اس کی خلقت کا علم رکھتے ہیں، ہمؑ ان سے جب بھی ملتے ہیں تو وہ ہمؑ سے اپنی ضروریات کے بارے میں پوچھتے ہیں، وہ ہمؑ سے (قائمؑ کے لیے) دعا کے بارے میں پوچھتے ہیں ہمؑ انہیں تعلیم دیتے ہیں، اور وہ ہمؑ سے ہمارےؑ قائمؑ کے بارے میں پوچھتے ہیں اور وہ بہت زیادہ عبادت اور کوشش کرتے ہیں، اگر تم ان کو دیکھ لو تو تمہیں اپنے اعمال حقیر دکھائی دیں، ان میں سے ایک آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو ایک مہینہ اپنا سر سجدے سے نہیں اٹھاتا، ان کا کھانا تسبیح ہے ان کا لباس ورق ہے ان کے چہرے نور سے روشن ہیں، ان کے پاس ہمارے لوہے کے علاوہ، لوہے کی تلوار ہیں اگر وہ کسی کو تلوار ماریں تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیں، ان کے ساتھ مل کر قائمؑ، ہند، دیلم، کرک، ترک، روم، بربر، جابرسا سے لے کر جابلقا تک جنگ کریں گے، اور یہ دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں ہے، وہ لوگوں کو اللہ اور اسلام کی دعوت دیں گے محمدؐ کے اقرار کا کہیں گے جو اسلام (علیؑ) کا اقرار نہیں کرے گا وہ اس کے قتل سے نہیں رکیں گے، حتیٰ کے کہ مشرق و مغرب اور پہاڑوں پر بھی یہاں تک کہ سب (علیؑ کا) اقرار کر لیں گے ۔۔۔[2]

مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: قائمؑ کے ساتھ تین قسم کی فوج ہوگی، ملائکہ کی فوج، مومنین کی فوج، اور رعب ۔۔۔[3]

---

(1)خطب النادرہ امیر المومنین (2) بصائر الدرجات الکبری ج2 (3) بحار الأنوار ج 11 ص 679

مولا باقرؑ فرماتے ہیں: جب قائمؑ آل محمدؐ خروج کریں گے، تو اللہ انؑ کی نصرت ملائکہ کے ساتھ کرے گا --- جبرئیل، میکائیل، اور اسرافیل اور رعب ان کا امام ہو گا---[1]

فرشتے ، مومن اور رعب، مولاؑ کی نصرت کریں گے، مومن اور فرشتے تو سمجھ گے، لیکن یہ رعب کیا ہے جس سے قائمؑ کی نصرت کی جائے گی اور رعب ملائکہ کا امام ہوگا؟

مولا عباسؑ فرماتے ہیں: انا الذی اعرف عند الزمجزۃ [3]،[2] ترجمہ ؛ میںؑ وہ عباسؑ ہوں، جسکی معرفت رکھنے والے زمجرہ ہوتے ہیں ---

مولا محمدؐ رسول اللہ فرماتے ہیں: الرعب من کثرۃ الزمجرۃ [4] ترجمہ ؛ زمجرہ کی کثرت سے رعب ہوتا ہے ---

وضاحت؛ مولا صادقؑ فرماتے ہیں: تین قسم کا لشکر ہو گا ملائکہ مومنین اور رعب اور رعب ان کا امام ہو گا، یعنی رعب، فرشتوں اور مومن سے بلند و بالا ہے، اور رعب اکیلا نہیں پورا لشکر ہے، مولا عباسؑ فرماتے ہیں: میںؑ وہ ہوں کہ جس کی معرفت رکھنے والے زمجرہ ہیں، اور مولا محمدؐ فرماتے ہیں: زمجرہ کی کثرت سے رعب ہوتا ہے، بات واضح ہے، رعب یعنی عباسؑ کے عارف قائمؑ کی نصرت کریں گے اور لشکر کے امام ہونگے --- شاید اسی وجہ سے مولا باقرؑ نے فرمایا ؛

قائمؑ کے اصحاب (رعب) وفا دار ترین ہوں گے، کیونکہ ان کے خمیر میں عباسؑ کا پسینہ شامل ہوگا۔ ---

---

(1)الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم ج 2

(2) العباس نفوذ بصیرۃ و صلابۃ الایمان ص 457

(3) العباس ص 83

(4) الفضائل (ابن شاذن) ، مدینۃ المعاجز ا ، العباس

- **القول فی أحوال آخر الزمان**

جابر بن عبداللہ انصاریؒ نے امیر المومنینؑ سے قیامت کے دن کا اور قائمؑ آل محمدؐ کے ظہور کے بارے میں سوال کیا کہ اس دن کی کیا علامات ہیں ؟ --- امیر المومنینؑ نے فرمایا، اے جابرؓ ! آخری زمانے میں آسمان سے نشانیاں ظاہر ہوں گئیں، زلزلے کثرت سے آئیں گے بجلیاں گریں گئیں گرہن بڑھ جائیں گے اور مذنب ستاروں کا ظہور ہوگا، پہلی شے جو آسمان پر ظاہر ہوگی وہ سفید روشن ستارہ ہے اس سے شعاعیں نکلیں رہی ہوں گئیں جو جنگوں، جھگڑوں، جلاو گھیراو لوٹ مار اور اسیری کی نشاندہی کرے گا --- پھر ایک بر محین ستارہ ظاہر ہوگا (یعنی اس ستارے کی دو شاخیں ہونگی) ایک شاخ قینچی کی طرح ہوگی اور وہ ملک میں فرنگیوں کے آنے کی اور ان کی حکمرانی کی علامت ہے، **و بعد یظھّر نجم أحمر و ھو علامة بكاء الملائكة علی بنی آدم؛** پھر اس کے بعد ایک سرخ ستارہ نمودار ہوگا جو آدمؑ کی اولاد پر فرشتوں کے رونے کی علامت ہے، پھر ہنگامہ، بے چینی، تباہی، قتل و غارت، خون ریزی اور ملک میں بے ضابطگی نظر آئے گی --- پھر ایک زمانہ آئے گا جب اللہ اس امت پر غضب ناک ہوگا، اور بہت سی زمینیں اپنے رہنے والوں سمیت دھنس جائیں گئیں، شام یا اس کے اطراف میں سورج گرہن ہوگا اور زمین اونچی نیچی ہو جائے گی، شام کے کتنے ہی گھر بستیاں محلات اور زمین اس کے باشندوں کے ہاتھوں تباہ ہو جائے گی، اور صرف کبوتر اور ملائکہ چیختے چلاتے باقی رہ جائیں گے، اے جابرؓ ؛ جب لوگ فلاں کے گھر اور اس کی خوبصورتی، فلاں کے محلے اور اس کی خوبصورتی اس کے محلات اور اس میں جو کچھ ہے کی باتیں کر رہے ہوں گے، کہ اچانک وہ سنے گے (وہ) گھر زمین میں دھنس گے، یا محلہ یا گاؤں اور اس کے باشندے زمیں کے پیٹ میں (دھنس کر) مر گے، لوگ کہہ رہے ہوں گے کہ دیکھو اللہ نے فلاں کو کیسے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا، فلاں بستی زمین میں دھنس گی، اور اسی طرح تم دیکھو گے گاؤں کے گاؤں محلات زمین نگل گی --- یہ جزا ہے محمدؐ و آل محمدؐ اہل نبوت اور معدن رسالت سے بغض و عداوت کی، انہوں نے علیؑ کے شیعوں کو علیؑ کی اولاد کو قتل کیا پس اہل شام ناصبی پر علیؑ کی طرف سے علیؑ کی اولاد کی طرف سے علیؑ کے شیعوں کی طرف سے اور علیؑ کے محبوں کی طرف سے لعنت ہے ---

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، یہ شام میں ہوگا اور شام کی بڑی مچھلی زمین میں دھنس جائے گی اور مسخ ہو جائے گی --- پس کتنی دلہنیں اپنے شوہروں سے شادی کریں گی پھر وہ مسخ ہو کر بندر بن جائیں گئیں اور ان کے شوہر خنزیر بن جائیں گے، اور کتنے ہی لوگ انسانی شکل میں اپنے گھروں میں آرام کر رہے ہوں گے اور صبح (قائمؑ کا ظہور ہوتے ہی) بندر اور سور بن جائیں گے --- جان لو جابرؓ، آسمان شتر مرغ کے انڈوں جیسے اولے ان پر برسائے گا جس شخص کے سر پر یہ اولے پڑیں گے وہ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ بہت سے ظالم، فرعون، اور باغی ہلاک ہو جائیں گے، آسمان ان پر سانپ برسائے گا جن کے زہر سے خلقِ کثیر ہلاک ہو جائے گی، اے جابر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس زمانے میں جب لوگ گناہ کریں گے تو ان سے ایک بدبو خارج ہو گی جیسے مردار کی ہوتی ہے، تو لوگ کہیں گے ہائے فلاں کے گناہ کی بو نے مجھے مار ڈالا، گناہ کا کرنے والا اس گناہ کی بدبو سے چھٹکارا نہ پا سکے گا، وہ اس بدبو کو دور کرنے کے لیے غسل کرے گا کپڑے دھوئے گا لیکن اس کی بدبو بڑھتی جائے گی، لوگ اسے ملنے سے اور ان کے اجلاس میں شرکت کرنے سے منع کریں گے ، اس پر غور کرو اس میں اللہ کی نشانیاں ہیں ---

اے جابر پھر صفا اور مروہ کے درمیان دابۃ الارض (یعنی علیؑ) ظاہر ہوگا اسؑ کا سر بادلوں کو کھرچ رہا ہو گا اور وہ ہر ملک میں داخل ہو کر پکارے گا کہ جس نے گناہ کیا ہے وہ توبہ کر لے اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، پھر لوگو کے چہروں پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ مومن ہے یہ کافر ہے، مومنین کے چہرے روشن ہو جائیں گے کافروں کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے --- اے جابر، حق کے بعد کیا ہے سوائے گمراہی کے، افراط و زیادتی کے بعد کچھ نہیں سوائے فراوانی کے، ظلمت کے سوا کچھ نہیں سوائے نور کے، اور غیبت کے بعد کچھ نہیں سوائے ظہور کے ظلم کے بعد کچھ نہیں سوائے عدل کے --- [1]

امیر المومنینؑ سلمانؓ سے فرماتے ہیں ، اے سلمانؓ ! جان لو جس نے اپنے مومن بھائی سے ایک نیکی کی تو میںؑ اسے اس (نیکی) کی مثل

(1) اللؤلؤ المنثور فی شرح غامض الدستور ص 504 تا 507

دس نیکیاں عطا کروں گا، اور برائی کے لیے ایک ہی برائی ، و أما الحسنة هي معرفتي و معرفة الحسن ثانی اشخاص السطر المعظم و منه الحسن العسکری عشرة مظاهر لاسمي المعظم محمد بن عبد الله أولهم و آخرهم محمد بن الحسن القائم المنتظر قائم العصر و الزمان ؛ اور جہاں تک ایک (حسنہ) نیکی کا تعلق ہے، وہ میریؑ معرفت ہے اور دوسرا حسنؑ کی معرفت ہے اور ایک کے بعد ایک معظم عظیم لوگوں (یعنی آئمہؑ) کی معرفت ہے، اور وہ حسنؑ عسکری تک دس مظاہر میرےؑ معظم نام ہیں، محمدؐ بن عبداللہ ان میں (میراؐ) پہلا نام ہے اور آخری نام محمدؑ بن الحسنؑ القائمؑ المنتظر قائم العصر و الزمان ہے ---

اور قائمؑ اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے (یعنی میںؑ قائمؑ کے روپ میں اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گا) جب تک زمین و آسمان میں اور تمام مخلوقات میں دلائل (نشانیاں) مکمل نہ ہو جائیں، (پھر مولاؑ علیؑ قائمؑ کے ظہور کی نشانیاں بتاتے ہوئے فرماتے ہیں) آخری زمانے میں عجیب حال ہوگا عجیب ہولناکیاں ہوں گیں --- منحوس کاموں میں اور فحاش اعمال میں اضافہ ہوجائے گا، جارحیت و ظلم بڑھ جائے گا، بہت زیادہ بہتان لگائے جائیں گے، برکت کم ہو جائے گی رحمت ختم ہوجائے گی، خیانت بہت زیادہ ہو جائے گی امانت داری بہت کم ہو جائے گی، (ایک دوسرے پر) اعتماد کم ہو جائے گا، درخت بڑھ جائیں گے پھل کم ہو جائیں گے، بہت زیادہ بویا جائے گا لیکن کم کاٹا جائے گا، وسوسے زیادہ ہو جائیں گے، لوگ نافرمان ہو جائیں گے، حکمران ظالم ہوں گے، زمین ظلم اور دشمنی سے بھر جائے گی ---

لوگ قرآن اور علم کو ترک کر دیں گے، ان میں کفر اور ظلم بڑھ جائے گا، نسیان (بھول) ان پر غالب آ جائے گا، میںؑ (علیؑ) اس قوم پر غضب ناک ہوں ان سے ناراض ہوں اور میںؑ ہی ان کا منصف ہوں، اور اس دن اچانک نگہبانی حادثے اور آواز سنائی دے گی، ان میں سے اکثر لوگ عداوت میں جنگ میں ہلاک ہو جائیں گے، ان کے ساتھ فناء بہت بڑھ جائے گی، اور وہ ہم سے کچھ حاصل نہیں کریں گے ، وہ دینیات کو ترک کر دیں گے امانت کم ہوجائے گی، تکلیفوں میں اضافہ ہو گا، مصیبت اور دکھ نازل ہوگا، برکات ختم ہو جائیں گی، قاضی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کریں گے رشوت کے سوا کوئی انصاف نہیں ہوگا ---

و لا تبقى العلماء الأ تبدى بتحليل المحرمات و تدخل على الناس الشبهات،

اور علماء نہیں بچیں گے سوائے اس کے کہ وہ حرام کو حلال دکھائیں گے اور لوگوں میں شبہات داخل کریں گے ---

(یعنی اس دور میں علماء حرام کو حلال کر کے دیکھائیں گے اور لوگوں میں شک ڈال دیں گے) اے سلمانؑ اس زمانے میں لوگ علم کو دین کو قرآن کو صرف ایک لقمے کے عوض بیچ دیں گے، وہ اسے کھائیں گے اور پئیں گے اور اپنی حاجت کے لیے (دین، علم، قرآن) کا قصد کریں گے، اور وہ میرےؑ مال (قرآن، علم، دین) کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ دیں گے، انہیں یہ تجارت کوئی فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے --- اے سلمانؑ جان لو کہ اُس زمانے کے لوگ اپنے دین میں زیادتی کریں گے، وہ نافرمان بدکاری اور سرکشی سے محبت کریں گے اور اطاعت سے نفرت کریں گے ، اور یوم الساعۃ (قیامت، ظہور قائمؑ) سے خوف نہیں کھائیں گے، وہ کفر پر ہوں گے اور اس پر مہربان ہوں گے، اور جو میرےؑ اسرار کے سامنے جھک جائیں گے انہیں میرےؑ غضب کا ڈر نہیں ہوگا وہ میرےؑ غضب سے محفوظ رہیں گے، ان کے لیے کسی قسم کی کوئی سزا نہیں ہوگی، پس وہ (نافرمان) اللہ کو بھول جائیں گے پس جو اللہ کو بُھلا دے گا تو انہیں بھی بھولا دیا جائے گا ان کے لیے عذاب عظیم ہے، اور وہ شعور ہی نہیں رکھتے، اس دور میں زندہ جسم کے ساتھ میت ہوں گے (یعنی زندہ میت یعنی چلتی پھرتی لاشیں ہوں گی ظاہری طور پر جسم تو زندہ ہوں گے لیکن باطنی طور پر میت ہوں گے) ان کے دل سخت ہوں گے عیوب (عیب کی جمع) بہت زیادہ ہوں گے ، **و لا یاخذ الناس دینھم الأ ھزوا و لعباً و لا یقبلون نصیحۃ الناصحین**، اور وہ لوگ اپنے دین سے کچھ نہیں لیں گے سوائے مذاق اور کھیل کے، وہ نصیحت کرنے والوں کی نصیحت کو قبول نہیں کریں گے، وہ اپنے رب سے غافل ہوں گے، وہ جہالت کے خیموں میں گوشہ نشین ہونگے بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈوبے ہونگے، بس ہلاکت ہے ہلاکت ہے ان کے لیے ان پر قحط چھایا ہو گا بھوک اور مصیبتیں نازل ہوں گی، طاعون سے اموات ہونگی، اور اس (طاعون) سے کوئی نہیں مرے گا سوائے اس کے کہ اکثر کافر ہوں گے، جو اسلام کے علاوہ کسی اور ملت پر ہوں گے ان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب عظیم ہے، وہ سب ظالم ہیں، بس اس زمانے کے لوگوں سے اپنے مولاؑ کی پناہ مانگو، اسے سلمانؑ اس وقت دنیا ظلم سے بھر جائے گی ملک تباہ ہو جائے گا، اور وہ میراؑ اور میعاد کا انکار کریں گے اور میںؑ ان پر نگران ہوں ---

یا سلمان لا یبقی لھم دین و لا عھد و لا اعتقاد ، اے سلمانؑ ان کے لیے نہ دین باقی رہے گا نہ عہد اور نہ اعتقاد باقی ہو گا---

پس جب وہ امر ظاہر ہو جائے گا اور میںؑ اطاعت کا کہوں گا، اور تم اس ساعت کے قریب ہو، مدت کا خاتمہ قریب ہے ---

و اظھر اسمی محمد بن الحسن و آمرہ أن یملأھا حلماً و عد لا کما ملتت جوراً و ظلماً و فی ذلک الزمان ، اور پھر میںؑ (علیؑ) اپنا اسم محمدؑ بن الحسنؑ عسکری ظاہر کر دوں گا اور اسے حکم دوں گا کہ اس (دنیا) کو اپنے حلم سے اور عدل سے بھر دے کہ جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی ---

اور اے سلمانؑ ، اس زمانے میں (جب قائمؑ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے) میت اپنی قبروں میں (ایک دوسرے) سے انس رکھیں گے درندے جنگلوں سے اپنی کچھاروں سے نکل کر لوگوں کے پاس آئیں گے ان میں الفت ہوگی، بھیڑیں بھیڑیوں سے پرندے ایک دوسرے سے اور لوگوں کے ساتھ مل جل کر محبت سے رہیں گے، تمام خیر اور برکتیں لوٹ آئیں گی، احسان کرنے والے (قائمؑ) کی محبت اتنی بڑھ جائے گی کہ ایک دانہ اس قدر بڑھے گا کہ شتر مرغ کے انڈے جیسا، اس زمانے میں مخلوقات میں سے جو بھی شے بچے گی وہ سب صاف اور واضح عربی زبان میں کلام کریں گی اور اللہ کی تسبیح کریں گی، تمام ہری بھری گھاس تمام پتھر تمام وحشی درندے پرندے ریت کنکریاں سب یہاں تک کہ کوئی کافر جب کسی دیوار کے کنارے یا کسی درخت یا پتھر کی طرف جائے گا تو وہ بولے گا قائمؑ المھدی کے مرد (یعنی مولاؑ کے سپاہی) سے کہے گا، یا ولی اللہ و اقتل عدو اللہ، فھذا یوم القصاص و أخذ الحق من الکافرین، یا سلمان و ھو یوم الساعۃ، اے اللہ کے ولی اس اللہ کے دشمن کو قتل کر دیجیے ، پس (اے سلمان) یہ قصاص کا اور کافروں سے حق لینے کا دن ہے، یہی یوم الساعۃ (قیامت کا دن) ہے، اس زمانے میں روئے زمین پر کوئی کافر نہیں بچے گا، زمین اپنے تمام خزانے اور ذخیرے باہر نکال دے گی جو اس کے اندر ہیں اور پھر کوئی فقیر نہیں رہے گا، یجری فی ظھور القائم ابن الحسن و ھو الذی أول الحجب و الأسماء و ھو آخرھم و ھم نور واحد و لا ینفصلون عنی، و ھو الذی أول ما بدیتہ من نور ذاتی ، و ھو الذی یظھر بأمری فی آخر الزمان

من الأنبوب فی سفينة من نور و أنت السفينة يا سلمان، یہ سب کچھ ہوگا جب قائمؑ ظہور فرمائیں گے، اور قائمؑ ہی پہلے حجاب اور اسماء ہیں اور وہیؑ ان کے آخر ہیں اور وہؑ سب ایک ہی نور ہیں ان میں کوئی فاصلہ نہیں نہ کوئی فرق ہے، اور قائمؑ ہی اول ہیں جن کا آغاز میریؑ ذات کے نور سے ہوا اور قائمؑ ہی ہیں جو میرےؑ امر سے آخری زمانے میں الانبوب سے نورانی سفینہ میں ظاہر ہوں گے، اور وہ سفینہ تم ہو اے سلمانؑ، وہؑ بیت الحکمت کی طرف آئیں گے اور ملک ہندوستان میں اور بحر المحیط میں سرندیب پہاڑ سے داخل ہوں گے، اور ان کے ساتھ 313 مرد ہونگے، میںؑ نے ہی عالمین میں سے ان برگزیدہ 313 کا انتخاب کیا ہے ---

اور وہ میںؑ ہی ہوں جس نے انہیں منزلت میں درجات میں اورآخری زمانے میں میںؑ نے میرےؑ اسم (قائمؑ) کے ظہور کے لیے خاص کیا ہے، (یعنی 313 مولا امامؑ زمان کے لیے خاص کیے گے ہیں) انہی 313 کے لیے ملاء اعلیٰ میں پہلی شروعات کی گی اور وہی (313) ہیں جو عالم کی ابتداء میں اول ہیں، اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں قیامت کے دن دعا کا جواب دیا جائے گا، اے سلمانؑ میںؑ تجھے اس امر کے باطن کی خبر دے رہا ہوں ----

أما الأنبوب هو الظهور الذی يظهّر من باطن الذات و البحر المحيط هي الذات التی أحاطت فی سائر الانوار و أما الجبل الأعظم هو اسمي و بيت الحكمة هو اسمي و هو يوم الساعة و هو القائم و هو الداعی و هو المنادی و هو البشير النذير، و يظهّر راكب علی جواد من نور و فی يده سيف من نور، و اعلم يا سلمان أن الجواد أنت و الراكب فوقك اسمي و أما السيف هو أمری التی أبديت به قدرتي

اے سلمانؑ! جہاں تک الانبوب کا تعلق ہے (جس سے قائمؑ ظاہر ہوں گے) وہ ظہور ہے جو ذات کے باطن سے ظاہر ہوا ہے، اور بحر المحیط (جس میں وہؑ داخل ہوں گے) وہ ذات ہے جو تمام انوار میں احاطہ کئے ہوئے ہے، اور جہاں تک عظیم پہاڑ (سرندیب) کا تعلق ہے وہ میراؑ نام ہے، اور بیت الحکمت وہ بھی میراؑ نام ہے، اور وہ یوم الساعۃ (قیامت کا دن) ہے اور وہؑ قائمؑ ہیں، وہؑ دعوت دیں گے ندا دیں گے اور وہؑ بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہیں، اور قائمؑ نورانی جواد پر سوار ہو کر ظاہر ہوں گے، اور وہ نور کی تلوار جو قائمؑ کے ہاتھ میں ہوگی، جان

لو اے سلمانؑ بے شک جواد تم ہو اور میراؑ اسم (قائمؑ) تم پر سوار ہوگا (قائمؑ کی سواری کا نام سلمانؑ ہے) اور وہ نورانی تلوار میراؑ امر ہے جسے میںؑ نے اسؑ کے ساتھ اپنی قدرت سے دیکھا، جسے تم دیکھو گے، اور وہ (313) مرد عالم کبیر میں سب سے زیادہ بلند ترین معتبر اور معزز ترین ہیں، اور کیا وہ میرے اسم سے ظاہر ہوتا ہے ان کے علاوہ جنہیں اس نے اپنے نور سے خلق کیا۔

فمن قال غير هذا الأمر فقد خالفنا و يكون قد أنكر قدرتنا و المعجزات التى اظهرهٔا للخلق فى سائر الأكوار و الأدوار، قلت مولاى أخبرنى عن مقالتهم و مقاماتهم ، قال مولانا عز عزه ؛ يا سلمان؛ مقاماتهم فى الملكوت الأعلى و المقام الفسيح، و هم قائمون على عبادتي و لا يغفلون عنها طرفة عين من يوم البداء الى يوم الساعة، و أنا الذى خلقتهم و أنا الذى أسكنتهم برحمتى جنة النعيم و بقدرتى يقدرون، وفيها ينعمون و أنا أجبت أن أريك اياهم يا سلمن فى هذا الوقت، قال سلمان؛ مولاى، نعمتك تشملنى و أشهد أنك على كل شئ قدير

پس جس کسی نے بھی اس امر کے سوا کچھ اور کہا تو اس نے میریؑ مخالفت کی اور میریؑ قدرت اور معجزات کا انکار کیا جو میںؑ نے تمام ادوار اور تمام زمانوں میں مخلوق کے لیے ظاہر کئے --- سلمانؑ نے مولاؑ سے کہا، میرےؑ مولا مجھے ان (313) کی آپس میں گفتگو اور ان کے مقام کی خبر دیں --- مولاؑ تعالیٰ نے فرمایا، اے سلمان ملکوت میں ان کا مقام بہت بلند اور کشادہ ہے، اور وہ (313) میریؑ عبادت پر قائم ہیں، ابتداء کے دن سے قیامت کے دن تک وہ مجھ سے پلک جھپکنے کی دیر بھی غافل نہیں ہوتے، میںؑ نے انہیں خلق کیا ہے اور میںؑ ہی انہیں واپس لاؤں گا، میںؑ ہر شے پر قادر ہوں اور ہر شے کو جانتا ہوں اور میںؑ غیب کا جاننے والا ہوں، اور وہ میںؑ ہوں جو انہیں اپنی رحمت کے سبب جنت میں سکونت دوں گا ، اور وہ (313) میریؑ قدرت کے سبب قادر ہیں، اور اس میں وہ لطف اندوز ہوں گے ---

اے سلمانؑ! میںؑ تمہیں اُس وقت ضرور دکھاؤں گا --- سلمانؑ بولے، میرے مولاؑ آپؑ کی نعمتیں مجھ میں شامل رہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ ہر شے پر قادر ہیں.....[1]

---

(1) کتاب، الطاعة متى تقوم الساعة صفحه 364 تا 367

❖ تمام مذاہب ایک ہستی کے منتظر

جب ہم دنیا میں موجود زندہ ادیان کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ تمام ادیان تاریخ کے اختتام پر ایک ایسی ہستی کے منتظر ہیں جو آکر دنیا سے ظلم کو ختم کر دے گی اور دنیا کو عدل سے انصاف سے بھر دے گی--- تمام ادیان اس ہستی کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں --- اگر ان تمام ادیان کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام نام ایک ہی ہستی کے ہیں ان ناموں کے موصوف کی صفات ایک جیسی ہیں --- تمام مختلف نام ایک ہی ہستی کے ہیں ---

ہندو 3700 سالوں سے کلکی کا انتظار کر رہے ہیں --- بدھ 2,600 سالوں سے میتریہ کا انتظار کر رہے ہیں ---

یہودی 2500 سال سے مسیحا کا انتظار کر رہے ہیں --- نصاریٰ (عیسائی) 2,000 سال سے یسوع کا انتظار کر رہے ہیں ---

مسلمان امام مہدیؑ کا انتظار کر رہے ہیں -- زرتشتی Saoshyant (ساوشینت) کا انتظار کر رہے ہیں---

تمام مذاہب ایک ہستی کے انتظار میں ہیں جو دین قائم کرے گا ظلم ختم کرے گا عدل کرے گا خدا کی حکومت قائم کرے گا -- وقت بدل دے گا ---- سب اس ایک کے انتظار میں --- تمام مذاہب میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ نجات دہندہ آئے گا اور نجات دے گا۔

- **کلکی اوتار**

ہندؤ جس ہستی کے انتظار میں ہیں اس ہستی کا نام "**کلکی یا کالکی**" ہے --- کلکی وشنو کے دسواں اور آخری اوتار ہیں ---

اوتار : کے معنی کیا ہیں؟ اوتار لفظ حرفِ سابقہ "**او**" کے ساتھ "**تر**" مادہ میں "**گھن**" لاحقہ کی ترکیب سے بنا ہے --- **اوتار** لفظ کے معنی ہیں " **زمین پر آنا**" [1] -- یعنی وشنو، ایشور کلکی اوتار کے ذریعے زمین پر ظاہر ہوں گے، وشنو، ایشور یہ سب اللہ کے سنسکرت نام ہیں ---

---

(1) کتاب ، کلکی اوتار اور محمدؐ (ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے) صفحہ 24

اور اللہ کا ظاہر قائمؑ آل محمدؐ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے، یہ اللہ کا لباس ہے جس کے ذریعے وہ بدلہ لے گا اس پر پہلے بات ہو چکی ہے --

کلکی اوتار کب ظہور کرے گا؟ کلکی کل یگ (کلیوگ) (آخری زمانے) میں دھرتی پر پرچلت ہوں گے--- کلیوگ (آخری زمانے) کی مدت ہندوستان کی مذہبی کتابوں کے مطابق چار لاکھ بتیس ہزار (4،32،000) سال ہے ---

کلکی نیکو کاروں کو جزا اور گناہ گاروں کو سزا دینے کے علاوہ برائی ختم کرنے کے لیے سفید رنگ کے پروں والے گھوڑے پر نمودار ہونگے -- سفید رنگ کا پروں والا گھوڑا، عربی میں ایسے گھوڑے کو **ذوالجناح** کہتے ہیں، کلکی ذوالجناح پر سوار ہوں گے--- **کلکی قائمؑ آل محمدؐ** کا نام ہے کلکی تلوار سے شریروں کو مار ڈالیں گے --- تو سنہری دور شروع ہو گا[1]--- جب کلیوگ (آخری زمانے) میں گناہ حد سے بڑھ جائیں گے تو کلکی اوتار دنیا میں شریروں کو ختم کرنے کے لیے ظاہر ہوگا ---اس اوتار کو **نِسکنکا بھگوان**" کے نام سے بھی جانا جائے گا[1]--- کلکی پران میں کلکی یعنی قائمؑ آل محمدؐ کو بھگوان کہا گیا ہے --- پرانوں میں آخری اوتار کے گھوڑے کا نام "دیودت ، یا دیوداد آتا ہے --- کلکی صاحب شمشر ہونگے بدکاروں کو اپنی تلوار سے ختم کریں گے، اس میں آٹھوں صفاتِ اعلیٰ کا حامل ہونا پرانوں میں مذکور ہے --- کلکی **جگت پتی** (جہان کے مولا) لفظ "**پا**" حفاظت کرنا، مادہ میں "**ڈتی**" لاحقہ کی ترکیب سے بنا ہے "جگت" کے معنی عالم ہیں، لہذا ! جگت پتی کے معنی، عالم کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے ---دین کی توسیع اور بدکاروں کی ہلاکت میں مدد دینے کے لیے آسمان سے دیوتا (ملائکہ) نازل ہوں گے---

کلکی بے مثل حسین ہوگا ان کے جسم میں اتنی زیادہ رونق ہوگی کہ جس کی مثال نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی اس جیسا اور کوئی اوتار ہوا ہے - کلکی کے جسم سے مہکتی ہوئی خوشبو ہوا میں شامل ہو کر لوگوں کے قلوب کو پاک کرے گی --- آخری اوتار کلکی بہت بڑے سماج کا اپدیشک (نجات دہندہ) ہوگا، دین سے دور پڑے ہوئے ظالموں کا قلع قمع کر کے انہیں سیدھی راہ پر لگائے گا---[2]

---

(1)ویکیپیڈیا

(2) کتاب ، کلکی اوتار اور محمدؐ (ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے)

--- یہ تمام صفات قائمؑ آل محمدؐ کی ہیں --- پران میں لکھا ہے کہ سادھوں پرشون کا برگزیدہ راجہ "شاہ یوپ" سنبھل نگر میں۔ شری ہری کے انش روپ کلکی بھگوان کے درشن کرنے آیا، دیکھا کہ بھگوان گھوڑے پر چڑھ کر آ رہے ہیں، راجہ کلکی بھگوان کے درشن کر کے بڑی خوشی سے پرنام کیا --- کلکی نے راجہ سے فرمایا، میری پوجا (عبادت) کرو میں ہی پرم لوک (اصل جہان) ہوں اور میں ہی سناتن دھرم (قدیم دین) ہوں، دھرم ادھرم روپ بھاگ (قسمت) کال (وقت) سوبھاؤ (عادت) کرم (کام) سب میرے متعلق ہے [1]--- ابتدا میں صرف میں ہی تھا اور کچھ نہیں تھا --- برہما جی اور کل ذی روح اور تمام چیزیں مجھ ہی سے پیدا ہوئی ہیں، جس وقت جگت سویا ہوا تھا (یعنی جب کچھ خلق نہ ہوا تھا) جس وقت سوائے پرماتما (اللہ) کے کچھ نہ تھا اُس مہاراتری (بڑی رات) کے آخر میں پیدائش دنیا کا کھیل کرنے کے لیے یعنی (مخلوق کی ابتداء کرنے کے لیے) میرا براٹ (حسن و جمال و جلال والا) روپ ظاہر ہوا تھا، اس براٹ روپ پرش کے ہزار سر ہزار آنکھیں اور ہزار پر تھے، اُسی پراٹ روپ پرش (وجود) سے برہما پیدا ہوئے، برہما نے میرے کہے ہوئے وید کے مطابق خلقت شروع کی، پہلے پرجا پتی (آدمؑ) اور منو(نوحؑ) اور منشیہ (انسان) پیدا ہوئے، جبکہ یہ سب میرے ہی انش (حصہ) ہیں،لیکن ستو، رج، اور تم، ان تین گنوں سے ملی ہوئی جو مایا ہے اس کے ذریعے قسم قسم کی چیزیں جو پیدا ہوئیں سارے دیوتا (فرشتے) اور تمام لوک (عالمین) اور جمادات و حیوانات وغیرہ یہ سب وجود میں آتے ہیں، جو مایا (قدرت) کے زور سے پیدا ہوئے ہیں، اور وہ سب میرا ہی انش (حصہ) ہیں اور انجام کار مجھ میں ہی سما جائیں گے (ہر شے امام مبین میں جمع ہے) ---وہ سب براہمن (انبیاء) میرا ہی روپ ہیں ---[2]،

کلکی قائمؑ آل محمدؐ کا نام ہے ہندوؤ قائمؑ کو کلکی کے نام سے جانتے ہیں --- **کلکی** لفظ کے معنی ہیں **"بدنامی کے داغ کو مٹانے والا"**[3] --- قائمؑ آل محمدؐ تمام داغ مٹا دیں گے ---

(1) کتاب، کلکی پوران ، تیسرا ادھیائے۔ (2) کتاب ، کلکی پوران چوتھا ادھیائے

(3) کتاب ، کلکی اوتار اور محمدؐ (ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے)

اوپر ہم نے ہندو پوران کلکی پوران سے کلکی کے کچھ کلام کو یہاں نقل کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، **کلکی** کا کلام محمدؐ وآل محمدؐ کی احادیث کے موافق ہے --- جیسے کلکی نے راجہ سے فرمایا، میری پوجا (عبادت) کرو --- امیر المومنینؑ کا ایسا ہی کلام ہم مومنین کے سامنے پہلے ہی پیش کر چکے ہیں-- کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا، یقیناً! میںؑ ہی اللہ ہوں میرےؑ سوا کوئی الہ نہیں بس میریؑ ہی عبادت کرو -- کلکی کہتے ہیں : میں ہی پرم لوک (اصل جہان) ہوں--- قائمؑ آل محمدؐ کیسے جہان ہیں یہ سمجھنے کے لیے ہمارا رسالہ "تاثیر علیؑ" ملاحظہ فرمائیں ---- کلکی کہتے ہیں : میں ہی سناتن دھرم (قدیم دین) ہوں، --- امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ ہی حقیقی دین ہوں، میںؑ ہر دین کی حقیقت ہوں --- کلکی یعنی قائمؑ ظلم ختم کرنے کے لیے پروں والے سفید گھوڑے (ذوالجناح) پر سوار ہو کر ظاہر ہوں گے، کلکی ایشور کا اوتار ہے، اور اوتار کہتے ہیں، آنے کو ظاہر ہونے کو--- امیر المومنینؑ فرماتے ہیں، میںؑ اللہ کا ظاہر ہوں، میںؑ اللہ کا لباس ہوں، میںؑ اللہ کا جسم ہوں--- کلکی نے کہا، سب براہمن میرا ہی روپ ہیں--- جیسے امیر المومنینؑ نے فرمایا: میںؑ ہی آدمؑ ہوں میںؑ ہی نوحؑ ہوں، میںؑ ہی شیثؑ ہوں، میںؑ ہی یوسفؑ ہوں، میںؑ ہی خضرؑ ہوں، میںؑ ہی موسیٰؑ ہوں، میںؑ ہی عیسیٰؑ ہوں، اور میں علیؑ ہی وہ ہوں جس نے انہیں مبعوث کیا --- میںؑ علیؑ ہی محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں --- قائمؑ میرےؑ ہی حکم سے ظاہر ہوں گے--- میںؑ ہی قائمؑ ہوں ---

میں علیؑ ہی آخری زمانے میں ظاہر ہوں گا --- ہندوؤں کے مطابق نجات دینے والا یعنی کلکی یعنی قائمؑ آل محمدؐ گھوڑے پر سوار ہاتھ میں ننگی تلوار لیے روشن ستارے کی طرح ظہور کرے گا --- تاکہ اس دنیا میں برائی اور بے حیائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے اور عدالت و فضلیت و انصاف کو قائم کرے--- پروں والا سفید گھوڑا (ذوالجناح) طاقت و قدرت کی نشانی ہے، وہ (کلکی) موت کو شکست دے گا اور تمام مخالف طاقتوں پر فتح حاصل کرے گا--- کلکی الہی انسان ہوگا وہ خدائی مقام پائے گا--- کلکی ایک ہزار سال تک حکومت کرے گا---کلکی اس مشکل زمانے کو اختتام تک پہنچائے گا اور برے لوگوں کو نابود کر دے گا--- وہ ایک ہجوم کی صورت میں گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے گا

(یعنی ان کا بہت بڑا لشکر ہوگا) جب کلکی اپنے کام کو ختم کرئے گا تو دوبارہ سے وشنو (اللہ) میں غائب ہو جائے گا--- اور سب چیزیں ایک نئ حالت میں تبدیل ہو جائیں گی تاکہ خلقت کا دوبارہ آغاز ہو سکے ---

ہندوازم کی ادبیات میں ایسے حادثات و واقعات کی پیشین گوئی ہے جو آخر الزمان کے مقدمات میں شمار ہوتے ہیں، جیسے اسلام میں قائمؑ آل محمدؑ کے ظہور کی نشانیاں بتائی گی ہیں اسی طرح ہندوں کے ہاں کلکی کے ظہور کرنے کی علامات بتائی گی ہیں--- وشنو بدھ متنہ '' نے ظہور کے حالات کچھ اس طرح بیان کیے ہیں--- دنیا کے بادشاہ سخت اور ظالم ہوں گے ان کا کام ہمیشہ جھوٹ اور برائی کو ترویج دینا ہوگا ان کے اندر رحم و محبت بہت کم ہوگا--- مختلف ملکوں کے لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات ہوں گے یہ ان کی پیروی کریں گے اور یہ وحشی لوگ انھی کی حمایت کی وجہ سے مضبوط ہوتے جائیں گے--- تقوی روز بروز کم ہوتا جائے گا یہاں تک کہ یہ جہاں مکمل طور پر ان (نیکیوں اور اللہ کی اطاعت) سے خالی ہو جائے گا--- صرف مال کے لیے کوشش کی جائے گی --- جنس مخالف کے ساتھ (یعنی مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے) تعلق جوڑنے کا مقصد جنسی تسکین کے لیے کیا جائے گا --- عورتیں بے حیا و گستاخ اور شہوت پرست ہوں گی --- مکار تاجر معاملات کی سرپرستی کریں گے --- سیلاب اور خشک سالی فصلوں کو برباد کر دیں گی اور جنگ اور قحط زمین سے امن و امان کو ختم کر دے گا --- (اس طرح کی علامات اسلام میں قائمؑ آل محمدؑ کے ظہور کے لیے بیان کی گی ہیں)

ہندوستان میں کلکی کی جو مورتی بنائی گی ہے وہ آپ کی نظر کرنا چاہتا ہوں ---

ہندوؤں کے مطابق کلکی کے گھوڑے کا ایک پیر ہوا میں ہے جب گھوڑے نے پیر نیچے رکھ دیا تو کلکی کا ظہور ہو جائے گا۔۔۔

- **میتریہ یا Maitreya**

بدھ مت کے پیروکار جس ہستی کے انتظار میں ہیں اس کا نام - میتریہ یا مایتریا یا میتریا ہے ---

بہت سے ممالک جن میں دین بدھ مت رائج ہے-- مذہب بدھ مت کے موعود کے بارے میں افکار سے متاثر ہوئے ہیں، مثلاً چین جاپان اور کوریا وغیرہ میں جب تقریباً پہلی صدی عیسوی میں چین میں بدھ مت کا دین رائج ہوا تو "میتریا" میں دلچسپی بڑھنے لگی--- اس مذہب کی وسعت اس وجہ سے ہونے لگی کیونکہ یہ ظہورآخر الزماں کے نظریے کا علمبردار تھا، اسی طرح کوریا کے لوگوں میں بھی "میتریا" کا نظریہ ایک اہم عنصر کی طرح نمودار ہوا اور یہ نظریہ اتنا زیادہ رائج ہوا کہ کوریا کے بدھ مت کے ماننے والوں نے "میتریا" کی پہچان اور شناخت کے لیے شان و شوکت سے ستائیس اصلی مورتیاں مختلف جگھوں پر نصب کی ہوئی ہیں --- ان میں سے چند تصاویر مومنین کی نظر کرنا چاہتا ہوں ---

ایک پر ہیبت شخص تصویر میں جو کھڑے ہونے کی حالت میں ہے --- وہ لوگ اس حالت میں نمایاں کرتے ہیں تاکہ قیام کے لیے ایک نمونہ اور نشانی ہے ---

یہ تمام تصویریں میتریہ بدھا کی ہیں جو حال میں آنے والا آخری بدھ ہو گا ---

The Statue of Buddha (Maitreya) at Likir Gompa (Monastery) against
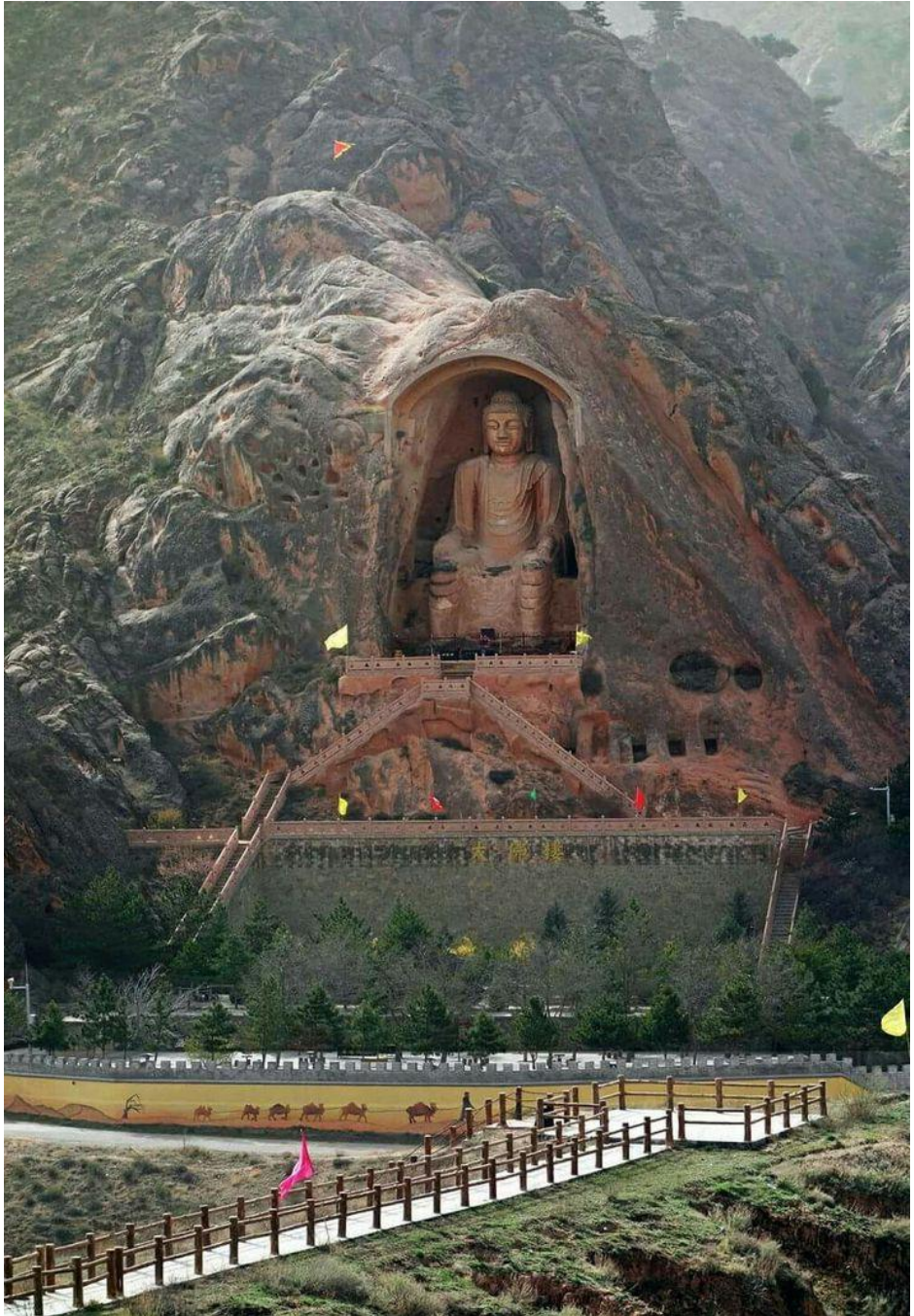
یہ میتریہ کی چند مورتیاں ہیں جو مختلف جگہوں پر نصب کی گی ہیں--- بدھ مت میں بعض کے مطابق میتریہ Maitreya پانچواں اور بعض کے مطابق ساتواں اور آخری بدھا ہوگا جو ظلم سے بھری زمین کو عدل سے بھر دے گا--- "مھایانہ" کے متون میں ذکر ہوا ہے کہ میتریہ ایک بلند ترین مقام پر ہے--- اس کے گزشتہ زندگی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک زمانے میں بادشاہ تھا اور اس کے بعد وہ تمام خداؤں کا شاہ تھا--- اور باالآخر اسے بدھ مت بننے کے لیے آسمان "توشیٹا" میں سکونت اختیار کرنا پڑی--- اور ابھی تک آسمان توشیٹا میں سکونت اختیار کی ہوئی ہے لیکن وہ ایک دن زمین پر ظاہر ہوگا--- جاپان کے لوگ میتریہ کو کامی "Kami" کی اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں جو کہ ایک لمبی اور اچھی زندگی عطا کرے گا---

جاپان کے بعض گروہ میتریہ کے منتظر ہیں اور ان کے مطابق سر زمین کیم پوسان "Kim pusan" کہ جس کو سونے سے مزین کیا جائے گا اس پر میتریہ وعظ و نصیحت کرے گا (خطبہ دے گا) ان کے مطابق میتریہ کے زمین پر نزول سے پہلے زمانے میں مختلف نشیب و فراز ہوں گے۔۔۔ بالآخر آخری بدھ مت کے پانچ ہزار سال بعد اس کے نزول کا زمانہ آئے گا اور ہر چیز بدھ مت کی تعلیمات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائے گی۔۔۔ پھر کوئی بھی برائی میں مبتلا نہ ہوگا۔۔

چکاوتی سہنادستانتا میں پیش گوئی ہے۔۔۔۔ دنیا میں ایک بدھا میتریہ کے نام سے ظاہر ہوگا، ایک مقدس عالی شان روشن فکر اور حکمت والی ہستی ظاہر ہو گی، وہ پوری کائنات میں دھرم کا پرچار کرے گا۔ وہ مذہب کی تبلیغ کرے گا، جو ابتدا، میں بھی عالی شان ہوگی، اپنی عروج میں بھی عالی شان ہوگی، اپنی مقصد میں بھی عالی شان ہوگی، روحانی اور علمی اعتبار سے۔ وہ ایک مذہبی زندگی کی تشہیر کرے گا، جو مکمل طور پر کامل اور خالص ہو گی، جیسا کہ میں (گوتم بدھ) اب اپنے مذہب کی تشہیر کرتا ہو اور اسی طرح کی زندگی کی دعوت دیتا ہوں۔۔۔ **بدھ مت کے نزدیک قائمؑ آل محمدؐ کا نام میتریہ ہے جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔**

ساوشینت \ Saoshyant

زرتشتی جس ہستی کے منتظر ہیں اس کا نام ساوشینت ہے ۔۔۔ زرتشتی عقیدے کے مطابق دنیا کو 12 ہزار سال تک موجود رہنا ہے ۔ 9 ہزار سال کے بعد زرتشت (نبی) دوبارہ آئے گا اس کی آمد دنیا کی خوشحالی کی علامت اور وعدہ ہوگا۔۔۔ اس کے بعد "ساوشینت" کی معجزہ نما پیدائش (ظہور) ہوگا، جس کا کام خیر کی تکمیل ہوگا ۔۔۔ اس طرح کی تکمیل دنیا کے خاتمے کی تیاریوں میں سے ایک ہوگی ۔۔۔ پھر وہ آخری اور عظیم دن آئے گا جب آہور مزدا (اللہ) اہرمن (شیطان) پر غالب آ جائے گا اور اسے پاتال میں پھینک دے گا ۔۔۔ پھر مردوں کو ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا اور ان کا فیصلہ ان کی desert کے مطابق کیا جائے گا ۔۔۔ نیکو کاروں کو جنت میں بھیجا جائے گا جبکہ بدکاروں کو جہنم کے شعلوں میں پھینکا جائے گا ۔۔۔(book: World Civilization) ۔۔۔ اسی طرح یہودی مسیحا کا اور عیسائی یسوع کے منتظر ہیں یہ سب ایک ہی ہستی قائمؑ آل محمدؐ کے نام ہیں وہی کلکی، میتریہ، ساوشینت، یسوع، مسیحا، سب امامؑ زمانہ کے اسماء ہیں ۔۔۔

• اصحابِ قائمؑ کے چند اسرار

روایات میں آیا ہے کہ، قائمؑ کے اصحاب شیر کی طرح ہوں گے جو اپنے جنگلوں سے نکلے ہوں --- جیسا کہ لوہے کے تختے اگر وہ مضبوط ٹھوس پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹانا چاہیں تو باآسانی ہٹا دیں گے --- وہی اللہ کی کماحقہ توحید سے آشنا ہونگے مولا باقرؑ فرماتے ہیں: میںؑ دیکھ رہا ہوں، کہ اصحابِ قائمؑ ساری دنیا پر چھا گئے ہیں، ہر شے ان (اصحاب) کی مطیع ہے --- یہاں تک کہ زمین کے درندے اور فضا کے پرندے بھی ان کی رضا کے طالب ہیں، زمین کا ایک حصہ دوسرے پر فخر کر کے کہتا ہے --- آج اصحابِ قائمؑ میں سے ایک شخص میری طرف سے گزرا --- مولا صادقؑ فرماتے ہیں: حضرت لوطؑ فرمایا کرتے تھے، کہ ''کاش مجھ میں تمھارے مقابلے کی قوت ہوتی، یا میرا کوئی زبردست پشت پناہ ہوتا (سورہ، ہود 80) تو دراصل وہؑ (لوطؑ) تمنا کرتے تھے، قائمؑ کی اور یاد کرتے تھے قائمؑ کے اصحاب کی طاقت کو، کیونکہ ان (اصحابِ قائمؑ) میں چالیس مردوں کی طاقت ہوگی --- اور ہر ایک کا قلب فولاد سے بھی زیادہ قوی اور مضبوط ہوگا --- اگر وہ فولادی پہاڑوں کی طرف سے بھی ہو کر گزریں گے تو انہیں بھی کاٹ کر رکھ دیں گے --- وہ اپنی تلواریں اس وقت تک نہ روکیں گے جب تک اللہ (قائمؑ) راضی نہ ہو جائے --- قائمؑ آلِ محمدؐ اپنے اصحاب کو اُن اختیارات سے نوازیں گے جو اس سے پہلے کسی امامؑ کے اصحاب کو حاصل نہیں ہوئے ہوں گے --- مہدیؑ کے اصحاب مہدیؑ کے حکم سے مردوں کو زندہ کریں گے ---

وہ اپنے امامؑ کے اذن سے مخلوقِ عالم میں رزق تقسیم کریں گے --- اصحابِ قائمؑ کے لیے زمیں کی طنابیں کھینچ لی جائے گی اور وہ سالوں کا سفر چند لمحوں میں طے کریں گے --- اُن کے لیے آسمان اپنے سینے کھولے گا اور وہ جب چاہیں گے آسمانوں کی طرف چلے جائیں گے قائمؑ کے اصحاب کو ہر روز معراج کا شرف حاصل ہوگا وہ معصومینؑ کی زیارت کریں گے --- اُن کے

پاس قائمؑ کے حکم سے غیب کا علم ہوگا --- اور وہ دنیا والوں کو غیب کی خبریں سنایا کریں گے --- قائمؑ کے اصحاب کو بولی جانے والی تمام زبانوں پر عبور حاصل ہو گا وہ پرندوں اور جانوروں اور تمام مخلوقات کی زبانوں پر عبور رکھتے ہوں گے --- وہ پاک و پاکیزہ ہوں گے وہ فرشتوں سے افضل ہوں گے اور انبیاءؑ انھیں سلام کریں گے باقی مخلوق جب ان کے حالات کو دیکھے گی تو حیران ہو گئی اور کہے گی کہ ہم سوچتے تھے کہ یہ کام اللہ کرتا ہے، مگر یہ خدائی کام قائمؑ کے اصحاب کرتے ہیں ، اور پھر دنیا والے سوچیں گے کہ جب اصحاب کی قدرت کا یہ حال ہے تو قائمؑ کی قدرت کیا ہوگی؟ --- مہدیؑ کے اصحاب سب جوان ہوں گے، اُن میں بوڑھا کوئی نہ ہوگا مگر بہت ہی کم جیسے آنکھ میں سرما یا جیسے کھانے میں نمک اور ظاہر ہے کھانے میں سب سے کم چیز تو نمک ہی ہوتا ہے ---

- **اصحاب قائمؑ 313 کے نام اور علاقے**

یہاں قائمؑ آل محمدؐ کے اصحاب کے چند فضائل بیان ہوئے ہیں، احادیث میں ان 313 کے نام بتائے گے ہیں اور ان کے علاقوں کے نام بھی بتائے گے ہیں، مختلف احادیث میں کچھ نام اور علاقے مختلف ہیں، ان احادیث میں سے ایک یہاں پیش کی جا رہی ہے ---

سماعہ بن مھران کہتے ہیں کہ ابو بصیرؒ نے مولا امام جعفر الصادقؑ سے اصحاب القائمؑ کے اسماء تعداد اور اُن کے شہروں کے متعلق سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا، ----

علاقہ اور تعداد	نام
شام سے دو مرد ہوں گے ،	یوسف عطار بن صریا دمشق سے اور دوسرا گاؤں سویقان سے ابراہیم بن صباح قصاب
صامغان سے دو مرد ہوں گے،	ایک بزیع کا درزی احمد بن عمر خیاط اور دوسرا نجارین کا تاجر علی بن عبد الصمد
سیراف سے تین مرد ہوں گے،	سلم الکوسج، خالد بن سعید بن کریم دہقان اور کُلیب

علاقہ اور تعداد	نام
مرورُوذ سے دو مرد،	جعفر شاہ دقاق اور خصیب کا غلام جور ----
مرو سے بارہ افراد ہوں گے،	بندار بن خلیل عطار، محمد بن عمر صیدنانی، عریب بن عبداللہ بن کامل، قحطبہ کا غلام، سعد رومی، صالح بن رحال، معاذ بن ھانی، کردوس ازدی، دُھیم بن جابر بن حمید، طاشف بن علی قاجانی، قرعان بن سُوید، جابر بن علی الاحمر، حوشب بن جریر ----
باورد سے نو افراد ہوں گے،	زیاد بن عبدالرحمن بن حجدب، عباس بن فضل بن قارِب، سحیق بن سلیمان حناط، علی بن بن خالد، سلم بن سلیم بن فرات بزاز (کپڑا فروخت کرنے والے کو کہتے ہیں) محمدیہ بن عبدالرحمن بن علی، جریر بن رُستم بن سعد کیسانی، حرب بن صالح ، عمارہ بن معمر ---
طُوس سے چار افراد ہوں گے،	شھمرد بن حمران ، موسی بن مہدی، سلیمان بن طلیق اور علی بن سندی صیرفی ---
فارِیاب سے دو مرد ہوں گے،	شاھویہ بن حمزہ اور علی بن کلثوم ----
طالقان سے چوبیس افراد ہوں گے،	ابن الرازی الجبلی، عبداللہ بن عمیر، ابراہیم بن عمرو، سہیل بن رزق اللہ، جبریل حداد (لوہار) علی بن ابی علی الوراق، عبادہ بن جمہور، محمد بن جیھار ، زکریا بن حبہ، بہرام بن سرح، جمیل بن عامر بن خالد ، خالد، جریر کا غلام کثیر، عبداللہ بن قرط بن سلام، فزارہ بن بہرام، معاذ بن سالم بن جلید تمار، حمید بن ابراہیم بن جمعہ غزال، عقبہ بن دفر بن ربیع، حمزہ بن عباس، بن جنادہ، کائن بن جنید الصائغ، علقمہ بن مُدرک، مروان بن جمیل بن ورقاء زرارہ بن ابراہیم کا غلام ظھور، جمھور بن حسین زجاج، ریاش بن سعید بن نعیم ---
سجستان سے تین افراد ہوں گے،	خلیل بن نصر، ترک بن شبہ، اور ابراہیم بن علی ----

علاقہ اور تعداد	نام
غُور یا غرر سے آٹھ افراد ہوں گے،	مجح بن خربوذ، شاہد بن بتدار، داؤد بن جریر، خالد بن عیسیٰ، زیاد بن صالح، موسیٰ بن بن داؤد، عرف الطویل ابن کرد (برکرد)
نیشاپور سے اٹھارہ افراد ہوں گے،	سمعان بن فاخر، ابولبابہ بن مدرک، ابراہیم بن یوسف القصیر، مالک بن حرب بن سکین، زرود بن سوکن، یحییٰ بن خالد، معاذ بن جبرئیل، احمد بن عمر بن زُفر، عیسیٰ بن موسیٰ السواق، یزید ابن دُرست، محمد بن حماد بن شیت، جعفر بن طرخان، علان ماھویہ، ابومریم، عمرو بن عمیر بن مطرف، بلبل بن وھاید مردیار
ہرات سے بارہ افراد ہوں گے،	سعید بن عثمان الوراق، ماسح بن عبداللہ بن نبیل المعروف غلام کندی، سمعان قصاب، ہارون بن عمران، صالح بن جریر، مبارک بن معمر بن خالد، عبدالاعلیٰ بن ابراہیم بن عبدہ، نُزل ابن حزم، صالح بن نعیم، آدم بن علی، خالد قواس ---
بُوسنج سے چار افراد ہوں گے،	طاہر بن عمرو بن طاہر المعروف اصلح، طلحہ بن طلحہ سائح، حسن بن حسن بن مسمار، عمرو بن عمر بن ہشام ----
رَے سے سات افراد ہوں گے،	اسرائیل قطان، علی بن جعفر بن خرزاد، عثمان بن علی بن دَرخت مسکان بن جبل بن مقاتل، کردین بن شیبان، حمدان بن کر اور سلیمان بن دیلمی
طبرستان سے چار افراد ہوں گے،	حرشاد بن کردم، بہرام بن علی، عباس بن ہاشم اور عبداللہ بن یحییٰ --
قُم سے اٹھارہ افراد ہوں گے،	غسان بن محمد بن غسان، علی بن احمد بن برہ بن نُعیم بن یعقوب بن بلال، عمران بن خالد بن کُلیب، سہل بن علی بن صاعد، عبد العظیم بن عبداللہ بن شاہ حسکہ بن ہاشم

علاقہ اور تعداد	نام
	بن دایہ، اخوص بن محمد بن اسماعیل بن نعیم بن ظریف، بُلیل بن مالک بن سعد بن طلحہ بن جعفر بن احمد بن جریر، موسی بن عمران بن لاحق، عباس بن زُفر بن حوید بن بِشر بن بشیر، مروان بن علابہ بن جریر، صقر بن اسحاق بن ابراہیم اور کامل بن ہشام
قُومِس سے دو افراد ہوں گے،	محمود بن محمد بن ابی الشعب اور علی بن حمویہ بن صدقہ ---
جُرجان سے بارہ افراد ہوں گے،	احمد بن ہارون بن عبداللہ، زُرارہ بن جعفر، حسین بن علی بن مطر، حمید بن جعفر بن حمید ابراہیم بن اسحاق بن عمرو، علی بن علقمہ بن محمود، سلمان بن یعقوب، عرُیان بن خفان شُعبہ بن علی اور موسی بن کردویہ ---
موقان سے ایک شخص ہو گا،	عبید بن محمد بن ماجور ----
سندھ سے دو افراد ہوں گے،	سیاب بن عباس بن محمد اور نصر بن منصور المعروف ناقشت، (اور دوسری روایت کے مطابق ملتان سے دو افراد ہوں گے)
ہمدان سے چار افراد ہوں گے،	ہارون بن عمران بن خالد، طیفور بن محمد بن طیفور، ابان بن محمد بن ضحاک اور عتاب بن مالک بن جمہور
جابروان سے تین افراد ہوں گے،	کُرد بن حُنیف، عاصم بن خُلید، خیاط اور زیادابن رزین--
نوا سے ایک شخص ہو گا،	لقیط بن فرات ----
خِلاط سے ایک شخص ہو گا،	وہب بن خر بند بن سردین ----
تفلیس سے پانچ افراد ہوں گے،	حجدر بن زیت، ھانی عطاردی، جواد بن بدر، سُلیم بن وحید اور فضل بن عُمیر

علاقہ اور تعداد	نام
باب الابوب سے ایک شخص ہو گا ،	جعفر بن عبدالرحمن
سنجار سے چار افراد ہوں گے ،	عبداللہ بن زُریق سُحیم بن مطر، ھبۃ اللہ بن زُریق بن صدقہ اور ھُبَل بن کامل
قالیقلا سے ایک شخص ہو گا ،	کُردوس بن جابر ----
سُمسیاط سے ایک شخص ہو گا،	موسیٰ بن زرقان ----
نصیبین سے دو افراد ہوں گے،	داؤد بن محق اور حامد صاحب البورای ----
موصل سے ایک شخص ہو گا ،	سلیمان بن صبیح ---
تل موزن سے دو افراد ہوں گے،	بادصنا بن سعد بن سحیر اور احمد بن حمید بن سوار ---
بلدَ سے ایک شخص ہو گا،	بور بن زائدہ بن شروان ----
رُھا سے ایک شخص ہو گا،	کامل بن عُفیر ----
حران سے ایک شخص ہو گا،	زکریا سعدی ---
رَقہ سے تین افراد ہوں گے ،	احمد بن سلیمان بن سلیم، نوفل بن عمر اور اشعث بن مالک
رافقہ سے دو افراد ہوں گے،	عیاض بن عاصم بن سمرہ بن حجس اور ملیح بن سعد ----
حلب سے چار افراد ہوں گے،	یونس بن یوسف، حمید بن قیس بن سحیم بن مدرک بن علی بن حرب بن صالح بن میمون ، مہدی بن ھند بن عطارد اور مسلم بن ھوار مرد---
دمشق سے تین افراد ہوں گے ،	نوح بن جریر، شعیب بن موسیٰ اور حجر بن عبداللہ فزاری ----
فلسطین سے ایک شخص ہو گا ،	سُوید بن یحییٰ ----

علاقہ اور تعداد	نام
بعلبک سے ایک شخص ہو گا ،	منزل بن عمران ---
طبریہ سے ایک شخص ہو گا،	مُعاذ بن معاذ ----
یافا سے ایک شخص ہو گا،	صالح بن ہارون----
قرمس سے دو افراد ہوں گے ،	ربّاب بن جلود اور خلیل بن سید ----
تنیّس سے دو افراد ہوں گے ،	یونس بن صقر اور احمد بن مسلم بن سلم ---
دَمیاط سے ایک شخص ہو گا،	علی بن زائدہ ---
اسوان سے ایک شخص ہو گا ،	حماد بن جمھور ---
فُسطاط سے چار افراد ہوں گے ،	نصر بن حواس، علی بن موسی فزاری، ابراہیم بن صفیر اور یحییٰ بن نعیم ----
قیروان سے فو افراد ہوں گے ،	علی بن موسی بن شیخ اور عنبرہ بن قُرطہ ---
باغہ سے ایک شخص ہو گا،	شُرحبیل سعدی ----
بلبیس سے ایک شخص ہو گا،	علی بن معاذ ---
بالس سے ایک شخص ہو گا،	ھمام بن فرات ----
صنعاء سے دو افراد ہوں گے ،	فیاض بن ضرار بن ثروان اور میسرہ بن غُندر بن مبارک ---
مازن سے ایک شخص ہو گا،	عبدالکریم بن غنذر ----
طرابلس سے ایک شخص ہو گا،	ذوالنورین عُبیدہ بن علقمہ ----
اُبلہ سے دو افراد ہوں گے ،	یحییٰ بن ہذیل اور حواشہ بن فضل ----

علاقہ اور تعداد	نام
وادی القری سے ایک شخص ہو گا،	حُر بن زبرقان ----
خیبر سے ایک شخص ہو گا،	سلیمان بن داؤد ----
ربدار سے ایک شخص ہو گا،	طلحہ بن سعد بن بہرام ---
جار سے ایک شخص ہو گا،	حارث بن میمون ----
مدینہ سے دو افراد ہوں گے،	حمزہ بن طاہر اور شُرحبیل بن جمیل ----
ربذہ سے ایک شخص ہو گا،	حماد بن محمد بن نصیر ---
کوفہ سے چودہ افراد ہوں گے،	ربیعہ بن علی بن صالح، تمیم بن الیاس بن اسد، عضرم بن عیسی، مطرف بن عمر کندی، ھارون بن صالح بن میثم، وکایا بن سعد، محمد بن روایہ، حُر بن عبداللہ بن ساسان، قودۃ الاعلم، خالد بن عبد القدس، ابراہیم بن مسعود بن عبدالمجید، بکر بن سعد بن خالد، احمد بن ریحان بن حارث اور غوث اعرابی
قُلزُم سے دو افراد ہوں گے،	مرجنۂ بن عمرو اور شبیب بن عبداللہ ---
حیرہ سے ایک شخص ہو گا،	بکر بن عبداللہ بن عبد الواحد ---
کُوثی ربا سے ایک شخص ہو گا،	حفص بن مروان ----
طھنہ سے دو افراد ہوں گے،	حباب بن سعید اور صالح بن طیفور ---
اھواز سے تین افراد ہوں گے،	عیسی بن تمام، جعفر بن سعید ضریر اور یعود بصیراً ---
شام سے ایک شخص ہو گا،	علقمہ بن ابراہیم ----

علاقہ اور تعداد	نام
اصطخر سے دو افراد ہوں گے،	متوکل بن عبیداللہ اور ہشام بن فاخر ---
مولتان سے ایک شخص ہو گا،	حیدر بن ابراہیم ---
نیل سے ایک شخص ہو گا،	شاکر بن عبدہ ----
قذابیل سے ایک شخص ہو گا،	عمرو بن فروہ ۔
مدائن سے آٹھ افراد ہوں گے،	منزر کے دو بیٹے محمد اور احمد، میمون بن حارث، مُعاذ بن علی بن عامر بن عبدالرحمن بن معروف بن عبداللہ ، حرسی بن سعید، زھیر بن طلحہ، نصر اور منصور ----
عکبرا سے ایک شخص ہو گا،	زائدہ بن ھبہ ---
حُلوان سے دو افراد ہوں گے،	ماھان بن کثیر اور ابراہیم بن محمد ----
بصرہ سے تین افراد ہوں گے،	عبدالرحمن بن اعطف بن سعد، احمد بن ملیح اور حماد بن جابر
اصحابِ کہف کے سات افراد	مکسلمینا اور اس کے ساتھی
انطاکیہ سے دو تاجر ہوں گے،	موسی بن عون ، سلیمان بن حر، اور ان دونوں کا ایک رومی غلام
روم میں پناہ لینے والے گیارہ مسلمان،	صہیب بن عباس، جعفر بن حلال، ضرار بن سعید، حمید قدوسی مُنادی، مالک بن خُلید، بکر بن حُر، حبیب بن حنان، جابر بن سفیان
سرندیپ میں پڑاؤ ڈالنے والے دو افراد،	جعفر بن زکریا، دانیال بن داؤد -----
سندرا سے چار افراد ہوں گے ،	خور بن طرخان سعید بن علی، شاہ بن بزرج اور حُ ر بن جمیل

شلاہط میں اپنی سواری سے گم ہو جانے والے شخص کا نام مُنذر بن زید --- شیراز سے ایک شخص، ابو داؤد شعشاع ہو گا --- یخشب سے حق کی تلاش میں شہر بہ شہر پھرنا والا شخص، عبداللہ بن صاعد بن عقبہ --- بلخ سے اپنے خاندان سے دُور بھاگ جانے والا شخص کا نام، اوس بن محمد، ناصبیوں کو قرآن مجید سے دلائل دینے والے سرخس سے ایک شخص، نجم بن عقبہ بن داؤد --- فرعانہ سے ایک شخص ازدجاہ بن وابص --- ترمد (بربہ) سے دو افراد ہوں گے، صخر بن عبد الصمد قنابلی اور یزید بن قادر ---

پھر امامؑ نے فرمایا، یہ کُل تین سو تیرہ افراد ہیں اور ان کی تعداد جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کے برابر ہے --- (دلائل الامامۃ)

- **حقیقتِ قیامت**

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ [محمد: 18]

" تو کیا یہ الساعۃ کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے یقیناً اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں، پھر جب ان کے پاس قیامت (ساعت) آجائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا؟"

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) [الأعراف: 187]

یہ لوگ آپ سے الساعۃ کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کرچکے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ---

يَسْـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ عَنِ ٱلسَّاعَةِۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا (الاحزاب ۶۳)

وہ آپؐ سے ساعت کے بارے میں پوچھتے ہیں --- کہہ دیجیے کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے، اور تمہیں کیا ادراک کہ شاید ساعت قریب ہی آگئی ہو ---

فَإِذَا جَآءَتِ ٱلطَّآمَّةُ ٱلْكُبْرَىٰ ، يَوْمَ يَتَذَكَّرُ ٱلْإِنسَٰنُ مَا سَعَىٰ (النازعات ۳۴ ۳۵)

پس جب (الطامۃ الکبری) بڑی آفت آئے گی اس دن تذکرہ ہو گا کہ انسان نے کیا کوشش کی ---

وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى{ المومن 18}

اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی سے آگاہ کر دیجئے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے ---

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا اَلْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَآ اَدْرٰیکَ مَا اَلْحَآقَّةُ ﴿ الحاقہ ۳}

حاقہ، حاقہ کیا ہے، اور تم کیا جانو کہ حاقہ کیا ہے ---

ٱلْقَارِعَةُ : عظیم حادثہ (۱) مَا ٱلْقَارِعَةُ : عظیم حادثہ کیا ہے (۲) وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْقَارِعَةُ: تم کیا جانو عظیم حادثہ کیا ہے (۳)

يَوْمَ يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ : جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے (قارعہ ۴) وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ كَٱلْعِهْنِ ٱلْمَنفُوشِ (۵ قارعہ) اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون ---

هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَٰشِيَةِ (غاشیہ ۱) کیاآپ کے پاس سب پر چھا جانے والی کی خبر پہنچی؟ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَٰشِعَةٌ (غاشیہ ۲) اس روز بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے ---

یہ اوپر چند آیات پیش کی گئیں ہیں یہ قیامت کی خبر دیتی ہیں اور ان کے علاوہ قرآن کریم میں بہت سے ایسی آیات موجود ہیں، ان آیات میں قیامت کو مختلف اسماء سے متعارف کرایا گیا ہے، قیامت کے بہت سے اسماء ہیں، جیسے الساعۃ، الطامۃ الکبری، الْأٰزِفَۃِ، حاقہ، ٱلْقَارِعَۃُ، غاشیہ - یہ تمام نام قیامت کے ہیں ----

اظل الیوم: دن کا سایہ دار ہونا- سایہ ڈالنا- اپنی پناہ میں لینا (المنجد) یعنی قیامت کا دن جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ یوم الظلہ ہوں --- [1] ؛ الرَّاجِفَۃ: قیامت کے روز صور کا پہلا نفخہ (المنجد)

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں انا صاحب الراجفۃ، میںؑ راجفہ کا مالک ہوں --- [1]

﴿فَإِذَا جَآءَتِ ٱلطَّآمَّةُ الْكُبْرَىٰ﴾ اور جب (ٱلطَّآمَّةُ الکبری) وہ عظیم حادثہ نمودار ہو گا (النازعات:۳۴)

---

(1) حدیث معرفت نورانی

الطَّآمَّۃُ سے مراد وہ مصیبت ہے جو تمام مصیبتوں پر حاوی آ جائے اور چھا جائے ---[1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میں علیؑ طامۃ الکبری (عظیم مصیبت/ عظیم حادثہ) ہوں ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں : الطَّآمَّۃُ الۡکُبۡرٰی سے مراد دابتہ الارض کا نکلنا ہے ---[2]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، میںؑ دابتہ الارض ہوں ----

وَ اَنۡذِرۡہُمۡ یَوۡمَ الۡاٰزِفَۃِ اِذِ الۡقُلُوۡبُ لَدَی،اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی سے آگاہ کر دیجئے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے{ المومن 18}

یَوۡمَ الۡاٰزِفَۃِ سے مراد یومِ قیامت ہے اس لیے کہ وہ قریب ہے ---[3]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انا الۡاٰزِفَۃِ :میں یوم ازفہ ہوں ---- [4]

اس فرمان " میںؑ یوم ازفہ ہوں" کے مطابق سورہ المومن آیت 18 کا ترجمہ یہ ہے، یوم الازفہ جس دن کلیجے منہ کو آ جائیں گے، یعنی جب میں علیؑ ظاہر ہوں گا تو کلیجے منہ کو آ جائیں گے

اَلۡحَآقَّۃُ ﴿۱﴾ مَا الۡحَآقَّۃُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحَآقَّۃُ ؕ﴿الحاقہ ۳}

یقینا ہونے والی ہے، وہ ہونے والی کیا ہے تم کیا جانو وہ ہونے والی کیا ہے ---

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ: الحاقہ نزول عذاب قیامت کے ناموں میں سے ایک نام الحاقہ بھی ہے یعنی تحقیق پانے والا دن کہ جس دن خوف و وحشت کا ماحول ہو گا اور عذاب کے نزول کا دن ہو گا ----[5]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انَا لۡحَآقَّۃُ میںؑ حاقہ ہوں {میںؑ علیؑ قیامت ہوں جس دن عذاب نازل ہوگا۔ میںؑ ہی اُس دن کا عذاب ہوں}

---

(1) تفسیر صافی ج 7 (2) اکمال الدین

(3) تفسیر صافی ج 6 (4) حدیث معرفت نورانی. (5) تفسیر القمی

ٱلۡقَارِعَةُ عظیم حادثہ عظیم حادثہ (قاریہ) کیا ہے، تم کیا جانو (قاریہ) عظیم حادثہ کیا ہے، جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے، اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون ---

قارعہ کے لغوی معنیٰ {کھڑکھڑانے والی، عظیم حادثہ، دستک دینے والی ، قیامت}

اس آیت کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ: وہ حادثہ بہت خوفناک ہے اور لوگ اس سے خوف زدہ ہیں --- [1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انا ٱلۡقَارِعَةُ : میں علیؑ (قاریہ) قیامت ہوں۔ میںؑ عظیم حادثہ ہوں ---[2]

جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے، اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون ---

هَلۡ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلۡغَٰشِيَةِ (غاشیہ ۱) کیا آپ کے پاس سب پر چھا جانے والی کی خبر پہنچی؟

وُجُوهٌ يَوۡمَئِذٍ خَٰشِعَةٌ (غاشیہ ۲) اس روز بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے ----

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انا ٱلۡغَٰشِيَة میں علیؑ چھانے والا ہوں۔ میںؑ سب کو ڈھانک لینے ولا ہوں ---

امام صادقؑ فرماتے ہیں: چہرے ذلیل ہوں گے سے مراد ہمارے دشمن ہیں --- [3]

فَإِذَا جَآءَتِ ٱلصَّآخَّةُ { عبس ۳۳} تو جب (صاختہ) کان پھاڑ دینے والی آئے ---

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، انا ٱلصَّآخَّةُ میںؑ صاختہ ہوں ، میںؑ دلوں پر ضرب لگانے والا ہوں ---

سلمان نے امیر المومنینؑ سے کہا ، مولاي؛ أريد أن أسالك عن اول بدو الدنيا و أول يوم خلقت فيه السماوات و الأرض و الى أى يوم يكون انقضائها و ما يوم المعلوم و ما يوم التكاثر و ما يوم الدين و ما هو يوم المشهود و ما هو يوم الساعة يا مولاي

---

(1) تفسیر صافی (2) حدیث معرفت نورانی

(3) تفسیر فرات الکوفی

مولاؑ ، میں آپؑ سے أول دنیا کی ابتداء اور اس اول دن کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ کون سا دن ہے جب یہ سب ختم ہو جائے گا،

یوم معلوم کیا ہے؟ اور یوم التکاثر کیا ہے؟ اور یوم الدین کیا ہے؟ یوم مشھود کیا ہے؟ یوم الساعۃ کیا ہے؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ تمہیں خبر دوں گا ان سب کی خبر دوں گا، **یا سلمان أوصیک فی الطاعة لی و المعرفة بی و الوصیة لك من الیوم الي یوم الساعة** ، اے سلمانؑ ! میںؑ تجھے معرفت کے ساتھ میریؑ اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، اور یہ تیرے لیے آج کے دن سے یوم الساعۃ تک کی وصیت ہے ----

پھر مولاؑ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا، **أيها الناس اليوم أخبركم عن علم لم يطلع عليه الا عبادِ المخلصين و فها يعودون و هم نور واحدٌ يسقون من معدن واحد و يكون لكل واحد منهم درجة على قدر استحقاقه من الذين يستمدون منه و ليس نور اسمي و الاسم يستمد نوره من الذات العالية و اعلم أنا هي و لا هي أنا لانها ظاهرى و أنا باطنها و بها أظهر و فيها أغيب و لا بينا فرق و لا فاصلة و ليس يغيب زوال و لا انفصال و لا انتقال ادراک الأبصار و ليس الأبصار تدركنى و أنا الطيف الخبير، أغيب سائر الانوار تحت تلالو نور ذاتى ، و أنا لا أغيب و لا انتقل من مكان الى مكان و اما ظهرت للعباد النور انيين الا تانيس للخلق لأجل اثبات الحجة و ايضاح الدعوة و لم تزل حجتى على خلقى فى سائر الأكوار و الأدوار و الازمنة و الاعصار حتى يومن من آمن و يكفر من كفر من هذا اليوم الى يوم القيامه و هو يوم الساعة التى لا بد منها و هو يوم ظهور القائم المؤمل الحجة المنتظر قائم العصر و الزماں و هو محمد بن الحسن عليه السلام و علك آله الى يوم القيامة و هو يوم الشاهد و المشهود و فيه يظهر الحق و يبطل الباطل، فمن يعرف حقيقه هذا اليوم يرشد الى معرفتى**

ترجمہ ، اے لوگو! آج میںؑ تمہیں اس علم سے خبردار کروں گا جو میرےؑ مخلص بندوں کے سوا اب تک کوئی نہیں جانتا تھا، وہ نور واحد کی طرف لوٹتے ہیں، ایک ہی معدن (کان) سے سیراب ہوتے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کے لیے ان کے استحقاق اور اہلیت کے مطابق درجات ہیں، جس سے وہ اخذ کرتے ہیں، اور میرےؑ نام کا کوئی نور نہیں، اسم نور بلند ذات سے ماخذ ہے، اور اسم اس بلند ذات سے نور حاصل کرتا ہے، اور میںؑ جانتا ہوں کہ وہؑ میںؑ ہوں اور وہ نہیں ہوں، (یعنی، میںؑ وہ بلند ذات ہوں، اور وہ نہیں ہوں) کیونکہ وہ (اللہ) میراؑ ظاہر ہے اور میںؑ اس کا باطن ہوں، اور میںؑ اس کے ساتھ ظاہر ہوا اور اس میں غیب ہوں، ہمؑ (اللہ اور علیؑ) میں کوئی فرق نہیں، نہ کوئی

فاصلہ ہے، نہ کوئی غیب حرکت کرنے والا ہے، نہ جدائی ہے اور نہ کوئی آنکھ میراً درک کر سکتی ہے، میںؑ بہت ہی لطیف اور بہت زیادہ خبر والا ہوں، میںؑ تمام انوار کو اپنی ذات کے نور کی چمک کے نیچے غیب کر دیتا ہوں، میںؑ غیب نہیں ہوں نہ ہی ایک مکاں سے دوسرے مکاں میں منتقل ہوتا ہوں، میںؑ نے بندوں میں اچھی جان پہچان کے لیے، اثبات حجت کے لیے، واضح دعوت کے لیے نور ظاہر کیا۔

میریؑ مخلوق میں میریؑ حجت تمام الاکوار[1] میں ہر دور میں تمام زمانوں میں تمام اعصار (عصر کی جمع) میں تمام کائناتوں میں باقی ہے، یہاں تک کہ جو مومن ہے وہ ایمان لائے گا اور جو کافر ہے وہ کفر کرے گا، اس دن سے قیامت کے دن تک اور وہ یوم الساعت ہے، جو کہ بہت ضروری ہے، وہ انتظار کئے جانے والی زمانے کی حجت کا ظہور ہے، اور وہ حسنؑ کے بیٹے محمدؑ ہیں ، قیامت تک سلام ہو انؑ (قائم) پر اور انؑ کی آل پر، اور وہ شاہد و مشھود کا دن ہے، جس میں وہؑ (قائم) الحق [2] (اللہ) کو ظاہر کر دیں گے --- اور باطل کو باطل کر دیں گے (باطل کو مٹا دیں گے) پس جو کوئی اس دن کی حقیقت کو جانتا ہوگا وہ اسے میریؑ معرفت کی طرف ہدایت دے گا۔ (اس کے بعد امیر المومنینؑ نے مومن کے بارے میں کلام کیا اس روایت کا حصہ جو مومن کے بارے میں ہے باب سر المومن میں درج کیا گیا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں)

پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا ، جعلت اللعنة على الكافرين الذين خالفوا أمري و ذكروا قدرتي و جحدوا معنوتي و كذبوا رسلي و عادوا أوليائى و والوا أعدائى، فاولئك الذين غضب عليهم و لهم عذاب عظيم، ياسلمان هذا جزاء لم نكر صورتى الأنزعية النورانية الذاتية العالية و اعلم يا سلمان من أنكرني يوم النداء أنكرني يوم البعث و النشور و هو يوم ظهور القائم منه السلام ، و هو الذى يبعث الخلق و هو الذى يحييهم و يميتهم بامري و قدرتي و هو الذى ينشر هم فى الارض و اليه يحشرون [3]

---

(1) الاکوار ، الکور کی جمع ہے ایک الکور ایک سو بیس قمری سال سے زیادہ ہوتا ہے ۔ ایک قمری سال 354 دن 8 گھنٹے اور 45 منٹ کا ہوتا ہے ----

(2) امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، قائمؑ آل محمدؑ جب ظہور کریں گے تو حق کو ظاہر کر دیں گے، حق کیا ہے؟ اللَّهُ هُوَ الْحَقُّ، اللہ ہی حق ہے (الحج 62) اللہ ہی حق ہے (الحج 62) اللہ حق ہے اور قائمؑ حق کو ظاہر کریں گے ---- (3) كتاب، الطاعة متى تقوم الساعة ص 362، 363، 364

ترجمہ ، مولاؑ فرماتے ہیں ، میںؑ نے کافروں پر لعنت کی جنھوں نے میرےؑ امر کی مخالفت کی، میریؑ قدرت کا ذکر کیا اور میریؑ معنویت کا انکار کیا اور میرےؑ پیغمبروں کو جھٹلایا --- انہوں نے میرےؑ اولیاء (دوستوں) سے دشمنی کی اور میرےؑ دشمنوں سے وفا کی --- پس ان کے لیے غضب ہے عذاب عظیم ہے --- اے سلمانؑ! یہ انعام ہے اس کے لیے جو میریؑ ناقابل فہم نورانی بلند ترین ذات کی صورت کا انکار کرے گا، اور اے سلمانؑ میںؑ جانتا ہوں کہ جس نے یوم النداء [1] میراؑ انکار کیا تھا وہ یوم البعث اور یوم النشر (یعنی قیامت) کے دن بھی میراؑ انکار کرے گا، اور وہ قائمؑ کے ظہور کا دن ہے، وہ قائمؑ ہی ہیں جو میرےؑ امر اور میریؑ قدرت سے مخلوق کو بیدار کریں گے اور وہیؑ ہیں جو انہیں زندہ کریں گے اور موت دیں گے، اور قائمؑ ہی ہیں جو انہیں زمین میں پھیلا دیں گے، اور انؑ ہی کی طرف سب کا حشر ہے ---

مولا جعفر صادقؑ سے قیامت اور النار کے بارے میں پوچھا گیا

عن القيامة، قال : قيام القائم،

قلت: والنار؟ قال سيفه. [2]

مولاؑ نے قیامت کے بارے میں فرمایا، قیامت---! قائمؑ کا قیام ہے، اور آگ کے متعلق فرمایا---! آگ قائمؑ کی تلوار ہے ---

پس قرآن میں جہاں قیامت کا ذکر ہے درحقیقت وہ امیر المومنینؑ کا ذکر ہے اور قائمؑ کے قیام کا ذکر ہے ---

حقیقتِ قیامت قائمؑ کی تلوار ہے ----

---

(1) یہ اس دن کی طرف اشارہ ہے جب تمام مخلوق سے ربوبیت کا عہد لیا گیا تھا، الست بربکم قالوا بلی، جب مولا علیؑ نے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں تو ہی ہے، پس جب اس دن امیر المومنینؑ کا انکار کر چکا ہے وہ کبھی اقرار نہیں کرے گا

(2) کتاب، حجب الانوار ص 26 (المجموعة المفضلية)

- **دوران غیبت قائمؑ کا مکان**

روایات میں آیا ہے کہ، مفضل نے امام جعفر الصادقؑ سے پوچھا، مولاؑ غیبت کبریٰ کے دوران امام مہدیؑ کہاں ہوگے ؟ فرمایا، مہدیؑ زمان و مکان پر کامل تصرف رکھتے ہیں، وہؑ ہر وقت ہر جگہ موجود ہونگے، وہؑ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہونگے، بس انسان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوگا، جو انہیںؑ دیکھ نہ پائیں گے، قائمؑ غیبت کے دوران تمام مخلوقات پر نظر رکھیں گے اور تمام معاملات سے باخبر ہوں گے، قائمؑ زمان و مکان کے خالق ہیں، وہؑ کسی خاص مقام یا خاص وقت کے محتاج نہیں، اے مفضل یاد رکھو! توحیدؑ کبھی کسی محدود مکان میں نہیں سما سکتی ----

- **مومنین کا افطار**

الحکم بن سلیمان الجعفری کہتے ہیں میں اپنے مولا ابو الحسن موسیٰؑ (الکاظم) کی خدمت میں حاضر ہوا --- میں نے مولاؑ سے کچھ سوالات پوچھے اور مولاؑ ان کا جواب عطا فرمایا، پھر میں جانے کے لیے اٹھا تو مولاؑ نے فرمایا، لا تفسد صومك فقلت يا مولاي لست بصائم، فقال أن المومن صائم ابدا في دولة الضد فلا تتكلم بشيء مما عندك الى وقت افطارك، فقلت: و متى وقت افطاري، قال؛ اذا قام قائمنا : تم اپنا روزہ خراب مت کرو --- میں نے کہا مولاؑ میں روزے سے نہیں ہوں --- مولاؑ نے فرمایا، بے شک مومن مصیبت اور مخالفت میں(دشمنی اور مصیبت کی وجہ سے) ہمیشہ سے ہی روزے میں ہے، تم کچھ مت کہو یہاں تک کہ تمہارا وقت افطار ہو جائے --- میں نے کہا، مولاؑ وقت افطار کب ہوگا؟ --- مولاؑ نے فرمایا ؛ جب ہماراؑ قائمؑ قیام کرے گا ----[1،2]

---

(1) أدعية السبعة الأيام ص ١٤

(2) منهج العلم و البيان ص ٣٨

- **قائمؑ کی حکومت میں زمانے کے عجائبات**

مولا صادقؑ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے اس فرمان فَأَذَاقَهُمُ ٱللَّهُ ٱلْخِزْيَ فِي ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْءَاخِرَةِ أَكْبَرُ (زمر 26)

ترجمہ ، پھر ان کو اللہ نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے ---

اس آیت میں دنیا کے عذاب کا ذکر ہے --- دنیا میں رسوائی کا عذاب کون سا ہے ؟

مولاؑ نے فرمایا ، اے ابو بصیرؓ! اس سے بڑھ کر رسوائی کیا ہوگی کہ انسان اپنے گھر میں، اپنے کمرے کے اندر اپنے بھائی اور گھر والوں کے ساتھ موجود ہوں، پھر ایک دم اس کے اہل خانہ اپنے گریبان چاک کر لیں گے، جب لوگ پوچھیں گئے ہے یہ شور و واویلا کس لئے ؟ تو انہیں بتایا جائے گا کہ فلاں شخص ابھی ہمارے پاس موجود تھا، لیکن اچانک اس کی شکل مسخ ہوگی (یعنی انسانی شکل سے بدل کر کسی دوسری شکل، مثلاً کتے، ریچھ، بندر سور میں بدل جائیں گے) ابو بصیرؓ نے پوچھا! مولاؑ یہ قائمؑ کے قیام سے پہلے ہوگا یا بعد میں؟

امامؑ نے فرمایا! قائمؑ کے قیام سے پہلے ہوگا --- امامؑ فرماتے ہیں، جب ہمارےؑ قائمؑ ظہور کریں گے تو ایسا نظام حکومت لائیں گے جو اس سے پہلے نہ ہو گا، قائمؑ آل محمدؐ زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے، جو مومن بیمار ہو گا شفا یاب ہو جائے گا اور جو کمزور و ناتواں ہو گا وہ قوی و طاقت ور ہو جائے گا، قائمؑ نظام زمینداری کو ختم کر دیں گے، عالم ارواح میں اخوت پر بھی ایک مومن بھائی دوسرے مومن کا وارث قرار پائے گا، قبروں میں موجود مومنین ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور ایک دوسرے کی زیارت کریں گے ---

آسمان بارش برسائے گا درخت پھل دیں گے (درختوں پر موجود کانٹے پھلوں میں بدل جائیں گے کوئی کانٹا نہیں رہے گا) زمین (یہاں تک کے پتھر بھی) نباتات اگائے گی، زمین کو زمین والوں کے لیے زینت بخشی جائے گی، لوگ درندوں سے محفوظ ہو جائیں گے ---یہاں تک کہ درندے راستے میں (بھیڑ بکریوں) کی طرح چریں گے، بندوں کے دلوں سے کینہ و نفرت و دشمنی دور ہو جائے گی اور ایسی سر سبزی اور شادابی کا عہد ہو گا کہ اگر کوئی عورت اپنی ٹوکری سر پر رکھے ہوئے عراق سے شام کی طرف روانہ ہو تو اس کے قدموں کے نیچے سبزہ ہی سبزہ

ہو گا اور وہ بے خوف چلی جائے گی کوئی درندہ بھی اس کو نہ ستائے گا، تمام خیر اور برکتیں لوٹ آئیں گی، احسان کرنے والے (قائمؑ) کی محبت اتنی بڑھ جائے گی کہ ایک دانہ اس قدر بڑھے گا کہ جیسے شتر مرغ کا انڈہ، اس زمانے میں مخلوقات میں سے جو بھی شے بچے گی وہ سب صاف اور واضح عربی زبان میں کلام کریں گی اور اللہ کی تسبیح کرے گئیں، تمام ہری بھری گھاس تمام پتھر تمام وحشی درندے پرندے ریت کنکریاں سب عربی زبان میں کلام کریں گے ---

مومن کا دل العلم سے بھر جائے گا، یہاں تک کہ کوئی مومن علم میں اپنے بھائی کا محتاج نہیں ہو گا، کبھی کسی مومن کو کوئی ضرورت ہو گی تو وہ فرشتوں میں سے کسی فرشتے کو امام مہدیؑ کی خدمت اقدس میں بھیجے گا اور وہ فرشتہ اس مومن کی اطاعت کرتے ہوئے امامؑ کی خدمت اقدس میں شرفیاب ہو کر اس مومن کی مشکل بیان کرے گا اور واپس چلا جائے گا، اس زمانے میں بعض مومنین بادلوں پر چلیں گے، کچھ فرشتوں کے ہمراہ راستہ چلیں گے ، قائمؑ آل محمدؐ بعض مومنین کو ایک لاکھ فرشتوں پر قاضی مقرر فرمائیں گے، ہمارےؑ شیعوں کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں گی ایک ایک شخص میں چالیس چالیس مردوں کی طاقت آ جائے گی اور روئے زمین پر وہی (شیعہ) حاکم ہوں گے --- جب ہمارےؑ قائمؑ قیام کریں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی ، لوگ سورج کی روشنی سے بے نیاز ہو جائیں گے، دن اور رات ختم ہو جائیں گے اور تاریکی ختم ہو جائے گی اور آپؑ کے دور حکومت میں لوگوں کی عمر اتنی طویل ہو جائے گی، کہ ہر مومن کے ہاں ہزار بیٹے پیدا ہوں گے، ان کے ہاں کوئی بیٹی پیدا نہیں ہوگی ۔ جو لباس وہ پہنے گا اس کا قد لمبا ہونے کے ساتھ ساتھ لباس بھی لمبا ہو جائے گا اور جس رنگ میں چاہے گا وہ لباس تبدیل ہوتا چلا جائے گا، قائمؑ بندوں کے سر پر اپنا دست (قدرت) رکھیں گے جس کے اثر سے ان کی عقلیں کامل ہو جائیں گی، قائمؑ کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن اپنے بھائی کو مغرب میں دیکھ سکے گا اور مغرب میں رہنے والا مومن اپنے بھائی کو مشرق میں دیکھ سکے گا، اس زمانے میں مومنین اور قائمؑ آل محمدؐ میں کوئی حجاب نہیں رہے گا ، امامؑ اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے مومنین سن لیں گے اسی جگہ سے ان کے ساتھ گفتگو فرمائیں گے اور وہ انؑ کا دل ربا جمال دیکھ سکیں گے اور انؑ کی دل نشین آواز سن سکیں گے، پشتِ کوفہ ایک مسجد بنائی جائے گی جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے ---

اور کوفہ شہر اتنا پھیلے گا کہ کوفہ کے گھر کربلا کے دریا اور ہیں حیرہ تک پھیل جائیں گے، یہ شہر اتنا وسیع ہوگا کہ انسان نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے تیز رفتار کچر پر سوار ہو کر نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے جائے گا لیکن پھر بھی نماز میں شریک نہ ہو سکے گا ---

قائمؑ کی حکومت میں صرف خالص مومنین اور خالص مشرکین ہی دنیا میں دوبارہ لوٹیں گے ان کی رجعت ہو گی،سب سے پہلے امام حسینؑ رجعت فرمائیں گے ، آدمؑ سے لیکر مولا محمدؐ رسول اللہ خاتم تک تمام انبیاءؑ کو اللہ دوبارہ دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ امیر المومنینؑ علیؑ کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد کریں ، جو لوگ دنیا سے گزر چکے ہیں وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اپنا قصاص لیں گے، جس کو اذیت دی گئی ہے وہ اپنی اذیت کا بدلہ لے گا، جس کو ستایا گیا ہے وہ اس ستائے جانے کا بدلہ لے گا، جس کو قتل کیا گیا ہے وہ اپنے (قاتل سے) قتل کا بدلہ لے گا، اور بدلے اور قصاص کے لیے اس کے دشمن بھی دوبارہ دنیا میں لائے جائیں گے تاکہ وہ (مظلوم اپنے دشمن سے) اپنا قصاص و انتقام لے سکے اور اس قصاص کے بعد وہ تیس 30 ماہ زندہ رہیں گے اور اس کے بعد صرف ایک ہی شب میں سب کے سب مر جائیں گے، ان کے دلوں کو ٹھنڈک مل جائے گی اور پھر یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا حق حاصل کریں گے ---

امام حسینؑ اور قائمؑ کی حکومت

امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، بعد از شہادت امام حسینؑ کوہ رضوی پر جلوہ نشین ہیں --- پس ہر مومن آپؑ کے پاس کوہ رضوی پر آتا ہے --- امام حسینؑ وہاں نورانی تخت پر جلوہ نشین ہیں --- اور حضرت ابراہیمؑ ، موسیٰؑ، اور عیسیٰؑ سمیت تمام انبیاء امام حسینؑ کے گرد تشریف فرما ہوں گے --- اور صفِ انبیاءؑ کے پیچھے مومنین تشریف فرما ہوں گے اور وہ اس انتظار میں ہوں گے کہ مولا حسینؑ کیا فرماتے ہیں؟--- وہ سب اسی حالت انتظار میں رہیں گے یہاں تک کہ قائمؑ آل محمدؐ ظہور فرمائیں گے --- اور جب آپؑ قیام فرمائیں گے تو آپؑ کربلا آئیں گے اور امام حسینؑ کی زیارت سے شرفیاب ہوں گے --- پھر اس وقت تمام آسمانی اور زمینی مخلوق امام حسینؑ کے گرد جمع ہو گی اور آپؑ کی زیارت کرتے ہوئے آپؑ سے مصافہ کریں گے ---

جبکہ امام مہدیؑ امام حسینؑ کے ہمراہ نورانی تخت پر جلوہ نشین ہوں گے --- پھر امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا، اے مفضل! اللہ کی قسم اس بلندی سے اوپر کوئی بلندی نہیں ----

امام حسینؑ لشکر قائمؑ میں

جب قائمؑ قیام فرمائیں گے تو ان کے لشکر میں امام حسینؑ بھی ہوں گے، جب کربلا آئیں گے باقی کوئی نہیں بچے گا اہل آسمان و زمین میں سے کوئی ایک بھی مگر سارے امام حسینؑ کے سامنے آ کر حلقہ بنائیں گے، **حتی ان الله تعالی بزور الحسين ويصافحه وقعد معه على سرير يا مفضل هذه والله الرفعة التي ليس فوقها شي والا دونهاشى ولا ورانا الطالب مطلب".**

یہاں تک کہ اللہ امام حسینؑ کی زیارت کرنے آئے گا اور مصافحہ کرے گا پھر اس کے ساتھ تخت پر بیٹھ جائے گا ---

اے مفضل! اللہ کی قسم یہ وہ مقام ہے جس سے بڑھ کر کوئی بھی مقام نہیں اور اس سے کمتر بھی کوئی چیز نہیں اس کے بعد پھر تو کوئی طلب و مطلب ہی نہیں (یہ قائمؑ آل محمدؐ کی حکومت کے چند عجائبات ہیں) ---[1]

امام سجاد نصف شب برای نمازشان بیدار می شوند و نماز شب قضاء می شود ، اصحاب عرض کردند چرا قضاء شد؟

حضرت فرمودند: نگاه به عرش کردم خال پسرم مهدی را دیدم و محو جمال خال پسرم مهدی شدم (مناقب الحق)

ترجمہ ، امام سجادؑ آدھی رات کو نماز شب کے لیے اُٹھے، اور ان کی نماز شب قضا ہو گی، اصحابؑ نے عرض کیا مولاؑ نماز شب کیوں قضا ہو گی؟ مولاؑ نے فرمایا، میںؑ نے عرش کی طرف نگاہ کی اور اپنے بیٹے مہدیؑ کو دیکھا اور اسؑ کے حُسن و جمال میں کھو گیا تھا ---

---

(1) الغيبه (نعمانی) الغيبه (طوسی) القطره من بحار، اكمال الدين ، الطاعة متى تقوم الساعة، بحار الأنوار ، دلائل الإمامة،

• منتظرینِ قائمؑ

قائمؑ آل محمدؐ کے منتظرین میں خود اللہ بھی شامل ہے ---{یونس، 20}

فرمانِ رسولؐ اللہ ، اصل شیعہ قائمؑ عجل اللہ فرجہ الشریف کے منتظرین ہیں، وہ مجھ محمدؐ کے بھائی ہیں ----

فرمانِ سیدہؑ، جس وقت ظالمین نے دروازہ اقدس کو آگ لگائی، آپؑ پر دروازہ گرایا تو بنتِ رسولؐ کے آخری الفاظ تھے! یا مہدیؑ یا مہدیؑ ---

فرمانِ امیرالمومنینؑ، اے اللہ ہمیں قائمؑ کا ظہور دکھا دے، ہمیں عاشقانِ قائمؑ اور ان کے شیعوں میں قرار دے --- اے لوگو جو معرفت کے ساتھ قائمؑ کا انتظار کرے گا وہ بروز حشر ہمارےؑ درجے پر ہوگا ---

فرمانِ امام حسنؑ، کاش میں قائمؑ کی زیارت کرتا اور ان کا کلام سنتا ---

فرمانِ امام حسینؑ، مولا حسینؑ نے شبِ عاشور فرمایا ، اے میرےؑ اصحابؑ، آسمانوں پر اللہ تمہاریؑ میزبانی کرے گا اور یہ میزبانی جاری رہے گی تا وقت کہ قائمؑ ظہور فرمائیں اور ہمارےؑ قاتلوں کو زنجیر میں جکڑ کر ہماراً انتقام لیں، اور تم کو ابدی مسرتوں سے ہمکنار کریں ---

فرمانِ امام سجادؑ، کاش میںؑ قائمؑ کے شیعوں اور عاشقین میں شامل ہو جاؤں --- [1]

<u>قد قامت الصلوۃ</u>

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، "قد قامت الصلوۃ " سے مراد ، قیامِ قائمؑ ہے --- [2]

<u>بیعت</u>

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، ہر وہ بیعت جو قائمؑ کے ظہور سے پہلے لی جائے گی، وہ کفر و نفاق ہے دھوکہ ہے ، اللہ لعنت کرے اس پر جو انؑ

---

(1) کاشف الاحزان فی معرفت صاحب العصر و الزمان

(2) بحار الانوار ج 11

کے لیے بیعت لے، یا جو اُن سے بیعت طلب کرے، اے مفصل، قائمؑ اپنی پشت کعبہ پر ٹیک کر کھڑے ہوں گے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے، تو کفِ دست سے ایک نور ساطع ہوگا، اور قائمؑ فرمائیں گے ، دیکھو ! یہی اللہ کا ہاتھ ہے، اللہ کی طرف سے ہے، اور اللہ بیعت کا حکم دیتا ہے -------[1]

فقہا، تقلید، اور قائمؑ

خمینی، کتاب امامت اور انسان کامل صفحہ 282 پر کہتے ہیں ---

جب حضرت حجتؑ تشریف لائیں گے تو وہؑ ایسے احکام لے آئیں گے جو ہمارے ناقص اجتہادات کے ذریعے استنباط شدہ احکام سے مختلف ہوں گے، جو فقہی اصول و ضوابط ہم استعمال کرتے ہیں، وہ ان سے مختلف ہوں گے، وہ مجتہدین کے ظنون سے اخذ شدہ احکام سے مختلف ہوں گے، کیونکہ فقہا کی روش کے برخلاف فرمائیں گے (بظاہر جو فقہا بن بیٹھے ہیں، امام زمانہؑ ان کے خلاف حکم دیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان فقہا کا نظام ہی امامؑ کے خلاف ہے)

کتاب احسنُ العقائد، ترجمہ "شرح باب حادی عشر" صفحہ 311 پر ہے،

وہ فقہا جن کی تقلید کی جا رہی ہو گی، وہ قائمؑ کے دشمن ہو گے، لیکن آپؑ کی تلوار کے خوف و رعب و دبدبہ و نیز مال دنیا کے لالچ کی وجہ سے آپؑ کے زیر اثر ہو جائیں گے ---

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ، امام زمانہؑ کے دشمن وہ فقہا ہوں گے جن کی تقلید کی جا رہی ہوگی، وہ اہل اجتہاد ہوں گے، جب وہ فقہا دیکھیں گے، کہ امامؑ زمانہ ان کے فتوؤں کے خلاف حکم دے رہے ہیں تو نہ صرف یہ کہ وہ امامؑ کے دشمن ہو جائیں گے بلکہ اگر امامؑ کے ہاتھ میں تلوار نہ ہوتی تو یہ فقہا امامؑ زمانہ کے قتل کا فتویٰ دے دیتے ---[2]

---

(1) بحار الأنوار ج 12 ؛ مختصر البصار ، (2) کتاب، حجتِ خدا امامؑ العصر و الزمان کی ہر لمحہ ضرورت، صفحہ 44، مولف، سید محمد احسن زیدی مجتہد

• خطبة صاحب الزمان ؏ عند ظهوره

١ . ويُسند القائم ظهره إلى الكعبة ويقول: يا معشر الخلائق، ألا من أراد أن ينظر إلى آدم وشيث، فها أنا آدم وشيث. ألا من أراد أن ينظر إلى نوح وسام، فها أنا نوح وسام . ألا من أراد أن ينظر إلى إبراهيم وإسماعيل، فها أنا إبراهيم وإسماعيل. ألا من أراد أن ينظر إلى موسى ويوشع، فها أنا موسى ويوشع ألا من أراد أن ينظر إلى عيسى وشمعون، فها أنا عيسى وشمعون ألا من أراد أن ينظر إلى محمد رسول الله وأمير المؤمنين [اليا]. فها أنا محمد وأمير المؤمنين . ألا من أراد أن ينظر إلى الحسن والحسين، فها أنا الحسن والحسين". ألا من أراد أن ينظر إلى الأئمة من ولد الحسين واحداً بعد واحد، فها أنا هم، فلينظر إلي وليسألني ؛ فإنّي أنبئ بما نبؤوا به وما لم ينبئوا به. ألا من كان يقرأ الكتب والصحف، فليسمع ، ثم يبتدئ بالصحف التي أنزل الله على آدم وشيث، فيقرؤها، فتقول أمة آدم وشيث : هذه – والله – الصحف حقاً، ولقد قرأنا ما لم نكن تعلمه منها، وما كان خفي عنا، وما كان أسقط وبدل وحرف، ويقرأ صحف نوح و صحف إبراهيم والتوراة والإنجيل والزبور، فيقول أهل التوراة والإنجيل والزبور : هذه والله – صحف نوح وإبراهيم حقاً ، وما أسقط منها وبدل وحرف منها. هذه ـ والله ـ التوراة الجامعة والزبور التام والإنجيل الكامل، وإنّها أضعاف ما قرأنا منها، ثم يتلو القرآن، فيقول المسلمون : هذا والله – القرآن حقاً الذي أنزله الله على محمد ، وما أُسقط منه حرف ويدل. لعن الله من أسقطه وبدله وحرفه [1]

امامؑ جعفر الصادقؑ نے فرمایا ۔۔۔ قائمؑ اپنی پشت کعبہ سے لگائیں گے اور فرمائیں گے ۔۔۔۔

اے مخلوقات کے گروہ جان لو! جو آدمؑ اور شیثؑ کو دیکھنا چاہتا ہے وہ مجھے دیکھ لے میںؑ ہی آدمؑ ہوں اور میںؑ ہی شیثؑ ہوں، جو سامؑ اور نوحؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ مجھے دیکھ لے میںؑ ہی نوحؑ ہوں اور میںؑ ہی سامؑ ہوں، جو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہے وہ مجھے دیکھ لے ، میںؑ ابراہیمؑ ہوں اور میںؑ ہی اسماعیلؑ ہوں، جو موسیٰؑ اور یوشعؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ مجھے دیکھ لے، میںؑ ہی موسیٰؑ ہوں، میںؑ ہی یوشعؑ ہوں ۔۔۔

---

(1) نوائب الدھور فی علائم الظھور جلد 3 ص 131

جو عیسیٰؑ اور شمعونؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ مجھے دیکھ لے ، میںؑ عیسیٰؑ ہوں اور میںؑ ہی شمعونؑ ہوں، جو محمدؐ اور امیر المومنینؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ مجھے دیکھ لے ، میںؑ محمدؐ ہوں اور میںؑ ہی امیر المومنینؑ ہوں، جو حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ مجھے دیکھ لے ، میںؑ حسنؑ ہوں اور میںؑ ہی حسینؑ ہوں، اور جو حسینؑ کی اولاد میں ایک کے بعد ایک امامؑ دیکھنا چاہتا ہے، وہ مجھے دیکھ لے وہؑ سارے امامؑ میںؑ قائمؑ ہی ہوں --- یہ سچ ہے کہ میںؑ وہی خبر دوں گا جو انہوں نے دی اور جو انہوں نے نہیں دی --

پھر قائمؑ آل محمدؐ فرمائیں گے، جس نے کتابیں اور صحیفے پڑھ رکھے ہیں وہ سن لیں --- پھر قائمؑ وہ صحیفہ پڑھیں گے جو اللہ نے آدمؑ اور شیثؑ پر نازل کیا تھا، پس یہ سن کر آدمؑ اور شیثؑ کی امت کہے گی اللہ کی قسم یہ صحیفہ حقیقی ہے، (قائمؑ نے اس صحیفے میں سے) وہ پڑھا ہے جو ہمیں معلوم نہیں تھا، جو ہم سے چھپا دیا گیا تھا یا چھوڑ دیا گیا تھا یا تبدیل کر دیا گیا تھا، پھر قائمؑ نوحؑ اور ابراہیمؑ کا صحیفہ پڑھیں گے، پھر تورات زبور اور انجیل پڑھیں گے ، پس تورات والے زبور والے انجیل والے کہیں گے، اللہ کی قسم! یہی نوحؑ و ابراہیمؑ کا حقیقی صحیفہ ہے، جو ہم سے ساقط ہو گیا تھا یا ہم سے چھپا دیا گیا تھا یا تبدیل کر دیا گیا تھا، اللہ کی قسم! یہی جامع اور مکمل تورات ہے، اور یہی جامع اور مکمل زبور ہے، اللہ کی قسم! یہی کامل انجیل ہے ، یہ اس سے کئی گنا زیادہ ہے جو ہم پڑھتے تھے --- پھر قائمؑ آل محمدؐ قرآن کی تلاوت کریں گے اور مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم! یہی حقیقی قرآن ہے جو اللہ نے محمدؐ پر نازل کیا تھا، اس میں سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا گیا اور نہ تبدیل کیا گیا، اللہ لعنت کرے ان پر جو قرآن کے ایک بھی حرف کو تبدیل کرے یا تحریف کرے ---

۲. عندما يظهر إمام الزمان عجل الله فرجه الشريف يلقي خطبة يقول فيها :

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله الذي أنجز وعده ونصر عبده وأقدر وليه على البريات وأعطاه (آتاه) مقاليد الأرض والسماوات ووهبه أزمة التدبيرات في البريات (الكائنات). أيها الناس قد أجيبت دعوة المظلوم، زال الليل وطلع الفجر. ها أنا جئتُ أن أملأ الأرضَ قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلما وجوراً. أنا من عهِدَ به آدم فأنا أولى بالوفاء (بوفائه). أنا من عهد به نوح فأنا أولى بنوح وأنا مَن عهد به إبراهيم فأنا أولى بإبراهيم وأنا من عهد به موسى فأنا أولى بموسى وأنا مَن عهد به عيسى فأنا أولى

بعيسى وأنا من عهد به محمد فأنا أولى بمحمّد وأنا من عهد به أمير المؤمنين فأنا أولى بأمير المؤمنين. تعالوا بايعوني وخذوا حقكم، هذه يد الله ويد محمد ويد علي محمد أنا وأنا محمّد علي أنا وأنا علي والله الذي ألبسني خلع الوقار والسكينة لا أبرح عن مكاني هذا حتى أعطيتُ كل ذي حق حقه ولو كان سو الظالم في التراب رميماً. أما تعلمون أنا باعث من في القبور، أنا القيم يوم النشور، أنا المتجلّي لموسى على شاهق الطور، أنا كشفت حجابي عن وجهي المستور، أنا مؤنس إبراهيم حين ألقاه في النّارِ أهل الغرور، أنا بقية الله في عباده، أنا وديّة الله في بلاده، أنا خازن الأسرار، أنا بقية الأطهار، أنا منتهى الأدوار. أنا المنتقم أنا المُنتظم أنا ابنُ التسمية البيضاء، أنا ابن الوحدانية الكبرى، أنا حجاب الله الأعظم أنا سر الله الأقدم، أنا السبب المتصل بين الأرض والسماء، أنا وجه الله الذي يتوجه إليه الأولياء، أنا سراج الأصفياء، ألا يا أعداء الله ورسوله وأعداء أمير المؤمنين وزوجته، حرام عليكم بعد اليوم رزق أمنا الصديقة فكلوا من مزابل الدنيا وخرابها واستعدوا لجواب المودة وحسابها. ففروا، أين تفرّون؟ أفي السماءِ تصعدون، أم في الأرض تنزلون، أم في الجبال تتكهفون؟ فوالله الذي لا إله إلا هو أينما كنتم تجدوني {يمعشر الجن والإنس إن استطعتم أن تنفذوا من أقطار السموات والأرض فانفذوا لا تنفذون إلا بسلطن}

وأنا ذلك السلطان. [1][2]

ترجمہ، جب قائمؑ آل محمدؐ ظہور فرمائیں گے تو خطبہ فرمائیں گے ----

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، الحمد ہے اللہ کی جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے عبدؐ کی نصرت کی اور اپنے ولیؑ کو مخلوقات (کائنات) پر عزت و قدر عطا کی تمام مخلوقات پر صاحبِ قدرت بنایا، اور زمین اور آسمانوں کی کنجیاں عطا کیں اور مخلوقات کا انتظام اسؑ کے سپرد کیا---

اے لوگو--! مظلوموں کی دعائیں قبول ہو چکی ہے، رات ڈھل چکی اور فجر طلوع ہو چکی ہے --- دیکھو! میںؑ زمین کو عدل سے بھرنے آیا

---

(1) عرفان کربلاء قدس الاقداس ص ٥٠٤

(2) مناقب السادۃ الکرام فی جواهر الخطب و الکلام ص ٣٥٢

ہوں جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہے، (جان لو جس جس نے اللہ سے کوئی وعدہ کیا ہو میںؑ اسے پورا کرنے کے لیے تیار ہوں) جس کسی سے آدمؑ نے کوئی وعدہ کیا ہو پس میںؑ وعدہ وفا کرنے آیا ہوں --- جس کسی سے نوحؑ نے کوئی وعدہ کیا ہو میںؑ اسے پورا کرنے کا زیادہ حق دار ہوں، جس سے بھی ابراہیمؑ نے کوئی وعدہ کیا ہو پس میں ابراہیمؑ کے لیے سب سے بہتر ہوں، جس کسی سے موسیٰؑ نے کوئی وعدہ کر رکھا ہو تو میںؑ موسیٰؑ کے لیے سب سے اچھا ہوں (اس کا وعدہ پورا کرنے کا حق رکھتا ہوں)، جس کسی سے عیسیٰؑ نے کوئی وعدہ کیا ہو پس میں عیسیٰؑ کے حق میں سب سے بہتر ہوں --- جس کسی سے محمدؐ رسول اللہ اور امیر المومنینؑ نے کوئی وعدہ کیا ہو میںؑ اسے پورا کرنے آیا ہوں ---اے لوگو آؤ ! میریؑ بیعت کرو ! اور اپنا اپنا حق لیتے جاؤ ---

(پھر اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قائمؑ نے فرمایا) یہ اللہ ﷻ کا ہاتھ ہے یہ محمدؐ کا ہاتھ ہے اور یہ علیؑ کا ہاتھ ہے --- میںؑ محمدؐ ہوں اور محمدؐ ہی میںؑ (قائمؑ) ہوں ، میںؑ علیؑ ہوں اور علیؑ ہی میںؑ (قائمؑ) ہوں --- اللہ کی قسم جس نے مجھے وقار اور سکینہ کا لباس پہنایا ! میںؑ اِس مکاں سے اُس وقت تک قدم نہیں ہٹاؤں گا جب تک ہر حق دار کو اس کا حق (ظالم سے چھین کر) نہ دے دوں --- چاہے ظالم کی ہڈیاں مٹی میں مل کر مٹی ہو گئی ہوں--- کیا تم نہیں جانتے کہ میںؑ ہی قبروں سے اٹھانے والا ہوں، میںؑ ہی قیامت کے دن کو قائم کرنے والا ہوں، میںؑ نے ہی بلند طور پر موسیٰؑ کے لیے تجلی کی تھی میںؑ نے اپنے چھپے ہوئے چہرے سے حجاب ہٹایا تھا (اور چہرہ دیکھ کر موسیٰؑ کی روح پرواز کر گی) میںؑ ابراہیمؑ کا مونس و مددگار تھا جب اہل غرور نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا، میںؑ اللہ کے عابدوں میں اللہ کو باقی رکھنے والا ہوں (یعنی ہمؑ سے اللہ کی بقا ہے) میںؑ اللہ کی سلطنت میں رکھی ہوئی اللہ کی امانت ہوں، میںؑ اسرار کا خازن ہوں، میںؑ بقیۃ الاطہار ہوں، میںؑ ہر دور کا اختتام کرنے والا ہوں ، میںؑ منتقم ہوں میںؑ ہی منتظم ہوں --- میںؑ نورانی بسم اللہ کا بیٹا ہوں، میںؑ اللہ کی سب سے بڑی واحدانیت کا بیٹا ہوں --- (میںؑ اللہ کی توحید کا بیٹا ہوں) میںؑ اللہ کا عظیم حجاب ہوں، میںؑ اللہ کا قدیم راز ہوں، میںؑ ہی وہ سبب ہوں جس کی وجہ سے زمین و آسمان جڑے ہوئے ہیں (یعنی قائم ہیں) میںؑ اللہ کا چہرہ ہوں جس کی طرف اولیاء توجہ کرتے ہیں، میںؑ پاک لوگوں کا چراغ ہوں ---

اے اللہ کے دشمنو! اے اللہ کے رسولؐ کے دشمنو ! اے امیر المومنینؑ کے دشمنو! امیر المومنینؑ کی زوجہ سیدہؑ کے دشمنو ! میںؑ نے آج کے بعد تم پر رزق کو حرام کر دیا ہے، پس تم دنیا کی گندگی اور خرابے سے کھاؤ (دنیا میں جہاں جہاں گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں وہاں سے اپنی بھوک اور پیاس بجھاؤ بس جتنا کھا لیا ہے کھا چکے ہو ! اب مودت کے جواب اور حساب کے لیے تیار ہو جاؤ ---

پس (اب) بھاگو! بھاگ جاو! بھاگ کر جاو گے کہاں؟ کیا آسمان پر چڑھو گے؟ یا زمین میں اُتر جاؤ گے؟ یا پہاڑوں میں پناہ لو گے یا سمندر میں غائب ہو جاؤ گے ؟ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی الہ نہیں ، تم جہاں بھی جاؤ گے وہاں مجھؑے ہی پاؤ گے ---

(اے جنوں اور انسانوں کے گروہ کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ زمین و آسمانوں کے کناروں سے نکل جاؤ تم جہاں بھی نکل کر جاؤ گے وہاں اسیؑ کی سلطنت ہے --- (الرحمن 33)) میںؑ ہی وہ سلطان ہوں جس کی سلطنت ہے --- (جہاں بھی جاؤ گے قائمؑ کی ہی سلطنت ہے)

۳. منبرِ کوفہ سے قائمؑ کا خطبہ

مفضلؒ کہتے ہیں، مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: میںؑ دیکھ رہا ہوں کہ قائمؑ منبرِ کوفہ پر تشریف فرما ہیں، اور انؑ کے گرد انؑ کے اصحاب ہیں، جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر 313 ہے، جن میں سے ہر ایک صاحب علم ہے اور یہی لوگ تمام روئے زمین پر اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے، اسی دوران قائمؑ نے اپنی قبا سے ایک کتاب نکالی جس کے اوپر سونے کی انگوٹھی سے مہر لگی ہو گی، جس پر مولا محمدؐ رسول اللہ کا عہد نامہ تحریر ہو گا، اُس میں سے مولاؑ ایک جملہ پڑھیں گے ---

جیسے ہی 313 وہ کلام سنیں گے تو سنتے ہی بھاگ کھڑے ہونگے، جیسے بھیڑوں کا گلہ بھاگتا ہے، صرف قائمؑ کے بارہ نقیب اور ایک وزیر باقی رہ جائے گا، وہ (بھاگنے والے) ساری دنیا میں پھریں گے، انھیں راستہ نہ ملے گا، تو پھر وہ تھک ہار کر مولاؑ کے پاس ہی آئیں گے، اور پھر قائمؑ ان کی معرفت میں اضافہ فرمائیں گے، اور اللہ کی قسم میںؑ جعفرؑ صادق جانتا ہوں کہ قائمؑ اُن لوگوں سے کیا فرمائیں گے، جس کی وجہ سے وہ لوگ انکار کر رہے ہوں گے --- (کمال الدین و تمام النعمۃ ، بحار الانوار جلد 12)

وضاحت جو لوگ امامؑ کے سامنے بیٹھے ہونگے وہ کوئی عام شخصیات نہیں، بلکہ توحید کی معرفت رکھنے والے صاحب علم ہوں گے جو دنیا پر حکومت کر رہے ہوں گے لیکن وہ بھی قائمؑ کے اس جملے کو برداشت نہیں کر پائیں گے، اللہ جانے وہ کیا راز ہے جسے سن کر 313 جیسے برداشت نہیں کر پائے؟ مولا صادقؑ فرماتے ہیں میںؑ وہ کلام جانتا ہوں جو قائمؑ ان سے کریں گے ---

لعل المراد بالكلام الذي يذكره القائم (ع) لأصحابه هو جعله كربلاء قبلة للناس [1]

شاید ! وہ کلام جو قائمؑ اپنے اصحاب کو سنائیں گے اس سے مراد یہ ہو کہ--- میںؑ آج سے کربلاء کو لوگوں کا قبلہ بناتا ہوں ---

به امام باقر عرض کردند اشتراک ما با اهل عامه چی است؟

حضرت باقر فرمودند فقط یک قبله است که آن هم موقع ظهور وقتی حضرت مهدی بیایید به سمت کربلا تغییر پیدا می کند. [2]

امام باقرؑ سے پوچھا گیا، ہم میں اور عام لوگوں میں کیا چیز یکساں ہیں ؟

امامؑ نے فرمایا، صرف ایک قبلہ ہی ہے --- کہ قائمؑ کے ظہور کے بعد قائمؑ اس (قبلہ) کی سمت کربلاء کی طرف کر دیں گے ---

طبدر ایام ظهور حضرت مهدی ، حج در کربلا برگزار می شود [2]، امام مہدیؑ کے ظہور کے دنوں حج کربلا میں ہو گا---

ورد في الروايات انه اذا خرج القائم حول القبله الى كربلا [3]

روایات میں آیا ہے کہ جب قائمؑ خروج کریں گے تو قبلہ کی سمت کربلا کی طرف کر دیں گے ---

وضاحت ،

اس میں کوئی شک نہیں کہ حج کربلا ہو گا--- لیکن میں اتنا یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ امام زمانہؑ جو جملہ فرمائیں گے جسے 313 برداشت نہ کر پائیں گے وہ جملہ حج کربلا ہو گا نہیں ہے ، کیونکہ امام زمانہؑ جنہیں سنا رہے ہیں وہ کوئی عام ہستیاں نہیں ----

---

(1) **بيان الائمة للوقائع الغريبة والأسرار العجيبة جلد 3 ص 182**

(2) **احکام قبله** (سید محسن ذبیحی مشهد مقدس)

(3) **کتاب فضیلت ص ۷۵۸ ، العبرۂ الساکته (ام جعفر دهینی) ۱/۲۵۴**

ہم ان 313 کا ذکر کر چکے ہیں کہ وہ اللہ کی توحید کے حقیقی عارف ہوں گے --- پہلے یہ ذکر ہو چکا ہے کہ ---

قلت مولای أخبرنی عن مقاماتهم ، قال مولانا عز عزه ؛ يا سلمان؛ مقاماتهم فی الملكوت الأعلی و المقام الفسيح، و هم قائمون علی عبادتي و لا يغفلون عنها طرفة عين من يوم البداء الی يوم الساعة، سلمانؓ کہتے ہیں نے امیر المومنینؑ سے کہا، میرےؑ مولا مجھے ان (313) کے مقام کی خبر دیں --- مولاؑ تعالیٰ نے فرمایا ، اے سلمان ملکوت میں ان کا مقام بہت بلند اور کشادہ ہے، اور وہ میریؑ عبادت پر قائم ہیں، ابتداء کے دن سے قیامت کے دن تک وہ مجھ سے پلک جھپکنے کی دیر بھی غافل نہیں ہوتے ---

جن ہستیوں کو معلوم ہے کہ ہمارا معبود کون ہے اور امیر المومنینؑ کی عبادت پر قائم و دائم ہیں اور پلک چھکنے کی دیر میں بھی اپنے مولاؑ سے غافل نہیں ہوتے، مجھے نہیں لگتا کہ ایسی ہستیاں صرف یہ سن کر بھاگ جائیں کہ حج کربلا میں ہو گا --- وہ کچھ اور ہی جملہ ہے جسے امام جعفر الصادقؑ جانتے ہیں لیکن بتایا نہیں کہ وہ کیا جملہ ہو گا ؟؟؟ اس راز سے مولاؑ کے ظہور کرنے پر ہی پردہ اٹھے گا ---

٤. قال الامام الصادق ، لما ظاهر المهدي علی الكعبه فنادی ايها الناس اعرفوا الحق بصدق مطلق، انا محمد و محمد انا، انا علی و علی انا، انا الفاطمه و الفاطمه انا، انا الحسن و الحسن انا، انا الحسين و الحسين انا، انا المروه و الصفا، انا ابن رسول الحق، انا بن نور، انا بن محمد المصطفیٰ، انا بن رب الباقی، انا بن علی المرتضیٰ ، انا بن الذی بيده القضاء ، انا بن ذات الله الاعلی [2]،[1]

ترجمہ ، امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا،، جب مہدیؑ کعبہ پر ظاہر ہوں گے، تو ندا دیں گے اے لوگوں! ---

آؤ سچائی کے ساتھ اور مطلق طور پر حق کی معرفت حاصل کرو! میںؑ محمدؐ ہوں اور محمدؐ ہی میںؑ ہوں، میںؑ علیؑ ہوں اور علیؑ ہی میںؑ ہوں، میںؑ فاطمہؑ ہوں اور فاطمہؑ ہی میںؑ ہوں، میںؑ حسنؑ ہوں اور حسنؑ ہی میںؑ ہوں، میںؑ حسینؑ ہوں اور حسینؑ ہی میںؑ قائمؑ آل محمدؐ ہوں ---

---

(1) كتاب، هو العلی العظيم ص 109

(2) مناقب الحق ص 34

میںؑ صفا اور مروہ ہوں، میںؑ رسول الحق کا بیٹا ہوں، میںؑ نور کا بیٹا ہوں، میںؑ محمدؐ المصطفیٰ کا بیٹا ہوں، میںؑ ہمیشہ قائم و دائم رہنے والے رب کا بیٹا ہوں، میںؑ علیؑ المرتضیٰ کا بیٹا ہوں، میںؑ اسؑ کا بیٹا ہوں جس کے ہاتھ میں قضاء (حکم جو مخلوقات کے حق میں واقع ہوا ہو) ہے، میںؑ اللہ کی ذات کا بیٹا ہوں جو الاعلی ہے ---

- **موسیٰؑ کو خاص مقام عطا کرنے والا**

خروج باب نمبر 7 آیت نمبر 1 (7:1) پر تحریر ہے۔

(کوہ طور پر) خداوند نے (موسی سے) کہا میں ﷻ نے تجھے فرعون کے لیے گویا خدا ٹھہرایا اور تیرا بھائی ہارونؑ تیرا پیغمبر ہو گا ---

بائیبل کے دوسرے ترجمے میں یہی آیت کچھ اس طرح تحریر ہے --- لیکن رب نے کہا، دیکھ (موسی) میرے کہنے پر تُو فرعون پر اللہ کی حیثیت رکھے گا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہو گا ---

بائیبل کے عربی ترجمہ میں یہ آیت اس طرح تحریر ہے ---

فقال الرب لموسى انظر انا جعلتك الها لفرعون . وهرون اخوك يكون نبيك

رب نے موسیٰؑ سے کہا، دیکھ ! میں نے تجھے فرعون کے لیے الہ بنایا ہے، اور تیرے بھائی ہارونؑ کو تیرا نبی بنایا ہے ---

اور انگریزی ترجمہ میں کچھ اس طرح تحریر ہے ---

AND the LORD said unto Moses, see I have made thee "a god to Pha raoh: and Aaron thy brother shall be thy 'prophet.

کلام ہو رہا ہے، میں نے تجھے خدا بنایا ہے، میں نے تجھے الہ بنایا، میں نے تجھے فرعون پر اللہ بنایا میں نے اللہ کی حیثیت والا بنایا ہے --- میں نے تجھے God بنایا ہے ---- یہ بنانے والی کون سی ہستی ہے، جو موسیٰؑ کو فرعون کا خدا، اللہ الہ، god بنا رہی ہے ؟

قال، فتوقعوا ظهور مكلّم موسى من الشجرة على الطور [2]،[1]

امیر المومنینؑ اپنے ایک خطبہ میں قائمؑ آل محمدؐ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اے لوگو! پس تم امید رکھو اسؑ کی جسؑ نے موسیٰؑ سے کوہ طور پر درخت میں سے کلام کیا تھا ---

امام العصر و الزماں قائمؑ آل محمدؐ نے فرمایا، موسی سے کلام کرنے والا میںؑ ہوں، میںؑ نے موسیٰؑ کے لیے حجاب میں چھپے اپنے چہرہ سے ایک حجاب ہٹایا تھا ---

قائمؑ آل محمدؐ ایسی ذات ہے جو خدا بنانے والا، اللہ کی حیثیت دینے والا ، الہ بنانے والا، god بنانے والا ہے --- یعنی قائمؑ آل محمدؐ ربوں کے رب ہیں، الھوں کے الہ ہیں ---

قال امير المومنين ؛ أنا الواحد الأحد العلي المتعال الأزل، معنى المعاني وعلة العلل، غاية الغايات ورب المثاني، و رب الارباب و اله الآلهة [3]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ الواحد ہوں، میںؑ احد ہوں میںؑ ازل سے العلی المتعال ہوں، میںؑ ہر معانی کا معنی ہوں، ہر وجہ کی وجہ میںؑ ہوں، ہر انتہا کی انتہا میںؑ ہوں، میںؑ ربوں کا رب ہوں، میںؑ الھوں کا الہ ہوں ---

روایت میں آیا ہے کہ بعد از ظہور قائمؑ صلاۃ قائم کرنے کی تیاری کر رہے ہوں گے --- صفیں تیار ہو چکی ہونگی، --- کہ اچانک امامؑ پیچھے مڑ کر دیکھیں گے اور مختلف صفوں میں موجود مختلف لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمائیں گے --- ان کی گردنیں اُڑا دی جائیں یہ کُتے ہماریؑ ذات میں شک کر رہے ہیں ---

---

(1) نوائب الدهور فی علائم الظهور جلد 2 ص 6

(2) خطب النادرہ امير المومنين

(3) الطاعة متى تقوم الساعة

ذوالفقار کو نیام سے نکالتے ہوئے قائمؑ فرمائیں گے

اے میریؑ شان اور فضائل سے غافل (لوگوں) بے شک میںؑ مظہرؑ العجائب کا وارث ہوں، اور عجائبات کو ظاہر کرنے والا ہوں، میںؑ نے حجاب کو پھاڑ ڈالا ہے، اور تعجب اور عجائب کو ظاہر کر دیا ہے، اور میںؑ نے غیب کے خزانے کھولے ہیں اور میںؑ نے دلوں میں دفن چیزوں کو پھاڑ ڈالا ہے، میںؑ نے معرفت کے لطائف کی کثرت کر دی ہے، میںؑ نے باریکیوں کے نشانات کو ہلاک کر دیا ہے (خطب النادره)

روایات میں آیا ہے کہ ، جب قائمؑ آل محمدؐ ظاہر ہونگے، تو اذان کو تبدیل کر دیں گے، اور وہؑ حکم دیں گے کہ، آج کے بعد اللہ اکبر کی جگہ علیؑ اکبر کی ندا دی جائے --- (علی اعلی عالی ص 87)

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ، عربوں میں سے قائمؑ کے ساتھ کوئی ایک فرد بھی نہ ہوگا --- عربوں سے بچتے رہو! قائمؑ کے ساتھ ان میں سے کوئی فرد نہ ہوگا --- (الغیبه (طوسی)

قال امیر المومنین ؛ أنا عیسی الزمان ، امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ زمانے کا عیسی ہوں --- **(علم جفر للامام علی ص 27)**

قال امیر المومنین؛ انا الذی یصلی عیسی خلفی [1] امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ وہ ہوں جس کے پیچھے عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے ۔

امیرالمومنین فرمود: در ایام رجعت خواهید دید ۱۲۴ هزار پیامبر از آدم تا خاتم پیش روی من شمشیر می زنند آن روز امارت من بر مومنین روشن خواهد شد [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، رجعت کے دنوں میں تم دیکھو گے کہ آدمؑ سے لیکر خاتم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میریؑ قیادت میں تلواروں سے غالب آئیں گے اس دن تمام مومنین پر میریؑ بادشاہی میریؑ حکومت واضح ہو جائے گی ---

---

(1) ملکوت المعرفة فی اسرار الولایة ص 18 ، نقطه ص 164

(2) ملکوت المعرفة فی اسرار الولایة ص79

در رجعت امیرالمومنین جمیع کفار و فراعنه را بکشد و همه جا صدای علی ولی الله بلند شود و ۴۴ هزار سال حکومت کند و ائمه هدی را بر بلاد اطراف سلطان می کند [1]

امیر المومنینؑ کی رجعت میں (واپس آتے ہی) امیر المومنینؑ تمام کافروں کو اور تمام فرعونوں کو قتل کریں دیں گے اور ہر طرف ہر جگہ علیؑ ولی اللہ کی صدا بلند ہو گی ، اور امیر المومنینؑ 44 ہزار سال حکومت کریں گے، اور آئمہؑ ہدی اطراف کے شہروں پر سلطان ہوں گے ---

قال امیر المومنین؛ أنا الغائب المنتظر للامر الأعظم[2] *امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ وہ منتظر ہوں جو غائب ہے جس کے لیے عظیم امر ہے*

قال امیر المومنین ، یا طارق ، الامام هو الله فی توحیده و رب کل شئ فی ربانیه [3]

ترجمہ، امیر المومنینؑ فرماتے ہیں ، اے طارقؓ ، امامؑ اس کی توحید میں اور ربوبیت میں اللہ ہوتا ہے، اور ہر شے اس (امامؑ) کی ربوبیت میں ہے

قال الامام المهدی سلام الله علیه و اشار علی بالکعبه فصاح ایها الناس انا رب هذا البیت انا الازل و الابد انا الاحد.[4]

امام مہدیؑ کعبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے اے لوگو! میںؑ اس گھر کا رب ہوں میںؑ الازل ہوں اور میںؑ ابد ہوں، میںؑ الاحد ہوں

قال أميرُ الْمُؤْمِنِينَ : انا الأول بلا بداية والآخر بلا نهاية ، انا الذی لا أوصف بلسان ولا أدراك بعيان ولا يونى مكان ، انا مكون الاكوان و صاحب كل عصر و زمان [5]

---

(1) ملکوت المعرفة فی اسرار الولایة ص 79

(2) طوالع الأنوار ج 3 ص 237

(3) مناقب الحق ص 42

(4) علی اعلی عالی ص 32

(5) الطاعة متی تقوم الساعة ص 406 ؛ هو العلی العظیم 187

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ ابتدا سے پہلے اول ہوں اور بغیر انتہا کے آخر ہوں، میںؑ وہ ہوں جس کا وصف زبانوں سے نہیں کیا جا سکتا ، میںؑ وہ ہوں جس کا آنکھوں سے ادراک نہیں کیا جا سکتا، میںؑ کسی مکان میں نہیں آتا میں مکان کو مکان دینے والا (یعنی میںؑ کسی جگہ نہیں آتا جاتا میںؑ مکان کا خالق ہوں) اور میںؑ صاحب کل عصر و زمان ہوں (یعنی میںؑ ہر زمانے کا ہر صدی کا ہر لمحے کا ہر وقت کا مالک ہوں)

قال امير المومنين ؛ أنا أبو المهدي القائم في آخر الزمان [1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، میںؑ مہدیؑ کا باپ ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا ---

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين ، انا الرب في الرب و انا الله في الله و انا اله في اله وانا الحي في الحي و انا الحق فى الحق ، انا الرازق فى الرزق ، انا خالق في الخالق ، انا قابض ... انا النبى فى النبى ، انا الولى فى الولى ، انا الذات في الذات ، انا الحياة في الحياة ، انا الموت فى الموت ، انا السر في السر ، انا الجهر في الجهر ، انا الجبر في در اله هستم و من حتى در حى الجبر [2]

امیر المومنینؑ نے فرمایا، رب میں جو رب ہے وہ میں علیؑ ہوں، اللہ میں جو اللہ ہے وہ میں علیؑ ہوں، الہ میں جو الہ ہے وہ میں علیؑ ہوں، الحیّ میں جو حیّ ہے وہ میں علیؑ ہوں، الحق میں جو حق ہے وہ میں علیؑ ہوں، رزق میں جو رازق ہے وہ میں علیؑ ہوں، الخالق میں جو خالق ہے وہ میں علیؑ ہوں، میںؑ قابض ہوں، النبی میں جو نبی ہے وہ میں علیؑ ہوں، الولی میں جو ولی ہے وہ میں علیؑ ہوں، الذات میں جو ذات ہے وہ میں علیؑ ہوں، الحیات میں جو حیات ہے وہ میں علیؑ ہوں، الموت میں جو موت ہے وہ میں علیؑ ہوں، راز میں جو راز ہے وہ میں علیؑ ہوں، الجہر (بلند، واضح) میں جو جہر ہے وہ میں علیؑ ہوں، جبر میں جو جبر ہے وہ میں علیؑ ہوں -----

---

(1) نوائب الدهور فى علائم الظهور ولى العصر جلد 2 ص 30

(2) مناقب الحق ص 41 ؛ كتاب الواحده (محمد بن حسن جمهور)

مقصرین کی موت

قال رسول اللہ مَعَاشِرَ النَّاسِ النُّورُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيَّ ثُمَّ مَسْلُوكٌ فِي عَلِيٍّ ثُمَّ فِي النَّسْلِ مِنْهُ إِلَى الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِحَقٍ وَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنَا بِقَتْلِ الْمُقَصِّرِينَ وَ الْغَادِرِينَ وَ الْمُخَالِفِينَ وَ الْخَائِنِينَ وَ الْآثِمِينَ وَ الظَّالِمِينَ مِنْ جَمِيعِ الْعَالَمِينَ. [1]

رسول اللہؐ نے فرمایا ؛

اے لوگو، اللہ تعالیٰ کا نور مجھؐ میں ہے جو میرےؐ بعد علیؑ اور انؑ کی نسل میں القائم المہدیؑ تک جاری رہے گا وہؑ (قائمؑ) تمام عالمین کے مقصروں کو، ، ہمؑ سے غداری کرنے والوں کو ، ہماریؑ مخالفت کرنے والوں کو ، ہمؑ سے خیانت کرنے والوں کو ، ہمارےؑ حق میں گناہ کرنے والوں کو اور ہمؑ پر ظلم و ستم ڈھانے والوں کو قتل کر کے حق کے ساتھ ہر اس حق کو واپس لے لیں گے جو ہمارےؑ لئے ہے ---

(1)کتاب القین (التحصین) سید رضی الدین علی بن الطادوس الحلی

اختتام

کتاب سر الخفیات فی اسرار امیر المومنینؑ فی شرح کلام امیر المومنینؑ اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُهُ وَ کمالُ مَعرِفَتِهِ التَّصدیقُ بِهِ و کمالُ التَّصدیقِ بِهِ توحیدُہ الاخلاصُ لَهُ،

اوَّلُ الدّینِ مَعرِفَتُهُ؛ دین کی پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کی معرفت حاصل کی جائے ---(ہم پر واضح ہو چکا کہ معرفت کیا اور دین کیا ہے جس کی معرفت حاصل کرنی ہے اور اللہ کی معرفت حاصل کرنی ہے علیؑ کی معرفت ہی اللہ کی معرفت ہے)

وَ کمالُ مَعرِفَتِهِ التَّصدیقُ بِهِ؛ اور معرفت حاصل کرنے کا انتہائی درجہ یہ ہے کہ اللہ کی موجودگی کو سمجھ میں آنے والے دلائل سے ثابت کیا جائے --- (یعنی اثبات توحید سے اللہ کی معرفت ہو، اور یہ امر ہم پر واضح ہو چکا ہے اثبات توحید یعنی وہ تمام دلائل جو اللہ کی موجودگی کو ثابت کرتے ہیں وہ امیر المومنینؑ کے فضائل ہیں ، کیونکہ اللہ کی معرفت علیؑ کی معرفت ہے)

و کمالُ التَّصدیقِ بِهِ توحیدُہ الاخلاصُ لَهُ، اور موجودگی ثابت کرنے کا انتہائی مقام یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی اور چیز کی شمولیت ناممکن ہو جائے --- (اثبات توحید اور حقیقت توحید امیر المومنینؑ ہیں ، یہ سب امیر المومنینؑ کی معرفت کے درجات اور مقامات ہیں جو اوپر بیان کئے گے ہیں) اور اس کے بعد اللہ کو خالص طور پر ماننے کا کمال درجہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ چپکائی ہوئی اُن تمام صفات کا انکار کیا جائے جو اللہ میں نقص پیدا کریں --- امیر المومنینؑ کے اس کلام کی شرح امام زمانہؑ کے کرم سے اپنے اختتام کو پہنچی --- اس شرح کے ابواب مومنین نے ملاحظہ فرمائے اور اس شرح کا آخری حصہ امام زمانہؑ قائمؑ آل محمدؐ باب ہے ---

مصادر

لغت، القاموس، المنجد، لغات کشوری ،	لسان العرب ، بیان اللسان	فروز الغات ، الغات القرآن
القرآن الکریم	تفہیم القرآن	تفسیر در المنثور
تفسیر نمونہ	تفسیر انوار النجف	مجمع البیان فی تفسیر القرآن
تفسیر فرات الکوفی	تفسیر نور الثقلین	تفسیر ابی حمزہ ثمالی
تفسیر القمی	تفسیر البرھان	تفسیر مرآۃ الانوار
تاویل الآیات	تفسیر امام حسنؑ عسکری	تفسیر صافی
تفسیر عیاشی	من لایحضرہ الفقیہ	اصول الکافی و فروع الکافی
وسائل الشیعہ	نہج البلاغہ	نہج الاسرار
بشارۃ المصطفیٰ	القطرہ من بحار	امالی شیخ صدوقؒ
امالی شیخ طوسیؒ	علل الشرائع	کامل الزیارات
اکمال الدین بولایت امیر المومنینؑ	کمال الدین و تمام النعمۃ	مناقب ابن شہر آشوب
معانی الاخبار	صحیفہ کاملہ سجادیہؑ	عیون الاخبار الرضاؑ
رجال کشی	مشارق الانوار الیقین	مشارق الامان و لباب حقائق الایمان
بحار الانوار	غرر الحکم	مفاتیح الجنان
مصباح الزائر	جلاء العیون	مناقب آل ابی طالبؑ
مدینۃ المعاجز	اسرار امامت	صحیح بخاری
سنن ابن ماجہ	اخبار الاخیار	تمہید ابو شکور سالمی
جواھر الاسرار	بصائر الدرجات الکبری	مختصر البصائر

ثواب الاعمال و عقاب الاعمال	التوحید، شیخ صدوقؒ	شرح توحید صدوقؒ ((القاضی سعید ، محمد بن محمد مفید القمی)
بیان الامامت (شرح نہج البلاغۃ)	عرفان آل محمدؐ	تجلیات حکمت
اسماء و القاب امیر المومنینؑ	اسرار اسماء المعصومینؑ	میزان الحکمۃ
مصباح المتہجد	امامت اور انسان کامل	المناقب
پرواز در ملکوت	انوار النعمانیہ	شرح اسماء الحسنیٰ (امام محمد الغزالی)
شرح اسماء الحسنیٰ (سید حسین ہمدانی درود آبادی)	نفس الرحمان فی فضائل سلمان	الشہباز
اصحاب حسینؑ	گہر پارے	مصباح الہدیٰ و سفینۃ النجاۃ
فضائل الشیعہ	محب اہل البیتؑ کون ؟	الفضائل ابن شاذان
حقیقت بسم اللہ	حقیقت توحید بمعرفت امامؑ	کتاب، الزہد و المومن
المحتضر	معرفت امیر المومنینؑ	مجالس المومنین
سرائر وأسرار النطقاء (جعفر بن منصور الیمن)	اقوال المعصومینؑ فی رد المقصرین	اِمتیاز العالین عن نواع العالمین
الخصال	الغیبہ (النعمانی)	الغیبہ (طوسی)
عین الحیوۃ	ھدیۃ المہدی	فتوحات اہل حدیث المعرؤف میزان مناظرہ
کتاب، انا ھو	سبیل الرشاد	رسالہ فی الفویض
اثبات دعا تعجیل	امام مہدیؑ ولادت سے ظہور تک	علیؑ تاریخ کی روشنی میں (طہٰ حسین مصری)
احسن العقائد	المناقب کتاب عتیق	کلمات المکنونۃ
مکیال المکارم (میرزا محمد تقي الأصفهاني)	ولایت معصومینؑ	شرح اصول الکافی
الانوار العلویۃ فی احوال امیر المومنینؑ	الحق المبین فی معرفۃ المعصومینؑ	اسرار العلویۃ

اسرار طاهرین	مختصر شرح زیارت جامعہ کبیرہ	کاشف الاحزان فی معرفۃ صاحب العصر و الزمان
اختیار ید اللہ	کلمات قصار امیر المومنینؑ	الدر المنتظم فی اسرار الاعظم
رسائل الحکمة العلوية (سلسلة التراث العلوي٢ و ٣)	تحفۃ الابرار	خلیفۃ اللہ فی العالمین
خطب النادرہ امیر المومنینؑ	شرح خطبۃ البیان (محمد بن محمد دھدار)	شرح خطبۃ البیان (محمد تقی مجلسی)
شرح حدیث نورانیہ	بحر المعارف	الولایۃ التکونیۃ (فی اقوال العلماء و الائمۃ)
کتاب التنبیه (سلسلة التراث العلوي ١٠)	ملکوت المعرفۃ فی اسرار الولایۃ	بیان الاسرار
علی العظیم	اسرار الفاطمیۃ	مصابیح الدجی الشروح الأوحدية للاحاديث النورانية
نهاية الاكمال فيمابه تقبل الاعمال	مجمع الاخبار(سلسلة التراث العلوي ٨)	زهر المعانی (الداعی ادریس عماد الدین القرشی))
حسینؑ سید الشهداء حقیقة بلا انتهاء	دفع الریب عن العلم الغیب	اثباتِ ولایت تکوینیہ
منهج العلم و البیان و نزهة اسمع و الصیان	انیس المحبین در فضائل امیر المومنینؑ	ام الکتاب (این کتاب روایت امام باقرؑ است که در قرن سوم به دست مردم رسیده است و در حال حاضر فقط ترجمه آن در دسترس است)
الهفت الشریف	معدن الذهب	مناقب مرتضویؑ
اللؤلؤ المنثور فی شرح غامض الدستور (الشیخ نصر الدین زیفه)	مناقب الحق	الطاعة متی تقوم الساعة (سلسلة التراث العلوي٩)
رسالة ناصح الدولة (سلسلة التراث العلوي ١١)	رسالته روايات يروها أبو الذهيبة	كتاب الجواهر لأبي سعيد ميمون الطبراني
کتاب، الحجب و الانوار (سلسلة التراث العلوي٦)	بائیبل (نیا و پرانا عہد نامہ)	عبداللہ ابن سبا اور تاریخی افسانے
شیعہ اور دوسرے اسلامی فرقے	کتاب، ذکر محمدؐ آسمانی صحیفوں میں	دنیا کے بڑے مذاہب
اسلام اور دنیا کے مذاہب	مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا	مذہب اسلام کا انسائیکلوپیڈیا
تاریخ مذہب	دنیا کا مذہبی نظام	مذاہب عالم کا تقابلی جائزہ

کتاب، ناد علیؑ	رسالہ، اوم اور علیؑ	رسالہ، اوم
فکر و فلسفہ	کتاب، ارسطو، حیات، تعلیمات	کتاب، سقراط
فلسفہ مذہب	کتاب، گرو نانک اور تاریخ سکھ مت	کتاب، بابا گرو نانک
گرو گرنتھ	کتاب، بدھ مت	کتاب، جین مت
رِگ وید	بھگوت گیتا	راماٸن
کتاب، بودھیا پرکاش	کنفیوشس Analechts	Buddhism.
WWW.ZARATHUSHTRA.com & Book; Homage Unto Ahura Mazda, (by Dastur Dr. M. N N. Dhalla	Book, World civilization. (by, Edward MCNaal Burns & Philp Lee Ralph)	Book, Hindu Dharma the Universal way of life.
Encyclopedia of the World Religions.	Book, The Sign on Moon has been Revealed Islam will take over the world	ایتر یوپنشد
اپنشد	کتاب، کلکی پوران	کتاب، کلکی اوتار اور محمدؐ
حقائق اسرار الدين (سلسلة التراث العلوي ٤)	**مجالس شاهكار** (خطی)	**کتاب، نقطہ**
مائة منقبة (فی فضائل و مَنَاقِبِ أَمير الْمُؤْمِنِينَ عَلَيَّ بن أبي طالب وَالْأَئمَةِ مِنْ وُلْدِهِ) التأليف: الشيخ الجليل محمد بن أحمد بن علي بن الحسن بن شاذان القمي	**المحبة في الكتاب والسنة** (تأليف محمد الريشهري)	**شرح دعا كميل** (تاليف، حسين انصاريان)
هو العلى العظيم (قطره ای از شناخت امير المومنينؑ)	**نوائب الدهور في علائم الظهور** (آيت الله حاج سيد محمد حسن ميرجهانى طباطبايى)	**على اعلى عالى** (فقط فضائل)

دلائل الإمامة	مَنَاقِبُ السَّادَةِ الكِرَامِ فِي جَوَاهِرِ الخَطَبِ وَالكَلَامِ (وسيم إبراهيم فقيه)	طوالع الأنوار فی مناقب و فضائل و معاجز النبیّ و الأئمة الاطهارّ
كتاب سليم بن قيس الهلالي	**فضيلت** (سيد عبد المحسن ذبيحی مشهد مقدس)	**شراب طهور** (جامی از شراب طهور توحيد در شرح خطبه توحيديه مولی الموحدين اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام)
تفسير حديث قدسی ؛ اجعلک مثلی (حسين بن محمد المامقانی التبريزی)	**رائحة الوصال** نفحات معرفية عطرة (السيد أحمد النجفی)	مستدرک الوسائل
مجمع النورين (شيخ ابو الحسن بن محمد النجفی)	**كتاب المبين** (للكرمانی)	

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمّدٍ وَ آلِ مُحَمّد وَعَجِّل فَرَجَهُم